www.KitaboSunnat.com

جامع ترمذی شریف
مترجم اردو

از

یگانۂ زماں علامۂ دوراں مولانا بدیع الزماں رحمہ اللہ

ناشر: ضیاء احسن پبلشرز

ملنے کا پتہ
نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ / اردو بازار / لاہور / پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

❀❀❀ توجہ فرمائیں! ❀❀❀

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب............

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (UPLOAD) کی جاتی ہیں۔
- متعلقہ ناشرین کی اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

❋❋❋ تنبیہ ❋❋❋

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں

ٹیم کتاب وسنت ڈاٹ کام

webmaster@kitabosunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

وما اٰتکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا

رسول خدا جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

جامع ترمذی

از تالیف

یگانہ زماں علامہ دوراں مولانا بدیع الزماں

برادر علامہ وحید الزماں

ناشر ضیاء احسان پبلشرز

ملنے کا پتہ

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ اردو بازار لاہور پاکستان

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

243.3
سلام - ج

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب ———— جامع ترمذی

مؤلف ———— امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ

مترجم ———— علامہ بدیع الزمان رحمہ اللہ تعالیٰ

جلد ———— دوم

صفحات ———— ۷۷۲/ ۹۶½ کاپیاں

تعداد ———— ۴۰۰

بار ———— اول

تاریخ اشاعت ———— اپریل ۱۹۸۸ء

ناشر ———— ضیاء احسان پبلشرز

تصیح وتہذیب ———— عبدالصمد ریالوی

قیمت مکمل ————

مطبع ———— عرفان افضل پریس لاہور

کتابت الفرید

المکتبة الرحمانیة
۹۹-جے ماڈل ٹاؤن لاہور
15581

www.KitaboSunnat.com

فہرست ابواب جامع ترمذی مترجم جلد دوم

باب	صفحہ
ابواب الزھد	۱۵
عمل خیر میں تاخیر نہ کرنے کے بیان میں	۱۶
موت کے ذکر میں	۱۷
ملاقات الٰہی کے بیان میں	۱۸
انذار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنی قوم کو	۱۸
اس بیان میں کہ مزید علم موجب قلت ضحک ہے	۱۹
ہنسی کی بات کے بیان میں	۲۰
بے فائدہ باتوں کی برائی میں	۲۰
قلت کلام کی خوبی میں	۲۱
ذلت میں دنیا کے خدائے عزوجل کے آگے	۲۱
اس بیان میں کہ دنیا مومن کا قید خانہ ہے کافر کی جنت ہے۔	۲۳
دنیا کی مثال چار شخصوں کی مانند ہونے کے بیان میں	۲۴
محبت دنیا اور اس کی فکر کے بیان میں	۲۵
مومن کے لیے طول عمر کے بیان میں	۲۶
امت کی عمر کے بیان میں	۲۶
تقارب زمان اور قصر امل کے بیان میں۔	۲۷

باب	صفحہ
قصر امل کے بیان میں	۲۷
اس بیان میں کہ فتنہ اس امت مرحومہ کا مال ہے	۲۹
سیر نہ ہونے میں انسان کے کثرت مال سے	۲۹
اس بیان میں کہ بوڑھے کا دل جوان ہے دو چیزوں کی محبت سے۔	۳۰
تفسیر زہد کا بیان	۳۰
کفاف پر صبر کرنے کے بیان میں	۳۳
فضیلت فقر کا بیان	۳۵
فقیروں کے مقدم ہونے میں امیروں پر دخول جنت میں۔	۳۵
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے گھر والوں کی معاشش میں۔	۳۷
معیشت اصحاب کا بیان۔	۳۹
اس بیان میں کہ غنی دل سے ہے۔	۴۵
اخذ مال کے بیان میں۔	۴۶
ملعون ہونے درہم و دینار کے۔	۴۶
دنیا کی مثال پیغمبروں اور نیکوں کے واسطے	۴۶
دنیادار سے دوستی کرنے کے بیان میں	۴۷
اہل و مال کی بے وفائی میں	۴۷
کثرت اکل کی برائی میں۔	۴۷

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب	صفحہ
ریاء اور سمعہ کے بیان میں	۴۸
ریاکار قاریوں کے عذاب میں	۵۰
اپنی نیکیوں کی اطلاع سے خوش ہونے کے بیان میں	۵۱
اس بیان میں کہ آدمی اس کے ساتھ ہے جسے دوست رکھے	۵۲
اللہ عزوجل کے ساتھ حسن ظن رکھنے کے بیان میں	۵۳
نیکی وبدی کی پہچان میں۔	۵۳
حب فی اللہ کے بیان میں	۵۳
اعلام محبت کے بیان میں	۵۴
مدح کی کراہت میں	۵۵
صحبت مومن کے بیان میں	۵۵
بلا میں صبر کرنے کے بیان میں	۵۶
آنکھیں جاتی رہنے کے بیان میں	۵۷
زبان کی حفاظت میں	۵۹
ان حقوق کے بیان میں جو سلمان رضؓ بیان کرتے ہیں۔	۶۱
اس بیان میں کہ رضائے الٰہی کو رضائے خلق پر مقدم رکھنا ضروری ہے۔	۶۳
ابواب صفۃ القیامۃ	۶۳
حساب وقصاص کے بیان میں	۶۴
حشر کے بیان میں۔	۶۹

باب	صفحہ
آخرت کی رو بکاریوں کے بیان میں	۷۰
مناقشۂ حساب کے بیان میں	۷۱
بندۂ بے خبر کے بیان میں	۷۱
زمین کی گواہی کے بیان میں	۷۲
صُور کے بیان میں	۷۲
صراط کے بیان میں	۷۳
شفاعت کے بیان میں	۷۴
حوض کوثر کے بیان میں	۸۰
ظروف حوض کے بیان میں	۸۱
ان لوگوں کے بیان میں جو بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے	۸۳
ابواب صفۃ الجنۃ	
جنت کے درختوں کے بیان میں	۱۲۰
نعیم جنت کے بیان میں	۱۲۴
جنت کے غرفوں کے بیان میں	۱۲۵
درجات جنت کے بیان میں	۱۲۶
نساء اہل جنت کے بیان میں	۱۲۸
جماع اہل جنت کے بیان میں	۱۳۱
صفت میں اہل جنت کے	۱۳۱
اہل جنت کے کپڑوں کے بیان میں	۱۳۲
جنت کے پھلوں کے بیان میں	۱۳۳
زیور جنت کے بیان میں	۱۳۴

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب	صفحہ
خیل جنت کے بیان میں۔	۱۳۶
اہل جنت کے سن کے بیان میں	۱۳۷
اہل جنت کی صفتوں کے بیان میں	۱۳۷
ابواب جنت کے بیان میں	۱۳۸
بازار جنت کے بیان میں	۱۳۸
دیدار الٰہی کے بیان میں	۱۴۰
رضائے الٰہی کے بیان میں	۱۴۳
غرفوں سے دیکھنے میں اہل جنت کے	۱۴۳
اہل جنت اور اہل نار کے خلود میں۔	۱۴۴
گھیرنے میں جنت ودوزخ کے	۱۴۷
جنت اور نار کے احتجاج میں	۱۴۸
ادنیٰ جنتی کے ملک وسلطنت کا بیان	۱۴۹
حور عین کی کلام شیریں کا بیان	۱۵۰
انہار جنت کے بیان میں۔	۱۵۰
ابواب صفۃ جہنم	۱۵۵
نار کے بیان میں	۱۵۷
قعر جہنم کے بیان میں	۱۵۸
اہل نار کے جثہ کے بیان میں	۱۵۹
اہل نار کے مشروبات کے بیان میں	۱۶۰
دوزخیوں کے طعام کے بیان میں	۱۶۴
اس بیان میں کہ نار دنیا نار آخرت کے اجزاء سے کتنی جزء ہے۔	۱۶۶

باب	صفحہ
نار دوزخ کے دودم لینے اور موحدوں کے اس سے نکلنے کا بیان	۱۶۷
اس بیان میں کہ اکثر اہل نار نساء ہیں	۱۷۲
دوزخ کے عذاب میں تخفیف کے بیان میں	۱۷۳
ابواب الایمان	۱۷۴
مامور ہونے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قتال کے یہاں تک کہ لوگ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہیں۔	۱۷۶
مقاتلہ مردم میں یہاں تک کہ وہ موحد اور مصلی ہوں۔	۱۷۹
بیان میں ایمان واسلام کے	۱۸۰
اس بیان میں کہ فرائض ایمان میں داخل ہیں۔	۱۸۴
استکمال ایمان اور زیادت ونقصان کے بیان میں	۱۸۶
اس بیان میں کہ حیا ایمان سے ہے	۱۸۸
فضیلت نماز کا بیان	۱۸۹
ترک صلوٰۃ کی وعید میں	۱۹۱
حلاوت ایمان کے بیان میں	۱۹۲
زانی کو مومن نہ کہنے کے بیان میں۔	۱۹۳

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب	صفحہ
کفِ لسان میں مومن کے حق میں	۱۹۴
غربتِ اسلام کے بیان میں	۱۹۵
منافق کی علامت میں	۱۹۶
سبِّ مسلم کے فسق ہونے کے بیان میں	۱۹۷
مسلمانوں کی تکفیر کی بُرائی میں	۱۹۷
اس کے بیان میں جو توحید پر مرے	۱۹۷
افتراقِ امت کے بیان میں۔	۲۰۰
ابواب العلم	۲۰۲
اس کے بیان میں کہ اللہ تعالیٰ جب بندہ کی بہتری چاہتا ہے تو اسے دین میں سمجھ دے دیتا ہے۔	۲۰۴
طلبِ علم کی فضیلت میں،	۲۰۴
کتمانِ علم کی مذمت میں	۲۰۵
طالبِ علم کی خیرخواہی کے بیان میں	۲۰۵
ذہابِ علم کے متعلق کا بیان	۲۰۶
علم سے دنیا طلب کرنے کی مذمت میں،	۲۰۸
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنے کی مذمت میں۔	۲۰۹
احادیث موضوعہ کی روایت کی مذمت میں۔	۲۱۰
استماعِ احادیث کے آداب میں	۲۱۱
کتابتِ علم کی کراہت میں	۲۱۴
کتابتِ حدیث کی رخصت میں۔	۲۱۴
بنی اسرائیل سے روایت کرنے کے بیان میں	۲۱۵
تعلیم خیر کے اجر میں	۲۱۶
اس شخص کے ثواب میں جس نے ہدایت کی طرف بلایا اور لوگوں نے اس کی تابعداری کی	۲۱۷
سنت کی پابندی اور بدعت سے بچنے کے بیان میں	۲۱۸
مناہی سے احتراز کرنے کے بیان میں	۲۲۰
عالمِ مدینہ کی فضیلت میں	۲۲۰
علم کے افضل ہونے میں عبادت سے۔	۲۲۲
ابواب الاستیذان والادب	۲۲۴
افشائے سلام کے بیان میں	۲۲۴
فضیلت میں سلام کے	۲۲۵
استیذان کے بیان میں	۲۲۵
جواب سلام کے بیان میں	۲۲۵
سلام کہلا بھیجنے اور سلام لے جانے کے بیان میں۔	۲۲۷
اس کی فضیلت میں جو پہلے سلام کرے۔	۲۲۷
سلام میں ہاتھ سے اشارہ کرنے کی کراہت میں۔	۲۲۷
لڑکوں پر سلام کرنے کے بیان میں	۲۲۸
عورتوں پر سلام کرنے کے بیان میں	۲۲۸
گھر میں آنے کے وقت سلام کرنے کے بیان میں	۲۲۸
قبل کلام سلام کرنے کے بیان میں۔	۲۲۹

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب	صفحہ
ذمی پر سلام کرنے کی کراہت میں	۲۲۹
جس جماعت میں کافر و مسلمان دونوں ہوں اس پر سلام کرنے کے بیان میں	۲۳۰
اس بیان میں کہ سوار سلام کرے پیادے پر۔	۲۳۰
مجلس میں بیٹھتے اُٹھتے وقت سلام کے بیان میں۔	۲۳۱
گھر کے سامنے کھڑے ہو کر اذن مانگنے کے بیان میں	۲۳۱
بغیر اذن کسی کے گھر میں جھانکنے کی سزا میں	۲۳۱
اذن مانگنے سے پہلے سلام کرنے کے بیان میں۔	۲۳۲
سفر سے آکر رات کو گھر میں داخل ہونے کی کراہت میں۔	۲۳۳
مکتوب خاک آلود کرنے کے بیان میں	۲۳۳
سریانی زبان سیکھنے کے بیان میں	۲۳۳
مشرکوں کو خط لکھنے کی کیفیت میں۔	۲۳۴
مکتوب پر مہر کرنے کے بیان میں۔	۲۳۵
کیفیت میں سلام کے۔	۲۳۵
جو پیشاب کرتا ہو اس پر سلام کی کراہت میں۔	۲۳۶
ابتداء میں علیک السلام کہنے کی کراہت میں	۲۳۷
مجالس پر گزرنے کے بیان میں۔	۲۳۸
راہ پر بیٹھنے کے بیان میں	۲۳۸
مصافحہ کے بیان میں	۲۳۸
معانقہ اور بوسہ کے بیان میں۔	۲۳۹
ہاتھ پر بوسہ دینے کے بیان میں	۲۴۰
مرحبا کہنے کے بیان میں	۲۴۱
چھینک کا جواب دینے کے بیان میں۔	۲۴۱
چھینک کی دُعا میں	۲۴۲
تشمیت کی کیفیت میں	۲۴۳
واجب ہونے میں تشمیت کے بعد حمدِ عاطس کے	۲۴۴ 〃
تعدادِ تشمیت میں۔	〃
چھینکنے کے وقت آواز پست کرنے اور منہ چھپا لینے کے بیان میں	۲۴۵
چھینک کی مدح اور جمائی کے ذم کے بیان میں۔	〃
اس بیان میں کہ نماز میں چھینک آنا شیطان کی طرف سے ہے۔	۲۴۶
کسی کو اُٹھا کر اس کی جگہ بیٹھنے کی کراہت میں۔	〃
استحقاق میں مجلس کے جب اس کی طرف لوٹ کر آئے۔	〃
دو شخصوں کے بیچ میں بغیر اجازت بیٹھنے کی کراہت میں	۲۴۷
وسطِ حلقہ میں بیٹھنے کی کراہت میں	〃
قیامِ تعظیم کی کراہت میں۔	〃
ناخن تراشنے کے بیان میں	۲۴۸
ناخن اور مونچھیں تراشنے کے وقت میں۔	〃

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب	صفحہ
مونچھیں کترنے کے بیان میں	۲۴۹
ڈاڑھی کی اطراف سے کچھ بال لینے کے بیان میں	"
ڈاڑھی بڑھانے کے بیان میں	۲۵۰
ٹانگ پہ ٹانگ رکھ کر لیٹنے کے بیان میں	"
اوندھا لیٹنے کی کراہت میں	۲۵۱
ستر کی حفاظت کے بیان میں	"
تکیہ لگا کر بیٹھنے کے بیان میں	"
اس بیان میں کہ مالک صدر سواری کا زیادہ حقدار ہے۔	۲۵۲
انماط کے بیان میں	"
ایک جانور پہ تین شخص سوار ہونے کے بیان میں۔	۲۵۳
ناگہاں نظر کرنے کے بیان میں	"
عورتوں کو دوسروں سے پردہ کے بیان میں۔	"
چٹلہ کی برائی میں	۲۵۴
بغیر اذن شوہر کے عورتوں کے پاس جانے کی نہی میں	۲۵۴
واصلہ اور واشمہ کے بیان میں	۲۵۵
ان عورتوں کے بیان میں جو مردوں سے مشابہت رکھتی ہیں۔	۲۵۵
عورت کو خوشبو لگا کر نکلنے کی کراہت میں	۲۵۶
مردوں کی خوشبو کے بیان میں	۲۵۷
خوشبو پھیر دینے کی کراہت میں۔	۲۵۷
ستر عورت کے بیان میں	۲۵۸
اس بیان میں کہ ران ستر میں داخل ہے۔	۲۵۹
نظافت (پاکیزگی) کے بیان میں	۲۵۹
جماع کے وقت پردہ کرنے کے بیان میں	۲۶۰
حمام میں جانے کے بیان میں۔	۲۶۰
جس گھر میں تصویر اور کتا ہو اس میں ملائکہ کے نہ داخل ہونے کے بیان میں۔	۲۶۱
معصفر کی کراہت میں۔	۲۶۲
سفید کپڑے پہننے کے بیان میں	۲۶۳
سرخ کپڑوں کی اجازت میں مردوں کے لیے۔	۲۶۳
سبز کپڑوں کے بیان میں	۲۶۳
سیاہ کپڑوں کے بیان میں	"
تزعفر اور خلوق کی کراہت میں مردوں کے لیے۔	۲۶۵
حریر اور دیباج کی کراہت میں	۲۶۶
اظہار آثار نعمت کے بیان میں	۲۶۶
موزہ سیاہ کے بیان میں	۲۶۷
بوڑھے بال نکالنے کے بیان میں	[illegible]
صاحب مشورہ امانت دار ہونے کے بیان میں۔	[illegible]
نحوست کے بیان میں	۲۶۸
آداب تناجی کے بیان میں۔	"
عہد و اقرار کے بیان میں	۲۶۹
فداک ابی و امی کہنے کے بیان میں۔	۲۷۰

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب	صفحہ
کسی کو شفقتہً بیٹا کہنے کے بیان میں۔	۲۷۰
تسمیہ مولود میں جلدی کرنا	//
اسمائے مستحبہ کے بیان میں۔	۲۷۱
اسمائے مکروہہ کے بیان میں	//
اسمائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں	۲۷۲
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اور کنیت جمع کرنے کے کراہت میں	۲۷۳
شعر کے بیان میں	//
شعر پڑھنے کے بیان میں۔	۲۷۴
مذمت میں اشعارِ مذمومہ کے۔	۲۷۶
فصاحت کے بیان میں	//
برتنوں کے بند کردینے کے بیان میں۔	//
آداب سفر کے بیان میں۔	۲۷۷
اَبوابُ الاَمثالِ	۲۷۸
مثال میں اللہ تعالٰی اپنے بندوں کے لیے۔	//
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور انبیاء کی مثال میں۔	۲۸۱
قاری قرآن اور غیر قاری کے بیان میں۔	۲۸۴
نماز پنجگانہ کی مثال میں۔	۲۸۵
اس امت کی مثال میں	۲۸۵
آدمی کی اجل اور امید کے بیان میں۔	۲۸۶
اَبوابُ فضائلِ القرآنِ	۲۸۷
سورۂ فاتحہ کی فضیلت میں	//
سورۂ بقرہ اور آیۃ الکرسی کی فضیلت میں	۲۸۹
خاتمہ سورہ بقرہ کی فضیلت میں	۲۹۱
سورۂ آل عمران کی فضیلت میں	۲۹۲
سورۂ کہف کی فضیلت میں	//
سورۂ یٰسین کی فضیلت میں۔	۲۹۳
سورۂ دخان کی فضیلت میں	//
سورۂ ملک کی فضیلت میں	۲۹۴
اذا زلزلت کی فضیلت میں۔	۲۹۵
سورۂ اخلاص اور اذا زلزلت کی فضیلت میں۔	۲۹۶
معوذتین کی فضیلت میں	۲۹۸
قاری قرآن کی فضیلت میں	۲۹۹
قرآن عظیم الشان کی فضیلت میں	//
تعلیم قرآن کی فضیلت میں	۳۰۰
قرأت قرآن کی فضیلت میں	۳۰۲
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت میں۔	۳۰۵
اَبوابُ القِراءاتِ	۳۰۷

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب	صفحہ
اس بیان میں کہ قرآن سات حرفوں پر نازل ہوا۔	۳۱۱
ابواب تفسیر القرآن	۳۱۵
تفسیر بالرائی کی مذمت میں	۳۱۵
فاتحۃ الکتاب کی تفسیر میں	۳۱۶
سورۃ البقرہ کی تفسیر میں۔	۳۱۹
سورۂ آل عمران کی تفسیر میں	۳۲۹
سورۂ نساء کی تفسیر کا بیان	۳۵۱
سورۂ مائدہ کی تفسیر کا بیان	۳۶۹
سورۂ انعام کی تفسیر کا بیان	۳۸۰
سورۂ اعراف کی تفسیر کا بیان	۳۸۵
سورۂ الانفال کی تفسیر کا بیان	۳۸۸
سورۂ توبہ کی تفسیر کا بیان	۳۹۱
سورۂ یونس کی تفسیر کا بیان	۴۱۰
سورۂ ہود کی تفسیر کا بیان	۴۱۳
سورۂ یوسف کی تفسیر کا بیان	۴۱۷
سورۂ الرعد کی تفسیر کا بیان	۴۱۸
سورۂ ابراہیم کی تفسیر کا بیان	۴۱۹
سورۂ الحجر کی تفسیر کا بیان	۴۲۰
سورۂ النحل کی تفسیر کا بیان	۴۲۲
سورۂ بنی اسرائیل کی تفسیر کا بیان۔	۴۲۴
سورۃ الکہف کی تفسیر کا بیان	۴۳۲
سورۂ مریم کی تفسیر کا بیان	۴۳۸

باب	صفحہ
سورۂ طٰہٰ کی تفسیر کا بیان	۴۴۰
سورۂ انبیاء کی تفسیر کا بیان	۴۴۱
سورۂ حج کی تفسیر کا بیان	۴۴۴
سورۂ مومنون کی تفسیر کا بیان	۴۴۷
سورۃ النور کی تفسیر کا بیان	۴۴۹
سورۃ الشعراء کی تفسیر کا بیان	۴۶۰
سورۃ النمل کی تفسیر کا بیان	۴۶۲
سورۂ روم کی تفسیر کا بیان	۴۶۴
سورۂ لقمان کی تفسیر کا بیان	۴۶۷
سورہ السجدہ کی تفسیر کا بیان	۴۶۸
سورۂ احزاب کی تفسیر کا بیان	۴۶۹
سورۂ سبا کی تفسیر کا بیان	۴۸۲
سورۂ فاطر کی تفسیر کا بیان۔	۴۸۴
سورۂ یٰسٓ کی تفسیر کا بیان	۴۸۶
سورۂ والصافات کی تفسیر کا بیان	۴۸۷
سورۂ صٓ کی تفسیر کا بیان	۴۸۸
سورۂ زمر کی تفسیر کا بیان	۴۹۰
سورۂ مومن کی تفسیر کا بیان	۴۹۳
سورۂ حٰمٓ السجدہ کی تفسیر کا بیان	۴۹۴
سورۂ شوریٰ کی تفسیر کا بیان	۴۹۶
سورۂ زخرف کی تفسیر کا بیان	۴۹۷
سورۂ دخان کی تفسیر کا بیان۔	۴۹۸
سورۂ احقاف کی تفسیر کا بیان	۵۰۰
سورۂ محمدؐ کی تفسیر کا بیان	۵۰۲
سورۃ الفتح کی تفسیر کا بیان	۵۰۳
سورۃ الحجرات کی تفسیر کا بیان	۵۰۵

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب	صفحہ
سورۂ قٓ کی تفسیر کا بیان	۵۰۷
سورہ الذاریات کی تفسیر کا بیان	"
سورۂ طور کی تفسیر کا بیان	۵۰۹
سورۃ النجم کی تفسیر کا بیان	"
سورۃ القمر کی تفسیر کا بیان	۵۱۲
سورۃ الرحمٰن کی تفسیر کا بیان	۵۱۴
سورۃ الواقعہ کی تفسیر کا بیان	"
سورۃ الحدید کی تفسیر کا بیان	۵۱۶
سورۃ المجادلہ کی تفسیر کا بیان	۵۱۸
سورۃ الحشر کی تفسیر کا بیان	۵۲۱
سورۃ الممتحنہ کی تفسیر کا بیان	۵۲۳
سورۃ الصف کی تفسیر کا بیان	۵۲۴
سورۃ الجمعہ کی تفسیر کا بیان	۵۲۵
سورۃ المنافقون کی تفسیر کا بیان	۵۲۶
سورۂ تغابن کی تفسیر کا بیان	۵۳۰
سورۂ تحریم کی تفسیر کا بیان	۵۳۱
سورۂ ملک کی تفسیر کا بیان	۵۳۴
سورۂ نون والقلم کی تفسیر کا بیان	۵۳۵
سورۃ الحاقہ کی تفسیر کا بیان	"
سورۃ المعارج کی تفسیر کا بیان	۵۳۶
سورۂ نوح کی تفسیر کا بیان	۵۳۷
سورۂ جن کی تفسیر کا بیان	"
سورۃ المزمل کی تفسیر کا بیان	۵۳۹
سورۃ المدثر کی تفسیر کا بیان	"
سورۂ قیامہ کی تفسیر کا بیان	۵۴۱
سورۂ دہر کی تفسیر کا بیان	۵۴۲

باب	صفحہ
سورۂ مرسلات کی تفسیر کا بیان	۵۴۲
سورۂ نبأ کی تفسیر کا بیان	"
سورۂ والنازعات کی تفسیر کا بیان	۵۴۳
سورۂ عبس کی تفسیر کا بیان	"
سورۂ کورت کی تفسیر کا بیان	۵۴۴
سورۂ مطففین کی تفسیر کا بیان	"
سورۂ اذا السماء انشقت کی تفسیر کا بیان	۵۴۵
سورۂ بروج کی تفسیر کا بیان	"
سورۂ غاشیہ کی تفسیر کا بیان	۵۴۹
سورۃ الفجر کی تفسیر کا بیان	"
سورۃ البلد کی تفسیر کا بیان	"
سورۂ والشمس کی تفسیر کا بیان	۵۵۰
سورۂ واللیل کی تفسیر کا بیان	"
سورۂ والضحیٰ کی تفسیر کا بیان	۵۵۱
سورۂ الم نشرح کی تفسیر کا بیان	"
سورۂ والتین کی تفسیر کا بیان	۵۵۲
سورۂ اقرأ باسم ربك الاعلیٰ	"
کی تفسیر کا بیان	"
سورۃ القدر کی تفسیر کا بیان	۵۵۳
سورۂ لم یکن کی تفسیر کا بیان	۵۵۴
سورۂ اذا زلزلت کی تفسیر کا بیان	"
سورۃ العادیات کی تفسیر کا بیان	۵۵۵
سورۂ القارعہ کی تفسیر کا بیان	"
سورۂ الھٰکم التکاثر کی تفسیر کا بیان	"

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب	صفحہ
سورۂ العصر کی تفسیر کا بیان	۵۵۶
سورۂ الہمزہ کی تفسیر کا بیان	"
سورۂ الفیل کی تفسیر کا بیان	"
سورہ القریش کی تفسیر کا بیان	"
سورۂ الماعون کی تفسیر کا بیان	"
سورۂ الکوثر کی تفسیر کا بیان	۵۵۷
سورۂ الفتح (نصر) کی تفسیر کا بیان	۵۵۸
سورۂ تبت کی تفسیر کا بیان	"
سورۃ الاخلاص کی تفسیر کا بیان،	۵۵۹
سورۃ المعوذتین کی تفسیر کا بیان،	"
ابواب الدعوات	۵۶۲
دعا کی فضیلت کا بیان	"
دوسرا اسی میں	"
ذکر کی فضیلت میں	"
دوسرا اسی میں۔	۵۶۳
جس جلسہ میں ذکر نہ ہو اسکی مذمت کا بیان۔	۵۶۴
دعا کی اجابت کے بیان میں	"
اس بیان میں کہ دعا کرنے والا پہلے اپنے لیے دعا کرے۔	۵۶۵
دعا کے وقت ہاتھ اٹھانے کے بیان میں	"
دعا میں جو جلدی کرتا ہے اسکے بیان میں۔	"
صبح وشام کی دعائیں	۵۶۶
بچھونے کی دعاؤں کا بیان	۵۶۸
سوتے وقت کچھ قرآن پڑھنے کی فضیلت کا بیان	۵۷۰
سوتے وقت تسبیح وتکبیر وتحمید کے بیان میں	۵۷۲
رات کے جاگنے کی دعائیں	۵۷۴
تہجد کے وقت اٹھنے کی دعاؤں کا بیان	۵۷۶
تہجد کے شروع کی دعاؤں میں	۵۷۷
سجدہ تلاوت کی دعاؤں کے بیان میں	۵۸۰
گھر سے نکلنے کی دعاؤں کا بیان	۵۸۱
دوسرا اسی میں	۵۸۱
بازار میں جانے کی دعاؤں کا بیان	۵۸۲
بیماری کی دعا کا بیان	"
اس بیان میں کہ جب کسی کو بلا میں دیکھے تو کیا کرے۔	۵۸۳
مجلس سے اٹھتے وقت کی دعا	"
شدت غم کے وقت کی دعا کا بیان	۵۸۴
منزل میں اترنے کی دعا کا بیان	"
سفر کے وقت کی دعا کا بیان	۵۸۵
سفر سے لوٹنے کی دعا کا بیان	"
کسی کو رخصت کرنے کے بیان میں	۵۸۶
مسافر کی دعا قبول ہونے میں	۵۸۷
سواری پر چڑھنے کی دعا کا بیان	"
آندھی کی دعائیں،	۵۸۸

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب	صفحہ
گرج کی دُعائیں	۵۸۸
چاند دیکھنے کی دُعائیں	۵۸۹
بُرا خواب دیکھنے کی دُعا اور اچھے خواب کے بیان میں۔	"
نیا پھل دیکھنے کی دُعائیں	۵۹۰
کھاتے پینے کی دُعا کا بیان	"
کھانے سے فارغ ہونے کی دُعا کا بیان۔	۵۹۱
گدھے کی آواز سننے کی دُعائیں	"
تسبیح، تکبیر اور تہلیل، تحمید کی فضیلت کا بیان۔	"
متفرق دُعاؤں کا بیان۔	۵۹۵
انگلیوں پر گننے کے بیان میں	۵۹۸
توبہ اور استغفار کی فضیلت کا بیان اور	۶۱۳
اللہ کی رحمت کا بیان بندوں پر	۶۱۶
متفرق حدیثیں دُعاؤں کی۔	۶۲۰
ابواب المناقب	۶۳۶
میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں	۶۴۰
ابتدائے نبوت کے بیان میں	"
آپ کس سن میں مبعوث ہوئے۔	۶۴۲
معجزات وخصائص النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان	"
نزولِ وحی کی کیفیت میں۔	۶۴۵

باب	صفحہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک میں۔	۶۴۶
مناقب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا بیان	۶۵۰
مناقب عمر فاروق رضؓ کا بیان	۶۶۲
مناقب عثمان ذوالنورینؓ کا بیان	۶۶۹
مناقب علیؓ بن ابی طالب کا بیان	۶۷۸
مناقب طلحہ بن عبید اللہ کے بیان میں۔	۶۸۸
مناقب زبیرؓ بن عوام کے بیان میں	۶۸۹
مناقب عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے بیان میں۔	۶۹۱
مناقب سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بیان میں۔	۶۹۲
مناقب سعید رضؓ کے بیان میں	۶۹۳
مناقب ابوعبیدہ بن جراح کے بیان میں	۶۹۴
مناقب عباس کے بیان میں	۶۹۵
مناقب جعفر بن ابی طالب کے بیان میں	۶۹۶
مناقب امام حسن وحسین رضی اللہ عنہما کے بیان میں	۶۹۷
مناقب اهل البیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں	۷۰۱
مناقب معاذ بن جبل وغیرہ کے بیان میں	۷۰۴
مناقب سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے بیان میں	۷۰۵
مناقب عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے بیان میں	۷۰۶

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب	صفحہ
مناقب ابی ذر غفاری کے بیان میں	۴۰۷
مناقب عبداللہ بن سلام کا بیان	〃
مناقب عبداللہ بن مسعود کا بیان	۴۰۹
مناقب حذیفہ بن الیمان کا بیان	۴۱۱
مناقب زید بن حارثہ کا بیان	〃
مناقب اسامہ بن زید کا بیان	۴۱۳
مناقب جریر بن عبداللہ البجلی کا بیان	۴۱۴
مناقب عبداللہ بن عباس کا بیان	〃
مناقب عبداللہ بن عمر کا بیان	〃
مناقب عبداللہ بن زبیر کا بیان	۴۱۵
مناقب انس بن مالک کا بیان	〃
مناقب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان	۴۱۶
مناقب معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کا بیان	۴۱۹
مناقب عمرو بن العاص کا بیان	〃
مناقب سعد بن معاذ کا بیان	۴۲۰
مناقب قیس بن سعد کا بیان	۴۲۱
مناقب جابر بن عبداللہ رض کا بیان	〃
مناقب مصعب بن عمیر کا بیان	۴۲۲
مناقب براء بن مالک کا بیان	〃
مناقب ابوموسیٰ اشعری کا بیان	۴۲۳
مناقب سہل بن سعد کا بیان	〃

باب	صفحہ
صحابہؓ کی فضیلت کا بیان	۴۲۳
بیعتِ رضوان والوں کی فضیلت کا بیان	۴۲۵
اصحاب کی خدمت میں جو بے ادبی کرے اس کے بیان میں	〃
حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کے بیان میں	۴۲۷
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت میں	۴۲۹
حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت میں	۴۳۲
حضرت ﷺ کی بیبیوں کی فضیلت میں	۴۳۳
فضیلت ابی بن کعب کا بیان	۴۳۶
انصار اور قریش کی فضیلت کا بیان	۴۳۷
انصار کے گھروں کی فضیلت کا بیان	۴۴۰
مدینہ طیبہ کی فضیلت میں	〃
مکہ معظمہ کی فضیلت میں	۴۴۲
عرب کی فضیلت میں	۴۴۴
عجم کی فضیلت میں	۴۴۵
یمن کی فضیلت میں	۴۴۶
غفار، اسلم، جہینیہ اور مزینہ کی فضیلتوں میں۔	۴۴۷
ثقیف اور بنی حنیفہ کی فضیلت میں	〃
راویوں کے جرح و تعدیل کا بیان	[illegible]

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم www.KitaboSunnat.com

اَبْوَابُ الزُّهْدِ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں زہد کے جو وارد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

مترجم: زَہد بالفتح لغت میں بمعنی قدر وارد ہوا ہے چنانچہ عرب کہتا ہے خُذْ زَهْدَ مَا يَكْفِيكَ اور زُهد بالضم بمعنی اور طیب کسب اور قصر اَمل اور زَہَد بفتحتین زکوٰۃ ، اور زاہد بے رغبتی کرنے والا اور زاہد بن عبداللہ اور ابو زاہد نام ہے دو بڑے محدثوں کا اور زہاد وہ زمین کہ بغیر آب کثیر کے رواں نہ ہو اور زہید ہر چیز سے تھوڑے کو کہتے ہیں اور زَہَدَ فیہ یعنی بے رغبتی کی اس چیز سے اور اسی سے ہے قول اللہ تعالیٰ کا وَكَانُوا فِيهِ مِنَ الزَّاهِدِينَ یعنی بے رغبتی کرنے والے تھے یوسفؑ سے بھائی اس کے ، اور تزہید کسی کو زہد پہ برانگیختہ کرنا (منتہی الارب) اور اصطلاح شرع میں زہد بے رغبتی کرنا ہے دنیائے فانی سے واسطے حصول نعمائے باقیہ اخروی کے اور یہ ادنیٰ درجہ ہے اور بے رغبتی کرنا ہے غیر خدا سے واسطے تحصیل وصال الٰہی کے اور قرب اس کے اور یہ اعلیٰ درجہ ہے اور ترک کرنا ہے حظِ نفس کا باختیار خود اور وہ مرکب ہے حال اور علم اور عمل سے ، مراد حال سے رغبت قلبی کا پھیرنا ہے ایک ادنیٰ چیز سے طرف اعلیٰ چیز کے پس جس طرف سے پھیرا ہے اس کو مرغوب عنہ کہتے ہیں اور مزہود فیہ اور جدھر پھیرا ہے اسے مرغوب فیہ کہتے ہیں اور مزہود لہٗ تو ضرور ہوا کہ جس طرف سے دل کو پھیرا ہے وہ بھی مرغوب شئی من وجہ ہو ورنہ یہ پھیرنا زہد نہ کہلائے گا جیسا کہ تارک حجر و تراب کا زاہد نہ کہلائے گا برخلاف تارک دراہم و دنانیر کے اور شرط مرغوب فیہ کی یہ ہے کہ بہتر ہو اس کے نزدیک مرغوب عنہ سے اس لیے کہ بائع اقدام نہیں کرتا بیع پر جب تک کہ نہیں سمجھ لیتا کہ ثمن بہتر ہے مبیع سے پس وہ کہا جاتا ہے باعتبار بیع کے زاہد اور باعتبار ثمن کے راغب اسی طرح کہا جاتا ہے زاہد کو زاہد باعتبار دنیا کے اور راغب باعتبار عقبیٰ کے یا زاہد کہا جاتا ہے باعتبار ماسوا کے اور راغب باعتبار مولیٰ کے اور مراد علم سے اس مقام میں وہ علم ہے کہ مثمر ہووے اس حال کا جو اوپر مذکور ہوا اور وہ یہ ہے کہ شئے متروک کو حقیر جانے باعتبار شئے ماخوذ کے اور جب تک یہ علم حاصل نہیں ہونا چاہیے بائع جب تک کہ ثمن کو مبیع سے بہتر نہ سمجھ لے تب تک ترک مبیع اور اخذ ثمن جائز نہیں رکھتا اسی طرح جس شخص نے بخوبی جان لیا کہ دنیا فانی ہے بمنزلہ برف کے اور عقبیٰ باقی اور بہتر ہے بمنزلہ دراہم و دنانیر کے پس اس کو بدلنا برف کا دینار سے دشوار نہیں خصوصاً ایسے حال میں کہ برف دھوپ میں گھلتی ہو اور قیمت ہزار گنی لاگت سے ملتی ہو اور مشتری اس کا امین ہو اور خازن برف خائن پس یہ علم جب درجۂ الیقین کو پہنچتا ہے حالتِ مذکورہ کو کمال قوت دیتا ہے اور واقع میں دنیا برف سے جلدی فانی ہونے والی ہے - اس لیے کہ وہ فقط گرمی میں گھلتی ہے اور یہ گرمی جاڑے برسات ملکہ دن اور رات معرض زوال میں ہے اور عقبیٰ دراہم و دینار سے ہزار درجہ اولیٰ ، اس لیے کہ یہ بھی فانی ہیں اگرچہ برف سے فنا ان کی متاخر ہو بخلاف عقبیٰ کے کہ ابدالآباد ہے اور فنا و زوال کا ہرگز اس میں مجال نہیں اور مراد عمل سے ترک مطلق ہے اور بدل دینا اس چیز کا جو ادنیٰ ہے اور لے لینا اعلیٰ کا اس کے عوض میں اسی طرح زہد واجب کرتا ہے مزہود فیہ کے ترک کو بالکلیہ اور وہ ساری دنیا ہے مع اسباب اور متعلقات اور مقدمات کے پس نکال دیوے اپنے دل سے محبت اس کی تمامہا اور داخل کرے اس کے عوض میں محبت طاعات و عبادات کی اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتباع سنن اور ریاضات کی اور نکال دے اس چیز کو ہاتھ سے اور آنکھوں سے جیسے نکال دیا دل سے اور مشغول کرے چشم و دل کو وظائف طاعات میں جیسا کہ مشغول تھے پہلے دنیا کی لذت میں اور مستبشر ہو اس بیع و بدل کے ساتھ (کذا ذکر الغزالی) اور باقی احکام زہد کے ضمن میں احادیث میں مذکور رہوں گے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا... كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو نعمتیں ہیں کہ بھولے ہوئے ہیں ان میں بہت سے لوگ ایک تندرستی دوسرے فراغت۔

روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے عبداللہ بن سعید بن ابی ہند سے اور مرفوع کیا اس کو اور موقوفاً روایت کی بعضوں نے عبداللہ بن سعید بن ہند سے

مترجم: یعنی ان دونوں نعمتوں کی اکثر لوگ قدر نہیں جانتے اور قدر دانی نہیں کرتے حالانکہ لازم ہے کہ تندرستی کو قبل مرض کے اور فراغت کو قبل شغل کے غنیمت جانیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّأْخُذُ عَنِّيْ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ أَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَّعْمَلُ بِهِنَّ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ قُلْتُ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَأَخَذَ بِيَدِيْ فَعَدَّ خَمْسًا وَقَالَ اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ أَغْنَى النَّاسِ وَأَحْسِنْ إِلٰى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُكْثِرِ الضَّحِكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ۔

روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کون شخص یاد کرتا ہے مجھ سے سن کر پانچ باتیں پھر عمل کرتا ہے ان پر یا سکھاتا ہے کسی ایسے شخص کو جو عمل کرے ان پر سو کہا ابوہریرہؓ نے میں نے عرض کی کہ میں سیکھتا ہوں ان کو یا رسول اللہ پس پکڑا آپ نے ہاتھ میرا اور گنا پانچ باتوں کو اور فرمایا بچ تو حرام چیزوں سے ہو جائے گا تو سب لوگوں سے زیادہ عابد اور راضی رہ تو اللہ کی تقسیم پر ہو جاوے گا سب سے زیادہ بے پرواہ اور احسان کر اپنے ہمسایہ پر ہوویگا تو مومن اور دوست رکھ لوگوں کے لیے وہ چیز جو کہ دوست رکھتا ہے تو تو اپنے لیے ہووے گا تو مسلمان اور بہت نہ ہنس اسلیے کہ بہت ہنسنا مار ڈالتا ہے دل کو۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر جعفر بن سلیمان کی روایت سے اور حسن کو سماع نہیں ابی ہریرہؓ سے مطلق ایسا ہی مروی ہے ایوب سے اور یونس بن عبید سے اور علی بن زید سے ان سب نے کہا کہ حسن کو ابی ہریرہؓ سے سماع نہیں اور روایت کی ابو عبیدہ ناجی نے حسن سے یہ حدیث اور ٹھہرایا اسے قول حسن اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُبَادَرَةِ بِالْعَمَلِ۔

باب عمل خیر میں تاخیر نہ کرنے کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوْا بِالْأَعْمَالِ سَبْعًا هَلْ يَنْتَظِرُوْنَ إِلَّا إِلَى فَقْرٍ مُنْسٍ أَوْ غِنًى مُطْغٍ أَوْ مَرَضٍ مُفْسِدٍ أَوْ هَرَمٍ مُفَنِّدٍ أَوْ مَوْتٍ مُجْهِزٍ أَوِ الدَّجَّالِ فَشَرٌّ غَائِبٌ يُنْتَظَرُ أَوِ السَّاعَةِ فَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ۔

نے فرمایا جو نیکی کرنا ہو سات چیزوں سے پہلے کر لو اس لیے کہ منتظر نہیں ہو تم مگر محتاجی متحیّر کرنے والی کے یا غنا غافل کرنے والے کے یا مرض مفسد کے یعنی جو طاعت میں خلل ڈالے یا بڑھاپے عقل کھونے والے کے یا موت جلدی آنے والی کے یا دجال کے پس شر غائب کا انتظار کیا جاتا ہے یا قیامت کے اور قیامت نہایت سخت ہے اور کڑوی۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے نہیں جانتے ہم اسے اعرج کی روایت سے کہ وہ ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہوں مگر محرز بن ہارون سے اور روایت کی معمر نے یہ حدیث اس شخص سے کہ جس نے سُنی سعید مقبری سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي ذِكْرِ الْمَوْتِ

باب موت کے ذکر میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ يَعْنِي الْمَوْتَ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت کرو یاد لذتوں کو مٹانے والی کو یعنی موت کو

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اس باب میں ابی سعید سے بھی روایت ہے۔

بَابٌ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَحِيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ هَانِئًا مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ كَانَ عُثْمَانُ إِذَا وَقَفَ عَلَى قَبْرٍ بَكَى حَتَّى يَبُلَّ لِحْيَتَهُ فَقِيْلَ لَهُ تُذْكَرُ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَلَا تَبْكِيْ وَتَبْكِيْ مِنْ هٰذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْقَبْرَ أَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ فَإِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُ وَإِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ إِلَّا الْقَبْرُ أَفْظَعُ مِنْهُ۔

روایت ہے عبداللہ بن بحیر سے کہ انہوں نے سُنا ہانی سے جو مولی تھے عثمان رضی اللہ عنہ کے کہا تھے حضرت عثمانؓ کہ جب کھڑے ہوتے کسی قبر پہ روتے یہاں تک کہ تر ہو جاتی ریش مبارک ان کی سو کہا ان سے کسی نے یاد کرتے ہیں آپ جنت کو اور دوزخ کو اور بیان فرماتے ہیں ان کا اور نہیں روتے اور روتے ہیں آپ قبر کو دیکھ کر کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قبر پہلی منزل ہے منازلِ آخرت سے سو اگر نجات پائی اس کے ہول و عذاب سے کسی نے تو جو بعد اس کے ہے آسان ہے اس سے اور اگر کسی نے نہ نجات پائی اس کے ہول و عذاب سے تو جو بعد اس کے ہے سخت تر ہے اس سے اور کہا عثمان نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دیکھی میں نے کوئی دیکھنے کی جگہ قبر سے بڑھ کر گھبراہٹ میں اور سختی میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ہشام بن یوسف کی روایت سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰہِ اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَآءَہٗ

عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰہِ اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَآءَہٗ وَمَنْ کَرِہَ لِقَآءَ اللّٰہِ کَرِہَ اللّٰہُ لِقَآءَہٗ

باب ملاقات الٰہی کی آرزو میں

روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دوست رکھے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو اللہ بھی دوست رکھتا ہے اس کی ملاقات کو اور جو مکروہ جانے اللہ عزوجل کی ملاقات کو اللہ بھی مکروہ جانتا ہے اس کی ملاقات کو۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور عائشہؓ اور ابی موسیٰ اور انس سے بھی روایت ہے حدیث عبادہ کی صحیح ہے

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اِنْذَارِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا صَفِیَّۃُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ یَا فَاطِمَۃُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ یَا بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنِّیْ لَا اَمْلِکُ لَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ شَیْئًا سَلُوْنِیْ مِنْ مَّالِیْ مَا شِئْتُمْ۔

باب انذار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنی قوم کو

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت وَاَنْذِرْ الآیۃ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ڈرا دے اے نبی اپنے ساتھیوں قرابت والوں کو، فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے صفیہ بیٹی عبدالمطلب کی اور یہ پھوپھی ہیں آنحضرتؐ کی اے فاطمہؓ بیٹی محمدؐ کی اے اولاد عبدالمطلب میں اختیار نہیں رکھتا ہوں تمہارے نفع وضرر کا اللہ کی درگاہ میں کچھ مانگ لو مجھ سے جو چاہو میرے مال سے۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ اور ابی موسیٰؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث عائشہؓ کی حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے۔

مترجم: اس حدیث میں بہت خوف دلانا ہے اقربائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور تمامی امت کو چنانچہ حضرت نے جب آیۃ مذکور اتری ایک ایک عزیز کو پکارا اور فرمایا کہ میں آخرت میں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا، دنیا میں میرا مال جو چاہو مجھ سے مانگ لو آخرت میں سوا تمہارے عملوں کے اور سوا رحمت کے صرف میری قرابت کچھ کام نہ آوے گی تو تم میری قرابت پر بھروسہ مت کرو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جیسے بعض سفہا بعض ولیوں کی اولاد میں ہونے کو فخر جانتے ہیں اور عمل نیک میں سستی کرتے ہیں اور یقین کرتے ہیں کہ ہم خواہ عمل کریں یا نہ کریں ہم تو بزرگ زادے ہیں خدا ہم کو خواہ نخواہ بخش دے گا اور ان کے معتقد باوجود فسق وفجور کے ان سے تبرک ڈھونڈتے ہیں وہ محض سفیہ اور بے عقل ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقربا کو اللہ تعالیٰ نے ڈرایا تو اور کسی کی کیا حقیقت رہی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ الْبُکَآءِ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ

عَنْ ..... اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

باب خدائے تعالیٰ کے ڈر سے رونے کی فضیلت میں

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ۔

وسلم نے داخل نہ ہوگا دوزخ میں وہ مرد کہ رویا اللہ تعالیٰ کے خوف سے یہاں تک کہ دوبارہ چلا جاوے دودھ پستان میں اور نہیں جمع ہوتا غبار اللہ کی راہ یعنی جہاد کا اور دھواں جہنم کا۔

ف: اس باب میں ابی ریحانہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور محمد بن عبدالرحمٰن مولیٰ ہیں آل طلحہ کے، مدنی ہیں ثقہ ہیں روایت کی ان سے سفیان ثوری اور شعبہ نے۔

مترجم اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیق بالمحال فرمائی یعنی جیسے دودھ کا پستانِ زن میں دوبارہ جانا محال ہے ویسا ہی اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے والے کا دوزخ میں جانا محال ہے یعنی بسبب رحمت اور فضل باری تعالیٰ کے کہ وہ رونے سے اس قدر مہربان ہوتا ہے نہ باعتبار قدرت و امکان کے اور جس کے بدن و کپڑوں وغیرہ پر غبارِ جہاد پڑے اس پر دھواں جہنم کا حرام ہے پھر دخول جہنم کا کیا ذکر ہے اس میں بڑی فضیلت ہے جہاد کی اور معلوم ہوا کہ جہاد کفارہ ہو جاتا ہے گناہوں کا اور سبب ہے نارِ دوزخ سے محفوظ رہنے کا اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْنَا فِي الْمُجَاهِدِيْنَ وَاَحْيِنَا مَعَهُمْ وَ اَمِتْنَا مَوْتَ الصَّالِحِيْنَ وَاحْشُرْنَا مَعَهُمْ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا۔

باب اس بیان میں کہ مزید علم موجب قلت ضحک ہے

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ اَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ لَهَا اَنْ تَئِطَّ مَا فِيْهَا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهٗ لِلّٰهِ سَاجِدًا وَ اللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشِ وَلَخَرَجْتُمْ اِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنِّيْ كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ۔

روایت ہے ابی ذر سے کہ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے چرچراتا ہے آسمان اور حق ہے اس کو کہ چرچراوے اس لیے کہ نہیں ہے اس میں چار انگل کی جگہ ایک فرشتہ سر رکھے ہوئے نہ ہو سجدہ کرتے کو اللہ عزوجل کے واسطے اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر جانو تم جو میں جانتا ہوں تو ہنسو تھوڑا اور روؤ بہت اور لذت نہ اٹھاؤ عورتوں سے بچھونے پر اور بے شک نکل جاؤ تم میدانوں میں فریاد کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے یعنی اپنے ذنوب کی مغفرت کے لیے اور ابوذر کہتے ہیں کاش کہ میں ایک درخت ہوتا کہ لوگ اسے کاٹ ڈالتے۔

ف: اس باب میں عائشہؓ اور ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ اور انس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے اور سند سے کہ ابوذرؓ فرماتے تھے کاشکہ میں ایک درخت ہوتا کہ لوگ مجھے کاٹ ڈالتے اور مروی ہے یہ روایت ابوذر سے موقوفاً۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِیْلًا وَلَبَكَیْتُمْ كَثِیْرًا۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جانتے تم جو میں جانتا ہوں تو ہنسو تھوڑا اور روؤ بہت۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَنْ تَكَلَّمَ بِالْكَلِمَةِ لِیُضْحِكَ النَّاسَ

باب ہنسی کی بات کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ لَا یَرٰی بِهَا بَاْسًا یَهْوِیْ بِهَا سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا فِی النَّارِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک آدمی کلام کرتا ہے ساتھ ایک بات کے اور نہیں دیکھتا اس میں کچھ مضائقہ حالانکہ گر جاتا ہے اس کی شامت سے ستر برس کی راہ دوزخ میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے، غریب ہے اس سند سے۔

عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِیْمٍ ثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَیْلٌ لِّلَّذِیْ یُحَدِّثُ بِالْحَدِیْثِ لِیُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ فَیَكْذِبُ وَیْلٌ لَّهٗ وَیْلٌ لَّهٗ۔

روایت ہے بہز بن حکیم کے دادا سے کہا انہوں نے سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے کہ خرابی ہے اس شخص کو کہ ایک بات ایسی کہتا ہے کہ ہنستی ہے اس کو سن کر قوم اور وہ بات جھوٹی ہوتی ہے خرابی ہے اس کے لیے، خرابی ہے اس کے لیے۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

بَابٌ

باب بے فائدہ باتوں کی برائی میں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ تُوُفِّیَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ یَعْنِیْ رَجُلًا اَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوَلَا تَدْرِیْ فَلَعَلَّهٗ تَكَلَّمَ فِیْمَا لَا یَعْنِیْهِ اَوْ بَخِلَ بِمَا لَا یَنْقُصُهٗ۔

روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا وفات پائی ایک مرد نے اصحاب سے سو کہا ایک مرد نے بشارت ہو تجھ کو جنت کی سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تو نہیں جانتا شاید کہ اس نے کہی ہو کوئی بات بے فائدہ یا بخل کیا ہو ایسی چیز کے ساتھ جس کے خرچ کرنے سے اس کا کچھ نقصان نہ ہوتا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا یَعْنِیْهِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کی خوبی اسلام سے ہے چھوڑنا بے فائدہ باتوں کا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے ابی سلمہ کی روایت سے کہ وہ ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر اسی سند سے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے مالک سے انہوں نے زہری سے انہوں نے علی بن حسین سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک خوبی اسلام سے مرد کی ہے چھوڑنا بے فائدہ باتوں کا، اسی طرح روایت کی کئی شخصوں نے اصحاب زہری سے انہوں نے علی بن حسین سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مالک کی روایت کی مانند۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي قِلَّةِ الْكَلَامِ

باب قلت کلام کی خوبی میں

عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ مَا يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا رِضْوَانَهٗ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ مَا يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا سَخَطَهٗ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ۔

روایت ہے بلال بن حارثؓ سے جو صحابی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرماتے تھے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کلام کرتا ہے ایک تم میں کا ساتھ ایک بات کے اللہ کی رضامندیوں سے یہ نہیں جانتا کہ اس کا رتبہ کہاں تک پہنچے گا پھر لکھی جاتی ہے اس کے لیے رضامندی اللہ تعالیٰ کی اس دن تک کہ ملاقات کرے اللہ تعالیٰ سے اور ایک تم میں کا نکالتا ہے ایک بات اللہ تعالیٰ کے غصے کی نہیں جانتا کہ کہاں تک پہنچے گا وبال اس کا پھر لکھا جاتا ہے غصہ اللہ تعالیٰ کا اس کے لیے اس دن تک کہ ملاقات کرے گا وہ اس سے یعنی قیامت تک۔

ف: اور اس باب میں ام حبیبہ سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اسی طرح روایت کی کئی شخصوں نے محمد بن عمرو سے مانند اس کے اور کہا انہوں نے سند میں عن محمد بن عمرو عن ابیہ عن جدہ بلال بن الحارث اور روایت کی مالک بن انس نے یہ حدیث اس سند سے عن محمد بن عمرو عن ابیہ عن بلال بن الحارث اور ذکر نہ کیا اس میں محمد بن عمرو کے دادا کا یعنی عن جدہ نہ کہا۔

مترجم: اس حدیث میں اشارہ ہوا کہ شرائط زہد سے ہے فضول کلام سے پرہیز کرنا جیسے فضول مال سے پرہیز کرنا اس کی ضروریات سے ہے اور خوفناک رہنا کلام کے حساب سے اور ہمیشہ رضاجوئے الٰہی رہنا اپنے کلمات میں بھی اس لیے کہ زبان معبر جنان ہے اور جنان میں یوں فرمان رحمن ہے اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي هَوَانِ الدُّنْيَا عَلَى اللّٰهِ

باب ذلت میں دنیا کے خدائے عزوجل کے آگے

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَا سَقٰى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةَ مَآءٍ۔

روایت ہے سہل بن سعدؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر دنیا اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں ایک پرپشہ کے برابر عزت رکھتی ہوتی تو نہ پلاتا اللہ تعالیٰ کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی یعنی سب مومنوں کو عنایت فرماتا چونکہ نہایت ذلیل تھی اس لیے کفار کے حصہ میں آئی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

مترجم: اس حدیث میں اور آگے کی دونوں حدیثوں میں اشارہ ہے مزہود فیہ کی حقارت کی طرف اور موجب ان تینوں حدیثوں کا وہ علم ہے جو زاہد کو ضرور ہے وہ یہ کہ حقارت اور ذلت اور ہوان دنیا کا آخرت کے سامنے اس کی ذہن نشین ہو جاتا ہے اور اسی طرح ہوان سارے جہان بلکہ تمامی کون و مکان کی ذات مقدس باری تعالےٰ کے سامنے اسی طرح یقین کو پہنچا کہ ترک کرنا تمام عالم کا رب العالمین کے واسطے دشوار نہ ہو اور ابھی یہ ادنیٰ درجہ ہے زہد کا اس لیے کہ ابھی اس کی کچھ قدر باقی ہے اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ اس کے ترک کو کچھ کام نہ جانتا اور یہ نہ سمجھتا کہ میں نے کوئی چیز عمدہ ترک کی اور اس پر متفخر نہ ہوتا بلکہ اس امر کے اضافت کرنے سے اپنی جانب شرمانا جیسے کوئی جواہر بیش بہا کے آگے ایک کلوخ گلی کی ترک کو کچھ کام نہیں جانتا اور اگر گنا کیا جاوے اس پر تو شرماتا ہے اور یہ متوسط درجہ ہے زہد کا اس لیے کہ مزہود فیہ کے وجود کی خبر بھی زاہد کو ہے اگرچہ برابر کلوخ کے ہو اور تیسرا درجہ کہ وہ سب سے اعلیٰ ہے یہ ہے کہ زاہد کو اپنے زہد سے خبر نہ ہونا اور یہ مقام ہے وصال الٰہی کا حقیقت اس کی یہ ہے کہ جب متلذذ ہوتا ہے وہ ساتھ ذکر الٰہی کے اور تلذذ اٹھاتا ہے وہ ساتھ قرآن کے اور خوش ہوتا ہے وہ اپنے پروردگار کی ہمکلامی سے اور بھر جاتا ہے قلب اس کا اور نورانی ہو جاتی ہے روح اس کی اور دمک جاتا ہے جسم اس کا پس خبر نہیں رہتی اس کو موجودات کی اور یقین کرتا ہے کہ عالم میں کوئی شئے باری تعالےٰ کے ذکر سے لذیذ نہیں اور کوئی ذات اس ذات مقدس کے آگے موجود نہیں بلکہ معرض فنا میں ہے اور جہان مقام زوال میں، اور مستغرق ہے زاہد مخلص باری تعالےٰ کے جاہ و جلال میں زبان سال میں یوں گویا ہے اور مقام قرب میں ہر دم پویا۔

ہر چہ گویم از تو گویم اے عزیز	ہرچہ جویم از تو جویم اے عزیز
اے مریض عشق را ہر دم طبیب	مے ندانم غیر ذاتت اے حبیب
از جہاں عالم شدم اے بحر نور	تا لقائے تو شود مارا حضور،

عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ الرَّكْبِ الَّذِيْنَ وَقَفُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّخْلَةِ الْمَيِّتَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُرَوْنَ هٰذِهٖ هَانَتْ عَلٰى اَهْلِهَا حِيْنَ اَلْقَوْهَا قَالُوْا مِنْ هَوَانِهَا اَلْقَوْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهٖ عَلٰى اَهْلِهَا۔

روایت ہے مستورد بن شدادؓ سے کہا کہ تھا میں ان سواروں کے ساتھ کہ کھڑے ہوئے وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک چھوٹے بچہ مرے ہوئے پر بکری کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دیکھتے ہو تم اس کو ذلیل اور حقیر ہو گیا یہ اپنے لوگوں کے سامنے جب تو پھینک دیا انہوں نے اس کو عرض کی صحابہ رضؓ نے کہ ہاں بسبب ذلیل و حقیر جانتے کے پھینک دیا اس کو یا رسول اللہ، فرمایا دنیا اللہ تعالےٰ کے سامنے اس سے زیادہ ذلیل ہے جیسا یہ اپنے مالکوں کے سامنے ذلیل ہے۔

ف: اس باب میں جابر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے حدیث مستورد کی حسن ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الدُّنْیَا مَلْعُوْنَةٌ مَلْعُوْنٌ مَا فِیْهَا اِلَّا ذِکْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہتے تھے سُنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بیشک دنیا ملعون ہے، ملعون ہے جو کچھ اس میں ہے مگر ذکر اللہ تعالےٰ کا اور جو اس کی مدد کرے اور عالم یا شاگرد عالم کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم جناب مولانائے روم قدس اللہ اسرارہم نے خوب کہا ہے۔ شعر۔

اہلِ دُنیا کافرانِ مطلق اند روز و شب در زق زق و در بق بق اند

دنیا ایک زن مکارہ ہے فریفتہ کرنے والی اپنے لوگوں کو اور دغا دینے والی ہے اپنے اہل کو، غافل کر دیتی ہے باری تعالیٰ کے ذکر سے، روک دیتی ہے زادِ آخرت کے حاصل کرنے سے، تارک اس کی زینت کا مرحوم ہے مشغول اس کے تعلقات میں مرجوم، وہ رحمت کا مستحق یہ زحمت کا مستوجب، اس کو جنت بے منّت اس کو ذلت بے منفعت، غرض دنیا ملعونہ ہے اور اہل اس کے ملعون انہیں کے حق میں ہے وہم ملعون الملعونات فرعون بے عون یہی ہیں اور مردود دو کون یہی دین بدنیا فروش ابطالِ حق میں پرجوش مساکین سے دُور غربا سے مہجور سنن نبویہ سے نفور بدعت میں بھرپور، احقاقِ حق سے دل چرائیں امر بالمعروف سے جان بچائیں جہاں جائیں ویسے بن جائیں مداہنت کیش بظاہر درویش شارع نے ان سب کو ملعون فرمایا اور زہد و ریاضت کا نسخہ بتایا۔

عَنْ مُسْتَوْرِدٍ اَخِیْ بَنِیْ فِهْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا مِثْلُ مَا یَجْعَلُ اَحَدُکُمْ اِصْبَعَهٗ فِی الْیَمِّ فَلْیَنْظُرْ بِمَاذَا تَرْجِعُ۔

روایت ہے مستوردؓ سے کہا فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے دنیا آخرت کے سامنے مگر اتنی کہ جتنی ڈالے انگلی اپنی کوئی تم کا دریا میں اور دیکھے کہ اس میں کتنا پانی آتا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم افسوس صد افسوس بلکہ ہزار افسوس اس بندۂ حقیر پر جو ایسی ادنیٰ چیز بھی اللہ تعالےٰ کی رضامندی کے واسطے نہ چھوڑے اور اس عزیز غنی بے پرواہ شہنشاہ کی درگاہ میں پھر عزت وجاہ کا طالب ہو اور بندگی کا دعوےٰ کرے، معاذ اللہ من ذٰلک ثم معاذ اللہ من ذٰلک ایک انگشت تر کہ جس سے علق تر نہ ہو سکے اس کے لیے تر دامنی اختیار کرے اس سے زیادہ ابتری کیا ہوگی۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْکَافِرِ

باب اس بیان میں کہ دنیا مومن کا قید خانہ ہے کافر کی جنت ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْکَافِرِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا قید خانہ ہے مومن کا یعنی باعتبار نعمائے اخروی کے اور جنت ہے کافر کی یعنی باعتبار عذاب اخروی کے۔

www.KitaboSunnat.com

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اس باب عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے

مترجم مومن کو ہر چیز میں قید ہے ماکولات میں حرام سے ملبوسات میں حریر سے معاملات میں ملک غیر میں تصرف کرنے سے پھر قید ہے فرائض واجبات کی اور سنن و مستحبات کی غرض ان سب قیود کی تفصیل پر غور کرو تو مومن بمنزلہ قیدی کے ہے۔ کہ اس کو رزق تول کر ملتا ہے اور محنت و مشقت علیٰ قدر طاقت مقرر ہوتی ہے بخلاف کافر کے کہ وہ بے نتھا بیل ہے باغ میں چر رہا ہے جہاں چاہتا ہے ہگ دیتا ہے جہاں چاہتا ہے پھر جب موت آتی ہے پکڑا جاتا ہے اور مؤاخذہ باغبان میں گرفتار ہوتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کمال ایمان زہد میں ہے اور مومن وہی ہے جو زاہد ہو اس لیے کہ قید زاہد کو زیادہ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَثَلُ الدُّنْيَا مَثَلُ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ

عَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثَلَاثَةٌ أُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ وَأُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ قَالَ مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِنْ صَدَقَةٍ وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلَمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا إِلَّا زَادَهُ اللَّهُ عِزًّا وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا وَأُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ فَقَالَ إِنَّمَا الدُّنْيَا لِأَرْبَعَةِ نَفَرٍ عَبْدٍ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا وَعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِي رَبَّهُ فِيهِ وَيَصِلُ بِهِ رَحِمَهُ وَيَعْلَمُ لِلَّهِ فِيهِ حَقًّا فَهَذَا بِأَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللَّهُ عِلْمًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ يَقُولُ لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ فِيهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِيَّتِهِ فَأَجْرُهُمَا سَوَاءٌ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا يَخْبِطُ فِي مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ وَلَا يَصِلُ فِيهِ رَحِمَهُ وَلَا يَعْلَمُ لِلَّهِ فِيهِ حَقًّا فَهُوَ بِأَخْبَثِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ لَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُولُ لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ فِيهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِيَّتِهِ فَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ۔

باب دنیا کی مثال چار شخصوں کے مانند ہونے کے بیان میں

روایت ہے ابی کبشہؓ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تین باتوں پر میں قسم کھاتا ہوں اور بیان کرتا ہوں میں تم سے ایک بات کہ یاد رکھو تم اس کو پھر فرمائی آپ نے، ان تین باتوں میں سے پہلی یہ بات کہ نہ گھٹا مال کسی بندہ کا صدقہ دینے سے یعنی زکوٰۃ مفروضہ یا جمیع خیرات سے اور نہ ہوا کسی شخص پر کسی طرح کا ظلم کہ صبر کیا ہو اس نے اس پر مگر بڑھا دی اللہ تعالیٰ نے اس کی عزت اور یہ دوسری بات ہے اور نہ کھولا کسی بندہ نے اپنے اوپر دروازہ سوال کا مگر کھول دیا اللہ تعالیٰ نے اس پر دروازہ محتاجی کا اور یہ تیسری بات ہے اور فرمایا آپ نے دروازہ محتاجی یا کوئی اور کلمہ اسی کے ہم معنی پھر فرمایا اور بیان کرتا ہوں میں تم سے ایک بات کہ یاد رکھو اس کو فرمایا دنیا چار شخصوں کی ہے۔ یعنی ہر ایک کا معاملہ اس کے ساتھ چار قسم میں سے ایک قسم سے ہوگا ایک بندہ وہ کہ عنایت فرمایا اس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور علم سو وہ ڈرتا ہے اپنے پروردگار سے اس مال کے کمانے اور خرچ کرنے میں اور حسن سلوک کرتا ہے اس مال سے اپنے ناتہ داروں کے ساتھ اور پہچانتا ہے یعنی ادا کرتا ہے اس میں حق اللہ تعالیٰ کا یعنی زکوٰۃ دیتا ہے۔ صدقہ فطر ادا کرتا ہے اور غرباء و مساکین کی خدمت ادا کرتا ہے کہ جن کا حق اللہ نے مال میں رکھا ہے سو اس کا درجہ سب درجوں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے افضل ہے اور دوسرا وہ کہ عنایت فرمایا اس کو اللہ تعالیٰ نے علم اور نہ دیا اس کو مال حالانکہ وہ صادق النیۃ ہے کہتا ہے کاش کہ اگر مجھے مال ملتا تو میں ایسے ہی عمل کرتا جیسے فلاں شخص کرتا ہے یعنی شخص اوّل پس وہ اپنی نیت کا اجر پانے والا ہے اور اجر ان دونوں کا برابر ہے اور ایک بندہ وہ ہے کہ دیا اللہ تعالیٰ نے اس کو مال اور نہ دیا اس کو علم خراب کرتا ہے اپنے مال کو بغیر علم کے یعنی خرچ کرتا ہے شہواتِ نفسانیہ اور بدعاتِ شیطانیہ میں نہیں ڈرتا اس کے کمانے اور خرچ کرنے میں اپنے پروردگار سے اور نہیں حسنِ سلوک کرتا اس سے کسی اپنے قرابت والے سے اور نہیں جانتا اللہ تعالیٰ کا اس میں کچھ حق یعنی اس کی رضا کی راہ میں ایک دمڑی نہیں دیتا پس اس کا درجہ سب درجوں سے بدتر ہے اور ایک بندہ وہ ہے کہ نہ دیا اس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور نہ علم اور وہ کہتا ہے ہائے اگر مجھے مال ملتا تو میں عمل کرتا جیسے فلاں عمل کرتا ہے یعنی وہ جاہل مالدار سو وہ اپنی نیت کا وبال پانیوالا ہے اور عذاب اور بارِ گناہ ان دونوں کا برابر ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم الغرض اس حدیث میں آپؐ نے یہ فرمایا کہ دنیا کے ساتھ جو لوگ معاملہ رکھتے ہیں وہ چار طرح ہیں ایک عالم مالدار دوسرا عالم مال کی آرزو کرنے والا کہ اس میں پہلے کا درجہ اوّل ہے اور دوسرا اس کا رفیق ہے وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا تیسرے جاہل مالدار حرام خوار نابکار چوتھا جاہل مفلس پورا نکھٹو اُلّو کا ٹٹو باوجود جہل و افلاس کے فسق و فجور کی آرزو کرنے والا وہ اس کا عشیر ہے وَلَبِئْسَ الْعَشِيرُ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي هَمِّ الدُّنْيَا وَحُبِّهَا.

باب محبت دنیا اور اس کی فکر کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَزَلَتْ بِهِ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهُ وَمَنْ نَزَلَتْ بِهِ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِاللهِ فَيُوشِكُ اللهُ لَهُ بِرِزْقٍ عَاجِلٍ أَوْ آجِلٍ۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کو ہوا فاقہ پھر بیان کیا لوگوں سے اس نے اور چاہا اس کا آدمیوں سے تو بند کیا جائے گا فاقہ اس کا اور جس کو ہوا فاقہ پھر اتارا اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف یعنی صبر کیا اور رضائے الٰہی پر راضی ہوا تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ رزق دے اس کو جلدی یا دیر میں یا دنیا میں رزق دے یا آخرت میں ثواب دے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے، صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ جَاءَ مُعَاوِيَةُ إِلَى أَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ يَعُوْدُهُ فَقَالَ يَا خَالُ مَا يُبْكِيكَ أَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ أَوْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا قَالَ كُلٌّ لَا وَلَكِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا لَمْ آخُذْ بِهِ قَالَ إِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللهِ وَأَجِدُنِي الْيَوْمَ

روایت ہے ابی وائل سے کہا کہ آئے معاویہ ابی ہاشم بن عتبہ کے پاس اور وہ مریض تھے عیادت کے لیے پھر کہا معاویہ نے اے خال کس چیز نے رلایا تم کو کیا کوئی درد ہے کہ اذیت دیتا ہے تم کو یا حرص ہے دنیا کی فرمایا ابی ہاشم نے یہ کچھ نہیں لیکن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی تھی مجھ کو ایک ایسی وصیت کہ بجا نہ لایا میں اس کو اور وہ وصیت یہ کہ فرمایا تھا آپ نے کافی ہے تجھ کو جمع مال سے ایک خادم اور ایک سواری کہ جو کام آوے اللہ کی راہ میں اور میں اپنے تئیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَدْ جَمَعْتُ دیکھتا ہوں کہ میں نے بہت کچھ جمع کیا۔

ف: روایت کیا اس کو زائدہ اور عبیدہ بن حمید نے منصور سے انہوں نے ابی وائل سے انہوں نے سمرہ بن سہم سے کہ داخل ہوئے معاویہ ابی ہاشم بن عتبہ کے پاس پس ذکر کی حدیث مانند اس کے اور اس باب میں بریدہ اسلمی سے بھی روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوْا فِي الدُّنْيَا۔

روایت ہے عبداللہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مت جمع کرو ضیعہ کہ رغبت ہو جائے گی تم کو دنیا کی

ف: یہ حدیث حسن ہے۔ مترجم: ضیعہ سے مراد ہے باغ اور کھیت اور گاؤں اور جائداد غیر منقولہ کہ جب یہ قبضہ میں آتی ہیں آدمی اپنی زندگی کو دوست رکھتا ہے اور موت کو مکروہ رکھتا ہے اور دنیا کی محبت زیادہ ہو جاتی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي طُوْلِ الْعُمُرِ لِلْمُؤْمِنِ
باب مومن کے لیے طول عمر کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ۔

روایت ہے عبداللہ بن قیسؓ سے کہ ایک اعرابی نے عرض کی یارسول اللہ کون شخص سب لوگوں میں بہتر ہے فرمایا جس کی عمر زیادہ ہو اور عمل نیک۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہ اور جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ قَالَ فَأَيُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ۔

روایت ہے ابی بکرہؓ سے کہا کہ ایک مرد نے عرض کی یارسول اللہ کونسا آدمی بہتر ہے فرمایا آپ نے جس کی عمر دراز ہو اور عمل نیک ہو پھر پوچھا اس نے کونسا آدمی سب میں بدتر ہے فرمایا آپ نے جس کی عمر دراز ہو اور عمل بد ہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَعْمَارِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ إِلَى السَّبْعِيْنَ۔
باب: امت کی عمر کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمُرُ أُمَّتِيْ مِنْ سِتِّيْنَ سَنَةً إِلَى سَبْعِيْنَ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر میری امت کی ساٹھ برس سے ستر برس تک ہے۔

ف: یہ حدیث حسن... غریب ہے ابی صالح کی روایت سے وہ روایت کرتے ہیں ابی ہریرہؓ سے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے ابی ہریرہؓ سے۔

مترجم: اس باب میں پیشین گوئی ہے باعتبار اکثر افراد امت کے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقَارُبِ الزَّمَنِ وَقِصَرِ الْأَمَلِ

باب تقارب زمان اور قصر امل کے بیان میں

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَيَكُونَ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَتَكُونَ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَيَكُونَ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَتَكُونَ السَّاعَةُ كَالضَّرَمَةِ بِالنَّارِ۔

روایت ہے انس بن مالکؓ سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ قریب ہو جاوے زمانہ اور ہووے سال برابر ایک ماہ کے اور ایک مہینہ برابر ہفتہ کے اور ہفتہ برابر ایک دن کے اور ہوگا دن برابر ایک ساعت کے اور ساعت برابر۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور سعد بن سعید بھائی ہیں یحییٰ بن سعید انصاری کے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي قِصَرِ الْأَمَلِ

باب قصر امل کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِي قَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ فَقَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ إِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالْمَسَاءِ وَإِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالصَّبَاحِ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ قَبْلَ مَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ قَبْلَ مَوْتِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ غَدًا

روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض بدن میرا اور فرمایا کہ رہ دنیا میں گویا کہ تو مسافر ہے یا راہ چلنے والا اور گن تو اپنی ذات کو قبر والوں میں سو کہا مجھ سے ابن عمر نے جب صبح کرے تو یقین مت رکھ اپنے دل میں شام کا اور جب شام کرے تو تو بھروسا مت رکھ دل میں صبح کا اور توشہ لے صحت و تندرستی کی حالت میں قبل بیماری کے اور زندگی کی حالت میں قبل موت کے اس لیے کہ تو نہیں جانتا اے عبداللہ کہ کیا نام ہوگا تیرا کل یعنی کل معلوم نہیں کہ زندہ کہلائے گا یا مردہ یا عاصی یا مطیع۔

ف: روایت کی ہم سے احمد بن عبدہ نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے لیث سے انہوں نے مجاہد سے، انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور روایت کی یہ حدیث اعمش نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمر سے مانند اس کے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا ابْنُ آدَمَ وَهٰذَا أَجَلُهُ وَوَضَعَ يَدَهُ عِنْدَ قَفَاهُ ثُمَّ بَسَطَهَا فَقَالَ وَثَمَّ أَمَلُهُ وَثَمَّ أَمَلُهُ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ابن آدم ہے اور یہ اس کی موت ہے اور ہاتھ رکھا گدی پر پھر کھولا اور پھیلایا ہاتھ اور دراز کیا اور فرمایا یہ اسکی امید ہے اور یہ اسکی امید ہے۔

ف: اس باب میں ابی سعید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

www.KitaboSunnat.com

مترجم: حدیث اوّل میں جو فرمایا راوی نے کہ پکڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدن میرا الخ جیسے شانہ یا ہاتھ پکڑ کر بات کہتے ہیں اور یہ مزید اہتمام اور وفورِ عنایت اور کمالِ اعتنار کے واسطے ہوتا ہے تاکہ وہ امر خوب یاد رہے۔ قولہ رہ تو دنیا میں گویا کہ مسافر ہے مراد اس سے اتباعِ سنت سلف صالح ہے اور اجتناب کلی عمل کرنے سے مسائلِ واہیہ پر کہ جن کی سند کتاب وسنت سے نہ ہو اس لیے کہ اہلِ سنت اور اتباعِ سلف ہمیشہ غریب رہے ہیں دنیا میں گویا کہ وہ یتامیٰ ہیں کہ پرورش نہ کی ان کے باپ نے اور دودھ نہ دیا ان کو ماؤں نے اور ساتھ نہ دیا ان کا رفیقوں نے اور صلہ رحم نہ کیا ان سے قرابت والوں نے دُور ہیں قریب ان کے مہجور ہیں حبیب ان کے۔ شمشیرِ ظلم ان پر آمیختہ ہے اور خون ان کے بیختہ شہدا ہیں وہ اللہ کی زمین پر اور نجوم ہیں وہ آسمانِ دین پر، دنیا میں گم نام آخرت میں عالی مقام، اے فقیر مسکین محمد بدیع الزمان اگر تو چاہے نجات اپنی عذاب ابدی سے تو ساتھ ہو ان کے رجال اور رفیق بن ان کے رجال کا آگے بڑھ گئے قوافل ان کے دُور ہو گئے مراحل ان کے اَلسَّابِقُوْنَ السَّابِقُوْنَ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ان کا کوس ہے اور ناموس اکبر جو ربِّ اکبر سے لائے ہیں ان کا ناموس ہے کَفَانَا کِتَابُ اللّٰهِ ان کی سیف قاطع ہے اور انوارِ سنت ان کے سیماء ساطع خود را پیشِ رسول معصوم محجوب لکنند یعنی خویشتن را باحادِ امت منسوب نہ کنند سنت سے قریب بدعت سے دُور احداث فی الدین سے مہجور اتباعِ رسولؐ سے پُر نور قولِ رسول پر مریں قیل وقال پر نظر نہ کریں اَللّٰھُمَّ اَحْیِنَا مَعَھُمْ وَاحْشُرْنَا مَعَھُمْ وَاَدْخِلْنَا فِیْ نَعِیْمِ رِضْوَانِكَ مَعَھُمْ۔ قولہ گن تو اپنی ذات کو قبر والوں میں یعنی زندگی کا بھروسا نہ رکھ یا دموت کا مزہ چکھ وجود تیرا بین العدمین ہے کالطُّھر المتخلل بین الدمین ہے توشہ آخرت ساتھ لے شمع سنت ہاتھ لے راہ تیرہ وتاریک ہے پل صراط نہایت باریک ہے، اے مجہول موت کو نہ بھول، صبح کو جو تیری صف میں تھے اب ملک الموت کے کف میں ہیں اظہر میں جن کا ظہور تھا اب تمام ان کا اہلِ قبور رہے، عصر میں جو وحید تھے عاصرِ موت نے ان کو نہ چھوڑا اور اہلِ عشار کو غدا تک نہ چھوڑا۔

ابیات:　حریفاں بادہا خوردند و رفتند　تہی خمخانہ ہا کردند و رفتند
　　　　رفیقاں رختہا بردند و رفتند　توئی بے پا وسر افتادہ بر راہ

حدیث ثانی میں جو فرمایا یہ اس کی موت ہے یہ اس کی امید یعنی موت قریب ہے گردن سے لگی امید تا بفلک پہنچی مدامی حفر آبار حفر وکری انہار وتعمیر اماکن وترمیم مساکن میں اور ترتیب باغ وتہذیب راغ میں گزارتا ہے اور اپنا جنم اسی لغویاتِ فانیہ میں ہارتا ہے نیو مکان کی زمین ہفتم پر رکھتا ہے اور بلندی اس کی اوج فلک تک پہنچاتا ہے ہمیشگی کے سامان کرتا ہے آخر اسی حال میں مرتا ہے، نشۂ غفلت در سر ہے ندائے غیبی سے کور وکر ہے۔

ابیات

لَهٗ مَلَكٌ یُّنَادِیْ كُلَّ یَوْمٍ　لِدُوْا لِلْمَوْتِ وَابْنُوْا لِلْخَرَابِ
اَلَا یَا سَاكِنَ الْقَصْرِ الْمُعَلّٰى　سَتُدْفَنُ عَنْ قَرِیْبٍ فِی التُّرَابِ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُعَالِجُ خُصًّا لَنَا فَقَالَ مَا هٰذَا فَقُلْنَا قَدْ وَهَى فَنَحْنُ نُصْلِحُهُ فَقَالَ مَا اَرَى الْاَمْرَ اِلَّا اَعْجَلَ مِنْ ذٰلِكَ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا کہ گزرے ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم گارا بنا رہے تھے[1] اپنے مکان کے لیے سو پوچھا آپ نے یہ کیا ہے عرض کی ہم نے یہ گھر بودا ہو گیا ہے سو اسے ہم مرمت کرتے ہیں۔ فرمایا آپ نے بے شک میں دیکھتا ہوں امر موت کو اس سے بھی جلدی یعنی اس سے بھی جلد آنیوالی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالسفر کا نام سعید بن محمد ہے اور ان کو ابن احمد ثوری بھی کہتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ فِتْنَةَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ فِي الْمَالِ

باب اس بیان میں کہ فتنہ اس امت مرحومہ کا مال ہے

عَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ اُمَّتِي الْمَالُ

روایت ہے کعب بن عیاض سے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے کہ ہر امت کی آزمائش اور امتحان اور ابتلاء ایک چیز میں ہوتی ہے اور میری امت کی آزمائش مال ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر معاویہ بن صالح کی روایت سے۔

مترجم: یعنی ہر امت ایک ابتلاء میں گرفتار ہو کر ذلیل و خوار ہوئی، چنانچہ پہلا فتنہ جو زمین پر ہوا وہ قتل تھا ہابیل مرحوم کا وہ بسبب نساء کے واقع ہوا، اور فتنہ قوم نوح کا تعظیم اولیاء میں حد سے بڑھ جانا اور آداب صلحاء اور عبادت خدا میں فرق نہ رکھنا اور فتنہ قوم لوط کا امارد کے ساتھ اختلاط کرنا اور ان سے دور نہ رہنا اور فتنہ قوم موسیٰ علیہ السلام کا سحر اور افعال طبیعیہ میں توغل کرنا اور فلسفیات میں غرق ہونا، چنانچہ اقوال فرعون اس پر دال ہیں اور تفصیل اس کی یہاں موجب تطویل ہے اسی طرح فتنہ اس امت کا کثرت مال اور فراغت حال کہ اس میں کیا کیا ظلم ہوئے اور کیسے کیسے لوگوں کے خون بہے گئے شاید یہ مثل یہیں سے ہو کہ فساد کا سبب تین چیزیں ہیں، زر، زمین، زن اور چونکہ فتنہ اس امت کا مال ہے اور یہ مثل اسی کی حسب حال ہے اس لیے کہ زر عین مال ہے، زمین و زن پر مقدم ہوا اور واقع میں زمین و زن بغیر زر کے میسر نہیں اس لیے اصل فساد زر ہے باقی اس سے مؤخر ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰى ثَالِثًا

باب سیر نہ ہونے میں انسان کے کثرت مال سے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيًا

روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہو ابن آدم کا ایک جنگل سونے کا تو بھی وہ چاہے

[1] بلیاں مدارس چکٹرہ کلار ہے تھے ۱۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ ذَهَبٍ لَأَحَبَّ أَنْ يَكُونَ لَهُ ثَانِيًا وَلَا يَمْلَأُ فَاهُ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ تَابَ۔

کہ دوسرا جنگل اور ہوتا اور نہیں بھرتی منہ اس کا مگر خاک اور توبہ قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی جو توبہ کرے یعنی حرص اور جمع مال سے

ف: اس باب میں ابی بن کعب اور ابی سعید اور عائشہؓ اور ابن زبیر اور ابی واقد اور جابرؓ اور ابن عباس اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ مترجم: مراد حدیث یہ ہے کہ بغیر موت کے آدمی قانع نہیں ہوتا جب تلک جیتا ہے مال پر مرتا ہے جب مرتا ہے جب ہی قناعت کرتا ہے کسی نے خوب کہا ہے۔ بیت۔

گفت چشم تنگ دنیا دار را
یا قناعت پر کند یا خاک گور

اور جو بندہ توفیقِ الٰہی ہدایت پاتا ہے اور زہد و قناعت پر مستعد ہو جاتا ہے تو اب تحقیق اسے افکار دنیوی سے اور آخرت میں شدت حساب سے بچاتا ہے سختی جان کندن بھی اس پر آسان ہے، اُمراء سے آگے فقراء کا نشان ہے یہ شراب طہور میں سرشار ہوں گے وہ حساب و کتاب میں گرفتار ہوں گے، یہ پانچ سو برس پہلے جنت کو سدھارے وہ سیکڑوں برس جان ہارے، بہتر مال مومن کا زوجہ صالحہ ہے یا لسانِ ذاکر اور بہتر خزانہ قناعت ہے یا قلب شاکر، زاہد دنیا میں راحت گور میں استراحت، آخرت میں رَوح و ریحان دنیادار زندگی میں گرفتار افکار گور میں حسرت شعار آخرت میں فنا فی النار نہ نفس رام نہ راحت و آرام۔

بَابُ مَا جَاءَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلَى حُبِّ اثْنَتَيْنِ

باب اس بیان میں کہ بوڑھے کا دل جوان ہے دو چیزوں کی محبت سے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلَى حُبِّ اثْنَتَيْنِ طُولِ الْعَيْشِ وَكَثْرَةِ الْمَالِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دل بوڑھے کا جوان ہے دو چیزوں کی محبت میں زندگی کی درازی اور مال کی کثرت پر۔

ف: اس باب میں انس سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَيَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ

روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بوڑھا ہو جاتا ہے آدمی اور جوان ہو جاتی ہیں اس میں دو چیزیں ایک حرص زندگی کی دوسرے حرص مال کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الزَّهَادَةِ فِي الدُّنْيَا

باب تفسیر زہد میں

عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا لَيْسَتْ بِتَحْرِيمِ

روایت ہے ابی ذر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زہد اور ترک دنیا کے یہ معنی نہیں کہ آدمی حلال چیزوں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْحَلَالِ وَلَا إِضَاعَةِ الْمَالِ وَلٰكِنَّ الزَّهَادَةَ فِي الدُّنْيَا أَنْ لَا تَكُونَ بِمَا فِي يَدَيْكَ أَوْثَقَ مِمَّا فِي يَدِ اللّٰهِ وَأَنْ تَكُونَ فِي ثَوَابِ الْمُصِيبَةِ إِذَا أَنْتَ أُصِبْتَ بِهَا أَرْغَبَ فِيهَا لَوْ أَنَّهَا أُبْقِيَتْ لَكَ۔

چیزوں کو اپنے اوپر حرام کرلے اور نہ یہ کہ مال کو ضائع کرے، لیکن زہد کے معنی یہ ہیں کہ تجھے وثوق اور اعتماد اور بھروسا زیادہ ہو اس چیز پر جو اللہ کے ہاتھ میں ہے بہ نسبت اس چیز کے جو تیرے ہاتھ میں ہے اور تجھے اس قدر ثواب مصیبت کی رغبت ہو جب تو مصیبت میں گرفتار ہو کہ خواہش کرے تو کہ یہ مصیبت باقی رہے یعنی تا تجھے ثواب ملا کرے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اور ابوادریس خولانی کا نام عائذ اللہ بن عبید اللہ ہے اور عمرو بن واقد منکر الحدیث ہیں

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لِابْنِ آدَمَ حَقٌّ فِي سِوَى هٰذِهِ الْخِصَالِ بَيْتٌ يَسْكُنُهُ وَثَوْبٌ يُوَارِي عَوْرَتَهُ وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَاءِ۔

روایت ہے عثمان بن عفان سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے ابن آدم کا کچھ حق یعنی دنیا کی چیزوں میں سوا ایک گھر کے کہ جس میں بقدرِ کفالت بسر کرسکے اور اتنے کپڑے کہ اپنا ستر ڈھانپ سکے اور روٹی اور پانی کے برتن۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے یعنی حریث بن سائب کی اور سنا میں نے ابوداؤد اور سلیمان بن سلم بلخی سے کہتے تھے کہ نضر بن شمیل نے کہا جلف الخبز یعنی اس کے سالن نہ ہو۔

عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ انْتَهٰى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ يَقُولُ ابْنُ آدَمَ مَالِي مَالِي وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ أَوْ أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ أَوْ لَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ۔

روایت ہے مطرف سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ وہ پہنچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ پڑھ رہے تھے الھٰکم التکاثر پھر فرمایا کہتا ہے ابن آدم یہ میرا مال ہے یہ میرا مال ہے اور نہیں ہے مال تیرا مگر جو تو نے صدقہ دیا اور جلدی کردیا اس کو یعنی اس کا اجر اللہ کے یہاں پاوے گا یا کھایا اور فنا کردیا یا پہنا اور پرانا کردیا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ إِنْ تَبْذُلِ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَكَ وَإِنْ تُمْسِكْهُ شَرٌّ لَكَ وَلَا تُلَامُ عَلَى كَفَافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى۔

روایت ہے ابی امامہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بیٹے آدم کے اگر خرچ کردے تو اپنی حاجت سے زیادہ چیز کو یعنی صدقات وخیرات میں یا بھائیوں کی مدارات میں تو بہتر ہے تیرے لیے اور اگر روک رکھے تو بدتر ہے تیرے لیے اور ملامت نہ کیا جاوے گا تو اپنے بقدر کفاف خرچ کرنے میں اور صدقات وخیرات میں شروع کر اس کے دینے سے جس کے تو خرچ کا متکفل ہوتا ہے اور اوپر کا ہاتھ یعنی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینے والا بہتر ہے نیچے والے ہاتھ سے یعنی لینے والے ہاتھ سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح اور شداد بن عبداللہ کی کنیت ابو عمار ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّكُمْ تَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرُزِقْتُمْ كَمَا تُرْزَقُ الطَّيْرُ تَغْدُوْا خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا۔

روایت ہے عمر بن الخطابؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تم توکل کرو اللہ پر جو حق ہے توکل کرنے کا تو رزق ملے تم کو جیسا کہ ملتا ہے چڑیوں کو صبح کو نکلتی ہیں بھوکی اور شام کو آتی ہیں پیٹ بھرے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اور ابو تمیم جیشانی کا نام عبداللہ بن مالک ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ اَخَوَانِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اَحَدُهُمَا يَاْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ يَحْتَرِفُ فَشَكَا الْمُحْتَرِفُ اَخَاهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهٖ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا تھے دو بھائی زمانہ مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک ان میں سے حاضر رہتا تھا حضرتؐ کی خدمت میں اور دوسرا محنت مزدوری کرتا تھا پس شکایت کی مزدوری کرنے والے نے اپنے بھائی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو فرمایا آپ نے شاید کہ تجھے اسی کی برکت سے روٹی ملتی ہو۔

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِحْصَنٍ الْخَطْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ وَكَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمْ اٰمِنًا فِيْ سِرْبِهٖ مُعَافًى فِيْ جَسَدِهٖ عِنْدَهٗ قُوْتُ يَوْمِهٖ فَكَاَنَّمَا حِيْزَتْ لَهُ الدُّنْيَا۔

روایت ہے عبیداللہ سے اور ان کو صحبت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے صبح کی تم میں سے فارغ البالی اور خوش حالی کے ساتھ اپنے نفس پر تندرستی کے ساتھ اپنے جسد سے اس کے پاس قوت ہے اس دن کا تو اس کے لیے گویا سب دنیا سمیٹی گئی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر مروان بن معاویہ کی روایت سے اور مراد حیزت سے یہ کہ جمع کی گئی یعنی لذت اور خوش وقتی دنیا کی، روایت کی ہم سے محمد بن اسماعیل نے انہوں نے حمیدی سے انہوں نے مروان بن معاویہ سے مانند اس کے۔

مترجم: خلاصہ باب اور سلالہ تفسیر زہد یہ ہے کہ اعتماد علی رب العباد اس قدر ہو کہ اپنے ہاتھ کی چیز سے چند در چند ہزار درجہ بڑھ کر اطمینان ہو خزانہ غیبی پر اور وہ ایک صفت قلبی ہے کہ مزید یقین سے حاصل ہوتی ہے اور جب یقین اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر ہو جاتا ہے تو رزق کی طرف سے آدمی مطمئن ہو جاتا ہے اس وقت خرچ کرنا مال کا رضائے الٰہی میں اور صبر کرنا مصیبت میں بنظر حصول صلوات الٰہی اور رحمت کے نہایت آسان ہو جاتا ہے یہ حقیقت ہے زہد کی نہ وہ کہ سمجھ رکھی ہے بعض ابنائے زمان نے اور اپنی طرف سے گھڑ رکھی ہے کتنے اخوان دوران نے اور یہ خیال کیا ہے کہ گوشت اور گھی اور دودھ دہی چھوڑ دینا اور حلال چیزوں سے متمتع نہ ہوتا اسی کا نام زہد ہے یا ترکِ نکاح یا ترک جماعات صلوٰۃ یا ترک حقوق نفس کو زہد سمجھا ہے سو باطل

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا حدیث اوّل نے اس زہد مخترع کو اور انکار کیا زاہدانِ جاہل پر کہ جو حقوقِ نفس اور حظوظِ نفس میں تمیز نہ کر سکے اس بلا میں گرفتار ہوئے ہیں اور مباح کیا نفس انسان کے لیے حقوقِ ضروریہ کو اور جائز کیا اس سے منتفع ہونے کو حدیث ثانی نے مثل سکنیٰ اور ثوب وظروف ضروری وغیرہ کے پس منتفع ہونا اس سے خلاف زہد نہیں مگر یہ کہ ان اشیاء میں اس قدر تکلف کرے اور تکاثر کا خواہاں ہو کہ حد شرعی سے بڑھ جاوے اور جمع اثواب وظروف ودیگر متاع خانگی میں اپنی اوقات خراب کرے کہ اس صورت میں زہد سے نکل جاوے گا اور لہو میں گرفتار ہو جاوے گا بیان کیا اس کو حدیث ثالث نے بلکہ یہ تعلیم فرمائی کہ اصل مال انسان کا تین قسم ہے جو صدقہ دیا یا کھایا یا پہنا اور باقی سب وارثوں کا ہے کہ خرچ وہ کریں گے اور حساب اسے دینا پڑے گا اور مال خرچ کرنے اور اپنے پاس جمع رکھنے کی تفصیل حدیث رابع میں فرما دی کہ جو حاجت سے زیادہ ہو اس سے اور بھائیوں کو منتفع ہونے دے اور حاجت کے موافق اپنے پاس رکھے اور حاجتوں کی تفصیل وہ ہے جو حدیث ثانی میں گزری پس حد باندھ دی شارع نے انفاق وامساک مال کی حدیث رابع میں اور اجازت دی امساک کی بقدر کفاف کے اور یہ بھی فرما دیا کہ پہلے ان کو دینا جن کی روٹی اپنے ذمہ ہے پھر فرمایا کہ اگر اس فضل مال کے خرچ کرنے میں یہ خیال آوے کہ رہے گا تو ہمارے کام آوے گا اور شاید ہم کو نہ ملے تو حدیث خامس میں فرما دیا کہ اگر توکل کرو گے تو چڑیوں کی طرح تم کو رزق ملے گا بغیر محنت ومزدوری ومشقت کے اس لیے کہ جو ان کا رزق ہے وہی تمہارا بھی ہے پھر وہ ہر روز بھوکے اٹھتے ہیں پیٹ بھرے آشیانوں میں آتے ہیں تعجب ہے کہ تو انسان ہو کر توکل میں ان سے کم ہو پھر یہ بھی فرما دیا کہ فضل مال سے اپنے بھائیوں کی مدارات کرتے میں اور رزق میں برکت ہوتی ہے نہ حرکت چنانچہ حدیث سادس جس میں دو بھائیوں کا ذکر ہے اسی پر دال ہے پھر جمع مال کی ایک حد معین کر دی کہ ایک روز کا قوت آدمی کے پاس ہو تو سمجھے کہ ساری دنیا کی نعمت ہے نہ یہ کہ طالب ہو ہزار برس کے رزق کا کہ خلاف زہد ہے چنانچہ یہی مضمون ہے حدیث سابع کا انتہیٰ ما فی الباب۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكَفَافِ وَالصَّبْرِ عَلَيْهِ

باب کفاف پر صبر کرنے کے بیان میں

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَغْبَطَ أَوْلِيَائِي عِنْدِي لَمُؤْمِنٌ خَفِيفُ الْحَاذِ ذُو حَظٍّ مِنَ الصَّلٰوةِ أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَأَطَاعَهُ فِي السِّرِّ وَكَانَ غَامِضًا فِي النَّاسِ لَا يُشَارُ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ وَكَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا فَصَبَرَ عَلَى ذٰلِكَ ثُمَّ نَقَرَ بِيَدَيْهِ فَقَالَ عُجِّلَتْ مَنِيَّتُهُ قَلَّتْ بَوَاكِيهِ قَلَّ تُرَاثُهُ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّي لِيَجْعَلَ لِي بَطْحَاءَ مَكَّةَ ذَهَبًا قُلْتُ لَا يَا رَبِّ وَلٰكِنْ أَشْبَعُ يَوْمًا وَأَجُوعُ

روایت ہے ابی امامہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رشک کرنے کے لائق میرے دوستوں میں میرے نزدیک ہلکی بار برداری والا نماز میں بہت حصہ رکھنے والا کہ اچھی کی اس نے عبادت اپنے رب کی اور فرمانبرداری کی اس نے خلوت میں اور دبا ہوا رہا لوگوں میں کہ اشارہ نہیں کیا جاتا اس کی طرف انگلیوں سے یعنی بسبب شہرت کے اور ہووے رزق اس کا بقدر کفایت پھر صبر کیا اس نے اس پر پھر ٹھونکا زمین کو اپنے ہاتھ سے۔ اور فرمایا جلدی آئی موت اس کی تھوڑی ہوئیں رونے والیاں اس کی کم ہوئی میراث اس کی اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے پیش کیا میرے رب

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَوْمًا اَوْ قَالَ ثَلَاثًا اَوْ نَحْوَ هٰذَا فَاِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ اِلَيْكَ وَذَكَرْتُكَ فَاِذَا شَبِعْتُ شَكَرْتُكَ وَحَمِدْتُكَ۔

نے مجھ پر اس بات کو کہ کر دیوے کنکریلی زمین مکہ کی سونا، کہا میں نے نہیں اسے پروردگار میرے ولیکن میں چاہتا ہوں کہ آسودہ سیر رہوں ایک دن اور بھوکا رہوں ایک دن یا فرمایا تین دن یا اس کی مانند اور کچھ فرمایا پھر جب میں بھوکا ہوں عاجزی اور مسکنت ظاہر کروں تیری طرف اور یاد کروں تجھ کو اور جب میں آسودہ و سیر ہوں شکر کروں تیرا اور حمد بجالاؤں تیری۔

ف: اس باب میں فضالہ بن عبید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور قاسم بیٹے ہیں عبدالرحمن کے اور کنیت ان کی ابا عبدالرحمن ہے اور وہ مولی ہیں عبدالرحمن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے اور وہ شامی ہیں ثقہ ہیں اور علی بن زید ضعیف ہیں حدیث میں اور کنیت ان کی عبدالملک ہے۔

مترجم: قولہ، ہلکی باربرداری والا یعنی اہل و عیال اور دنیا کے اشغال اور ساز و سامان کم رکھتا ہے۔ قولہ نماز میں الخ یعنی نماز نہ دل لگا کر خلوص سے باداۓ سنن و مستحبات وحفظ فرائض وواجبات ادا کرتا ہے اور جمعہ اور جماعات میں بطیب خاطر حاضر رہتا ہے۔ قولہ اور دبا ہوا رہا الخ یعنی لوگوں میں شہرت اور نام نہیں چاہتا اور ان پر غلبہ اور تسلط اور سلطان کا خواہاں اور جویاں نہیں بلکہ گوشہ خمول میں اپنے رب کی عبادت میں جلوۃً وخلوۃً اس کی اطاعت میں مشغول ہے۔ قولہ پھر ٹھونکا زمین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ توربشتی نے کہا مراد اس سے نوک انگشت کا مارنا ہے زمین پر یا دوسرے ہاتھ کی انگلیوں پر غرض بہر حال بیان کرنا تقلیل شے کا جب منظور ہوتا ہے تب ایسا کرتے ہیں پس بیان فرمائی آپ نے اس کے بعد کمی عمر کی اور قلت عورتوں کی جو اس پر روویں خواہ بیبیاں ہوں یا اور عزیز و اقارب اور قلت اس کی میراث کی کہ بہت سامان و متاع جمع نہ کیا اور بہت ساز و سامان دنیا کا نہ چھوڑا کچھ ضروری چیزیں اپنے استعمال میں لایا اور چل لیا۔ قولہ فرمایا آپ نے پیش کیا میرے رب نے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اختیاری تھا نہ اضطراری اور یہی موجب فضیلت ہے اور سبب فخر اور اضطراری کہ جس سے بندہ مضطر ہے اس کو سبب کفر فرمایا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مراد کو پہنچا اور عذاب اخروی سے نجات پائی اس شخص نے کہ اسلام لایا اور رزق ملا اس کو بقدر کفایت اور قناعت دے اسے اللہ عز و جل۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طُوْبٰى لِمَنْ هُدِيَ لِلْاِسْلَامِ وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا وَقَنَعَ۔

روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہ انہوں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے، مبارکبادی ہے اس شخص کو کہ ہدایت پائی اس نے طرف اسلام کے اور روٹی ملی اس کو بقدر کفایت اور قناعت کی اس نے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف: یہ حدیث صحیح ہے اور ابو ہانی خولانی کا نام حمید بن ہانی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْفَقْرِ

باب فضیلت فقر میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ فَقَالَ انْظُرْ مَا تَقُولُ قَالَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ إِنْ كُنْتَ تُحِبُّنِي فَأَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا فَإِنَّ الْفَقْرَ أَسْرَعُ إِلَى مَنْ يُحِبُّنِي مِنَ السَّيْلِ إِلَى مُنْتَهَاهُ۔

روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے کہ کہا ایک مرد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یا رسول اللہ قسم ہے اللہ کی میں آپ کو دوست رکھتا ہوں تو فرمایا آپ نے دیکھ سمجھ تو کیا کہتا ہے کہا اس نے میں دوست رکھتا ہوں آپ کو، کہا یہ تین بار، فرمایا آپ نے اگر تو مجھے دوست رکھتا ہے تو تیار کر فقر کے لیے ایک جھول اس لیے کہ فقر بہت جلد آنے والا ہے اس کی طرف جو مجھے دوست رکھے بہیا سے بھی زیادہ اپنے منتہا کی طرف۔

ف: روایت کی ہم سے نصر بن علی نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے شداد بن ابی طلحہ سے اس کی مانند ہم معنی یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو وازع راسبی کا نام جابر بن عمرو ہے اور وہ بصری ہیں۔

مترجم: اَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا یعنی تیار کر فقر کے لیے تجفاف کو۔ تجفاف بکسر تا و سکون جیم ایک چیز ہے مثل زرہ کی اس کو لڑائی کے وقت گھوڑے کو پہناتے ہیں مراد اس سے یہ ہے کہ فقر کے لیے مستعد رہ اگر مجھے دوست رکھتا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ۔

باب فقیروں کے مقدم ہونے میں امیروں پر دخول جنت میں

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ۔

روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فقراء مہاجرین داخل ہوں گے جنت میں اغنیاء سے پانسو برس پیشتر۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہ اور عبداللہ بن عمر اور جابر سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مِسْكِينًا وَأَمِتْنِي مِسْكِينًا وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّهُمْ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا يَا عَائِشَةُ لَا تَرُدِّي الْمِسْكِينَ وَلَوْ

روایت ہے حضرت انسؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا کی کہ یا اللہ زندہ رکھ مجھے مسکین اور مار مجھے مسکین اور اُٹھا مجھے مسکینوں کے گروہ سے قیامت کے دن سو کہا عائشہؓ نے کیوں یا رسول اللہ فرمایا آپ نے داخل ہوں گے مساکین جنت میں اغنیاء سے چالیس برس پیشتر اے عائشہؓ مت پھیر مسکین کو اور دے اسے اگرچہ ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِشِقِّ تَمْرَةٍ يَا عَائِشَةُ أَحِبِّي الْمَسَاكِينَ وَقَرِّبِيهِمْ فَإِنَّ اللّٰهَ يُقَرِّبُكِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

کھجور کی بھانک ہو اے عائشہؓ دوست رکھو مساکین کو اور نزدیک ہو توان سے کہ بے شک اللہ تعالٰے نزدیک کرے گا تجھ کو قیامت کے دن یعنی اپنی درگاہ میں مراتب و مناقب عنایت فرمائے گا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے مترجم: اختلاف ہے علماء کا مساکین اور فقراء کی تعریف میں، سو ابن عباس اور قتادہ اور عکرمہ نے کہا فقیر وہ ہے جو سوال نہ کرے اور مسکین جو سوال کرے اور ابن عمر نے کہا فقیر وہ نہیں جو درہم پر درہم جوڑ جوڑ کر رکھے اور تمر پر تمر ولیکن فقیر وہ ہے جو اپنے نفس سے متقی ہو اور نہ ہو اس کے پاس مگر کپڑا واسطے عورت کے اور قدرت نہ رکھتا ہو کسی شئ پر جاہل اس کو عدم سوال کے سبب غنی جانتے ہوں اور قتادہ نے کہا فقیر محتاج زمن اور مسکین محتاج تندرست ہے اور عکرمہ سے مروی ہے کہ فقراء مسلمین میں سے ہیں اور مساکین اہل کتاب سے اور امام شافعیؒ نے فرمایا کہ فقیر وہ ہے جو مال اور حرفہ نہ رکھتا ہو زمن ہو خواہ غیر زمن اور مسکین وہ ہے جسے مال و حرفہ نہ ہو مگر کفالت نہ کرتا ہو سائل ہو خواہ غیر سائل اور مسکین ان کے نزدیک خوشحال ہے فقیر سے اسلیے کہ اللہ تعالٰے نے فرمایا أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِينَ پس مسکین کہا ان کو باوجود اس کے کہ ان کے مال سے تھا سفینہ اور وہ اس میں اہل حرفہ تھے اور یہ قول مستند بکتاب اللہ ہے اور اصحاب رائے کے نزدیک فقیر خوشحال ہے مسکین سے اور قتیبی نے کہا فقیر وہ ہے جو بقدر کفایت روٹی رکھتا ہو اور مسکین وہ ہے کہ جس کے پاس کچھ نہ ہو اور بعضوں نے کہا فقیر وہ ہے کہ جس کا مسکن و خادم ہو اور مسکین وہ جو کچھ نہ رکھتا ہو اور بعضوں نے کہا جو کسی شئے کا مفتقر ہو وہ فقیر ہے اگرچہ اپنے غیر سے غنی ہو اسلیے کہ اللہ تعالٰے نے فرمایا ہے أَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللّٰهِ اور مسکین وہ ہے جو ہر شئے کا محتاج ہو کیا تو نہیں دیکھتا کہ اللہ تعالٰے نے ترغیب دی اس کے طعام کی اور طعام کفارہ کا مستحق اس کو کیا اور کوئی محتاجی زیادہ نہیں ہے اس سے کہ بشر سد جوع کا محتاج ہو اور ابراہیم نخعی نے کہا فقراء وہ ہیں جو ہجرت کر چکے ہوں اور مساکین جنہوں نے ہجرت نہ کی ہو۔

حاصل کلام یہ ہے کہ فقر و مسکنت دونوں عبارت ہیں حاجت سے اور ضعف حال سے سو فقیر وہ ہے کہ حاجت نے اس کی فقار ظہر توڑ دی ہو اور مسکین وہ ہے کہ ضعیف ہو گیا نفس اس کا اور ساکن ہو گیا طلب قوت کی حرکت سے غرض نقیر فقار سے مشتق ہے اور مسکین سکون سے رہذا ما ذکرہ البغوی رحمۃ اللہ علیہ فی قولہ تعالٰے إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ نِصْفِ يَوْمٍ

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے داخل ہوں گے فقراء جنت میں پانچ سو برس پیشتر اغنیاء سے کہ وہ آدھا دن ہے قیامت کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُسْلِمِينَ

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داخل ہوں گے فقراء مسلمین جنت میں،

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَاءِ هِمْ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا۔ ان کے اغنیاء سے چالیس برس پیشتر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُسْلِمِيْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَاءِ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَهُوَ خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ

روایت ہے ابی ہریرہ رضؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے داخل ہوں گے فقراء مسلمین جنت میں اغنیاء سے آدھا دن پیشتر اور وہ پانچ سو برس ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، مترجم بعضی روایتوں میں مدت تقدیم فقراء کی اغنیاء پر پانچ سو برس وارد ہوئے ہیں اور بعضے میں چالیس برس تطبیق اس میں اس طرح ہے کہ فقیر دو قسم کہیں ایک قانع دوسرے غیر قانع پس اول پانسو برس تقدم رکھتے ہیں اور دوسرے چالیس برس۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ مَعِيْشَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلِهٖ

باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے گھر والوں کی معاش میں

عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَدَعَتْ لِيْ بِطَعَامٍ وَقَالَتْ مَا اَشْبَعُ مِنْ طَعَامٍ فَاَشَاءُ اَنْ اَبْكِيَ اِلَّا بَكَيْتُ قَالَ قُلْتُ لِمَ قَالَتْ اَذْكُرُ الْحَالَ الَّتِيْ فَارَقَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا وَاللّٰهِ مَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ مَرَّتَيْنِ فِيْ يَوْمٍ۔

روایت ہے مسروق سے کہا داخل ہوا میں حضرت عائشہؓ ام المؤمنین کی خدمت میں سو منگوایا انہوں نے میرے لیے کھانا اور فرمایا میں سیر نہیں ہوتی ہوں کسی کھانے سے کہ پھر رونا چاہوں پھر روتی ہوں کہا مسروق نے میں نے عرض کی کیوں فرمایا انہوں نے یاد کرتی ہوں میں اس حال کو کہ چھوڑا اس پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو قسم ہے اللہ تعالیٰ کی نہ سیر ہوئے آپ روٹی اور گوشت سے دو بار ایک دن میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ شَعِيْرٍ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے سیر نہ ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو کی روٹی سے دو دن پے درپے یہاں تک کہ وفات پائی۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهٗ ثَلَاثًا تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ الْبُرِّ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا انہوں نے نہ سیر ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور گھر والے آپ کے تین روز پے درپے گیہوں کی روٹی سے یہاں تک کہ چھوڑا دنیا کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ يَقُوْلُ مَا كَانَ يَفْضُلُ عَنْ اَهْلِ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزُ الشَّعِيْرِ۔

روایت ہے ابی امامہ سے کہتے تھے کہ نہ زیادہ ہوتی تھی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے روٹی جو کی، یعنی حاجت سے نہ بڑھتی تھی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيْتُ اللَّيَالِيَ الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِيًا وَّاَهْلُهٗ لَا يَجِدُوْنَ عَشَاءً وَّكَانَ اَكْثَرُ خُبْزِهِمْ خُبْزَ الشَّعِيْرِ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ تھے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور گھر والے آپ کے کاٹتے تھے پے در پے راتوں کو خالی پیٹ نہ پاتے تھے کھانا رات کا اور اکثر خوراک ان کی جو کی روٹی تھی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا اللہ کر دے رزق آلِ محمد کا بقدر کفایت کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِّغَدٍ۔

روایت ہے انسؓ سے کہا تھے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ رکھ نہ چھوڑتے کل کے لیے کچھ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہے جعفر بن سلیمان کے سوا اور لوگوں سے کہ روایت کی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خِوَانٍ وَّلَا اَكَلَ خُبْزًا مُّرَقَّقًا حَتّٰى مَاتَ۔

روایت ہے انسؓ سے کہ نہ کھایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوان پر کھانا رکھ کر اور نہ کھائی روٹی باریک یعنی چپاتی یہاں تک کہ وفات پائی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، غریب ہے سعید بن ابی عروبہ کی روایت سے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّهٗ قِيْلَ لَهٗ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ يَعْنِي الْحُوَّارٰى فَقَالَ سَهْلٌ مَا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ فَقِيْلَ لَهٗ هَلْ كَانَتْ لَكُمْ مَنَاخِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَتْ لَنَا مَنَاخِلُ قِيْلَ كَيْفَ

روایت ہے سہل بن سعد سے کہ ان سے پوچھا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کھایا ہے نقی یعنی میدہ سو کہا سہل نے نہ دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میدہ یہاں تک کہ ملاقات کی اللہ سے یعنی کھانے کا کیا ذکر ہے آنکھ سے بھی نہیں دیکھا پھر پوچھا ان سے آیا تمہارے پاس چھلنیاں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں تھیں کہا نہیں تھیں ہمارے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ بِالشَّعِيْرِ قَالَ كُنَّا نَنْفُخُهُ فَيَطِيْرُ مِنْهُ مَاطَارَ ثُمَّ نُثَرِّيْهِ فَنَعْجِنُهُ.

پاس چھلنیاں، پوچھا کیا کرتے تھے جو کے آٹے کو کہا پھونک لیتے ہم اسے پھر اڑتا تھا جو اڑنا ہوتا تھا پھر پانی ڈالتے ہم اس پہ اور گوندھ لیتے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ مالک بن انس نے ابی حازم سے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَعِيْشَةِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب معیشت اصحابؓ میں

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ إِنِّيْ لَأَوَّلُ رَجُلٍ أَهْرَاقَ دَمًا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَإِنِّيْ لَأَوَّلُ رَجُلٍ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِيْ أَغْزُوْ فِي الْعِصَابَةِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَأْكُلُ إِلَّا وَرَقَ الشَّجَرِ وَالْحُبْلَةَ حَتّٰى أَنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ وَالْبَعِيْرُ وَأَصْبَحَتْ بَنُوْ أَسَدٍ يُعَزِّرُوْنِيْ فِي الدِّيْنِ لَقَدْ خِبْتُ إِذَنْ وَضَلَّ عَمَلِيْ.

روایت ہے سعد بن وقاص سے کہ فرماتے تھے میں پہلا شخص ہوں کہ بہایا خون اللہ کی راہ میں یعنی کفار کو قتل کیا اور میں پہلا شخص ہوں کہ تیر پھینکا اللہ کی راہ میں اور میں نے دیکھا اپنے کو جہاد کرتے ہوئے ایک جماعت میں اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ کھاتے تھے ہم مگر پتے درختوں کے اور حبلہ یہاں تک کہ ایک ہم میں مینگنیاں کرتا تھا جیسے مینگنیاں کرتی ہے بکری یا اونٹ اور اب لگے بنو اسد کے لوگ مجھے طعن کرتے دین میں اگر میں ان کے طعن کے لائق ہوں تو بڑا محروم ہوں اور ضائع گئے میرے عمل۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے بیان کی روایت سے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ إِنِّيْ أَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا الْحُبْلَةُ وَهٰذَا السَّمُرُ حَتّٰى أَنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُوْ أَسَدٍ تُعَزِّرُوْنِيْ فِي الدِّيْنِ لَقَدْ خِبْتُ إِذًا وَضَلَّ عَمَلِيْ.

روایت ہے سعد سے کہتے تھے کہ میں پہلا آدمی ہوں عرب سے کہ تیر پھینکا اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں اور میں نے دیکھا اپنے کو جہاد کرتے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور نہ تھا ہمارے واسطے کھانا مگر حبلہ اور یہ سمر یہاں تک کہ ایک ہم کا مینگنیاں کرتا تھا جیسا کہ مینگنی کرتی ہے بکری پھر اب لگے بنو اسد کے لوگ مجھے ملامت کرنے دین میں اگر میں ان کی ملامت کے لائق ہوا تو محروم ہوا اس وقت اور ضائع ہوگئیں میری سب نیکیاں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عتبہ بن غزوان سے بھی روایت ہے۔

مترجم: حبلہ بالضم انگور اور بیخ انگور اور میوہ خاردار درختوں کا یا میوہ درخت سلم اور طلح و سیال کا کہ ایک نوع ہے درخت پر خار سے حبل بروزن قفل اس کی جمع ہے اور معنی ثالث مراد ہے اور سمر بھی ایک درخت کا نام ہے کہ طلح کی قسم سے ہے واحد اس کا سمرہ ہے اور حضرت سعد امام تھے قبیلہ بنی اسد میں اور انہوں نے ان کی شکایت لے جا کی اور شکوہ کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمرؓ کے پاس کہ[1] ان کو نماز خوب نہیں آتی اس کے جواب میں حضرت سعد نے یہ مضمون فرمایا اور اپنا سابقہ اسلام اور حسن تائید اسلام میں بیان کیے۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ كَتَّانٍ فَتَمَخَّطَ فِيْ اَحَدِهِمَا ثُمَّ قَالَ بَخٍ بَخٍ يَتَمَخَّطُ اَبُوْهُرَيْرَةَ فِي الْكَتَّانِ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَاِنِّيْ لَاَخِرُّ فِيْمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُجْرَةِ عَائِشَةَ مِنَ الْجُوْعِ مَغْشِيًّا عَلَيَّ فَيَجِيْئُ الْجَائِيْ فَيَضَعُ رِجْلَهٗ عَلٰى عُنُقِيْ يُرٰى اَنَّ بِي الْجُنُوْنَ وَمَا بِيْ جُنُوْنٌ وَمَا هُوَ اِلَّا الْجُوْعُ۔

روایت ہے محمد بن سیرین سے کہا تھے ہم ابوہریرہؓ کے پاس اور ان کے دو کپڑے تھے رنگے ہوئے مشق میں بُنے ہوئے کتان سے پس ناک پونچھی انہوں نے ان میں سے ایک کپڑے میں پھر کہا واہ واہ ناک پونچھتا ہے ابوہریرہؓ کتان میں بیشک میں نے دیکھا اپنے کو کہ گر پڑا تھا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے آگے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے پاس مارے بھوک کے بیہوش ہو کے پھر آنے والا آتا تھا اور میری گردن پر پیر رکھتا تھا اور مجھے سمجھتا تھا کہ جنون ہے اور مجھے کچھ جنون نہ تھا سوائے بھوک کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم کتان بالفتح وتشدید تا ایک نبات ہے بقدر ایک ذراع کے پتا اس کا باریک اور پھول لاجوردی پوست اس کا مانند روئی کے کات کر کپڑا بناتے ہیں اور کپڑا اس کا معتدل ہوتا ہے گرمی اور سردی میں اور بدن میں نہیں لپٹتا اور رافع حرارت اور باعث ہے تقلیل عرق کا اور کھجلی اور ورم کو نافع ہے اور جوئیں اس میں کم پڑتی ہیں اور تخم کو اس کے ہندی میں السی کہتے ہیں اور ملک شام اور دمشق سے اس کی چھال کے کپڑے بہت آتے ہیں اور حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً میں اکثر قمیص اس کے بناتے ہیں اور مشق بکسر میم گل سرخ رنگ کہ اس میں کپڑے رنگتے ہیں۔

عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلّٰى بِالنَّاسِ يَخِرُّ رِجَالٌ مِنْ قَامَتِهِمْ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الْخَصَاصَةِ وَهُمْ اَصْحَابُ الصُّفَّةِ حَتّٰى تَقُوْلَ الْاَعْرَابُ هٰؤُلَاءِ مَجَانِيْنُ اَوْ مَجَانُوْنَ فَاِذَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ لَاَحْبَبْتُمْ اَنْ تَزْدَادُوْا فَاقَةً وَحَاجَةً قَالَ فُضَالَةُ اَنَا يَوْمَئِذٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھاتے لوگوں کو گر پڑتے بہت لوگ کھڑے کھڑے نماز میں بھوک کے سبب سے اور وہ اصحاب صفہ تھے یہاں تک کہ اعراب کہتے یہ مجنون ہیں پھر جب نماز پڑھ چکتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جاتے ان کے پاس اور فرماتے اگر تم کو معلوم ہو جو مرتبہ تمہارا ہے اللہ کے نزدیک اور جو ثواب ہے اس فقر و فاقہ کا اس کی درگاہ میں تو دوست رکھتے تم کہ زیادہ ہو تم کو فاقہ اور حاجت، کہا فضالہ نے میں اس وقت ساتھ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

---

[1] حالانکہ وہ جھوٹے تھے شاکی ان کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: صفۃ الدار پیش دالان، اور اصحاب صفہ کچھ صحابی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ مسجد کے پیش دالان میں رہتے تھے اور کسی طرح کا حرفہ اور امور دنیوی میں مشغول نہ ہوتے بلکہ شبانہ روز تحصیل علوم دین اور حفظ احادیث نبوی میں شاغل رہتے، ابوہریرہ بھی انہی میں تھے اور عدد ان کے باختلاف زمان مختلف ہوتے تھے لفظ صوفی بھی اسی سے مشتق ہے اور اعراب گاؤں کے رہنے والے جن کو عربی میں بدوی اور ہندی میں گنوار کہتے ہیں۔

عن ابي هريرة قال خرج النبي صلى الله عليه وسلم في ساعة لا يخرج فيها ولا يلقاه فيها احد فاتاه ابو بكر فقال ما جاء بك يا ابا بكر فقال خرجت القى رسول الله صلى الله عليه وسلم وانظر في وجهه والتسليم عليه فلم يلبث ان جاء عمر فقال ما جاء بك يا عمر قال الجوع يا رسول الله قال وانا قد وجدت بعض ذلك فانطلقوا الى منزل ابي الهيثم بن التيهان الانصاري وكان رجلا كثير النخل والشاء ولم يكن له خدم فلم يجدوه فقالوا لامراته اين صاحبك فقالت انطلق يستعذب لنا الماء ولم يلبثوا ان جاء ابو الهيثم بقربة يزعبها فوضعها ثم جاء يلتزم النبي صلى الله عليه وسلم ويفديه بابيه وامه ثم انطلق بهم الى حديقته فبسط لهم بساطا ثم انطلق الى نخلة فجاء بقنو فوضعه فقال النبي صلى الله عليه وسلم افلا تنقيت لنا من رطبه فقال يا رسول الله اني اردت ان تختاروا او قال تخيروا من رطبه وبسره فاكلوا وشربوا من ذلك الماء فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا والذي نفسي بيده من النعيم الذي تسالون عنه يوم القيامة ظل بارد ورطب طيب وماء بارد

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت میں کہ نکلتے تھے اور نہ ملاقات کرتا تھا کوئی شخص ان سے اس وقت میں یعنی آرام و راحت اور گھر میں رہنے کا وقت تھا پھر آئے ان کے پاس ابوبکر سو پوچھا آپ نے کیا چیز لائی تم کو اے ابوبکر سو عرض کی انہوں نے نکلا میں اس لیے کہ ملاقات کروں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نظر کروں ان کے چہرۂ مبارک کی طرف اور سلام کروں ان پر پھر ان باتوں کو کچھ دیر نہیں ہوئی کہ آتے ہیں حضرت عمرؓ بھی حاضر ہوئے سو پوچھا کیا چیز لائی تم کو اے عمر! عرض کی انہوں نے بھوک لائی مجھ کو یا رسول اللہ فرمایا آپ نے میں نے بھی کچھ اثر پایا بھوک کا پس مل کر گئے ابی الہیثم بن التیہان کے گھر جو انصار میں سے ایک مرد تھے کہ کھجوریں اور بکریاں بہت رکھتے تھے اور کوئی ان کا خادم نہ تھا سو نہ پایا ابوالہیثم کو گھر میں پس پوچھا ان کی بی بی سے کہ تمہارے صاحب کہاں ہیں سو عرض کی اس نے کہ گئے ہیں میٹھا پانی لینے کو ہمارے واسطے اور کچھ دیر نہ ٹھہرے یہ لوگ کہ اتنے میں ابوالہیثم آئے ایک مشک لیے ہوئے کہ اٹھائے ہوئے تھے اس کو سو رکھ دیا انہوں نے مشک کو پھر آکر لپٹ گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہنے لگے کہ میرے ماں باپ فدا ہیں آپ پر پھر لے گئے ابوالہیثم ان سب کو اپنے باغ میں اور ایک بچھونا بچھایا ان کے لیے پھر گئے کھجور کے درخت کے پاس اور لے آئے وہاں سے ایک گچھا کھجوروں کا اور رکھ دیا ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے اور فرمایا آپ نے تم چن کر کیوں نہ لائے رطب ہمارے لیے سو عرض کی انہوں نے یا رسول اللہ میں نے چاہا کہ آپ خود پسند کر لیں ان میں سے یا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَانْطَلَقَ اَبُوالْهَيْثَمِ لِيَصْنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحَنَّ ذَاتَ دَرٍّ فَذَبَحَ لَهُمْ عَنَاقًا اَوْجَدْيًا فَاَتَاهُمْ بِهَا فَاَكَلُوْا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ خَادِمٌ قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا اَتَانَا سَبْيٌ فَاْتِنَا فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَاْسَيْنِ لَيْسَ مَعَهُمَا ثَالِثٌ فَاَتَاهُ اَبُوالْهَيْثَمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرْ مِنْهُمَا قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اخْتَرْ لِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْ هٰذَا فَاِنِّيْ رَاَيْتُهُ يُصَلِّيْ وَاسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوْفًا فَانْطَلَقَ اَبُوالْهَيْثَمِ اِلَى امْرَاَتِهِ فَاَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ امْرَاَتُهُ مَا اَنْتَ بِبَالِغٍ مَا قَالَ فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنْ تُعْتِقَهُ قَالَ هُوَ عَتِيْقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا وَلَا خَلِيْفَةً اِلَّا وَلَهُ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَاْمُرُهُ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَبِطَانَةٌ لَا تَاْلُوْهُ خَبَالًا وَمَنْ يُّوْقَ بِطَانَةَ السُّوْءِ فَقَدْ وُقِيَ

یہ کہا کہ آپ پسند کر لیجئے پکی اس کی پھل سے پس کھالی وہ کھجور اور پیا اس پانی سے یعنی جو وہ لائے تھے پس فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے یہ ان نعمتوں سے ہے کہ جس کا سوال کیا جاوے گا تم سے قیامت کے دن، تفصیل ان کی یہ ہے سایہ ٹھنڈا یعنی باغ کا اور کھجور خوش مزہ پکی ہوئی پاکیزہ اور پانی سرد، پھر گئے ابوالہیثم کہ کچھ کھانا تیار کریں آپ کے واسطے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذبح نہ کرنا تم دودھ والا جانور پھر ذبح کیا انہوں نے ایک بکری کا بچہ مادہ یا نر پھر اسے پکا لائے پھر کھایا ان سب بزرگواروں نے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوالہیثم سے کیوں تمہارے پاس کوئی خادم ہے انہوں نے عرض کی نہیں فرمایا آپ نے پھر جب آویں ہمارے پاس قیدی یعنی غنیمت کے تو تم آؤ ہمارے پاس پھر آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو نفر قیدی کہ نہ تھا ان کے ساتھ کوئی تیسرا پھر حاضر ہوئے ان کے پاس ابوالہیثم یعنی حسب الارشاد آنحضرتؐ کے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند کر لو ان دونوں میں سے، سو عرض کی انہوں نے کہ آپ ہی پسند کر دیجئے ان میں سے یا رسول اللہ، سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس سے مشورہ لیا جاوے وہ امین ہے

یعنی امانت اس کو ضرور ہے اور خیر خواہی اور اچھی بات پر اطلاع دینا سو تو تم اس کو یعنی اشارہ کیا ایک غلام کی طرف اور وجہ ترجیح یہ بیان فرمائی کہ میں نے دیکھا ہے اس کو نماز پڑھتے ہوئے اور حسنِ معاملت کرو اس کے ساتھ یعنی آرام و راحت سے رکھو، سو آئے ابوالہیثم اپنی بیوی کے پاس اور خبر دی ان کو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قولِ مبارک کی یعنی حضرتؐ نے فرمایا کہ اس غلام کو آرام سے رکھنا سو کہا ان کی بی بی نے کہ تم پوری نہ کر سکو گے وصیت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جو اس غلام کے باب میں انہوں نے فرمایا ہے یعنی حقِ تربیت اس غلام کا ادا نہ کر سکو گے مگر یہ کہ آزاد کر دو تم اس کو کہا ابوالہیثم نے کہ اسی وقت آزاد ہے پس فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے نہیں بھیجا کسی نبی اور کسی خلیفہ یعنی سلطان کو مگر اس کے دو قسم کے رفیق ہوتے ہیں ایک ایسے کہ حکم کرتے ہیں اس کو اچھے کاموں کا اور روکتے ہیں اسے بُرے کاموں سے، یعنی مشورہ نیک دیتے ہیں اور بُرائی بھلائی سے آگاہ کرتے ہیں اور دوسرے قسم وہ کہ قصور کرتے ہیں اس کے خراب کرنے میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر جو بچایا گیا رفیقوں کی برائی سے وہ بچایا گیا بڑی آفتوں سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے، روایت کی ہم سے صالح بن عبداللہ نے انھوں نے ابو عوانہ سے انھوں نے عبدالملک بن عمیر سے انھوں نے ابی سلمہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایک دن اور ابوبکر اور عمر پھر ذکر کی حدیث ہم معنی حدیث مذکور کے اور نہیں ذکر کیا اس میں ابوہریرہ سے روایت ہونے کا اور حدیث شیبان کی اتم ہے اور اطول ابوعوانہ کی حدیث سے اور شیبان ثقہ ہیں اہلحدیث کے نزدیک اور صاحب کتاب ہیں یعنی صاحب تعلیم۔

مترجم: اس حدیث میں بڑے بڑے فوائد ہیں اوّل یہ کہ نصرت اور زہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آپ کے اصحاب مبارک کا اور قلت دنیا کی ان کے پاس اور امتحان ان کا جوع اور ضیق عیش میں کسی کسی وقت اور بعضوں نے خیال کیا ہے کہ یہ حال قبل فتوح بلاد تھا اور بعد فتوح یہ حال نہ رہا حالانکہ یہ زعم باطل ہے اس لیے کہ راوی حدیث ابوہریرہ ہیں اور معلوم ہے کہ وہ اسلام لائے ہیں بعد فتح خیبر کے پھر اگر کوئی کہے کہ ممکن ہے کہ راوی نے یہ حال بچشم خود نہ دیکھا ہو بلکہ حضرت سے سن کر بیان کیا ہو اور اس صورت میں جائز ہو سکتا ہے کہ یہ قصہ پیشتر کا ہو تو جواب اس کا یہ ہے کہ یہ خلاف ظاہر ہے ومن ادعی خلاف الظاہر فعلیہ البیان بلکہ امر صواب یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ راحت و تکلیف میں زندگی گزارتے رہے اور کبھی وسعت خرچ کی پاتے تھے اور کبھی سب خرچ کر کے صبر فرماتے تھے جیسا کہ ابی ہریرہؓ سے بروایت صحیح ثابت ہوا ہے کہ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے اور آسودہ نہ ہوئے تھے خبز شعیر سے اور حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آل محمد جب سے مدینہ میں آئے تین روز پے درپے سیر نہ ہوئے کسی کھانے سے یہاں تک کہ وفات پائی۔ چنانچہ اس مضمون کی کچھ روایتیں اوپر بھی مذکور ہو چکی ہیں غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی فارغ البالی ہوتی تھی پھر بعد تھوڑے عرصہ کے آپ جو کچھ موجود ہوتا تھا سب اطاعت الٰہی میں اور وجوہ بر و ایثار میں صرف فرماتے تھے اور ضیافات اور دین اور اطعام مساکین اور ایتام و طارقین میں خرچ کر دیتے تھے اور یہی عادت تھی شیخین بلکہ اکثر اصحاب کی اور اہل یسار مہاجرین و انصار سے باوجود اس کے کہ خیال خدمت گزاری آپ کی کا بہت رکھتے تھے مگر کسی وقت آپ کی حاجت سے مطلع نہ ہوتے تھے اور کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ وقت اطلاع کے وہ خود تنگی میں ہوتے تھے اور جو خبردار ہوتا تھا آپ کی حاجت مبارک سے اور قدرت اس کے رفع کی رکھتا تھا فوراً مبادرت فرماتا تھا اس کے پورا کرنے میں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باوصف اس کے کبھی اپنا حال ان سے چھپاتے بھی تھے اور ان کی سبکساری چاہتے تھے اور مبادرت کی ابوطلحہ نے جب سنی آواز حضرتؐ کی اور پہچانی بھوک آپ کی اور ایسی ہی ہے روایت جابرؓ کی خندق میں، اور روایت ابوشعیب انصاری کی کہ انھوں نے پہچانا اثر بھوک کا آپ کے چہرۂ مبارک میں اور حکم کیا کھانا پکانے کا اور مانند اس کے بہت سی روایتیں اس باب میں مشہور ہیں اور ایسا ہی معاملہ اصحاب کا تھا آپس میں کہ نہ واقف ہوتا تھا ایک بھائی دوسرے کی خواہش پر مگر یہ کہ سعی کرتا تھا اس کے انجاح مرام میں اور تعریف کی اللہ تعالیٰ نے ان کی اور فرمایا وَیُؤْثِرُونَ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ کَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ اور فرمایا رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ، دوسرے یہ کہ جمع ہونا اور نکلنا ان کا رفع گرسنگی کے لیے سو سبب اس کا یہ ہے کہ جب وہ مراقبۂ الٰہی میں مستغرق اور مشاہدہ صفات لامتناہی میں غرق تھے اور بھوک نے ان کو قلق میں ڈالا اور نشاط عبادت میں حارج و مانع ہوئی تو سعی کی انھوں نے اس کے ازالہ میں بطریق مباح اور یہ اکمل طاعات

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ابلغ انواع مراقبات ہے اس لیے کہ منع ہے ادائے صلوٰۃ مدافعت اخبثین کے وقت اور جب کھانا حاضر ہو اس لیے کہ نفس اس طرف میلان رکھتا ہے اور اسی طرح منع ہے نماز پھولدار کپڑے میں کہ مانع حضور قلب ہو اور باتیں کرنے والوں کے سامنے وغیر ذلک اور قاضی کو منع ہے کہ حکم نہ کرے غضب کے وقت اور جوع دہم و شدتِ فرح کے وقت میں جو چیزیں کہ اس کو غور و تفکر سے روکتی ہوں۔

قولہ عرض کی انہوں نے کہ بھوک لائی اس سے ثابت ہوا کہ آدمی کو اگر کسی طرح کا الم و رنج پہنچے تو اس کا ذکر کرنا دوسرے سے روا ہے مگر یہ کہ ذکر کرنا بہ نیت تصبیر و تسلی ہو نہ بہ نیت شکوہ و تشکی جیسے کہ حضرت سے ذکر کرتے میں امید تھی کہ آپ دعا فرما دیں گے اور مساعدت کریں گے اس کے ازالہ اور دفع میں پس یہ مذموم نہیں بلکہ جائز اور مباح ہے قولہ فرمایا آپ نے میں نے بھی کچھ اثر پایا بھوک کا اور مسلم کی روایت میں ہے کہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ جان میری اس کے ہاتھ میں ہے الخ اور اس میں ثابت ہوا کہ جواز حلف کا بغیر استحلاف کے اور یہ تیسرا فائدہ ہے اور ابوالہیثم کا نام مالک ہے اور اگر گھر جانے میں جائز ہوا دلالت کرتا ایسے شخص کی طرف جو انجاح مرام کرے صاحب حاجت کا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کو مخلص و جانثار اور یار وفادار سمجھنا اس میں کمال شرف ہے ان کا اس لیے کہ یہ معاملہ نہیں ہوتا ہے مگر نہایت دوست کے ساتھ پس جائز ہوا بغیر بلائے کسی دوست کے گھر جانا اور اس سے طالب الطعام ہونا اگر یقین ہو کہ وہ اس سے خوش ہوگا اور یہ چوتھا فائدہ ہے۔

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ جب دیکھا ابوالہیثم کی بی بی نے آپ کو کہا مرحبًا و اہلًا اور یہ دونوں کلمے معروف ہیں عرب میں یعنی آیا تو مکان وسیع میں اور ایسے اہل میں کہ انس کرے گا تو ان سے اور ابوالہیثم جب آئے تو انہوں نے کہا الحمد للہ آج کسی کے گھر میں میرے گھر سے بہتر مہمان نہیں اس سے ثابت ہوا کہ اظہار سرور مہمان کے آنے سے اور الحمد للہ کہنا اس کے دیکھنے سے مسنون ہے اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر تو چاہیے کہ تعظیم کرے اپنے مہمان کی اور یہ پانچواں فائدہ ہے۔ قولہ پھر پوچھا ان کی بی بی سے اس میں ثابت ہوا جواز کلام اجنبیہ کے ساتھ اور جواب دینا اس کا وقت ضرورت کے اور یہ چھٹا فائدہ ہے اور ثابت ہوا جواز اجازت دینے کا عورت کو اپنے گھر میں ایسے شخص کو یقین رکھتی ہو کہ اس کے آنے سے شوہر خوش ہوگا اس طرح پر کہ خلوت محرمہ لازم نہ آوے اور یہ ساتواں فائدہ ہے قولہ گئے ہیں میٹھا پانی لینے اس میں میٹھا پانی لانے کا جواز ثابت ہوا اور اس کے پینے اور طلب کرنے کا اور یہ آٹھواں فائدہ ہے۔

قولہ اور لیکر آئے ایک گچھا کھجوروں کا اس سے ثابت ہوا کہ تقدیم فاکہ خبز و لحم پر مستحب ہے اور مبادرت کرنا اور جلدی حاضر کرنا مہمان کے لیے جو میسر ہو علی الخصوص جب اس کی حاجت شدید معلوم ہو مستحب ہے اور بے تکلفی نہایت عمدہ چیز ہے چنانچہ مکروہ رکھا ہے اکثر سلف نے مہمان کے لیے تکلف کرنا اور مراد اس سے وہ تکلف ہے جو تکلیف میں ڈالے میزبان کو کہ جب مہمان اس سے آگاہ ہوتا ہے وہ بھی اس کی مشقت کو دیکھ کر تکلیف کو برا جانتا ہے اور دونوں کو ایذا ہوتی ہے اور یہ نواں فائدہ ہے قولہ پھر کھایا ان سب بزرگواروں نے مسلم کی روایت میں ہے کہ آسودہ ہو گئے اور سیر ہو گئے اس سے ثابت ہوا کہ گاہ گاہ سیر ہو کر کھانا بھی جائز ہے مگر دوام اس کا موجب قسوت قلب ہے اور نہی آسودگی اور سیری پر محمول ہے دوام پر اور یہ دسواں فائدہ ہے قولہ یہ ان نعمتوں سے ہے کہ سوال کیا جاوے گا ان سے قیامت کے دن یعنی سوال

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اظہار امتنان کا اور تعداد احسان کا نہ سوال توبیخ و تہدید کا اور یہ گیارھواں فائدہ ہے۔ قولہ فرمایا آپ نے پھر جب آ دیں ہمارے پاس قیدی الخ اس میں ثابت ہوا کہ بدلہ کرنا اور عوض دینا احسان اور نیکی کا جائز ہے بقدر طاقت کے اور پہلے سے وعدہ کرنا اس چیز کا جس کی توقع ہو جائز ہے اور یہ بارھواں فائدہ ہے۔ قولہ میں نے دیکھا اسے نماز پڑھتے ہوئے اس سے فضیلت نمازی کی بے نمازی پر ثابت ہوئی اور ثابت ہوا کہ حتی المقدور آدمی کے لونڈی غلام نوکر چاکر نمازی ہوں تو بہتر ہے اور یہ تیرھواں فائدہ ہے۔ قولہ اور حسن معاملت کرو اس کے ساتھ۔ ثابت ہوا اس سے موکد اور ضروری ہونا حسن معاملت کا غلام ولونڈی سے خصوصاً جبکہ وہ مائل ہوں دین کی طرف اور نمازی یا متقی ہوں اور یہ چودھواں فائدہ ہے۔ قولہ مگر یہ کہ آزاد کردو تم اس کو۔ کہا ابوالہیثم نے وہ اسی وقت آزاد ہے ثابت ہوا اس سے کمال علو ہمت ازواج صحابہؓ کا اور جلد مبادرت کرنا امر خیر میں اور بہت ڈرنا حقوق عباد سے حتیٰ کہ عبید وا ماء کے حقوق سے اور یہ پندرھواں فائدہ ہے۔ قولہ مگر اس کے دو قسم کے رفیق ہوتے ہیں الخ اس میں احتیاط کی تعلیم کرتا ہے رفیق بد سے اور حذر کرنا اس کے شر سے اور دلجوئی کرنا اور قدر دانی رفیق نیک کی اور امتحان کرتے رہنا اور پہچاننا ان کا کہ مرد کی داناؤں سے ہے پرکھنا آدمیوں کا۔ قولہ بچایا گیا بڑی آفتوں سے اس سے معلوم ہوا کہ شرور فسادات سے رفقار کے بچنا طاقت بشری سے خارج ہے جب تک تائید غیبی نہ ہو ممکن نہیں پس پناہ مانگنا اللہ تعالےٰ سے اور بھروسا کرنا اس پر ضرور ہے اور یہ سولھواں فائدہ ہے انتہی (لبعضهافي النودی)

عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ قَالَ شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجُوْعِ وَرَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَجَرَيْنِ

روایت ہے ابی طلحہ سے کہا بیان کیا ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال بھوک کا اور اٹھایا ہم نے کپڑا اپنے پیٹوں سے کہ ایک ایک پتھر بندھا تھا ان پر سو اٹھایا آپ نے اپنے شکم مبارک سے کپڑا کہ دو پتھر بندھے تھے آپ کے پیٹ پر۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ ابْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ اَلَسْتُمْ فِیْ طَعَامٍ وَّشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَاَيْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَاُ بِهٖ بَطْنَهٗ۔

روایت ہے سماک بن حرب سے کہا سنا میں نے نعمان بن بشیر سے کہ فرماتے تھے تم جو چاہتے ہو کھاتے پیتے ہو حالانکہ میں نے دیکھا تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نہ پاتے تھے وہ کھجور ادنیٰ قسم کی اس قدر کہ بھریں وہ شکم مبارک اپنا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ابوعوانہ اور کئی لوگوں نے سماک بن حرب سے مانند حدیث ابوالاحوص کے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث سماک سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْغِنَا غِنَى النَّفْسِ۔　باب اس بیان میں کہ غنیٰ دل سے ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْغِنَا عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنَا غِنَى النَّفْسِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے غنا اسباب وسامان کے بہت ہونے سے بلکہ غنا دل کی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَخْذِ الْمَالِ — باب اخذ مال کے بیان میں

عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ قَالَ سَمِعْتُ خَوْلَةَ بِنْتَ قَيْسٍ وَكَانَتْ تَحْتَ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ مَنْ أَصَابَهُ بِحَقِّهِ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِيمَا شَاءَتْ بِهِ نَفْسُهُ مِنْ مَالِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ لَيْسَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا النَّارُ

روایت ہے ابوالولید سے کہا سنا میں نے خولہ بنت قیسؓ سے اور تھیں وہ نکاح میں حمزہ بن عبدالمطلب کے فرماتی تھیں وہ کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یہ مال ہراہرا ہے میٹھا، جس نے لیا اس کو حق کے ساتھ برکت دی گئی اس کے لیے اس میں اور بہت سے گھسنے والے ہیں اس چیز میں کہ چاہتا ہے اس کا دل اللہ اور اس کے رسول کے مال سے نہیں ہے قیامت میں ان کے لیے مگر دوزخ کی آگ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالولید کا نام عبید سنطار ہے۔ مترجم: مال ہراہرا ہے میٹھا یعنی مرغوب خاطر ہے جس نے بوجہ حلال حاصل کیا تھا اس کو برکت ہوئی اور جس نے بوجہ ناجائز لیا وہ دوزخ میں گرا۔

بَابٌ — باب ملعون ہوتے ہیں درہم و دینار کے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُعِنَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَلُعِنَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ملعون ہے بندہ دینار کا ملعون ہے بندہ درہم کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے سوا اس کے اور سند سے بھی بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس سے زیادہ پوری ہے۔

بَابٌ — باب حرص مال و جاہ کی مذمت میں

عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِي غَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِينِهِ۔

روایت ہے کعب بن مالکؓ انصاری سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے: دو بھیڑیے بھوکے اگر چھوڑ دیئے جاویں بکریوں میں تو اتنا فساد اور خرابی نہ کریں جتنا آدمی کا دین مال و جاہ کی حرص خراب کرتی ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے اس باب میں ابن عمرؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں مگر ان کی اسناد صحیح نہیں۔

بَابٌ — دنیا کی مثال پیغمبروں اور نیکوں کے واسطے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَصِيرٍ فَقَامَ وَقَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهِ

روایت ہے عبداللہؓ سے کہا کہ سوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک بوریئے پر پھر اٹھے اور اثر کر گیا تھا نقش

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْنَا لَكَ وِطَاءً فَقَالَ مَالِيْ وَلِلدُّنْيَا مَا اَنَا فِي الدُّنْيَا اِلَّا كَرَاكِبٍ اِسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا۔

بوریا آپ کی کروٹ میں پس عرض کی صحابہؓ نے کہ بنادیں ہم آپ کے واسطے ایک بچھونا فرمایا آپ نے مجھے دنیا سے کیا کام ہے میری اور دنیا کی مثال ایسی ہے جیسے ایک سوار سایہ کے لیے اترا ایک درخت کے نیچے پھر چلا گیا اور درخت کو چھوڑ گیا۔

ف: اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابٌ

باب دیندار سے دوستی کرنے کے بیان میں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلرَّجُلُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهٖ فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُّخَالِلُ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی اپنے دوست کے دین پر ہے سو چاہیے کہ خیال رکھے کہ کس سے دوستی ہے یعنی دیندار سے دوستی کرے نہ بے دین سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

بَابٌ

اہل و مال کی بے وفائی میں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقٰى وَاحِدٌ يَتْبَعُهٗ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَعَمَلُهٗ فَيَرْجِعُ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَيَبْقٰى عَمَلُهٗ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ جاتی ہیں میت کے تین چیزیں پھر لوٹ آتی ہیں دو اور باقی رہ جاتی ہے اس کے ساتھ ایک ساتھ جاتے ہیں اہل و مال و عمل پھر لوٹ آتے ہیں اہل و مال اور باقی رہتا ہے اسکے ساتھ عمل اس کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ كَثْرَةِ الْاَكْلِ

باب کثرت اکل کی برائی میں

عَنْ مِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مَلَاَ اٰدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِّنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ اٰدَمَ اُكُلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهٗ فَاِنْ كَانَ لَا مُحَالَةَ فَثُلُثٌ لِطَعَامِهٖ وَثُلُثٌ لِشَرَابِهٖ وَثُلُثٌ لِنَفْسِهٖ۔

روایت ہے مقدام بن معدیکربؓ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں بھری انسان نے کوئی تھیلی بدتر پیٹ سے کافی ہے ابن آدم کو چند لقمے کہ سیدھا رکھیں اس کی پیٹھ پھر اگر ضرورت ہو اس سے زیادہ کی تو تہائی پیٹ کھانے کے لیے اور تہائی پانی پینے کو اور تہائی دم لینے کے لیے مقرر رکھے۔

ف: روایت کی ہم سے حسن بن عرفہ نے انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے مانند اس کے اور کہا مقدام نے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر کیا اس کا کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ

باب ریا اور سمعہ کے بیان میں

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللَّهُ بِهِ وَمَنْ يُسَمِّعْ يُسَمِّعِ اللَّهُ بِهِ وَقَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللَّهُ۔

روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص دکھانا چاہے اپنی عبادت لوگوں کو اللہ تعالے دکھا دے اس کی عبادت لوگوں کو اور جو شخص سنانا چاہے اپنی عبادت لوگوں کو سنا دیتا ہے اللہ تعالے اس کی عبادت لوگوں کو، اور کہا راوی نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو رحم نہ کرے لوگوں پر اللہ رحم نہ کرے اس پر

ف: اس باب میں جندب اور عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

عَنْ شُفَيًّا الْأَصْبَحِيِّ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَدِينَةَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقَالُوا أَبُو هُرَيْرَةَ فَدَنَوْتُ مِنْهُ حَتَّى قَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يُحَدِّثُ النَّاسَ فَلَمَّا سَكَتَ وَخَلَا قُلْتُ لَهُ أَسْأَلُكَ بِحَقٍّ ...... لَمَا حَدَّثْتَنِي حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلْتَهُ وَعَلِمْتَهُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَفْعَلُ لَأُحَدِّثَنَّكَ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلْتُهُ وَعَلِمْتُهُ ثُمَّ نَشَغَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَشْغَةً فَمَكَثْنَا قَلِيلًا ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ لَأُحَدِّثَنَّكَ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْبَيْتِ وَمَا مَعَنَا أَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُهُ ثُمَّ نَشَغَ نَشْغَةً شَدِيدَةً ثُمَّ أَفَاقَ وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَقَالَ أَفْعَلُ لَأُحَدِّثَنَّكَ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَهُوَ فِي هَذَا الْبَيْتِ مَا مَعَنَا أَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُهُ ثُمَّ نَشَغَ نَشْغَةً شَدِيدَةً ثُمَّ مَالَ خَارًّا عَلَى وَجْهِهِ فَأَسْنَدْتُهُ طَوِيلًا ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ حَدَّثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ اللَّهَ

روایت ہے شفیا الاصبحی سے کہ وہ داخل ہوئے مدینہ میں سو یکایک دیکھا ایک شخص کو کہ جمع ہوئے اس کے پاس لوگ سو پوچھا کون شخص ہے یہ لوگوں نے کہا ابوہریرہؓ ہیں سو قریب ہوا میں ان کے یہاں تک کہ بیٹھا ان کے آگے اور وہ حدیث بیان کرتے تھے لوگوں سے پھر جب چپ ہو گئے اور اکیلے رہ گئے کہا میں نے ان سے پوچھتا ہوں میں آپ سے اللہ کے واسطے...... کہ البتہ آپ بیان کیجیے مجھ سے ایک ایسی حدیث کہ سنی ہو آپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور خوب سمجھا اور بوجھا ہو اُسے آپ نے سو کہا ابوہریرہؓ نے اچھا کرتا ہوں میں جو کہا تم نے بے شک بیان کروں گا میں ایک حدیث کہ بیان فرمائی مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور میں سمجھا بوجھا اس کو پھر چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئے ابوہریرہؓ ایک بار پھر ٹھہرے ہم تھوڑی دیر پھر ہوش میں آئے اور کہا بیان کرتا ہوں میں تم سے ایک حدیث کہ بیان کی مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی گھر میں کہ نہ تھا ہمارے ساتھ ان کے اور میرے سوا کوئی اور پھر چیخ ماری ابوہریرہؓ نے بڑے زور سے اور بے ہوش ہو گئے اور پھر ہوش میں آئے اور پونچھا اپنا منہ اور کہا کرتا ہوں جو تم نے کہا بیان کرتا ہوں میں ایک حدیث کہ بیان فرمائی مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَنْزِلُ إِلَى الْعِبَادِ لِيَقْضِيَ بَيْنَهُمْ وَكُلُّ أُمَّةٍ جَاثِيَةٌ فَأَوَّلُ مَنْ يَدْعُوا بِهِ رَجُلٌ جَمَعَ الْقُرْآنَ وَرَجُلٌ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ كَثِيرُ الْمَالِ فَيَقُولُ اللّٰهُ لِلْقَارِئِ أَلَمْ أُعَلِّمْكَ مَا أَنْزَلْتُ عَلٰى رَسُولِي قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيمَا عَلِمْتَ قَالَ كُنْتُ أَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ فَيَقُولُ اللّٰهُ كَذَبْتَ وَتَقُولُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ كَذَبْتَ وَيَقُولُ اللّٰهُ لَهُ بَلْ أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ فُلَانٌ قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ ذٰلِكَ وَيُؤْتٰى بِصَاحِبِ الْمَالِ فَيَقُولُ اللّٰهُ لَهُ أَلَمْ أُوَسِّعْ عَلَيْكَ حَتّٰى لَمْ أَدَعْكَ تَحْتَاجُ إِلٰى أَحَدٍ قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيمَا آتَيْتُكَ قَالَ كُنْتُ أَصِلُ الرَّحِمَ وَأَتَصَدَّقُ فَيَقُولُ اللّٰهُ لَهُ كَذَبْتَ وَتَقُولُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ كَذَبْتَ وَيَقُولُ اللّٰهُ بَلْ أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ فُلَانٌ جَوَادٌ وَقَدْ قِيلَ ذٰلِكَ وَيُؤْتٰى بِالَّذِي قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيَقُولُ اللّٰهُ لَهُ فِيمَاذَا قُتِلْتَ فَيَقُولُ أُمِرْتُ بِالْجِهَادِ فِي سَبِيلِكَ فَقَاتَلْتُ حَتّٰى قُتِلْتُ فَيَقُولُ اللّٰهُ لَهُ كَذَبْتَ وَتَقُولُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ كَذَبْتَ وَيَقُولُ اللّٰهُ بَلْ أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ فُلَانٌ جَرِيءٌ فَقَدْ قِيلَ ذٰلِكَ ثُمَّ ضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رُكْبَتِي فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أُولٰئِكَ الثَّلَاثَةُ أَوَّلُ خَلْقِ اللّٰهِ تُسَعَّرُ بِهِمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

نے اور میں اور وہ اسی گھر میں تھے نہ تھا ہمارے ساتھ کوئی سوا میرے اور ان کے پھر چیخ ماری ابو ہریرہ نے بڑے زور سے اور بیہوش ہو گئے پھر گر پڑے بے ہوش ہو کر اپنے منہ کے بل سو میں ٹیکا دیئے رہا ان کو بڑی دیر تک اور بے ہوش رہے وہ پھر ہوش میں آئے اور کہا بیان فرمایا مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک اللہ جل جلالہٗ جب ہو گا قیامت کا دن نزول فرماوے گا اپنے بندوں کے پاس تا کہ فیصلہ کرے ان کے درمیان اور ہر گروہ اس وقت گھٹنوں پر پڑا ہو گا سو اوّل جس کو بلاوے گا پروردگار تعالےٰ شانہٗ ایک مرد ہو گا کہ اس نے جمع کیا ہو گا قرآن اپنے سینہ میں اور ایک مرد ہو گا کہ قتل کیا گیا ہو گا اللہ کی راہ میں یعنی شہید ہو گا اور ایک مرد ہو گا کہ بہت مال رکھتا ہو گا سو فرماوے گا اللہ تعالےٰ قاری قرآن سے کیا نہ سکھلایا میں نے تجھ کو جو اتارا میں نے اپنے رسول پر اس نے عرض کی کہ ہاں اے پروردگار میرے فرمایا پھر کیا عمل کیا تو نے اس علم میں سے کہ تو نے حاصل کیا تھا کہا اس نے میں قیام کرتا تھا اسکے ساتھ رات کے وقتوں اور دن کے وقتوں میں یعنی تہجد اور نمازوں میں قرآن پڑھتا تھا سو فرماوے گا اللہ تعالےٰ اس سے جھوٹ کہا تو نے اور فرشتے بھی بول اٹھیں گے کہ جھوٹ کہا تو نے اور فرماوے گا اللہ تعالیٰ اس سے بلکہ ارادہ کیا تو نے یہ کہ کہا جاوے گا فلانا قاری ہے یعنی تو اپنا نام چاہتا تھا سو یہ تو دنیا میں کہا گیا اور لاویں گے صاحب مال کو پھر فرماوے گا اس سے اللہ عز و جل کیا نہ وسعت دی میں نے تجھ کو اور نہ چھوڑا میں نے تجھ کو کہ تو کسی کا محتاج ہو عرض کی اس نے کہ ہاں اے رب میرے، فرماوے گا پھر کیا عمل کیا تو نے اس چیز میں کہ میں نے دی تجھ کو عرض کرے گا وہ صلہ رحم کیا میں نے اور صدقہ دیتا رہا سو فرماوے گا اللہ تعالےٰ اس سے جھوٹ کہا تو نے اور بول اٹھیں گے فرشتے کہ جھوٹ کہا تو نے اور فرماوے گا اللہ تعالےٰ بلکہ ارادہ کیا تو نے کہ کہا جاوے فلانا جواد ہے اور یہ تو کہا گیا یعنی دنیا میں پھر لاویں گے اس کو جو قتل کیا گیا اللہ کی راہ میں سو فرماوے گا اللہ تعالےٰ اس سے تو کس لیے قتل کیا گیا وہ عرض کرے گا کہ تو نے حکم فرمایا تھا جہاد کا اپنی راہ میں پس لڑا میں یہاں تک کہ قتل کیا گیا میں پس فرماوے گا اس سے اللہ جل جلالہٗ جھوٹ کہا تو نے اور بول اٹھیں گے فرشتے کہ جھوٹ کہا تو نے اور فرماوے گا اللہ تعالیٰ بلکہ ارادہ کیا تو نے کہ کہا جاوے کہ تو بہادر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سو کہا گیا پھر مارا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی ہاتھ میرے زانو پر اور کہا اے ابوہریرہؓ یہ تین تو پہلے شخص ہیں کہ بھڑکائی اور سلگائی جاوے گی ان سے آگ دوزخ کی قیامت کے دن

ف: کہا ولید ابو عثمان مدائنی نے کہ خبر دی مجھ کو عقبہ نے کہ شفیا وہی ہیں کہ داخل ہوئے معاویہ کے پاس اور خبر دی ان کو اس روایت کی کہا ابو عثمان نے اور روایت کی مجھ سے علاء بن ابی حکیم نے کہ وہ سیاف یعنی جلاد تھے معاویہؓ کے انہوں نے کہا کہ داخل ہوا معاویہ کے پاس ایک مرد سو خبر دی ان کو اس روایت کی ابوہریرہؓ سے سو کہا معاویہ نے یہ معاملہ تو ہوا ان تینوں کے ساتھ پھر کیا حال ہوگا باقی لوگوں کا پھر روئے معاویہ بہت رونا یہاں تک کہ گمان کیا ہم نے کہ وہ ہلاک ہو جاویں گے اور کہا ہم نے لایا یہ شخص اپنے ساتھ ایک شر پھر ہوش میں آئے معاویہ رضؓ اور پونچھا اپنا منہ اور فرمایا سچ کہا اللہ نے اور اس کے رسول ﷺ نے اور پڑھی یہ آیت؛

مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ ۝ أُولٰئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

یعنی جو ارادہ کرے دنیا کی زندگی کا اور اس کی زندگی کا پورا دیں گے ہم بدلا ان کے عملوں کا دنیا میں اور وہ ان کے عملوں سے کچھ کم نہ دیئے جائیں گے وہ لوگ ہیں کہ نہیں ان کو آخرت میں مگر دوزخ اور ضائع ہوگئے جو کیا تھا انہوں نے دنیا میں اور باطل ہے جو وہ کرتے تھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے، مترجم، قولہ اللہ کے واسطے مقرر کیا اس قول کو تاکید کے واسطے، قولہ پھر چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خوف اللہ تعالیٰ اور دہشت اس کی جو کچھ اصحاب کے قلوب میں تھی اور لرزاں اور ترساں تھے وہ باوجود تقویٰ کے اور کمال ورع کے تھی، قولہ نزول فرماوے گا اللہ تعالیٰ آہ، نزول فرماتا باری تعالیٰ کا قیامت کے دن اور اسی طرح ہر شب کے اخیر میں جو احادیث صحیحہ میں وارد ہوا ہے ایمان لانا چاہیے اس پر اور جاننا چاہیے کہ یہ صفات ہیں باری تعالیٰ شانہ کی معلوم المعنی مجہول الکیفیت پس اس کے لفظ اور معنی پر ایمان لانا ضرور ہے اور کیفیت اس کی علام الغیوب کو سونپنا چاہیے اور یہی مسلک صحیح ہے محدثین و اکابر سلف کا نہیں خلاف کیا اس کا مگر جہلائے جہمیہ اور ان کے اتباع معتزلہ وغیرہ نے قول معاویہؓ کا پھر کیا حال ہوگا باقی لوگوں کا یعنی جب قاری شہید سخی کہ جو فضائل دینیہ میں ممتاز تھے ان کا یہ حال ہوا اور لوگوں کا کیا حال ہوگا اور پڑھی یہ آیۂ مبارک کہ خلاصہ اس کا یہ ہے کہ جن لوگوں نے اپنے اعمال سے حیٰوۃ دنیا اور زینت طلب کی اور آخرت کے روز رضائے الٰہی کے طالب نہ ہوئے ان کے اعمال ضائع حسنات حبط خیرات و صدقات ضبط۔

باب ریا کار قاریوں کے عذاب میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا جُبُّ الْحُزْنِ قَالَ وَادٍ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگو اللہ تعالیٰ کے ساتھ جُبّ حزن سے عرض کی صحابہؓ نے کیا چیز ہے جُبّ حزن اے اللہ کے رسول، فرمایا

www.KitaboSunnat.com

فِي جَهَنَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ وَمَنْ يَدْخُلُهُ قَالَ الْقُرَّاءُ الْمُرَاءُونَ بِأَعْمَالِهِمْ۔

ایک نالہ ہے جہنم میں کہ پناہ مانگتی ہے اس سے جہنم ہر دن سو بار عرض کی یا رسول اللہ کون داخل ہوگا اس میں فرمایا قاری جو اپنے عملوں میں ریا کرتے والے ہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے۔ مترجم اس وقت میں اکثر حفاظ اس بلا میں گرفتار ہیں اِلّا ماشاءاللہ یہاں تک کہ یہ نوبت ہے کہ آپس میں فخر ہوتا ہے کہ میں ایسا ختم کرتا ہوں اور وہ کیا میرے سامنے پڑھ سکتا ہے اس کے استاد کا دم میرے آگے بند ہوگیا ایک ہی لقمہ میں میں نے ان کا گلا دبا دیا پھر لقمہ دینے سے وہ بزرگ ایسے ناراض ہوتے ہیں کہ گویا اس امر کو ہتک عزت سمجھتے ہیں اور ضد کے مارے غلط پڑھنا بہتر جانتے ہیں مگر لقمہ لینے سے پیٹ بھر کر جاہ ہے اور بغیر اجرت ٹھہرائے ہوئے کہیں ایک آیت نہیں پڑھتے۔ پنج آیت پڑھ کر اگر دوسرا حصہ نہ پاویں تو پنچایت کی نوبت پہنچاویں، ختموں کی دکان لگائے ہوئے بیٹھے رہتے ہیں، خریدار آکر پوچھتا ہے کیوں حافظ جی میری اماں جان کا انتقال ہوگیا ہے آپ کے پاس کوئی ختم ہے پھر قیمت چکا کر لیتا ہے۔ معاذاللہ من ذالک اور قبائح ان کے اگر لکھے جاویں تو ایک بحر طویل ہو جاوے ان سب کے حق میں وہی وعید ہے جو اوپر مذکور ہوئی، اللہ تعالے اس سے نجات دے۔

باب نیکیوں کی اطلاع سے خوش ہونے کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ الرَّجُلُ يَعْمَلُ الْعَمَلَ فَيُسِرُّهُ فَإِذَا اطُّلِعَ عَلَيْهِ أَعْجَبَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ أَجْرَانِ أَجْرُ السِّرِّ وَأَجْرُ الْعَلَانِيَةِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ ایک مرد نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آدمی عمل کرتا ہے اور چھپاتا ہے وہ اس عمل نیک کو پھر جب لوگوں کو اس پر اطلاع ہو جاتی ہے دوست رکھتا ہے اس بات کو اور پسند آتی ہے اس کو یہ بات کہا راوی نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دو ثواب ہیں ایک ثواب نیکی کے چھپانے کا اور دوسرا اس کے ظاہر ہو جانے کا۔

www.KitaboSunnat.com

ف: یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی اعمش نے حبیب بن ابی ثابت سے انھوں نے ابی صالح سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور تفسیر کی بعض اہل علم نے اس حدیث کی اس طور پر کہ مراد اطلاع ناس کے دوست رکھنے سے یہ ہے کہ پسند آتی ہے اس کو تعریف لوگوں کی اور ثنائے خیر جو اس کے لیے کرتے ہیں اس لیے کہ حضرتؐ نے فرمایا ہے کہ تم گواہ ہو اللہ کی زمین میں پس خوش آتی ہے اس کو ثنائے خیر اپنے لیے جو لوگوں کی زبان سے سنتا ہے یعنی جب نیک لوگ اسے اچھا کہتے ہیں تو امید ہوتی ہے اس کو حسن آخرت کی لیکن جو شخص لوگوں کے مطلع ہونے کو اس لیے دوست رکھے کہ لوگ اس کے خیر سے مطلع ہو کر اس کی تعظیم و تکریم کریں گے پس یہ ریا ہے اور بعض اہل علم نے فرمایا کہ جب لوگوں کو اس کی نیکی سے اطلاع ہو وے وہ اس نظر سے خوش ہو کہ اور لوگ بھی اس کے امر نیک میں اقتدار کریں گے اور اس کو ان عملوں کے اجور ملیں گے تو یہ بھی ایک راہ ہے یعنی یہ خوشی مناسب ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

باب اس بیان میں کہ آدمی اس کے ساتھ ہے جسے دوست رکھے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَلَهٗ مَا اكْتَسَبَ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی اسی کے ساتھ ہو گا جسے دوست رکھے۔ قیامت کے دن اور اس کو اجر ملے گا جو عمل کرے۔

ف اس باب میں علی اور عبداللہ بن مسعود اور صفوان بن عسال اور ابی ہریرہؓ اور ابی موسیٰ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے، غریب ہے، حسن بصری کی روایت سے کہ وہ انس سے روایت کرتے ہیں۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَتٰى قِيَامُ السَّاعَةِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ قِيَامِ السَّاعَةِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ مَا اَعْدَدْتُ لَهَا كَبِيْرَ صَلٰوةٍ وَلَا صَوْمٍ اِلَّا اَنِّيْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ فَمَا رَاَيْتُ فَرِحَ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرَحَهُمْ بِهَا۔

روایت ہے انس رضؓ سے کہ آیا ایک مرد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی اس نے یا رسول اللہ کب ہے قائم ہونا قیامت کا سو کھڑے ہو گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی طرف پھر جب تمام فرما چکے اپنی نماز، فرمایا آپ نے کہاں ہے وہ سائل جو قیام ساعت کا وقت پوچھتا تھا سو عرض کی اس نے کہ میں ہوں یا رسول اللہ فرمایا آپ نے کیا تیار کیا تو نے قیامت کے لیے عرض کی اس نے یا رسول اللہ نہیں تیار کی میں نے اس کے لیے بڑی بڑی نمازیں نہ بہت روزے مگر اتنا ہی کہ میں دوست رکھتا اللہ کو اور اس کے رسول کو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی اسی کے ساتھ ہو گا۔ یعنی قیامت میں جسے دوست رکھتا ہے اور تو بھی اسی کے ساتھ ہو گا جسے دوست رکھتا ہے۔ راوی کہتا ہے نہ دیکھا میں نے مسلمانوں کو کہ خوش ہوئے ہوں بعد اسلام کے اتنا جتنا کہ خوش ہوئے اس حدیث سے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ جَهْوَرِيُّ الصَّوْتِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔

روایت ہے صفوان بن عسال سے کہ آیا ایک اعرابی بلند آواز اور عرض کی اس نے یا محمدؐ آدمی دوست رکھتا ہے ایک قوم کو۔ اور نہیں ملا ان سے یعنی عمل میں ان کے برابر نہیں یا وہ اس پر زماناً مقدم ہیں۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی اسی کے ساتھ ہے یعنی قیامت میں جسے دوست رکھتا ہے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے روایت کی ہم سے احمد بن عبدہ ضبی نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے زر سے انہوں نے صفوان سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث محمود کی مانند۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مترجم: قولہ فرمایا آپ نے کیا تیار کیا آہ، یعنی سوال کرنا قیامت کے وقت سے دلالت کرتا ہے کہ تو نے بہت کچھ عبادت اور حسن اطاعت طیار کی ہے کہ اس کے اجور ملنے کے لیے قیامت میں جلدی کرتا ہے اور یہ سوال حضرت کا کمال حکمت اور غایت فطانت اور نہایت ذکاوت پر دال ہے پھر اس نے عاجزانہ جواب دیا کہ سوائے محبت الٰہی کے اور الفت رسول الٰہی کے جیب عمل خالی ہے نہ کثرت صلوٰۃ ساتھ ہے نہ وفور صیام فرمایا آپ نے تو ملحق ہے اپنی محبوب قوم سے گویا اشارہ کیا اس آیت مبارکہ کی طرف فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا۔ یعنی اطاعت کرنے والے اللہ اور رسول کے ان لوگوں کے ساتھ ہیں جن پر انعام کیا اللہ تعالیٰ نے نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں اور صالحوں سے اور نیک ہے ان کا رفیق انتہیٰ، ایسا ہی ذکر کیا طیبی نے اور مجمع میں ہے کہ معیت مستلزم تساوی درجات کے نہیں انتہیٰ اور شرح مسلم میں بھی کہا ہے کہ محب قوم جو اس قوم کے ساتھ ہوگا اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ مرتبہ اور جزا اس کی مثل ان کے ہو جاوے من جمیع الوجوہ، واللہ اعلم فقیر کہتا ہے جیسے کوئی کسی بادشاہ کے قافلہ میں ہوا سے کہہ سکتے ہیں کہ بادشاہ کے ساتھ ہے اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ بھی بادشاہ ہو جاوے مگر یہ معیت جب بھی فضیلت سے خالی نہیں۔

بَابٌ فِیْ حُسْنِ الظَّنِّ بِاللّٰهِ تَعَالٰی

باب اللہ عزوجل کے ساتھ حسن ظن رکھنے کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا دَعَانِیْ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں اور میں اسکے ساتھ ہوں وہ جب مجھے پکارے

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْبِرِّ وَالْاِثْمِ

باب نیکی بدی کی پہچان میں

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِیْ نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ یَّطَّلِعَ النَّاسُ عَلَیْهِ۔

روایت ہے نواس بن سمعانؓ سے کہ ایک مرد نے پوچھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقت نیکی اور بدی کی فرمایا آپ نے نیکی حسن خلق ہے اور بدی جو تیرے دل میں چبھے اور برا جانے تو کہ لوگ اس پر مطلع ہوں۔

ف: روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے مانند اس کے مگر انہوں نے اس روایت میں کہا کہ پوچھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابٌ مَا جَآءَ فِی الْحُبِّ فِی اللّٰهِ

باب حب فی اللہ کے بیان میں

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

روایت ہے معاذ بن جبلؓ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِیْ جَلَالِیْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ

ارشاد کرتا ہے کہ محبت کرنے والے آپس میں میری بزرگی کے لیے ان کے واسطے منبر ہیں نور کے کہ رشک کرتے ہیں ان پر پیغمبر اور شہید

ف: اس باب میں ابی الدرداء اور ابن مسعود اور عبادہ بن صامت اور ابی مالک اشعری اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو مسلم خولانی کا نام عبداللہ بن ثوب ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَّشَابٌّ نَشَاَ بِعِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ كَانَ قَلْبُهٗ مُعَلَّقًا بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰى يَعُوْدَ اِلَيْهِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ فَاجْتَمَعَا عَلٰى ذٰلِكَ وَتَفَرَّقَا وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ۔

روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات شخص ہیں کہ اللہ تعالٰے ان کو اپنے سایہ میں رکھے گا جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا سوا اس کے سایہ کے پہلے ان میں امام عادل ہے۔ دوسرے وہ جوان کہ بڑھا ہوا ہو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں تیسرے وہ کہ دل لگا ہوا ہو اس کا مسجد میں جب وہ نکلا مسجد میں سے جب تک کہ لوٹ کر نہ جاوے اس میں چوتھے وہ شخص کہ محبت رکھتے ہیں خالص اللہ تعالٰے کے واسطے جمع ہوتے ہیں اسی کے واسطے اور جدا ہوتے ہیں اسی کے واسطے پانچویں وہ شخص کہ یاد کیا اس نے اللہ تعالیٰ کو خالی مکان میں اور جوش کر آئیں اس کی آنکھیں یعنی خوف الٰہی یا ذوق شوق سے رونے لگا۔ چھٹے وہ شخص کہ بلایا اس کو ایک عورت حسب وہ جمال والی نے یعنی زنا کی طرف اور اس نے کہا کہ میں ڈرتا ہوں اللہ عزّ وجل سے ساتویں وہ شخص کہ صدقہ دیا اس نے کچھ اور چھپایا اس کو یہاں تک کہ نہ جانا اس کے بائیں ہاتھ نے کہ کیا دیتا ہے داہنا ہاتھ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی مروی ہوئی ہے یہ حدیث مالک بن انس سے کئی سندوں سے مثل اس کی اور اس میں شک کیا اور کہا روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یا ابی سعیدؓ سے اور روایت کی عبداللہ بن عمر نے خبیب بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہم سے سوار بن عبداللہ اور محمد بن مثنی نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے یحیٰی بن سعید نے انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے خبیب بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مالک بن انس رضؓ کی حدیث کے مانند معنوں میں مگر اس میں اتنا کہا ہے کہ تیسرا شخص وہ ہے کہ دل اس کا لگا ہو مساجد میں اور ذات حسب کی جگہ ذات منصب کہا۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ اِعْلَامِ الْحُبِّ

باب اعلام محبت کے بیان میں

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يْكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحَبَّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُعْلِمْهُ اِيَّاهُ

روایت ہے مقدام بن معدیکربؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دوست رکھے کوئی تم میں کا اپنے بھائی کو تو چاہیے کہ اس کو خبر کر دے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف: اس باب میں ابی ذرؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے حدیث مقدام بن معدیکرب کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

عَنْ يَزِيدَ بْنِ نُعَامَةَ الضَّبِّيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آخَا الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْيَسْأَلْهُ عَنِ اسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ وَمِمَّنْ هُوَ فَإِنَّهُ أَوْصَلُ لِلْمَوَدَّةِ۔

روایت ہے یزید بن نعامہ ضبی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بھائی چارہ کرے ایک مرد دوسرے مرد سے تو پوچھ لے ہر ایک دوسرے سے نام اُن کا اور نام اس کے باپ کا اور کس قبیلہ سے ہے وہ اس لیے کہ یہ خوب ملانے والا ہے محبت کا یعنی ترقی دینے والا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اور نہیں جانتے ہم کہ یزید بن نعامہ کو سماع ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہوا ہے ابن عمرؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس حدیث کی اور اس کی اسناد صحیح نہیں۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ الْمَدْحِ وَالْمَدَّاحِينَ — باب مدح کی کراہت میں

عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَأَثْنَى عَلَى أَمِيرٍ مِنَ الْأُمَرَاءِ فَجَعَلَ الْمِقْدَادُ ابْنُ الْأَسْوَدِ يَحْثُو فِي وَجْهِهِ التُّرَابَ وَقَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَحْثُوَ فِي وُجُوهِ الْمَدَّاحِينَ التُّرَابَ

روایت ہے ابی معمر سے کہا کہ کھڑا ہوا ایک مرد تعریف کرنے لگا کسی امیر کی امیروں میں سے سو ڈالنے لگے مقداد بن اسودؓ اس کے منہ میں مٹی اور فرمایا حکم کیا ہے ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مٹی ڈالیں ہم مدح کرنے والوں کے منہ میں۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی زائدہ نے یزید بن ابی زیاد سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس سے اور حدیث مجاہد کی ابی معمر سے صحیح تر ہے یعنی جس کا متن مذکور ہوا اور ابو معمر کا نام عبداللہ بن سخبرہ ہے اور مقداد بن اسود وہ مقداد بن عمرو کندی ہیں اور کنیت ان کی ابو معبد ہے اور منسوب ہیں وہ اسود بن عبد یغوث کی طرف اس لیے کہ انہوں نے ان کو متبنیٰ کیا تھا لڑکپن میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَحْثُوَ فِي أَفْوَاهِ الْمَدَّاحِينَ التُّرَابَ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا کہ حکم کیا ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خاک ڈالیں ہم مداحوں کے منہ میں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے ابی ہریرہؓ کی حدیث سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صُحْبَةِ الْمُؤْمِنِ — باب صحبت مومن کے بیان میں

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيٌّ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ انہوں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مت صحبت میں رہ مگر مومن کی اور نہ کھاوے کھانا تیرا مگر متقی۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ فِي الصَّبْرِ عَلَى الْبَلَاءِ

باب بلاؤں میں صبر کرنے کے بیان میں

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا وَإِذَا أَرَادَ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ أَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهِ حَتّٰى يُوَافِيَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ وَإِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضٰى وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ۔

روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کسی اپنے بندے کے ساتھ خیر کا جلدی گرفتار کرتا ہے اس کو دنیا کے عذاب میں اور جب ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ شر کا روک رکھتا ہے اس کے گناہوں کو سزا کو یہاں تک کہ پوری کر دیتا ہے اسے سزا قیامت کے دن اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے بڑا ثواب بڑی بلا کے ساتھ ہے یعنی جس کا ثواب زیادہ ہے آخرت میں اس کی بلا زیادہ ہے دنیا میں اور بے شک اللہ تعالیٰ جب دوست رکھتا ہے کسی قوم کو گرفتار کرتا ہے ان کو بلا میں پھر جو راضی رہے تقدیر الٰہی پر اس کے لیے رضا اس کی اور جو ناراض ہو اس سے اس کے لیے ناراضی ہے اس کی۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي وَائِلٍ يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَأَيْتُ الْوَجَعَ عَلٰى أَحَدٍ أَشَدَّ مِنْهُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے ابو وائل سے کہتے تھے کہ فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نہیں دیکھا میں نے کسی شخص کا درد سخت تر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے درد سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ سَعْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ يُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلٰى حَسَبِ دِينِهِ فَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهُ وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رِقَّةٌ ابْتُلِيَ عَلٰى قَدْرِ دِينِهِ فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتّٰى يَتْرُكَهُ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ۔

روایت ہے سعدؓ سے کہا عرض کی میں نے یا رسول اللہ کون لوگ زیادہ ہیں از روئے بلا کے فرمایا پیغمبر پھر جوان کی مثل ہوں پھر جو ان کی مثل ہوں یعنی اطاعت الٰہی اور سنت میں، بلا میں گرفتار کیا جاتا ہے آدمی موافق اپنے دین کے پھر اگر وہ اپنے دین میں سخت ہے زیادہ ہوتی ہے بلا اس کی اگر وہ اپنے دین میں نرم ہے مبتلا ہوتا ہے اپنے دین کے موافق پھر ہمیشہ رہتی ہے بلا بندہ پر یہاں تک کہ چھوڑ دیتی ہے اس کو کہ زمین پر چلتا ہے اور کوئی گناہ اس پر نہیں ہوتا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: پیغمبروں میں سے ہر ایک اکیلا سارے جہان سے متقابل ہوتا ہے اور کمال علوہمت اور وفور شجاعت سے کسی وقت کسی طرح دعوت سے باز نہیں آتا اور سارے جہان کے بدعتین فساق فجار ہر طرف سے اس پر ہجوم کرتے ہیں اور منافق بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر جانب سے اسے گھیر لیتے ہیں اور مخلصین موافقین ان مخالفین کی بہ نسبت اتنے بھی نہیں ہوتے کہ جیسے کالے بیل کے پیٹھ پر ایک دو بال سفید ہوں یہی سبب ہے ان کی شدت بلاء اور کثرت ابتلاء کا اور پھر جب وہ دنیا سے تشریف لے جاتے ہیں ہر طرف سے مبتدعین اور فساق جو اس کی صولت و شوکت سے سر دبائے گوشہ میں منزوی تھے سب برسر میدان آتے ہیں اور جس کو اس نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طریقہ مسنونہ پر اور صراطِ محمودہ پر پاتے ہیں طرح طرح کی تکالیف و مصائب پہنچاتے ہیں غرض یہی سلسلہ ان کے اتباع اور اتباعِ اتباع میں جاری رہتا ہے۔ خوب کہا ہے کسی بزرگ نے کہ سنت ہمیشہ ظالم اور مظلوم کے بیچ میں رہتی ہے مظلوم اس کا عامل ہوتا ہے اور ظالم اپنا حتم کھوتا ہے مظلوم مرحوم ہے ظالم مرجوم علیٰ ہذا القیاس اخوان زمان بھی اسی اوصاف سے موصوف ہیں اور انہیں کمالات میں معروف واللہ کہ ان کے سامنے منکر معروف ہے اور معروف منکر، سنت کے عدو بدعت خو عقیدۂ حقہ کے دشمنِ جانی، عقائد باطلہ کے دوستِ جاودانی محدثین کے عقائد پاکیزہ کی مذمت اور ان کے پیروں کی تکفیر کو بکو ہے اور ہمیشہ محدثات امور اور بدعات بے نور کی جستجو۔

اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اِتِّبَاعَهٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اِجْتِنَابَهٗ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِيْ نَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَمَالِهٖ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتی ہے مومن مرد پر بلاء اور مومن عورت پر اس کی ذات اور اولاد اور مال میں یہاں تک کہ ملتا ہے وہ اللہ تعالےٰ سے اور اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس باب میں ابوہریرہ اور حذیفہ بن یمان کی بہن سے بھی روایت ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ ذَهَابِ الْبَصَرِ۔

باب آنکھیں جاتی رہنے کے بیان میں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ اِذَا اَخَذْتُ كَرِيْمَتَيْ عَبْدِيْ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهٗ جَزَاءٌ عِنْدِيْ اِلَّا الْجَنَّةَ۔

روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب لیں میں نے دو پیاریاں اپنے بندے کی دنیا میں یعنی آنکھیں نہیں ہے اس کا کچھ بدلہ میرے نزدیک مگر جنت۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور زید بن ارقمؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور ابوظلال کا نام ہلال ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَفَعَهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ اَذْهَبْتُ حَبِيْبَتَيْهِ فَصَبَرَ وَاحْتَسَبَ لَمْ اَرْضَ لَهٗ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے مرفوع کیا انہوں نے اس حدیث کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا آپ نے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے جس کی دونوں پیاریاں لے جاؤں میں یعنی آنکھیں اور وہ صبر کرے اور ثواب چاہے یعنی تقدیر پر راضی رہے یعنی شکایت نہ کرے نہیں راضی ہوں گا میں اس کے لیے کسی بدلا دینے پر سوائے جنت کے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف اس باب میں عرباض بن ساریہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوَدُّ اَهْلُ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِيْنَ يُعْطَى اَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ اَنَّ جُلُوْدَهُمْ كَانَتْ قُرِضَتْ فِي الدُّنْيَا بِالْمَقَارِيْضِ۔

روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دوست رکھیں گے اہل عافیت قیامت کے دن جب ملے گا بلا والوں کو ثواب کہ کاش کہ کتری جاتیں کھالیں ان کی دنیا میں قینچیوں سے یعنی تاکہ وہ بھی ثواب مذکور کے مستحق ہوتے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے اس اسناد سے مگر اسی روایت سے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے طلحہ بن مصرف سے انہوں نے مسروق سے کچھ مضمون اس کا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَمُوْتُ اِلَّا نَدِمَ قَالُوْا وَمَا نَدَامَتُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ اَنْ لَا يَكُوْنَ ازْدَادَ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا نَدِمَ اَنْ لَا يَكُوْنَ نَزَعَ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نہیں ہے کہ مرکر نادم نہ ہو پوچھا اصحاب نے کیا سبب ہے ندامت کا یارسول اللہ فرمایا اگر نیک ہے اس لیے نادم ہے کہ میں نے نیکی زیادہ نہ کی اور اگر بد ہے نادم ہے کہ میں نے اپنے نفس کو کیوں نہ نکالا اس بدی سے۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور یحییٰ بن عبید اللہ میں کلام کیا شعبہ نے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَخْتِلُوْنَ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ يَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُوْدَ الضَّاْنِ مِنَ اللِّيْنِ اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ السُّكَّرِ وَقُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الذِّئَابِ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَبِيْ يَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِئُوْنَ فَبِيْ حَلَفْتُ لَاَبْعَثَنَّ عَلٰى اُولٰٓئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ مِنْهُمْ حَيْرَانًا۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلیں گے آخر زمانہ میں کچھ لوگ اور طلب کریں گے دنیا کو ساتھ دین کے یعنی کمالات دینیہ حاصل کریں گے طلب دنیا کے واسطے پہنیں گے لوگوں کو معتقد کرنے کو کھالیں دنبوں کی نرمی سے زبانیں ان کی میٹھی ہیں شکر سے زیادہ دل ان کے بدتر ہیں بھیڑیوں کے دلوں سے فرماتا ہے اللہ عزوجل کیا تم ساتھ میرے مغرور ہوئے یا مجھ پر جرأت کرتے ہو سو میں اپنی ذات مقدس کی قسم کھاتا ہوں کہ اٹھاؤں گا ان پر ایک ایسا فتنہ کہ حیران رہ جاویگا اس میں ان کا عقلمند بھی۔ ف: اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لَقَدْ خَلَقْتُ خَلْقًا اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَقُلُوْبُهُمْ اَمَرُّ مِنَ الصَّبِرِ فَبِيْ حَلَفْتُ

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پیدا کی ہے میں نے ایک خلق کہ زبانیں ان کی شیریں ہیں شہد سے زیادہ اور دل ان کے کڑوے ہیں صبر سے زیادہ سو میں قسم کھاتا ہوں اپنی ذات

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَأُتِيحَنَّهُمْ[له] فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيمَ مِنْهُمْ حَيْرَانًا فَبِي تَغْتَرُّونَ أَمْ عَلَيَّ تَجْتَرِئُونَ۔

مقدس کی کہ اُٹھاؤں گا میں ان کے لیے ایسا فتنہ کہ عقلمند بھی اس میں حیران ہو جاوے سو وہ کیا میرے ساتھ غرور کرتے ہیں یا مجھ پہ جرأت کرتے ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عمرؓ کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

مترجم: اگرچہ محدثین نے ان احادیث کا مورد خوارج وغیرہ کو کہا ہے مگر عموم الفاظ میں ہمارے زمانہ کے مبتدعین مشائخ بھی اس میں داخل ہیں کہ شیریں زبانی ان کی اس قدر ہے کہ کمینوں تک سے بھی سوائے آقاں جان کے بات نہیں کرتے اور غایت شیریں زبانی اور خوش خلقی انہوں نے امر معروف اور نہی منکر کے ترک میں سمجھ رکھی ہے بلکہ آمران بالمعروف کو بد خلق و ترشرو قرار دیتے ہیں اور قلوب ان کے بسبب عقائد فاسدہ اور معتقدات شرکیہ کے گرگ دین ہیں اور باوجود کثرت ابتداع اور ترک اتباع کے اپنے حال پر ایسے مغرور ہیں اور اعمال پر اس قدر معجب ہیں کہ خدا کی پناہ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ مرگ چھالا ان کا بچھونا ہے شب و روز اسی پر سونا ہے اللہ عزوجل کے ساتھ ہزاروں بے ادبیاں کرتے ہیں اور اس منتقم حقیقی کی خدمت میں سینکڑوں گستاخیاں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي حِفْظِ اللِّسَانِ

باب زبان کی حفاظت میں

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا النَّجَاةُ قَالَ أَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلَى خَطِيئَتِكَ۔

روایت ہے عقبہ بن عامرؓ سے کہ کہا انہوں نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ کیا صورت ہے نجات کی فرمایا آپ نے اختیار میں کر اور روک رکھ اپنی زبان اور جگہ دیوے تجھ کو گھر تیرا یعنی خانہ نشین ہو جا اور روتا رہ اپنی خطا پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَفَعَهُ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ فَإِنَّ الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُولُ اتَّقِ اللّٰهَ فِينَا فَإِنَّمَا نَحْنُ بِكَ فَإِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَإِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا

روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے مرفوع کیا انہوں نے اس حدیث کو یعنی قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرایا کہ فرمایا آپ نے جب صبح کرتا ہے آدمی سب اعضا اس کے عاجزی کرتے ہیں زبان کے آگے اور کہتے ہیں ڈر تو اللہ تعالیٰ سے ہمارے مقدمہ میں اس لیے کہ ہم تیرے ساتھ ہیں اگر تو سیدھی ہوئی تو ہم سب سیدھے ہوئے اور اگر تو ٹیڑھی ہوئی تو ہم سب ٹیڑھے ہوئے۔

ف: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے حماد بن زید سے مانند اس کے اور مرفوع نہ کیا اس کو اور یہ زیادہ صحیح ہے محمد بن موسیٰ کی حدیث سے۔ اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر حماد کی روایت سے اور روایت کی یہ کئی لوگوں نے

له أتاحه له كذا أي قدّره له وأنزله به ۱۲ مجمع۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حماد بن زید سے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَتَوَكَّلُ لِيْ مَابَيْنَ لِحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اَتَوَكَّلُ لَهٗ بِالْجَنَّةِ۔

روایت ہے سہل بن سعد سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ضامن ہو مجھ سے اپنی دونوں ڈاڑھوں اور دونوں پیروں کے بیچ کی چیز کا ضامن ہوں گا میں اس کے لیے جنت کا۔

ف: اس باب میں ابوہریرہؓ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم ڈاڑھوں کے بیچ میں زبان ہے اس کا ضامن ہونا یہ کہ کذب و غیبت و بہتان و افتراء و کلمات کفر سے اسے بچاوے اور پیروں کے بیچ میں عورت غلیظہ اس کا ضامن ہونا یہ کہ زنا و لواطت و سحاق و زلق سے بچاوے چونکہ ان دونوں اعضاء سے بڑے بڑے گناہ واقع ہوتے ہیں اس لیے خاص کر لیا ان کو ساتھ ذکر کے اور یقین ہے کہ جب آدمی ان اعضاء کی آفات سے محفوظ رہے گا تو اور بلیات سے بھی غالب ہے کہ بچتا رہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَاهُ اللّٰهُ شَرَّ مَا بَيْنَ لِحْيَيْهِ وَشَرَّ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کو بچایا اللہ تعالیٰ نے دونوں ڈاڑھوں کے درمیان اور دونوں پیروں کے درمیان کی چیز کے فساد سے داخل ہوا وہ جنت میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوحازم جو سہل بن سعد سے راوی ہیں وہ ابوحازم زاہد مدینی ہیں نام ان کا سلمہ بن دینار ہے اور وہ ابوحازم جو ابوہریرہؓ سے راوی ہیں نام ان کا سلمان بن اشجعی ہے وہ مولیٰ ہیں عزۃ الاشجعیۃ کے اور وہ کوفی ہیں۔

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ حَدِّثْنِيْ بِاَمْرٍ اَعْتَصِمُ بِهٖ قَالَ قُلْ رَبِّيَ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ فَاَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهٖ ثُمَّ قَالَ هٰذَا۔

روایت ہے سفیان بن عبداللہ سے کہا عرض کی میں نے یا رسول اللہ بیان فرمائیں مجھ سے ایک ایسی بات کہ مضبوط پکڑوں میں اس کو فرمایا آپ نے کہ تو رب میرا اللہ ہے پھر قائم رہ اس بات پر پھر عرض کی میں نے یا رسول اللہ کیا چیز ہے خوف کی اور کس چیز سے ڈرتے ہیں آپ مجھ سے سو پکڑی آپ نے اپنی زبان اور فرمایا یہ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی کئی سندوں سے سفیان بن عبداللہ ثقفی سے۔

مترجم یعنی اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا قائل ہونا اور اس پر استقامت کرنا اس میں سب دینداری کا معاملہ داخل ہو گیا اس لیے کہ ربوبیت اس کی مستلزم ہے اس کی عبادت و طاعت کو اور عبادت اس کی دو قسم ہے ایک دل سے یعنی عقائد صحیحہ حاصل کرنا دوسرے جوارح سے یعنی اعمال صالحہ بجا لانا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ وَإِنَّ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِي۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مت کلام زیادہ کرو سوا ذکر الٰہی کے اس لیے کہ کثرت کلام کی بغیر ذکر الٰہی کے سبب ہے دل کی سختی کا اور دور تر آدمیوں کا اللہ تعالےٰ سے سخت دل والا ہے۔

ف: روایت کی ہم سے ابوبکر بن ابی النضر نے انہوں نے ابی النضر سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے معنوں میں یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر ابراہیم بن عبداللہ بن حاطب کی روایت سے۔

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ كَلَامِ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهُ إِلَّا أَمْرٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ ذِكْرُ اللّٰهِ۔

روایت ہے ام حبیبہؓ سے جو بی بی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنی باتیں انسان کی ہیں سب اس کی گردن پر ہیں نہیں ہے اس کو کچھ ثواب مگر امر بالمعروف اور نہی منکر یا ذکر الٰہی۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر محمد بن یزید بن خنیس کی روایت سے۔

باب ان حقوق کے بیان میں جو سلمان بیان کرتے ہیں

عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ آخَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ فَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً قَالَ مَا شَأْنُكِ مُتَبَذِّلَةً قَالَتْ إِنَّ أَخَاكَ أَبَا الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا قَالَتْ فَلَمَّا جَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ قَرَّبَ إِلَيْهِ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ فَإِنِّي صَائِمٌ قَالَ مَا أَنَا بِآكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ قَالَ فَأَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لِيَقُومَ فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَقُومَ قَالَ لَهُ نَمْ فَنَامَ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الصُّبْحِ قَالَ لَهُ سَلْمَانُ قُمِ الْآنَ فَقَامَا فَصَلَّيَا فَقَالَ إِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِرَبِّكَ

روایت ہے ابی جحیفہ سے کہا کہ بھائی چارہ کروا دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان اور ابی الدرداء میں پھر ملاقات کو آئے سلمان ابی الدرداء کے یہاں اور دیکھا ام الدرداء یعنی ان کی بیوی کو میلی کچیلی پوچھا کیا حال ہے تمہارا تم میلی کچیلی ہو رہی ہو وہ بولیں تمہارے بھائی ابوالدرداء کو کچھ رغبت نہیں دنیا کی کہا انہوں نے پھر جب آئے ابوالدرداء کھانا سامنے لائے سلمان کے اور کہا ابوالدرداء نے کہ تم کھاؤ میں روزے سے ہوں تو سلمان نے کہا میں ہرگز کھانے والا نہیں جب تک کہ تم نہ کھاؤ۔ کہا راوی نے پھر کھایا ابوالدرداء نے بھی پھر جب رات ہوئی گئے ابوالدرداء کہ نماز شب ادا کریں یعنی نوافل سو کہا ان سے سلمان نے سو جاؤ پھر وہ سو گئے پھر اٹھے کہ چلیں اور نماز پڑھیں پھر کہا سلمان نے سو جا پھر سو رہے پھر جب صبح نزدیک ہوئی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْكَ حَقًّا وَّ لِضَيْفِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّ اِنَّ لِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَاَعْطِ كُلَّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهٗ فَاَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَا ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ صَدَقَ سَلْمَانُ۔

یعنی تھوڑی شب رہی تو کہا سلمان نے کہ اٹھو اب پھر دونوں اٹھے اور نماز تہجد ادا کی پھر کہا سلمان نے ابوالدرداء سے کہ تمہارے نفس کا تم پر حق ہے یعنی کھانا پینا سونا وغیرہ ذالک اور تمہارے رب کا تم پر حق ہے یعنی صوم وصلوٰۃ وغیرہ اور تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے یعنی اطعام طعام وغیرہ اور تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے یعنی جماع ومباشرت وغیرہ پس ادا کرو ہر صاحب حق کا حق پھر دونوں حاضر ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا دونوں نے اس گفتگو کا جو آپس میں ہوئی تھی تو فرمایا آنحضرتؐ نے سچ کہا سلمان نے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے اور ابوالعمیس کا نام عتبہ بن عبداللہ ہے اور وہ بھائی ہیں عبدالرحمٰن بن عبداللہ المسعودی کے

مترجم: اس حدیث میں بڑے فوائد ہیں:

اوّل یہ کہ عبادت وہی ہے کہ موافق سنت کے ہو اور جو شخص سنت کی حد سے متجاوز ہوا اتلاف حقوق میں پھنسا۔ اور واللہ کہ کوئی پیر اور مرشد تجھ کو نہ ملے گا جو توسط حقیقی پر تجھے چلادے اور جمیع اطراف کی رعایت رکھے اور ہر حقوق کی مراعات کرے سنت رسول اللہ سے بڑھکر۔

دوسرے یہ کہ حق اخوت یہ ہے کہ تفقد کرنا بھائی کے حالات کا اور نصیحت کرنا جس میں بھلائی ہو دارین کی اور اپنے بھائی کی نصیحت کو قبول کرنا اور اس کی خاطر کے لیے نفل روزہ کھول دینا۔

تیسرے مسنون ہے، اوّل شب میں آرام فرمانا آخر شب کو زندہ رکھنا۔

چوتھے تفصیل حقوق کی اور حقوق دو حال سے خالی نہیں یا اپنے نفس کے یا غیر اپنے کے، نفس کے حقوق جیسے اکل و شرب ونوم ولباس اور بول وبراز سے فارغ ہونا کہ بعض اوقات مقدم ہے ان کا ادا کرنا حقوق الٰہیہ پر چنانچہ مدافعت اخبثین کے وقت نماز نہ پڑھنا چاہیے جب تک فارغ نہ ہو اور اسی طرح جب کھانا سامنے آوے تو پہلے کھانا کھالینا اور جب نیند کا غلبہ ہو سو رہنا۔ شارع نے اس کی اجازت دی۔ اسی لیے سلمان نے بھی اسی کو مقدم کیا اور چونکہ مشکوٰۃ نبوت سے قلبِ ان کا نورانی تھا پہلے اسی کو ذکر کیا۔ دوسرے قسم حقوق غیر ہیں کہ اس میں سب سے مقدم اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور وہ تین قسم ہے ایک متعلق ہے قلب سے اور وہ معرفت اس کی اور پہچاننا اس کی ذات وصفات کو اور مراد معرفت سے اس مقام میں وہ معرفت ہے جو انبیاء نے اپنی امتوں کو تعلیم کی ہے اور بندے اسی معرفت کے مکلف ہیں اور بروایات صحیحہ وباخبار صریحہ ہم تک پہنچی ہیں، نہ وہ معرفت کہ منکران نبوت اور اہل بدعت نے خود بخود گھڑلی ہے اور فلاسفہ یا ملاحدہ نے تصور کرلی ہے۔ دوسرے اطاعت اس کی جوارح سے جیسے صوم وصلوٰۃ تیسرے اطاعت اس کی مال سے جیسے ادائے زکوٰۃ وصدقات ومیراث وانفاق مال فی سبیل اللہ اور اطعام طعام یتامیٰ ومساکین وارامل کو اور دوسرے قسم حق غیر کے حقوق الٰہیہ کے بعد اپنے گھر والوں کے حق ہیں کہ لفظ اہل کا ان کو شامل ہے اور وہ نان ونفقہ ہے بیوی کا اور حسن معاشرت اور جماع ومباشرت اس کی اور سکنیٰ اور لباس موافق طاقت کے اور پرورش عیال کی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابٌ

عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ الْوَرْدِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى عَائِشَةَ أَنِ اكْتُبِي إِلَيَّ كِتَابًا تُوصِينِي فِيهِ وَ لَا تُكْثِرِي عَلَيَّ قَالَ فَكَتَبَتْ عَائِشَةُ إِلَى مُعَاوِيَةَ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ الْتَمَسَ رِضَا اللَّهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللَّهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَا النَّاسِ بِسَخَطِ اللَّهِ وَكَلَهُ اللَّهُ إِلَى النَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ ۔

باب اس بیان میں کہ رضائے الٰہی کو رضائے خلق پر مقدم رکھنا ضرور ہے

روایت ہے عبدالوہاب بن ورد سے کہ ایک مرد نے مدینہ کے کہا کہ لکھ بھیجا معاویہ نے حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف کہ مجھے ایک خط لکھیے اور اس میں وصیت کیجئے مجھ کو اور بہت نہ لکھیے کہا راوی نے پھر لکھوا بھیجا... حضرت ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے معاویہ کو کہ سلام علیک کے بعد معلوم کر میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جو ڈھونڈے اور طلب کرے رضامندی اللہ کی لوگوں کے غصہ میں کفایت کرے گا اللہ تعالیٰ لوگوں کی تکلیف کو اس سے اور جو ڈھونڈے رضامندی لوگوں کی اللہ تعالیٰ کے غصہ میں اللہ تعالیٰ مقرر کر دے گا انہیں لوگوں کو اس کے تکلیف دینے کے لیے اور سلام ہے تم پر،

روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے انہوں نے محمد بن یوسف سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ لکھ بھیجا انہوں نے حضرت معاویہ کو پھر ذکر کی حدیث ہم معنی حدیث اوّل کے اور مرفوع نہ کیا اس کو

مترجم یعنی ایک امر ایسا ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے اور لوگ غصہ ہوں گے تو اس میں جو اللہ کی رضامندی کے لیے قدم رکھے اور لوگوں کے غصہ ہونے سے خوف نہ کرے اللہ تعالیٰ اسے اپنی رضامندی بھی عنایت کرے گا اور لوگوں کے شر سے بھی محفوظ رکھے گا اور اگر لوگوں کی رضامندی سے اسے ترک کر دے اور خدا کی رضامندی کی پرواہ نہ کرے تو اللہ تعالیٰ انہیں لوگوں کے ہاتھ سے اسے ایذاء اور تکلیف پہنچاوے گا۔ اور اپنے فیض مدد سے محروم کرے گا اس حدیث میں بڑی تنبیہ ہے ان لوگوں کی جو بخوف خلق امر معروف اور نہی منکر چھوڑ کر بیٹھ رہیں اور ڈر کے مارے زبان نہیں کھولتے آخر جب وہ لوگ ہدایت پا جاتے ہیں خود ان کے دشمن ہو جاتے ہیں کہ یہ مولوی اتنے دن سے ہمارے شہر یا محلہ میں ہے اور ہم کو اس راہ نیک کی خبر نہ دی اور چاہ ضلالت سے نہ نکالا بے شک یہ ہمارا دشمن ہے اور اگر یہ معاملہ دنیا میں نہ ہو تو آخرت میں ہوتا ہے۔

أَبْوَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ یہ باب ہیں قیامت کے بیان میں

مترجم: قیامت اور قیام مصدر ہے کھڑا ہونا اور اصل اس کی قوام تھی واؤ بسبب کسرہ ماقبل کے مبدل بیا ہوا۔ یوم القیامۃ روز رستخیز یعنی قیامت کا دن اور روز قیامت شاید اس لیے کہا کہ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ لوگ کھڑے ہوں گے اس دن اپنے پروردگار کے آگے یا مشتق ہے قامَتِ السوق سے، عرب جب بازار گرم ہوتا ہے اور خوب چلنے لگتا ہے تو کہتا ہے قَامَتِ السُّوْقُ چونکہ اس دن بھی بازار دار وگیر گرم ہوگا اور مار دھاڑ کی راہ نکلے گی اور اعمال مقوم یا جرہ ہوں گے اور خریداران حور و قصور اور مشتریان نار و نور جمع ہوں گے اس لیے وہ دن مسمّٰی بقیامت ہوا یا مشتق ہے قامَ الامر سے جب کسی کا کام درست ہو جاتا ہے عرب کہتا ہے قَامَ امرہ چونکہ اس دن اہلِ حق کا سب کام درست ہو جائے گا جنت میں ان کا مقام اور روح و ریحان ان کا مکان ہو جائے گا اعداء ان کے فنافی النار دشمن داخل دار البوار ہو جاویں گے اس لیے وہ دن معروف بیوم القیامۃ ہوا یا مشتق ہے یہ لفظ قامت المرأۃ تنوح سے جب کوئی عورت نوحہ کرتے کھڑی ہوتی ہے عرب وہی کلمہ کہتا ہے چونکہ اس دن طالبانِ دنیا کہ مؤنثانِ حقیقی ہیں سر پہ ہاتھ رکھ کر روئیں گے اور اپنا منہ اشکِ ندامت سے دھوئیں گے اس لیے یہ دن مشہور بیوم القیامۃ ہوا۔ اسرار الفاتحہ میں ہے کہ قیامت کے ایک سو ایک نام ہیں۔ از انجملہ قرآن عظیم الشان میں سے چونتیس مذکور ہیں گیارہ ناموں میں یوم کا لفظ نہیں وہ یہ ہیں ساعۃ حاقہ صاخہ خافضہ رافعہ واقعہ راجفہ رادفہ طامہ، غاشیہ قارعہ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَۃُ اَلْحَاقَّۃُ مَا الْحَاقَّۃُ فَاِذَا جَآءَتِ الصَّاخَّۃُ خَافِضَۃٌ رَّافِعَۃٌ اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَۃُ تَرْجُفُ الرَّاجِفَۃُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَۃُ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّۃُ الْکُبْرٰی هَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَۃِ اَلْقَارِعَۃُ مَا الْقَارِعَۃُ اور تئیس ناموں میں یوم کا لفظ ہے وہ یہ ہیں آخر، ازفہ تلاق، تغابن تناد، جمع حسرت، حساب حق خروج خلود عبوس قمطریر، عظیم عسیر فصل، قیامت، معلوم مجموع مشہود وعید موعود دین قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْذِرْهُمْ یَوْمَ الْاٰزِفَۃِ یَوْمَ التَّلَاقِ ذٰلِکَ یَوْمُ التَّغَابُنِ اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمَ التَّنَادِ یَوْمَ یَجْمَعُکُمْ لِیَوْمِ الْجَمْعِ وَاَنْذِرْهُمْ یَوْمَ الْحَسْرَۃِ مَا تُوْعَدُوْنَ لِیَوْمِ الْحِسَابِ ذٰلِکَ الْیَوْمُ الْحَقُّ، ذٰلِکَ یَوْمُ الْخُرُوْجِ، ذٰلِکَ یَوْمُ الْخُلُوْدِ یَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِیْرًا اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ لِیَوْمٍ عَظِیْمٍ یَوْمٌ عَسِیْرٌ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ غَیْرُ یَسِیْرٍ یَوْمَ الْفَصْلِ جَمَعْنٰکُمْ لَآ اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیَامَۃِ، اِلٰی مِیْقَاتِ یَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ، ذٰلِکَ یَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ لَّهُ النَّاسُ، ذٰلِکَ یَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ذٰلِکَ یَوْمُ الْوَعِیْدِ وَالْیَوْمِ الْمَوْعُوْدِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اور خلاصہ احوال قیامت کئی چیزیں ہیں نفخ صور اور بعث یعنی قبروں سے اٹھنا اور حشر یعنی محشر کے میدان میں چلنا اور اطارت نامۂ اعمال اور میزان اور صراط اور حوض کوثر اور شفاعت اور اعراف اور نار اور درکات اور جنت اور درجات اور تفصیل ان اشیاء کی ضمن الواب میں مذکور ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ شَأْنِ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ

باب حساب وقصاص کے بیان میں

عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْکُمْ مِّنْ رَّجُلٍ اِلَّا سَیُکَلِّمُهٗ رَبُّهٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَلَیْسَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهٗ تَرْجُمَانٌ ثُمَّ یَنْظُرُ اَیْمَنَ مِنْهُ فَلَا یَرٰی

روایت ہے عدی بن حاتم سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی تم میں سے ایسا شخص نہیں ہے مگر کلام کرے گا وہ اپنے پروردگار سے قیامت کے دن اور نہ ہوگا اس کے اور اس کے بیچ میں کوئی ترجمان پھر دیکھے گا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَيْئًا إِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهُ ثُمَّ يَنْظُرُ أَشْأَمَ فَلَا يَرَى شَيْئًا إِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهُ ثُمَّ يَنْظُرُ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَقِيَ وَجْهَهُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ

وہ اپنی داہنی طرف پس دکھائی نہ دے گی اسے کوئی چیز مگر وہ جو آگے بھیجی اس نے یعنی عمل اپنے اور دیکھے گا اپنے بائیں طرف پس نہ دیکھے گا کوئی چیز مگر وہ چیز کہ آگے بھیجی اس نے پھر دیکھے گا اپنے منہ کے سامنے سو آگے نظر آوے گی اسکو دوزخ۔ کہا راوی نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو طاقت رکھے تم میں سے اور جس سے ہو سکے بچاوے اپنا منہ دوزخ سے اگرچہ ایک پھانک کھجور کی دے کر بچا سکے پھر جس سے ہو سکے اب کر لے۔

مترجم: جہمیہ ایک فرقہ ہے فرق باطلہ سے اور جہم بن صفوان کی طرف منسوب ہے اور منکر ہے صفات الٰہی کا اور رؤیت و کلام و استواء و نزول و مجئ کا کہ قرآن و احادیث میں مذکور ہے اور اکثر اہل اسلام میں خصوصاً اس زمان پر فتن میں عقائد باطلہ اس کے ایسے سمائے ہیں کہ چندیں ہزار عوام کالانعام بلکہ بعض خاص ناس بھی ان عقائد کو اہل سنت کے عقائد خیال کیے ہوئے ہیں حالانکہ وہ اسی گمراہ فرقہ کے عقائد باطلہ ...... ہیں اور ساتھ ہو گیا ہے اس فرقہ باطلہ کے ایک گروہ متکلمین کا کہ ترجیح دی انہوں نے عقائد فلاسفہ اور مفہومات حکماء کو کتاب و سنت پر اور انکار کیا انہوں نے نصوص قرآنیہ اور روایات صحیحہ کا جو وارد ہوئے تھے صفات الٰہیہ میں اور پھیل گیا فتنہ ان عقاید باطلہ کا ایک جہان میں، اور بہت بڑا مسئلہ کہ جس میں خلاف کیا جہمیہ نے اہل سنت کا یہی مسئلہ صفات ہے اور آیات و احادیث صفات میں تین قول ہیں اہل قبلہ کے اور ہر قول پر دو جماعتیں قائم ہیں، قول اول یہ کہ جاری کرو ان آیات و احادیث کو ظاہر پر، قول ثانی یہ کہ کل آیات و احادیث صفات خلاف ظاہر ہیں قول ثالث یہ کہ ان آیات و احادیث میں سکوت کرنا ضرور ہے۔ اب قول اوّل کی رو سے جو جاری کرنے والے ہیں ان آیات و احادیث کو ظاہر پر دو جماعتیں ہیں پہلی جماعت جاری کرتی ہے آیات کو اوپر ظاہر ان کے اور ٹھہراتی ہے ان کے ظاہر کو جنس سے صفات مخلوقات کے اور یہ لوگ مشبہ ہیں اور مذہب ان کا باطل ہے انکار کیا ان پر سلف نے اور اہل حق ان کی طرف متوجہ ہوئے رد کرنے کو۔ دوسری جماعت ان دونوں میں سے وہ ہے کہ جاری کرتی ہے ان آیتوں کو اوپر ظاہر ان کے جیسا کہ لائق ہے ساتھ بزرگی اللہ تعالےٰ کے جس طرح کہ جاری کرتی ہے اسم علیم و قدیر اور رب اور اللہ اور موجود اور ذات کا اور سوا ان کے اوپر ظاہر ان کے جیسا کہ لائق ہے ساتھ جلال اللہ عزوجل کے کیونکہ ظاہر ان صفات کا بیچ حق مخلوق کے یا جوہر ہیں نو پیدا یا عرض ہیں قائم ساتھ اس جوہر کے پس علم اور قدرت اور کلام اور مشیت اور رحمت اور رضا اور غضب اور مثل ان کے بندوں کے حق میں اعراض ہیں اور منہ اور ہاتھ اور آنکھ بندوں کے حق میں اجسام ہیں اور جب موصوف ہوا اللہ عزّ و جل اہل اثبات کے نزدیک ساتھ علم اور قدرت اور کلام و مشیت کے اگرچہ ان میں سے کوئی ایسا عرض نہیں کہ جاری ہوں اس پر صفتیں مخلوقین کی پس جائز ہوا یہ کہ ہو اللہ تعالےٰ کا منہ اور دونوں ہاتھ ایسی صفت اس کی کہ جاری نہ ہوں اس پر صفات مخلوقین کی اور یہ وہ مذہب ہے کہ حکایت کیا اس کو خطابی نے اور اور لوگوں نے سلف سے اور اسی پر دلالت کرتا ہے کلام جمہور سلف کا اور کلام باقی اماموں کا بھی اس کے مخالف نہیں اور یہ امر واضح ہے کیونکہ ذات مثل صفات ہوتی ہیں پس جب ذات الٰہی ثابت ہے حقیقۃً بغیر اس امر کے کہ جنس سے ذوات مخلوقات کی ہو اسی طرح

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفات اللہ کی ثابت ہیں حقیقۃً بغیر اس امر کے کہ جنس سے صفات مخلوقات کے ہوں پس اگر کوئی شخص کہے کہ نہیں سمجھتا ہوں میں علم اور ید کو مگر جنس سے اس علم اور ید کے جو مقرر اور مشہور ہیں کہا جاوے گا اس سے کس طرح سمجھتا ہے تو ذات الٰہی کو بغیر جنس مخلوقات کے اور یہ بات تو معلوم ہے کہ صفات ہر موصوف کے مناسب ہوتے ہیں اس کی ذات کے اور مناسب ہوتے ہیں اس کی حقیقت کے پس جو شخص یہ نہ سمجھے صفات رب کو کہ لیس کمثلہ شئی ہیں مگر مشابہ صفات مخلوقین کے پس گمراہ ہوا اپنی عقل میں اور دین میں، کیا خوب کہا ہے بعضوں نے جس وقت کہے تجھ کو جہمی کہ استواء کس طرح ہے اور کس طرح سے اترتا رب کا آسمان دنیا میں اور کس طرح ہیں دونوں ہاتھ اس کے یا مثل اس کے اور صفتوں کو کہے تو کہہ تو اس کو کہ کس طرح ہے وہ ذات اپنی میں جب کہے جہمی اس کے جواب میں کہ نہیں جانتا کوئی اس کو مگر وہی اور کنہ باری تعالیٰ کی غیر معلوم ہے واسطے بشر کے پس تو کہہ اس کو کہ علم کیفیت صفات کا مستلزم ہے علم کیفیت موصوف کو پس کیونکر معلوم ہو کیفیت اس کی صفت کی جس کی خود کیفیت معلوم[1] نہ ہو۔ اور وہ دو[2] گروہ کہ نفی کرتے ہیں ان آیات کے ظاہر کی یعنی کہتے ہیں کہ ان آیتوں کے باطن میں کوئی معنی ایسے نہیں ہیں کہ وہ صفت ہوں باری تعالیٰ کی بلکہ اللہ تعالیٰ کی کوئی ثبوتی صفت نہیں ہے بلکہ صفات اس کے یا سلبی ہیں یا اضافی یا مرکب ہیں ان دونوں سے اور ثابت کرتے بعض صفات کو کہ وہ صفات سبعہ ہیں یا ثمانیہ یا خمسہ عشر یعنی سات یا آٹھ یا پندرہ ہیں اور ثابت کرتے ہیں احوال کو نہ صفات کو جیسا کہ معلوم ہے مذاہب سے متکلمین کے پس یہ بھی دو قسم ہیں ایک قسم تاویل کرتے ہیں آیات کی اور مقرر کرتے ہیں مراد کو جیسے کہتے ہیں استواء بمعنی استولی ہے یعنی بمعنی غالب اور کہتے مراد استواء سے علو مکانی ہے اور قدر اور ظہور نور اس کے کا واسطے عرش کے یا بمعنی انتہا ہے خلق کی طرف اس کے اور سوا اس کے اور معانی جو متکلمین ذکر کرتے ہیں اور دوسری قسم کہتے ہیں کہ اللہ جانتا ہے ارادہ اپنا ان آیات سے لیکن اس قدر جانتے ہیں ہم کہ نہیں ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے ان آیات سے اثبات ایسی صفت کا جو خارج ہو جاوے ہمارے علم سے۔

اب رہا تیسرا قول یعنی سکوت اور توقف کرنا ان آیتوں میں ایک گروہ ان میں سے کہتا ہے جائز کہ ہووے مراد ان آیات سے ظاہر معنی ان کے کہ لائق ہوں ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور جائز ہے کہ نہ ہو صفت اللہ تعالیٰ کی اور اسی طرح کے اور اقوال ہیں ان کے اور یہ طریقہ ہے اکثر فقہاء وغیرہ کا اور دوسرا گروہ کہتا ہے کہ ہم بالکل خاموش ہیں ان سے اور نہیں پڑھتے اوپر تلاوت قرآن کے اور اوپر تلاوت حدیث کے یعنی اس کی قسمت میں صرف تلاوت کرنا ہے قرآن کا بے سمجھے اور روکتے ہیں دل اور زبان کو اپنی سب باتوں سے اور صواب اکثر آیات و احادیث کی رو سے قول اول میں طریقہ دوسرے گروہ کا ہے کہ دلالت کرتے ہیں آیات و احادیث کہ وہ تعالیٰ عرش پر ہے۔ انتہیٰ ما قال ابن تیمیہ فی الحمویہ۔

اقول غرض مذہب صحیح صفات میں یہی ہے کہ یہ سب صفات محمول ہیں اپنے معنیٰ ظاہری پر جیسا کہ شان الوہیت کے لائق ہیں بلا تشبیہ و تاویل و بلا کیفیت و تعطیل اور یہی مذہب ہے اکابر سلف اور صلحائے خلف کا اور صفات الٰہی سے کہ ناطق

---

[1] غرض یہی مذہب ہے محدثین اور اکابر سلف اور محققین خلف کا جمیع صفات الٰہیہ میں کہ حقائق ان کے ثابت ہیں اور کیفیات مجہول یعنی کہ حقیقت ذات ثابت ہے اور کیفیت اس کی مجہول ۱۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہوا اس کے ساتھ قرآن اور وارد ہوئیں اس کے ساتھ روایات صحیحہ نفس ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ناقلاً عن عیسیٰ علیہ السلام تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ اور اصابع چنانچہ وارد ہوا حدیث میں قلوب العباد بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ يُقَلِّبُهَا كَيْفَ يَشَاءُ اور مجی یعنی آنا اس باری تعالیٰ کا قیامت کے دن جیسا کہ فرمایا وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا اور قرب ہوتا ہے وہ اپنی خلق سے جیسا چاہیے چنانچہ فرمایا وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ اور اسی قبیل سے ہے دونوں ہاتھ یعنی فرمایا بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ اور یمین وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ اور قبضہ یعنی مٹھی وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اور قدم اور رجل اور وجہ اور عین اور نزول اور اتیان اور کلام اور قول اور ساق اور حقو اور جنب اور فوق اور استواء اور قوۃ اور قرب اور بُعد اور ضحک اور تعجب اور حب اور کراہت اور مقت اور رضا اور غضب اور سخط اور علم اور حیوٰۃ اور قدرت اور ارادہ اور مشیت اور سمع اور بصر اور معیت اور فرح وغیرہ کہ وارد ہوئے ہیں احادیث صحیحہ اور آیات قرآنیہ میں، اور داخل ہوا جہم بن صفوان امام مالک کی مجلس میں اور پڑھا الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى کو اور پوچھا کیف استوٰی یعنی کیونکر استوٰی کیا اللہ تعالیٰ نے عرش پر آپ نے فرمایا الاستواء معلوم والکیف مجہول والایمان بہ واجب والسؤال عنہ بدعۃ یعنی استوا باعتبار معنی ظاہری کے معلوم ہے اور کیفیت اس کی مثل کیفیت سائر صفات کے مجہول ہے اور ایمان اس کے لفظ و معنی پر واجب ہے اور سوال کیفیت سے بدعت ہے اور یہ ایک کلیہ ہے جمیع صفاتِ الٰہیہ میں مثل ید و وجہ وغیرہ کے جو اوپر مذکور ہوئے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عِنْدِ رَبِّهٖ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ وَمَاذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ۔

روایت ہے ابن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ ہٹیں گے دونوں قدم ابن آدم کے قیامت کے دن اس کے رب کے پاس سے یہاں تک کہ پوچھی جاویں اس سے پانچ چیزیں، اوّل عمر اس کی کہ کس میں صرف کی دوسرے جوانی اس کی کہ کس میں خرچ کی تیسرے مال اس کا کہ کہاں کمایا اور چوتھے کس کام میں لگایا پانچویں کیا عمل کیا اپنے علم میں سے۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے ابن مسعود کی روایت سے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں مگر حسین بن قیس کی اسناد سے اور حسین ضعیف ہیں حدیث میں اور اس باب میں ابی برزہ اور ابی سعید سے بھی روایت ہے۔

عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا عَبْدٍ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ عِلْمِهٖ فِيْمَا فَعَلَ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ وَعَنْ جِسْمِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ۔

روایت ہے ابی برزہ اسلمی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ہٹیں گے قدم کسی بندے کے یہاں تک کہ پوچھا جاوے اس سے کہ عمر اپنی کس میں فنا کی اور علم سے اپنے کس پر عمل کیا اور مال کہاں سے کمایا اور کس میں خرچ کیا اور جسم کو کس میں لگایا؟

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور سعید بن عبداللہ بن جریج مولیٰ ہیں ابی برزہ اسلمی کے اور ابوبرزہ اسلمی کا نام نضلہ بن عبید ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَدْرُونَ مَنِ الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِينَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُفْلِسُ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَوٰةٍ وَصِيَامٍ وَزَكٰوةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَأَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيُقْعَدُ فَيَقْتَصُّ هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْتَصَّ مَا عَلَيْهِ مِنَ الْخَطَايَا أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھلا خبر دو مجھے کہ مفلس کون ہے، عرض کی صحابہ نے کہ مفلس ہماری اصطلاح میں یارسول اللہ وہ ہے کہ درہم و متاع خانگی نہ رکھتا ہو فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مفلس میری امت میں وہ ہے کہ قیامت کے دن روزہ نماز اور زکوٰۃ لیکر آدمی اس صورت سے آئے گا کہ بُرا کہا ہو کسی کو اور گالی دی ہو کسی کو اور کھا گیا مال کسی کا اور بہایا گیا ہو خون کسی کا اور مارا ہو کسی کو پس بٹھاویں اس کو بدلہ میں دیویں مظلوموں کو نیکیاں اس کی پھر اگر نیکیاں اس کی تمام ہوگئیں اس سے پیشتر کہ بدلہ پورا ہو اس کے ظلموں کا تو لیے جاویں گناہ مظلوموں کے اور رکھ دیے جاویں اس پر اور ڈال دیا جاوے دوزخ میں

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ عَبْدًا كَانَتْ لِأَخِيهِ عِنْدَهُ مَظْلِمَةٌ فِي عِرْضٍ أَوْ مَالٍ فَجَاءَهُ فَاسْتَحَلَّهُ قَبْلَ أَنْ يُؤْخَذَ وَلَيْسَ ثَمَّ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ حَسَنَاتِهِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ حَمَلُوا عَلَيْهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِمْ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرے اللہ تعالےٰ اس بندے پر کہ جس پر کچھ مظلمہ ہو اپنے بھائی کا اس کی عزت یا مال میں پھر آیا وہ اور اس سے معاف کروا لیا قبل مؤاخذہ آخرت کے اور وہاں تو نہ ہوگا درہم اور نہ دینار پھر اگر ہوئیں ظالم کی نیکیاں لیا جاوے گا بدلہ اس کی نیکیوں سے اور اگر نہ ہوئیں نیکیاں رکھ دیئے جاویں گے گناہ مظلوم کے ظالم کی گردن پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی مالک بن انس نے سعید مقبری سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوقَ إِلَى أَهْلِهَا حَتَّى تُقَادَ الشَّاةُ الْجَلْحَاءُ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورے دیئے جاویں گے اہلِ حقوق کو حق ان کے یہاں تک بدلہ لیا جاوے گا بے سینگ والی بکری کا سینگ والی بکری سے۔

ف: اس باب میں ابی ذر اور عبداللہ بن انیس سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب عن المقداد صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا کان یوم القیامۃ ادنیت الشمس من العباد حتی تکون قید میل او اثنتین قال سلیم بن عامر لا ادری ای المیلین عنی امسافۃ الارض ام المیل الذی یکحل بہ العین قال فتصہرہم الشمس فیکونون فی العرق بقدر اعمالہم فمنہم من یاخذہ الی عقبیہ ومنہم من یاخذہ الی رکبتیہ ومنہم من یاخذہ الی حقوتہ ومنہم من یلجمہ الجاما فرأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشیر بیدہ الی فیہ ای یلجمہ الجاما۔

روایت ہے مقداد سے جو صحابی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جب ہوگا قیامت کا دن قریب کیا جاوے گا آفتاب بندوں سے یہاں تک کہ ہو جاوے گا بقدر ایک میل کے یا دو میل کے یعنی اتنے فاصلے پر ہوگا، کہا سلیم بن عامر نے نہیں جانتا میں کونسی میل مراد لی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا مراد لی مسافت زمین کی یعنی جسے کوس کہتے ہیں یا سلائی جس سے سرمہ لگاتے ہیں آنکھ میں پس فرمایا آپ نے پس پگھلا دیوے گا ان کو آفتاب پھر ڈوب جاویں گے وہ پسینے میں اپنے اعمال کے موافق سو کسی کو پہنچے گا پسینہ ایڑی تک کسی کو دونوں گھٹنوں تک کسی کو کمر تک کسی کو منہ تک کہ لگام کی مانند ہو جاوے گا پھر دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اشارہ فرماتے تھے اپنے دست مبارک سے اپنے منہ کی طرف یعنی پسینہ یوں لگ جاوے گا اس کے منہ تک جیسے لگام لگی ہوتی ہے۔

ف: اس باب میں ابن عمر اور ابی سعید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ابو زکریا نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہا حماد نے اور یہ روایت ہمارے نزدیک مرفوع ہے اور وہ تفسیر ہے اس آیت کی یوم یقوم الناس لرب العالمین یعنی جس دن کھڑے ہوں گے لوگ رب العالمین کے آگے فرمایا آپ نے کھڑے ہوں گے پسینے میں کہ ان کے آدھے کانوں تک ہوگا۔ یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے عیسیٰ سے انہوں نے ابن عون سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

باب ما جاء فی شان الحشر

باب حشر کے میدان میں

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحشر الناس یوم القیامۃ حفاۃ عراۃ غرلا کما خلقوا ثم قرأ کما بدأنا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین و اول من یکسی من الخلائق ابراہیم ویؤخذ من اصحابی برجال ذات الیمین وذات الشمال

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حشر میں لائے جائیں گے لوگ قیامت کے دن ننگے بدن ننگے پیر بغیر ختنہ کے پھر پڑھی آپ نے یہ آیت کما بدأنا اول خلق نعیدہ الآیۃ یعنی جیسے پہلے پیدا کیا ہم نے دوبارہ ویسے ہی پیدا کریں گے ہم وعدہ ہے ہمارے ذمہ پر بے شک ہم کرتے والے انہی اور پہلے جسے کپڑے پہنائے جاویں گے خلائق میں سے ابراہیم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاَقُوْلُ يَارَبِّ اَصْحَابِيْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ اِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔

علیہ السلام ہوں گے اور لے جائیں گے بعض اصحاب کو میری داہنے طرف یعنی عرش کے اور بعض کو بائیں طرف پھر میں کہوں گا یعنی بائیں طرف والوں کے لیے اے رب یہ اصحاب ہیں میرے پھر کہا جاوے گا کہ تم نہیں جانتے کہ کیا نئی بات نکالی انہوں نے بعد تمہارے اور ہمیشہ رہے گا پیچھے لوٹتے اپنی ایڑیوں پر جب سے کہ جدا ہوا تو ان سے سو کہوں گا میں جیسے کہا بندے صالح نے یعنی عیسیٰ علیہ السلام نے اِنْ تُعَذِّبْهُمْ الآیۃ یعنی اگر عذاب کرے تو ان کو تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو بخشے تو زبردست ہے حکمت والا۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے اور محمد بن مثنیٰ نے دونوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے مغیرہ سے پھر ذکر کی حدیث مانند حدیث مذکور کے۔

مترجم: اور پہلے جسے کپڑے پہنائے جائیں گے ابراہیمؑ ہوں گے اس لیے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کپڑے راہ خدا میں سب سے پہلے اتارے گئے اور آگ میں ڈالے گئے۔ قولہ اور بعض کو بائیں طرف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب تک عمل و ایمان درست نہ ہو آدمی عذاب سے بچ نہیں سکتا اگرچہ صحبت یافتہ رسولؐ کے ہوں پھر اور کسی صحبت پر متفخر ہونا اور مغرور ہو کر عمل میں سستی کرنا محض جہالت ہے اکثر صحبت یافتہ مشائخین کے اس مرض مہلک میں گرفتار ہیں۔ قولہ، تم نہیں جانتے کہ کیا نئی بات نکالی انہوں نے بعد تمہارے آہ۔ معلوم ہوا کہ دین میں نئی بات نکالنا اور اس پر عامل اور مصر ہونا اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں چنانچہ فرمایا آپ نے دوسرے مقام میں شَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا قولہ اور ہمیشہ رہے پیچھے لوٹتے اپنی ایڑیوں پر یعنی مرتد ہو گئے دین سے یعنی جیسے حضرت ابو بکرؓ کے وقت مانعان زکوٰۃ مرتد ہو گئے تھے۔

عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّكُمْ تُحْشَرُوْنَ رِجَالًا وَّرُكْبَانًا وَتُجَرُّوْنَ عَلٰى وُجُوْهِكُمْ

بسند مذکور روایت ہے کہ فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ تم میدان حشر میں لائے جاؤ گے پیدل اور سوار اور گھسیٹے جائیں گے بعض لوگ اپنے مونہوں پر

ف: اس باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَرْضِ

باب آخرت کی روبکاریوں کے بیان میں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلٰثَ عَرَضَاتٍ فَاَمَّا عَرْضَتَانِ فَجِدَالٌ وَّمَعَاذِيْرُ وَاَمَّا الْعَرْضَةُ الثَّالِثَةُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَطِيْرُ الصُّحُفُ فِي

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیے جاویں گے اور روبکاری میں آویں گے لوگ قیامت کے دن پھر دو بار میں گفت و شنید اور عذر و معذرت ہے اور تیسرے بار اڑیں گے نامہ اعمال ہاتھوں میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْاَيْدِىْ فَاٰخِذٌ بِيَمِيْنِهٖ وَاٰخِذٌ بِشِمَالِهٖ ـ

تو کوئی داہنے ہاتھ میں لینے والا ہے کوئی بائیں میں

ف : اور صحیح نہیں یہ حدیث اس نظر سے کہ حسن کو سماع نہیں ابی ہریرہؓ سے پس کوئی راوی دونوں کے بیچ میں چھوٹ گیا ہے اور سند متصل نہیں اور روایت کی بعضوں نے علی بن علی سے اور وہ رفاعی ہیں انہوں نے حسن سے انہوں نے ابوموسیٰ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ۔

بَابٌ مِّنْهُ

باب مناقشہ حساب کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيْرًا قَالَ ذٰلِكَ الْعَرْضُ ـ

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سختی کیا گیا اور نقیر و قطمیر سے پوچھا گیا حساب میں ہلاک ہوا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بے شک اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ جس کو کتاب ملی داہنے ہاتھ میں اس سے حساب لیا جاوے گا آسانی سے، فرمایا آپ نے وہ فقط عملوں کا روبرو کر دینا ہے

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ ایوب نے بھی ابن ابی ملیکہ سے ۔

بَابٌ مِّنْهُ

باب بندہ بے خیر کے بیان میں

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُجَاءُ بِابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهٗ بَذَجٌ فَيُوْقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اَعْطَيْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَاَنْعَمْتُ عَلَيْكَ فَمَاذَا صَنَعْتَ فَيَقُوْلُ جَمَعْتُهٗ وَثَمَّرْتُهٗ وَتَرَكْتُهٗ اَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِيْ اٰتِكَ بِهٖ كُلِّهٖ فَيَقُوْلُ لَهٗ اَرِنِيْ مَا قَدَّمْتَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ جَمَعْتُهٗ وَثَمَّرْتُهٗ وَتَرَكْتُهٗ اَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِيْ اٰتِكَ بِهٖ كُلِّهٖ فَاِذَا عَبْدٌ لَمْ يُقَدِّمْ خَيْرًا فَيُمْضٰى بِهٖ اِلَى النَّارِ ـ

روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے لائیں گے ایک ابن آدم کو قیامت کے دن گویا کہ وہ بچہ ہے بھیڑ یا کا یعنی کمال ذلت سے لاویں گے پھر کھڑا کیا جاوے گا اللہ تعالیٰ کے سامنے پھر فرماوے گا اللہ تعالیٰ دیا میں نے تجھ کو مال و اسباب اور عنایت کیے تجھ کو لونڈی اور غلام اور انعام کیا میں نے تجھ پر پھر کیا عمل کیا تو نے سو کہے گا جمع کیا میں نے اس مال کو اور بڑھایا اس کو اور چھوڑا اسے دنیا میں اس سے زیادہ کہ جتنا پہلے تھا سو مجھے پھر بھیج دنیا میں کہ اسے لیکر آؤں سب کا سب تب فرماوے گا اللہ تعالیٰ دکھا مجھے جو تو نے آگے بھیجا ہو یعنی صدقات و خیرات میں دیا ہو پھر وہ کہے گا اے رب میں نے تو جمع کیا اور بڑھایا اور چھوڑا اسے زیادہ اس سے کہ جتنا پہلے تھا سو مجھے پھر دنیا میں پھیر کہ میں سب لیکر آؤں اور یہ اس بندے کا حال ہوگا کہ اس نے کسی امر خیر میں مال نہ خرچا ہوگا پھر لے جائیں گے اسے دوزخ میں ۔

کہا ابوعیسیٰ نے اور روایت کی یہ حدیث کئی لوگوں نے حسن سے اور کہا اس کو انہیں کا قول اور مرفوع نہ کیا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقولہ نہ ٹھہرایا اور اسماعیل بن مسلم ضعیف سمجھے جاتے ہیں حدیث میں اور اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابی سعید خدری سے بھی روایت ہے ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَا قَالَ

روایت ہے ابی ہریرہؓ اور ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُؤْتیٰ بِالْعَبْدِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَیَقُوْلُ لَہٗ اَلَمْ اَجْعَلْ لَکَ سَمْعًا وَّبَصَرًا وَّمَالًا وَّوَلَدًا وَّسَخَّرْتُ لَکَ الْاَنْعَامَ وَالْحَرْثَ وَتَرَکْتُکَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ فَکُنْتَ تَظُنُّ اَنَّکَ مُلَاقِیْ یَوْمَکَ ھٰذَا فَیَقُوْلُ لَا فَیَقُوْلُ لَہٗ اَلْیَوْمَ اَنْسَاکَ کَمَا نَسِیْتَنِیْ۔

علیہ وسلم نے لائیں گے ایک بندہ کو قیامت کے دن اور فرما دے گا باری تعالیٰ اس سے کیوں میں نے تجھ کو نہ دیئے تھے کان اور آنکھ اور مال اور اولاد اور تابع نہ کر دیا تیرا چارپایوں کو اور کھیتی کو اور چھوڑ دیا تجھے کہ رئیس بنا پھرے قوم کا اور چوتھ لیا کرے ان سے پھر تجھے خیال تھا کہ ایک دن مجھ سے ملنا ہے تجھ کو اور وہ دن ہے آج کا سو وہ کہے گا مجھے تو خیال نہ تھا اس کا فرما دے گا اللہ تعالیٰ سو آج میں تجھے بھول جاتا ہوں جیسے تو مجھے بھول گیا تھا دنیا میں۔

مترجم: بھولنے سے مراد ہے کہ آج کے دن چھوڑ دوں گا میں تجھے عذاب میں پڑا رہے گا تو جیسے بھولی چیز پڑی رہتی ہے ایسے ہی تفسیر کی ہے بعض اہل علم نے اس آیت کی بھی فالیوم ننسٰھم یعنی آج کے دن ہم ان کو بھول جائیں گے یعنی چھوڑ دیں گے ان کو عذاب میں پڑا ہوا۔

بَابٌ مِّنْہُ　　باب زمین کی گواہی کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَرَءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَھَا قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارُھَا قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ اَخْبَارَھَا اَنْ تَشْھَدَ عَلٰی کُلِّ عَبْدٍ اَوْ اَمَۃٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰی ظَھْرِھَا اَنْ تَقُوْلَ عَمِلَ کَذَا وَکَذَا فِیْ یَوْمِ کَذَا وَکَذَا قَالَ بِھٰذَا اَمَرَھَا۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت یومئذ تحدث اخبارھا یعنی اس دن بیان کرے گی زمین اپنی خبریں پھر فرمایا اصحاب سے جانتے ہو تم کیا ہیں خبریں اس کی عرض کی انہوں نے اللہ اور رسول خوب جانتا ہے فرمایا آپ نے اخبار اس کے یہ ہیں کہ گواہی دے گی ہر غلام اور باندی پر اللہ تعالیٰ کے آگے اس عمل کے جو کیا اس نے اس کی پیٹھ پر اس طرح پر کہ کہے گی وہ عمل کیا اس نے ایسا اور ایسا فلاں فلاں دن میں فرمایا آپ نے اسی کا حکم دیا اس زمین کو اللہ تعالیٰ نے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی الصُّوْرِ　　باب صور کے بیان میں

مترجم: صور کی حقیقت میں کئی قول ہیں مفسرین کے بعضوں نے کہا وہ ایک قرن ہے کہ پھونکا جاتا ہے جس میں، مجاہد نے کہا صورت اس کی مانند بوق کے بعضوں نے کہا صور جمع ہے صورت کی اور یہی قول ہے حسن کا اور اصح قول اول ہے اور احادیث باب اس کی مؤید ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الصُّوْرُ قَالَ قَرْنٌ یُنْفَخُ فِیْہِ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے کہ آیا ایک گنوار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا صور کیا ہے فرمایا آپ نے ایک نرسنگا ہے کہ اس میں پھونکا جاوے گا قیامت کے دن۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث سلمان تیمی سے اور نہیں جانتے ہم اسے مگر انہی کی روایت سے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَكَیْفَ اَنْعَمُ وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدِ الْتَقَمَ الْقَرْنَ وَاسْتَمَعَ الْاُذُنَ مَتٰی یُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَیَنْفُخُ فَكَانَ ذٰلِكَ ثَقُلَ عَلٰی اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِیْلُ عَلَی اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا۔

روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیونکر آرام کروں میں اور صاحب قرن یعنی اسرافیل علیہ السلام قرن کو منہ میں لیے ہوئے اور کان لگائے ہوئے ہے کہ کب حکم ہووے پھونکنے کا کہ اسی وقت پھونک دے سو گویا یہ امر سخت گزرا اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پس فرمایا آپ نے کہو تم حسبنا اللہ ونعم الوکیل علی اللہ توکلنا یعنی کافی ہے ہم کو اللہ اور اچھا ہے وکیل اللہ پر توکل کیا ہم نے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے عطیہ سے اور انہوں نے روایت کی ابی سعید سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ شَانِ الصِّرَاطِ

باب صراط کے بیان میں

عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شِعَارُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَی الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ۔

روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شعار مومنوں کا پل صراط پر یہی ہے اے رب سلامت رکھ اے رب سلامت رکھ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر عبدالرحمن بن اسحاق کی روایت سے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّشْفَعَ لِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَقَالَ اَنَا فَاعِلٌ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَیْنَ اَطْلُبُكَ قَالَ اُطْلُبْنِیْ اَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِیْ عَلَی الصِّرَاطِ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَلْقَكَ عَلَی الصِّرَاطِ قَالَ فَاطْلُبْنِیْ عِنْدَ الْمِیْزَانِ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَلْقَكَ عِنْدَ الْمِیْزَانِ قَالَ فَاطْلُبْنِیْ عِنْدَ الْحَوْضِ فَاِنِّیْ لَا اُخْطِئُ هٰذِهِ الثَّلٰثَ الْمَوَاطِنَ۔

روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا سوال کیا اور درخواست کی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ شفاعت کریں میری قیامت کے دن فرمایا آپ نے میں کرنے والا ہوں پھر عرض کی میں نے یارسول اللہ کہاں ڈھونڈوں میں آپ کو فرمایا پہلے تو مجھے پل صراط پر ڈھونڈھیو میں نے کہا اگر وہاں نہ ملوں میں آپ سے، فرمایا آپ نے ڈھونڈو میزان کے پاس میں نے کہا اگر وہاں بھی نہ ملوں میں آپ سے فرمایا ڈھونڈھو مجھے حوض کوثر پر اور میں خطا نہ کروں گا ان تین مواطن سے یعنی خواہ مخواہ ملوں گا انہیں تین مقاموں میں سے کسی مقام پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے، غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے سند سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّفَاعَةِ — باب شفاعت کے بیان میں

مترجم شفع اور شفاعت مصدر ہے معنی اس کے سوال کرنا واسطے تجاوز کے جرائم وذنوب سے اور مُشَفِّع بکسرِ فاوہ شخص ہے کہ شفاعت قبول کرے اور بفتح فا جس کی شفاعت قبول کی جائے اور تشفیع قبول کرنا شفاعت کا اسی سے ہے حدیث اِشْفَعْ تُشَفَّعْ یعنی شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جاوے گی پس تُشَفَّعْ کا مصدر تشفیع ہے اور شفاعت پر جب الف لازم آتا ہے تو شفاعت عظمیٰ مراد ہوتی ہے۔ چنانچہ حدیث اعطیت الشفاعۃ میں شکر یہ ہے شفاعت عظمیٰ کے عنایت ہونے کا، ورنہ مطلق شفاعت عام ہے جمیع انبیاء بلکہ علماء اور شہداء کو بھی، یا مراد ہے شفاعت کبائر کی کہ مخصوص ہے بخاتم رسالتؐ کے ساتھ یا شفاعتِ مقبولہ کہ کبھی رد نہ ہو یا شفاعت اسکی کہ جس کے دل میں ذرہ بھر ایمان ہو اور شفاعت مطلق کئی قسم ہے یعنی سوا شفاعت عظمیٰ کے کبھی تثقیل اعمالِ امت کے لیے ہے میزان پر کبھی خروج کے لیے ہے نار سے کبھی ادخالِ جنت کے لیے بغیر حساب وکتاب کے کبھی تخفیف عذاب کے لیے اور تخفیف کبھی انواع عذاب میں ہے کبھی تقلیل مکث میں اسی طرح شفاعت کبھی رفع درجات کے لیے ہے جنت میں کبھی اسم جہنمی کے لیے بہشت میں کبھی اقامتِ قدم کے لیے صراط پر کبھی تکثیر حور کے لیے جنان میں اور حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا اَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ بفتح فاء ہے یعنی میں پہلے باب شفاعت کھولنے والا ہوں اور پہلا وہ شخص ہوں جس کی شفاعت قبول کی جاوے گی، اور فرمایا آپ نے انا اول شافع فی الجنۃ مراد اس سے دخولِ جنت ہے یا رفع درجات جنت میں اور نزولِ برکات بہشت میں، اور یہ جو وارد ہوا ہے حدیث میں فیوذن لہ فی الشفاعۃ مراد اس سے بمقامِ محمود ہے اور پہلے شفاعت اراحت اہلِ موقف کے لیے ہوگی ہول اور خوفِ قیامت سے اور اس شفاعت کے منکر معتزلہ بھی نہیں اور اسی طرح رفع درجات کے لیے جو شفاعت ہے معتزلہ کو انکار اسی شفاعت کا ہے جس میں خروج عن النار مذکور ہے اور اہلِ سنت کے نزدیک خروج عن النار بشفاعت انبیاء وصلحاء علی الخصوص بشفاعت سید الانبیاء وسند الاصفیاء باسانید صحیحہ ثابت ہے اور یہ جو وارد ہوا ہے حدیث میں کہ ابو طالب کو میری شفاعت نفع دے گی مراد اس سے تخفیف عذاب ہے نہ خروج عن النار اور شفاعت جیسے مفید ہے مشفع لہ کو ویسی ہی موجب ثواب واجر ہے شفیع کو چنانچہ وارد ہوا ہے اِشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا یعنی شفاعت کرو تاکہ اجر حاصل ہو اور آیہ من یشفع شفاعۃ حسنۃ بھی شاہد اس مقصود کی ہے اور شفع کے معنی لغت میں جوڑے کے ہیں چنانچہ والشفع والوتر میں یہی مراد ہے یعنی جفت اور طاق اور حدیث امر بلال ان یشفع الاذان میں بھی یہی مراد ہے یعنی اذان کے کلمے دو دو بار کہیں اور تکبیر کے ایک ایک بار اور بعض مفسرین نے کہا ہے کہ والشفع والوتر میں یوم النحر مراد ہے کہ ایام تشریق سے مل کر جفت ہو جاتا ہے اور وتر سے یوم عرفہ یا وتر سے ذات مقدس باری تعالیٰ مراد ہے کہ ثانی ونظیر اس کا مفقود ہے اور شفع سے مخلوقات کہ ہر ایک کا جفت وجوڑا موجود ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ فَاَكَلَهُ وَكَانَ يُعْجِبُهُ فَنَهَشَ مِنْهُ نَهْشَةً ثُمَّ قَالَ اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَلْ تَدْرُوْنَ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت پھر اٹھایا آپ نے اس میں سے دست اور اچھا لگتا تھا اور پسند آتا تھا وہ آپ کو پھر نوچا آپ نے ایک بار اس میں سے اپنے دندان مبارک یا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَوْمَ ذَاكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِيْ وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُو الشَّمْسُ مِنْهُمْ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيْقُوْنَ وَلَا يَحْتَمِلُوْنَ فَيَقُوْلُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ أَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ يَّشْفَعُ لَكُمْ إِلٰى رَبِّكُمْ فَيَقُوْلُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَلَيْكُمْ بِاٰدَمَ فَيَأْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهِ وَأَمَرَ الْمَلٰٓئِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ اِشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ أَلَا تَرٰى إِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ أَلَا تَرٰى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُوْلُ لَهُمْ اٰدَمُ إِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَإِنَّهٗ قَدْ نَهَانِيْ عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهٗ نَفْسِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ اِذْهَبُوْا إِلٰى غَيْرِيْ اِذْهَبُوْا إِلٰى نُوْحٍ فَيَأْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا نُوْحُ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ وَقَدْ سَمَّاكَ اللّٰهُ عَبْدًا شَكُوْرًا اِشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ أَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ أَلَا تَرٰى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُوْلُ لَهُمْ نُوْحٌ إِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَإِنَّهٗ قَدْ كَانَتْ لِيْ دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلٰى قَوْمِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ اِذْهَبُوْا إِلٰى غَيْرِيْ اِذْهَبُوْا إِلٰى إِبْرٰهِيْمَ فَيَأْتُوْنَ إِبْرٰهِيْمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا إِبْرٰهِيْمُ أَنْتَ نَبِيُّ اللّٰهِ وَخَلِيْلُهٗ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ اِشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ أَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ إِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ

ڈاڑھوں سے پھر فرمایا میں سردار ہوں آدمیوں کا قیامت کے دن تم جانتے ہو کہ کیوں اس لیے کہ جمع کرے گا اللہ عزّوجل اگلے پچھلے لوگوں کو ایک پٹپٹر زمین پہ پھر اس طرح اکٹھے ہوں گے کہ سُنا سکے گا ان کو آواز ایک پکارنے والا اور دیکھ سکے گا ان کو صاحب بصر اور قریب ہوگا ان سے آفتاب اور لوگوں میں غم و کرب اس درجہ پہنچ جاوے گا کہ طاقت نہ رکھ سکیں گے اور متحمل نہ ہو سکیں گے وہ اس کے کہیں گے بعضے لوگ بعض سے کیا نہیں دیکھتے ہو کہ کہاں تک پہنچی مصیبت تمہاری کیا دیکھتے نہیں تم ایسے شخص کو جو شفاعت کرے تمہارے رب کے پاس، سو کہیں گے بعضے بعض سے چلو تم آدم علیہ السلام کے پاس پھر آئیں گے وہ آدم علیہ السلام کے پاس اور کہیں گے تم ابوالبشر ہو پیدا کیا اللہ تعالےٰ نے آپ کو اپنے دستِ مبارک سے اور پھونکی آپ میں اپنی پیدا کی ہوئی روح اور حکم فرمایا فرشتوں کو کہ انہوں نے سجدہ کیا آپ کو سو شفاعت کیجیے ہماری اپنے رب کے پاس کیا دیکھتے نہیں آپ کہ ہم سب کس بلا میں گرفتار ہیں کیا دیکھتے نہیں آپ کہ کہاں تک پہنچی مصیبت ہماری سو کہیں گے ان کو آدم علیہ السلام کہ میرا رب آج ایسا غصہ ہوا ہے ایسا کبھی اس سے پہلے اور نہ غصہ ہوگا کبھی اس کے بعد اور اس نے مجھے منع فرمایا تھا ایک درخت سے سو نافرمانی کی میں نے اس تعالیٰ شانہٗ کی نفسی نفسی نفسی جاؤ تم کسی اور کے پاس جاؤ نوح علیہ السلام کے پاس پھر آئیں گے وہ سب نوح علیہ السلام کے پاس اور کہیں گے اے نوح تم پہلے رسول ہو کہ بھیجے گئے زمین والوں کی طرف اور نام رکھ دیا تمہارا اللہ جل جلالہٗ نے بندہ شکر گزار شفاعت کرو ہماری اپنے پروردگار کے پاس کیا نہیں دیکھتے ہو تم ہم کس بلا میں ہیں کیا نہیں دیکھتے تم کہ کہاں تک پہنچی مصیبت ہماری سو کہیں گے ان سے نوح علیہ السلام میرا رب آج کے دن غصہ میں ہے ایسا کہ کبھی غصہ میں نہ ہوا اس سے پہلے اور نہ غصہ ہوگا اس کے بعد اور میرے واسطے ایک دُعا ئے مقبول و مستجاب تھی تو وہ خرچ کر دی میں نے اپنی قوم کی ہلاکت کے لیے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنِّي قَدْ كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ فَذَكَرَهُنَّ أَبُو حَيَّانَ فِي الْحَدِيثِ نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى مُوسَى فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُونَ يَا مُوسَى أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ فَضَّلَكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَكَلَامِهِ عَلَى النَّاسِ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنِّي قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ أُومَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى عِيسَى فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُونَ يَا عِيسَى أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ عِيسَى إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَغُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَأَنْطَلِقُ فَآتِي تَحْتَ الْعَرْشِ فَأَخِرُّ سَاجِدًا لِرَبِّي ثُمَّ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَى أَحَدٍ قَبْلِي ثُمَّ يُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي يَا رَبِّ

نفسی نفسی جاؤ تم میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ ابراہیم علیہ السلام کے پاس اور کہیں گے اے ابراہیم تم نبی اللہ کے ہو اور خلیل یعنی دوست اس کے زمین والوں میں سے سو شفاعت کرو ہمارے واسطے اپنے رب کے پاس کیا نہیں دیکھتے ہو تم کہ ہم کس بلا میں ہیں سو وہ کہیں گے بے شک میرا رب ایسا غضب ناک ہے آج کے روز کہ کبھی ایسا نہ ہوا اور نہ ہوگا اور میں نے تین جھوٹ بولے پھر ذکر کیا ابوحیان نے اپنی روایت میں نفسی نفسی نفسی جاؤ تم کسی اور کے پاس سوا میرے جاؤ تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس پھر آئیں گے موسیٰ علیہ السلام کے پاس اور کہیں گے اے موسیٰ تم رسول ہو اللہ کے فضیلت دی تم کو اللہ تعالیٰ نے ساتھ اپنی رسالت کے اور کلام کے تمام لوگوں پر تم شفاعت کرو ہماری اپنے رب کے پاس کیا نہیں دیکھتے تم کہ ہم کس بلا میں ہیں سو وہ کہیں گے بے شک رب میرا آج کے روز اس قدر غضبناک ہے کہ کبھی ایسا نہ ہوا نہ ہوگا اور میں نے مار ڈالی ہے ایک جان یعنی قبطی کہ نہیں حکم ہوا تھا مجھے اس کے مارنے کا مجھے آج اپنی جان کی فکر ہے نفسی نفسی نفسی جاؤ تم میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس پھر آئیں گے سب عیسیٰ علیہ السلام کے پاس اور کہیں گے اے عیسیٰ تم رسول ہو اللہ تعالیٰ کے اور کلمہ اس کا کہ ڈالا اس نے مریم کی طرف یعنی بغیر اسباب ولادت کے فقط اللہ کے کن فرمانے سے پیدا ہو گئے ہو اور روح اس کی طرف سے اور کلام کیا تم نے لوگوں سے گود میں یعنی اپنی ماں کے تم شفاعت کرو ہماری اپنے پروردگار کے پاس کیا نہیں دیکھتے تم کہ ہم کس مصیبت میں ہیں پھر کہیں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بے شک آج میرا رب غصہ ہوا ایسا کہ کبھی نہ ہوا تھا اور نہ ہوگا اور نہ ذکر کیا حضرت عیسیٰ نے کسی اپنی خطا کا اور کہا نفسی نفسی جاؤ تم میرے سوا کسی اور کے پاس، جاؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو آئیں گے وہ سب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہیں گے اے محمدؐ تم رسول ہو اللہ عزوجل کے اور خاتم الانبیاء ہو اور بخشے گئے تمہارے لیے گناہ تمہارے اگلے پچھلے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أُمَّتِي يَا رَبِّ أُمَّتِي فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ وَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرَى۔

شفاعت کرو تم ہماری اپنے پروردگار کے پاس کیا نہیں دیکھتے آپ کہ ہم کس مصیبت اور بلا میں ہیں سو میں چلوں گا اور آؤں گا نیچے عرش کے اور گر پڑوں گا سجدہ میں اپنے رب کی تعظیم کے لیے پھر کھولے گا اللہ تعالیٰ میری جنان ولسان پر اپنی محامد اور حسن وثنا کو اس قدر کہ نہ کھولا ہوگا کسی پر مجھ سے پہلے پھر کہا جاوے گا مجھ سے اے محمدؐ اٹھاؤ سر اپنا اور سوال کرو تم پاؤ گے اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی پھر اٹھاؤں گا میں اپنا سر اور کہوں گا اے رب مانگتا ہوں میں نجات اور فلاح اپنی امت کی اے رب مانگتا ہوں میں نجات اور فلاح اپنی امت کی پھر فرماوے گا باری تعالیٰ شانہٗ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم داخل کرو تم اپنی امت میں سے ان لوگوں کو جن پر حساب وکتاب نہیں ہے داہنے دروازے میں جنت کے اور وہ لوگ شریک ہوں گے اور دروازوں میں سے بھی لوگوں کے یعنی داخل ہوتے ہیں پھر فرمایا قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ دو پٹ میں جنت کی پٹوں سے ایسا فاصلہ ہے جیسا مکہ اور ہجر میں یا جیسا مکہ اور بصریٰ میں۔

ف: اس باب میں ابی بکر صدیق اور انس اور عقبہ بن عامر اور ابی سعید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم قولہ، اٹھایا دست اور اچھا لگتا تھا آپ کو الخ دست چونکہ نجاست سے دور ہوتا ہے اسلیے حضرتؐ کو پسند تھا، قولہ فَنَهَشَ نَهْشَةً لعنی نوچا ایک بار نوچنا اور یہ لفظ بسین مہملہ بھی وارد ہوا ہے اور اگر بسین معجمہ پڑھا جائے تو معنی اس کے نوچنا گوشت کا ہڈی پر سے دانت کے کناروں سے اور بسین مہملہ نوچنا گوشت کا ڈاڑھوں سے (حلی ما قالہ الطیبی) قولہ میں سردار ہوں آدمیوں کا، غرض سید کے دو معنی ہیں اول مالک ومتصرف کہ جو چاہے سو کرے اس معنی کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز کے سید نہیں بلکہ سوا باری تعالیٰ کے یہ معنی کسی میں پائے نہیں جاتے۔ اس معنی سے حدیث میں وارد ہوا " السید ہو اللہ" یعنی سید اللہ ہی ہے اور دوسرے معنی یہ ہیں کہ جب مالک کا حکم مملوکوں کی طرف اترے تو پہلے اس شخص پر اترے اور وہ سب لوگوں کو سنا دیوے اس معنی کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سارے جہان کے سردار ہیں چنانچہ اس حدیث میں اس معنی کی تفصیل مذکور ہے قولہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست مبارک سے الخ اللہ جل جلالہ کی صفات میں سے ہے ید و وجہ وغیرہ اور ثابت ہیں وہ اس ذات مقدس کے لیے جیسے کہ ثابت ہیں سمع اور بصر اور ایمان ان سب پر ضرور ہے اور بلا تشبیہ اور بلا کیف ان کو ثابت کرنا پر ضرور ہے۔ نہیں انکار کیا ان کا مگر ملاعنہ جہمیہ نے خذلہم اللہ، اور فرمایا اللہ عزوجل نے لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ اور نہ انکار کیا اس کا آدم علیہ السلام کے شیطان نے بھی اور اگر مراد ہوتی ید سے قدرت وغیرہ تو فوراً کہتا وہ کہ کیا میں تیری قدرت سے نہیں بنا ہوں پس باطل ہوا قول ان کا جو تاویل کرتے ہیں اس کی ساتھ قدرت اور قوت وغیرہا کے اور نہ انکار کیا اس کا یہود نے بلکہ عیب لگایا اس کو مغلول ہونے کا باوجود اثبات ید کے اور ملعون ہوگئے وہ فقط عیب لگانے سے اس میں پھر کیا حال ہوگا ان کا جو بالکل اس کی نفی کے درپے ہیں اور تفسیر معالم التنزیل میں ہے يَدُ اللهِ صِفَةٌ مِنْ ذَاتِهِ كَالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ وَالْوَجْهِ وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ وَقَالَ النَّبِيُّ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِصِفَاتِهٖ تَعَالٰى الْعِبَادِ فِيْهَا الْاِيْمَانُ وَالتَّسْلِيْمُ وَقَالَ أَئِمَّةُ السَّلَفِ وَأَهْلُ السُّنَّةِ فِيْ هٰذِهِ الصِّفَاتِ أَمِرُّوْهَا كَمَا جَاءَتْ بِلَا كَيْفٍ۔

یعنی یہ ایک صفت ہے اللہ تعالیٰ کی اس کی صفات میں سے مانند سمع و بصیر و وجہ کے چنانچہ فرمایا اللہ عزوجل نے لما خلقت بیدی اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ اس تعالیٰ شانہ کے برکت والے ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے اپنی صفتوں کو اور واجب ہے بندوں پر ایمان لانا اس پہ اور مان لینا اور کہا ائمہ سلف اور اہل سنت نے ان صفتوں کے باب میں کہ جاری کر دان کو جیسے آئی ہیں بلا کیف انتہی۔

قولہ نفسی نفسی الخ یعنی میرا نفس خود مستحق ہے کہ کوئی شفاعت اس کی کرے (مجمع) وہ خرچ کی میں نے اپنی قوم کی ہلاکت کے لیے آہ، حدیث میں وارد ہوا ہے کہ ہر نبی کی ایک دعا مقبول ہے میں نے اپنی دعا کو رکھ چھوڑا ہے کہ اپنی امت کی شفاعت میں خرچ کروں گا۔ اور حضرت نوح علیہ السلام کی دعا سے مراد ہے یہ دعا: لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكَافِرِيْنَ دَيَّارًا اہ قولہ اور میں نے تین جھوٹ بولے الخ پہلا یہ کہ کفار سے آپ نے فرمایا جب انہوں نے اپنے میلہ میں بلایا اِنِّیْ سَقِيْمٌ یعنی میں بیمار ہوں اور جب کفار نے پوچھا بتوں کو تم نے توڑا تو آپ نے فرمایا بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ یعنی بڑے بت نے توڑا اور جب ایک بادشاہ جابر کے ملک سے آپ کا گذر ہوا تو سارہ کو اپنی بہن فرمایا۔ انتہی۔

فائدہ: نووی نے کہا کہ قاضی عیاض نے بیان کیا ہے کہ مذہب اہلسنت کا جواز شفاعت ہے عقلاً اور وجوب اس کا سمعاً بدلیل قولہ تعالیٰ يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا اور روایات صحیحہ اس قدر ثبوت شفاعت میں وارد ہوئی ہیں کہ تواتر معنوی کو پہنچ گئی ہیں اور اجماع ہے سلف صالح کا اس پر اور انکار کیا بعض خوارج اور معتزلہ نے اس لیے کہ ان کا مذہب ہے کہ مذنبین مخلد فی النار ہیں اور استدلال کیا انہوں نے ان آیتوں سے مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ اور آیت فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِيْنَ سے اور جواب دیا ہے اہل سنت نے مراد آیۂ اول میں ظلم سے شرک ہے اور آیۂ ثانی کفار کے حق میں ہے اور معتزلہ احادیث شفاعت کی تاویل یہ کرتے ہیں کہ مراد ان سب شفاعتوں سے زیادت درجات ہے نہ خروج عن النار حالانکہ یہ باطل ہے اور الفاظ احادیث صراحتًہ ان کے بطلان مذہب پر دال ہیں اور مثبت ہیں خروج مذنبین کے نار سے اور شفاعت پانچ قسم ہے اول واسطے نجات اہوال موقف سے اور یہ مخصوص ہے آنحضرتؐ کے ساتھ دوسرے دخول جنت کے لیے تیسرے مستوجبان نار کے لیے چوتھے خروج مذنبین کے لیے نار سے کہ خروج ان کا ثابت ہے بہ شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور شفاعت ملائکہ اور اخوان مؤمنین کے پانچویں رفع درجات کے لیے۔

بَابٌ مِنْهُ

دوسرا باب اسی بیان میں

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفَاعَتِيْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِيْ۔

روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاعت میری ہے اہل کبائر کے لیے میری امت سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف: اس باب میں جابرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفَاعَتِيْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِيْ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ لِيْ جَابِرٌ يَا مُحَمَّدُ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مِنْ اَهْلِ الْكَبَائِرِ فَمَا لَهٗ وَلِلشَّفَاعَةِ۔

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاعت میری میری امت کے اہل کبائر کے لیے ہے کہا محمد بن علی نے کہا مجھ سے جابرؓ نے اے محمد جو نہ ہوئے اہل کبائر سے اسے شفاعت سے کیا تعلق۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

مترجم: یہاں وہی شفاعت مراد ہے جو خروج عن النار کے واسطے ہے اور وہ مخصوص ہے اہل کبائر کے ساتھ یہی مطلب ہے جابرؓ کے قول کا۔

عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَعَدَنِيْ رَبِّيْ اَنْ يُّدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعِيْنَ اَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ اَلْفٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا وَّثَلٰثُ حَثَيَاتٍ مِّنْ حَثَيَاتِ رَبِّيْ۔

روایت ہے ابی امامہ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے وعدہ کیا ہے مجھ سے میرے پروردگار نے کہ داخل کرے گا جنت میں میری امت سے ستر ہزار شخص کہ نہ حساب ہے ان پر نہ عذاب ہر ہزار شخص کے ساتھ پھر ستر ہزار اور تین لپ بھر کر میرے پروردگار کے ہاتھوں سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ **مترجم:** جہمیہ اس حدیث کو سن کر کف افسوس ملتے ہیں، معتزلہ اپنے ہاتھوں آپ جلتے ہیں۔ غرض منکران صفات ہر طرف ہاتھ پیر مارتے ہیں اور مؤولین بہر حال جان ہارتے ہیں، محدثین کا دل ہاتھوں بڑھ رہا ہے وہ کہتے ہیں ایمان لائے ہم حثیات پر اپنے پروردگار کے اور سونپا ان کی کیفیت کو علم الٰہی پر اور یہ الفاظ محمول ہیں اپنے معانی ظاہر پر بلا تاویل و بلا تشبیہ و تعطیل۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَهْطٍ بِاِيْلِيَاءَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِيْ اَكْثَرُ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سِوَاكَ قَالَ سِوَايَ فَلَمَّا قَامَ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذَا ابْنُ اَبِي الْجَذْعَاءِ۔

روایت ہے عبداللہ بن شقیق سے کہا تھا میں ایک جماعت کے ساتھ ایلیا میں سو کہا ایک مرد نے ان میں سے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ داخل ہوں گے جنت میں ایک مرد کی شفاعت سے جو میری امت سے ہوگا بنی تمیم کے لوگوں سے بڑھ کر عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ وہ مرد سوا آپ کے ہے فرمایا آپ نے ہاں میرے سوا ہے پھر جب کھڑا ہوا وہ شخص پوچھا میں نے لوگوں سے کون ہے یہ جس نے یہ روایت بیان کی لوگوں نے کہا یہ ابن ابی الجذعاء ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابن ابی الجذعاء کا نام عبداللہ ہے اور ان کی یہی ایک حدیث معلوم ہوتی ہے۔

مترجم: مراد اس شخص سے عثمانؓ ہیں یا اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلْفِئَامِ مِنَ النَّاسِ وَمِنْھُمْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلْقَبِیْلَۃِ وَمِنْھُمْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلْعُصْبَۃِ وَمِنْھُمْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتّٰی یَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ۔

روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میری امت میں سے کوئی شفاعت کرے گا کئی جماعتوں کی آدمیوں سے اور کوئی ان میں سے شفاعت کرے گا ایک قبیلہ کی اور کوئی شفاعت کرے گا ایک عصبہ کی اور کوئی شفاعت کرے گا ایک مرد کی یہاں تک کہ داخل ہوں گے جنت میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے۔ مترجم فئام کہا ہے بعضوں نے کہ جمع ہے فرد کی اور فرد بمعنی جماعت اور بعضوں نے کہا فئام بمعنی جماعات متعددہ اور واحد اس کا لفظ سے کوئی نہیں اور عُصْبہ وہ جماعت ہے کہ افراد اس کے دس سے چالیس تک ہوں۔

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَانِیْ اٰتٍ مِّنْ عِنْدِ رَبِّیْ فَخَیَّرَنِیْ بَیْنَ اَنْ یَّدْخُلَ نِصْفُ اُمَّتِی الْجَنَّۃَ وَبَیْنَ الشَّفَاعَۃِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَۃَ وَھِیَ لِمَنْ مَّاتَ لَا یُشْرِكُ بِاللّٰہِ شَیْئًا۔

روایت ہے عوف سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آنے والا میرے پاس آیا میرے رب کی طرف سے اور مجھے مخیّر کیا اس باب میں کہ داخل ہو میری نصف امت جنت میں یا ملے مجھے درجہ شفاعت کا تو میں نے اختیار کیا درجہ شفاعت کا اور وہ شفاعت اس کے واسطے ہے جو مرے اور شریک نہ کیا ہو اس نے اللہ تعالٰے کا کسی چیز کو۔

ف: اور مروی ہوئی یہ حدیث ابو الملیح سے وہ روایت کرتے ہیں ایک اور صحابی سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ آنحضرتؐ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں عوف بن مالک کا۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیر پرست شدہ پرست نعل پرستوں کو شفاعت سے کچھ بہرہ نہیں اور جب تک آدمی میں ایک ذرہ شرک کا باقی ہے وہ شفاعت کا مستحق نہیں اور بات یہی ہے اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شفیع المذنبین ہیں نہ شفیع المشرکین۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ صِفَۃِ الْحَوْضِ

باب حوض کوثر کے بیان میں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِیْ حَوْضِیْ مِنَ الْاَبَارِیْقِ بِعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ

روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک میرے حوض میں صراحیاں ہیں آسمان کے ستاروں کے شمار کے برابر۔

ف: حدیث حسن ہے صحیح ہے، غریب ہے اس سند سے۔

عَنْ سَمُرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ حَوْضًا وَاِنَّھُمْ یَتَبَاھَوْنَ اَیُّھُمْ اَکْثَرُ وَارِدَۃً وَاِنِّیْ اَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ

روایت ہے سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نبی کا ایک حوض ہے اور وہ فخر کرتے ہیں آپس میں ایک دوسرے پر اس باب میں کہ کس کے حوض پر پانی پینے والے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَکْثَرُھُمْ وَارِدَۃً زیادہ جمع ہوتے ہیں اور میں اُمید رکھتا ہوں یعنی اللہ کے فضل سے

کہ میرے حوض پر سب سے زیادہ جمع ہوں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی اشعث بن عبدالملک نے یہ حدیث حسن سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

مرسلاً اور نہ ذکر کیا اس میں سمرہ کا اور وہ صحیح تر ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صِفَۃِ اَوَانِی الْحَوْضِ

باب ظروف حوض کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ سَلَّامٍ الْحَبَشِیِّ قَالَ بَعَثَ اِلَیَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ فَحُمِلْتُ عَلَی الْبَرِیْدِ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَیْہِ قَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَقَدْ شَقَّ عَلَیَّ مَرْکَبِیَ الْبَرِیْدُ فَقَالَ یَا اَبَا سَلَّامٍ مَا اَرَدْتُ اَنْ اَشُقَّ عَلَیْکَ وَلٰکِنْ بَلَغَنِیْ عَنْکَ حَدِیْثٌ تُحَدِّثُہٗ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْحَوْضِ فَاَحْبَبْتُ اَنْ تُشَافِھَنِیْ بِہٖ قَالَ اَبُوْ سَلَّامٍ حَدَّثَنِیْ ثَوْبَانُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِیْ مِنْ عَدَنٍ اِلٰی عَمَّانَ الْبَلْقَآءِ وَمَآؤُہٗ اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ وَاَکْوَابُہٗ عَدَدُ نُجُوْمِ السَّمَآءِ مَنْ شَرِبَ مِنْہُ شَرْبَۃً لَمْ یَظْمَأْ بَعْدَھَا اَبَدًا اَوَّلُ النَّاسِ وُرُوْدًا عَلَیْہِ فُقَرَآءُ الْمُھَاجِرِیْنَ الشُّعْثُ رُءُوْسًا الدُّنْسُ ثِیَابًا الَّذِیْنَ لَا یَنْکِحُوْنَ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَلَا یُفْتَحُ لَھُمُ السُّدَدُ قَالَ عُمَرُ لٰکِنِّیْ نَکَحْتُ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَفُتِحَتْ لِیَ السُّدَدُ نَکَحْتُ فَاطِمَۃَ بِنْتَ عَبْدِ الْمَلِکِ لَاجَرَمَ اَنِّیْ لَا اَغْسِلُ رَاْسِیْ حَتّٰی یَشْعَثَ وَلَا اَغْسِلُ ثَوْبِیَ الَّذِیْ یَلِیْ جَسَدِیْ حَتّٰی یَتَّسِخَ۔

روایت ہے ابی سلام حبشی سے کہا انھوں نے بھیجا میری طرف عمر بن عبدالعزیز نے پیغام اور میں سوار کیا گیا برید پر پھر جب داخل ہوا میں ان پر کہا اے امیرالمومنین شاق گذری مجھ پر سواری برید کی فرمایا عمر بن عبدالعزیز نے اے ابوسلام مجھے یہ منظور نہیں کہ تم پر مشقت ہو مگر میں نے تمہیں اس لیے تکلیف دی کہ میں نے سنا ہے کہ تم ایک حدیث بیان کرتے ہو بواسطہ ثوبان کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حوض کوثر کے باب میں تو میں نے چاہا کہ تم سے بالمشافہ سن لوں کہا ابوسلام نے روایت کی مجھ سے ثوبان نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حوض میرا عدن سے عمان تک ہے پانی اس کا زیادہ سفید ہے دودھ سے اور زیادہ میٹھا ہے شہد سے آبخورے اس کے جتنے آسمان کے تارے جس نے ایک بار اس میں سے پیا پیاسا نہ ہوگا بعد اس کے کبھی پہلے جو لوگ اس پر آئیں گے فقراء مہاجرین ہوں گے گرد آلود سر ان کے میلے کچیلے کپڑے نکاح نہیں کرتے ناز پروردہ عورتوں سے اور نہیں کھولے جاتے ان کے لیے دروازے کہا عمر بن عبدالعزیز نے ولیکن میں نے تو نکاح کیا ناز پروردہ عورتوں سے اور کھولے گئے میرے لیے دروازے، نکاح کیا میں نے فاطمہ بنت عبدالملک سے مگر اتنی بات ضرور ہے کہ میں نہیں دھوتا اپنا سر جب تک کہ چکٹ نہ جاوے اور نہیں دھوتا اپنے وہ کپڑے کہ میرے بدن سے لگے ہیں جب تک کہ میلے کچیلے نہ ہوں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث معدان بن ابی طلحہ سے انہوں نے روایت کی ثوبان سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور ابو سلام حبشی کا نام ممطور ہے۔

مترجم: بریدلفظ فارسی ہے اصل میں خچر کو کہتے ہیں اور ترجمۂ ندوی میں کہا ہے بریدہ وہ خچر ہے کہ بارہ میل کی سواری کے لیے مستعد رکھیں اور عمان بفتح عین اور بہ تشدید میم ایک موضع ہے شام میں اور بضم عین اور بہ تخفیف میم ایک موضع بحرین میں اور بلقاء ایک شہر ہے شام میں اور عدن جزیرہ مشہور ہے کہ ممر ہے حجاج کا اور یہ لفظ منصرف ہے اور غیر منصرف بھی وارد ہوا ہے اور اختلاف احادیث کا تقدیر حوض میں مبنی اس پر ہے کہ سامع کے ذہن میں اس کی بڑائی آجاوے، یہ مقصود نہیں کہ مقدار اس کا بعینہ مذکور ہو اس لیے ہر مقام میں حسب ادراک مخاطب جیسا مناسب ہوا ویسا ارشاد ہوا۔ قولہ، نکاح نہیں کرتے یعنی خود بھی صحبت ناز پروردہ عورتوں کی نہیں چاہی اور اگر چاہیں اور طلب کریں تو کوئی ان کے خطبہ کو قبول نہ کرے، قولہ اور نہیں کھولے جاتے دروازے یعنی کسی کے دروازے پر اذن مانگیں داخل ہونے کو تو اذن نہ ملے غرض یہ کہ نہایت ابتذال و عجز سے وہ دنیا میں رہے ہیں اور کسی طرح کا جاہ و منزلت اور علو مرتبت زمین پر نہیں چاہتے مظہر عبدیت ہیں اور معدن کسر و انکسار نہ طالب حشمت ہیں نہ راغب جاہ افتخار۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اٰنِیَۃُ الْحَوْضِ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَاٰنِیَتُہٗ اَکْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ وَکَوَاکِبِھَا فِیْ لَیْلَۃٍ مُظْلِمَۃٍ مُصْحِیَۃٍ مِنْ اٰنِیَۃِ الْجَنَّۃِ مَنْ شَرِبَ مِنْھَا لَمْ یَظْمَأْ اٰخِرَ مَا عَلَیْہِ عَرْضُہٗ مِثْلُ طُوْلِہٖ مَا بَیْنَ عَمَّانَ اِلٰی اَیْلَۃَ مَآؤُھَا اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ۔

روایت ہے ابی ذر سے کہا انہوں نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ کیسے ہیں برتن حوض کوثر کے فرمایا آپ نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے۔ بے شک برتن اس کے آسمان کے تاروں سے زیادہ ہیں اس رات میں کہ اندھیری ہو اور ابر فلک سے کھل گیا ہو اور وہ برتن جنت کے برتنوں سے ہیں جس نے پیا اس میں سے کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ آخر وقت تک عرض اس کا طول کے برابر ہے یعنی چوکور ہے عمان سے ایلہ تک پانی اس کا دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اس باب میں حذیفہ بن الیمان اور عبداللہ بن عمرو اور ابی برزہ اسلمی اور ابن عمر اور حارثہ بن وہب اور مستورد بن شداد سے بھی روایت ہے اور مروی ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حوض میرا کوفہ سے حجر اسود تک ہے۔

مترجم: قولہ برتن اس کے آسمان کے تاروں سے الخ یعنی جس شب میں اندھیرا ہو چاندنی نہ ہو اس لیے کہ چاندنی میں اکثر چھوٹے تارے نظر نہیں آتے اور ابر فلک سے کھل گیا یعنی مینہ برس کر بدلی کھل گئی ہو کہ جو سما گرد و غبار سے پاک ہو اور کوئی شئی حائل نہ ہو رائی اور فلک کے درمیان اس رات میں جیسے تارے کثرت سے چھٹکے ہوئے ان گنت نظر آتے ہیں اس سے زیادہ برتن ہیں اس حوض کے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب
ان لوگوں کے بیان میں جو بغیر حساب داخل جنت ہوں گے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَمُرُّ بِالنَّبِيِّ وَالنَّبِيَّيْنِ وَمَعَهُمُ الْقَوْمُ وَالنَّبِيِّ وَالنَّبِيَّيْنِ وَمَعَهُمُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيِّ وَالنَّبِيَّيْنِ وَلَيْسَ مَعَهُمْ أَحَدٌ حَتّٰى مَرَّ بِسَوَادٍ عَظِيمٍ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قِيلَ مُوسٰى وَقَوْمُهُ وَلٰكِنِ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَانْظُرْ قَالَ فَإِذَا هُوَ سَوَادٌ عَظِيمٌ قَدْ سَدَّ الْأُفُقَ مِنْ ذَا الْجَانِبِ فَقِيلَ هٰؤُلَاءِ أُمَّتُكَ وَسِوٰى هٰؤُلَاءِ مِنْ أُمَّتِكَ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ فَدَخَلَ وَلَمْ يَسْأَلُوهُ وَلَمْ يُفَسِّرْ لَهُمْ فَقَالُوا نَحْنُ هُمْ وَقَالَ قَائِلُونَ هُمْ أَبْنَاؤُنَا الَّذِينَ وُلِدُوا عَلَى الْفِطْرَةِ وَالْإِسْلَامِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُمُ الَّذِينَ لَا يَكْتَوُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَامَ عُكَاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ أَنَا مِنْهُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ جَاءَهُ آخَرُ فَقَالَ أَنَا مِنْهُمْ فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَاشَةُ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے کہ جب شب معراج میں تشریف لے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تو گذرے آپ ایک یا کئی نبیوں پر کہ ان کے ساتھ ایک قوم تھی یعنی ان کی امت اور گذرے ایک یا کئی نبیوں پر کہ ان کے ساتھ ایک رہط تھی اور گذرے ایک یا کئی نبیوں پر کہ ان کے ساتھ کوئی آدمی نہ تھا یہاں تک کہ گذرے آپ ایک بڑے گروہ پر سو پوچھا میں نے کہ کون ہے یہ کہا گیا یہ موسیٰ ہیں اور ان کی قوم و لیکن بلند کرو سر اور نظر کرو تو یکایک دیکھا میں نے ایک گروہ بہت بڑا کہ گھیر لیا اس نے کناروں کو آسمان کی اس جانب سے اور اس جانب سے سو کہا گیا مجھ سے کہ یہ تمہاری امت ہے اور اس کے سوا تمہاری امت کے ستر ہزار اور ہیں کہ داخل ہوں گے جنت میں بغیر حساب کے پھر یہاں تک فرما کر آنحضرتؐ گھر میں تشریف لے گئے اور لوگوں نے نہ پوچھا کہ ستر ہزار کون لوگ ہیں اور آپ نے تفسیر بھی نہ کی ان کی سو بعض اصحاب کہنے لگے شاید وہ ہم لوگ ہوں یعنی اصحاب آپ کے اور بعضوں نے کہا وہ لڑکے ہیں کہ فطرت اسلام پر پیدا ہوئے پھر نکل آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا وہ لوگ ہیں کہ نہ داغ کرتے ہیں اور نہ منتر کرواتے ہیں اور نہ بدفالی لیتے ہیں اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں سو کھڑے ہو گئے عکاشہ بن محصن اور عرض کی کہ میں ان میں ہوں یا رسول اللہ فرمایا آپ نے ہاں، پھر آئے دوسرے صاحب اور عرض کی کہ میں بھی ان میں ہوں فرمایا آپ نے سبقت کی تم پر عکاشہ نے۔

ف: اس باب میں ابن مسعود اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: رہط جماعت مردوں کی جو دس سے کم ہو اور بعضوں نے کہا چالیس تک اور نہ ہو اس میں کوئی عورت اور واحد اس کا اس کے لفظ سے نہیں اور جمع اس کی ارہط اور ارہاط اور جمع الجمع اراہط آتی ہے اور تصغیر اس کی رہیط ہے اور اس حدیث میں بیان ہے توکل کا اور فضیلت متوکلین کی، اور توکل لغت میں اظہار عجز اپنا اور شرع میں عبارت ہے اس سے کہ بندہ اپنا کام کارساز حقیقی پر چھوڑ دے اور اسکی تقدیر پر مفوض کرے اور حرکات و سکنات میں کسی کو متصرف نہ جان کر کالمیت فی ید الغسال اس فعال لما یرید کے سامنے ہو جاوے اور نظر اپنی اسباب پر نہ رکھے اور اسباب تین قسم ہیں یقینی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظنّی، وہمی یقینی جیسے لقمہ منہ میں رکھنا اور چبانا کہ سبب ہے سیری کا مباشرت ان افعال کی منافی توکل نہیں بلکہ ترک اس کا جہل وسفاہت ہے اور موجب اثم ومعصیت اور ظنی وہ کہ جاری ہوئی سنت الٰہی اور تقدیر اس کی عامہ خلائق میں جیسے کسب قوت اور معالجت اور مداومت بادویہ طبیہ کہ حاصل ہوتا ہے ظن اس کے نفع کے ساتھ اور مانند احتیاط نفس کے اس چیز سے کہ غالب اس میں ہلاک ہے جیسے خواب کرنا ایسی چیزمیں کہ عادت ہے وہاں سیل اور شیر وغیرہ کے آنے کی مثلاً اور یہ قسم کبھی ساقط ہوجاتی ہے نظر سے اہل توکل کے اور یقین ہوتا ہے ان کو قدرت حق کے مشاہدہ پر اور اس کی تقدیر پر اور یقین ہوتا ہے کہ ایک ذرہ بے اذن پروردگار کے نہیں ہل سکتا اور کوئی چیز بے تقدیر اور اندازہ اس کے وقوع میں نہیں آسکتی اور اسباب وہمی واجب ہے ترک اس کا مرد متوکل کو اور مباشرت اس کی منافی توکل ہے بالکل جیسے کہ قیام وقیام نہ کرنا ایسے مقام میں کہ جہاں کبھی سیل اور شیر نہیں آتا اور بمجرد توہم اس سے محترز ہونا اور افسونہائے جاہلیت اور تطیر اور مانند اس کے جن چیزوں کی شارع نے نفی کی ہے اس قسم سے ہیں اور ترک تدبیرات اور معالجات عادیہ کا قسم ثانی سے ہے فافہم۔ کذا ذکرہ الشیخ فی شرح المشکوٰۃ۔

قولہ، وہ لوگ ہیں کہ نہ داغ کرتے ہیں الخ اس لیے کہ داغ اسباب وہمیہ سے ہے اور وارد ہوئی ہے اس سے نہی، قولہ اور نہ منتر کرواتے ہیں الخ مراد اس سے منتر جاہلیت کے ہیں کہ جس میں احتمال ہے شرک کا اور داخل ہیں اس میں جمیع منتر کہ جس کے معنی معلوم نہ ہوں کہ احتمال ہے اس میں کفر وشرک کا، قولہ سو کھڑے ہوئے عکاشہ بن محصن الخ اس میں دلالت ہے اوپر مسارعت اور مسابقت کے نیکیوں میں اور طلب دعا کی صالحین سے دوسری روایتوں میں تصریح وارد ہوئی ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ آپ دعا کیجیے کہ اللہ مجھے اس گروہ میں داخل کر دے۔ قولہ، سبقت کی تم پر عکاشہ نے۔ دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ مرد دوسرے سعد بن عبادہ تھے گویا آپ کو وحی خفی ہوئی کہ ایک شخص اسی مجلس میں اس جماعت میں داخل ہو سکتا ہے پھر جو سابق ہو وہ مقدم ہے اور مستحق اور عکاشہ صحابی مشہور ہیں حاضر ہوئے بدر میں اور جو مشاہد کہ بعد اس کے ہیں اور ٹوٹ گئی ان کی تلوار بدر کے دن پس دی آنحضرتؐ نے ان کو ایک چوب یا شاخ خرمائے خشک شک راوی ہے سو ہو گئی ان کے ہاتھ میں شمشیر، اور وہ پہلے شخص ہیں کہ بیعت رضوان کی اور بشارت دی آنحضرتؐ نے ان کو بہشت کی اور وہ فضلائے صحابہ سے تھے اور وفات پائی خلافت صدیقؓ میں زمن ردت[1] میں اور عمر مبارک ان کی پینتالیس سال ہے روایت کی ان سے ابوہریرہؓ اور ابن عباس نے بہن ان کی ام قیس بنت محصن ہیں (شرح مشکوٰۃ)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا اَعْرِفُ شَيْئًا مِّمَّا كُنَّا عَلَيْهِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَيْنَ الصَّلٰوةُ قَالَ اَوَلَمْ تَصْنَعُوْا فِيْ صَلٰوتِكُمْ مَا قَدْ عَلِمْتُمْ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے نہیں دیکھتا میں اب کوئی شے ان میں سے جس پہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم لوگ۔ ابو عمران جونی کہتے ہیں کہا میں نے کہاں ہے نماز فرمایا انسؓ نے کیا تم نے نہیں

[1] یعنی جب عرب کے لوگ مرتد ہو گئے تھے ۱۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی نماز میں ایسی چیز کہ تم جانتے ہو یعنی اس میں بھی تم سستی اور کاہلی کرتے ہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے انس رضی اللہ عنہ سے۔

مترجم اللہ اللہ! اس حدیث سے تغیر زمان اور اہل زمان معلوم ہوتا ہے اور ذہاب علم و کمال ایمان کا اور ظہور قصور ایقان کا کہ صحابی جلیل القدر قریب العہد آنحضرتؐ سے کہتے ہیں کہ میں حضرت کے زمانے کی کوئی چیز نہیں دیکھتا افسوس صد افسوس پھر اس زمانہ کا کیا حال خیال کیا جاوے کہ وفات مبارک سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تیرہ سو برس کامل ہوتے کو ہیں دو چار سال باقی ہیں وہ بھی فتن و زلازل و رنج و محن سے دوچار ہیں اور اکثر بلاد اہل اسلام کے نصاریٰ کے قبضۂ اقتدار میں آ گئے ہیں اور انہدام شعائر اسلام کا اور انسداد حدود شرعیہ کا بدرجہ اتم ہے تنفر لوگوں کے امزجہ میں اثر کرتا جاتا ہے تسنن مثل عنقا گم ہے بندگانِ بیدار روتے ہیں اور نائمانِ غفلت سوتے ہیں اور نہ ان میں جوشش مردانہ ہے نہ ان میں ہوش عاقلانہ قوانین ریاست اہل اسلام سے مسلوب اور قواعد سیاست ان کے پاس معیوب نہ اس پر وقوف نہ اس پر شعور ہزارہا مساجد بے چراغ اور معابد آشیانہ زاغ ہو رہے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون اَللّٰهُمَّ اٰجِرْنَا فِیْ مُصِیْبَتِنَا وَاخْلُفْ لَنَا خَیْرًا مِّنْهَا۔

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ الْخَثْعَمِیَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَیَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِیَ الْكَبِیْرَ الْمُتَعَالَ وَبِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدٰی وَنَسِیَ الْجَبَّارَ الْاَعْلٰی بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهَا وَلَهَا وَنَسِیَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰی بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَا وَطَغٰی وَنَسِیَ الْمُبْتَدَاءَ وَالْمُنْتَهٰی بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ یَخْتِلُ الدُّنْیَا بِالدِّیْنِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ یَخْتِلُ الدِّیْنَ بِالشُّبُهَاتِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ یَقُوْدُهٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوًی یُضِلُّهٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبٌ یُذِلُّهٗ۔

روایت ہے اسماء بنت عمیس سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ بُرا ہے وہ بندہ کہ خیال خام پکایا اور اترایا اور بھول گیا خدائے بزرگ و برتر کو اور بُرا ہے وہ بندہ کہ تکبر کیا اس نے اور زیادتی کی اور بھول گیا جبار برتر کو بُرا ہے وہ بندہ کہ کھیل میں مشغول ہو گیا اور بھول گیا قبروں کو اور ہڈیوں کے گل سڑ جانے کو بُرا ہے وہ بندہ کہ حد سے تجاوز کیا اس نے اور سرکشی کی اور بھول گیا اپنی ابتدائے خلقت کو اور انتہائے کار کو بُرا ہے وہ بندہ کہ طلب کرتا ہے دنیا کو امور دین سے بُرا ہے وہ بندہ کہ ملاتا ہے دین اپنا ساتھ شبہوں کے بُرا ہے وہ بندہ کہ اس کو طمع کھینچے پھرتی ہے بُرا ہے وہ بندہ کہ اس کو ہوائے نفسانی گمراہ کرتی ہے بُرا ہے وہ بندہ کہ اسکو حرص ذلیل کرتی ہے۔

ف: اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور اسناد اس کی قوی نہیں۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا مُؤْمِنٍ اَطْعَمَ مُؤْمِنًا عَلٰی جُوْعٍ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَاَیُّمَا

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مومن کھلاوے کسی مومن کو بھوک کے وقت کھلاوے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن جنت کے میووں سے اور جو مومن کہ پلاوے کسی مومن کو پیاس کے وقت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُؤْمِنٍ سَقٰی مُؤْمِنًا عَلٰی ظَمَاٍ سَقَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ وَ اَيُّمَا مُؤْمِنٍ كَسَا مُؤْمِنًا عَلٰی عُرْيٍ كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ

پلاوے گا اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن رحیق مختوم سے اور جو مؤمن پہناوے کسی مومن کو ننگے بدن ہوتے کے وقت پہناوے گا اسے اللہ تعالیٰ سبز حلّوں سے جنت کے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہوئی ہے عطیہ سے انہوں نے روایت کی ابی سعید سے موقوفاً اور یہ صحیح تر ہے میرے نزدیک اور اشبہ۔

مترجم: رحیق نام ہے شراب کا مختوم مہر لگی ہوئی اسکے شیشے پر۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ اَدْلَجَ وَمَنْ اَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ غَالِيَةٌ اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ الْجَنَّةُ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ڈرا اوّل شب سے چلا اور جو اوّل شب سے چلا منزل کو پہنچا آگاہ ہو کہ پونجی اللہ تعالیٰ کی گراں قیمت ہے آگاہ ہو کہ پونجی اللہ تعالیٰ کی جنت ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر ابی النضر کی روایت سے۔

مترجم جو ڈرا شبخون سے کہ ایک قوم رات کو آن کر اپنی بستی اور شہر اور زن و بچوں کو قتل کرے گی پھر اوّل شب سے بستی چھوڑ بھاگا اور صبح تک امن کی جگہ میں پہنچ گیا۔ یہ حضرت نے بطور مثال کے فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے کہ لیلاً اور نہاراً سر پہ کھڑا ہے یا موت سے ڈرا کہ دائماً سر پر سوار ہے اور نیک عمل میں سعی کرنے کا طریقہ اختیار کیا اور عاداتِ سالقہ اور معاصی ماضیہ کے شہر سے بقدم توبہ نکلا اور بقیہ عمر چلتا رہا طریق حسنات میں سے صبح قیامت کو یا صبح موت کے وقت منزلِ مقصود کو پہنچ گیا اور راحت پائی اور جو نہ نکلا نہ چلا فوج نے آکر اس کا مال لوٹا اور اس کے اہل و عیال اسیر کیے اور وہ ہلاک ہو گیا اور سلعہ متاع خانگی یا جو چیز کہ معرض بیع میں لائی جاوے اسی طرح جنت کہ مسلمانوں کے اعمالِ صالحہ کے عوض میں بیع ہوئی ہے مگر قیمت اس کی بہت گراں ہے جب تک رضائے مولیٰ نہ ہو اس کا ملنا دشوار ہے۔

عَنْ عَطِيَّةَ السَّعْدِيِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ اَنْ يَكُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ حَتّٰى يَدَعَ مَا لَا بَاْسَ بِهٖ حَذَرًا لِمَا بِهٖ بَاْسٌ۔

روایت ہے عطیہ سعدی سے اور تھے وہ اصحاب سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پہنچے گا بندہ درجہ پر متقیوں کے جب تک کہ نہ چھوڑے اس چیز کو جس میں شبہ نہیں ہے اس چیز سے بچنے کے لیے کہ جس میں شبہ ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

عَنْ حَنْظَلَةَ الْاُسَيْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

روایت ہے حنظلہ اُسیدی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّکُمْ تَکُوْنُوْنَ کَمَا تَکُوْنُوْنَ عِنْدِیْ لَاَظَلَّتْکُمُ الْمَلٰۤئِکَۃُ بِاَجْنِحَتِھَا۔

علیہ وسلم نے اگر تمہارے دل ویسے رہیں جیسا کہ میرے پاس رہتے ہیں تو سایہ کریں تم پر فرشتے اپنے پر دل سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے یہ حدیث اس سند کے سوا کئی سندوں سے۔ حنظلہ اسیدی سے اور اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

مترجم: اس حدیث میں دلالت ہے تاثیر پر صحبت رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اور علی ہذا القیاس اثر صحبت پر صالحین کے اور اشارہ ہے فضیلت لیثہ پر کہ حاصل ہوتی ہے بہ صحبت انبیاء علیہم التحیۃ والثناء

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ شَیْئٍ شِرَّۃً وَلِکُلِّ شِرَّۃٍ فَتْرَۃً فَاِنْ صَاحِبُھَا سَدَّدَ وَقَارَبَ فَارْجُوْہُ وَاِنْ اُشِیْرَ اِلَیْہِ بِالْاَصَابِعِ فَلَا تَعُدُّوْہُ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شئی کی ایک حرص ونشاط ہے اور ہر حرص ونشاۃ کی ایک فترت ہے پھر اگر صاحب اس کا متوسط چال چلا اور حق سے نزدیک ہوتا رہا تو امید رکھو اس کی بہتری کی اور اگر اشارہ کیا جاوے اس کی طرف انگلیوں سے تو اسے کچھ شمار میں نہ لاؤ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے یہ انس بن مالک سے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کافی ہے آدمی کو اتنا شر کہ اشارہ کیا جاوے انگلیوں سے دنیا میں یا دین میں مگر جس کو بچاوے اللہ تعالیٰ۔

مترجم: یعنی ہر شے کی ابتداء میں ایک نشاط وخوشی وفرحت وجوشش ہوتا ہے اسی طرح عبادت وزہد وریاضت کی ابتداء میں بھی آدمی کو خوب شوق وذوق رہتا ہے پس اگر مجتنب رہا آدمی افراط وتفریط سے اور ثابت رہا صراطِ مستقیم پر اور قریب ہوتا گیا حق سے تو امید ہے کہ منزلِ مقصود کو پہنچے اور اگر شہرت ان کی ایسی ہوئی کہ جدھر نکلا انگلیاں اٹھنے لگیں کہ یہ بڑا حلیم ہے بڑا زاہد ہے تو فتنہ سے بچنا اور ذلت سے محفوظ رہنا متعذر ہے مگر جسے اللہ تعالیٰ بچاوے غرض اقتصاد فی الامور یعنی بیچ کی چال پر مستقیم رہنا اور مشہور نہ ہونا طریقہ سلامت ہے اور شہرت کا انجام حسرت وندامت۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ فِیْ وَسْطِ الْخَطِّ خَطًّا وَخَطَّ خَارِجًا مِنَ الْخَطِّ وَحَوْلَ الَّذِیْ فِی الْوَسْطِ خُطُوْطًا فَقَالَ ھٰذَا ابْنُ اٰدَمَ وَھٰذَا اَجَلُہٗ مُحِیْطٌ بِہٖ وَھٰذَا الَّذِیْ فِی الْوَسْطِ الْاِنْسَانُ وَھٰذِہِ الْخُطُوْطُ عُرُوْضُہٗ اِنْ نَجَامِنْہُ یَنْھَشُہٗ ھٰذَا وَالْخَطُّ الْخَارِجُ الْاَمَلُ۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا کھینچی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لکیر مربع اور مربع لکیر کے اندر ایک لکیر اور کھینچی اور لکیر اس مربع کے باہر اور کھینچی اس خط کے گرد جو وسط مربع میں واقع تھا کچھ لکیریں کھینچیں پھر فرمایا یہ ابن آدم ہے یعنی وسط مربع میں اور یہ اجل اسکی ہے یعنی وہ خطوط جو اسے ہر طرف سے گھیرے ہیں اور یہ جو بیچوں بیچ میں ہے انسان ہے اور یہ خطوط بلیات وآفات اس کے ہیں اگر ان سے بچا تو لیا اس خط

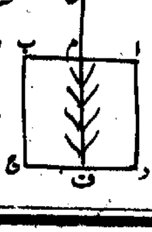

ج عریض نے اسکو اور خط خارج اسکی امید ہے۔

www.KitaboSunnat.com

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ **مترجم** خط مربع جو الف ب ج د سے مرکب ہے موت انسان ہے جو جوانب اربعہ سے اسے گھیرے ہوئی ہے اور ف ک کا جو خط وسط مربع میں ہے انسان ہے اور خطوط صغار اس کے یمین و یسار عوارض و بلیات و آفات و امراض و حوادث ہیں کہ اس سے احتراز ممکن نہیں اور خط بیرون مربع جو م ن سے مرکب ہے امل اور امید دراز اس کی ہے کہ اس خیال خام میں دوڑتا دھوپتا ہے اور سعی اور کوشش کرتا ہے آخر ش مرجاتا ہے اور کف افسوس ملتا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَتَشِبُّ مِنْهُ اِثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ۔

روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بوڑھا ہوجاتا ہے آدمی اور جوان ہوجاتی ہیں اس میں دو چیزیں ایک حرص مال کی دوسرے حرص زندگی کی۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ ابْنِ اٰدَمَ وَاِلٰى جَنْبِهٖ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ مَنِيَّةً اِنْ اَخْطَاَتْهُ الْمَنَايَا وَقَعَ فِي الْهَرَمِ۔

روایت ہے عبداللہ بن الشخیر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صورت بنائی گئی انسان کی اور اس کے بازو پر ننانوے موتیں ہیں اگر ان موتوں سے بچ گیا تو گرفتار پیری ہوا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم صورت بنائی گئی یعنی عالم مثال میں اس طرح ممثل ہوا یا خلقت اس کی مستلزم ہے ان امراض و آفات کی جس کا انجام موت ہو پھر اگر ان سب سے بحفاظت الٰہی محفوظ رہا اور موت نہ آئی تو ایک اور مرض لا دوا میں گرفتار ہوا اور وہ پیری ہے کسی نے خوب کہا ہے ع۔ پیری و صد عیب چنیں گفتہ اند۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرم سے یعنی پیری سے پناہ مانگی ہے۔

عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللّٰهَ اذْكُرُوا اللّٰهَ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ قَالَ اُبَيٌّ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُكْثِرُ الصَّلٰوةَ عَلَيْكَ فَكَمْ اَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلٰوتِيْ قَالَ مَا شِئْتَ ——— قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَالنِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ

روایت ہے ابی بن کعب سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اٹھتے جب دو ثلث رات گزر جاتی اور فرماتے اے آدمیو! یاد کرو اللہ کو یاد کرو اللہ کو آگئی کھڑکھڑاتے والی ساتھ لگی ہے اس کے دوسری، آگئی موت اپنی فوج لے کر آگئی موت اپنی فوج لے کر کہا ابی نے پھر عرض کی میں نے یارسول اللہ میں بہت درود پڑھا کرتا ہوں آپ پر سو کتنا وقت مقرر کر دوں آپ پر درود پڑھنے کے لیے یعنی اپنے وظیفہ کے وقت میں سے فرمایا آپ نے جتنا تم چاہو میں نے کہا چوتھائی آپ نے فرمایا جتنا تم چاہو اور اگر اس سے زیادہ کرو تو بہتر ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ قُلْتُ الثُّلُثَيْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ قُلْتُ اَجْعَلُ لَكَ صَلٰوتِي كُلَّهَا قَالَ اِذًا تُكْفٰى هَمَّكَ وَيُغْفَرُ ذَنْبُكَ ۔

تمہارے حق میں میں نے کہا نصف آپ نے فرمایا جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرو تو بہتر ہے تمہارے لیے میں نے کہا دو ثلث آپ نے فرمایا جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرو تو بہتر ہے تمہارے لیے کہا میں تمام وقت میں وظیفہ کے درود ہی پڑھا کروں گا آپ پر آپ نے فرمایا تو اب کفایت کرے گا درود تمہارے سب فکروں کو اور بخشے جائیں گے گناہ تمہارے ۔

ف : یہ حدیث حسن ہے ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْيُوْا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ قُلْنَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّا لَنَسْتَحْيِيْ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ قَالَ لَيْسَ ذَاكَ وَلٰكِنَّ الْاِسْتِحْيَاءَ مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ اَنْ تَحْفَظَ الرَّاْسَ وَمَا وَعٰى وَتَحْفَظَ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰى وَتَتَذَكَّرَ الْمَوْتَ وَالْبِلٰى وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ تَرَكَ زِيْنَةَ الدُّنْيَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيٰى يَعْنِيْ مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ ۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حیا کرو اللہ تعالےٰ سے جیسا حق ہے حیا کا ہم نے کہا اے نبی اللہ کے ہم حیا کرتے ہیں اور شکر ہے اللہ کا فرمایا آپ نے یہ حق ہے ولیکن حیا کرنا اس سے جو حق ہے حیا کا یہ ہے کہ حفاظت کرے تو سر کی اور جو سر میں ہے یعنی چشم و گوش و لسان کی اور حفاظت کرے تو پیٹ کی اور جس کو اس نے جمع کیا اور یاد رکھے تو موت کو اور ہڈیوں کے گل سڑ جانے کو اور جس نے ارادہ کیا فوز آخرت کا چھوڑ دے زینت دنیا کی پس جس نے یہ سب پورا کیا اس نے حیا کی اللہ تعالےٰ سے یعنی جیسا حق ہے اس سے حیا کا۔

ف : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے یعنی روایت سے ابان بن اسحاق کی وہ روایت کرتے ہیں صباح بن محمد سے ۔ مترجم : قولہ ہم حیا کرتے ہیں یعنی محرمات سے بچتے ہیں اور کبائر سے اور یہ پہلا درجہ ہے حیا کا ، اصحاب نے اس کو بیان کیا ، حضرت نے فرمایا میری غرض یہ نہیں بلکہ میں اعلیٰ درجہ کی حیا کی تعلیم دینا چاہتا ہوں پھر اسے بیان فرمایا۔ قولہ حفاظت کرے تو سر کی اور جو اس میں ہے یعنی آنکھ کو نظر بد سے اور گوش کو استماع غیبت سے اور ملاہی وغیرہ سے اور لسان کو کلام لغو و بیہودہ اور کذب و افترا سے باز رکھے اور اس حفاظت کا خوگر ہو ۔ قولہ اور حفاظت کرے تو پیٹ کی یعنی حرام و شبہات سے نہ بھرے بلکہ ورع و زہد اختیار کرے ، قولہ اور جس کو اس نے جمع کیا یعنی پیٹ نے مراد اس سے اعضاء باقیہ ہیں مثل فرج اور ہاتھ اور پاؤں کے کہ ان کو لواطت ، سحاق ، زنا مباشرت اجنبیہ سے بچاوے اور ان سب اعضا کو رضائے الٰہی میں اور خوشنودی باری تعالےٰ میں لگاوے اور اس پر موت کو یاد کرتا رہے اور زینت دنیا اور جاہ و منزلت کا طالب نہ ہو اس نے حق اللہ سے حیا کرنے کا پورا کیا اور جس میں کچھ نقصان ہے اس کی حیا میں اتنا ہی زیاں ہے

عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ

روایت ہے شداد بن اوس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عقلمند وہ ہے کہ عبادت میں لگاوے اپنے نفس کو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ۔

اور عمل کرے مابعد موت کے واسطے اور بے وقوف وہی ہے کہ پیچھے پڑا رہے خواہش نفس کے اور غرور کرے اللہ کی رحمت پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور یہ جو فرمایا من دان نفسہ یعنی حساب کرے اپنے نفس کا دنیا میں قبل اس کے کہ حساب کیا جاوے قیامت کے دن اور مروی ہے عمر بن خطاب سے کہ فرمایا انہوں حساب کرو اپنے نفسوں کا قبل اس کے کہ تم سے حساب لیا جاوے اور تدبیر کرو پہلے سے عرض اکبر کے لیے یعنی روبکاری آخرت کے لیے اور حساب ہلکا ہوگا قیامت کے دن اس شخص پر جو حساب کرتا رہے اپنے نفس کا دنیا میں اور مروی ہے میمون بن مہران سے کہا متقی نہیں ہوتا بندہ جب تک کہ حساب نہ کرے اپنے نفس سے اس طرح کہ جیسے کہ حساب کرتا ہے اپنے شریک سے اور خیال کرے کہ میرا کھانا کہاں سے ہے یعنی حلال سے یا حرام سے یا شبہات سے۔

مترجم: قولہ اور غرور کرے یعنی گناہ سے باز نہ آوے اور اللہ تعالیٰ پر بطور حکومت اپنی مغفرت کا حق ثابت کرے جیسے بعضے بے وقوف کہتے ہیں کہ آخر اس کو اپنے کیے کی شرم آوے گی اور ہم کتنا گناہ کریں اس کی مغفرت سے بخش دیئے جاویں گے اور ہمارا وسیلہ بہت بڑا ہے یہ سب باتیں بیوقوفی کی ہیں۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَلَّاهُ فَرَاٰى نَاسًا كَاَنَّهُمْ يَكْتَشِرُوْنَ قَالَ اَمَا اِنَّكُمْ لَوْ اَكْثَرْتُمْ ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَكُمْ عَمَّا اَرٰى فَاَكْثِرُوْا مِنْ ذِكْرِ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ فَاِنَّهُ لَمْ يَاْتِ عَلَى الْقَبْرِ يَوْمٌ اِلَّا تَكَلَّمَ فَيَقُوْلُ اَنَا بَيْتُ الْغُرْبَةِ اَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ وَاَنَا بَيْتُ التُّرَابِ وَاَنَا بَيْتُ الدُّوْدِ فَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ مَرْحَبًا وَّاَهْلًا اَمَا اِنْ كُنْتَ لَاَحَبَّ مَنْ يَّمْشِيْ عَلٰى ظَهْرِيْ اِلَيَّ فَاِذْ وُلِّيْتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ اِلَيَّ فَسَتَرٰى صَنِيْعِيْ بِكَ فَيَتَّسِعُ لَهُ مَدَّ بَصَرِهٖ وَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ اَوِ الْكَافِرُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَّلَا اَهْلًا اَمَا اِنْ كُنْتَ لَاَبْغَضَ مَنْ يَّمْشِيْ عَلٰى ظَهْرِيْ اِلَيَّ فَاِذْ وُلِّيْتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ اِلَيَّ فَسَتَرٰى

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا داخل ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مصلیٰ میں اور دیکھا کئی شخصوں کو کہ وہ ہنس رہے تھے فرمایا آپ نے آگاہ ہو اگر یاد کرو تم بہت ہاذم لذات کو تو باز رکھے تم کو اس سے کہ جس میں تمہیں دیکھتا ہوں سو بہت یاد کرو تم ہاذم لذات کو یعنی موت کو اس لیے کہ نہیں آتا قبر پر کوئی دن مگر کلام کرتی ہے وہ سو کہتی ہے میں گھر ہوں غربت کا میں گھر ہوں تنہائی کا میں گھر ہوں خاک کا میں گھر ہوں کیڑوں کا پھر جب دفن ہوتا ہے بندہ مومن کہتی ہے قبر اس سے مرحبا و اہلاً آگاہ ہو بے شک تو بہت پیارا تھا میرا ان لوگوں سے جو میری پیٹھ پر چلتے ہیں پھر اب جو میں متولی ہوئی تیرے کام کی اور تو میری طرف آگیا تو دیکھے گا تو میرے حسن سلوک کو جو میں تیرے ساتھ کروں گی پھر کشادہ ہو جاتی ہے اس کے لیے جہاں تک کہ اس کی نظر پہنچتی ہے اور کھول دیا جاتا ہے اس کے لیے ایک دروازہ طرف جنت کے اور جب دفن کیا جاتا ہے بندہ فاجر یا کافر کہتی ہے اس کو قبر لا مرحبا ولا اہلاً بے شک تو بڑا دشمن تھا میرا ان لوگوں سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَنِيْعِيْ بِكَ قَالَ فَيَلْتَئِمُ عَلَيْهِ حَتّٰى يَلْتَقِيَ عَلَيْهِ وَتَخْتَلِفُ اَضْلَاعُهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَصَابِعِهٖ فَاَدْخَلَ بَعْضَهَا فِيْ جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ وَيُقَيَّضُ لَهٗ سَبْعِيْنَ تِنِّيْنًا لَوْ اَنَّ وَاحِدًا مِّنْهَا نَفَخَ فِي الْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ شَيْئًا مَّا بَقِيَتِ الدُّنْيَا فَيَنْهَشْنَهٗ وَيَخْدِشْنَهٗ حَتّٰى يُفْضٰى بِهٖ اِلَى الْحِسَابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ۔

جو میری پیٹھ پر چلتے ہیں، پھر اب جو میں متولی ہوئی تیرے کام کی اور تو آن پڑا میری طرف سو دیکھے گا تو میری بدسلوکیاں جو تیرے ساتھ کروں گی پھر دباتی ہے وہ اس کو اور زور ڈالتی ہے ہر طرف سے اس پر اور مختلف ہو جاتی ہیں پسلیاں اس کی، کہا راوی نے اشارہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں سے اور داخل کیا بعض کو بعض میں، فرمایا اور مقرر کیے جاتے ہیں اس پر ستر اژدہا اگر ایک ان میں سے پھونک دے زمین پر ایک بار تو کبھی گھاس نہ اُگے جب تک کہ دنیا باقی رہے پھر کاٹتے ہیں اس کو دانتوں سے اور نوچتے ہیں یہاں تک کہ لے جاویں گے اُسے حساب کی طرف کہا راوی نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک قبر ایک باغ ہے جنت کے باغوں سے یا ایک گڑھا ہے دوزخ کے گڑھوں سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

مترجم قولہ، ہاذم اللذات یہ لفظ بذال معجمہ اور مہملہ دونوں طرح مروی ہے اور دونوں صحیح ہیں، قولہ مرحبًا واہلاً یہ کلمہ ہے کہ عرب قادم کو کہتے ہیں یعنی آیا تو مکان وسیع میں اور ملا تو ایسے اہل سے کہ جن سے انس کرے گا، قولہ بے شک تو بہت پیارا تھا، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو خدا کا دوست ہے اس کو جمادات و نباتات سب دوست رکھتے ہیں اور اس کے دشمن کی سب چیز دشمن ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى رَمْلِ حَصِيْرٍ فَرَاَيْتُ اَثَرَهٗ فِيْ جَنْبِهٖ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ فرماتے تھے کہ خبر دی مجھ کو عمر بن خطابؓ نے کہا داخل ہوا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور تکیہ لگائے ہوئے تھے رمل حصیر پر سو دیکھا میں نے کہ اثر کر گیا تھا وہ آپ کے بازو میں اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے طویل۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ **مترجم** قولہ رمل حصیر رمل بفتح راء و سکون میم بمعنی نسج یعنی بناوٹ اور حصیر بوریا مراد یہ ہے کہ بوریے کے اور آپ کے بیچ میں کوئی اور فرش نہ تھا اور بوریا کی بناوٹ کے نقش نے آپ کے بدن میں چبھ کر اثر کیا تھا اور بعض روایتوں میں رمالِ حصیر آیا ہے اور من قبیل اضافت جنس کے ہے نوع کی طرف ای رمال من حصیر منسوج من ورق النخل یعنی بناوٹ حصیر کی جو بنا ہوا تھا ورق نخل سے اور وہ قصہ بخاری میں اسی طرح مروی ہے کہ فرمایا ابن عباس نے میں آرزو رکھتا تھا کہ پوچھوں حضرت عمر سے حال ان دو عورتوں کا ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جن کے باب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۔ یعنی اگر توبہ کرو تم دونوں تو جھک رہے

05501

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تمہارے دل سوچ کیا میں تے حضرت عمرؓ کے ساتھ اور راہ سے کنارے ہوئے وہ اور کنارے ہوا میں اُن کے ساتھ چھاگل لے کر پھر وہ پاخانہ گئے اور آئے اور ڈالا میں نے ان کے ہاتھوں پہ پانی چھاگل سے اور وضو کیا انہوں نے پھر کہا میں نے اے امیرالمومنین وہ دو عورتیں کون ہیں۔ ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جن کے حق میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اگر توبہ کرو تم تو جھکے ہیں تمہارے دل تو انہوں نے کہا تعجب ہے تم کو اے ابن عباسؓ تم کو اب تک یہ بات معلوم نہیں وہ دونوں عائشہؓ اور حفصہؓ ہیں پھر بیان کرنے لگے عمرؓ قصہ ان کا اور کہا انہوں نے کہ میرا ایک ہمسایہ تھا انصاری بنی امیہ کے قبیلہ سے۔ اور میں اور وہ عوالی مدینہ سے نوبت بہ نوبت آتے تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنی ایک دن وہ اور ایک دن میں پھر جب میں حضرت کے پاس آتا تھا تو لوٹ کر اس دن کی کیفیت سے اس کو اطلاع دیتا تھا اور وہ بھی ایسا ہی کرتا تھا اور ہم معشر قریش تھے کہ دبا رکھتے تھے اپنی عورتوں کو پھر جب انصار میں آئے تو وہ ایسے تھے کہ عورتیں ان پر غالب تھیں۔ تو ہماری عورتیں ان کی عادتیں سیکھنے لگیں۔ سو ایک دن ڈانٹا میں نے اپنی عورت کو تو وہ مجھے جواب دینے لگی۔ تو میں نے تعجب کیا اس کے جواب دینے پر سو اس نے کہا تم کو کیوں تعجب ہوتا ہے میرے جواب دینے کا قسم ہے اللہ کی کہ ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت کو جواب دیتی ہیں۔ اور ایک ایک ان میں کی حضرت سے الگ ہو بیٹھتی ہے یعنی خفا ہو کر سارے دن رات تک سو میں یہ سن کر گھبرایا اور میں نے کہا وہ بڑی کم بخت ہے جو ایسا کرے پھر لئے میں نے اپنے کپڑے یعنی باہر جانے کے۔ اور داخل ہوا میں حفصہؓ کے پاس اور کہا میں نے اے حفصہؓ تم میں سے ایک ایک خفا کر دیتی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سارے دن رات تک۔ سو انہوں نے کہا ہاں میں نے کہا محروم ہوئی خیر سے اور نقصان پایا اس نے کیا تو نڈر ہے اس سے کہ غصہ کرے تجھ پر اللہ تعالیٰ بسبب غصہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہلاک ہو جاوے تو مت زیادہ مانگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کبھی جواب نہ دے ان کو کسی بات کا۔ اور مت جدا ہو کر ان سے اور مانگ لے مجھ سے جو تجھے ضرورت ہو اور دھوکا مت کھا تو اس پر کہ ساتھی تیری تجھ سے زیادہ خوبصورت ہے اور پیاری ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی عائشہؓ مراد یہ ہے کہ تو اس کی برابری مت کر اور انہیں دنوں میں چرچا تھا کہ بنی غسان کے لوگ تیاری کر رہے ہیں ہم سے لڑنے کی۔ سو گیا میرا ہمسایہ اپنی باری کے دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور لوٹ کر آیا وہ رات کو اور میرا دروازہ ٹھونکا بہت زور سے اور کہا گیا سو گئے ہو سو میں گھبرایا اور نکل کر اس کے پاس آیا اس نے کہا ایک بڑا حادثہ ہوا میں نے کہا کیا آئے بنی غسان اس نے کہا نہیں اس سے بھی بڑا اور طویل ایک حادثہ یہ ہے کہ طلاق دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو میں نے کہا محروم ہوئی اور نقصان پایا حفصہؓ نے میں پہلے ہی خیال کرتا تھا کہ ایسا ہوگا سو لیے میں نے اپنے کپڑے اور نماز پڑھی میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی اور داخل ہو گئے آپ غرفہ میں اور اکیلے بیٹھ گئے وہاں سو گیا میں حفصہؓ کے پاس اور وہ رو رہی تھی میں نے کہا کیوں روتی ہے میں تجھے ڈراتا نہیں تھا اور منع نہیں کرتا تھا یعنی حضور کیساتھ گستاخی کرنے سے کیا طلاق دی تم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اس نے میں نہیں جانتی اور وہ اس غرفہ میں تشریف رکھتے تھے سو نکلا میں اور آیا منبر کے پاس یعنی مسجد میں اور منبر کے پاس کچھ لوگ تھے کہ بعض ان میں رو رہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے سو تھوڑی دیر بیٹھا میں ان کے ساتھ پھر غالب ہوا مجھ پر جو خیال مجھے تھا اور آیا میں غرفہ کے پاس جس میں حضرتؐ تھے سو کہا میں نے حضرت کے غلام سیاہ سے کہ اجازت مانگ تو عمر کے لیے اندر آنے کی سو وہ اندر گیا اور حضرت سے عرض کی پھر نکلا اور کہا میں نے تمہارا ذکر کیا تو حضرت چپ ہو رہے پھر میں لوٹا اور بیٹھ گیا منبر کے پاس لوگوں میں، پھر غالب ہوا مجھ پر وہی خیال اور آیا میں اور کہا میں نے اسی غلام سے اور پھر اس نے آکر وہی جواب دیا جو پہلے دیا تھا پھر بیٹھا میں منبر والوں کے پاس پھر غالب ہوا مجھ پر بھی خیال اور گیا میں غلام کے پاس اور کہا میں نے اجازت مانگ عمر کے لیے سو پھر اس نے وہی جواب دیا جو پہلے دیا تھا پھر جب میں نے پیٹھ پھیری لوٹنے کو تو غلام نے مجھے بلایا اور کہا کہ اجازت دی تم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر داخل ہوا میں آپ کے پاس اور وہ لیٹے ہوئے تھے رومال حصیر پر کہ حصیر کے اور آپ کے درمیان کوئی بچھونا نہ تھا اور اثر کر گئی تھی اس کی بناوٹ آپ کے بازوئے مبارک پر ٹیکا دیئے ہوئے تھے آپ ایک تکیہ پر کہ چمڑے کا تھا اس میں کھجور کی چھال بھری تھی پھر سلام کیا میں نے اور کہا کھڑے کھڑے کیا طلاق دی آپ نے اپنی عورتوں کو پھر نظر اٹھا کر دیکھا میری طرف حضرت نے اور فرمایا نہیں، پھر میں نے کہا اور میں کھڑا تھا حضرت کے دل بہلانے کو کہ یا رسول اللہ بھلا دیکھیے آپ کہ ہم گروہ قریش دبا کر رکھتے ہیں اپنی عورتوں کو یعنی ڈرا دھمکا کر پھر جب آئے ہم ایک قوم پر تو وہ قوم ایسی ہے کہ ان کی عورتیں مردوں پر غالب ہیں پھر یاد کیا آپ نے اور مسکرائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھر میں نے عرض کی کاش کہ آپ دیکھتے جب میں داخل ہوا حفصہ کے پاس اور میں نے کہا تو اس بھروسے نہ رہ کہ سوت تیری تجھ سے زیادہ خوبصورت ہے اور زیادہ پیاری ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد سوت سے عائشہؓ ہیں تو پھر دوبارہ مسکرائے اور میں بیٹھ گیا جب آپ کو مسکراتے دیکھا پھر میں نے آپ کے گھر میں نگاہ کی تو قسم ہے اللہ کی کہ کوئی چیز نہ پائی کہ جس کو دیکھ کر میری نگاہ لوٹے بجز تین چمڑوں کے سو کہا میں نے دعا کیجیے آپ کہ اللہ وسعت دے آپ کی امت کو اس لیے کہ فارس وروم کو فراخی دی گئی ہے اور دنیا عنایت کی گئی ہے حالانکہ وہ اللہ کی عبادت نہیں کرتے اور آپ تکیہ لگائے تھے پھر کہا ابھی تم شک میں ہو اے ابن خطاب فارس وروم وہ لوگ ہیں کہ دیے گئے طیبات ان کے دنیا کی زندگی میں یعنی آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں سو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ استغفار کیجیے میرے واسطے سو کنارہ کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی عورتوں سے اس بات کے سبب سے جو پہنچایا حفصہؓ نے عائشہؓ تک اور فرمایا تھا کہ میں داخل نہ ہوں گا تم پر ایک مہینہ اور آپ کو غصہ اس لیے آیا کہ عتاب کیا باری تعالیٰ نے آپ پر یعنی گویا سبب عتاب وہی ہوئیں پھر جب گزر گئے انتیس روز داخل ہوئے آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر اور شروع کیا آپ نے عائشہ سے اور عرض کی عائشہؓ نے کہ قسم کھائی تھی آپ نے کہ داخل نہ ہوں گے ہم پر ایک مہینہ تک اور آج ہم نے صبح کی ہے انتیسویں رات کی اور میں تو ایک ایک دن گنتی تھی سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مہینہ انتیس دن کا بھی تو ہوتا ہے اور وہ مہینہ انتیس ہی کا تھا کہا عائشہؓ نے پھر نازل ہوئی یہ آیۂ تخییر سو شروع کیا حضرتؐ نے[1] مجھ سے یعنی اس کا بیان کرنا سب عورتوں سے پیشتر اور فرمایا میں تم سے ایک بات کہتا ہوں اور تم جلدی نہ کرنا اس کے جواب دینے میں جب تک کہ مشورہ نہ لے لینا

[1] یعنی بیان کرنا آیات تخییر کا ۱۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے ماں باپ سے کہا عائشہؓ نے یہ آپ نے اس لیے فرمایا کہ خوب جانتے تھے آپ کہ میرے ماں باپ مجھے جدا ہونے کا حکم نہ دیں گے آپ سے پھر پڑھی آپ نے یہ آیت یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ سے عظیما تک پس میں نے عرض کی کہ اس میں کیا مشورہ لوں اپنے ماں باپ سے میں نے اختیار کیا اللہ کو اور رسولؐ اس کے کو اور دارِ آخرت کو پھر تخییر فرمائی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سب بیبیوں کو اور سب نے وہی جواب دیا جو عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا تھا یعنی سب نے ترکِ دنیا اور تحصیل آخرت اختیار کی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا۔

عَنْ مِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيْفُ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَقَدِمَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْاَنْصَارُ بِقُدُوْمِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ فَوَافَوْا صَلٰوةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوْا لَهٗ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَاٰهُمْ ثُمَّ قَالَ اَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ قَالُوْا اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاَبْشِرُوْا وَاَمِّلُوْا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا فَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ

روایت ہے مسور بن مخرمہ سے کہ عمرو بن عوف کہ حلیف تھے بنی عامر بن لوی کے اور حاضر ہوئے تھے جنگ بدر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ کے ساتھ انہوں نے خبر دی مسور کو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ابو عبیدہ کو پھر وہ کچھ مال لے کر آئے بحرین سے اور سُنا انصار نے کہ ابو عبیدہ آئے ہیں پھر وہ حاضر ہوئے صلوٰۃ فجر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر جب نماز پڑھ چکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پھر کر بیٹھے اور انصار آپ کے سامنے ہوئے سو مسکرائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ان کو دیکھا اور فرمایا میں گمان کرتا ہوں کہ سُنا تم نے کہ ابو عبیدہ کچھ لے کر آئے ہیں انہوں نے عرض کی کہ ہاں یا رسول اللہ فرمایا آپ نے پھر خوشخبری سنو اور امید رکھو جو تمہیں خوش کرے پس قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں تم پر فقر سے نہیں ڈرتا ہوں ولیکن ڈرتا ہوں اس سے کہ کشادہ کی جاوے تم پر دنیا جیسے کہ کشادہ کی گئی تم سے اگلوں پر اور رغبت اور حرص کرو تم اس کی جیسے کہ رغبت کی تم سے اگلوں نے پس ہلاک کرے وہ تم کو جیسا کہ ہلاک کیا اس نے تم سے اگلوں کو۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ يَا حَكِيْمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهٗ

روایت ہے حکیم بن حزام سے کہا مانگا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی کچھ مال سو عطا کیا مجھ کو پھر مانگا میں نے پھر دیا مجھ کو پھر مانگا میں نے پھر دیا مجھ کو پھر فرمایا آپ نے اے حکیم تحقیق یہ مال ہرا بھرا ہے میٹھا میٹھا پھر جس نے لیا اسے سخاوت نفس سے برکت دیا جاتا ہے اس میں اور جس نے لیا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلَى فَقَالَ حَكِيمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى أُفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَدْعُو حَكِيمًا إِلَى الْعَطَاءِ فَيَأْبٰى أَنْ يَقْبَلَهُ ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَأَبٰى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي أُشْهِدُكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ عَلٰى حَكِيمٍ إِنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ فَيَأْبٰى أَنْ يَأْخُذَهُ فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيمٌ أَحَدًا مِّنَ النَّاسِ شَيْئًا بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تُوُفِّيَ۔

اپنے نفس کو ذلیل کر کے برکت نہ دی جاوے گی اس کو اور اس کی مثال ایسی ہوگی کہ جیسے کھاوے کوئی شخص اور پیٹ نہ بھرے اس کا اور اوپر کا ہاتھ یعنی دینے والا بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے یعنی لینے والے سے سو عرض کی حکیم نے اے رسول اللہ کہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ جس نے آپ کو بھیجا ہے حق کے ساتھ کسی کا مال نہ گھٹاؤں گا میں آپ کے بعد یعنی کسی سے سوال نہ کروں گا یہاں تک کہ چھوڑوں میں دنیا کو پس تھے ابوبکر کہ بلاتے تھے حکیم کو کہ کچھ دیں پس وہ انکار کرتے تھے اس کے قبول کرنے سے پھر عمر رض نے بلایا ان کو تاکہ کچھ دیں تو بھی قبول نہ کیا ان سے کچھ پھر کہا عمر رض نے میں گواہ کرتا ہوں تم کو اے گروہ مسلمانوں کے حکیم پر اس بات کا کہ میں پیش کرتا ہوں اس پر اس کا حق فئے سے اور وہ انکار کرتا ہے اس کے لینے سے پھر نہ گھٹایا (یعنی نہ لیا) حکیم نے کسی شخص کے مال سے کچھ بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں تک کہ وفات پائی۔

ف یہ حدیث صحیح ہے۔ **مترجم**: زہد اور بے رغبتی دنیا سے اس کا نام ہے کہ مال دنیا باوجود اپنے کے بھی قبول نہ کرے نہ یہ کہ عصمت بی بی از بے چادری فقر اضطراری کو بصورت زہد ظاہر کرے اور دل میں محبت اموال دنیوی کی بھری ہو فقط

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ ابْتُلِينَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالضَّرَّاءِ فَصَبَرْنَا ثُمَّ ابْتُلِينَا بَعْدَهُ بِالسَّرَّاءِ فَلَمْ نَصْبِرْ۔

روایت ہے عبدالرحمن بن عوف سے کہ کہا انہوں نے آزمائے گئے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تکلیف اور تنگی میں سو صبر کیا ہم نے پھر آزمائے گئے ہم بعد ان کے ساتھ وسعت اور خوشی کے سو صبر نہ کر سکے ہم۔

ف یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتِ الْآخِرَةُ هَمَّهُ جَعَلَ اللّٰهُ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ وَمَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَمَّهُ جَعَلَ اللّٰهُ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَفَرَّقَ عَلَيْهِ شَمْلَهُ وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا

روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کا مقصود آخرت ہو اللہ تعالیٰ رکھ دیتا ہے بے پروائی اس کے دل میں اور جمع کر دیتا ہے خاطر اس کی اور آتی ہے دنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر اور جس کا مقصود دنیا ہو اللہ تعالیٰ رکھ دیتا ہے محتاجی اس کی دونوں آنکھوں کے سامنے اور پریشان کر دیتا ہے خاطر اس کی اور نہیں آتی

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِلَّا مَا قُدِّرَ لَہٗ۔ دنیا اس کے پاس مگر جتنی مقدر ہو

مترجم: یعنی طلب دنیا سے کچھ زیادہ نہیں ملتا اور طلب آخرت سے کچھ کم نہیں ملتا جتنا مقدر ہے اتنا ہی ملتا ہے مگر طالب دنیا کو ذلت سے اور طالب عقبیٰ کو عزت سے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ یَا ابْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِیْ اَمْلَأْ صَدْرَکَ غِنًی وَّاَسُدَّ فَقْرَکَ وَاِلَّا تَفْعَلْ مَلَأْتُ یَدَیْکَ شُغْلًا وَّلَمْ اَسُدَّ فَقْرَکَ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک فرماتا ہے اللہ جل جلالہٗ اے بیٹے آدم کے مشغول رہ تو میری عبادت میں بھر دوں گا میں تیرا سینہ غنا سے اور دُور رکھوں گا تجھ سے محتاجی کو اور اگر نہ کرے گا تو میری عبادت تو بھر دوں گا میں دونوں ہاتھ تیرے محنت مزدوری میں اور نہ دور کروں گا تجھ سے محتاجی تیری۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابوخالد والبی کا نام ہرمز ہے۔

باب عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ لَنَا قِرَامُ سِتْرٍ فِیْہِ تَمَاثِیْلُ عَلٰی بَابِیْ فَرَاٰہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْزِعِیْہِ فَاِنَّہٗ یُذَکِّرُ فِی الدُّنْیَا قَالَتْ وَکَانَ لَنَا سَمَلُ قَطِیْفَۃٍ عَلَمُھَا حَرِیْرٌ کُنَّا نَلْبَسُھَا۔

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا انہوں نے کہ ہمارے ہاں ایک باریک پردہ تھا کہ اس میں تصویریں تھیں اور میرے دروازے پر پڑا تھا سو دیکھا اس کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا اس کو دور کرو اس لیے کہ وہ یاد دلاتا ہے مجھے دنیا کو کہا انہوں نے کہ تھی ہمارے یہاں ایک چادر پرانی رُوئی دار کہ اس میں نشان بنے ہوئے تھے ریشم سے کہ ہم اسے اوڑھتے تھے۔

کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔ مترجم قرام ستر یعنی پردہ باریک اور بعضوں نے کہا کہ قرام وہ ہے کہ خوب گف ہو صوف سے اور رنگ برنگ ہو اور اضافت اس کی مثل ثوب قمیص کے ہے اور بعضوں نے کہا قرام پردہ باریک ہے پردہ غلیظ کے سوا۔

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَتْ وِسَادَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الَّتِیْ یَضْطَجِعُ عَلَیْھَا مِنْ اَدَمٍ حَشْوُھَا لِیْفٌ۔

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تھا ایک چمڑے کا تکیہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ اس پر لیٹتے تھے بھرتی اس کی کھجور کی چھال تھی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّھُمْ ذَبَحُوْا شَاۃً فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَقِیَ مِنْھَا قَالَتْ مَا بَقِیَ مِنْھَا اِلَّا کَتِفُھَا قَالَ بَقِیَ کُلُّھَا غَیْرَ کَتِفِھَا۔

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے ذبح کی ایک بکری سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا باقی رہا اس میں سے کہا حضرت عائشہؓ نے نہیں باقی رہا اس میں سے مگر دست اس کا فرمایا آپ نے باقی رہا سب سوا دست کے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف : یہ حدیث صحیح ہے اور ابو میسرہ ہمدانی کا نام عمرو بن شرجیل ہے **مترجم** وہ بکری ذبح کر کے خیرات دے دی اور ایک دست باقی تھا سو حضرت نے فرمایا جو خدا کی راہ میں دے دی وہی باقی ہے اور جو ہمارے خرچ میں آ دیگی وہ فانی ہے گویا اشارہ کیا آپ نے اس آیت کی طرف ما عندکم ینفد و ما عند اللہ باق ۔ یعنی جو تمہارے نزدیک ہے فنا ہوتی ہے اور جو اللہ کے نزدیک ہے وہ باقی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كُنَّا اٰلُ مُحَمَّدٍ نَمْكُثُ شَهْرًا مَا نَسْتَوْقِدُ نَارًا اِنْ هُوَ اِلَّا الْمَاءُ وَالتَّمْرُ۔

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ ہم آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسے تھے کہ ایک ایک مہینہ نہ جلاتے تھے آگ یعنی کچھ نہ پکاتے ہماری خوراک تھی فقط پانی اور کھجور۔ ف : یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَنَا شَطْرٌ مِّنْ شَعِيْرٍ فَاَكَلْنَا مِنْهُ مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ قُلْتُ لِلْجَارِيَةِ كِيْلِيْهِ فَكَالَتْهُ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ فَنِيَ قَالَتْ فَلَوْ كُنَّا تَرَكْنَاهُ لَاَكَلْنَا مِنْهُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ۔

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ وفات پائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہمارے پاس کچھ جو تھے پھر کھایا ہم نے اس میں سے جتنی مدت اللہ نے چاہا پھر کہا میں نے جاریہ سے ماپ تو اس کو پھر ماپا اس نے پھر نہ دیر کی اس نے تمام ہونے میں یعنی جو نے ، فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اگر ہم چھوڑ دیتے اس کو یعنی نہ ماپتے تو کھاتے اس میں سے اس سے زیادہ مدت تک۔

ف : یہ حدیث صحیح ہے شطر من شعیر یعنی قدرے جو۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ اُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ اَحَدٌ وَلَقَدْ اُوْذِيْتُ فِي اللّٰهِ وَلَمْ يُؤْذَ اَحَدٌ وَلَقَدْ اَتَتْ عَلَيَّ ثَلَاثُوْنَ مِنْ بَيْنِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَمَا لِيْ وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ يَاْكُلُهُ ذُوْ كَبِدٍ اِلَّا شَيْءٌ يُوَارِيْهِ اِبْطُ بِلَالٍ۔

روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میں ڈرایا گیا ہوں اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایسا کہ نہیں ڈرایا گیا کوئی اور بے شک ایذا دیا گیا ہوں میں ایسی کہ نہیں ایذا دیا گیا کوئی اور اور گزرے ہیں مجھ پر تیس دن اور رات کہ میرے اور بلال کے لیے کوئی کھانا نہیں تھا کہ جس کو ذو کبد کھاوے مگر کچھ قدرے کہ چھپاتی تھی اس کو بغل بلال رضی اللہ عنہ کی۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مراد اس حدیث سے وہ دن ہیں کہ جب نکلے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیزار ہو کر اہل مکہ سے آپ کے ساتھ بلال تھے اور بلال کے ساتھ کچھ کھانا تھا کہ وہ اپنے بغل میں دبائے تھے۔

مترجم : یہ خروج سوائے ہجرت مدینہ ہے اس لیے کہ مدینہ کی ہجرت میں بلال ساتھ نہ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور شاید اس سے وہ سفر مراد ہو کہ جب آپ ابتدائے نبوت میں طائف کی طرف تشریف لے گئے عبد یالیل کے پاس

ـه ظاہر یہ ہے یعنی ان دنوں میں اور کوئی اللہ کے دین میں نہیں ڈرایا جاتا تھا کہ مسلمان کوئی نہ تھا واللہ اعلم ۱۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو حاکم طائف تھا اس لیے کہ وہ حمایت کرے آپ کی اہل مکہ کے مقابلہ میں کہ آپ پوری کریں رسالت باری تعالٰے شانہٗ کی پھر مسلط کر دیا اس نے آپ پر لڑکوں کو کہ وہ ڈھیلے مارتے تھے اور زخمی ہو گئے آپ کے ٹخنے اور اس سفر میں آپ کے ساتھ زید بن حارثہ تھے نہ بلال رضہ واللہ اعلم بمرادہ ورسولہٗ (لمعات)

سوال عمر مبارک آپ کی بہ نسبت اکثر انبیاء کے کم تھی پھر یہ فرمانا آپ کا کہ کسی کو راہ خدا میں اس قدر اذیت نہ ہوئی جیسی مجھ کو ہوئی کیونکر صحیح ہوگا حالانکہ مرض حضرت ایوبؑ کا سنگ زنی کفار کی حضرت نوح ؑ کو، آگ میں ڈالنا حضرت ابراہیمؑ کا نہایت مشہور ہے۔

جواب اس کا کئی طور پر ہے، اوّلاً یہ کہ فرمانا آپ کا بہ نسبت اپنے زمانہ کے لوگوں کے ہے اور ظاہر ہے کہ آپ کے زمانہ مبارک میں جو تکلیف کہ آپ کو ہوئی کسی کو نہ ہوئی ہوگی۔ ثانیاً یہ کہ آپ بہ نسبت اکثر انبیاء کے کثیر الاتباع تھے اور تابعین آپ کے مہاجرین و انصار سے سب نے کچھ نہ کچھ اذیت پائی ہے اور وہ اذیت گویا بعینہٖ آپؐ کو ہوئی اس لیے کہ عربی کی مثل ہے ضراب الغلام اھانۃ المولی بلکہ رئیس مشفق اور امیر شفیق رعیت کی مصیبت اور تکلیف کو اپنی ذاتی مصیبت سے بڑھکر جانتا ہے اور استاد شفیق شاگرد رفیق کی اذیت اپنی اذٰی نفسی سے وہ چند قیاس کرتا ہے پس اس نظر سے اذیت آپ کی سائر انبیاء سے صد چنداں زیادہ ہوگی اور حقیقت میں آپ کے اصحاب نے وہ وہ اذیتیں پائی ہیں اور آپ کی رفاقت میں وہ وہ بلائیں اٹھائی ہیں کہ قلم کا سینہ ان کی تحریر سے شق ہوتا ہے اور زبان کا جگر اس کے بیان سے نق سینکڑوں کفار کے ہاتھ سے مقتول و مصلوب ہوئے ہزاروں مسجون و مضروب کتنوں کے زن و بچہ درجۂ شہادت کو پہنچے کتنوں کے آب و جد اس سعادت پر فائز ہوئے پھر قیامت تک جو کچھ علمائے حقانی اور فقہائے ربانی پر آلام و مصائب امر معروف اور نہی منکر اور اقامت حدود اللہ میں گزری اور گزرے گی وہ سب گویا آپ کے نفس نفیس پر تھی جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء۔ صرف ایک شہید ہونا حضرت حمزہؓ کا حیات مبارک میں اور شہادت حسینؓ کی خبر دینا ایسی اذیت ہے کہ احاطہ تحریر سے باہر ہے اور پھر لطف یہ کہ ان مصائب میں آپ راضی برضا تھے اور شاکر لقضا، بلکہ جالب فقر و اذٰی و طالب اذیت و بلا چنانچہ فرمایا: اشد الناس بلآءً الانبیاء ثم الامثل فالامثل۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ خَرَجْتُ فِي يَوْمٍ شَاتٍ مِنْ بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَخَذْتُ إِهَابًا مَعْطُوْنًا فَجَوَّبْتُ وَسَطَهُ فَأَدْخَلْتُهُ فِي عُنُقِي وَشَدَدْتُ وَسَطِي فَحَزَمْتُهُ بِخُوْصِ النَّخْلِ وَإِنِّي لَشَدِيْدُ الْجُوْعِ وَلَوْ كَانَ فِي بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ لَطَعِمْتُ مِنْهُ فَخَرَجْتُ أَلْتَمِسُ شَيْئًا فَمَرَرْتُ بِيَهُوْدِيٍّ فِي مَالٍ لَهُ وَ

روایت ہے علی بن ابی طالب سے فرماتے تھے کہ نکلا میں جاڑے کے دنوں میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے اور لیا میں نے ایک چمڑا بدبودار جس کے بال جھڑے ہوئے تھے پھر کاٹ ڈالا میں نے اس کو بیچ سے اور ڈال لیا میں نے اس کو گردن میں اور باندھ دی میں نے اپنی کمر سو باندھ میں نے اس کو شاخ نخل سے اور مجھے بہت بھوک تھی اور اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں کچھ کھانا ہوتا تو میں کھاتا اس میں سے سو نکلا میں طلب کرتا ہوا کسی چیز کو سو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هُوَ يَسْقِي بِبَكْرَةٍ لَهُ فَاطَّلَعْتُ عَلَيْهِ مِنْ ثُلْمَةٍ فِي الْحَائِطِ فَقَالَ مَا لَكَ يَا أَعْرَابِيُّ هَلْ لَكَ فِي دَلْوٍ بِتَمْرَةٍ قُلْتُ نَعَمْ فَافْتَحِ الْبَابَ حَتَّى أَدْخُلَ فَفَتَحَ فَدَخَلْتُ فَأَعْطَانِي دَلْوَهُ فَكُلَّمَا نَزَعْتُ دَلْوًا أَعْطَانِي تَمْرَةً حَتَّى إِذَا امْتَلَأَتْ كَفِّي أَرْسَلْتُ دَلْوَهُ وَقُلْتُ حَسْبِي فَأَكَلْتُهَا ثُمَّ جَرَعْتُ بِالْمَاءِ فَشَرِبْتُ ثُمَّ جِئْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ۔

گذرا میں ایک یہودی پر کہ وہ اپنے باغ میں تھا اور پانی دے رہا تھا ساتھ ایک بکرہ کے سو جھانکا میں نے اس کو ایک دیوار کے سوراخ سے سو کہا اس نے کیا ہے اے اعرابی کیا تو ایک کھجور پر ایک ڈول کھینچے گا میں نے کہا ہاں پس کھول دے تو دروازہ کہ میں داخل ہوں پھر کھولا اس نے دروازہ سو میں داخل ہوا اور دیا مجھے اس نے ڈول اپنا کہ جب میں ایک ڈول نکالتا تھا وہ مجھے ایک کھجور دیتا تھا یہاں تک کہ جب بھر گئی میری مٹھی چھوڑ دیا میں نے اس کا ڈول اور کہا میں نے بس ہے مجھ کو اور کھائی میں نے وہ اور دو تین گھونٹ پانی پیا پھر آیا میں مسجد میں اور پایا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے مترجم اہاب چمڑا ہے معطوناً یعنی بدبودار کہ جس کے بال جھڑ گئے ہوں، بکرہ ایک خشب مستدیرہ ہے کہ اس کے بیچ میں ایک لکڑی ڈال کر پانی کھینچتے ہیں فارسی میں اسے چرخ اور ہندی میں اسے گراری کہتے ہیں اس حدیث سے کسب حلال اور قناعت اصحاب اور فقر رسالت مآب اور زہد اہل بیت ثابت ہوا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمْ أَصَابَهُمْ جُوعٌ فَأَعْطَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةً تَمْرَةً۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ پہنچی اصحاب کو بھوک اور دی ان کو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک کھجور۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم: ابوہریرہؓ اصحاب صفہ میں ہیں اور اصحاب صفہ حاضر باش خدمت شریف میں تھے اس لیے اکثر ایسا اتفاق ہوتا تھا، پھر غلبہ جوع کے وقت جو حاضر ہوتا تھا آنحضرتؐ ان سب کو تقسیم فرماتے اکیلے تناول نہ فرماتے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ نَحْمِلُ زَادَنَا عَلَى رِقَابِنَا فَفَنِيَ زَادُنَا حَتَّى كَانَتْ تَكُونُ لِلرَّجُلِ مِنَّا كُلَّ يَوْمٍ تَمْرَةٌ فَقِيلَ لَهُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ وَأَيْنَ كَانَتْ تَقَعُ التَّمْرَةُ مِنَ الرَّجُلِ قَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِينَ فَقَدْنَاهَا فَأَتَيْنَا الْبَحْرَ فَإِذَا نَحْنُ بِحُوتٍ قَدْ قَذَفَهُ الْبَحْرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا کہ بھیجا ہم کو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم تین سو تھے اٹھائے ہوئے اپنا اپنا توشہ اپنی گردنوں پر یعنی قلیل الزاد تھے یہاں تک نوبت پہنچی کہ ہوتی تھی ہر آدمی کے حصہ میں ایک ایک کھجور سو لوگوں نے کہا اے ابا عبداللہ اور کیا ہوتا ہوگا ایک آدمی کا ایک کھجور میں فرمایا انہوں نے پایا ہم نے فقدان اس کا بھی جب کہ وہ ہو چکی یعنی وہ ایک ملنا بھی موقوف ہو گئی پھر پہنچے ہم دریائے شور کے کنارہ پر اور یکایک وہاں ایک مچھلی ہے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

يَوْمًا مَّا أَحْيَيْنَا۔ پھینک دیا ہے اس کو دریا نے سو کھایا ہم نے اس میں سے اٹھارہ دن جس قدر چاہا یعنی خوب سیر ہو کر۔

www.KitaboSunnat.com

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم**: یہ روایت صحیح مسلم اور مؤطا میں بھی ہے، مسلم میں مروی ہے کہ امیر اس سریہ پر ابو عبیدہ تھے اور تلاش تھی ان کو ایک قافلہ قریش کی کہ ان کو لوٹیں اور جراب[۱] تمر ان کے ساتھ تھی اور ایک ایک تمر روز ملتا تھا پھر راوی سے پوچھا کہ تم کیا کرتے تھے انہوں نے کہا ہم سے ہر ایک اسے چوستا تھا جیسے لڑکا پستان چوستا ہے پھر اس پر پانی پی لیتے تھے پھر سارا دن ہم کو کفایت کرتا تھا اور اپنی لاٹھیوں سے ہم پتے درختوں کے جھاڑ لیتے تھے اور پانی میں بھگو کر کھاتے سو جب گزرے ہم کنارۂ دریا پر وہاں ایک اونچی چیز مثل ٹیلے کے نظر آئی پھر جب ہم نے اس کو پاس جا کر دیکھا تو وہ ایک دابہ ہے یعنی دریائی جانور کہ اسے عنبر کہتے ہیں ابو عبیدہ نے کہا وہ میتہ ہے پھر کہا نہیں بلکہ ہم بھیجے ہوئے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اللہ کی راہ میں ہیں یعنی جہاد میں اور تم لوگ بھوک کے مارے مضطر ہو سو کھاؤ، کہا راوی نے کہ ہم اس کے پاس ایک ماہ کامل ٹھہرے اور ہم تین سو تھے اور یہاں تک کھایا کہ موٹے ہو گئے ہم کہا راوی نے کہ میں نے اپنے تئیں دیکھا کہ بھر بھر لاتے تھے اس کے حدقۂ چشم سے بڑے بڑے مٹکے چربی کے اور کاٹ کاٹ لاتے تھے اس میں سے ٹکڑے بیل کے برابر اور لیا ہم سے ابو عبیدہ نے تیرہ آدمیوں کو اور بٹھلایا ان کو حدقۂ چشم میں اور لی ایک پسلی کی ہڈی اس کی ہڈیوں سے اور اسے بطور محراب کھڑا کیا پھر سب سے بڑا اونٹ کس کر اس کے نیچے سے نکالا تو نکل گیا پھر توشہ لے لیا ہم نے اس کے گوشت سے ابال کر پھر جب ہم مدینہ میں آئے ذکر کیا ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور فرمایا آپ نے وہ رزق تھا کہ نکالا اللہ تعالیٰ نے واسطے تمہارے پھر فرمایا اس کے گوشت سے کچھ ہو تو ہم کو کھلاؤ پھر بھیجا ہم نے کچھ گوشت اور کھایا آپ نے۔ تمام ہوئی روایت مسلم کی۔ اور اس جیش کو جیش خبط کہتے ہیں اور خبط اصل میں جھاڑے ہوئے پتے ہیں درختوں کے چونکہ وہ اس لشکر مبارک میں کھائے گئے تھے اس لیے اسی نام سے مشہور ہوا اور مطلب حدیث کا یہ ہے کہ اولاً ابو عبیدہ نے بطور اجتہاد فرمایا کہ یہ میتہ ہے اور میتہ حرام ہے پھر متغیر ہوا اجتہاد ان کا اور انہوں نے کہا وہ حلال ہے اگرچہ میتہ ہو اس لیے کہ تم جہاد میں ہو اور مضطر ہو اور مباح کیا اللہ تعالیٰ نے میتہ مضطر غیر باغ ولا عاد کو سو کھاؤ اس میں سے اور طلب کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کے گوشت میں سے اور کھانا اس واسطے تھا کہ خوش ہوں ان کے دل اور اطمینان کامل ہو ان کو اس کی اباحت اور حلت کا اور شک نہ رہے اس میں کسی طرح کا یا اس واسطے ہو کہ قصد کیا آپ نے اس سے تبرک کا اس لیے کہ وہ طعمۂ غیبی تھا کہ منجانب اللہ بطور خرق عادت کے عنایت ہوا تھا گویا ضیافت تھی رب العباد کی طرف سے قاصدانِ جہاد کے لیے، اور اس سے ثابت ہوا کہ سوال کرنا اور مانگنا ایسی شئے کا کہ دینے والے کو ناگوار نہ ہو بلکہ خوش ہو اپنے رفیق سے جائز ہے اور یہ سوال منہی عنہ سے نہیں اس لیے کہ سوال منع وہ ہے جو بہ نیت تکثیر مال ہو اجانب سے اور یہ سوال تو ملاطفت اور موانست کی جہت سے تھا، اور اس سے ثابت ہوا جواز اجتہاد کا زمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں جیسا کہ ثابت ہے جواز اس کا بعد آپ کے اور ثابت ہوا استحباب اس امر کا کہ مفتی کو ضرور ہے کہ کوئی چیز جس میں شک ہو مستفتی کو اس سے مانگ کر خود استعمال کرے تاکہ مستفتی کو تشفی اور تسلی کامل ہو جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت مانگ کر کھا لیا اور ثابت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

ہوئی اس حدیث سے اباحت جمیع میتات بحر کی، برابر ہے یہ کہ وہ جانور خود مر گیا ہو یا شکار کرنے سے مرا ہو اور اجماع ہے مسلمانوں کا اباحتِ سمک میں، کہا اصحاب شافعیؒ نے کہ حرام ہے مینڈک اس سے کہ نہی وارد ہوئی ہے حدیث میں اس کے قتل کی اور اس کے ماسوا میں تین قول ہیں، قول اصح یہی ہے کہ حلال ہے سب جیز دریا کی اسی حدیث کی رو سے جو ابھی گذری اور دوسرا قول عدمِ حل ہے اور تیسرا قول یہ ہے کہ جس کا نظیر بَر میں ماکول ہے وہ حلال ہے والّا فلا تو اس قول کی رو سے گھوڑا دریائی اور بکری اور ہرن کھایا جاوے اور کلب و خنزیر اور حمار نہیں۔ اور اصحاب شافعیؒ نے کہا کہ حمار بَر میں اگرچہ ماکول بھی ہے یعنی حمار وحشی مگر غالب اس میں غیر ماکول ہے پس قیاس کیا حمار بحری کو حمار غیر ماکول بری پر۔ یہ تفصیل ہے مذہب شافعی کی اور جو لوگ قائل ہیں جمیع حیوانات دریائی کی حلت کے سوا مینڈک کے ابوبکرؓ ہیں عمرؓ اور عثمانؓ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم اور امام مالک نے ضفدع اور جمیع حیوانات بحری کو حلال کہا ہے اور ابوحنیفہؒ نے کہا حلال نہیں سوا سمک کے اور لیکن سمک طافی یعنی جو دریا میں مر جاوے بغیر کسی سبب کے تو مذہب شافعی کا اس کی اباحت ہے اور یہی مذہب ہے جماہیر علمائے صحابہؓ کا اور جو ان کے بعد ہیں انہیں میں ہیں ابوبکر صدیق اور ابو ایوب اور عطا اور مکحول اور امام نخعی اور امام مالکؒ اور امام احمد اور ابو ثور اور داؤد وغیرہم اور کہا جابر بن عبداللہ اور جابر بن زید اور طاؤس اور ابوحنیفہؒ نے کہ طافی حلال نہیں دلیل ان کی جو حلال کہتے ہیں قول ہے اللہ تعالےٰ کا احل لکم صید البحر وطعامہ کہا ابن عباس نے اور جمہور نے کہ وہ صیدؔ ہے کہ جسے تم شکار کرو اور طعام وہ ہے جسے دریا نے پھینک دیا یعنی طافی دوسرے یہی حدیث جو اوپر گزری تیسری حدیث ھو الطھور ماؤہ والحل میتتہ اور یہ حدیث صحیح ہے اور سوا اس کے اور اشیاء مشہورہ کہ جس کو ہم نے ذکر نہیں کیا اور وہ حدیث جو جابر سے مروی ہے یعنی حنفیہ نے جس سے استدلال کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَا اَلقاہ اَلبحر او جزر عنہ فکلوہ وَمَا مَاتَ فیہ فَطفَا فَلَا تَاکُلُوہُ کا پس باتفاق ائمہ حدیث ضعیف ہے ہرگز احتجاج اور استدلال کے لائق نہیں اگر کوئی حدیث اس کے معارض بھی نہ ہو اور جب کہ معارض ہوئیں وہ چیزیں جو اوپر مذکور ہوئیں آیات و احادیث سے تو پھر کب لائق احتجاج رہی، کہا نووی نے بیان کیا ہے میں نے اس کا ضعف اور حال شرح مہذب کے باب الاطعمہ میں اور اگر کوئی کہے حدیث عنبر سے حلت طافی کی ثابت نہیں ہوتی اس لیے کہ اس میں خود مذکور ہے کہ وہ مضطر ہے تو ہم کہیں گے احتجاج اس میں اصحاب کے کھانے سے نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے منزورت مانگ کر نوش فرمانے سے ہے اور یہ جو کسی روایت میں مذکور ہے کہ ہم نے اس میں سے اٹھارہ دن تک کھایا کسی میں ہے کہ مہینہ بھر تک تطبیق اس کی یوں ہے کہ مراد ایامِ اوّل میں تر و تازہ گوشت اس کا ہے اور مراد ایامِ ثانی میں قدید اور سوکھا ہوا گوشت ہے کہ وہ مہینہ بھر تک کھاتے رہے بلکہ مدینہ طیبہ تک پہنچا اور وہاں بھی ماکول و مستعمل ہوا۔ (خلاصہ ما قال النووی)

فقیر کہتا ہے کہ مذہب صحیح قرآن و حدیث کی رو سے حلت جمیع حیوانات بحری کی ہے اور طافی حلال ہے بہر حال حق یہی ہے وَمَاذَا بعد الحق الّا الضلال اور حرمت اس کی جو بروایت صحیحہ ماکول نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہو چکی ہو اور آپ کے لب ہائے مبارک تک پہنچ چکی ہو بلکہ جزو بدن مقدس و مکرم ہوئی ہو ثابت کرنا بجز تعصب اور ترک تادب کے اور کیا ہوگا۔ غرض مذہب حنفیہ کا اس باب میں نہایت ضعیف ہے اور مذہب مالکی اوسع اور اوفق بالقرآن چنانچہ لکھا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاہ ولی اللہ قدس سرہ نے مسوّٰی شرح موطا میں کہ ظاہر قرآن و حدیث اباحت ہے میتاتِ بحر کی اور مراد اس سے وہ جانور ہے کہ جو زندہ رہے دریا میں اور جب نکالا جاوے تو زندگی اس کی مثل مذبوح و بسمل کے ہو یعنی تڑپ تڑپ کر جان دینے لگے جیسے مچھلی کا حال ہے پس اس قسم کے سب جانور حلال ہیں بغیر ذبح کے برابر ہے کہ مثل اس کا بر میں کھایا جاوے جیسے بقر و غنم یا نہ کھایا جاوے جیسے کلب و خنزیر اور یہ سب کے سب سمک ہیں یعنی کلب و خنزیر دریائی بھی مچھلی میں داخل ہے اور حکم ان کا بھی حلت میں مثل مچھلی کے ہے اگرچہ صورت میں مختلف ہوں بخلاف اس جانور کے جو دریا میں زندگی کرتا ہے مگر جب خشکی پر نکالا جاوے پھر بھی اس کی حیات باقی رہتی ہے پھر اگر وہ طائر ہے جیسے بط اگر ذبح کی جاوے حلال ہے اور میتہ اس کی حلال نہیں اور اگر غیر طائر ہے مثل ضفدع اور سرطان اور سلحفاۃ اور ذوات سموم کے جیسے حیہ اور عقرب پس وہ حرام ہے اور یہی قول ہے شافعیؒ کا۔ میں کہتا ہوں اس تقدیر پر قول اللہ تعالےٰ کا اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مراد صید سے شکار ہے کہ لوگ باختیار و بقصد شکار کریں اور طعام سے میتاتِ بحر کہ باختیار و بقصد شکار نہ ہوں اور اس کو طعام فرمایا اور میتہ نہ فرمایا اس لیے کہ میتہ کا ذکر کھانے پینے کے مقام میں کراہت سے خالی نہیں اور مَتَاعًا لَّكُمْ سے مراد اباحت اہل حضر کو اور للسیارہ سے مراد ہے اباحت اہلِ سفر کو اور ابو حنیفہؒ نے کہا کہ جمیع حیوانات بحر حرام ہیں مگر سمک معروف، امام محمدؒ نے کہا کہ مچھلیاں جب مر جاویں گرمی سے یا سردی سے یا قتل کر ڈالے ایک ان کی تو کچھ مضائقہ نہیں ان کے کھانے میں پھر اگر وہ خود مر جاوے اور طافی ہو جاوے وہ مکروہ ہے اگر مچھلی کی قسم سے ہو اور ماسوا مچھلی کی اگر ہو تو اس میں بھی کچھ مضائقہ نہیں اور علی العموم حلال کہا امام شافعیؒ نے دریائی میتہ کو (انتہیٰ ما قال شاہ ولی اللہ فی المسوّٰی)

اور موطا میں نافع سے مروی ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابی ہریرہؓ نے سوال کیا عبداللہ بن عمرؓ سے اس چیز سے کہ پھینک دیا اسے دریا نے یعنی طافی سے پس منع کیا انہوں نے اس کے کھانے سے کہا نافع نے پھر پھرے عبداللہ اور منگایا قرآن پھر پڑھی یہ آیت اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ یعنی طعام عام ہے خواہ شکار کرو یا نہ یعنی طافی بھی اس میں داخل ہے پھر کہا نافع نے کہ بھیجا مجھے عبداللہ بن عمرؓ نے عبدالرحمٰن بن ابی ہریرہؓ کی طرف اور کہلا بھیجا کہ طافی کے کھانے میں کچھ مضائقہ نہیں ہے اور روایت ہے سعد جاری سے کہ پوچھا میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے ان مچھلیوں کے کھانے سے کہ قتل کرے بعض ان کا بعض کو یا مر جاویں سردی سے تو فرمایا ان میں کچھ مضائقہ نہیں کہا سعدؓ نے پھر پوچھا میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے تو انہوں نے بھی مثل اس کے کہا جیسا سعد نے کہا تھا اور ابی ہریرہؓ اور زید بن ثابتؓ سے مروی ہے کہ یہ دونوں اس کے کھانے میں مضائقہ نہ کرتے تھے جسے دریا نے باہر ڈال دیا ہو۔ (کذا فی الموطا)

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ إِنَّا لَجُلُوسٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ مَا عَلَيْهِ إِلَّا بُرْدَةٌ لَهُ مَرْقُوعَةٌ بِفَرْوٍ فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَى لِلَّذِي كَانَ فِيهِ مِنَ

روایت ہے علیؓ بن ابی طالب سے فرماتے تھے ہم بیٹھے ہوئے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں کہ آئے ہم پر مصعب بن عمیر کہ نہ تھی ان کے بدن پر مگر ایک چادر کہ پیوند لگے ہوئے تھے اس میں پوستین کے پھر جب دیکھا ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رونے لگے اس ناز و نعمت کو...

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النِّعْمَةِ وَالَّذِي هُوَ فِيهِ الْيَوْمَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكُمْ إِذَا غَدَا أَحَدُكُمْ فِي حُلَّةٍ وَرَاحَ فِي حُلَّةٍ وَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ وَرُفِعَتْ أُخْرَى وَسَتَرْتُمْ بُيُوتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِنَّا الْيَوْمَ نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ وَنُكْفَى الْمُؤْنَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ۔

خیال کرکے جس میں وہ پہلے تھے اور ان دنوں کا حال ان کا دیکھ کر پھر فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حال ہوگا تمہارا کہ تم میں سے ایک شخص صبح کرے گا ایک جوڑے میں اور شام کریگا دوسرے جوڑے میں یعنی صبح و شام کپڑے بدلے گا اور رکھا جاوے گا اس کے آگے ایک برتن کھانے کا اور اُٹھایا جاوے گا دوسرا یعنی قسم قسم کے کھانے ہوں گے اور پردہ ڈالو گے تم اپنے مکانوں میں جیسے پردہ ڈالا جاتا ہے کعبہ میں عرض کی صحابہؓ نے اس دن ہم بہت اچھے ہوں گے آج سے فارغ ہوں گے عبادت کے لیے اور بچیں گے محنت و مشقت سے سو فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بلکہ تم آج کے دن بہتر ہو ان دنوں سے۔

ف ۱ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور یزید بن زیاد مدینی ہیں روایت کی ان سے مالک بن انس نے اور کئی اہل علم نے اور یزید بن زیاد دمشقی کہ جن سے زہری نے روایت کی ہے ان سے وکیع نے اور مروان بن معاویہ نے اور یزید بن ابی زیاد کوفی ہے کہ روایت کی ان سے سفیان نے اور شعبہ نے اور ابن عیینہ اور کئی لوگوں نے ائمہ سے۔

مترجم اس حدیث میں زہد اور بے رغبتی ہے اصحابؓ کی دنیا سے اور شفقت اور رأفت اور محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان کے حال پر اور فضیلت فقر کی غنا پر کہ اس میں راحت ہے جسم کی اور قلت ہے فکر کی دنیا میں اور خفت ہے حساب کی آخرت میں اور دوست رکھنا مال کا فراغ عبادت کے لیے نہ اتباع شہوات کے لیے اور کراہیت تکلف کی لباس اور طعام میں اور مکروہ ہونا دونوں کی کثرت کا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الصُّفَّةِ أَضْيَافَ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا يَأْوُونَ عَلَى أَهْلٍ وَلَا مَالٍ وَاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِنْ كُنْتُ لَأَعْتَمِدُ بِكَبِدِي عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْجُوعِ وَأَشُدُّ الْحَجَرَ عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلَى طَرِيقِهِمُ الَّذِي يَخْرُجُونَ فِيهِ فَمَرَّ بِي أَبُو بَكْرٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيَسْتَتْبِعَنِي فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ عُمَرُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيَسْتَتْبِعَنِي فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا کہ اہل صفہ مہمان تھے مسلمانوں کے نہیں جگہ پکڑتے تھے وہ اہل کی طرف نہ مال کی طرف اور قسم ہے اس معبود برحق کی کہ کوئی معبود نہیں سوا اس کے کہ میں البتہ ٹیکتا تھا اپنا کلیجہ زمین پر مارے بھوک کے اور باندھتا تھا پتھر اپنے پیٹ پر بھوک سے اور ایک دن میں بیٹھا تھا مسلمانوں کی راہ میں کہ نکلتے تھے وہ اسی طرف سے سو گذرے مجھ پہ ابوبکرؓ اور پوچھی میں نے ان سے ایک آیت کلام اللہ کی نہیں پوچھی میں نے مگر اس لیے کہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے جاویں پھر وہ چلے گئے اور مجھے ساتھ نہ لے گئے پھر گذرے مجھ پر حضرت عمرؓ اور پوچھی میں نے ان سے ایک آیت کتاب اللہ کی اور نہ پوچھی تھی میں نے مگر اس لیے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِيْنَ رَآنِيْ وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ
قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْحَقْ وَ مَضٰى
فَاتَّبَعْتُهُ وَدَخَلَ مَنْزِلَهُ فَاسْتَأْذَنْتُ فَاَذِنَ لِيْ
فَوَجَدَ قَدَحًا مِنَ اللَّبَنِ قَالَ مِنْ اَيْنَ هٰذَا
اللَّبَنُ لَكُمْ قِيْلَ اَهْدَاهُ لَنَا فُلَانٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَاهُرَيْرَةَ قُلْتُ لَبَّيْكَ
قَالَ الْحَقْ اِلٰى اَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ وَهُمْ
اَضْيَافُ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا يَأْوُوْنَ عَلٰى اَهْلٍ وَّ
مَالٍ اِذَا اَتَتْهُ الصَّدَقَةُ بَعَثَ بِهَا اِلَيْهِمْ وَلَمْ
يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا وَّاِذَا اَتَتْهُ هَدِيَّةٌ اَرْسَلَ
اِلَيْهِمْ فَاَصَابَ مِنْهَا وَاَشْرَكَهُمْ فِيْهَا فَسَآءَنِيْ
ذٰلِكَ وَقُلْتُ مَا هٰذَا الْقَدَحُ بَيْنَ اَهْلِ
الصُّفَّةِ وَاَنَا رَسُوْلُهُ اِلَيْهِمْ فَسَيَأْمُرُنِيْ
اَنْ اُدِيْرَهُ عَلَيْهِمْ فَمَا عَسٰى اَنْ يُّصِيْبَنِيْ مِنْهُ
وَقَدْ كُنْتُ اَرْجُوْا اَنْ اُصِيْبَ مِنْهُ مَا يُغْنِيْنِيْ
وَلَمْ يَكُ بُدٌّ مِّنْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَطَاعَةِ رَسُوْلِهٖ
فَاَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ
فَاَخَذُوْا مَجَالِسَهُمْ قَالَ اَبَاهُرَيْرَةَ خُذِ الْقَدَحَ
فَاَعْطِهِمْ فَاَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ اُنَاوِلُهُ
الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى ثُمَّ يَرُدُّهٗ
فَاُنَاوِلُهُ الْاٰخَرَ حَتَّى انْتَهَيْتُ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوِيَ الْقَوْمُ
كُلُّهُمْ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ
فَوَضَعَهٗ عَلٰى يَدِهٖ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَتَبَسَّمَ
وَقَالَ اَبَاهُرَيْرَةَ اِشْرَبْ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ
اِشْرَبْ فَلَمْ اَزَلْ اَشْرَبُ وَيَقُوْلُ
اِشْرَبْ ثُمَّ قُلْتُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا

کر وہ مجھے اپنے ساتھ لے جاویں مگر وہ بھی ساتھ نہ لے گئے پھر گزرے
مجھ پر ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسکرائے آپ مجھے دیکھ کر
اور کہا ابوہریرہؓ ہیں میں نے کہا لبیک یا رسول اللہ فرمایا آپ
نے ہمارے ساتھ چلو اور چلے اور میں ساتھ ہو لیا ان کے اور
داخل ہوئے آپؐ اپنے گھر میں، پھر اجازت چاہی میں نے پس
اجازت دی مجھے اندر آنے کی سو پایا آپ نے یعنی اپنے گھر
والوں سے ایک پیالہ دودھ کا فرمایا آپؐ نے کہاں سے ملا یہ
دودھ تم کو کہا گیا ہدیہ بھیجا ہم کو کسی نے سو فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم اے ابوہریرہ! عرض کی میں نے لبیک فرمایا
جا بلوا اہل صفہ سے اور بلاؤ ان کو اور وہ مہمان تھے اہل اسلام
کے نہ رکھتے تھے اہل اور نہ مال، جب آنحضرتؐ کے پاس صدقہ آتا
تھا ان کے پاس بھیج دیتے تھے اور اس میں سے آپ بھی نہ لیتے اور
جب ہدیہ آتا تو ان کو بلا بھیجتے اور آپ بھی اس میں سے کچھ لیتے تھے
اور ان کو بھی شریک فرماتے پھر یہ بھیجنا آپ کا مجھ کو ذرا سے دودھ
کے لیے ناگوار ہوا اور میں نے کہا کیا حقیقت ہے اتنے سے قدح کی
اہل صفہ کے سامنے اور میں انہیں بلانے جاؤں پھر مجھے حکم فرما دیں
گے حضرتؐ کہ ان پر دورہ کروں اس قدح کو لے کر سو یقین ہے مجھے
اس میں سے کچھ نہ ملے گا اور مجھے تو امید یہ تھی کہ اس میں سے مجھے
اتنا ملے گا کہ مجھے کفایت کرے گا اور وہ تھا بھی اتنا ہی مگر کچھ چارہ
نہ تھا اطاعت سے اللہ اور رسولؐ کے یعنی چار و ناچار اہل صفہ سے
دو چار ہونا پڑا سو آیا میں ان کے پاس اور بلایا ان کو پھر جب
داخل ہوئے وہ اور اپنی اپنی جگہوں میں بیٹھ گئے فرمایا مجھ سے آپؐ
نے اے ابا ہریرہؓ لو وہ پیالہ سو دو ان کو سو لیا میں نے وہ پیالہ اور
دینے لگا میں ایک ایک شخص کو پھر جب پی لیتا وہ یہاں تک کہ
سیر ہو جاتا تو پھر دیتا میں دوسرے کو یہاں تک کہ پہنچ گیا میں رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک اور ساری قوم سیر ہو چکی تھی سو لیا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پیالہ اور رکھا اسے اپنے ہاتھ پر پھر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَا أَجِدُ لَهُ مَسْلَكًا فَأَخَذَ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ سَمّٰى وَشَرِبَ ۔

اٹھایا سر مبارک اپنا اور مسکرائے اور فرمایا اے ابا ہریرہؓ پیو سو پیا میں نے پھر فرمایا پیو پس میں پیتا رہا اور آپ یہی فرماتے رہے پیو آخر میں نے کہا قسم ہے اس پروردگار کی کہ بھیجا اس نے آپ کو حق کے ساتھ نہیں پاتا میں اب جگہ پینے کی یعنی یہاں تک کہ سیر ہو گیا کہ اب گنجائش نہیں، پس لیا آپؐ نے پیالہ اور حمد کی اللہ تعالیٰ کی اور بسم اللہ کہی اور پیا۔

ف : یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم اس حدیث میں بڑے فوائد ہیں اول دوام ضیافت اہل اسلام کہ عمدہ ترین سنت ہے ابراہیم علیہ السلام کی۔ دوسرے حقیر ہونا اہل ومال کا تحصیل علم کے سامنے اس لیے کہ اصحاب صفہ حضرتؐ کی خدمت میں تحصیل علم کرتے تھے۔ اور احادیث یاد کرتے تھے اور حضرتؐ کی سنتیں سیکھتے تھے، تیسرے واجب ہونا مسلمانوں پر کہ جو طلب علم میں ہو اس کی حوائج ضروریہ کی خبر گیری کریں تاکہ وہ پریشان خاطر نہ ہو جیسے کہ اصحاب کی عادت تھی اہل صفہ کے ساتھ، چوتھے کنایہ کرنا اپنے اظہار حاجت ضروری کا اس شخص سے کہ جس سے امید تائید ہو جیسے ابوہریرہؓ کرتے تھے، پانچویں تبسم اپنے دوست سے ملتے وقت کہ مسنون ہے جیسا کہ آنحضرتؐ نے کیا ابوہریرہؓ کے سامنے، چھٹے مسنون ہونا استیذان کا گھر میں داخل ہوتے وقت، ساتویں حکم ہدیہ کا اور اباحت اسکی آنحضرتؐ کے لیے اور حرمت صدقہ کی آپ پر اور یہ کمال شرف ہے آپ کے واسطے کہ عالی ہے حوصلہ آپ کا اور آپؐ کے اہلبیت کا اور ساخ مال سے لوگوں کے آٹھویں مسنون ہونا شراکت احباب کی اور مواساۃ ان کے ہدیہ کی چیز میں، نویں ظہور اعجاز کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ کفایت کرنا ہے شیر قلیل کا جماعت کثیر کو اور سیر ہونا ان کا اتنے سے شیر میں۔ دسویں ضرور سمجھنا اطاعت خدا اور رسول کو اگرچہ امر ان کا خلاف نفس ہو جیسا کہ بجالائے حق فرمانبرداری کا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ضرور ہے یہی ہر اہل اسلام کو۔ گیارہویں کہ مسنون ہے ایک پیالہ یا ایک برتن میں بطور دورہ پیتے آنا ایک جماعت کا اور ضرور نہیں کثرت پیالوں ظروف صغار کی جیسے کہ عادت ہے متکلفین دنیادار کی۔ بارہویں اخیر میں پینا ساقی کا چنانچہ مروی ہے ساقی القوم آخرہم شربا تیرھویں مسنون ہونا حمد کا اطعام کے بعد کہ آنحضرتؐ نے جب دیکھا کہ یہ سب کو کفایت کر گیا اور عنایت الٰہی نے برکت بے اندازہ عطا کی اس پر حمد فرمائی، چودھویں مسنون ہونا بسم اللہ کا اکل وشرب کی ابتداء میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَجَشَّأَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُفَّ عَنَّا جُشَاءَكَ فَإِنَّ أَكْثَرَهُمْ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا أَطْوَلُهُمْ جُوعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ ڈکار لی ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے تو فرمایا آپ نے دور رکھ ہم سے اپنی ڈکار اس لیے کہ بہت پیٹ بھر کر کھانے والا دنیا میں بہت دیر تک بھوکا رہے گا قیامت کے دن۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور اس باب میں ابی جحیفہ سے بھی روایت ہے۔

مترجم : ڈکار کے دور رکھنے سے مراد ہے منع کرنا پیٹ بھر کر کھانے سے اور دوام شبع کا مکروہ ہے کہ موجب ہے فقیروں کو بھول جانے کا اور ان کی طرف التفات نہ کرنے کا اگرچہ احیاناً پیٹ بھر کر کھانا روا ہے۔

عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ يَا بُنَيَّ لَوْ رَأَيْتَنَا وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصَابَتْنَا السَّمَاءُ

روایت ہے ابوموسیٰ سے کہا انہوں نے اپنے بیٹے سے اے بیٹے میرے اگر دیکھتا تو ہم کو اور ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور جب پڑتا تھا ہم پر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَحَسِبْتَ اَنَّ رِیْحَنَا رِیْحُ الضَّانِ
مینہ تو یقین کرتا کہ بو ہماری جیسے بو بھیڑ کی۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے اور مراد اس سے یہ ہے کہ کپڑے اصحاب کے صُوف کے تھے پھر جب ان پر مینہ پڑتا تو بھیڑ کی سی بُو آنے لگتی تھی۔ ف: اس حدیث میں زہد و قناعت ہے اصحاب کی اور قلت ان کے ثیاب کی دنیا میں کہ موجب ہے کثرت ثواب کا عقبیٰ میں۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ اللِّبَاسَ تَوَاضُعًا لِلّٰهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ دَعَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ مِنْ اَيِّ حُلَلِ الْاِيْمَانِ شَاءَ يَلْبَسُهَا۔

روایت ہے معاذ بن انس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چھوڑ دے لباس زینت کا واسطے تواضع کے اللہ تعالیٰ کے لیے اور وہ قدرت رکھتا ہے لباس زینت کی بُلا دے گا اُسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام خلائق کے سامنے تاکہ پسند کر لیوے وہ لباس اہل ایمان سے جسے چاہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفَقَةُ كُلُّهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا الْبِنَاءَ فَلَا خَيْرَ فِيْهِ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نفقہ شرعی سب اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے مگر جو خرچ ہوتا ہے عمارت میں پس اس میں خیر نہیں ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے ایسا ہی کہا محمد بن حبیب نے شبیب بن بشیر سے اور وہ شبیب بن بشیر ہیں۔

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ اَتَيْنَا خَبَّابًا نَعُوْدُهُ وَقَدِ اكْتَوٰى سَبْعَ كَيَّاتٍ فَقَالَ لَقَدْ تَطَاوَلَ مَرَضِيْ وَلَوْلَا اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَمَنَّوُا الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُهُ وَقَالَ يُؤْجَرُ الرَّجُلُ فِيْ نَفَقَتِهِ اِلَّا التُّرَابَ اَوْ قَالَ فِي التُّرَابِ۔

روایت ہے حارثہ بن مضرب سے کہا کہ آئے ہم خباب کے پاس عیادت کو اور اُنہوں نے سات داغ لگوائے تھے سو کہا انہوں نے دراز ہوا مرض میرا اور اگر میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات نہ سُنی ہوتی کہ آپ فرماتے تھے کہ آرزو مت کرو موت کی تو بے شک میں آرزو کرتا اس کی اور فرمایا کہ اجر ثواب ملتا ہے آدمی کو ہر مال خرچ کرنے میں مگر مٹی کا یا فرمایا جو مٹی میں خرچ ہو۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: اس حدیث میں مذمت ہے بنا کی اور عدم اجر عمارات کے خرچ پر اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ فرماتے تھے ویرانہ دیگراں مرا بس است۔

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كُلُّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلَيْكَ قُلْتُ اَرَاَيْتَ مَا لَا بُدَّ مِنْهُ قَالَ لَا اَجْرَ وَلَا وِزْرَ۔

روایت ہے ابراہیم سے کہ کہا انہوں نے ہر بنا وبال ہے تجھ پر کہا میں نے خبر دیجیے مجھے اس عمارت سے جو ضروری ہو اور بغیر اس کے کام نہ چلے کہا نہ اس میں اجر ہے نہ وزر۔

عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ سَائِلٌ فَسَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِلسَّائِلِ اَتَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَتَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ

روایت ہے حصین سے کہا کہ آیا ایک سائل اور سوال کیا اس نے تو پوچھا ابن عباسؓ نے اسے کہ تو گواہی دیتا ہے اس امر کی کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا خداوند تعالیٰ کے اس نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہِ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَأَلْتَ وَلِلسَّائِلِ حَقٌّ إِنَّهُ لَحَقٌّ عَلَيْنَا أَنْ نَّصِلَكَ فَأَعْطَاهُ ثَوْبًا ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا إِلَّا كَانَ فِي حِفْظِ اللہِ مَا دَامَ مِنْهُ عَلَيْهِ خِرْقَةٌ۔

کہا ہاں، پھر کہا گواہی دیتا ہے تو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول اس کے ہیں اس نے کہا ہاں، پھر پوچھا کہ روزے رکھتا ہے تو رمضان کے کہا ہاں، فرمایا ابن عباسؓ نے سوال کیا تو نے اور سائل کا حق ہے اور ہم پر ضرور ہے کہ ہم کچھ سلوک کریں تیرے ساتھ، پھر دیا اس کو ایک کپڑا پھر فرمایا سُنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ پہنادے کسی مسلمان کو کوئی کپڑا مگر وہ رہے گا اللہ تعالٰی کی امان میں جب تک کہ وہ کپڑے سے رہے اسکے بدن پر ایک پارچہ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔ مترجم اس سائل نے جب کچھ مانگا تو ابن عباس نے اس کا اسلام دریافت کیا اس لیے کہ حدیث میں مسلمان کو پہنانے کی فضیلت وارد ہوئی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ وَقِيْلَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ فِي النَّاسِ لِأَنْظُرَ إِلَيْهِ فَلَمَّا اسْتَبَنْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ وَكَانَ أَوَّلُ شَيْءٍ تَكَلَّمَ بِهِ أَنْ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوْا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ۔

روایت ہے عبداللہ بن سلام سے کہا کہ جب آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی مدینہ میں لوگ دوڑے آپ کی طرف اور کہا گیا کہ آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سو میں بھی آیا لوگوں کے ساتھ کہ دیکھوں آپ کو پھر جب ظاہر ہوا مجھ پر چہرہ مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پہچانا میں نے کہ یہ چہرہ جھوٹ بولنے والے کا نہیں اور پہلے جو کلام کیا آپ نے یہ تھا کہ فرمایا اے لوگو افشاء کرو سلام کو اور کھلاؤ کھانا اور نماز پڑھو جب لوگ سوتے ہوں تہجد کی داخل ہو جاؤ جنت میں سلامتی سے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم عبداللہ بن سلام کبار علمائے یہود سے تھے اور کتب سابقہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و ثنا دیکھ کر مشتاق قدوم تھے جب حضرتؐ مدینہ میں پہنچے حضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے۔ قولہ افشاکرو یعنی پھیلاؤ اور رواج دو اور خوگر ہو سلام کے اور سلام کرو جس کو پہچانو اس پر بھی اور جسے نہ پہچانو اس پر بھی اور سلام کے فضائل احادیث میں بہت ہیں اور قرآن میں اللہ تعالٰے نے تحیۃً مبارکۃً طیبۃً فرمایا ہے۔ اور عبداللہ بن سلام کو دیکھتے ہی سلام کا بیان فرمانا اور ختم کلام بھی لفظ سلام پر کرنا عجیب لطافت لفظی ہے کہ فصیحان عرب و عجم پر پوشیدہ نہیں ہے مگر فطرت سلیم چاہیے۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ أَتَاهُ الْمُهَاجِرُوْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللہِ مَا رَأَيْنَا قَوْمًا أَبْذَلَ مِنْ كَثِيْرٍ وَلَا

روایت ہے انسؓ سے کہا کہ جب آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں حاضر ہوئے ان کے پاس مہاجرین اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے نہیں دیکھی ہم نے کوئی قوم بڑی خرچ کرتے والی مال کثیر سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَحْسَنَ مُوَاسَاۃً مِّنْ قَلِیْلٍ مِّنْ قَوْمٍ نَزَلْنَا بَیْنَ اَظْهُرِهِمْ لَقَدْ کَفَوْنَا الْمُؤْنَةَ وَاَشْرَکُوْنَا فِی الْمَهْنَاءِ حَتّٰی لَقَدْ خِفْنَا اَنْ یَّذْهَبُوْا بِالْاَجْرِ کُلِّهٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا مَا دَعَوْتُمُ اللّٰهَ لَهُمْ وَاَثْنَیْتُمْ عَلَیْهِمْ۔

اور نہ حسن مواساۃ کرنے والی مال قلیل سے اس قوم سے بڑھ کر جس کے درمیان ہم اترے ہیں اور تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ باز رکھا انہوں نے ہم کو محنت و مشقت سے اور شریک کیا ہم کو آرام و راحت میں یہاں تک کہ ہم ڈر رہے ہیں کہ سب ثواب ہماری نیکیوں کا وہی نہ لے جاویں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جب تک تم دعا کرتے رہو گے ان کے لیے اور شکریہ ادا کرتے رہو گے ان کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم قولہ نہیں دیکھی ہم نے کوئی قوم الخ مراد قوم سے انصار ہیں کہ جب مہاجرین ان کے وطن میں آئے اور ایک مہاجر کو ایک ایک انصار کے ساتھ بھائی چارہ ہو گیا تو انہوں نے اپنے مال تقسیم کر دیئے بلکہ اپنی حاجات پر ان کی حاجات کو مقدم کیا اللہ تعالٰی نے انہیں کی تعریف میں فرمایا ویؤثرون علی انفسهم ولو کان بهم خصاصة، تو مہاجرین نے ان کا شکریہ حضرت کے سامنے بیان کیا کہ اگر ان کے پاس مال بہت ہوتا تو بھی بے دریغ خرچ کرتے ہیں اور اگر تھوڑا ہوتا ہے تو بھی مروت اور مدارات سے بھائیوں سے کنارہ نہیں کرتے چنانچہ تفصیل اس کی یہ کہی کہ انہوں نے محنت و مشقت کسب و تجارت و زراعت وغیرہ کی تو اپنے ذمہ لی ہے اور نفع اور چہ ندم خوردم میں ہم کو بھی شریک کیا ہے۔ قولہ ہم ڈر رہے ہیں آہ یعنی آخرت میں ہماری سب نیکیوں کا ثواب انہیں کو مل جاوے اور ہم محروم رہیں، حضرت نے فرمایا ان کی محنت اور مشقت کا بدلہ اگر تم کرتے رہو گے تو یہ بات نہ ہوگی اور وہ دو چیزیں فرمائیں ایک دعائے خیر ان کے واسطے، دوسری ثنائے خیر کہ ہر ممنون کو اپنے محسن کے لیے ضرور ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّاعِمُ الشَّاکِرُ بِمَنْزِلَةِ الصَّائِمِ الصَّابِرِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھانے والا شکر گزار ثواب میں برابر ہے صابر روزہ دار کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِمَنْ یَّحْرُمُ عَلَی النَّارِ وَتَحْرُمُ عَلَیْهِ النَّارُ عَلٰی کُلِّ قَرِیْبٍ هَیِّنٍ سَهْلٍ۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں تم کو کہ کون حرام ہے آگ پر اور کس پر حرام ہے آگ یعنی دوزخ کی اوپر ہر قریب سکینہ اور وقار اور آسانی کرنے والے کے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے۔

عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ قُلْتُ یَا عَائِشَةُ اَیُّ شَیْءٍ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُ اِذَا دَخَلَ بَیْتَهٗ قَالَتْ کَانَ یَکُوْنُ فِیْ مِهْنَةِ اَهْلِهٖ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ قَامَ فَصَلّٰی۔

روایت ہے اسود بن یزید سے کہا انہوں نے عرض کی میں نے کہ اے عائشہ ام المومنین کیا کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتے اپنے گھر میں، فرمایا انہوں نے کام کاج کرنے لگتے اپنے گھر کا پھر جب وقت آتا نماز کا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگتے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف : یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَقْبَلَهُ الرَّجُلُ فَصَافَحَهُ لَا يَنْزِعُ يَدَهُ مِنْ يَدِهِ حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ يَنْزِعُ وَلَا يَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنْ وَجْهِهِ حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ يَصْرِفُهُ وَلَمْ يُرَ مُقَدِّمًا رُكْبَتَيْهِ بَيْنَ يَدَيْ جَلِيسٍ لَهُ۔

روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سامنے آتا آپ کے کوئی مرد اور مصافحہ کرتا آپ سے نہ نکالتے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے یہاں تک کہ وہی نکالتا اپنا ہاتھ اور نہ پھیرتے اس کی طرف سے منہ اپنا یہاں تک کہ وہی پھیرتا اپنا منہ، اور نہ دیکھے ان کے پیر پھیلے کسی نے ان کے ہمنشین کے آگے۔

ف : یہ حدیث غریب ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فِي حُلَّةٍ لَهُ يَخْتَالُ فِيهَا فَأَمَرَ اللَّهُ الْأَرْضَ فَأَخَذَتْهُ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ أَوْ قَالَ يَتَلَجْلَجُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکلا ایک مرد تم سے اگلوں میں کا ایک جوڑا اپنا پہن کر اتراتا تھا وہ اس میں سو حکم فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین کو پس پکڑ لیا اس کو زمین نے اور وہ دھنستا چلا جاتا ہے زمین میں قیامت کے دن تک، راوی کو شک ہے کہ یتجلجل فرمایا آپ نے یا یتلجلج۔

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم: یتجلجل کا مصدر جلجلہ ہے اور جلجلہ وہ حرکت ہے کہ جس کے ساتھ آواز ہو اور تلجلج کا مصدر تلجلج بمعنی تردد کے۔ غرضکہ وہ ادھر ادھر کروٹیں لیتا مثل غریق کے دھنستا چلا جاتا ہے اور کہیں قرار نہیں پاتا، معاذ اللہ من ذالک

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْثَالَ الذَّرِّ فِي صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُسَاقُونَ إِلَى سِجْنٍ فِي جَهَنَّمَ يُسَمَّى بُولَسَ تَعْلُوهُمْ نَارُ الْأَنْيَارِ يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ أَهْلِ النَّارِ طِينَةِ الْخَبَالِ۔

بسند مذکور روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حشر میں لائے جائیں گے متکبر لوگ قیامت کے دن مانند چھوٹی چیونٹیوں کی صورتوں میں مردوں کی ڈھانپے گی ان کو ذلت ہر جگہ سے۔ ہنکائے جاویں گے جہنم کے ایک قیدخانہ کی طرف کہ اس کا نام بولس ہے اُبالے گی اور جوش میں لاوے گی ان کو آگ آتشوں کی پلائے جاویں گے عصارہ دوزخیوں کا جسے طینۃ الخبال کہتے ہیں۔

ف : یہ حدیث حسن ہے، مترجم: مانند چھوٹی چیونٹیوں کے الخ بعضوں نے کہا مراد اس سے فقط ذلت اور ہوان ہے۔ لوگ ان کو روندیں گے جیسے چیونٹیوں کو روندتے ہیں پس ان کو چیونٹی کی مانند فرمانا مجازاً ہے ذلت سے۔ چنانچہ آگے بھی فرماتے ہیں کہ ڈھانپے گی ان کو ذلت پس یہ قرینہ ہے مجاز کا اور بعضوں نے کہا بلکہ وہ حقیقت ہے اور جثہ ان کا چیونٹیوں کے برابر ہوگا اگرچہ صورت مردوں کی ہو اور بولس بفتح باء اکثر شروح میں وارد ہوا ہے اور قاموس میں بضم باء نام ہے جہنم میں ایک قیدخانہ کا ہے جو مخصوص ہے متکبروں کے واسطے، قولہ تعلوہم یعنی ابالے گی، غلی اس کا مصدر ہے بمعنی جوش دینے اور کھولنے کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قولہ نار الانیار یعنی آگ آگوں کی مراد اس سے یہ ہے کہ اس سجن میں وہ آگ ہے کہ دوزخ کی آگ بھی اس سے ایسے پناہ مانگتی ہے جیسے اور اجسام آگ سے پناہ مانگتے ہیں سو وہ آگوں کی آگ ہے ، قولہ عصارہ دوزخیوں کا ، عصارہ ہر چیز کا وہ ہے جو اس کے نچوڑنے سے ٹپکے جیسے عصارہ انگور یعنی شیرہ اس کا ، مراد اس مقام میں وہ پیپ اور لہو اور زرد آب ہے کہ دوزخیوں کے زخموں اور دمامیل سے بہہ رہا ہے ۔ قولہ طینۃ الخبال طینہ کیچڑ ہے کہ پانی اور مٹی مل کر سڑ گئی ہو اور خبال معنی فساد ہے یعنی بگڑی ہوئی چیز یعنی وہ کیچڑ کہ خوب سڑی ہوئی متعفن ہوگئی ہے اور عصارہ اہل نار سے مرکب ہے جو ان کی خوراک ہوگی ، معاذ اللہ من ذلک ۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ نَشَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ رِفْقٌ بِالضَّعِيْفِ وَالشَّفَقَةُ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَالْاِحْسَانُ اِلَى الْمَمْلُوْكِ ۔

روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزیں ہیں کہ جس میں ہوں چھپاوے گا اس پر اللہ تعالیٰ کنف اپنا یعنی قیامت کے دن اور داخل کرے گا اس کو جنت میں ، پہلے نرمی ضعیف پر دوسرے شفقت والدین پر تیسرے احسان لونڈی غلام پر ۔

ف : یہ حدیث غریب ہے ۔

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُ فَسَلُوْنِي الْهُدٰى اَهْدِكُمْ وَكُلُّكُمْ فَقِيْرٌ اِلَّا مَنْ اَغْنَيْتُ فَسَلُوْنِيْ اَرْزُقْكُمْ وَكُلُّكُمْ مُذْنِبٌ اِلَّا مَنْ عَافَيْتُ فَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ اَنِّيْ ذُوْ قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفَرَنِيْ غَفَرْتُ لَهُ وَلَا اُبَالِيْ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَتْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِيْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِيْ مُلْكِيْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَشْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِيْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِيْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَجِنَّكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ فَسَاَلَ

روایت ہے ابی ذر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ بزرگ و برتر اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو مگر جسے میں راہ بتاؤں سو تم مجھ سے مانگو ہدایت تاکہ میں تمہیں ہدایت کروں اور تم سب فقیر ہو مگر جسے میں غنی کروں سو تم سوال کرو مجھ سے تاکہ میں تمہیں رزق دوں اور تم گنہگار ہو مگر جسے میں بچاؤں گناہ سے پھر جو شخص جانے کہ میں قدرت رکھنے والا ہوں بخشنے پر اور مجھ سے مغفرت مانگے بخش دوں گا میں اس کو اور پرواہ نہیں رکھتا میں اور اگر اگلے اور پچھلے تمہارے اور زندے اور مردے تمہارے اور تر و خشک تمہارے جمع ہو جاویں اتقی قلب عبد پر میرے بندوں سے تو نہ بڑھے میری سلطنت ایک مچھر کے پر کے برابر اور اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور زندے اور مردے اور تر و خشک جمع ہو جاویں اشقی قلب عبد پر میرے بندوں سے نہ گھٹے گا میرے ملک سے ایک مچھر کے پر برابر اور اگر اگلے تمہارے اور پچھلے اور جن و انس تمہارے اور زندے اور مردے اور تر و خشک تمہارے جمع ہو جاویں ایک زمین پر اور سوال کرے ہر انسان تم میں سے وہ چیز کہ نتہائے آرز

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْكُمْ مَا بَلَغَتْ أُمْنِيَّتُهُ فَأَعْطَيْتُ
كُلَّ سَائِلٍ مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِي إِلَّا
كَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ مَرَّ بِالْبَحْرِ فَغَمَسَ فِيهِ
إِبْرَةً ثُمَّ رَفَعَهَا إِلَيْهِ ذٰلِكَ بِأَنِّي جَوَادٌ وَاجِدٌ
مَاجِدٌ أَفْعَلُ مَا أُرِيدُ عَطَائِي كَلَامٌ وَعَذَابِي
كَلَامٌ إِنَّمَا أَمْرِي لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ
لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۔

ہو اس کی اور دوں میں ہر سائل کو تم میں سے نہ گھٹے میرے ملک
سے کچھ مگر اتنا کہ کوئی تم میں کا گزرے دریا پر اور ڈبو دے اس
میں ایک سوئی پھر نکالے اس کو اور یہ اس سبب سے ہے کہ میں جواد
ہوں واجد ہوں ماجد ہوں کرتا ہوں جو چاہتا ہوں دین دینا میرا
فقط کلام ہے اور عذاب میرا فقط کلام ہے بے شک میرا حکم کسی چیز
کے لیے جب میں چاہتا ہوں تو یہی ہے کہ میں کہتا ہوں ہو جا بس وہ
ہو جاتا ہے ۔

ف : یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث شہر بن حوشب سے انھوں نے معدیکرب سے انھوں نے ابی ذر رضی اللہ عنہ سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کی ۔

مترجم : قولہ جمع ہو جاویں اتقٰی قلب عبد پر میرے بندوں سے یعنی اگر تمام جہان کے لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور جبرائیل علیہ السلام کے برابر تقویٰ میں ہو جاویں تو سلطنت اس شہنشاہ عالی جاہ بے پرواہ کی مچھر کے پر برابر نہ بڑھے اور اگر سارے جہان کے لوگ دجال اور فرعون کے برابر شقی اور بدبخت ہو جاویں تو ایک مچھر کے پر برابر اس کی سلطنت نہ گھٹے، قولہ میں جواد ہوں واجد ہوں ماجد ہوں، جواد سخی برابر ہے اس میں مذکر و مؤنث اور اجواد اور اجاود اور جوداء اور جودہ اس کی جمع ہے (منتہی) بعضوں نے کہا سخی وہ ہے جو مانگنے اور سوال کرنے سے دیوے اور جواد وہ ہے کہ اگر نہ مانگو تو خفا ہو جاوے اور بے مانگے عطا کرے اور یہ صفت باری تعالیٰ شانہ کی ہے نہیں پا سکتے یہ کسی مخلوق میں اس لیے کہ خزانہ اس کا بے حد ہے اور عطا اس کی بے عدد، نہ اس کی انتہا ہے نہ اس کی منتہا اور واجد وہ غنی ہے کہ مفتقر نہ ہو اور وہ امیر ہے کہ کبھی فقیر نہ ہو اور یہ شان ہے باری تعالیٰ شانہٗ کی کہ وہ تمام مخلوقات سے بے پرواہ ہے اور سائر موجودات سے مستغنی اور ماجد صاحب فضیلت و شرافت اور مجد لغت میں شرف واسع کا نام ہے اور مجید میں زیادت معنی ہے ماجد سے اسلیے کہ لفظ مجید گویا جامع ہے معنی جلیل و وہاب و کریم کو اور یہ صفت ہے باری تعالیٰ شانہٗ کی کہ شرف اس کا غیر منتہی ہے اور فضل اس کا غیر متناہی، قولہ دین میری فقط کلام ہے اور عذاب میرا فقط کلام ہے یعنی جیسے اور مخلوقات کو عطا کے وقت ہزاروں چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً اوّلاً موجود ہونا اس چیز کا جسے دینا منظور ہو، دوسرے زاید ہونا اپنی حاجت سے تیسرے متعلق نہ ہونا حق غیر کا اس میں اور بغیر اس کے اور کو مشکل ہوتی ہے اور باری تعالیٰ کو اس کی کچھ حاجت نہیں اس لیے کہ وہاں فقط کُن کے کہنے سے معدوم موجود ہو جاتا ہے اور پھر اس موجود سے کمال بے پروائی اس ذات مقدس کو ہوتی ہے چنانچہ فرمایا وَاللّٰهُ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ اور متعلق نہیں ہوتا اس میں حق کسی غیر کا بلکہ ملک خاص ہوتی ہے وہ شئے باری تعالیٰ شانہٗ کی اور اسی طرح عذاب میں فقط حکم دینے کی حاجت ہوتی ہے چاہے شئے مولم اور مایعذب بہ موجود ہو یا نہ، غرض اس حدیث میں بڑی عظمت اور کبریائی باری تعالیٰ شانہٗ کی مذکور ہے اور ہادی و رزاق و قادر و غفور ہونا اس ذات مقدس کا مسطور ہے۔ افسوس ہے ان بندوں پر جو اس درگاہ کی بندگی کا اقرار کر کے اپنی حاجات اوروں سے مانگتے ہیں اور اس کی عطا اور رزاقیت کا حال سن سمجھ کر اولیاء اور انبیاء اور پیر و شہید

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے انتجا کرتے ہیں، معاذ اللہ من ذالک گویا مضمون اس شعر کا ان کے گوش ہوش میں نہیں پڑا۔ شعر:

حاجت طلبی بغیر مولے — عیب است غلام با وقار ا

عن ابن عمر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يحدث حديثا لو لم اسمعه الا مرة او مرتين حتى عد سبع مرات ولكني سمعته اكثر من ذلك سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كان الكفل من بني اسرائيل لا يتورع من ذنب عمله فاتته امرأة فاعطاها ستين دينارا على ان يطأها فلما قعد منها مقعد الرجل من امرأته ارعدت وبكت فقال ما يبكيك اكرهتك قالت لا ولكنه عمل ما عملته قط وما حملني عليه الا الحاجة فقال تفعلين انت هذا وما فعلته اذهبي فهي لك وقال لا والله لا اعصي الله بعدها ابدا فمات من ليلته فاصبح مكتوب على بابه ان الله قد غفر الكفل۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ایک حدیث کہ اگر سنی ہوتی میں نے ایک یا دو بار یہاں تک کہ گن سات تک تو نہ بیان کرتا میں بلکہ سنی ہے میں نے ان سے اس سے زیادہ مرتبہ، سنا میں نے ان کو کہ فرماتے تھے ایک مرد بنی اسرائیل سے کہ نام اس کا کفل تھا کہ وہ پرہیز نہ کرتا تھا کسی گناہ سے سو آئی اس کے پاس ایک عورت اور دیئے اس نے اس کو ساٹھ دینار اس بات پر کہ جماع کرے اس عورت سے پھر جب بیٹھا وہ اس کے آگے جیسا کہ بیٹھتا ہے مرد اپنی عورت کے آگے کانپی وہ اور رونے لگی سو پوچھا اس نے کیوں روئی تو کیا میں نے زبردستی کی تجھ پر وہ بولی کہ نہیں آج میں وہ کام کرتی ہوں جو کبھی نہیں کیا اور باعث اس کا کوئی نہیں سوا حاجت کے سو کہا اس نے تو یہ کام کرتی ہے اور کبھی تو نے نہیں کیا جا وہ تیرے دینار تیرے لیے ہیں اور کہا اس مرد نے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کروں گا میں اللہ تعالیٰ کی اس کے بعد کبھی سو انتقال کر گیا وہ اسی رات کو سو صبح کو اس کے دروازے پر لکھا ہوا تھا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے بخش دیا کفل کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ شیبان اور کئی لوگوں نے اعمش سے اور مرفوع کیا اس کو اور روایت کی بعضوں نے اعمش سے اور مرفوع نہ کیا اس کو اور روایت کی ابوبکر بن عیاش نے یہ حدیث اعمش سے اور خطا کی اس میں اور کہا عن عبداللہ بن عبداللہ عن سعید بن جبیر عن ابن عمر اور وہ غیر محفوظ ہے اور عبداللہ بن عبداللہ الرازی کوفی ہیں اور جدہ ان کی سریہ تھیں علی بن ابی طالب کی اور روایت کی عبداللہ بن عبداللہ رازی سے جبیدہ ضبی اور حجاج بن ارطاط اور کئی لوگوں نے۔

عن الحارث بن سويد ثنا عبد الله بحديثين احدهما عن نفسه والآخر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال عبد الله ان المؤمن يرى ذنوبه كانه في اصل جبل يخاف ان يقع عليه وان الفاجر يرى ذنوبه كذباب

روایت ہے حارث بن سوید سے کہا انہوں نے کہ بیان کیں ہم سے عبداللہ نے دو حدیثیں ایک اپنی جانب سے یعنی موقوف اور دوسری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یعنی مرفوعاً کہا عبداللہ نے مومن اپنے گناہ کو ایسا دیکھتا ہے کہ گویا وہ ایک پہاڑ کی جڑ میں ہے اور ڈرتا ہے کہ وہ اس پر گر پڑے یعنی عذاب الٰہی کا پہاڑ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَقَعَ عَلٰی اَنْفِهٖ قَالَ بِهٖ هٰکَذَا فَطَارَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ اَحَدِكُمْ مِنْ رَجُلٍ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ دَوِيَّةٍ مَهْلِكَةٍ مَعَهٗ رَاحِلَتُهٗ عَلَیْهَا زَادُهٗ وَطَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ وَمَا یُصْلِحُهٗ فَاَضَلَّهَا فَخَرَجَ فِیْ طَلَبِهَا حَتّٰی اِذَا اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ قَالَ اَرْجِعُ اِلٰی مَكَانِیَ الَّذِیْ اَضْلَلْتُهَا فِیْهِ فَاَمُوْتُ فِیْهِ فَرَجَعَ اِلٰی مَكَانِهٖ فَغَلَبَتْهُ عَیْنُهٗ فَاسْتَیْقَظَ فَاِذَا رَاحِلَتُهٗ عِنْدَ رَأْسِهٖ عَلَیْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ وَمَا یُصْلِحُهٗ۔

سامنے نظر آتا ہے اور فاجر دیکھتا ہے اپنے گناہ کو مانند ایک مکھی کے کہ بیٹھی اس کی ناک پہ اور اس نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور وہ اڑ گئی اور یہ حدیث موقوف تھی اور حدیث مرفوع یہ ہے کہ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالٰے عزوجل بے شک زیادہ خوش ہونے والا ہے تم میں سے ایک کی توبہ پہ بہ نسبت اس مرد کے کہ تھا وہ چٹیل زمین میں کہ جس میں گھاس نہ تھی یا ہلاک کرنے والی تھی وہ زمین، اس کے ساتھ تھی اونٹنی اس کی کہ اس پر تھا توشہ اس کا اور کھانا پینا اس کا اور جس کی اس کو حاجت ہو پس کھو دیا اس نے اس اونٹنی کو سو نکلا وہ اس کے ڈھونڈنے کو یہاں تک کہ جب وہ قریب ہلاک کے پہنچا کہا اس نے کہ لوٹوں میں اس جگہ میں کہ جہاں کھویا میں نے اس اونٹنی کو اور مرجاؤں وہیں پس لوٹا وہ اس مکان کی طرف سو لگ گئی اس کی آنکھ پھر جاگا تو کیا دیکھتا ہے کہ اونٹنی اس کی اس کے سر کے پاس موجود ہے اس پر ہے اس کا کھانا اور پینا اور جس کی اسے حاجت ہو۔

کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی ہریرہؓ اور نعمان بن بشیر اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

مترجم مسلم میں باختلاف لیسیر یہ روایت انسؓ سے مروی ہے اور اس کے آخر میں یہ بھی ہے کہ جب وہ اونٹنی اس کو مل گئی پکڑلی اس نے مہار اس کی اور خوشی کے مارے کہنے لگا۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِیْ وَاَنَا رَبُّكَ یعنی یا اللہ تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب، خطا کی اس نے شدت فرح سے انتہٰی اور یہ ایک مثال ہے اور تشبیہ ہے باری تعالٰے کے خوش ہونے کی جیسے وہ بندہ اپنی جان دینے پر مستعد ہوگیا تھا اور کوئی صورت حیٰوۃ کی نظر نہ آتی تھی پھر یکبارگی سب سامان راحت اور استراحت مجتمع ہوگیا اور خوشی کے مارے کچھ کا کچھ زبان سے نکل گیا، حالانکہ ایسی خطا باری تعالٰے پر محال ہے مگر یہ اس کے خوش ہونے کے باعتبار فضل وکرم کے ایک مثال ہے غرض یہ کہ بندہ جیسے اپنی زندگی پر خوش ہوتا ہے ویسی ہی باری تعالٰے اس کی زندگی ابدی پر کہ بسبب توبہ کے حاصل ہوئی ہے اور ہلاکت گناہ سے بندہ کو نجات ملی ہے خوش ہوتا ہے۔ وذٰلک ہو الفوز العظیم۔

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ خَطَّاءٌ وَخَیْرُ الْخَطَّائِیْنَ التَّوَّابُوْنَ۔

روایت ہے انسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بیٹا آدم کا خطا کار ہے اور بہتر خطا کاروں کے توبہ کرنے والے ہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر علی بن مسعدہ کی روایت سے کہ وہ قتادہ سے روایت کرتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر پس چاہیے کہ اکرام و تعظیم کرے اپنے مہمان کی اور جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر تو چاہیے کہ نیک بات کہے یا چپ رہے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے اس باب میں عائشہ اور انس اور ابی شریح کعبی سے بھی روایت ہے اور ابی شریح عدوی ہیں اور نام ان کا خویلد بن عمرو ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَمَتَ نَجَا۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چپ رہا اس نے نجات پائی۔

ف: اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر ابن لہیعہ کی روایت سے۔

بَابٌ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ

روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا کہ پوچھا کسی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مسلمانوں میں افضل کون شخص ہے فرمایا آپ نے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے ابی موسیٰ کی روایت سے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَيَّرَ أَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَعْمَلَهُ قَالَ أَحْمَدُ قَالُوا مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ۔

روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے عار دلایا اپنے بھائی کو کسی گناہ کے ساتھ نہ مرے گا جب تک کہ اس سے وہ گناہ صادر نہ ہو کہا احمدؒ نے کہ محدثین کا قول ہے کہ مراد اس سے وہ گناہ ہے کہ جس سے وہ شخص توبہ کر چکا ہو یعنی بعد توبہ کے پھر عار دلانا نہ چاہیے۔

یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسناد اس کی متصل نہیں، خالد بن معدان نے نہیں پایا معاذ بن جبلؓ کو اور مروی ہے کہ خالد بن معدان نے ملاقات کی ہے ستر صحابیوں سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

بَابٌ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِأَخِيكَ فَيَرْحَمُهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيكَ۔

روایت ہے واثلہ بن اسقع سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مت ظاہر کرو شماتت اپنے بھائی کے لیے کہ اللہ رحم کرے گا اس پر اور مبتلا کرے گا تجھ کو یعنی اس بلا میں کہ جس پر تو نے شماتت کی تھی۔

یہ حدیث غریب ہے اور مکحول نے سنا ہے واثلہ بن اسقع سے اور انس بن مالک اور ابی ہند داری سے اور بعضوں نے

؎ یعنی خلاف شرع بات اور لغو اور خرافات سے ۱۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا ہے کہ ان کو کسی صحابی سے سماع نہیں مگر ان تین شخصوں سے اور مکحول شامی کی کنیت ابو عبداللہ ہے اور وہ غلام تھے پس آزاد کیے گئے اور مکحول ازدی بصری نے سُنا ہے عبداللہ بن عمر سے اور روایت کرتے ہیں ان سے عمارہ بن زاذان، روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے انہوں نے تمیم سے انہوں نے عطیہ سے کہا انہوں نے کہ بہت سُنا میں نے مکحول سے کہ لوگ ان سے کوئی مسئلہ پوچھتے تھے تو وہ کہتے تھے ندانم یعنی میں نہیں جانتا۔

بَابٌ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُحِبُّ اَنِّيْ حَكَيْتُ اَحَدًا وَّاَنَّ لِيْ كَذَا وَكَذَا۔

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دوست رکھتا ہوں میں کہ ذکر کروں کسی شخص کا اگر چہ مجھے اتنا اتنا ہو یعنی مال دنیا سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَكَيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَقَالَ مَا يَسُرُّنِيْ اَنِّيْ حَكَيْتُ رَجُلًا وَّاَنَّ لِيْ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ صَفِيَّةَ امْرَاَةٌ وَّقَالَتْ بِيَدِهَا هٰكَذَا كَاَنَّهَا تَعْنِيْ قَصِيْرَةٌ فَقَالَ لَقَدْ مَزَجْتِ بِكَلِمَةٍ لَوْ مُزِجَ بِهَا مَاءُ الْبَحْرِ لَمُزِجَ۔

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ ذکر کیا میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے ایک مرد کا سو فرمایا آپ نے کہ نہیں پسند آتا مجھ کو کہ میں ذکر کروں کسی مرد کا اگر چہ مجھے ملے اتنا اور اتنا یعنی مال کہا حضرت عائشہؓ نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ بے شک صفیہ ایک عورت ہے اور اشارہ کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ہاتھ سے اسی طرح یعنی وہ ٹھگنی ہے سو فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک تو نے ایسی بات ملائی اپنی باتوں میں کہ اگر ملائی جاوے وہ دریا کے پانی میں تو بدل جاوے یعنی خراب ہو جاوے۔

مترجم: یہ ہاتھ سے اشارہ کرنے کو بھی آپ نے غیبت قرار دیا معلوم ہوا کہ غیبت ہاتھ سے یا منہ سے یا آنکھ سے اشارہ کرنے سے بھی ہو جاتی ہے اور پھر اسکی خرابی بیان فرمائی کہ اگر دریا میں ملا دی جاوے تو وہ بھی متغیر اور خراب ہو جاوے یہ ایک تمثیل ہے اس کی خرابی کی۔

بَابٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ شَيْخٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ خَيْرٌ مِّنَ الْمُسْلِمِ الَّذِيْ لَا يُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا يَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ۔

روایت ہے یحییٰ بن وثاب سے وہ روایت کرتے ہیں ایک شیخ سے جو اصحاب نبیؐ سے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم، کہا یحییٰ نے گمان کرتا ہوں میں کہ اس شخص نے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مسلمان کہ ملے لوگوں سے اور صبر کرے ان کی تکلیف پر بہتر ہے اس مسلمان سے کہ نہ ملے لوگوں سے اور نہ صبر کرے ان کی تکلیف پر۔

ف: کہا ابن عدی نے گمان کرتا ہوں میں کہ وہ راوی ابن عمرؓ ہیں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَسُوْءَ ذَاتِ الْبَيْنِ فَاِنَّهَا الْحَالِقَةُ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم آپس کی بُرائی سے یعنی پھوٹ اور بغض و عداوت سے کہ وہ مونڈنے والی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور سوء ذات البین سے مراد عداوت و بغض آپس کی، اور یہ جو فرمایا کہ مونڈنے والی ہے یعنی دین کی مونڈنے والی ہے۔

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَفْضَلِ مِنْ دَرَجَۃِ الصِّیَامِ وَالصَّلٰوۃِ وَالصَّدَقَۃِ قَالُوْا بَلٰی قَالَ صَلَاحُ ذَاتِ الْبَیْنِ فَاِنَّ فَسَادَ ذَاتِ الْبَیْنِ ھِیَ الْحَالِقَۃُ

روایت ہے ابی الدرداء سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خبر نہ دوں میں تم کو ایسی چیز کی جو درجہ میں افضل ہے صیام و صلوٰۃ و صدقہ سے کہا صحابہؓ نے کیوں نہیں فرمایا آپؐ نے ملاپ اور محبت آپس میں اس لیے کہ پھوٹ آپس کی مونڈنے والی ہے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے پھوٹ آپس کی مونڈنے والی ہے نہیں کہتا میں کہ مونڈتی ہے بال کو بلکہ مونڈتی ہے دین کو یعنی استیصال کر دیتی ہے دین کا۔

عَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ حَدَّثَہٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ دَبَّ اِلَیْکُمْ دَاءُ الْاُمَمِ قَبْلَکُمُ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ ھِیَ الْحَالِقَۃُ لَا اَقُوْلُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلٰکِنْ تَحْلِقُ الدِّیْنَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا اَفَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِمَا یُثَبِّتُ ذٰلِکَ لَکُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ۔

روایت ہے زبیر بن عوام سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھس گیا ہے تم میں مرض اگلی امتوں کا یعنی حسد اور بغض اور مونڈنے والا ہے نہیں کہتا ہوں میں کہ مونڈتا ہے بالوں کو ولیکن مونڈتا ہے دین کو اور قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے داخل نہ ہوگے تم جنت میں جب تک مومن نہ ہوگے اور مومن نہ ہوگے جب تک آپس میں محبت نہ کروگے اور بتادوں میں تم کو ایسی چیز کہ جو جاوے تم کو محبت میں رواج دو سلام کو آپس میں۔

بَابٌ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ذَنْبٍ اَجْدَرُ اَنْ یُّعَجِّلَ اللّٰہُ لِصَاحِبِہِ الْعُقُوْبَۃَ فِی الدُّنْیَا مَعَ مَا یَدَّخِرُ لَہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْبَغْیِ وَقَطِیْعَۃِ الرَّحِمِ۔

روایت ہے ابی بکرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی گناہ لائق تر نہیں کہ سزا اس کے مرتکب کو جلد دنیا میں ملے اور کچھ جمع بھی رہے آخرت میں بغی اور قطع رحم سے زیادہ۔

یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم: یعنی خروج کرنا حاکم اسلام کی اطاعت سے کہ اس کی سزا اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی دیتا ہے۔ قتل و اسر و نہب اموال وغیرہ سے اور آخرت میں بھی اس پر عذاب ہوگا اور اسی طرح قطع رحم کا حال ہے یعنی ناتے داروں سے بدسلوکی کا بھی یہی منوال ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ جَدِّہٖ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

بسند مذکور روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے دو خصلتیں ہیں کہ جس میں ہوں گی لکھے گا اللہ تعالیٰ اسے شاکر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ يَقُولُ خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيهِ كَتَبَهُ اللهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَمَنْ لَمْ تَكُونَا فِيهِ لَمْ يَكْتُبْهُ اللهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا مَنْ نَظَرَ فِي دِينِهِ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَاقْتَدَى بِهِ وَمَنْ نَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ دُونَهُ فَحَمِدَ اللهَ عَلَى مَا فَضَّلَهُ بِهِ عَلَيْهِ كَتَبَهُ اللهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَمَنْ نَظَرَ فِي دِينِهِ إِلَى مَنْ هُوَ دُونَهُ وَنَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَأَسِفَ عَلَى مَا فَاتَهُ مِنْهُ لَمْ يَكْتُبْهُ اللهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا۔

اور صابر اور جس میں نہ ہوں گی نہ لکھے گا اسے شاکر اور نہ صابر تفصیل ان کی یہ ہے کہ جس نے نظر کی دین میں اس شخص کی طرف جو اس سے بڑھ کر ہے اور پیروی کی اس کی اور نظر کی دنیا میں اس شخص کی طرف جو اس سے کم ہے اور حمد کی اللہ تعالیٰ کی اس فضل پر کہ اس پر ہوا۔ لکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو شاکر اور صابر اور جس نے نظر کی دین میں اپنے سے کم پر اور نظر کی دنیا میں اپنے سے زیادہ پر اور افسوس کیا اس دنیا پر جو اسے نہ ملی نہ لکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو شاکر اور نہ صابر۔

مترجم: یعنی دین میں اپنے سے زیادہ پر نظر کرنے سے قصور اپنا معلوم ہوتا ہے اور رغبت مزید عبادت پر ہوتی ہے۔ بخلاف اس کے جو دین میں اپنے سے کم ہو اس پر نظر کرنے سے عجب اور خوش پسندی اپنی نظر میں آتی ہے اور تھوڑی عبادت بھی اپنی بہت دکھائی دیتی ہے اور دنیا میں جو مال و متاع اپنے سے زیادہ رکھتا ہے اس پر نظر کرنے سے ناشکری اللہ کی ہوتی ہے اور رغبت تحصیل دنیا کی زیادہ ہوتی ہے اور جو نعمت حق اپنے پاس موجود ہے وہ نظر میں حقیر ہو جاتی ہے اور اپنے سے کم پر نظر کرنے سے شکر ہوتا ہے اور نعمت شناسی اللہ تعالیٰ کی حاصل ہوتی ہے اور تھوڑی نعمت بہت نظر آتی ہے۔ انتہی کلام المترجم۔

روایت کی ہم سے موسیٰ بن حزام نے انہوں نے علی بن اسحاق سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے مثنیٰ بن صباح سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کی یہ حدیث غریب ہے اور نہیں ذکر کیا سوید نے عمرو بن شعیب کے بعد ان کے باپ کا اپنی روایت میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللهِ عَلَيْكُمْ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر کرو اس کی طرف جو تم سے کم ہے یعنی نعماءِ دنیوی میں اور مت نظر کرو اس کی طرف جو تم سے زیادہ ہے اس لیے کہ اس میں امید ہے کہ تم حقیر نہ جانو گے اللہ تعالیٰ کی نعمت کو جو تمہارے پاس ہے۔

بَابٌ

عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ حَنْظَلَةَ الْأُسَيْدِيِّ وَكَانَ مِنْ كُتَّابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَرَّ بِأَبِي بَكْرٍ وَهُوَ يَبْكِي فَقَالَ مَا لَكَ يَا حَنْظَلَةُ فَقَالَ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا أَبَا بَكْرٍ نَكُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ

روایت ہے ابی عثمان سے کہ حنظلہ اسیدی جو کاتب تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روتے ہوئے گزرے ابوبکرؓ پر سو فرمایا ابوبکرؓ نے کیا ہوا تم کو اے حنظلہ کہا انہوں نے کہ منافق ہو گیا حنظلہ اے ابوبکرؓ اور کیفیت اس کی یوں ہے کہ جب رہتے ہیں ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ یاد دلاتے ہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَأَنَّا رَأْيَ عَيْنٍ فَإِذَا رَجَعْنَا عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالضَّيْعَةَ وَنَسِينَا كَثِيرًا قَالَ فَوَاللّٰهِ إِنَّا كَذٰلِكَ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْنَا فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا لَكَ يَا حَنْظَلَةُ قَالَ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَكُونُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتَّى كَأَنَّا رَأْيَ عَيْنٍ فَإِذَا رَجَعْنَا عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالضَّيْعَةَ وَنَسِينَا كَثِيرًا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَدُومُونَ عَلَى الْحَالِ الَّتِي تَقُومُونَ بِهَا مِنْ عِنْدِي لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ فِي مَجَالِسِكُمْ وَعَلَى فُرُشِكُمْ وَفِي طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً۔

ہم کو دوزخ اور جنت تو گویا ہم آنکھوں سے دیکھتے ہیں پھر جب لوٹتے ہیں ہم ان کے پاس سے اور ملتے ہیں اور مشغول ہوتے ہیں ہم بیبیوں اور سامان دنیوی میں بھول جاتے ہیں ہم بہت کچھ ان نصیحتوں میں سے پس کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قسم ہے اللہ کی ہمارا بھی یہی حال ہے چلو ہمارے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پھر گئے ہم پھر جب دیکھا ان کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا حال ہے تمہارا اے حنظلہ! عرض کی کہ حنظلہ منافق ہو گیا یا رسول اللہ ہوتے ہیں ہم آپ کے پاس اور آپ خوف دلاتے ہیں ہم کو نار سے اور امید دلاتے ہیں جنت کی یہاں تک کہ گویا ہم آنکھوں سے دیکھتے ہیں ان دونوں کو یعنی ایسا یقین ہوتا ہے، پھر جب لوٹتے ہیں ہم آپ کے پاس سے اور ملتے ہیں اور اختلاط کرتے ہیں عورتوں سے اور مشغول ہوتے ہیں سامان دنیا میں بھول جاتے ہیں بہت سی باتیں ان میں کی، کہا راوی نے پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر تم مداومت کرو اور ہمیشہ رہو اسی حال پر کہ اٹھتے ہو جس حال میں میرے پاس سے تو مصافحہ کریں تم سے فرشتے تمہاری مجلسوں میں اور تمہارے بچھونوں پر اور تمہاری راہوں میں ولیکن اے حنظلہ کوئی گھڑی کیسی ہوتی ہے کوئی کیسی۔

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم**: یہ کمال ایمان تھا صحابہ رضی اللہ عنہم کا کہ غفلت اور نسیان کو منجملہ نفاق گنا اور اپنے نفس پر نفاق سے ڈرے سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم دوام حضور کے ساتھ مکلف نہیں مگر ساعت فساعت۔

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ۔

روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کامل نہیں ہوتا کوئی تم میں کا یہاں تک کہ دوست رکھے اپنے بھائی کے لیے جو دوست رکھتا ہے اپنے نفس کے لیے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ يَا غُلَامُ إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ احْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا

روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ تھا میں پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک دن سو فرمایا آپ نے اے لڑکے سکھاؤں میں تجھے چند کلمہ یاد رکھ تو اللہ کو کہ وہ یاد رکھے گا تجھ کو یاد رکھ اللہ کو کہ پاوے گا تو اس کو اپنے آگے اور جب مانگے تو مانگ اللہ سے اور جب مدد چاہے تو مدد چاہ اللہ تعالیٰ سے اور جان تو کہ اگر لوگ جمع ہو جاویں اس پر کہ نفع پہنچا دیں تجھ کو کچھ تو ہرگز

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللهُ لَكَ وَإِنِ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ۔

نہ پہنچا سکیں گے مگر اتنا کہ لکھا ہے اسے اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے اور اگر مجتمع ہو جاویں اس پر کہ ضرر پہنچاویں تجھ کو کچھ تو ضرر نہ پہنچا سکیں گے تجھ کو مگر اتنا کہ اللہ نے لکھا ہے تیرے لیے اُٹھا لیے گئے قلم اور سوکھ گئے صحیفے یعنی کتابت تقدیر کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: یاد رکھنا بندہ کا اللہ کو ذکر لسان اور جان ہے اور اطاعت اور فرمانبرداری اس کی اور یاد رکھنا اللہ کا بندہ کو بچاتا ہے اسے معاصی سے اور توفیقِ خیر بخشنا اس کا اور مدد و اعانت کرنی اس کی نوائب و مصائب میں اور فرمایا جب مانگے تو مانگ اللہ سے اس میں رد ہوا ان مبتدعین و مشرکین پر جو اولیاء و انبیاء سے اپنی حاجات طلب کرتے ہیں اور دُعائیں کرتے ہیں اور دُور دُور سے ان کو پکارتے ہیں اور ان کی تائید اور مدد کی امید پر نذریں تیار کرتے ہیں کوئی پڑھتا ہے یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کوئی کہتا ہے یا سید احمد مدد دے کوئی کہتا ہے یا علی مدد یا پیر مدد حالانکہ یہ سب عاجز ہیں اللہ تعالیٰ کے روبرو اور ایک ذرہ نفع و ضرر پر اختیار نہیں رکھتے، قولہ اُٹھا لیے گئے قلم یہ کنایہ ہے تقدیر کے تمام ہو جانے سے اور اس سے فراغت تام حاصل ہونے سے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَعْقِلُهَا وَأَتَوَكَّلُ أَوْ أُطْلِقُهَا وَأَتَوَكَّلُ قَالَ اعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ۔

روایت ہے انس سے کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ کیا باندھوں میں پیر اونٹ کا اور توکل کروں یا اس کو چھوڑ کر توکل کروں فرمایا آپ نے اونٹ کا پیر باندھ اور توکل کر۔

ف: کہا عمرو بن علی نے کہا یحیٰی نے اور یہ میرے نزدیک حدیث منکر ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے انس کی روایت سے نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور مروی ہوئی ہے عمرو بن امیہ ضمری سے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توکل ترکِ اسباب کا نام نہیں ہے جیسے بعض لوگوں نے سمجھا ہے بلکہ توکل یہی ہے کہ اسباب کو بجا لا کر مسبب الاسباب پر بھروسہ کرنا اور نظر اور اعتماد اسباب پر نہ کرنا۔

عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ السَّعْدِيِّ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ مَا حَفِظْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْ مَا يُرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يُرِيبُكَ فَإِنَّ الصِّدْقَ طُمَأْنِينَةٌ وَإِنَّ الْكَذِبَ رِيبَةٌ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ۔

روایت ہے ابی الحوراء سعدی سے کہا انہوں نے حسن بن علی سے کیا یاد کیا تم نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا انہوں نے کہ یاد کیا میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے چھوڑ دے وہ چیز کہ شک میں ڈالے تجھ کو طرف اس چیز کے کہ شک میں نہ ڈالے تجھ کو اس لیے کہ صدق اطمینان ہے دل میں اور کذب اضطراب ہے اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے اور ابو الحوراء کا نام ربیعہ بن شیبان ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے برید سے مانند اس کے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مترجم: یعنی چھوڑ دے شک کی بات کو جیسے کہ محرمات کو چھوڑ دیا تو نے کہ جس میں شک نہیں اور صدق پر دل مطمئن ہو جاتا ہے اور قلب کو تسلی ہو جاتی ہے اور کذب میں اضطراب اور بیقراری اور دل میں حرکت رہتی ہے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ ذُكِرَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِبَادَةٍ وَاجْتِهَادٍ وَذُكِرَ آخَرُ بِرِعَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْدِلُ بِالرِّعَةِ۔

روایت ہے جابرؓ سے کہا ذکر کیا گیا ایک مرد کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ساتھ عبادت اور ریاضت کے اور ذکر کیا گیا دوسرے کا ساتھ ورع کے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر نہیں کی جاتی ہے کوئی عبادت ساتھ ورع کے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی وجہ سے۔

مترجم: اس حدیث سے فضیلت ورع کی معلوم ہوئی اور ورع یہی ہے کہ آدمی شبہات سے بچے اس خوف سے کہ محرمات میں نہ پڑے اور چونکہ شر سے بچنا مقدم ہے اس لیے عبادت کثیرہ کی کچھ حقیقت نہیں ورع قلیل کے آگے اور مثال اس کی یہ ہے کہ ایک مریض پرہیز کرتا ہو اگرچہ دوا کا کم استعمال کرے اکثر تندرست ہو جاتا ہے اور دوسرا اگرچہ دوا بہت کرے مگر بدپرہیزی اختیار کرے تو دوا ضائع ہوتی ہے اور مرض بڑھتا ہے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ طَيِّبًا وَعَمِلَ فِي سُنَّةٍ وَأَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ هَذَا الْيَوْمَ فِي النَّاسِ لَكَثِيرٌ قَالَ وَسَيَكُونُ فِي قُرُونٍ بَعْدِي۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے کھایا حلال اور عمل کیا سنت پر اور امن میں رہے لوگ اس کے شر سے داخل ہوا جنت میں سو عرض کی ایک شخص نے یا رسول اللہ ایسے لوگ تو اس زمانہ میں بہت ہیں آپ نے فرمایا میرے بعد کے زمانوں میں بھی ہوں گے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اسرائیل کی روایت سے روایت کی ہم سے عباس نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ہلال بن مقلاص سے مانند حدیث قبیصہ کے جو اسرائیل سے مروی ہے۔

عَنْ مُعَاذٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْطَى لِلَّهِ وَمَنَعَ لِلَّهِ وَأَحَبَّ لِلَّهِ وَأَبْغَضَ لِلَّهِ وَأَنْكَحَ لِلَّهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ إِيمَانَهُ۔

روایت ہے معاذ جہنی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دیا اللہ کے لیے اور روکا اللہ کے لیے اور محبت کی اللہ کے لیے اور عداوت کی اللہ کے لیے اور نکاح کیا اللہ کے لیے سو پورا ہو گیا ایمان اس کا۔

أَبْوَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں صفت میں جنت کے جو وارد ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

مُقَدِّمَةٌ مِنَ الْمُتَرْجِمِ: جنت اصل لغت میں بمعنی چھپانے کے ہے اور ترکیب ان حروف کی ستر و اخفا کے واسطے ہے۔ چنانچہ جنین بھی اسی سے مشتق ہے کہ بطن مادر میں پوشیدہ ہے اور جنون بھی اس سے نکلا ہے کہ وہ عقل کو چھپانے والا ہے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنان بھی کہ معنی قلب ہے کہ سینہ میں پوشیدہ ہے اور جنت نام ہوگیا ہے سایہ دار درختوں کا کہ وہ بھی اپنے ماتحت کی زمین کو چھپاتے ہیں یا اپنے جوانب کو مستور کر دیتے ہیں بعد اس کے نام ہوگیا ہے بستان و باغ کا کہ درختان سایہ دار رکھتا ہو۔ اور اصطلاح شرع میں نام ہے دارالثواب کا جیسے جہنم نام ہے دارالعذاب کا اور صراح میں کہا ہے کہ جنت باغ و بہشت ہے انتہیٰ۔ اور جنت کو جنت اس لیے کہا کہ وہ بھی نظر خلائق سے پوشیدہ ہے چنانچہ اس سے ہے قول اللہ تعالیٰ کا جَنَّ عَلَیْہِ اللَّیْلُ یعنی ڈھانپا اس کو رات نے اور جن کو جن کہا ہے اسی لیے کہ وہ نظر انس سے مستور و مختفی ہیں اور اسی سے ہے حدیث وَلِیَ دَفْنَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِجْنَانَہٗ عَلِیٌّ وَعَبَّاسٌ یعنی متولی ہوئے آپ کے دفن و اخفا کے علی رضی اور عباسؓ اور اسی لیے قبر کو جانٌ کہتے ہیں کہ وہ مردوں کو چھپاتی ہے اور اس سے ہے قول اللہ تعالیٰ کا اِتَّخَذُوْٓا اَیْمَانَھُمْ جُنَّۃً یعنی ٹھہرایا منافقوں نے اپنے قسموں کو ستر اور اسی سے ہے حدیث اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّۃٌ یعنی امام موجب ستر ہے اور اسی سے ہے جُنَّۃ کہ معنی سپر ہے اس لیے کہ وہ بھی چھپاتی اور بچاتی ہے اہل اپنے کو شمشیر و تیر سے (مجمع) اور قرآن عظیم الشان میں جو تعریف و توصیف جنت کی وارد ہوئی ہے اگر تمام جہان کے عقلاء اور نبلاء جمع ہو کر ہزاروں برس فکر و تدبیر کریں ممکن نہیں کہ اس سے بہتر یا برابر اس کے کوئی مکان قیاس میں آسکے چنانچہ خلاصہ اس کا ہم اس مقام میں تحریر کرتے ہیں اور جمیع مقامات قرآنیہ دو قسم ہیں ایک ثبوتی دوسرے سلبی۔ اوّل ہم ذکر کرتے ہیں ثبوتی کو بعد اس کے سلبی کو دو فصلوں میں۔

فصل اوّل

در صفاتِ ثبوتیہ جنّت کہ قرآن عظیم الشان بہ تبیان آں پرداختہ است

اللہ تعالیٰ نے دارالثواب کو جنت فرمایا اَنَّ لَھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ اور روضہ بھی فَھُمْ فِیْ رَوْضَۃٍ یُّحْبَرُوْنَ اور جنت عالیہ فِیْ جَنَّۃٍ عَالِیَۃٍ اور ماکولات میں سے ذکر کیا ہے آٹھ چیزوں کا فواکہ لَھُمْ فِیْھَا فَاکِھَۃٌ وَّلَھُمْ مَّا یَدَّعُوْنَ وَفَاکِھَۃٍ کَثِیْرَۃٍ لَّا مَقْطُوْعَۃٍ وَّلَا مَمْنُوْعَۃٍ سدر فِیْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ موز وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ خوشہا قُطُوْفُھَا دَانِیَۃٌ ثمراتؐ کُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْھَا مِنْ ثَمَرَۃٍ رِّزْقًا قَالُوْا ھٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ لحم طیر یعنی گوشت پرندوں کا وَلَحْمِ طَیْرٍ مِّمَّا یَشْتَھُوْنَ اور صبح و شام اس کا وقت بیان فرمایا کہ اکثر بلاد متوسط میں متنعمین کی عادت یہی ہے وَلَھُمْ رِزْقُھُمْ فِیْھَا بُکْرَۃً وَّعَشِیًّا اور نخل و رمان فِیْھِمَا فَاکِھَۃٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ اور مشروبات کے ذیل میں بارہ چیزوں کا ذکر فرمایا اَنَّ لَھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ اور تفصیلاً فِیْھَآ اَنْھٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ وَاَنْھٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُہٗ وَاَنْھٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّۃٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ وَاَنْھٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّی اور تفجیران کی عَیْنًا یَّشْرَبُ بِھَا عِبَادُ اللّٰہِ یُفَجِّرُوْنَھَا تَفْجِیْرًا اور جریان ان کا فِیْھَا عَیْنٌ جَارِیَۃٌ اور سکوب پانی کا وَمَآءٍ مَّسْکُوْبٍ اور اسماء ان کے ذکر کیا سلسبیل کو عَیْنًا فِیْھَا تُسَمّٰی سَلْسَبِیْلًا اور تسنیم کو وَمِزَاجُہٗ مِنْ تَسْنِیْمٍ عَیْنًا یَّشْرَبُ بِھَا الْمُقَرَّبُوْنَ اور ذکر کیا تین کاسوں کا، کاس معین یُطَافُ عَلَیْھِمْ بِکَاْسٍ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ مَّعِيْنٍ اور کاس کافور اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا اور کاس زنجبیل وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا اور سقایت میں وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا اور مشروبات کے ختم میں يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ اور متاع خانگی میں سے ذکر کیا اکواب واباریق وکاس کا بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ اور ثیاب وحلیہ کا عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ وَّحُلُّوْا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ اور ارائک کا مُتَّكِئِيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ اور عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ اور هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِئُوْنَ اور فرشوں کا مُتَّكِئِيْنَ عَلٰى فُرُشٍ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٌ اور زرابی کا وَزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ اور نمارق کا وَنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ اور لباس کا وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ اور صحاف کا يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ اور رفرف وعبقری کا مُتَّكِئِيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ اور اساور اور لؤلؤ کا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا اور مکانوں سے ابواب کا جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ اور غرفوں کا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ اور اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا اور مساکن وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ اور امن کا مقام اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ o اور ساکنان جنت سے ازواج اہل جنت کے وَلَهُمْ فِيْهَا اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ اور حور وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ اور بیان کی حیا ان کی وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ اور رنگ بدن ان کا، كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ وَحُوْرٌ عِيْنٌ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ o اور ہم عمری ان کی فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا عُرُبًا اَتْرَابًا لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ اور سایہ پروردگی ان کی حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ اور بکارت ان کی فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا اور لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ اور حسن ان کا فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ اور تکعب ان کا وَكَوَاعِبَ اَتْرَابًا اور پیار ان کا اپنے شوہروں پر عُرُبًا اَتْرَابًا اور نشوونما ان کا۔ بطور عجیب برخلاف دوسری مخلوقات کے اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً اَیْ اِنْشَآءً عَجِيْبًا غَرِيْبًا اور تزویج ان کی غیبی طور پر وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ اور ذکر کیا ساکنان جنت سے غلامان کو وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ اور ولدان کو وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ اور تشبیہ دی لؤلؤ منثور سے اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا اور خازن کو وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ۔

جنتیوں کے افعال واحوال سے ذکر کیا نضرت وسرور کو وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا اور حمد باری تعالیٰ کی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ، وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اور سلام اللہ تعالیٰ کا ان پر سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ اور سلام خزنہ جنت کا ان پر وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ اور سلام دوسرے فرشتوں کا ان پر وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ط سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ اور سلام ان کا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپس میں وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ، لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا إِلَّا سَلَامًا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَامًا کلام ان کا آپس میں إِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ فَاكِهُونَ اور جھانکنا ان کا اہل نار پر فَاطَّلَعَ فَرَآهُ فِي سَوَاءِ الْجَحِيمِ، اور پکارنا ان کا دوزخیوں کو وَنَادَى أَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابَ النَّارِ الآیۃ اور ہنسنا ان کا کفار پر۔ فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ اور مطلق ہنسی خوشی ان کی وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُسْفِرَةٌ ضَاحِكَةٌ مُسْتَبْشِرَةٌ اور عیش خوش ان کا فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ اور خلود ان کا هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا اور صاف دلی ان کی آپس میں وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ اور راضی ہونا باری تعالےٰ شانہٗ کا اُن سے وَرِضْوَانٌ مِنَ اللَّهِ أَكْبَرُ اور رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ اور نظر کرنا ان کا اس تعالےٰ شانہٗ کی طرف چشم سر سے بجہت فوق میں وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ یہ ہیں صفات ثبوتیہ جنت اور اہل جنت کے کہ قرآن عظیم الشان نے ان کو مقامات متعددہ میں اسالیب مختلفہ سے بیان فرمایا اور عبارات بلیغہ اور تعبیرات مانوسہ فصیحہ سے اس کا اثبات کیا کہ گوش ہوش سامعین کے اس سے پُرشوق ہیں اور کام جان حافظین کی اس سے پر ذوق ہزاروں نے اس مژدہ کے استماع سے جام شہادت پی لیے اور لاکھوں نے صدر ریاضت وعبادت جی لیے غرض شوق نے مومنوں کو بے قرار کیا اور اشتیاق نے پرساز اضطرار۔ بیت

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد　　بسا کین دولت از گفتار خیزد

فصل دوئم

درصفات سلبیہ جنت کے قرآن عظیم الشان بہ نفی آں پرداختہ است

اور وہ بارہ چیزیں ہیں کہ قرآن نے دامن جنت کو اس سے پاک کیا اور برأت ساخت اہل جنت کی ان چیزوں سے فرمائی اس میں لغو سے چنانچہ فرمایا لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً۔ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا إِلَّا سَلَامًا اور مرگ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَى ط اور جوع اور عریانی وَإِنَّ لَكَ أَلَّا تَجُوعَ فِيهَا وَلَا تَعْرَى ط اور تشنگی اور دھوپ وَأَنَّكَ لَا تَظْمَأُ فِيهَا وَلَا تَضْحَى ط اور کذب لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَّابًا اور تاثیم یعنی گناہ کی بات لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا اور سردی اور گرمی لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا اور تکلیف اس میں اور خروج اس سے لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِينَ یہ صفات ہیں جنت کے کہ وارد ہوئے ہیں قرآن عظیم الشان میں اور نہ پاوے گا تو اکثر مقام میں اس اختصار کے ساتھ تفصیل اس کی کہ موفق ہوا یہ فقیر اس کے بیان کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے فضل عمیم سے واللہ ذو الفضل العظیم اور مزید تفصیل اس کی وارد ہوئی ہے احادیث میں یا اقوال مفسرین میں پاوے گا تو اسے ابواب ذیل میں انشاء اللہ تعالےٰ انتہی قول المترجم بفضل خالق المتمم۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ شَجَرِ الْجَنَّةِ۔

باب جنت کے درختوں کے بیان میں

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا قَالَ وَذٰلِكَ الظِّلُّ الْمَمْدُودُ.

جنت میں ایسے درخت ہیں کہ چلا جاوے سوار اس کے سایہ میں سو برس تک اور پورا نہ ہو سایہ اس کا فرمایا آپ نے مراد ظل ممدود سے جو قرآن میں مذکور ہے وہی سایہ ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ.

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت میں ایک درخت ایسا ہے کہ چلا جاوے سوار اس کے سایہ میں سو برس تک۔

ف: اس باب میں انس اور ابی سعید سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ إِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ.

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں کوئی درخت ایسا نہیں کہ جس کا تنا سونے کا نہ ہو۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔ مترجم: ایک روایت میں آیا ہے يسير الراكب الجواد المضمر السريع یعنی اگر چلے سوار مضمر گھوڑے کا تیز رو سو برس تک تو بھی قطع نہ کرے مسافت اس کے ظل کی اور مضمر وہ گھوڑا ہے کہ جس کو اول دانہ چارہ دے کر خوب موٹا تازہ کریں اور بعد اس کے بتدریج خوراک اس کی کم کریں کہ دبلا ہو مگر قوت غذائے سابق کے باقی رہے اور بدن ہلکا ہو جاوے اور اس کے برابر کوئی گھوڑا دوڑ نہیں سکتا اور مراد سایہ درخت سے وہ مقام ہے کہ جہاں تک اس کی شاخیں پھیلی ہوں اور اغصان منتشر ہوں (نووی)

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ وَنَعِيمِهَا.

باب نعیم جنت کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لَنَا إِذَا كُنَّا عِنْدَكَ رَقَّتْ قُلُوبُنَا وَزَهِدْنَا وَكُنَّا مِنْ أَهْلِ الْآخِرَةِ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ فَآنَسْنَا أَهَالِيَنَا وَشَمَمْنَا أَوْلَادَنَا أَنْكَرْنَا أَنْفُسَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّكُمْ تَكُونُونَ إِذَا خَرَجْتُمْ مِنْ عِنْدِي كُنْتُمْ عَلَى حَالِكُمْ ذٰلِكَ لَزَارَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ فِي بُيُوتِكُمْ وَلَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَجَاءَ اللّٰهُ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ كَيْ يُذْنِبُوا فَيَغْفِرَ لَهُمْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ قَالَ مِنَ الْمَاءِ قُلْتُ الْجَنَّةُ مَا بِنَاؤُهَا قَالَ لَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَلَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا عرض کی ہم نے کہ اے رسول اللہ کے کیا حال ہے ہمارا کہ جب ہوتے ہیں ہم آپ کی خدمت میں نرم رہتے ہیں دل ہمارے اور بیزار ہوتے ہیں ہم آپ یعنی دنیا سے اور ہوتے ہیں ہم اہل آخرت سے پھر جبکہ ہم نکل جاتے ہیں آپ کے پاس سے اور انس کرتے ہیں ہم اپنے گھر والوں سے اور سونگھتے ہیں یعنی پیار کرتے ہیں اولاد کو، بدلا ہوا پاتے ہیں ہم اپنے دلوں کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تم اسی حال پر رہو جس حال سے میرے پاس سے نکلتے ہو تو ملاقات کریں تم سے فرشتے تمہارے گھروں میں اور اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ لاوے اور مخلوقات کو یعنی تمہارے سوا کہ وہ گناہ کریں اور اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف کرے یعنی بعد ان کے استغفار کے یا قبل

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْأَذْفَرُ وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوتُ وَتُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ يَدْخُلُهَا يَنْعَمُ لَا يَبْأَسُ وَيَخْلُدُ لَا يَمُوتُ وَلَا تَبْلَى ثِيَابُهُمْ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُمْ ثُمَّ قَالَ ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الْإِمَامُ الْعَادِلُ وَالصَّائِمُ حِينَ يُفْطِرُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا فَوْقَ الْغَمَامِ وَيُفْتَحُ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَعِزَّتِي لَأَنْصُرَنَّكِ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ

اس کے کہا راوی نے پھر عرض کی میں نے یا رسول اللہ کس سے پیدا کی گئی مخلوق فرمایا پانی سے عرض کی میں نے جنت کا ہے سے بنی ہے اس کی فرمایا آپ نے ایک اینٹ چاندی کی ہے ایک اینٹ سونے کی اور گارا اس کا مشک اذفر ہے اور کنکر اس کے موتی اور یاقوت ہے اور خاک اس کی زعفران جو داخل ہو گا اس میں عیش کرے گا اور تکلیف نہ پاوے گا اور ہمیشہ رہے گا اور مرے گا نہیں نہ پرانے ہوں گے کپڑے اس کے اور نہ فنا ہوگی جوانی اس کی پھر فرمایا آپ نے تین شخصوں کی دعا پھیری نہیں جاتی یعنی ضرور قبول ہوتی ہے امام عادل کی اور صائم کی جب افطار کرے اور مظلوم کی کہ بلند کر لیتا ہے اس کو اللہ تعالےٰ بدلی کے اوپر یعنی جاتی ہے آسمان پر اور کھولے جاتے ہیں اس کے لیے دروازے آسمان کے اور فرماتا ہے اللہ تبارک وتعالےٰ قسم ہے مجھے اپنی عزت کی میں ضرور تیری مدد کروں گا اگرچہ کچھ دیر کے بعد کروں۔

ف اس حدیث کی اسناد کچھ ایسی قوی نہیں اور میرے نزدیک وہ متصل نہیں اور مروی ہوئی یہ حدیث ابی ہریرہ سے اور اسناد سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ غُرَفِ الْجَنَّةِ

باب جنت کے غرفوں کے بیان میں

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَغُرَفًا يُرَى ظُهُورُهَا مِنْ بُطُونِهَا وَبُطُونُهَا مِنْ ظُهُورِهَا فَقَامَ إِلَيْهِ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ لِمَنْ هِيَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ هِيَ لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ وَأَدَامَ الصِّيَامَ وَصَلَّى لِلَّهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ

روایت ہے علی رض سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت میں جھروکے ہیں کہ نظر آتا ہے ان کا باہر ان کے اندر سے اور ان کا اندر ان کے باہر سے سو کھڑا ہو گیا آپ کے سامنے ایک اعرابی اور عرض کی کہ وہ کن لوگوں کے لیے ہیں اے نبی اللہ کے فرمایا آپ نے وہ ان کے واسطے ہیں کہ اچھا کیا انہوں نے کلام یعنی شیریں زبانی سے حق گوئی کی اور کھلایا کھانا اور پے در پے ہمیشہ روزے رکھے یعنی سوائے ایام ممنوعہ کے اور نماز پڑھے اللہ کے لیے رات کو جب لوگ سوتے ہوں یعنی تہجد کی۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور کلام کیا بعض اہل حدیث نے عبدالرحمن بن اسحاق میں ان کے حافظہ کی طرف سے اور وہ کوفہ کے رہنے والے ہیں اور عبدالرحمن بن اسحاق قرشی مدینہ کے رہنے والے ہیں اور وہ اثبت ہیں عبدالرحمن کوفی سے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ جَنَّتَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّتَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلَى وَجْهِهِ

روایت ہے عبداللہ بن قیس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک جنت میں دو باغ ہیں ایک چاندی کا کہ برتن اس کے اور جتنی چیزیں اس میں ہیں سب چاندی کی ہیں۔ اور دوسرا سونے کا کہ برتن اس کے اور جتنی چیزیں اس میں ہیں سب سونے کی ہیں اور جنت کے لوگوں میں اور ان کے پروردگار

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِي جَنَّةِ عَدْنٍ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِنْ دُرَّةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُّونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ لَا يَرَوْنَ الْآخَرِينَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ۔

میں اگر نظر کریں تو کوئی چیز مانع نہیں مگر چادر اس کی بڑائی کی کہ ہے اس کے مبارک منہ پر جنت عدن میں اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جنت میں ایک خیمہ ہے ایک موتی کا اندر سے تراشا ہوا کہ چوڑان اس کی ساٹھ میل ہے ہر کونے میں اس کے کچھ لوگ ہیں کہ نہیں دیکھتے دوسرے کو طواف کرے گا ان پر مومن۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے اور ابو عمران جونی کا نام عبدالملک بن حبیب ہے اور ابوبکر بن ابی موسیٰ کا نام معلوم نہیں ہے ایسا ہی کہا احمد بن حنبلؒ نے اور ابی موسیٰ اشعری کا نام عبداللہ بن قیس ہے۔

مترجم: سورہ رحمٰن کے اخیر رکوع میں بھی اللہ جل جلالہ نے بالتفصیل دو باغوں کا ذکر فرمایا ہے اور ہر ایک کی نعمتیں جداجدا شمار کی ہیں یہ حدیث اسکی مصدق ہے قولہ ہر کونے میں اس کے کچھ لوگ ہیں یعنی حوریں ہیں قولہ طواف کرے گا یعنی جماع کرے گا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ دَرَجَاتِ الْجَنَّةِ

باب درجات جنت کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں سو درجے ہیں ایک درجے سے دوسرے درجے تک سو برس کا فاصلہ ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَصَلَّى الصَّلٰوةَ وَحَجَّ الْبَيْتَ لَا أَدْرِي أَذَكَرَ الزَّكٰوةَ أَمْ لَا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ إِنْ هَاجَرَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ مَكَثَ بِأَرْضِهِ الَّتِي وُلِدَ بِهَا قَالَ مُعَاذٌ أَلَا أُخْبِرُ بِهَا النَّاسَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرِ النَّاسَ يَعْمَلُونَ فَإِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ أَعْلَى الْجَنَّةِ وَأَوْسَطُهَا وَفَوْقَ ذٰلِكَ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهَا تُفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ۔

روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے روزہ رکھا رمضان کا اور نماز پڑھی اور حج کیا بیت اللہ کا کہا راوی نے نہیں جانتا میں کہ ذکر کیا زکوٰۃ کا یا نہیں پھر فرمایا حق ہے اس کا اللہ تعالیٰ پر یعنی براہ فضل وکرم یہ کہ بخشے اس کو خواہ وہ ہجرت کرے اللہ کی راہ میں یا رہے اسی زمین میں جہاں پیدا ہوا ہو کہا معاذ نے کیا نہ خبر دوں میں اس کی لوگوں کو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دو لوگوں کو کہ عمل کرتے رہیں، اس لیے کہ جنت میں سو درجہ ہیں ہر دو درجوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان وزمین میں اور فردوس سب سے اوپر ہے جنت میں اور سب کے بیچوں بیچ اور اس کے اوپر ہے عرش رحمٰن کا اور اسی میں سے بہتی ہیں نہریں جنت کی پھر جب تم مانگو اللہ تعالیٰ سے تو فردوس مانگو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف : ایسی ہی مروی ہوئی ہے یہ حدیث ہشام سے انہوں نے روایت کی زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے معاذ بن جبل سے اور یہ حدیث میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے ہمام کی روایت سے جو زید بن اسلم سے مروی ہے وہ روایت کرتے ہیں عطاء سے وہ عبادہ بن صامت سے اور عطاء نے نہیں پایا معاذ بن جبل کو اور معاذ مدت ہوئی تھی کہ انتقال کر چکے۔ انتقال کیا زمانہ میں خلافت عمرؓ کے۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ اَعْلَاهَا دَرَجَةً وَمِنْهَا تُفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْاَرْبَعَةُ وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُوْنُ الْعَرْشُ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْئَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ۔

روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں سو درجے ہیں ہر دو درجوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین میں اور فردوس سب سے اوپر کا درجہ ہے کہ اسی میں سے بہتی ہیں نہریں جنت کی چاروں اور اس کے اوپر عرش ہے پھر جب سوال کرو تم اللہ تعالیٰ سے تو سوال کرو فردوس کا۔

ف : روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے زید بن اسلم سے مانند اس کے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ لَوْ اَنَّ الْعَالَمِيْنَ اجْتَمَعُوْا فِيْ اِحْدَاهُنَّ لَوَسِعَتْهُمْ۔

روایت ہے ابوسعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے سو درجے ہیں اگر سارے جہان کے لوگ جمع ہو جاویں ایک درجہ میں تو سما جاویں۔

ف : یہ حدیث غریب ہے۔ مترجم : اللہ جل جلالہ نے بھی کئی مقام میں درجات مومنین کے بیان فرمائے ہیں منجملہ اس کے یہ آیت ہے فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ دَرَجَةً یعنی مال و جان سے جہاد کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے قاعدین پر ایک درجہ فضیلت عنایت فرمائی ہے اور فرمایا فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا دَرَجَاتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً الآیۃ۔ اور کہا ابن محریز نے مجاہدین اور قاعدین کے درمیان ستر درجے ہیں ایک درجہ سے دوسرے درجہ تک اتنا فاصلہ ہے کہ اگر قدرے جواد مضمر دوڑایا جائے تو ستر برس میں پہنچے اور سلمہ بن نبیط سے مروی ہے کہ ضحاک نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ کہ بعض اصحاب درجہ میں افضل ہیں بعض سے اور افضل ان میں کا دیکھتا ہے اپنے فضل کو اور ادنیٰ نہیں دیکھتا کہ مجھ سے کوئی افضل ہے اور اوپر کی آیت میں اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کو قاعدین پر اولاً ایک درجہ افضل فرمایا پھر درجات فرمائے اس میں یہ نکتہ ہے کہ مراد اول سے قاعدین معذورین ہیں اور ثانی سے غیر معذورین اور ابی سعید خدری سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت دیکھیں گے غرفہ والوں کو اپنے اوپر جیسا دیکھتے ہیں کوکب دری کو جو ڈوبنے کو جاتا ہو مشرق کی طرف یا مغرب کی طرف بسبب اس تفاضل کے کہ ان کے درمیان ہے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ منازل انبیاء ہیں کہ نہ پہنچیں گے ان پر غیر ان کا فرمایا آپ نے نہیں بلکہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے وہ کچھ لوگ ہیں کہ ایمان لائے ہیں اللہ پر اور تصدیق کی ہے انہوں نے پیغمبروں کی یعنی پیغمبر نہیں بلکہ ان کے مصدقین و مومنین ہیں اور مصدقین

www.KitaboSunnat.com

ابی سعید سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آپس میں اللہ کے واسطے محبت کرنے والوں کے لیے غرفے ہیں جنت میں اور وہ ایسے نظر آئیں گے جیسے کوکب طالع شرق میں یا غرب میں اور کہا جاوے گا یہ وہ لوگ ہیں کہ محبت رکھتے تھے آپس میں اللہ کے واسطے اور مروی ہے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہا جاوے گا صاحب قرآن کو جب داخل ہوگا جنت میں پڑھ اور چڑھ پھر پڑھے گا وہ قرآن اور چڑھے گا فی آیت ایک درجہ یہاں تلک کہ پڑھے آخر آیت کہ اس کے ساتھ ہے۔ انتہی اور اس حدیث میں تصریح ہے کہ درجات جنت سو سے زیادہ ہیں اور ابوہریرہؓ کی روایت اور اسی طرح اور روایات باب دال ہیں کہ درجے اس کے سو ہیں پس تطبیق اس میں اس طرح ہے کہ درجات اگرچہ زیادہ ہیں مگر شارع نے ان حدیثوں میں سو کا ذکر فرمایا یہ کہ سو درجے بہت بڑے بڑے ہیں اور ان کے بیچ میں اور درجات ہیں صغار لا تعد و لا تحصٰی۔ کہ مومن ترقی کریں گے ان پر اپنے اعمال کے موافق بفضل الٰہی (حادی الارواح لابن القیمؒ)

باب نساء اہل جنت کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيُرٰى بَيَاضُ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ سَبْعِيْنَ حُلَّةً حَتّٰى يُرٰى مُخُّهَا وَذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ فَأَمَّا الْيَاقُوْتُ فَإِنَّهُ حَجَرٌ لَوْ أَدْخَلْتَ فِيْهِ سِلْكًا ثُمَّ اسْتَصْفَيْتَهُ لَأُرِيْتَهُ مِنْ وَرَائِهِ۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت کی عورتوں سے ہر ایک عورت کی بیاض ساق نظر آتی ہے ستر حلوں کے اندر سے یہاں تلک کہ دکھائی دیتا ہے گودا اس کی ہڈیوں کا اور یہ اس لیے کہ اللہ صاحب نے ارشاد فرمایا کہ گویا وہ یاقوت اور مونگا ہیں سو یاقوت ایک پتھر ہے اگر اس میں ڈورا ڈالا تو نے اور اس کو صاف کیا تو نے نظر آوے گا وہ ڈورا باہر سے یعنی جب پتھر میں دنیا کے یہ صفت ہے تو حور میں عقبیٰ کے کیا کچھ نہ ہوگا۔

ف روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے عبیدہ سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے عمرو سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابوالاحوص سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے مانند اس کے معنوں میں اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور یہ صحیح تر ہے عبیدہ بن حمید کی روایت سے یعنی جس کا متن اوپر مذکور ہوا اور ایسی ہی روایت کی جریر نے اور کئی لوگوں نے عطاء بن سائب سے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالزُّمْرَةُ الثَّانِيَةُ عَلٰى مِثْلِ أَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلٰى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً يُرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَرَائِهَا

روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلا گروہ وہ جو داخل ہوگا جنت میں قیامت کے دن چمک ان کے چہروں کی مانند چودھویں رات کے چاندکی ہے اور دوسرا گروہ چمک ان کی مانند بہتر ستارے چمکتے ہوئے کی ہے آسمان میں ہر ایک مرد کو ان میں سے دو بیبیاں ہیں ہر بی بی پر ستر حلے ہیں اور پھر نظر آتی ہے پنڈلی اس کی ان حلوں کے باہر سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ زُمْرَۃٍ تَدْخُلُ الْجَنَّۃَ عَلٰی صُوْرَۃِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ وَالثَّانِیَۃُ عَلٰی لَوْنِ اَحْسَنِ کَوْکَبٍ دُرِّیٍّ فِی السَّمَآءِ لِکُلِّ رَجُلٍ مِّنْھُمْ زَوْجَتَانِ عَلٰی کُلِّ زَوْجَۃٍ سَبْعُوْنَ حُلَّۃً یَبْدُوْ مُخُّ سَاقِھَا مِنْ وَّرَآئِھَا۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلا گروہ جو داخل ہوگا جنت میں صورت ان کی چودھویں رات کے چاند کی سی ہے اور دوسرا بہتر ستارہ روشن جو آسمان میں ہے اس کے رنگ پر ہے ہر مرد کو ان میں سے دو بیبیاں ہیں ہر بی بی پر ستر حُلّے ہیں کہ دکھائی دیتا ہے مغز اس کی پنڈلی کا باہر سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: ازواج اہل جنت کا حال اور ان کی دس صفتیں ہم نے ابتدائے ابواب میں لکھ دیں بعون اللہ وقوتہ اور یہاں تفصیل اور تفسیر ان آیتوں کی مستعیناً باللہ تحریر کرتے ہیں سو آیہ اول وَلَھُمْ فِیْھَا اَزْوَاجٌ مُّطَھَّرَۃٌ ہے الآیۃ پس اللہ جل جلالہ نے ان کو مطہر فرمایا یعنی پاک ہیں وہ غائط اور بول اور حیض اور نفاس اور بصاق اور مخاط اور منی اور ولد اور ہر قذر اور نجس سے۔ ابراہیم نخعی نے کہا جنت میں جماع ہے مگر ولد نہیں۔ حسن نے کہا یہ دنیا کی عورتیں چندھی دھندھی کہ پاک ہوگئی ہیں قذارت دنیا سے اور بعضوں نے کہا کہ پاک ہیں مساوی اخلاق سے (بغوی) اور یہ آیت الم کے پارہ اول میں وارد ہوئی ہے اللہ جل جلالہ نے اس آیہ مبارکہ میں جمع فرمایا نعیم بدن کو جنات سے اور انہار و ثمار سے اور نعیم نفس کو ازواج مطہرہ سے اور نعیم قلب کو قرۃ عین وغیرہ سے اور دوام اس عیش کا اور ابدیت اور عدم انقطاع اس کا اور ازواج جمع ہے زوج کی عورت زوج ہے مرد کی اور مرد زوج ہے عورت کا اور یہی لغت فصیح ہے قریش کی کہ نازل ہوا ان کی زبان میں قرآن اور عبد الرحمٰن بن زید سے مروی ہے کہ حوا کو پیدا کیا اللہ جل جلالہ نے اور وہ حائضہ نہ ہوتی تھی پھر جب نافرمانی ہوئی ان سے فرمایا باری تعالٰی نے میں تجھ سے جاری کروں گا خون جیسے جاری کیا تو نے شجرہ منہیہ سے، دوسری آیت وَزَوَّجْنٰھُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ یعنی قرین کر دیا اور نزدیک کر دیا ہم نے ان کو حور عین سے اور مراد اس سے عقد تزویج نہیں ہے اس لیے کہ عرب نہیں کہتا زوجتہ بامرأۃ ابو عبیدہ نے کہا جوڑا لگا دیا ہم نے مومنوں کا ان کے ساتھ جیسے نعل کا جوڑا ہوتا ہے نعل کے ساتھ اور حور نقیات بیاض عورتیں ہیں مجاہد نے کہا حور انہیں اس لیے کہا کہ آنکھیں دیکھنے سے حیران اور متحیر ہوتی ہیں اور بیاض اور صفائی لون سے ان پر نظر نہیں ٹھہرتی ابو عبیدہ نے کہا حور وہ عورت ہے کہ اس کی آنکھ کی سفیدی اور سفیدی دونوں بشدت ہوں واحد اس کا احور ہے اور عین جمع ہے عیناء کی اور عیناء بڑی آنکھ والی عورت ہے (بغوی) ابن عباس سے مروی ہے کہ حور کلام عرب میں گوری عورت ہے اور قتادہ کا بھی یہی قول ہے اور مقاتل نے کہا بیض الوجوہ۔ ابو عمر نے کہا حور سیاہی آنکھ ہے جیسے چشم آہو میں ہوتی ہے (حادی الارواح)

تیسری آیت وَعِنْدَھُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِیْنٌ کَاَنَّھُنَّ بَیْضٌ مَّکْنُوْنٌ یعنی نیچی نگاہ والیاں روکی ہوئی ہیں نگاہیں اپنی کہ نظر نہیں کرتیں سوا اپنے شوہر کے اور ارادہ نہیں کرتیں ان کے سوا غیر کا ابن زید نے کہا وہ اپنے شوہر سے کہتی ہے کہ قسم ہے میرے پروردگار کی عزت کی میں جنت میں کوئی چیز تم سے بہتر نہیں دیکھتی سب تعریف ہے اس اللہ کو کہ جس نے تم کو میرا جوڑا بنایا اور مجھ کو تمہاری بیوی (بغوی) قولہ تعالٰی کَاَنَّھُنَّ بَیْضٌ مَّکْنُوْنٌ یعنی وہ گویا انڈے ہیں محفوظ و مستور تشبیہ دی اللہ جل جلالہ نے ان کو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیضِ نعامہ سے کہ مکنون و مستور ہو اس کے پردوں میں اور محفوظ ہو گرد و غبار سے سو رنگ اس کا سفید ہے زردی مائل اور کہا ہے کہ یہ احسن الوانِ نساء ہے کہ گوری ہو تو ملی ہو ساتھ مصفرۃ کے اور عرب عورت کو تشبیہ دیتا ہے بیضۂ نعامہ سے اور بیض جمع ہے بیضہ کی۔

چوتھی آیت کَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ قتادہ نے کہا صفائی بدن ان کی مثل یاقوت کے ہے اور بیاض ان کی مثل مرجان کے، عمرو بن میمون سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا حور عین ستر حلے پہنے ہے اور مخ ساق اس کا اوپر سے نظر آتا ہے جیسے شراب سرخ شیشہ سپید میں نظر آتی ہے۔

پانچویں آیت وَعِنْدَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ وَعُرُبًا اَتْرَابًا اور اتراب مستویات الاسنان ہیں یعنی جن کی عمریں برابر ہوں اور وہ سب تینتیس برس کی ہیں اور اتراب جمع ہے ترب کی کہ مشتق ہے تراب سے۔ عرب دو لڑکے جو وقتِ واحد میں پیدا ہوں ان کو اتراب کہتا ہے اس لیے کہ دونوں کو ایک وقت میں تراب نے مس کیا ہے اور مجاہد سے مروی ہے کہ آپس میں محبت کرنے والیاں ہیں بغض و مغائرت نہیں رکھتیں (بغوی) اور عُرُبًا میں دو قراءتیں ہیں، حمزہ اور اسماعیل نے نافع اور ابوبکر سے بسکون راء روایت کیا ہے اور باقیوں نے بضم راء پڑھا ہے اور وہ جمع ہے عروب کی یعنی عاشق اور پیار کرتے والی ہیں اپنے شوہروں کو یا چہیتیاں کرلے حد ہے سہاگ ان کا عکرمہ نے کہا غنج و دلال والیاں ہیں، اسامہ بن زید نے اپنے باپ سے روایت کی کہ خوش تقریر ہیں شیریں زبان

چھٹی آیت حورٌ مقصورات فی الخیام اور کچھ تفسیر اس کی قاصرات کے ضمن میں تیسری آیت کے ذیل میں گزری۔

ساتویں آیت فَجَعَلْنَاهُنَّ اَبْكَارًا ابکار جمع ہے بکر کی مسیب بن شریک نے کہا وہ دنیا کی بوڑھیاں ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے ان کو بخلق جدید باکرہ کر دیا ہے جب ان کے شوہر ان کے پاس آتے ہیں باکرہ پاتے ہیں اور مقاتل وغیرہ نے کہا کہ وہ حور عین ہیں کہ پیدا کیا ان کو اللہ تعالےٰ نے نہیں واقع ہوئی ان پر ولادت اور اللہ نے ان کو باکرہ کیا ہے اور انہیں درد نہیں ہوتا۔

آٹھویں فِيْهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ حسن نے اپنے باپ سے انہوں نے ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ میں نے عرض کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ خبر دیجیے مجھے خیرات سے فرمایا آپ نے وہ خیرات الاخلاق ہیں اور حسان الوجوہ۔

نویں کواعب اترابًا۔ بغوی نے فرمایا جواری تواہد قد تکعبت ثدیہن واحد تہا کاعب یعنی وہ نوجوان نوعمر ہیں کہ اونچی ہیں چھاتیاں ان کی اور کواعب جمع ہے کاعب کی اور مراد یہ ہے کہ چھاتیاں ان کی گول ہیں اور بلند نیچے لٹکی ہوئی نہیں ہیں۔

دسویں گیارھویں عُرُبًا اترابًا اس کی شرح اوپر گزری اِنَّا اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَاءً اس میں ضمیر هُنَّ کی حوروں کی طرف راجع ہے اگرچہ اوپر اس کا ذکر نہیں اس لیے کہ اوپر اس کے مذکور ہے وفرشٍ مرفوعۃ اور قرینہ فرش کا دلالت کرتا ہے طرف حوروں کے اس لیے کہ وہ محل ان کا ہے۔ اور بعض مفسرین نے کہا بھی ہے کہ فرش مرفوعہ سے مراد ازواج جنت ہیں اور رفعت سے ان کی رفعت شان مراد ہے اور بلندی قدر۔ اور عرب فرش سے کنایہ کرتا ہے عورتوں کی طرف جیسے قواریر وغیرہ سے مگر قول صائب یہی ہے کہ مراد اس سے بستر ہیں۔ قتادہ نے کہا خلقناہن خلقًا جدیدًا اور مراد اس سے عورتیں دنیا کی ہیں یا حوریں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں مفسرین کے دو قول ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ جِمَاعِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةَ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجِمَاعِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوَ يُطِيقُ ذٰلِكَ قَالَ يُعْطَى قُوَّةَ مِائَةٍ۔

باب جماع اہل جنت کے بیان میں

روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دی جاوے گی جنت میں قوت اتنی اتنی جماع کی کہا گیا یا رسول اللہ کیا طاقت رکھے گا وہ اس کی فرمایا آپ نے دی جاوے گی اس کو قوت سو آدمیوں کی۔

ف: اس باب میں زید بن ارقم سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے قتادہ کی روایت سے کہ وہ انس سے روایت کرتے ہوں مگر عمران قطان کی روایت سے۔

مترجم: فرمایا اللہ عزوجل نے إِنَّ أَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ فٰكِهُونَ۔ ابن کثیر اور نافع نے شغل بسکون غین پڑھا ہے اور باقیوں نے بضم شین وغین اور لغت میں دونوں وارد ہوئے ہیں مثل سُحت اور سحت کے اور اختلاف کیا ہے مفسرین نے معنی شغل میں ابن عباس نے کہا مراد اس سے اقتضاض ابکار ہے جماع اور وکیع بن جراح نے کہا سماع ہے۔ قلبی نے کہا مشغول ہیں وہ اہل نار سے یعنی غافل ہیں کہ ان کو یاد نہیں کرتے ہیں اور ان کی فکر میں نہیں ہیں، حسن نے کہا مشغول ہیں نعماء جنت میں غافل ہیں عذاب نار سے، ابن کیسان نے کہا، ملاقات میں ہیں بعض بعض کی، بعض نے کہا ضیافت الٰہی میں ہیں (بغوی)
روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا انہوں نے کہ یا رسول اللہ جماع کریں گے ہم جنت میں فرمایا آپ نے ہاں قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ جماع کریں گے اہل جنت بار بار کمال قوت سے پھر جدا ہوں گے اپنی بی بی سے وہ پاک ہو گی اور باکرہ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کیا جماع کریں گے اہل جنت فرمایا آپ نے دَحْمًا دَحْمًا اور دحم لغت میں بمعنی نکاح و وطی واقع ہوا ہے کہ کمال انزعاج کے ساتھ ہو اور تکرار تاکید کے لیے ہے ولیکن نہ منی ہے نہ منیہ یعنی موت مراد یہ ہے کہ نہ انزال ہے نہ موت۔ (حادی الارواح لابن القیم)

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُوَرُهُمْ عَلٰى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَبْصُقُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ آنِيَتُهُمْ فِيهَا مِنَ الذَّهَبِ وَأَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَجَامِرُهُمْ مِنَ الْأَلُوَّةِ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرٰى مُخُّ سُوقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا

باب صفت میں اہل جنت کے

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلا گروہ جو داخل ہو گا جنت میں صورت ان کی چودھویں رات کے چاند کی مانند ہو گی نہ وہ تھوکیں گے اور نہ ناک سنکیں گے اور نہ پاخانہ پھریں گے، برتن ان کے جنت میں سونے کے ہیں اور کنگھیاں ان کی سونے اور چاندی کی ہیں اور انگیٹھیاں ان کی عود سے ہیں اور پسینہ ان کا مسک ہے ہر ایک کو ان میں سے دو بیبیاں ہیں کہ دکھائی دیتا ہے گودا ان کی رانوں کا گوشت کے باہر سے بسبب کمال حسن کے ان لوگوں میں اختلاف نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَبَاغُضَ قُلُوْبُهُمْ قَلْبُ رَجُلٍ وَّاحِدٍ يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا۔

ہے اور نہ عداوت ہے دل ان کے مانند ایک دل کے ہیں تسبیح کرتے ہیں وہ اللہ تعالےٰ کی صبح و شام۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم: قولہ مجامرہم من الالوۃ مجمر بالکسر مفرد ہے مجامر اس کی جمع ہے اور معنی اس کے موضع نار ہیں یعنی انگیٹھی اور مجمر بضم میم جو چیز کہ انگیٹھی میں جلائی جاوے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ مَا يُقِلُّ ظُفُرٌ مِمَّا فِی الْجَنَّةِ بَدَا لَتَزَخْرَفَتْ لَهُ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ فَبَدَا اَسَاوِرُهُ لَطَمَسَ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُوْمِ۔

روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک ناخون کے برابر اگر ظاہر ہوں جنت کی چیزوں میں سے تو چمکا دیسے جو کچھ آسمان و زمین کے کناروں میں ہے اور اگر ایک مرد اہل جنت سے جھانکے اور ظاہر ہوں اس کے کنگن تو مٹا دیں روشنی آفتاب کی جیسے آفتاب مٹا دیتا ہے روشنی تاروں کی۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے اس اسناد سے مگر ابن لہیعہ کی روایت سے اور روایت کی یحییٰ بن ایوب نے یہ حدیث یزید بن ابی حبیب سے اور کہا اس میں عن عمر بن سعد بن ابی وقاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صِفَةِ ثِيَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔ باب اہل جنت کے کپڑوں کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ كُحْلٌ لَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ وَلَا تَبْلٰى ثِيَابُهُمْ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کے لوگ جرد مرد ہیں کحل نہیں فنا ہو گی جوانی ان کی اور نہ پرانے ہوں گے کپڑے ان کے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے۔ مترجم: جرد وہ شخص ہے کہ اس کے بدن پر بال نہ ہوں اور مراد اس کے بغل کے بال اور زیر ناف وغیرہ کے ہیں کہ ان کا نہ ہونا موجب حسن ہے اور مرد جمع ہے امرد کی امرد وہ کہ داڑھی مونچھ نہ رکھتا ہو اور جوان ہو عالم شباب میں کحل جمع ہے کحیل کی بمعنی اکحل مراد اس سے وہ شخص ہے کہ پلکیں اس کی دراز ہوں اور منبت اس کے سیاہ گویا بغیر سرمہ لگائے معلوم ہوتا ہے کہ سرمہ لگا ہوا ہے۔ (لمعات)

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِهٖ وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ قَالَ ارْتِفَاعُهَا لَكَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ۔

روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا... تفسیر میں قول الٰہی کے وفرش مرفوعۃ کہ بلندی ان کی فرشوں کی زمین سے آسمان تک ہے پانچسو برس کی راہ

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر رشدین بن سعد کی روایت سے اور بعض اہل علم نے تفسیر اس کی یوں کی ہے کہ مراد فرش سے درجات جنت ہیں کہ ایک درجہ سے دوسرے درجہ تک اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین میں۔

مترجم: علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ فرش مرفوعۃ علی الاسرۃ یعنی بچھونے ہیں کہ بلند پلنگوں پر بچھے ہوئے ہیں اور ایک جماعت نے مفسرین کی کہا ہے کہ ایک دوسرے پر بچھے ہوئے اس لیے مرفوع و عالی ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد فرش سے عورتیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور عرب عورت کو فرش ولباس کہتا ہے بطور استعارہ کے اور مرفوعہ سے مراد رفعت ان کے حسن وجمال کی کہ نساء دنیا سے ان کا درجہ بلند ہے چنانچہ آیت لاحقہ إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً اسی کی مؤید ہے اس لیے کہ ضمیر ہُنَّ کی عورتوں کی طرف راجع ہے اور فرش سے اگر عورتیں مراد نہ لیں تو اضمار قبل الذکر لازم آتا ہے مگر اس کے جواب میں کہا ہے کہ فرش سے اگر بستر مراد لیں تو بھی اضمار قبل الذکر لازم نہیں آتا اس لیے کہ قرینہ فرشوں کا دلالت کرتا ہے عورتوں پر اس لیے کہ وہ محل ہے ان کا پس اس قرینہ سے اضمار اس کا جائز ہوا اور فرمایا اللہ تعالے نے مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ فُرُشٍ بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ اور یہ آیت دلالت کرتی ہے اوپر دو امر کے اوّل یہ کہ بطائن اس کے استبرق کے ہیں اور بطائن استر ہے جو اندر ہوتا ہے پھر جب بطائن استبرق سے ہے تو ظہارہ اس سے بھی عمدہ اور بہتر ہے اس لیے کہ ظہارہ سے مقصود ہوتا ہے جمال وتزئین اور مراد ہوتی ہے اس پر مباشرت اور استراحت پھر وہ خواہ مخواہ بطائن سے بہتر ہوتا ہے پس فرمایا باری تعالے نے حال بطائن کا کہ بدرجہ اولیٰ معلوم ہو جاوے حال ظہائر کا دوسرے یہ معلوم ہوا کہ فرش عالیہ ہیں کہ ان میں حشو اور بھرن ہے اور اس کی بھرن اور بلندی میں آثار مروی ہیں، منجملہ ان کے حدیث باب جو رشدین بن سعد سے مروی ہے اور رشدین صاحب مناکیر ہے دارقطنی نے کہا وہ قوی نہیں احمد نے کہا اسے احتیاط نہیں ہر ایک سے روایت کرتا ہے مگر وہ لاباس بہ ہے رقاق میں اور کہا انہوں نے کہ امید ہے مجھے کہ وہ صالح الحدیث ہو اور یحییٰ بن معین نے کہا لیس بشئی اور ابوزرعہ نے کہا ضعیف ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ ثِمَارِ الْجَنَّةِ

باب جنت کے پھلوں کے بیان میں

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى قَالَ يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا مِائَةَ سَنَةٍ أَوْ يَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا مِائَةُ رَاكِبٍ شَكَّ يَحْيَى فِيهَا فِرَاشُ الذَّهَبِ كَأَنَّ ثَمَرَهَا الْقِلَالُ۔

روایت ہے اسماء بنت ابی بکرؓ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ذکر کیا آپ نے سدرۃ المنتہیٰ کا اور فرمایا راکب اس کی شاخوں میں چلا جاوے گا سو برس تک یا فرمایا رہیں گے اس کے سایہ میں سو سوار شک کیا اس میں یحییٰ نے اس پر پتنگے ہیں سونے کے گویا کہ پھل اس کے مٹکے ہیں بڑے بڑے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم: سدرۃ لغت میں بیری کے درخت کو کہتے ہیں منتہیٰ اسے اس لیے کہا کہ جو چیز اوپر سے اترتی ہے وہیں ٹھہر جاتی ہے اور نیچے سے جو اوپر چڑھتی ہے وہیں تک منتہیٰ ہوتی ہے اور بعضوں نے کہا کہ منتہیٰ ہوا علم خلق کا وہیں تک اور پوچھا ابن عباسؓ نے حال سدرۃ المنتہیٰ کا تو کہا کعب نے وہ ایک درخت ہے اصل عرش میں حملہ عرش کے سر پر منتہیٰ ہوتا ہے علم خلائق کا اس تک کہ اسکے بعد غیب ہے کہ نہیں جانتا اس کو مگر اللہ تعالے۔ مقاتل نے کہا کہ وہ ایک درخت ہے کہ حامل ہے زیور کا اہل جنت کے لیے اور حلوں کا اور پھلوں کا جمیع الوان سے اگر ایک پتا اس کا رکھ دیا جاوے زمین پر تو روشن کر دے اہل زمین کو اور بعض مفسرین نے کہا طوبیٰ لہم وحسن مآب میں طوبیٰ سے وہی شجر پُرثمر مراد ہے۔ چنانچہ ابی امامہ اور ابی ہریرہ اور ابی الدرداء سے مروی ہے کہ وہ ایک درخت ہے جنت میں کہ سایہ کر رہا ہے تمام جنتیوں کو اور عبید بن عمیر نے کہا وہ درخت ہے جنت عدن میں کہ جڑ اس کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خانہ نور کا شانہ میں ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور ہر گھر میں جنت کے اور غرفہ میں اس کے ایک شاخ ہے اور اللہ تعالےٰ نے کوئی رنگ اور رونق نہیں پیدا کی کہ اس میں نہ پائی جاتی ہو مگر سیاہی اور کوئی قواکہ اور ثمر نہیں پیدا کیا کہ اس میں موجود نہیں اور اس کی جڑ میں دو نہریں بہتی ہیں ایک کافوری اور دوسری سلسبیل کی، اور مقاتل نے کہا اس کے ہر پتہ میں اتنی وسعت ہے کہ گھیر لیوے ایک امت کو اور ہر پتہ پر ایک فرشتہ ہے کہ تسبیح کرتا ہے اللہ عزوجل کی بانواع تسبیح - اور ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ ایک مرد نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ طوبیٰ سے کیا مراد ہے فرمایا آپ نے ایک درخت ہے جنت میں کہ سایہ اس کا سو برس کی راہ تک ہے کپڑے اہل جنت کے اسی کے گابھوں سے نکلتے ہیں۔ ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ فرمایا انھوں نے کہ جنت میں ایک درخت ہے کہ راکب اس کے سایہ میں سو برس تک چلا جاوے اور قطع نہ کر چکے پڑھو اگر تم چاہو وَ ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ - سو پہنچی یہ خبر کعب کو انھوں نے فرمایا کہ سچ کہا ہے قسم ہے اس پروردگار کی جس نے توراۃ اتاری موسیٰ پر اور قرآن محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور کہا کہ اگر ایک مرد جوان تین برس کی اونٹنی پر سوار ہو کر چلے تو بڈھا ہو کر گر جاوے مگر اس کی جڑ کا دورہ پورا نہ کر سکے اللہ تعالےٰ نے اس کو اپنے ہاتھ سے بویا ہے اور اپنی قدرت سے اس میں روح پھونکی ہے اور شاخیں اس کی فصیل جنت سے باہر نکلی ہوئی ہیں جنت میں کوئی نہر نہیں جو اس کی جڑ سے نہ نکلی ہو نام اس کا طوبیٰ ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے جو چیز تجھ سے مانگیں اہل جنت اور فرمائش کریں تو شق ہو جا اور ان کو نکال دے سو نکلتے ہیں اس میں سے گھوڑے زین لگے ہوئے اور لجام بندھے ہوئے جیسا جنتی چاہتا ہے اور نکلتی ہے اس میں سے اونٹنی مع کجاوہ اور مہار کے جیسا کہ چاہے اور کپڑے جو درخواست کرے جنتی (بغوی)

بَابُ مَاجَآءَ فِيْ صِفَةِ طَيْرِ الْجَنَّةِ -

باب طیور جنت کے بیان میں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْكَوْثَرُ قَالَ ذَاكَ نَهْرٌ اَعْطَانِيْهِ اللّٰهُ يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ فِيْهِ طَيْرٌ اَعْنَاقُهَا كَاَعْنَاقِ الْجُزُرِ قَالَ عُمَرُ اِنَّ هٰذِهٖ لَنَاعِمَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلُهَا اَنْعَمُ مِنْهَا -

روایت ہے انس بن مالک سے کہا انھوں نے کہ کسی نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کوثر کیا چیز ہے فرمایا آپ نے وہ ایک نہر ہے کہ دی ہے مجھے اللہ تعالےٰ نے یعنی جنت میں پانی اس کا سفید زیادہ ہے دودھ سے اور شیریں زیادہ ہے شہد سے اس میں چڑیاں ہیں کہ گردنیں ان کی اونٹوں کی سی ہیں عمر نے کہا وہ تو بڑی نعمت میں ہیں فرمایا آپ نے ان کے کھانے والے ان سے زیادہ نعمت میں ہیں -

ف: یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن عبد اللہ بن مسلم بھتیجے ہیں ابن شہاب زہری کے - مترجم قولہ تعالےٰ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ، ابن عباس سے مروی ہے کہ جب جی چاہتا ہے جنتی کا پرندوں کے گوشت کھانے کو تو اسی وقت وہ ممثل ہو جاتا ہے اس کے سامنے جیسا چاہتا تھا اور کہتے ہیں کہ گر پڑتی ہے چڑیا برتن میں جنتی کے اور وہ کھاتا ہے جتنا چاہتا ہے اس میں سے پھر وہ زندہ ہو کر اڑ جاتا ہے (بغوی)

اور اللہ جل جلالہ نے ماکولات میں سے ذکر کیا آٹھ چیزوں کا کہ جس کو ہم اجمالاً مقدمہ ابواب میں ذکر کر چکے ہیں - اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس مقام میں ہم تفسیر اس کی تحریر کرتے ہیں، چنانچہ پہلی چیز ان میں کی فاکہہ ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ لَا مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ وہ منقطع اور تمام نہیں ہوتا اگر میوہ توڑا جاوے اور کسی کو اس میوہ کا لینا مشکل نہیں ہوتا۔ اور بعضوں نے کہا مقطوع نہیں طول زمان سے اور نہ ممنوع نہیں بالاثمان یعنی فصل اس کی تمام نہیں ہوتی اور کچھ قیمت اس میں نہیں لگتی جیسے ثمار دنیا میں، اور وارد ہوا ہے کہ جب توڑ لیا جاتا ہے کچھ میوہ اس میں سے فوراً پیدا ہو جاتا ہے بدل اس کا دونا اس سے اور مسلم میں جابرؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھاویں گے اہل جنت اور پیویں گے اور نہ تھوکیں گے اور نہ پاخانے جاویں گے اور نہ پیشاب کریں گے کھانا ان کا ہضم ہو جاوے گا ایک ڈکار میں کہ خوشبو اس کی مثل مشک کے ہے الہام ہوگی ان کو تسبیح اور تکبیر جیسے دنیا میں دم آتا جاتا ہے۔ اور حاکم نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک یہودی اور اس نے کہا اے ابا القاسم تم کہتے ہو کہ جنتی جنت میں کھاتے پیتے ہیں؟ اور اپنے لوگوں سے وہ یہودی کہتا تھا کہ اگر وہ اقرار کریں گے اس بات کا تو میں ان سے تقریر کروں گا یعنی آنحضرتؐ سے، سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس پروردگارؐ کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ اہل جنت کو دی جاوے گی ہر ایک کو ان میں سے قوت سو مردوں کے کھانے پینے اور جماع کی سو کہا یہودی نے کہ جو کھاوے گا اور پیئے گا ہوگی اس کو حاجت یعنی بول و براز کی سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حاجت ان کی رفع ہوگی اس طرح کہ ایک پسینہ ان کا بہے گا ان کی جلدوں میں مثل مشک کے پھر پیٹ ان کا خالی ہو جاوے گا۔ اور لحم طیر سو ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تو نظر کرے گا جنت کے پرندوں کی طرف اور خواہش کرے گا تو ان کی سو اسی وقت وہ گر پڑے گا تیرے آگے بھونا ہوا۔ (حادی)

اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہووے گی ساری زمین قیامت کے دن ایک روٹی کہ تھپکے گا اسے جبار اپنے ہاتھ سے جیسا کہ تھپکتا ہے ایک تم میں سے اپنی روٹی سفر میں مہمان کے لیے اہل جنت کے پھر آیا مرد یہود سے اور اس نے کہا بارک الرحمٰن یا ابا القاسم کیا خبر دوں میں تم کو اہل جنت کی مہمانی کی قیامت کے دن کہا آپ نے ہاں، کہا اس نے ہو جاوے گی ساری زمین ایک روٹی جیسا کہ حضرت فرما چکے تھے سو دیکھا آپ نے اصحاب کی طرف اور ہنسے یہاں تک کہ کھل گئیں کچلیاں آپ کی پھر کہا اس یہودی نے کیا خبر دوں میں تم کو ان کے سالن کی کہ بالام و نون ہے اصحابؓ نے کہا وہ کیا ہے اس نے کہا بیل اور مچھلی کہ کھالیوے گا اس کے زاید کبد سے ستر ہزار آدمی (متفق علیہ)

اور سدرِ مخضود یعنی جس میں کانٹا نہیں گویا کہ چن ڈالے گئے ہیں کانٹے اس کے یہ قول ہے ابن عباس اور عکرمہ کا اور حسن نے کہا ہاتھ کو زخمی نہیں کرتا ابن کیسان نے کہا اس میں اذیت نہیں اور میووں پر جنت کے غلاف اور چھلکا اور اندر اس کے گٹھلی بھی نہیں جیسا کہ دنیا کے میووں میں ہے بلکہ سب چیزیں ان میں ماکول و مشموم و منظور ہے اور قابل اکل اور لائق تلذذ، سعید بن جبیر نے کہا ثمار اس کے مٹکوں کے برابر ہیں بلکہ اس سے بڑے، اور ابو العالیہ اور ضحاک سے مروی ہے کہ نظر کی مسلمانوں نے طرف وادی درج کی طائف میں اور پسند آئے ان کو بیر وہاں کے اور آرزو کی انہوں نے اس کے مثل کی پس اتاری اللہ تعالےٰ نے یہ آیت فِي سِدْرٍ مَخْضُودٍ وَطَلْحٍ مَنْضُودٍ یعنی موز اور طلح کا واحد طلحۃ ہے اکثر مفسرین کا یہی قول ہے اور حسن نے کہا وہ موز نہیں ہے بلکہ ایک درخت ہے کہ ظل بارد و طیب رکھتا ہے فراء اور ابو عبیدہ نے کہا طلح عرب میں ایک درخت ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑا کہ اس میں کانٹا ہے اور منضود کے معنی متراکم و تہ بہ تہ، مسروق نے کہا اشجار جنت سر سے لے کر جڑ تک ثمر ہیں لائق اکل اور خوشوں میں جنت کے فرمایا قطوفها دانیة یعنی میوہ اس کا سہل الوصول ہے کہ جنتی تناول کرتا ہے اسے قائماً قاعداً مضطجعاً اور توڑ لیتا ہے جس طرح چاہتا ہے چنانچہ کہا گیا ہے کہ اصول ان کے فوقانی اور فروع نیچے لٹکتے ہوئے اور پھیلے ہوئے اور اوقات طعام میں دو وقت بیان فرمائے باری تعالیٰ نے چنانچہ فرمایا ولهم رزقهم فيها بكرة وعشياً اہل تفسیر نے کہا جنت میں رات نہیں کہ بکرہ اور عشی معلوم ہو بلکہ اہل جنت نور میں ہیں دائماً ولیکن رزق ان کو دن کے دونوں کناروں کے اندازہ پر اور مقدار پر پہنچتا ہے جیسے متنعمین کی دنیا میں عادت تھی غرض اللہ تعالیٰ نے اس مقدار کو بکرہ وعشی فرمایا نہ یہ کہ وہاں صبح و شام ہے حقیقۃً اور بعضوں نے کہا کہ پہچان لیں گے جنتی دن کو پردوں کے اٹھ جانے سے اور رات کو پردوں کے گر جانے سے اور بعضوں نے کہا مراد اس سے رفاہیت عیش اور وسعت رزق ہے کہ جس میں تنگی نہ ہو نہ اوقات مذکورہ اور حسن بصری فرماتے ہیں کہ عرب اس سے افضل کوئی عیش نہیں جانتا کہ صبح و شام الطعام طعام ہو اور بکرۃ وعشی رزق پاویں پس اللہ تعالیٰ نے جنتیوں کو موصوف کیا اسی صفت کے ساتھ اور فرمایا نخل ورمان کے بیان میں فيهما فاكهة ونخل ورمان مفسرین نے کہا ہے کہ نخل ورمان فواکہ میں داخل نہیں، اس لیے عطف کیا اس کا اللہ تعالیٰ نے فاکہۃ پر اور بعضوں نے کہا ہے کہ اگرچہ یہ دونوں فواکہ میں داخل ہیں مگر عطف ان کا فواکہ پر تخصیص اور تفضیل کے لیے ہے جیسے عطف جبرئیل ومیکائیل کا ملائکہ پر اس آیت میں من كان عدوا لله وملائكته ورسله وجبريل وميكال (بغوی) اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ کہا جاوے گا اہل جنت سے كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ یعنی کھاؤ پیو گوارا عوض میں ان عملوں کے کہ کیے تم نے ایام ماضیہ میں یعنی دنیا میں یہ ہے تفسیر ان آیات کی جن کا ذکر کیا تھا ہم نے مقدمۂ ابواب میں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ خَيْلِ الْجَنَّةِ

باب خیل[1] جنت کے بیان میں

عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ قَالَ إِنَّ اللَّهَ أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ أَنْ تُحْمَلَ فِيهَا عَلَى فَرَسٍ مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ تَطِيرُ بِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ قَالَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ إِبِلٍ قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَهُ مَا قَالَ لِصَاحِبِهِ فَقَالَ إِنْ يُدْخِلْكَ اللَّهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ فِيهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ۔

روایت ہے بریدہ سے کہ ایک مرد نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا اس نے یا رسول اللہ آیا جنت میں گھوڑے ہیں فرمایا آپ نے اگر تجھ کو داخل کیا اللہ تعالیٰ نے جنت میں تو جب چاہے گا تو سوار کیا جاوے گا گھوڑے پر یاقوت سرخ کے کہ وہ تجھے لے کر اڑتا پھرے گا جنت میں جہاں تو چاہے گا کہا راوی نے کہ پھر پوچھا آپ سے ایک اور مرد نے کہ یا رسول اللہ آیا جنت میں اونٹ ہیں کہا راوی نے پھر جواب نہ دیا آپ نے اس کو جیسے جواب دیا تھا اس کے صاحب کو یعنی سائل اول کو اور فرمایا اگر داخل کرے گا تجھے اللہ تعالیٰ جنت میں ہوگی تیرے لیے جو چیز کہ تیرا جی چاہے اور جس سے تیری آنکھیں لذت پاویں۔

ف: روایت کی ہم سے سوید نے انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے عبدالرحمن بن باسط

---

[1] قاموس میں ہے خیل جماعت گھوڑوں کی کہ اس کا واحد نہیں یا واحد اس کا خائل ہے کہ اس میں اختیال ہوتا ہے یعنی تکبر ۱۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اسی کے ہم معنیٰ اور یہ روایت صحیح تر ہے حدیث مسعودی سے۔

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُحِبُّ الْخَیْلَ اَفِی الْجَنَّۃِ خَیْلٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ اُدْخِلْتَ الْجَنَّۃَ اُتِیْتَ بِفَرَسٍ مِنْ یَاقُوْتَۃٍ لَہٗ جَنَاحَانِ فَحُمِلْتَ عَلَیْہِ ثُمَّ طَارَ بِکَ حَیْثُ شِئْتَ۔

روایت ہے ابی ایوب سے کہا کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اعرابی اور اس نے کہا یا رسول اللہ میں دوست رکھتا ہوں... گھوڑوں کو آیا جنت میں گھوڑے ہیں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر داخل کیا جاوے گا تو جنت میں تو ملے گا تجھے گھوڑا یاقوت کا کہ اس کے دو بازو ہیں اور سوار کیا جاوے گا تو اس پر پھر وہ تجھے لے کر اڑے گا جہاں تو چاہے۔

ف: اس حدیث کی اسناد قوی نہیں اور نہیں جانتے ہم اسے ابی ایوب کی روایت سے مگر اسی سند سے اور ابوسورہ بھتیجے ہیں ابی ایوب کے اور ضعیف ہیں حدیث میں بہت ضعیف کہا ان کو یحیٰی بن معین نے اور سُنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہتے تھے کہ ابوسورہ یہ منکر الحدیث ہیں روایت کرتے ہیں ایسی مناکیر ابو ایوب سے کہ کوئی متابعت نہیں کرتا ان کے راویوں کی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ سِنِّ اَهْلِ الْجَنَّۃِ — باب اہل جنت کے سن کے بیان میں

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّۃِ الْجَنَّۃَ جُرْدًا مُرْدًا مُکَحَّلِیْنَ اَبْنَآءَ ثَلَاثِیْنَ اَوْ ثَلَاثٍ وَّثَلَاثِیْنَ سَنَۃً

روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داخل ہوں گے جنت کے لوگ جنت میں کہ بدن پر ان کے بال نہ ہوں گے اور نہ داڑھی مونچھ ہے سر مگوں آنکھیں ان کی بغیر سرمہ لگائے تیس یا تینتیس برس کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور بعض اصحاب قتادہ نے روایت کی یہ مرسلاً اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَمْ صَفُّ اَهْلِ الْجَنَّۃِ — باب اہل جنت کی صفوں کے بیان میں

عَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّۃِ عِشْرُوْنَ وَمِائَۃُ صَفٍّ ثَمَانُوْنَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّۃِ وَاَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ۔

روایت ہے بریدہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کے لوگ ایک سو بیس صفیں ہیں اسی صفیں اس امت کی اور چالیس اور امتوں سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی علقمہ بن مرثد سے انہوں نے روایت کی سلیمان بن بریدہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور بعضوں نے کہا روایت ہے سلیمان بن بریدہ سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے اور حدیث ابی سنان کی محارب بن دثار سے حسن ہے اور ابی سنان کا نام ضرار بن مرہ ہے اور ابوسنان شیبانی کا نام سعید بن سنان ہے اور وہ بصری ہیں اور ابوسنان شامی کا نام عیسیٰ بن سنان ہے اور وہ قسملی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قُبَّۃٍ نَحْوًا مِنْ اَرْبَعِیْنَ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَرْضَوْنَ

روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا کہتے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک خیمہ میں قریب چالیس آدمی کے سو فرمایا ہم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا راضی ہو تم اس پر کہ ہو چوتھائی جنت والوں کی، کہا انہوں نے کہ ہاں فرمایا کیا راضی ہو تم کہ ہو تہائی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ مَا اَنْتُمْ فِي الشِّرْكِ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي الثَّوْرِ الْاَحْمَرِ۔

جنت والوں کی کہا صحابہؓ نے کہ ہاں فرمایا کیا راضی ہو تم کہ ہو نصف جنت والوں کے بے شک جنت میں داخل نہ ہوگا مگر نفس مسلمان اس لیے کہ نہیں ہو تم اہل شرک کی نسبت مگر اتنے کہ جیسے ایک بال سفید ہو کالے بیل کی کھال پر یا ایک بال سیاہ ہو سرخ بیل کی کھال پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عمران بن حصین اور ابی سعید خدری سے بھی روایت ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ۔

باب ابواب جنت کے بیان میں

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ اُمَّتِي الَّذِي يَدْخُلُوْنَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهُ مَسِيْرَةُ الرَّاكِبِ الْمُجَوِّدِ ثَلَاثًا ثُمَّ اِنَّهُمْ لَيُضْغَطُوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى تَكَادُ مَنَاكِبُهُمْ تَزُوْلُ۔

روایت ہے سالم بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دروازہ کہ میری امت داخل ہوگی اس سے جنت میں چوڑان اس کی برابر ہے راکب مجوّد کے سیر کی جو تین دن تک چلا جاوے پھر باوجود اس کے ایسی مزاحمت ہوگی ان کو کہ قریب ہے کہ ان کے بازو اتر جاویں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور پوچھی میں نے محمد سے یہ حدیث تو نہ پہچانی انہوں نے اور کہا کہ خالد بن ابی بکر کی بہت منکر روایتیں ہیں کہ سالم بن عبداللہ سے مروی ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي سُوْقِ الْجَنَّةِ۔

باب بازار جنت کے بیان میں

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ لَقِيَ اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَسْاَلُ اللّٰهَ اَنْ يَجْمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي سُوْقِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيْدٌ اَفِيْهَا سُوْقٌ قَالَ نَعَمْ اَخْبَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ اِذَا دَخَلُوْهَا نَزَلُوْا فِيْهَا بِفَضْلِ اَعْمَالِهِمْ ثُمَّ يُؤْذَنُ فِي مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ اَيَّامِ الدُّنْيَا فَيَزُوْرُوْنَ رَبَّهُمْ وَيُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهُ وَيَتَبَدّٰى لَهُمْ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَتُوْضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوْتٍ وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ وَيَجْلِسُ اَدْنَاهُمْ وَمَا فِيْهِمْ مِنْ دَنِيٍّ عَلٰى

روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ ملے وہ ابوہریرہؓ سے سو کہا ابوہریرہؓ نے سوال کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ سے کہ جمع کر دے مجھ کو اور تم کو جنت کے بازار میں سو کہا سعید نے کیا جنت میں بازار ہے کہا ابوہریرہؓ نے ہاں خبر دی مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اہل جنت جب داخل ہوں گے جنت میں اتریں گے وہاں اپنے اعمال کے موافق پھر پکارے جاویں گے مقدار پر جمعہ کے ایام دنیا سے سو زیارت کریں گے وہ اپنے رب کی اور ظاہر ہوگا ان کو عرش اس کا اور نظر آوے گا وہ ان کو ایک باغ میں جنت کے باغوں سے اور رکھے جاویں گے ان کے لیے منبر نور کے اور منبر موتی کے اور منبر یاقوت کے اور منبر زمرد کے اور منبر سونے کے اور منبر چاندی کے اور بیٹھیں گے ادنیٰ درجہ والے اگرچہ ان میں ادنیٰ کوئی نہیں ٹیلوں پر مشک اور کافور کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كثبان المسك والكافور ما يرون أن أصحاب الكراسي بأفضل منهم مجلسا قال أبو هريرة قلت يا رسول الله وهل نرى ربنا قال نعم هل تتمارون من رؤية الشمس والقمر ليلة البدر قلنا لا قال كذلك لا تتمارون في رؤية ربكم ولا يبقى في ذلك المجلس رجل إلا حاضره الله محاضرة حتى يقول للرجل منهم يا فلان ابن فلان أتذكر يوم قلت كذا وكذا فيذكره ببعض غدراته في الدنيا فيقول يا رب أفلم تغفر لي فيقول بلى فبسعة مغفرتي بلغت منزلتك هذه فبينا هم على ذلك غشيتهم سحابة من فوقهم فأمطرت عليهم طيبا لم يجدوا مثل ريحه شيئا قط ويقول ربنا قوموا إلى ما أعددت لكم من الكرامة فخذوا ما اشتهيتم فنأتي سوقا قد حفت به الملائكة فيه ما لم تنظر العيون إلى مثله ولم تسمع الآذان ولم يخطر على القلوب فيحمل إلينا ما اشتهينا ليس يباع فيها ولا يشترى وفي ذلك السوق يلقى أهل الجنة بعضهم بعضا قال فيقبل الرجل ذو المنزلة المرتفعة فيلقى من هو دونه وما فيهم دني فيروعه ما يرى عليه من اللباس فما ينقضي آخر حديثه حتى يتخيل عليه ما هو أحسن منه وذلك أنه لا ينبغي لأحد أن يحزن فيها ثم ننصرف إلى منازلنا فتتلقانا أزواجنا فيقلن مرحبا وأهلا لقد جئت وإن بك من الجمال أفضل مما فارقتنا عليه فنقول إنا جالسنا

اور نہ خیال کریں گے وہ لوگ کہ کرسی والے ان سے افضل جگہ بیٹھے ہیں یعنی کوئی اپنے تئیں ادنیٰ سمجھ کر محزون نہ ہوگا کہا ابوہریرہؓ نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ کیا دیکھیں گے ہم اپنے رب کو فرمایا آپ نے کہ ہاں بھلا تم کچھ شک کرتے ہو سورج اور چاند کے دیکھنے میں چودھویں رات میں ہم نے عرض کی کہ نہیں فرمایا آپ نے ایسا ہی شک نہ کرو گے اپنے پروردگار کے دیکھنے میں اور باقی نہ رہے گا اس مجلس میں کوئی مرد کہ روبرو نہ ہووے گا اس کے اللہ تعالیٰ بالمشافہ یہاں تک کہ فرماوے گا کسی مرد کو ان میں سے اے فلانے بیٹے فلانے کے تجھے یاد ہے جس دن تو نے ایسا ویسا کیا تھا پھر یاد دلاوے گا اس کو بعض گناہ اس کے جو صادر ہوئے تھے اس سے دنیا میں، سو وہ عرض کرے گا کیا تو نے مجھے بخش نہیں دیا اے رب میرے تب فرماوے گا اللہ تعالیٰ کیوں نہیں میری ہی وسعت مغفرت کے سبب سے تو تو اس مرتبہ کو پہنچا سو وہ اسی قیل و قال میں ہوں گے کہ ڈھانپ لے گی ان کو ایک بدلی اوپر سے اور برسے گی ان پر ایسی خوشبو کہ نہ پائی ہوگی انہوں نے اس کے برابر کوئی بو کبھی اور فرماوے گا ان سے رب ہمارا کہ اٹھو جاؤ اس کرامت کی طرف کہ تیار کی ہے میں نے واسطے تمہارے سو تم جو چاہو لو پھر آویں گے ہم ایک بازار میں کہ گھیرے ہوئے ہوں گے اس کو فرشتے اور اس میں وہ چیزیں ہوں گی کہ نہیں دیکھیں ان کی مثل کبھی آنکھوں نے اور نہ سنی کانوں نے اور نہ خیال آیا اس کا کسی دل میں سو لائی جاوے گی ہمارے پاس جو چیز کہ ہم چاہیں گے کہ نہ ہوگی وہاں بیع اور نہ شراء اور اسی بازار میں ملاقات کریں گے بعض جنتی بعض سے فرمایا آپ نے پھر متوجہ ہوگا اور ملے گا ایک مرد بلند رتبہ والا اپنے کم درجہ سے اور نہیں ہے ان میں کوئی کم درجہ والا سو پسند کرے گا اور عجیب معلوم ہوگا اس کو وہ لباس جو بلند رتبہ والے پر ہے سو نہیں پوری ہوگی بات اس کی کہ ظاہر ہوگا اس کے بدن پر اس سے بہتر لباس یعنی جس کی آرزو کی تھی اور یہ ایسے ہوگا کہ شان نہیں کسی کی کہ غمگین ہو وہاں پھر لوٹیں گے ہم سب اپنے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ وَيَحِقُّنَا اَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا۔

مکانوں کی طرف اور ملاقات کریں گے ہم اپنی بیبیوں سے سو کہیں گی وہ مرحبا و اہلاً تم ہمارے پاس اس سے بہتر جمال لے کر آئے ہو کہ جس جدا ہوئے تھے ہم سے سو ہم کہیں گے مجالست کی ہے ہم نے آج اپنے پروردگار جبار کے ساتھ اور مستحق ہیں ہم کہ ایسا ہی جمال لے کر پھریں جیسا لے کر پھرے ہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔ مترجم: قولہ پھر پکارے جاویں گے مقدار پر جمعہ کے الخ یعنی جیسے ہر ہفتہ میں دنیا میں ایک دن جمعہ کا ہوتا ہے اسی طرح اس اندازہ اور مقدار پر وہاں ہمیشہ وہ ندا اور پکار ہوگی اگرچہ جنت میں دن اور رات نہیں اور اس میں فضیلت ہے جمعہ کی اور ترغیب و تحریض ہے اس کے ادائے حقوق کی سنن و واجبات سے اور حضور صلوٰۃ و جماعات سے وغیر ذالک، قولہ سو زیارت کریں گے یعنی دیکھیں گے اپنے رب کو چشم سر سے جیسا کہ مذہب ہے محدثین اور سلف کا اور باتیں کریں گے اس سے سُنے گا ہر ایک ان میں سے کلام پاک اس تعالیٰ شانہٗ کا حروف اور اصوات کے ساتھ نہ جیسا کہ سمجھ رکھا ہے بعض متکلمین متقشفہ نے یا فلاسفہ قشیریہ نے۔ قولہ مگر ان میں ادنیٰ کوئی نہیں الخ یعنی اگرچہ تفاوت درجات کا ان کے درمیان ہے مگر دنی اس میں کوئی نہیں یعنی خسیس اور بخیل کہ مشتق ہے دناءت سے کہ معنی خساست کے ہے، قولہ اور نہیں ہے کوئی ان میں کم درجہ والا یعنی خسیس نہیں۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا مَا فِيْهَا شِرًى وَّلَا بَيْعٌ اِلَّا الصُّوَرُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَاِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُوْرَةً دَخَلَ فِيْهَا۔

روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں ایک بازار ہے کہ نہیں ہے اس میں خرید اور نہ فروخت مگر اس میں تصویریں ہیں مردوں اور عورتوں کی پھر جب پسند کرے گا آدمی کسی صورت کو داخل ہو جاوے گا وہ اس میں یعنی وہی صورت اس کی ہو جاوے گی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي رُؤْيَةِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى

باب دیدار الٰہی کے بیان میں

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّكُمْ فَتَرَوْنَهٗ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَصَلٰوةٍ قَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَاَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ۔

روایت ہے جریر بن عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ ہم بیٹھے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو نظر کی آپ نے چاند کی طرف کہ چودھویں رات کا تھا اور فرمایا پیش کیے جاؤ گے تم اپنے پروردگار پر سو دیکھو گے تم اس کو جیسا کہ دیکھتے ہو اس چاند کو اور زحمت نہ اٹھاؤ گے تم اس کی رویت میں سو اگر ہو سکے تم سے کہ مغلوب نہ ہو تم اس نماز میں کہ قبل طلوع شمس ہے اور اس نماز میں کہ قبل غروب ہے تو کرو پھر پڑھی آپ نے یہ آیت فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ یعنی تسبیح کرو ساتھ حمد رب اپنے کے قبل طلوع شمس اور قبل غروب کے۔

www.KitaboSunnat.com

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم: قولہ دیکھو گے تم اس کو جیسا کہ دیکھتے ہو اس چاند کو یہ تشبیہ ہے فقط اوپر نظر آنے میں اور عدم زحمت میں اور ثابت ہے اس سے فوقیت باری تعالیٰ شانہ کی حقیقۃً اور اوپر ہونا اس خالق اکبر کا جمیع مخلوقات کے۔ جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ شانہ نے یَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ یعنی ڈرتے ہیں فرشتے اپنے رب سے کہ اوپر ان کے ہے اور وارد ہوا حدیث اوعال میں ثم اللہ فوق ذٰلِكَ یعنی اللہ ہے اوپر ان سب مخلوقات کے اور فرمایا اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ۔ یعنی اس کی طرف چڑھتے ہیں کلمہ پاک اور عمل صالح کو بلند کرتا ہے وہ اور فرمایا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ یعنی بلکہ اٹھا لیا اسے اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف یعنی عیسیٰ علیہ السلام کو اور کہا حضرت زینبؓ نے زوجنیك الرحمٰن فوق العرش یعنی نکاح کر دیا میرا تم سے اللہ تعالیٰ نے عرش کے اوپر اور یہی ہے عقیدہ سلف صالحین کا اور ائمہ و محدثین کا اور تمامی کبرائے صالحین کا کہ وہ تعالیٰ شانہ بائن ہے مخلوقات سے بلند ہے موجودات سے مستقر ہے عرش عظیم الشان پر مستوی ہے بنا بر اس پر بلند و عالی ہے اور متعالی و برتر نہ مخلوق اس کے اندر ہے نہ وہ مخلوق کے اندر اور نہیں خلاف کیا اس میں ہمارا مگر جہلائے جہمیہ اور سفہائے فلاسفہ نے خذلہم اللہ نے قولہ سو اگر ہو سکے تم سے کہ مغلوب نہ ہو تم آہ یعنی اگر ہو سکے تم سے کہ مانع نہ ہو تم کو اس کے ادا سے کوئی چیز تو بجا لاؤ اور ادا کرو اس کو بجمیع سنن و مستحبات و فرائض و واجبات اور مراد ان سے نماز صبح ہے اور عصر کہ ان وقتوں میں سستی اور اشغال دنیوی مانع حضوری جماعت ہوتے ہیں اور پڑھی آپ نے یہ آیت کہ اشارہ ہے اس میں انہی نمازوں کی طرف اور مراد تسبیح سے نماز ہے۔

عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نَادٰى مُنَادٍ اِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ مَوْعِدًا قَالُوْا اَلَمْ يُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا وَيُنَجِّنَا وَيُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ قَالُوْا بَلٰى فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا اَعْطَاهُمْ شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلَيْهِ۔

روایت ہے صہیب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیۃ للذین احسنوا الحسنٰی وزیادۃ کی تفسیر میں فرمایا جب داخل ہوں گے جنت میں جنت والے پکارے گا ایک پکارنے والا کہ تمہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سے ایک چیز اور ملنے والی ہے کہ جس کا وعدہ کیا گیا ہے تو وہ کہیں گے کہ کیا نہیں روشن کیا اس نے ہمارے مونہوں کو اور نجات دی ہم کو یعنی عذاب نار وغیرہ سے اور داخل کیا ہم کو جنت میں یعنی ہمیں اب کس چیز کی حاجت ہے تو جواب دیں گے پکارنے والے کہ ہاں پھر کھولا جاوے گا پردہ فرمایا آپ نے پس قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کوئی چیز ان کو پیاری نہیں اس جل شانہ کی طرف نظر کرنے سے۔

ف: اس حدیث کو مسند اور مرفوع کیا حماد بن سلمہ نے اور روایت کی سلمان بن مغیرہ نے یہ حدیث ثابت بنانی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے قول ان کا۔

مترجم: آیہ مبارکہ للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ یعنی جن لوگوں نے عمل نیک کیے ان کے لیے حسنیٰ یعنی جنت اور زیادہ، مراد زیادہ سے نظر کرنا ہے وجہ مبارک پر اس تعالیٰ و تبارک کے اور یہ حدیث بھی مؤید اسی معنی کی ہے اور یہی قول ہے ایک جماعت اصحاب کا کہ اسی میں ہیں ابوبکر صدیق اور حذیفہ اور ابوموسیٰ اور عبادہ بن صامت اور یہی قول ہے حسن اور عکرمہ اور عطا اور مقاتل اور ضحاک اور سدی کا اور ابن عباس سے یہ بھی مروی ہے کہ حسنیٰ سے مراد ہے مثل اس کا جزا سے اور زیادہ سے مراد ہے تضعیف اس کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دس گنا یا سات سو تک اور مجاہد نے کہا حسنیٰ حسنہ ہے اور زیادہ مغفرت اور رضوان، فقیر کہتا ہے کہ قول اول بہت صحیح اور مؤید باحادیث (بغوی) اور بیضاوی نے فرمایا حسنیٰ صفت ہے مثوبۃ کی یعنی تقدیر آیت یوں ہے للذین احسنوا المثوبۃ الحسنیٰ اور زیادہ سے مراد ہے وہ زیادتی کہ جو براہ فضل جزا سے زیادہ عنایت ہو جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے ویزیدہم من فضلہ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَدْنٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَمَنْ يَنْظُرُ إِلٰى جِنَانِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَنَعِيْمِهِ وَخَدَمِهِ وَسُرُرِهِ مَسِيْرَةَ أَلْفِ سَنَةٍ وَأَكْرَمُهُمْ عَلَى اللّٰهِ مَنْ يَنْظُرُ إِلٰى وَجْهِهِ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوْهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں ادنیٰ درجہ والا وہ ہے کہ نظر کرے گا اپنے باغوں اور بیبیوں اور نعمتوں اور خدمتگاروں اور تختوں کی طرف کہ ہیں وہ ایک ہزار برس کی مسافت تک اور سب سے زیادہ نزدیک وہ ہوگا کہ نظر کرے گا اس تعالیٰ شانہ کے وجہ کی طرف صبح اور شام پھر پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت وُجُوْهٌ يَوْمَئِذٍ یعنی بہت سے منہ اس دن تازہ ہیں اپنے رب کی طرف نظر کرنے والے۔

ف: اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے اسرائیل سے انہوں نے روایت کی ثویر سے انہوں نے ابن عمرؓ سے مرفوعاً اور روایت کی یہ عبدالملک بن ابجر نے ثویر سے انہوں نے ابن عمر سے موقوفاً اور روایت کی عبید اللہ اشجعی نے سفیان سے انہوں نے ثویر سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمر سے قول ان کا اور مرفوع نہ کیا اس کو۔ روایت کی یہ ہم سے ابو کریب محمد بن علا نے انہوں نے عبید اللہ اشجعی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ثویر سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمرؓ سے مانند اسکے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

مترجم: آیت مبارک کی تفسیر میں ابن عباس نے کہا ناضرۃ سے مراد حسن ہے یعنی چہرے ان کے خوبصورت ہیں مجاہد نے کہا مسرور ابن زید نے کہا ناعمہ، مقاتل نے کہا بیض یعلوہا النور، سدی نے کہا مضیئہ، یمان نے کہا مسفرۃ، فراء نے کہا مشرقۃ بالنعیم اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ابن عباس اور اکثر مفسرین نے کہا نظر کریں گے وہ اپنے رب کی طرف عیاناً بغیر حجاب کے حسن نے کہا نظر کریں گے وہ اپنے خالق کی طرف اور کیوں نہ تازہ ہوں وہ چہرے کہ دیکھتے ہوں اپنے خالق کو (بغوی) بعد اس کے ذکر کی بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے وہی حدیث جو اوپر گذری۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَتُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ قَالُوْا لَا قَالَ فَإِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا مزاحمت ہوتی ہے تم کو رؤیت قمر میں چودھویں رات کو یا مزاحمت کی جاتی ہے تم پر رؤیت شمس میں عرض کی صحابہؓ نے کہ نہیں فرمایا بے شک دیکھو گے تم اپنے رب کو جیسا کہ دیکھتے ہو چاند چودھویں رات کا نہیں مزاحمت ہوگی اس میں تم کو کسی طرح۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور ایسا ہی بلاغ روایت کیا ہے یحییٰ بن عیسیٰ اور کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابی صا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی عبداللہ بن ادریس نے اعمش سے انہوں نے ابی سعید سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہوئی ہے یہ ابی سعید سے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے مثل اسی حدیث کے اور یہ روایت بھی صحیح ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي رِضَى اللهِ

عَنْ اَبِي سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللهَ يَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَضِيْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ مَالَنَا لَا نَرْضٰى وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ اَنَا اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالُوْا وَاَيُّ شَيْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِيْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ اَبَدًا۔

باب رضائے الٰہی کے بیان میں

روایت ہے ابوسعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالٰی فرماوے گا جنت والوں کو اے اہل جنت! وہ عرض کریں گے لبیک اے رب ہمارے اور سعدیک پھر فرماوے گا آیا تم راضی ہوئے سو وہ عرض کریں گے کیا ہوا ہم کو کہ ہم راضی نہ ہوں گے اور تو نے عنایت فرمائی ہم کو ایسی چیز کہ نہیں دی کسی کو اپنی مخلوقات سے سو فرماوے گا باری تعالٰی میں دوں گا تم کو اس سے بھی افضل وہ کہیں گے کہ وہ کیا چیز ہے جو اس سے افضل ہو فرماوے گا اللہ تعالٰی اتارتا ہوں میں تم پر رضامندی ایسی کہ ناراض نہ ہوں گا میں تم سے کبھی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: یعنی اللہ جل جلالہ کی ناراضی فسق وفجور اور اس کی نافرمانی سے ہوتی ہے اور مدار اس کا تکلیف شرعی پر ہے اور تکلیف کے ایام تمام ہو گئے پس رضامندی الٰہی ابدی ان کے لیے ثابت ہوئی اور نہیں ہے یہ مگر فضل اس تعالٰی شانہٗ کا وھو ذوالفضل العظیم اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ بِفَضْلِكَ وَكَرَمِكَ وَاَرْحِنْ عَنَايَةَ رَحْمَتِكَ بِرِضَاءٍ لَا تَسْخَطُ بَعْدَهٗ آمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي تَرَائِي اَهْلِ الْجَنَّةِ۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ فِي الْغُرْفَةِ كَمَا يَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الشَّرْقِيَّ اَوِ الْكَوْكَبَ الْغَرْبِيَّ الْغَارِبَ فِي الْاُفُقِ اَوِ الطَّالِعَ فِي تَفَاضُلِ الدَّرَجَاتِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ اُولٰٓئِكَ النَّبِيُّوْنَ قَالَ بَلٰى وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ وَاَقْوَامٌ اٰمَنُوْا بِاللهِ وَرَسُوْلِهٖ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِيْنَ۔

باب اہل جنت کا غرفوں سے دیکھنے میں

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت آپس میں ایک دوسرے کو دیکھیں گے غرفوں میں جیسے دکھائی دیتا ہے تارہ شرقی یا غربی غروب ہونے والا کنارہ آسمان میں یا طلوع کرنے والا تفاضل درجات میں سو عرض کی صحابہؓ نے کہ یا رسول اللہ وہ لوگ انبیاء ہیں فرمایا نہیں بلکہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے وہ ایسے لوگ ہیں کہ ایمان لائے ہیں اللہ تعالٰی پر اور اس کے رسول پر اور تصدیق کی ہے پیغمبروں کی یعنی مومنین ہیں انبیاء نہیں۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے مترجم: اس حدیث میں آپ نے تشبیہ دی تفاضل درجات کی کہ آپس میں ایسا فرق رکھتے ہیں کہ جیسے تارہ دور نظر آتا ہے اسی طرح وہ ایک دوسرے کو نظر آتے ہیں پھر صفت کی اس تارہ کی کہ کنارہ شرق میں ہے یا غرب میں اور قریب الغروب ہے یا قریب الطلوع تاکہ دلالت کرے کمال بعد پر اس لیے کہ دیکھنے والے کے سر پر جو تارہ ہے اس کی بہ نسبت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نزدیک ہے اور دنیا میں کوئی چیز مرئیات میں اس سے بڑھکر نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي خُلُودِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِ النَّارِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَطَّلِعُ عَلَيْهِمْ رَبُّ الْعَالَمِينَ فَيَقُولُ أَلَا يَتَّبِعُ كُلُّ إِنْسَانٍ مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ فَيُمَثَّلُ لِصَاحِبِ الصَّلِيبِ صَلِيبُهُ وَلِصَاحِبِ التَّصَاوِيرِ تَصَاوِيرُهُ وَلِصَاحِبِ النَّارِ نَارُهُ فَيَتَّبِعُونَ مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ وَيَبْقَى الْمُسْلِمُونَ فَيَطَّلِعُ عَلَيْهِمْ رَبُّ الْعَالَمِينَ فَيَقُولُ أَلَا تَتَّبِعُونَ النَّاسَ فَيَقُولُونَ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ اللّٰهُ رَبُّنَا وَهٰذَا مَكَانُنَا حَتَّى نَرَى رَبَّنَا وَهُوَ يَأْمُرُهُمْ وَيُثَبِّتُهُمْ ثُمَّ يَتَوَارَى ثُمَّ يَطَّلِعُ فَيَقُولُ أَلَا تَتَّبِعُونَ النَّاسَ فَيَقُولُونَ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ اللّٰهُ رَبُّنَا وَهٰذَا مَكَانُنَا حَتَّى نَرَى رَبَّنَا وَهُوَ يَأْمُرُهُمْ وَيُثَبِّتُهُمْ قَالُوا وَهَلْ نَرَاهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنَّكُمْ لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ تِلْكَ السَّاعَةَ ثُمَّ يَتَوَارَى ثُمَّ يَطَّلِعُ فَيُعَرِّفُهُمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّبِعُونِي فَيَقُومُ الْمُسْلِمُونَ وَيُوضَعُ الصِّرَاطُ فَيَمُرُّ عَلَيْهِ مِثْلَ جِيَادِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ وَقَوْلُهُمْ عَلَيْهِ سَلِّمْ سَلِّمْ وَيَبْقَى أَهْلُ النَّارِ فَيُطْرَحُ مِنْهُمْ فِيهَا فَوْجٌ فَيُقَالُ هَلِ امْتَلَأْتِ فَيَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ ثُمَّ يُطْرَحُ فِيهَا فَوْجٌ فَيُقَالُ هَلِ امْتَلَأْتِ فَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى إِذَا أُوعِبُوا فِيهَا وَضَعَ الرَّحْمٰنُ

باب اہلِ جنت اور اہلِ نار کے خلود میں

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمع کرے گا اللہ تعالیٰ آدمیوں کو قیامت کے دن ایک زمین پر پھر جھانکے گا ان پر رب العالمین اور فرمادے گا کیوں نہیں چلا جاتا ہے ہر انسان اپنے معبود کے ساتھ پس صورت بن کر آوے گی... صاحبِ صلیب کے آگے صلیب اس کی اور صاحبِ تصویر کے آگے تصویریں اس کی اور صاحبِ نار کے آگے نار اسکی یعنی جسے وہ پوجتے تھے سو ساتھ ہو جاویں گے تمام لوگ جن کو پوجتے تھے اور باقی رہ جاویں گے میدانِ حشر میں مسلمان سو جھانکے گا ان پر رب العالمین اور فرمادے گا تم کیوں نہیں ساتھ گئے لوگوں کے وہ عرض کریں گے نعوذ باللہ منک نعوذ باللہ منک یعنی اللہ کی پناہ تجھ سے اللہ کی پناہ تجھ سے۔ ہمارا معبود تو اللہ ہے ہم یہیں رہیں گے یہاں تک کہ دیکھیں ہم اپنے رب کو اور وہ حکم کرے گا ان کو اور ثابت قدمی دے گا ان کو پھر چھپ جاوے گا پھر مطلع ہو گا اور فرمادے گا تم کیوں نہ گئے آدمیوں کے ساتھ پھر وہ کہیں گے پناہ ہے اللہ کی تجھ سے پناہ ہے اللہ کی تجھ سے ہمارا معبود تو اللہ ہی ہے اور ہم یہیں رہیں گے یہاں تک کہ دیکھیں ہم اس تعالیٰ شانہٗ کو یا رسول اللہ فرمایا آپ نے کیا تم پر کچھ مزاحمت ہوتی ہے چاند کے دیکھنے میں چودھویں رات کو انہوں نے عرض کی کہ نہیں یا رسول اللہ فرمایا اسی طرح تم کو کچھ مزاحمت نہ ہوگی اس کے دیکھنے میں اس وقت پھر چھپ جاوے گا پھر مطلع ہو گا اور معرفت اپنی ذات کی عنایت فرمادے گا ان کو، پھر فرمادے گا میں ہوں رب تمہارا سو میرے ساتھ چلو تب کھڑے ہو جاویں گے مسلمان اور رکھی جاوے گی صراط یعنی پشت دوزخ پر سو گزرے گا اس پر ایک گروہ مثل عمدہ گھوڑوں کے اور ایک گروہ مثل عمدہ اونٹوں کے اور ان کا یہی کہنا ہو گا اس پر سَلِّمْ سَلِّمْ یعنی سلامت رکھ سلامت رکھ اور باقی رہ جاویں گے اہلِ نار سو ڈالی جاوے گی ایک فوج اس میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَدَمَهُ فِيهَا وَتُنَادِي بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ ثُمَّ تَقَالَ قَطْ قَالَتْ قَطٍ قَطٍ فَإِذَا أَدْخَلَ اللّٰهُ تَعَالَى أَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلَ النَّارِ النَّارَ أُتِيَ بِالْمَوْتِ مُلَبَّبًا فَيُوقَفُ عَلَى السُّورِ الَّذِي بَيْنَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَطَّلِعُونَ خَائِفِينَ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَهْلَ النَّارِ فَيَطَّلِعُونَ مُسْتَبْشِرِينَ يَرْجُونَ الشَّفَاعَةَ فَيُقَالُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ وَلِأَهْلِ النَّارِ هَلْ تَعْرِفُونَ هٰذَا فَيَقُولُونَ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ قَدْ عَرَفْنَاهُ هُوَ الْمَوْتُ الَّذِي وُكِّلَ بِنَا فَيُضْجَعُ فَيُذْبَحُ ذَبْحًا عَلَى السُّورِ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُودٌ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ لَا مَوْتَ۔

اور کہا جاوے گا نار سے کیا تو سیر ہوگئی سو وہ کہے گی کہ اور کچھ پھر ایک فوج ڈالی جاوے گی اس میں اور کہا جاوے گا تو سیر ہوگئی وہ کہے گی کچھ اور ہے یہاں تک کہ جب سب ڈالے جاویں گے اس میں جب بھی وہ سیر نہ ہوگی تو رکھ دیوے گا اس میں رحمٰن قدم اپنا اور سمٹ جاوے گا ایک ٹکڑا اس کا دوسرے پر پھر فرماوے گا یعنی رحمٰن بس ہے وہ کہے گی بس ہے بس ہے پھر جب داخل کرے گا اللہ تعالیٰ اہل جنت کو جنت میں اور اہل نار کو نار میں لائیں گے موت کو کھینچتے ہوئے سو کھڑا کریں گے اسے دیوار پر کہ اہل جنت اور اہل نار کے بیچ میں ہے اور پکارا جاویگا اے جنت والو سو وہ جھانکنے لگیں گے ڈر کر پھر پکارا جاوے گا اے دوزخ والو سو وہ جھانکنے لگیں گے خوش ہوکر امید ہوگی ان کو شفاعت کی پھر کہا جاویگا اہل جنت اور اہل نار کو تم پہچانتے ہو اس کو تو کہیں گے یہ بھی اور وہ بھی کہ ہم نے خوب پہچانا ہے اسے وہ موت ہے کہ ہم پر مؤکل تھی سو لٹائی جاوے گی وہ اور ذبح کردی جاوے گی ایک بارگی اس دیوار پر اور منادی کی جاوے گی اے اہل جنت تمہیں ہمیشہ رہنا ہے جنت میں اور موت نہیں اور اے اہل دوزخ تمہیں ہمیشہ رہنا ہے دوزخ میں اور موت نہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: اس حدیث میں بڑے بڑے فوائد ہیں کہ بعد شرح حدیث تحریر ہوں گے قولہ سو جھانکے گا ان پر رب العالمین اور فرماوے گا تم کیوں نہ ساتھ گئے لوگوں کے الخ اس تجلی اور اطلاع میں دو قول ہیں محدثین کے اوّل یہ کہ یہ جھانکنے والا ملک ہے نہ مالک الملک اور اسناد جھانکنے کا اللہ تعالیٰ کی طرف مجازاً ہے گویا مامور کے فعل کو آمر کا فعل فرمایا اب جو انہوں نے جواب دیا کہ نعوذ باللہ منک یعنی ہم پناہ مانگتے ہیں تجھ سے اس میں کچھ اشکال نہ رہا اور دوسرا قول یہ کہ فرمانے والا اور مطلع خود باری تعالیٰ ہے اور اس میں امتحان مومنین کا منظور ہے اور امتحان کے جواز میں قیامت کے دن تک کچھ اختلاف نہیں چنانچہ نووی نے کہا ہے یہ آخر امتحان ہے مومنین کا پھر جب منظور ہوگا باری تعالیٰ کو کہ میں اپنی معرفت ان کو عنایت کروں اس وقت پہچانیں گے اور کہیں گے کہ تو ہمارا رب ہے اور اس کے ساتھ چلیں گے، قولہ اور رکھی جاوے گی صراط الخ اس میں ثبوت ہے صراط کا اور مذہب اہل حق کا ہے اثبات اس کا اور اجماع ہے سلف کا اس کے اثبات پر اور وہ ایک پل ہے کہ رکھا جاوے گا پشت دوزخ پر اور متکلمین وغیرہم نے کہا ہے کہ صراط بال سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز ہے۔ قولہ رکھ دے گا رحمٰن اس میں قدم اپنا، اپنا قدم ایک صفت ہے باری تعالیٰ کی معلوم المعنی مجہول الکیف اس کے لفظ اور معنی پر بلا تشبیہ ایمان ہے مومنین کا اور نہیں انکار کیا ان صفتوں کا مگر چند افراخ فلاسفہ اور بعض متکلمین قشیریہ نے کہ لازم کرلی جنہوں نے اپنے نفسوں پہ تقلید معتزلہ کی اور چھوڑ دی صراط مستقیم سنت کی اور پکڑ گئے بادیہ تجہیم بدعت میں، اعاذنا اللہ منہا۔ قولہ لائیں گے موت کو، بعض روایات میں ہے کہ موت کو بصورت دنبہ ابرق لائیں گے اور بعد تعریف موت کے ذبح فرمائیں گے، قولہ اے اہل دوزخ تمہیں ہمیشہ رہنا ہے اس میں اثبات خلود نار کا ہے جیسا کہ خلود ہے اہل جنت کو جنت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور نہیں اختلاف اس میں اہلِ حق کا اور نہیں ثابت ہے خروج کفار و مشرکین کا نار سے ہرگز، تمام ہوئی شرح حدیث کی

اس حدیث میں اثبات ہے کلام الٰہی کا اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ کلام ایسے حروف و اصوات سے مرکب ہے کہ سامعین کو مفہوم ہوتا ہے محض تخییل اور خیال نہیں جیسا کہ سمجھا ہے بعض لوگوں نے اور داخل ہیں صاحب تصاویر میں، وہ لوگ کہ تصاویر اولیاء اور انبیاء کی تعظیم بجالاتے ہیں اور آداب عابدانہ ان کے سامنے کرتے ہیں اور اسی طرح داخل ہیں عابدانِ نار میں اکثر اہل دکن جو محرم میں الاوہ کے گرد گھومتے ہیں اور طواف کرتے ہیں اور اس کی نذر و نیاز منت کرتے ہیں۔ رویت الٰہی کی تشبیہ قمر سے دینے میں اثبات ہے مرئی کے فوقیت کا اور ثابت ہے فوقیت باری تعالیٰ کی آیاتِ متکاثرہ اور احادیث متواترۃ المعنیٰ سے نہیں انکار کیا اس کا مگر افراخ فلاسفہ نے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ يَرْفَعُهُ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أُتِيَ بِالْمَوْتِ كَالْكَبْشِ الْأَمْلَحِ فَيُوقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُذْبَحُ وَهُمْ يَنْظُرُونَ فَلَوْ أَنَّ أَحَدًا مَاتَ فَرَحًا لَمَاتَ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَلَوْ أَنَّ أَحَدًا مَاتَ حُزْنًا لَمَاتَ أَهْلُ النَّارِ۔

روایت ہے ابی سعید سے کہ مرفوع کرتے تھے وہ اس روایت کو یعنی کہتے تھے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہوگا دن قیامت کا لاویں گے موت کو مانند چت کبری بھیڑ کے سو کھڑی کی جاوے گی جنت اور دوزخ کے درمیان اور ذبح کی جاوے گی اور وہ نظر کرتے ہوں گے سو اگر کوئی مرتا ہوتا ان دنوں خوشی سے تو مر جاتے جنت والے اور اگر کوئی مرتا ہوتا غم سے تو مر جاتے دوزخ والے۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی روایتیں مثل اس کے کہ جن میں مذکور ہے دیدار الٰہی کا کہ اس طرح دیکھیں گے لوگ اپنے پروردگار کو اور مذکور ہے قدم کا اور جو مشابہ ہے ان اشیاء کے یعنی ید و وجہ و ساق و جنب و عین و سمع و بصر وغیرہ اور مذہب ہمارے اہل علم کا مثل سفیان ثوری اور مالک بن انس اور سفیان بن عیینہ اور ابن مبارک اور وکیع وغیرہم کا یہ ہے کہ روایت کیں انہوں نے یہ چیزیں اور کہا روایت کرتے ہیں ہم ان حدیثوں کو اور ایمان لاتے ہیں ہم ساتھ ان کے اور نہیں کہی جاتیں یہ صفتیں کہ کیسے ہیں اور کیونکر ہیں اور یہی مختار ہے اہل حدیث کا کہ روایت کی جاویں یہ اشیاء جس طرح کہ آئی ہیں اور اس پر ایمان رکھا جاوے اور تفسیر اس کی نہ کی جاوے اور وہم نہ کیا جاوے اس میں اور نہ کہا جاوے کہ وہ کیسے ہیں اور یہی مذہب مختار ہے اہل علم کا کر گئے ہیں اس طرف اور مراد فیہ منہم نفسہ سے جو اوپر کی حدیث میں مذکور ہوا ہے کہ تجلی کرے گا ان پر۔ مترجم قولہ اور روایت کرتے ہیں ہم ان حدیثوں کو اور ایمان لاتے ہیں ہم ساتھ ان کے یعنی ایمان لاتے ہیں ہم ان کے لفظ اور معنی پر اس لیے کہ یہ الفاظ معلوم المعنیٰ ہیں کہ عرب ہمیشہ اپنی لسان میں استعمال کرتا ہے اور عوام اور خواص ہر ایک ان کے مفہوم کو بخوبی جانتا ہے اس لیے کہا ہے علماء نے کہ یہ آیات و احادیث متشابہ الکیفیت ہیں اور محکم المعنیٰ اور فرق کیفیت اور معنی میں ظاہر ہے کہ اول ان میں سے مجہول ہے اور ثانی معلوم اور اگر دونوں مجہول ہوتے تو ایمان ان آیات و احادیث پر ممکن نہ تھا اس لیے کہ ایمان فرع ہے معرفت کی پھر معرفت اس لفظ کی کہ جو واضع نے ایک معنی کے لیے وضع کیا ہے بغیر پہچانے معنی کے کچھ معنی نہیں رکھتے اور اگر کیف و معنی دونوں مجہول ہوتے تو اوائل سور اور آیات صفات دونوں یکساں ہو جاتے حالانکہ تصریح کی ہے علماء نے کہ ان دونوں میں بون بائن ہے چنانچہ کہا فخر الاسلام بزدوی نے اثبات الید والوجہ حق عندنا لکنہ معلوم باصلہ ومتشابہ بوصفہ ولا یجوز ابطال الاصل بالعجز عن درک الصفات بالکیف وانما ضلت المعتزلۃ من ہذا الوجہ فانہم ردوا الاصول بجہلہم بالصفات علی الوجہ المعقول فصاروا معطلۃ (کذا فی المنح الازہر شرح الفقہ الاکبر) یعنی اثبات ہاتھ اور منہ کا اللہ تعالیٰ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے واسطے حق ہے نزدیک ہمارے لیکن معلوم ہے اصل اس کی اور متشابہ ہے وصف ان کا یعنی کیف ان کا اور نہیں جائز ہے باطل کرنا اصل کا بسبب عجز کے کیف صفات کی ادراک سے اور گمراہ ہوگئے معتزلہ اسی سبب سے کہ انہوں نے رد کر دیا اصول صفات کو بسبب نہ جاننے صفتوں کے علی وجہ المعقول اور ہوگئے معطلہ، اور ایسا ہی ذکر کیا شمس الائمہ سرخسی نے اور پھر فرمایا اہل السنۃ والجماعۃ اثبتوا ما ہو الاصل المعلوم بالنص اے بالآیات القطعیۃ والدلالات الیقینیۃ وتوقفوا فیما ہو المتشابہ وہو الکیفیۃ ولم یجوزوا الاشتغال بطلب ذلک انتہی یعنی اہل سنت اور جماعت نے ثابت کیا اس اصل کو کہ معلوم ہے ساتھ نص کے یعنی ساتھ آیات قطعیہ کے اور دلالات یقینیہ کے اور مراد اس سے معنی معلوم ہے اور توقف کیا اس میں جو متشابہ ہے اور وہ فقط کیفیت ہے اور جائز نہ رکھا اشتغال اس کی طلب میں انتہی۔

اور فرمایا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں وہی صفۃ لازمۃ لہ ولائقۃ بہ کالید والوجہ والعین والسمع والبصر والحیوۃ والقدرۃ وکونہ خالقا ورازقا ومحییا وممیتا موصوفا بہا ولا یخرج من الکتاب والسنۃ فقرات الآتیۃ والخبر ونؤمن بہا فیہا ونکل الکیفیۃ فی الصفات الی علم اللہ انتہی۔ یعنی یہ صفت یعنی استواء وغیرہ لازم ہے اس کو اور لائق ہے اس کے مانند ید ووجہ وسمع وبصر وحیوۃ وقدرت کی اور لازم ہے ایسے جیسے لازم ہے انکا خالق ورازق ومحی وممیت ہونا موصوف ہے وہ ساتھ ان کے اور نہ نکالے جاویں کتاب وسنت سے وہ فقرے آیتوں اور حدیثوں کے اور ایمان لاتے ہیں ہم ساتھ ان کے اور سونپتے ہیں ہم کیفیت صفتوں کی اللہ پاک کے علم پر انتہی، اس قول میں بھی تصریح ہے کہ مفوض بعلم الٰہی فقط کیفیت ہے نہ لفظ ومعنی پس مدار ایمان ان دونوں پر ہے اور فرمایا امام ابو عبید قاسم بن سلام معاصر امام احمد بن حنبل نے ہذہ احادیث صحاح حملہا اہل الحدیث والفقہاء بعضہم عن بعض وہی عندنا حق لا شک فیہا ولکن اذا قیل کیف یضحک قلنا لا نفسر ہذا ولا سمعنا احدا یفسرہ رواہ الذہبی فی کتاب العرش بلسانہ یعنی یہ احادیث صحیح ہیں روایت کیا ان کو اہل حدیث نے اور فقہاء نے بعض نے بعض سے اور وہ ہمارے نزدیک حق ہے یعنی موصوف ہونا باری تعالے کا ان صفات سے کہ ان حدیثوں میں مذکور ہے، حق ہے کسی طرح کا شک نہیں اس میں، ولیکن جب کہا جاوے کہ کیونکر ہنستا ہے باری تعالیٰ اور کیا کیفیت ہے اس کی، کہیں گے ہم تفسیر نہیں کرتے ہم اس کی اور نہیں سنی ہم نے تفسیر اس کی کسی سے کہ کوئی کرتا ہو انتہی اس قول سے معلوم ہوا کہ مراد اس تفسیر سے جو اس مقام میں منع ہے بیان کرنا کیفیت کا اور یہی مراد ہے ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی نہ یہ کہ ترجمہ اس کا نہ کیا جائے۔ قولہ اور وہم نہ کیا جائے اس میں یعنی کیفیت اس کی جو وہم وخیال میں آوے اس سے تنزیہ باری تعالیٰ کی منظور ہے اور نفی ان صفات کی اس خیال سے کہ اس میں تشبیہ یا تجسیم لازم آتی ہے ہرگز نہ چاہیے جیسے کہ سمع وبصر کا اثبات بلا تشبیہ وتکییف کہا جاتا ہے اسی طرح ید ووجہ کا اثبات بلا تشبیہ وتکییف وتجسیم منظور ہے، تعجب ہے ان لوگوں سے کہ اثبات سمع وبصر بلا تکلف کرتے ہیں اور ثبوت ید ووجہ میں تجسیم سے ڈرتے ہیں حالانکہ شارع نے ثبوت ان جمیع صفات کا برابر کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ۔

باب گھیرنے میں جنت ودوزخ کے

روایت ہے انس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھیری گئی جنت ساتھ تکلیفوں کے اور گھیری گئی دوزخ ساتھ شہوتوں کے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

مترجم یعنی جنت عبادات شاقہ اور ریاضات شرعیہ کے بجالانے سے ملتی ہے اور مصائب و بلیات میں اور زہد و طاعات میں صبر کرنا اس کی تحصیل کے لیے ضرور ہے پھر شہوات نفسانیہ اور تلذذات محرمہ جسمانیہ سے بھی دور رہنا اس کے طالب کا دستور ہے گویا ان مکارہ کے کانٹے اس کے گرداگرد لگائے گئے ہیں جیسے باغ و راغ کے گرد کانٹے لگاتے ہیں اسی طرح اتباع شہوات نفسانیہ اور انہماک تلذذات جسمانیہ موجب دخول نار ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ اَرْسَلَ جِبْرَئِیْلَ اِلَى الْجَنَّةِ فَقَالَ انْظُرْ اِلَیْهَا وَاِلٰى مَا اَعْدَدْتُ لِاَهْلِهَا فِیْهَا قَالَ فَجَآءَ فَنَظَرَ اِلَیْهَا وَاِلٰى مَا اَعَدَّ اللّٰهُ لِاَهْلِهَا فِیْهَا قَالَ فَرَجَعَ اِلَیْهِ قَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَا یَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا فَاَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَقَالَ ارْجِعْ اِلَیْهَا فَانْظُرْ اِلٰى مَا اَعْدَدْتُّ لِاَهْلِهَا فِیْهَا قَالَ فَرَجَعَ اِلَیْهَا فَاِذَا هِیَ قَدْ حُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَرَجَعَ اِلَیْهِ فَقَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَقَدْ خِفْتُ اَنْ لَّا یَدْخُلَهَا اَحَدٌ قَالَ اذْهَبْ اِلَى النَّارِ فَانْظُرْ اِلَیْهَا وَاِلٰى مَا اَعْدَدْتُّ لِاَهْلِهَا فِیْهَا فَاِذَا هِیَ یَرْكَبُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَرَجَعَ اِلَیْهِ فَقَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَا یَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ فَیَدْخُلُهَا فَاَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ فَقَالَ ارْجِعْ اِلَیْهَا فَقَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ لَّا یَنْجُوَ مِنْهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے جنت کو اور دوزخ کو بھیجا جبرائیلؑ کو جنت کی طرف اور فرمایا نظر کر اس کی طرف اور جو تیار کیا ہے میں نے اس کے رہنے والوں کے لیے جنت میں فرمایا آپ نے پھر آئے جبرائیل اور دیکھا اس کو اور جو تیار کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کے اہل کے لیے اس میں کہا پھر لوٹ کر آئے اللہ کی طرف اور عرض کی کہ قسم ہے تیری عزت کی نہ سنے گا کوئی اس کا حال مگر ہوگا اس میں پھر حکم فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ وہ گھیر دی گئی ساتھ تکلیفوں کے پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے پھر جا اس کی طرف اور دیکھو کیا تیار کیا ہے میں نے اس میں اس کے اہل کے لیے فرمایا آپ نے پھر گئے جبرئیل اس کی طرف اور دیکھا کہ وہ گھیری ہوئی ہے تکلیفوں سے اور لوٹ کر آئے باری تعالیٰ کی طرف اور عرض کی کہ قسم ہے تیری عزت کی میں خوف کرتا ہوں کہ داخل ہوگا اس میں کوئی یعنی ان تکلیفوں کے سبب جو اس کے گرد ہیں پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنی جبرئیل کو جا طرف دوزخ کے اور نظر کر اس کی طرف اور جو تیار کیا میں نے اس کے اہل کے لیے اس میں پھر گئے وہ اس کی طرف اور دیکھا کہ چڑھا جاتا ہے ایک ٹکڑا اس کا دوسرے پر سو لوٹ کر آئے وہ باری تعالیٰ کی طرف اور عرض کی قسم ہے تیری عزت کی نہ سنے گا اس کا حال کوئی شخص کہ پھر داخل ہو اس میں سو حکم فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ گھیر دی گئی وہ شہوتوں سے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے پھر جا اس کی طرف اور وہ پھر گئے اس کی طرف اور عرض کی کہ قسم ہے تیری عزت کی کہ میں خوف کرتا ہوں کہ نہ نجات پاوے گا اس سے کوئی شخص مگر یہ کہ داخل ہو جاوے گا اس میں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی احْتِجَاجِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ
باب جنت اور نار کے احتجاج میں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ الْجَنَّةُ یَدْخُلُنِی الضُّعَفَآءُ وَالْمَسَاكِیْنُ وَقَالَتِ

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تکرار ہوئی جنت اور نار میں سو کہا جنت نے داخل ہوں گے مجھ میں ضعیف اور مسکین اور کہا دوزخ نے داخل ہوں گے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْعَامِرِيْنَ خَلْقِي الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ فَقَالَ لِلنَّارِ أَنْتِ عَذَابِي أَنْتَقِمُ بِكِ مِمَّنْ شِئْتُ وَقَالَ لِلْجَنَّةِ أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكِ مَنْ شِئْتُ۔

مجھ میں ظالم اور متکبر سو فرمایا اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کرنے کو ان کے درمیان دوزخ سے کہ تو عذاب میرا ہے میں بدلہ لوں گا ساتھ تیرے جس سے چاہوں اور فرمایا جنت سے تو رحمت میری ہے رحم کروں گا تیرے ساتھ جس پر چاہوں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا لِأَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْكَرَامَةِ

باب ادنیٰ جنتی کی ملک وسلطنت کا بیان

عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ الَّذِيْ لَهُ ثَمَانُوْنَ أَلْفَ خَادِمٍ وَاثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ زَوْجَةً وَتُنْصَبُ لَهُ قُبَّةٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرْجَدٍ وَيَاقُوْتٍ كَمَا بَيْنَ الْجَابِيَةِ إِلَى صَنْعَاءَ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ صَغِيْرٍ أَوْ كَبِيْرٍ يُرَدُّوْنَ بَنِيْ ثَلَاثِيْنَ فِي الْجَنَّةِ لَا يَزِيْدُوْنَ عَلَيْهَا أَبَدًا وَكَذٰلِكَ أَهْلُ النَّارِ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عَلَيْهِمُ التِّيْجَانَ إِنَّ أَدْنَى لُؤْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتُضِيْءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ادنیٰ جنتی وہ ہے کہ جس کے اسّی ہزار خادم ہیں اور بہتر بیبیاں ہیں اور لگایا جاوے گا اس کے لیے ایک خیمہ موتی اور زمرد اور یاقوت سے جابیہ سے صنعا تک اور اسی اسناد سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو مرتا ہے اہل جنت سے چھوٹا ہو یا بڑا یعنی دنیا میں ہو جاوے گا تینتیس برس کا جنت میں اس پہ زیادہ نہ ہوں گے کبھی یعنی یہی سن رہے گا اور یہی عمر ہوگی اہل دوزخ کی اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے ان پر تاج ہیں کہ کم سے کم اس میں موتی ایسا ہے کہ چمک ہووے اس سے ما بین مشرق ومغرب کے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر رشدین بن سعد کی روایت سے۔

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ إِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ حَمْلُهُ وَوَضْعُهُ وَسِنُّهُ فِيْ سَاعَةٍ كَمَا يَشْتَهِيْ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن جب خواہش کرے گا ولد کی جنت میں تو حمل اور جننا اور عمر اسکی یعنی برابر جنتیوں کے ہو جاوے گی ایک ساعت میں جیسا کہ وہ چاہے گا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے اس میں سو بعضوں نے کہا جنت میں جماع ہے اولاد نہیں ایسا ہی مروی ہے طاوس اور مجاہد اور ابراہیم نخعی سے اور کہا محمد نے اسحاق بن ابراہیم سے روایت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب خواہش کرے گا مومن ولد کی جنت میں ہووے گا ایک ساعت میں جیسا کہ وہ چاہتا ہوگا ولیکن وہ نہ چاہے گا اور آرزو نہ کرے گا ولد کی، کہا محمد نے اور مروی ہے بواسطہ ابی رزین عقیلی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اہل جنت کے ولد نہ ہوگا اور ابو صدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے اور بکر بن قیس بھی انہیں کہتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مترجم: ظاہرا ولد میں کچھ اختلاف نہیں اس لیے کہ جو لوگ اس کی نفی کرتے ہیں مراد ان کی یہ ہے کہ ولد معتاد نہیں جیسے دنیا میں عادت ہے کہ ولد نتیجۂ جماع و نکاح ہے اور جنہوں نے اثباتِ ولد کیا ہے مراد ان کی یہ ہے کہ علی سبیل الشذوذ اگر کوئی جنتی خواہش کرے تو امکان رکھتا ہے اسلیے کہ جنتیوں کی سب خواہشیں پوری کی جاویں گی اور کسی آرزو میں تاخیر و تاجیل نہ ہوگی۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي كَلَامِ الْحُوْرِ الْعِيْنِ۔

باب حورِ عین کی کلامِ شیریں کے بیان میں

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحُوْرِ الْعِيْنِ يُرَفِّعْنَ بِأَصْوَاتٍ لَمْ يَسْمَعِ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا يَقُلْنَ نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِيْدُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْأَسُ وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ طُوْبٰى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهٗ۔

روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ سے کہ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت میں حورِ عین جمع ہوتی ہیں اور آواز بلند کرتی ہیں کہ خلائق نے کبھی ویسی آواز نہیں سنی۔ کہتی ہیں ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں کبھی فنا ہونیوالی نہیں اور ہم ناز و نعمت میں رہنے والی ہیں کبھی تکلیف اٹھانے والی نہیں اور ہم اپنے شوہروں سے راضی رہنے والی ہیں کبھی ناراض ہونے والی نہیں ۔ مبارکباد ہے جو ہمارے لیے ہوا اور ہم اس کے لیے ہوں۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہ اور ابی سعید اور انس سے بھی روایت ہے۔ حدیث علی رضؓ کی غریب ہے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جیسے حورِ عین کی صورتِ ظاہری موزوں اور حسین ہے ویسی ہی طبیعت بھی ان کی کمال موزون ہے اور نہایت فصاحت خیز اور بلاغت انگیز کہ بقول اسا کلام ان کا جو منقول ہوا عجیب قوافی اور اسجاع سے بھرا ہوا ہے اگرچہ شعر نہیں مگر وزن شاعرانہ ہے اور ان کا یہ فرمانا مجاز نہیں بلکہ محققانہ ہے ناز پروردگی اور خلود میں دعویٰ انہیں کا سچا ہے اور مبارکبادی کا مستحق ہونا انہی کے لیے اچھا ہی ہیں خالدات بے فنا اور ناعمات بے عنا۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي صِفَةِ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ۔

باب انہار جنت کے بیان میں

عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَآءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ تَشَقَّقُ الْأَنْهَارُ بَعْدُ۔

روایت ہے معاویہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں دریا ہے پانی کا اور دریا ہے شہد کا اور دریا ہے دودھ کا اور دریا ہے شراب کا پھر نکل رہی ہیں نہریں اس کے بعد یا نکلیں گی جب جنتی جنت میں داخل ہوں گے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حکیم بن معاویہ وہ والد ہیں بہز کے۔ مترجم: یعنی تو یہ بمنزلہ دریا کے چار اصل بیری ہیں جب جنتی جنت میں جائیں گے بہتی نہریں پائیں گے کہ ہر ایک کے گھر میں ایک نہر ہوگی۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اللّٰهُمَّ أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اللّٰهُمَّ أَجِرْهُ مِنَ النَّارِ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے مانگی اللہ تعالیٰ سے جنت تین بار، کہتی ہے جنت یا اللہ داخل کر اس کو جنت میں اور جس نے پناہ مانگی دوزخ سے تین بار، کہتی ہے دوزخ یا اللہ پناہ دے اس کو دوزخ سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

ف : اسی طرح روایت کی یہ یونس نے ابی اسحٰق سے انہوں نے ابن برید بن مریم سے انہوں نے انس ؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور مروی ہوئی ابی اسحٰق سے انہوں نے روایت کی برید بن ابی مریم سے انہوں نے انس بن مالک سے قول ان کا

مترجم : اس حدیث میں فضیلت ہے تین کی اعداد میں سے اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک نصاب کامل ہے گنتی میں کہ مرتب ہوتے ہیں اس پر فوائد معتد بہا اور ترغیب و تحریض ہے جنت کے طلب کرنے پر اور دوزخ سے پناہ مانگنے پر اور معلوم ہوتا ہے کہ جنت اور دوزخ عقل و فہم رکھتے ہیں اور یہی مذہب صحیح ہے کہ ثابت ہے احادیث صحیحہ سے اور معلوم ہوتا ہے کہ جیسے صالحین مشتاق جنت ہیں ویسی ہی جنت بھی مشتاق صالحین ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ أُرَاهُ قَالَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَغْبِطُهُمُ الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ رَجُلٌ يُنَادِيْ بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ وَرَجُلٌ يَؤُمُّ قَوْمًا وَّهُمْ بِهٖ رَاضُوْنَ وَعَبْدٌ أَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ۔

روایت ہے ابن عمر ؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے کہا راوی نے کہ گمان کرتا ہوں میں کہ فرمایا آپ نے قیامت کے دن کہ رشک کریں گے ان پر اگلے اور پچھلے ایک وہ مرد کہ اذان دیتا ہے نماز پنجگانہ کی ہر رات اور دن میں دوسرے وہ مرد کہ امامت کرے ایک قوم کی اور وہ اس سے راضی ہوں تیسرے وہ غلام کہ ادا کرے حق اللہ کا اور حق اپنے آقاؤں کا۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر سفیان ثوری کی روایت سے اور ابوالیقظان کا نام عثمان بن عمیر ہے اور ان کو ابن قیس بھی کہتے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يَرْفَعُهٗ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ رَجُلٌ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُوْ كِتَابَ اللّٰهِ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ صَدَقَةً بِيَمِيْنِهٖ يُخْفِيْهَا أُرَاهُ قَالَ مِنْ شِمَالِهٖ وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَانْهَزَمَ أَصْحَابُهٗ فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعود ؓ سے مرفوع کرتے تھے وہ اس حدیث کو یعنی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں دوست رکھتا ہے ان کو اللہ عزوجل ایک وہ مرد کہ کھڑا ہو کر رات کو تلاوت کرتا ہے قرآن کی دوسرے وہ کہ صدقہ دیتا ہے داہنے ہاتھ سے اور چھپاتا ہے اسے کہا راوی نے گمان کرتا ہوں کہ فرمایا آپ نے بائیں ہاتھ سے تیسرے وہ مرد کہ ایک چھوٹے لشکر میں تھا اور شکست کھائی اصحاب اس کے نے اور اس نے مقابلہ کیا دشمن کا یعنی اکیلے۔

ف : یہ حدیث غریب ہے غیر محفوظ ہے اس سند سے اور صحیح وہ ہے جو روایت کی شعبہ وغیرہ نے منصور سے انہوں نے ربعی بن حراش سے انہوں نے زید بن ظبیان سے انہوں نے ابی ذر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابوبکر بن عیاش کثیر الغلط ہیں۔

مترجم : سریہ ایک ٹکڑا ہے بڑے لشکر سے کہ جسے جیش کہتے ہیں انتہائی عدد اس کا چار سو تک ہے جمع اس کی سرایا ہے مسمّٰی ہوا وہ اس نام سے اس لیے کہ وہ خلاصہ لشکر ہے اور چنا ہوا ان میں کا عرب کہتا ہے السری النفیس والسری خلاصۃ الشیٔ اور جو بعض اہل لغت نے کہا ہے وہ بھیجا جاتا ہے سرًا یعنی خفیۃً اس لیے اسے سریہ کہا ہے سو یہ غلط ہے اس لیے کہ سر جو بمعنی خفا ہے وہ مضاعف ہے اور سریہ ناقص ہے ہفت اقسام میں سے پس اشتقاق اس کا سر سے باطل ہے۔ قولہ اور چھپایا ہے اپنے بائیں ہاتھ سے مراد اس سے چھپاتا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس شخص سے ہے کہ جو بائیں طرف ہے یا مبالغہ ہے کمال اخفا میں۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْشِكُ الْفُرَاتُ یَحْسِرُ عَنْ کَنْزٍ مِّنَ الذَّھَبِ فَمَنْ حَضَرَہٗ فَلَا یَاْخُذْ مِنْہُ شَیْئًا

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے کہ کھولے گا فرات ایک خزانہ سونے کا پھر جو حاضر ہو اس پر نہ لے اس میں سے کچھ۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے روایت کی ہم سے ابوسعید اشج نے انہوں نے عقبہ بن خالد سے انہوں نے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے ابی الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے مگر یہ کہ انہوں نے اپنی روایت میں کہا یحسر عن جبل من ذھب یعنی کھولدے گا فرات ایک پہاڑ سونے کا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَۃٌ یُحِبُّھُمُ اللّٰہُ وَثَلٰثَۃٌ یُبْغِضُھُمْ فَاَمَّا الَّذِیْنَ یُحِبُّھُمُ اللّٰہُ فَرَجُلٌ اَتٰی قَوْمًا فَسَاَلَھُمْ بِاللّٰہِ وَلَمْ یَسْاَلْھُمْ لِقَرَابَۃٍ بَیْنَہٗ وَبَیْنَھُمْ فَمَنَعُوْہُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِاَعْیَانِھِمْ فَاَعْطَاہُ سِرًّا لَا یَعْلَمُ بِعَطِیَّتِہٖ اِلَّا اللّٰہُ وَالَّذِیْ اَعْطَاہُ وَقَوْمٌ سَارُوْا لَیْلَتَھُمْ حَتّٰی اِذَا کَانَ النَّوْمُ اَحَبَّ اِلَیْھِمْ مِمَّا یُعْدَلُ بِہٖ نَزَلُوْا فَوَضَعُوْا رُءُوْسَھُمْ فَقَامَ یَتَمَلَّقُنِیْ وَیَتْلُوْ اٰیَاتِیْ وَرَجُلٌ کَانَ فِیْ سَرِیَّۃٍ فَلَقِیَ الْعَدُوَّ فَھُزِمُوْا فَاَقْبَلَ بِصَدْرِہٖ حَتّٰی یُقْتَلَ اَوْ یُفْتَحَ لَہٗ وَالثَّلٰثَۃُ الَّذِیْنَ یُبْغِضُھُمُ اللّٰہُ الشَّیْخُ الزَّانِیْ وَالْفَقِیْرُ الْمُخْتَالُ وَالْغَنِیُّ الظَّلُوْمُ۔

روایت ہے ابوذر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں کہ دوست رکھتا ہے ان کو اللہ عزوجل اور تین شخص ہیں کہ دشمن رکھتا ہے ان کو اللہ عزوجل سو جن لوگوں کو دوست رکھتا ہے ان میں پہلا وہ مرد ہے کہ ایک سائل آیا کسی قوم کے پاس اور سوال کیا بواسطہ خدا تعالےٰ کے اور نہیں سوال کیا بواسطہ کسی قرابت کے جو اس کے اور قوم کے بیچ میں ہو سو نہ دیا قوم نے اسے کچھ پس پیچھے پھرا ایک شخص ان میں سے اور دیا اس سائل کو ایسا چھپا کر کہ نہ جانا اس کے عطیہ کو مگر اللہ تعالےٰ نے یا اس نے کہ جس کو دیا اور دوسرا وہ شخص کہ ایک قوم میں ہے اور چلی وہ قوم رات کو یہاں تک کہ جب نیند ان کو پیاری ہوئی ان چیزوں سے کہ جو نیند کے برابر ہیں اور رکھے انہوں نے سر اپنے کھڑا ہوا وہ شخص اور عاجزی اور چاپلوسی کرنے لگا میری اور پڑھنے لگا میری آیتیں اور تیسرا وہ مرد کہ لشکر میں تھا اور مقابلہ ہوا عدو کا اور شکست کھائی لشکر نے سو وہ سینہ سپر ہو کر دشمن کے مقابل میں گیا کہ قتل کیا جاوے یا کہ فتح ہو اس کے ہاتھ پر۔ اور وہ تین شخص جن کو دشمن رکھتا ہے اللہ تعالےٰ پہلا بوڑھا زانی، دوسرا فقیر متکبر اترانے والا تیسرا غنی ظالم۔

ف: روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے نضر بن شمیل سے انہوں نے شعبہ سے مانند اسکی، یہ حدیث صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی شیبان نے منصور سے مانند اس کے اور صحیح تر ہے ابی بکر بن عیاش کی روایت سے۔

مترجم: مولف رحمۃ اللہ علیہ نے اگرچہ چند احادیث متفرقہ اس باب میں ذکر کیں مگر منعقد کیا تھا اس باب کو انہار جنت کے بیان میں اور انہار منجملہ مشروبات ہیں پس تفصیل مشروبات کی حسب اجمال مقدمۂ سابق مذکور ہوتی ہے قولہ تعالےٰ تجری من تحتھا الانھار یعنی بہتی ہیں نیچے ان باغوں کے نہریں، ابی ہریرہؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انہار جنت بہتی ہیں جبال مسک کے نیچے سے اور انہار جمع ہے نہر کی اور وہ مجری واسع ہے جدول سے زیادہ اور بحر سے کم مانند نیل اور فرات کے اور مراد

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جریانِ انہار سے جریان ان کے پانیوں کا ہے اور اسناد جریان کا انہار کی طرف مجازاً ہے۔ مسروق سے مروی ہے کہ وہ بغیر اخدود کے بہتی ہیں یعنی پانی ان کا زمین سے اونچا بہتا ہے نہ گڑھے کے اندر۔ اور بیضاوی نے فرمایا ہے تجری من تحت اشجارہا یعنی مضاف اس جگہ محذوف ہے مراد یہ ہے کہ بہتی ہیں نہریں جنات کے درختوں کے نیچے سے۔ یا تقدیر عبارت یہ ہے کہ من تحت اہلہا یعنی بہتی ہیں نہریں جنت والوں کے حکم پر جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ناقلاً من فرعون ہذہ الانہار تجری من تحتی اسے بامری اور نہر اصل لغت میں وسعت اور ضیاء کو کہتے ہیں چنانچہ نہار اسی سے مشتق ہے اسی لیے نہر کو نہر کہا بسبب کمال وسعت اور صفائی آپ کے۔ قولہ تعالیٰ فیہا انہار من ماء غیر آسن یعنی اس میں نہریں ہیں پانی سے جو بگڑا اور سڑا نہیں لفظ آسن بعضوں نے بمد اور بعضوں نے بقصر پڑھا ہے مصدر اس کا آسون ہے اور اسون اور اجون دونوں بمنزلہ تغیر وارد ہوئے ہیں، آسن یعنی آجن مراد اس سے متغیر اللون منتن الریح ہے قولہ تعالیٰ وانہار من لبن لم یتغیر طعمہ یعنی نہریں ہیں دودھ کی کہ نہیں بدلا مزہ ان کا یعنی محفوظ ہے وہ پھٹ جانے سے اور دہی ہو جانے سے اور مٹا ہو جانے سے۔ قولہ تعالیٰ وانہار من خمر لذۃ للشاربین یعنی اور نہریں ہیں شراب سے کہ لذت ہے پینے والوں کے لیے۔ انتہی۔ اور لذت اگرچہ مصدر ہے مگر محمول کیا اس کو کمال مبالغہ کے واسطے اور بیان فرمایا کمال تباین اس کا خمور دنیا سے اس لیے کہ خمور دنیا کراہت خائطہ اور ریح متنفنہ رکھتی ہیں بدمزہ بدبودار ہوتی ہیں اور اگر اس کو مقصود نہ ہو تو کبھی کوئی اس کا استعمال نہ کرے بخلاف خمر جنت کے کہ کمال لذت اور خوش مزگی سے ممتاز ہیں اور سکر اور خمار سے بے نیاز اور لفظ لذت کو بعضوں نے مرفوع پڑھا ہے اس لیے کہ صفت ہے انہار کی اور بعضوں نے منصوب اس لیے کہ علت ہے جیسے مزید بتادیا، قولہ وانہار من عسل مصفّی یعنی اور نہریں ہیں عسل مصفی سے کہ صاف ہے اور پاک ہے موم سے اور فضلات نحل وغیرہ سے اور محفوظ ہے گرد و غبار سے اور مصئون ہے خس و خار سے نہیں ملا اس میں کسی نے ہاتھ اپنا اور نہیں ماکول و مشروب ہوا کسی آکل و شارب کا اور ان چیزوں کو بلفظ انہار بیان فرمایا کہ دلالت ہو کمال ضیاء اور صفا پر اور دلیل ہو اس کے وفور و تکاثر کی اس لیے کہ جریان موجب مفاد نور ہے جیسے کہ مستلزم تکاثر و وفور۔ قولہ تعالیٰ یفجرونہا تفجیراً بہاتے ہیں اس کو جیسا حق ہے بہانے کا۔ بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کھینچے جاتے ہیں ان کو جہاں چاہتے ہیں اپنے منازل اور قصور میں یعنی وہ نہریں جنتیوں کے اختیار میں ہیں جیسے کہ ناقہ مہار دار قائد کے اختیار میں ہے۔ قولہ تعالیٰ فیہا عین جاریۃ یعنی اس میں نہر ہے بہنے والی یعنی ہمیشہ بہتی ہے کہ منقطع نہیں ہوتا جریان اس کا، قولہ تعالیٰ وماء مسکوب یعنی مصبوب یعنی پانی بہایا گیا کہ بہتا ہے دائماً بغیر اخدود کے موقوف نہیں ہوتا بہتا اس کا گویا بطور چادر کے اوپر سے گر رہا ہے نہیں ٹوٹتا سلسلہ اس کا، قولہ تعالیٰ عیناً فیہا تسمی سلسبیلا یعنی ایک نہر ہے اس میں کہ نام ہے اس کا سلسبیل قتادہ نے فرمایا کہ وہ سلسلہ ہے کہ مطیع و منقاد جنتیوں کے پھیرتے ہیں اسے جس طرف چاہتے ہیں مجاہد نے کہا حدیدۃ الجریۃ یعنی تیز بہنے والی، ابوالعالیہ اور مقاتل بن حیان نے کہا سلسبیل اسے اس لیے کہا کہ سیلان ہوتا ہے اس کا راستوں میں جنتیوں کے اور ان کے مکانوں میں یعنی مثل سیل کے بہتے ہیں نہایت زور سے منبع اس کا اصل عرش ہے جنت عدن میں بہتی ہیں اہل جنان کی طرف اور مشروب ہے وہ اہل جنت کی برودت اس کی کافور کی ہے اور مزہ زنجبیل کا اور بو مسک کی زجاج نے کہا وہ موسوم بہ سلسبیل اس لیے ہوئی کہ پانی اس کا غایت سلاست میں ہے کہ نہیں ٹوٹتا سلسلہ اس کا حلق میں اترنے کے وقت یعنی بکمال آسانی نہایت خوشگواری گلو میں اترتا ہے اور تسمی بمعنی توصف ہے اس لیے کہ اکثر علماء قائل ہیں کہ سلسبیل صفت ہے اسم نہیں (بغوی) قولہ تعالیٰ ومزاجہ من تسنیم اور ملونی اس کی تسنیم سے ہے انتہی اور تسنیم سنام سے مشتق ہے اسی سے سنام

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعیر یعنی کوہان اونٹ کا کہ اس کے اعضاء میں سب سے زیادہ بلند ہے اس لیے بعضے مفسرین نے کہا کہ وہ ایک نہر ہے کہ ہوا میں بہتی ہے بلند اور جنتیوں کے غرفوں اور منازل میں انصباب اس کا ہوتا ہے حسب خواہش ان کے اور اسی طرح اوانی اور ظروف میں اہل جنت کے علی قدر ملئہا پانی اس کا اترتا ہے پھر جب وہ بھر جاتے ہیں ٹھہر جاتا ہے۔ یہ مضمون ہے قتادہ کے قول کا اور ضحاک نے کہا وہ ایک اشرف شراب ہے، ابن مسعود اور ابن عباس نے کہا وہ خالص ہے مقربین کے لیے کہ وہ اس کو بغیر ملونی کے پیتے ہیں اور سائر اہل جنت اسے مثل گلاب اور کیوڑے کے اور مشروبات میں ملا کر استعمال کرتے ہیں۔ قولہ تعالےٰ وکاس من معین یعنی پیالہ ہے شراب جاری سے کہ جس کی نہریں بہتی ہیں اور وہ دنان میں دھرا ہوا نہیں کہ کیڑے پڑیں اور یہ تمدد زمان سڑیں اور پینے والوں کو اس سے بدبو آوے اور طبیعت متنفر ہو جاوے بلکہ بسبب جریان کے کمال صفائی اور نظافت اس میں ہے اور شارب اس کا صداع، خمار، غول، اور سکر و نزف سے مبرا ہے اور غفلت اور خلیان اور بیہوشی اور ہذیان سے معرا۔ قولہ تعالےٰ یشربون من کاس کان مزاجہا کافورا اور مہر لگائی جاوے گی اس میں مسک کی، عکرمہ نے کہا مزاج سے اس کا مزہ مراد ہے اہل معانی نے کہا کہ بیاض اس کی مثل کافور کے ہے اور طیب ریح اور برودت اس لیے کہ کافور منجملہ مشروبات نہیں جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا حتیٰ اذا جعلہ نارا یعنی گناہ یہ مضمون ہے مقاتل کے قول کا اور مجاہد نے کہا خوشبو اس میں کافور کی ملائی جاوے گی۔ ابن کیسان نے کہا مطیب کیا ہے اس کو کافور و مسک و زنجبیل سے، عطاء اور کلبی نے کہا کافور نام ہے ایک چشمۂ آب کا جنت میں (الخ)

قولہ تعالےٰ ویسقون فیہا کاسا کان مزاجہا زنجبیلا یعنی پلایا جاوے گا ان کو وہ پیالہ کہ مزاج اس کا زنجبیل ہے اور زنجبیل مہیج ہے طبائع کی طرف جماع کے قت اور حرارت پیدا کرتی ہے اور نعوظ لاتی ہے اور گرم کرتی ہے امزجہ باردہ کو اور انزعاج اور ہیجان زیادہ کرتی ہے اور شوق اور طرب لاتی ہے اور عرب اس کو اپنے خوشبوؤں اور قہووں میں استعمال کرتا ہے۔ سو وعدہ کیا رازق حقیقی نے کہ پلائی جاوے گی وہ جنت میں۔ مقاتل نے کہا وہ زنجبیل دنیا سے مشابہ نہیں۔ ابن عباس نے کہا جو کچھ کہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے قرآن میں جنت کی چیزوں کا اور نام لیا ہے اس کا اس کی مثل دنیا میں کوئی شی نہیں اور بعضوں نے کہا وہ ایک نہر ہے جنت میں کہ پایا جاتا ہے اس میں مزہ زنجبیل کا قتادہ نے کہا کہ مقربین اس کو بغیر ملونی کے صرفاً استعمال کریں گے اور سائر اہل جنت بطور ملونی کے جیسا کہ ذکر کیا ہم نے تسنیم میں۔

قولہ تعالےٰ وسقاہم ربہم شرابا طہورا۔ یعنی پلایا ان کو رب نے شراب طہور یعنی پاک و صاف و مطہر کہ اپنے شارب تک کو اخلاق ردیہ اور عادات قبیحہ سے پاک کر دے اور قلب و روح میں ایک طہارت ابدی اور نظافت سرمدی بخشے اور طبائع میں نشۂ محبت الٰہی اور مودت لامتناہی پیدا کرے۔ دماغ میں علو اور طبیعت میں لینت اور حسن خو کا سبب ہو، بدن میں جا کر مولد نجاست و اقذار نہ ہو بلکہ موید قویٰ و انوار ہو، مفسرین نے کہا ہے کہ متدنس نہیں کیا اس کو ایدی اور ارجل نے مثل خمر دنیا کی۔ ابو قلابہ اور ابراہیم نے کہا ہے کہ بطن میں جا کر بول نجس نہیں ہوتا بلکہ پسینہ ہو جاتا ہے۔ کہ خوشبو اس کی مثل مسک کے ہے اور عادت اہل جنت کی یہ ہے کہ پہلے وہ طعام تناول فرماتے ہیں اور جب اس سے فارغ ہوتے ہیں شراب طہور پلائے جاتے ہیں کہ بطون ان کے پاکیزہ ہو جاتے ہیں اور وہ کھانا ایک پسینہ خوشبودار ہو کر ان کے جلود سے بہ جاتا ہے اور پیٹ ان کا لگ جاتا ہے اور شہوت عود کرتی ہے مقاتل نے کہا وہ ایک نہر ہے باب جنت پر جس نے اس میں سے پیا اللہ تعالےٰ نے اس کے دل سے بغض و حسد اور غل و غش نکال لیا۔ قولہ تعالےٰ یسقون من رحیق

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختوم ختامہ مسک یعنی پلائے جائیں گے شراب صاف کہ اس پر مہر ہے مسک کی انتہیٰ، رحیق خمر صافی طیب ہے۔ مقاتل نے کہا خمر بیضاء یعنی سفید، مختوم یعنی مہر لگایا ہوا ہے تاکہ کسی کا ہاتھ اس میں نہ لگے اور تصرف غیر سے بالکل محفوظ رہے جیسے کہ سلاطین و امراء کی توروں اور صراحیوں پر ان کے داروغہ معتبر مہر لگاتے ہیں کہ وہ ان کے سامنے کھولی جاتی ہے۔ مجاہد نے کہا مختوم سے مراد مطین ہے ختامہ یعنی طین کہ جس پر مہر لگائی جاوے گی مسک سے یہ مراد ہے کہ اخیر میں اس کے مزہ مسک کا آجاتا ہے یعنی ختامہ سے ختم اس کا مراد ہے۔ قتادہ نے کہا اس میں کافور ملاکر مسک کی مہر لگادیتے ہیں اور قرأت عامہ ختامہ ہے بہ تقدیم تاء اور کسائی نے خاتمہ پڑھا ہے بہ تقدیم الف اور یہی قرأت ہے علی اور علقمہ کی اور معنی ان دونوں کے ایک ہیں جیسے عرب کہتا ہے فلان کریم الطابع والطباع اور خاتم اور ختام آخر ہر شئی کا۔ یہ ہے تفسیر ان آیتوں کی کہ ذکر کی تھی ہم نے مقدمۂ ابواب میں بحمداللہ والمنتہ کہ تمام ہوا بیان جنت کا۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کتاب کے ساتھ بجمیع احباب اس فقیر کو جنت میں پہنچاوے اور عذاب دوزخ سے بچاوے اور سائر مؤمنین و مسلمین کو اس نعمت ابدیت سے سرفراز فرمالے۔ آمین یا رب العالمین۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ صِفَةِ جَهَنَّمَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں بیان میں جہنم کے جو وارد ہوئے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

مقدمة عن المترجم: صاحب نہایہ نے کہا ہے کہ جہنم لفظ عجمی ہے اور بعضوں نے کہا عربی ہے۔ موسوم ہوا وہ اس نام سے بسبب بعد قعر اپنے کے اسی سے ہے قول عرب کا رکیۃ جہنام بکسر جیم و ہا و تشدید نون یعنی کنواں بعیدۃ القعر اور اسی سے ہے حدیث یقال لہم الجہنمیون یعنی ان کو جہنمی کہیں گے مراد ان سے وہ لوگ ہیں کہ جہنم سے نکل کر جنت میں داخل ہوں گے اور عتقاء اللہ کہلائیں گے اور ان کو جہنمی کہتے ہیں، تنقیص شان منظور نہیں بلکہ تذکیر ہے ان کے نجات کی تاکہ سبب ہو مزید شکر و فرح کا اور حاصل ہو ان کو مسرت فوز و نجات پر۔ اور اہلِ علم نے کہا ہے کہ جہنم اعلیٰ درکاتِ نار ہے کہ مختص ہے عصاۃ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور وہی ہے کہ چند روز میں اپنے ساکنوں سے خالی ہو جاوے گی اور ہوائیں اس کے دروازوں کو بجاویں گی غرض وہ پہلا طبقہ ہے دوزخ کا نہایت خفیف العذاب بہ نسبت اور طبقات کے، پھر اس کے تئیں جہنم اس لیے کہا کہ وہ تجہم کرتی ہے عورتوں اور مردوں کے مونہوں پر اور کھا جاتی ہے ان کے گوشتوں کو اور دوسرا طبقہ لظیٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نزاعۃ للشویٰ یعنی کھا جانے والی ہے اطراف بدن اور رجلین کو، لغت میں شوای ہاتھ پیر کے کناروں کو کہتے ہیں۔ مجاہد نے کہا شوی سے سر کی کھال ہے ابراہیم نے کہا کھینچ لیتی ہے لحم کو عظام سے، ضحاک نے کہا جلد و لحم کو عظام سے کھینچ لیتی ہے، ابن عباسؓ نے فرمایا عصب اور عقب کھینچ لیتی ہے۔ کلبی نے کہا خوراک اس آگ کی ام دماغ ہے کہ جب وہ اسے کھا جاتی ہے پھر از سر نو عود کرتا ہے یہاں اس کا داب ہے قتادہ نے کہا مکارم خلق کھا جاتی ہے۔ ابوالعالیہ نے کہا محاسن وجہ نکل جاتی ہے بلاتی ہے جو پیٹھ موڑے حق سے اور تولی کرے شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ سے۔

تیسرا طبقہ سقر ہے اور سقر اسے اس لیے کہا کہ کھا جاتی ہے گوشت عورتوں اور مردوں کے کہ نہیں باقی رہتا ان کی ہڈیوں پر

www.KitaboSunnat.com

گوشت اور اللہ تعالیٰ نے اس کے حال میں فرمایا لَا تُبْقِیْ وَلَا تَذَرُ یعنی نہ باقی رکھتی ہے نہ چھوڑتی ہے انتہیٰ۔ بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا نہیں باقی رکھتی کوئی چیز مگر کھا جاتی ہے اسے اور ہلاک کر دیتی ہے، مجاہد نے کہا نہ مرنے دیتی ہے نہ جینے دیتی ہے۔ سُدّی نے کہا نہ باقی رکھتی ہے لحم کو نہ چھوڑتی ہے عظم کو۔ ضحاک نے کہا جب وہ انہیں پکڑتی ہے باقی نہیں رکھتی کوئی جگہ اور جب یہ اس کی طرف جاتے ہیں نہیں چھوڑتی ان کو اور ہر شئی کو ملالت اور فترت ہے۔ مگر جہنم کو لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ یعنی چھلکنے والی ہے پنڈے پر اور متغیر ہے جلد کی کہ اس کو کالا کر دیتی ہے عرب کہتا ہے لاحہ السقم والحزن یعنی رنگ بدل دیا اور صورت متغیر کر دی اس کی مرض اور غم نے۔ مجاہد نے کہا جھلسا دیتی ہے جلد کو یہاں تک کالی ہو جاتی ہے وہ شب تاریک سے زیادہ۔ ابن عباس اور زید بن اسلم نے فرمایا محرقۃ للجلد۔ ابن کیسان نے کہا دُور سے نظر پڑے گی ان کو جہنم لواحہ یعنی دُور سے نظر آنے والی جیسے فرمایا وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِلْغَاوِيْنَ اور بشر جمع ہے بشرہ کی۔

چوتھا طبقہ حطمہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ یعنی ڈالا جاوے گا وہ حطمہ میں انتہیٰ۔ اور حطمہ حطم سے مشتق ہے۔ حطم لغت میں توڑنے کو کہتے ہیں حطمہ اسے اس لیے کہا کہ وہ ہڈی پسلی کفار کی توڑے گی اور عظام راس ہر خناس کا پھوڑے گی۔ بیضاوی نے فرمایا اس کی شان یہ ہے کہ جو ڈالو توڑ ڈالے اللہ تعالیٰ خود اس کی شان میں فرماتا ہے نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ یعنی وہ آگ ہے اللہ تعالیٰ کی بھڑکائی ہوئی کہ چمکتی ہے دلوں پر انتہیٰ۔ اور اس آیت میں کمال تخویف ہے اس نار سے اور نہایت مبالغہ ہے اس کے ایقاد اور بھڑکانے کا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ ہماری بھڑکائی ہوئی ہے پھر کسی کی کیا مجال ہے کہ اسے بجھا سکے یا اس کے التہاب اور اشتعال کو مٹا سکے۔ اللّٰھم اجرنا منہ (کذا قال البیضاوی) چمکتی ہے دلوں پر یعنی اثر اس کے الم اور وجع کا اور درد اس کے لہب اور احراق کا پہنچتا ہے دلوں تک اور اطلاع اور بلوغ اور تطلع سب کے ایک معنی ہیں، عرب کہتا ہے مَتٰى طَلَعْتَ اَرْضَنَا اَیْ بَلَغْتَ یعنی کب پہنچے تم ہمارے ملک میں مراد آیۃ یہ ہے کہ وہ جلا دیتی ہے عظم و لحم و جلد کو یہاں تک کہ پہنچ جاتی ہے دل تک یہی قول ہے قرطبی اور کلبی کا۔ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ یعنی مُطْبَقَةٌ مُّغْلَقَةٌ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ۔ حمزہ اور کسائی اور ابوبکر نے عُمُدٌ بضم عین و میم پڑھا ہے اور دوسرے قاریوں نے بفتحہما یعنی وہ مندی ہوئی ہے لمبے لمبے ستونوں میں انتہیٰ اور عمد بضم اولین و بفتحہما جمع ہے عمود کی مثل ادیم کے کہ جمع ہے اس کی ادم اور آدم دونوں آتی ہے۔ یہ قول ہے فراء کا اور ابوعبیدہ نے کہا جمع عماد کی ہے مثل اہاب اور اُھُب اور اَھَب کے۔ بیضاوی نے فرمایا باندھے گئے وہ عمودے میں کہ مثل مقاطر کے ہے کہ جس میں قید کیے جاتے ہیں لصوص اور مقاطر وہ لکڑی دراز ہے کہ اس میں سوراخ ہوتے ہیں موافق پیروں کے اس میں چوروں کا پیر ڈال کر قفل لگا دیتے ہیں اہل ہند اسے کاٹ ٹھ کنا بولتے ہیں بعضے اسے اٹ کہتے ہیں۔ قتادہ نے کہا پہنچا ہے ہم کو کہ وہ ستون ہیں کہ معذب ہوں گے اہل نار اس سے اور بعضوں نے کہا وہ میخیں ہیں قفل در کی کہ بند کیے جاویں گے اس سے دروازے۔ مقاتل نے کہا بند کیے گئے دروازے ان پر، پھر ماری گئیں اس میں میخیں لوہے کی جو آگ سے تھیں یہاں تک کہ گھٹن اور گرمی نے اس کی گھیر لیا محبوسین کو اور نہ کھلے گا ان پر کوئی دروازہ اور نہ داخل ہو گی ان پر ہوائے بیرونی اور ممددہ صفت ہے عمد کی یعنی مطولہ کہ دراز میخ زیادہ مضبوط ہوتی ہے قصیر سے۔

پانچواں طبقہ جحیم ہے۔ وجہ تسمیہ اس کی یہ ہے کہ وہ عظیم الجمرہ چنگاری ہے کہ ایک ایک چنگاری اس کی ساری دنیا سے بڑھ کر ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیضاوی نے فرمایا الجحیم المتاجج من النار یعنی آگ شعلہ دار۔ اور بغوی نے کہا الجحیم معظم النار۔ بعضوں نے کہا نارٌ شدیدۃ التاجج یعنی آگ بہت زور سے شعلہ مارنے والی اور وہ آگ کہ بعض اس کا اوپر بعض کے ہے کہ تہ بر تہ ڈھیر لگی ہوئی ہے۔ ابو مالک نے کہا جحیم ماعظم من النار (لتقطہ)

چھٹا طبقہ سعیر ہے اس لیے اسے سعیر کہا کہ وہ سلگانے والی ہے آگ کی اس میں تین سو قصر ہیں ہر قصر میں تین سو بیت ہیں ہر بیت میں تین سو طرح کا عذاب ہے اور اس میں سانپ اور بچھو ہیں اور قیود اور سلاسل اور اغلال اور انکال اور اسی میں ہے جُبّ الحزن اور اس سے اشد عذاب کسی طبقہ میں نہیں جب جُبّ الحزن کھولا جاتا ہے اہل نار حزن شدید ہوتا ہے۔ (لتقطہ)

ساتواں طبقہ ہاویہ ہے کہ جو اس میں گرا کبھی نہ نکلا۔ اسی میں ہے بیر الھب کہ جب کھولا جاتا ہے دوزخ اس سے پناہ مانگتی ہے اور اسی میں ہے صعود کہ وہ ایک پہاڑ ہے کہ چڑھیں گے دشمنان خدا اس پر اپنے منہ کے بل بندھے ہوں گے ہاتھ ان کے گردنوں میں اور زبانیہ کھڑے ہوں گے ان کے سروں پہ ان کے ہاتھوں میں مونگریاں ہیں لوہے کی جب ایک چوٹ مارتا ہے سنتے ہیں آواز اس کی ثقلین اور دروازے اس کے لوہے کے ہیں فرش اس کا چنگاریاں ہیں غشاوہ اس کا ظلمت ہے زمین اس کی تانبے کی ہے اور صاحب اور رزجاج کی اوپر اور نیچے اس کے آگ ہے اوپر ان کے ظل ہیں نار کے اور نیچے ان کے ظل ہیں سلگائے گئے وہ ہزار برس تک کہ وہ سرخ ہو گئے پھر ہزار برس تک کہ سپید ہو گئے پھر ہزار برس تک کہ سیاہ ہو گئے۔ اب وہ نہایت تیرہ و تاریک ہے اور ممزوج ہے ساتھ غضب الٰہی کے (لتقطہ) یہ ہے تفصیل اس کے طبقات کی اور تفصیل اس کے احوال و اہوال کی ضمن ابواب میں اور کچھ خاتمہ میں مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ النَّارِ
باب بیان میں نار کے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لائی جاوے گی جہنم اور اس دن اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے کہ کھینچ رہے ہوں گے اس کو۔

ف: کہا عبداللہ بن عبدالرحمن نے اور ثوری اسے مرفوع نہ کرتے تھے۔ روایت کی ہم سے عبدالرحمن بن حمید نے انہوں نے عبدالملک سے اور ابو عامر عقدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے علاء سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ عُنُقٌ مِّنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ عَيْنَانِ تُبْصِرَانِ وَاُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ يَّنْطِقُ يَقُوْلُ اِنِّيْ وُكِّلْتُ بِثَلَاثَةٍ بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ وَّبِكُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَبِالْمُصَوِّرِيْنَ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلے گی ایک گردن دوزخ سے قیامت کے دن اس کی دو آنکھیں ہوں گی کہ دیکھتی ہوں گی اور دو کان ہوں گے کہ سنتے ہوں گے اور ایک زبان کہ بولتی ہوگی کہے گی کہ میں مقرر ہوئی ہوں تین شخصوں کے نکلنے کو ایک جبار عنید دوسرے جس نے اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو پکارا۔ تیسرے مصور لوگ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، غریب ہے۔ مترجم: اس حدیث میں بڑی مذمت اور تخویف ہوئی مصوروں کی جو جاندار چیزوں کی تصویر بناتے ہیں کہ حضرتؐ نے ان کو مشرکوں کے ساتھ ذکر کیا اور وہ مشرکوں کے ساتھ ایک ہی گردن کا لقمہ ہونگے اس وقت میں بعض سفہاء تصویروں کی طرف بہت راغب ہیں بلکہ اس کے جواز میں تحریر و تقریر سے پیش آتے ہیں ہداہم اللہ۔ مگر تعجب ہے کہ کتا اور تصویر دونوں حکم میں برابر ہیں کہ جس گھر میں ہوں فرشتۂ رحمت قدم نہ رکھے اور آدمی اشرف المخلوقات ہو کر اس سے دل لگاوے معاذ اللہ من ذالک المؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا اس باب میں جہنم کے میدان حشر میں لانے کا اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم الشان میں کئی مقام میں یہ مضمون فرمایا وعرضنا جہنم یومئذ للکافرین عرضا الذین کانت اعینہم فی غطاء عن ذکری وکانوا لا یستطیعون سمعا۔ یعنی ہم سامنے لاویں گے جہنم کو اس دن کافروں کے لیے کہ آنکھیں ان کی پردہ میں تھیں ہمارے ذکر سے اور طاقت نہ رکھتے تھے سننے کی انتہیٰ، قولہ، سامنے لاویں گے یعنی سب لوگ اسے بخوبی دیکھیں گے عیاناً اور غطا اور غشا جو چیز کہ ڈھانپے کسی کو اور طاقت نہ رکھتے تھے سننے یعنی سمع قبول نہ رکھتے تھے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِی صِفَةِ قَعْرِ جَهَنَّمَ

باب قعر جہنم کے بیان میں

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ عَلٰى مِنْبَرِنَا هٰذَا مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ[1] عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الصَّخْرَةَ الْعَظِيْمَةَ لَتُلْقٰى مِنْ شَفِيْرِ جَهَنَّمَ فَتَهْوِيْ فِيْهَا سَبْعِيْنَ عَامًا مَا تُفْضِيْ اِلٰى قَرَارِهَا قَالَ وَكَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ اَكْثِرُوْا ذِكْرَ النَّارِ فَاِنَّ حَرَّهَا شَدِيْدٌ وَّاِنَّ قَعْرَهَا بَعِيْدٌ وَّاِنَّ مَقَامِعَهَا حَدِيْدٌ۔

روایت ہے حسن رضہ سے کہا فرمایا عتبہ بن غزوان نے ہمارے اس منبر پر جو منبر ہے ہماری نماز کا کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ایک بڑا پتھر ڈالا جاوے کنارہ جہنم سے اور چلا جاوے وہ گرتا ہوا ستر برس تک تو بھی نہ پہنچے اس کی جڑ میں کہا عتبہ نے اور تھے حضرت عمر کہ فرماتے تھے بہت یاد کرو دوزخ کی آگ کو کہ گرمی اس کی شدید ہے اور قعر اس کا بعید اور موگریاں اس کی ہیں حدید۔

ف: ہم نہیں جانتے کہ حسن کو سماع ہو عتبہ بن غزوان سے اور آئے تھے عتبہ بصرہ میں حضرت عمرؓ کے زمانۂ خلافت میں اور پیدا ہوئے حسن جب باقی رہی خلافت عمر دو برس۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّعُوْدُ جَبَلٌ مِّنْ نَّارٍ يَتَصَعَّدُ فِيْهِ الْكَافِرُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا وَّيَهْوِيْ فِيْهِ كَذٰلِكَ اَبَدًا

روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صعود ایک پہاڑ ہے آگ کا کہ چڑھتا ہے اس پر کافر ستر برس تک پھر گرتا ہے اتنی ہی مدت میں ہمیشہ اسی عذاب میں ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مرفوع مگر ابن لہیعہ کی روایت سے۔ مترجم: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا یعنی چڑھاویں گے ہم اسے صعود پر اور صعود کو صعود اس لیے کہا کہ کافر اس پر صعود کرتا ہے یا مکلف کریں گے ہم اسے ایسی

---

[1] ترمذی کے دو نسخہ مطبوعہ میں البصرۃ کا لفظ ہے اور مترجم نے الصلاۃ کا لفظ لکھا ہے اور ترجمہ بھی اسی کے موافق کیا ہے واللہ اعلم۔ ۱۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشقت کا کہ اسے راحت نہ ہو اس میں اور مروی ہے حضرتؐ سے کہ فرمایا آپ نے کہ وہ پہاڑ ہے دوزخ میں آگ کا کہ کافر کو اس پر چڑھاویں گے پھر جب وہ ہاتھ رکھے گا پہاڑ پگھل جاوے گا پھر جب اُٹھاوے گا ویسا ہی ہو جاوے گا جیسا تھا۔ کلبی نے کہا صعود ایک سنگ املس (چکنا) ہے کہ کافر کو اس پر چڑھنے کی تکلیف دیں گے اور اس کو سانس نہ لینے دیں گے چڑھنے میں اور آگے کھینچیں گے اسے سلاسل حدید سے اور پیچھے سے ماریں گے مقامع حدید سے پھر چڑھے گا وہ چالیس برس میں پھر جب اس کی ذروہ پر یعنی چوٹی پر پہنچ جاوے گا دھکیل دیا جاوے گا نیچے کو پھر اسی طرح چڑھایا جاوے گا اسی طرح ہوتا رہے گا ہمیشہ، اور ضمیر سارہقہ کی ولید بن مغیرہ مخزومی کی طرف راجع ہے کہ عرب میں وہ وحید مشہور تھا اور اپنی قوم میں کثیر المال والاولاد یہ آیات سورۂ مدثر میں اسی کے حق میں نازل ہوئی ہیں (بغوی)

بَابُ مَا جَاءَ فِي عِظَمِ أَهْلِ النَّارِ
باب اہل نار کے جثہ کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلُ أُحُدٍ وَفَخِذُهُ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ مَسِيرَةُ ثَلَاثٍ مِثْلُ الرَّبَذَةِ يَعْنِي بِهِ كَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَالرَّبَذَةِ وَالْبَيْضَاءُ جَبَلٌ.

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈاڑھ کافر کی قیامت کے دن احد کے برابر ہے اور ران اس کی بیضاء کے برابر اور اس کے بیٹھنے کی جگہ دوزخ میں تین دن کی راہ تک ہے مثل ربذہ کے اور یہ جو فرمایا آپ نے کہ مثل ربذہ کی یعنی جتنا فاصلہ ہے مدینہ سے ربذہ تک اور بیضاء ایک پہاڑ کا نام ہے

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت کی ہم سے ابو کریب نے انہوں نے مصعب بن مقدام سے انہوں نے فضیل سے انہوں نے ابی حازم سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے مرفوع کیا انہوں نے اس کو کہ فرمایا آپ نے ڈاڑھ کافر کی مثل اُحد کے ہے یہ حدیث حسن ہے اور ابو حازم اشجعی ہیں اور نام ان کا سلمان ہے اور وہ مولیٰ ہیں عزۃ الاشجعیۃ کے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْكَافِرَ لَيَسْحَبُ لِسَانَهُ الْفَرْسَخَ وَالْفَرْسَخَيْنِ يَتَوَطَّؤُهُ النَّاسُ.

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک کافر کھینچے گا اپنی زبان ایک یا دو فرسخ تک روندیں گے اس کو لوگ

ف: اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور فضل بن یزید کوفی روایت کی ان سے کئی اماموں نے اور ابوالمخارق کچھ مشہور نہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ غِلَظَ جِلْدِ الْكَافِرِ اثْنَانِ وَأَرْبَعُونَ ذِرَاعًا وَإِنَّ ضِرْسَهُ مِثْلُ أُحُدٍ وَإِنَّ مَجْلِسَهُ مِنْ جَهَنَّمَ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ.

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کافر کی کھال کا دَل بیالیس گز ہے اور اس کی ڈاڑھ احد کے برابر اور اس کے بیٹھنے کی جگہ جہنم میں جیسے مکہ سے مدینہ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اعمش کی روایت سے۔

مترجم: جلد اور اعضاء کی مقدار میں جو روایات مختلف ہیں محمول ہیں اختلاف اعمال پر یعنی جس قدر کفر وبطر اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فساد و شر کا فر کا زیادہ ہوگا اسی قدر اس کا جسم عریض و طویل زیادہ ہوگا کہ جمع کرے اقسام عذاب اور انواع نکال کو اپنے بدن پر اور یہی حال ہے عصاۃ مومنین کا چنانچہ حارث بن قیس سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے کسی شخص کا بدن اتنا بڑا ہو جاوے گا دوزخ میں کہ دوزخ کا ایک کونا بھر جاوے گا۔ انتہٰی یہی مضمون ہے قرطبی کے قول کا۔ (تقیظہ)

بَابُ مَا جَآءَ فِي صِفَةِ شَرَابِ أَهْلِ النَّارِ — باب اہل نار کے مشروبات کے بیان میں

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ كَالْمُهْلِ قَالَ كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَإِذَا قَرَّبَهُ إِلَى وَجْهِهِ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهِ فِيهِ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مہل کی تفسیر میں فرمایا کہ وہ تیل کی تلچھٹ کی مانند ہے پھر جب دوزخی اپنے منہ کے پاس لے جاوے گا گر پڑے گی کھال اس کے منہ کی اس پیالے کے اندر۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر رشدین بن سعد کی روایت سے اور رشدین میں کلام کیا گیا ہے ان کے حافظہ کی طرف سے۔ مترجم، فروہ اصل میں کھال ہے سر کی مع بالوں کے پھر استعارہ کیا اس لفظ کو منہ کی کھال کے لیے اور قولہ مہل کی تفسیر یعنی قرآن میں جو وارد ہوا ہے وان یستغیثوا یغاثوا بماء کالمہل یشوی الوجوہ الآیۃ اس کی تفسیر میں حضرت نے فرمایا کہ وہ تیل کے تلچھٹ کے مانند ہے یعنی رنگ میں ابن عباس سے مروی ہے کہ وہ آب غلیظ ہے مثل درد زیت کے مجاہد نے کہا کہ وہ قیح دم ہے اور ابن مسعود سے پوچھا کہ مہل کیا چیز ہے سو منگوایا انہوں نے سونا اور چاندی اور پگھلایا اسے اور کہا کہ یہ بہت اشبہ ہے مہل سے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْحَمِيمَ لَيُصَبُّ عَلَى رُءُوسِهِمْ فَيَنْفُذُ الْحَمِيمُ حَتَّى يَخْلُصَ إِلَى جَوْفِهِ فَيَسْلُتُ مَا فِي جَوْفِهِ حَتَّى يَمْرُقَ مِنْ قَدَمَيْهِ وَهُوَ الصَّهْرُ ثُمَّ يُعَادُ كَمَا كَانَ۔

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حمیم ڈالا جاوے گا ان کے سروں پر سو نفوذ کر جاوے گا یہاں تک کہ پہنچ جاوے گا دوزخی کے جوف میں اور کاٹ ڈالے گا جو کچھ اس کے جوف میں ہے یعنی آنتوں اور کلیجے اور گردوں وغیرہ کو یہاں تک کہ نکل جاویں گی یہ چیزیں اس کے قدموں کے نیچے سے یعنی دبر سے اور یہی مراد ہے صہر سے جو مذکور ہے قرآن میں پھر ہو جاتا ہے اس کا جوف جیسا تھا۔

ف: ابن حجیرہ کا نام عبدالرحمٰن بن حجیرہ مصری ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

مترجم قولہ نفاذ کر جاوے گا یعنی اندر سما جاوے گا اور دماغ و دل و بطن میں اتر جاوے گا، قولہ اور یہی مراد ہے صہر سے، صہر کے معنی اصل لغت میں پگھلنے کے ہیں۔ چنانچہ عرب کہتا ہے صہرت الشحم اصہرہ اذا اذبتہ یعنی پگھلایا میں نے چربی کو اور پگھلاتا ہوں میں اس کو جب پگھلاوے تو اس کو اور یہاں اشارہ ہے اس آیۃ مبارکہ کی طرف يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ الآیۃ یعنی ڈالا جاوے گا ان کے سروں پر حمیم کہ پگھل جاوے گا اس سے جو کہ ان کے پیٹوں میں ہے اور کھالیں، انتہٰی۔ بغوی نے فرمایا حمیم گرم پانی ہے کہ انتہا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو پہنچ گئی ہو حرارت اس کی یُصْھَرُ اَی یذابُ بالحمیم یعنی پگھل جاوے گا بسبب حمیم کے یعنی جب ان کے سروں پہ پڑے گا شحوم اور احشاء اور جلود کو پگھلا دے گا اور بھون دے گا کہ وہ جل کر بدن سے جدا ہو جاویں گے۔ بیضاوی نے فرمایا حرارت اس کی اثر کرتی ہے باطن میں جیسا اثر کرتی ہے ظاہر میں سو پگھل جاتا ہے اس سے احشاء اس کا جیسے کہ پگھل جاتی ہے جلود اور یُصْھَرُ کو بعضوں نے بہ تشدید ہاء پڑھا ہے تاکہ دلالت کرے کثرت لفظ کثرت معنی پر جیسے شغدف مصری کو عرب نے شغنداف کہا۔ بسبب بڑا ہونے کے شغادیف سے کما ذکرہ صاحب الکشاف فی تفسیرہ

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِہٖ وَیُسْقٰی مِنْ مَّآءٍ صَدِیْدٍ یَتَجَرَّعُہٗ قَالَ یُقَرَّبُ اِلٰی فِیْہِ فَیَکْرَھُہٗ فَاِذَا اُدْنِیَ مِنْہُ شَوٰی وَجْھَہٗ وَوَقَعَتْ فَرْوَۃُ رَاْسِہٖ فَاِذَا شَرِبَہٗ قَطَّعَ اَمْعَآءَہٗ حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْ دُبُرِہٖ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَسُقُوْا مَآءً حَمِیْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَھُمْ وَیَقُوْلُ وَاِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ کَالْمُھْلِ یَشْوِی الْوُجُوْہَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا۔	روایت ہے ابی امامہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں ویُسقٰی الآیۃ فرمایا کہ قریب کیا جاویگا ماء صدید اس کے منہ کے اور وہ کراہت کرے گا اس سے پھر جب اور نزدیک کیا جاوے گا بھن جاوے گا اس سے منہ اس کا اور گر پڑے گی کھال اس کے سر کی پھر جب اسے پیوے گا کٹ جاویں گی اس سے آنتیں اس کی یہاں تک کہ نکل جاویں گی اس کی دبر سے۔ چنانچہ فرماتا ہے اللہ جل جلالہ وجل شانہ وسقوا ماءً الآیۃ یعنی پلایا جاوے گا ان کو گرم پانی سو کٹ جاویں گی آنتیں ان کی اور فرماتا ہے وہ تعالیٰ شانہ وان یستغیثوا الآیۃ یعنی اگر فریاد کریں گے وہ ملے گا پانی ان کو

مانند مہل کے کہ بھون دے گا ان کے منہ کو بُری ہے پینے کی چیز اور بُری ہے آرامگاہ انتہیٰ اور باقی تفسیر اس کی اوپر گزری۔

ف: یہ حدیث غریب ہے ایسا ہی کہا محمد بن اسماعیل نے روایۃً عبیداللہ بن بُسر سے اور عبیداللہ بن بُسر پہچانے نہیں جاتے مگر اسی روایت سے اور روایت کی صفوان بن عمرو نے عبداللہ بن بُسر سے جو صحابی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کے سوا اور حدیثیں اور عبداللہ بن بسر کے ایک بھائی ہیں کہ انہوں نے سُنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ایک بہن بھی کہ ان کو بھی سماع ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عبیداللہ بن بُسر کہ جن سے صفوان بن عمرو نے روایت کی حدیث ابی امامہ کی یعنی جس کا متن اوپر گزرا شاید بھائی ہوں عبداللہ بن بُسر کے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَالْمُھْلِ قَالَ کَعَکَرِ الزَّیْتِ فَاِذَا قُرِّبَ اِلَیْہِ سَقَطَتْ فَرْوَۃُ وَجْھِہٖ فِیْہِ وَبِھٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ	روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کالمھل کی تفسیر میں کہ مہل تیل کے تلچھٹ کی مانند ہے پھر جب قریب کیا جاوے گا دوزخی کے گر پڑے گا اس کے منہ کا گوشت اور پوست اس پیالہ میں اور اسی اسناد سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ لِسُرَادِقِ النَّارِ اَرْبَعَةُ جُدُرٍ كِثَفُ كُلِّ جِدَارٍ مَسِيْرَةُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ دَلْوًا مِّنْ غَسَّاقٍ يُهْرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَاَنْتَنَ اَهْلَ الدُّنْيَا۔

مروی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے سرادق نار چار دیواریں ہیں کہ ہر ایک کا دل چالیس برس کی راہ تک ہے اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے اگر ایک ڈول غساق کا ڈال دیا جاوے دنیا میں تو سڑ جاویں سب اہل دنیا۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر رشدین بن سعد کی روایت سے اور رشدین بن سعد میں مقال ہے چنانچہ اوپر کئی جگہ مذکور ہوا کہ وہ ضعیف ہیں۔

مترجم: سرادق ما احاط الشی من حائط او غیرہ یعنی سرادق وہ چیز ہے جو گھیرلے کسی چیز کو دیوار وغیرہ سے اور بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے السرادق الحجرۃ التی تطیف بالفساطیط یعنی سرادق وہ چیز ہے کہ گھیر لیتی ہے خیموں کو جیسے قنات کہتے ہیں پھر بعد اس کے نقل کی یہی روایت باب کی پھر کہا کہ فرمایا ابن عباسؓ نے وہ دیوار ہے نار کی کلبی نے کہا کہ وہ ایک گردن ہے کہ دوزخ سے نکل کر کافروں کو مثل حظیرہ کے گھیر لے گی اور حظیرہ وہ دیوار ہے جو کانٹوں سے جنگلوں میں گھیر دیتے ہیں کہ اس میں جانور درندوں سے محفوظ رہیں مگر یہ قول بعید ہے اور بعضوں نے کہا وہ دُخان ہے کہ گھیر لے گا دوزخیوں کو اسی کا ذکر کیا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں انطلقوا الی ظل ذی ثلث شعب الآیۃ انتہیٰ ما فی البغوی اور غساق کے لفظ میں دو قرأتیں ہیں حمزہ اور کسائی اور حفص نے بہ تشدید سین پڑھا ہے جہاں کہیں وارد ہوا ہے اور دوسرے قاریوں نے بہ تخفیف سو جنھوں نے بہ تشدید پڑھا ہے اسم ٹھہرایا خبّاز اور طبّاخ کے وزن پر اور جنھوں نے بہ تخفیف پڑھا انہوں نے عذاب و ثواب کے وزن پر کہا۔ اور غساق کے معنوں میں مفسرین کے کئی قول ہیں ابن عباس نے فرمایا کہ وہ زمہریر ہے کہ جلاوے گا ان کو بسبب کمال برودت کے جیسے جلاتی ہے آگ بسبب اپنی حرارت کے۔ مقاتل اور مجاہد نے کہا غساق وہ ہے کہ حد کو پہنچ گئی ہو برودت اس کی اور بعضوں نے کہا کہ غساق زبان ترک میں بدبو ہے۔ قتادہ نے کہا ہو ما یغسق یعنی وہ چیز ہے کہ بہے دوزخیوں کے لحوم و جلود سے از قسم قیح یا صدید یا بہے فرجوں سے زانیوں کے عرب کہتا ہے غسقت عینہ اذا نصبت یعنی بہی اور جاری ہوئی نہر اس کی اور غسقان لغت میں انصباب و جریان ہے (بغوی)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ قَطْرَةً مِّنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا لَاَفْسَدَتْ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا مَعَايِشَهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ تَكُوْنُ طَعَامُهٗ۔

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی یہ آیت اتقوا اللہ حق تقاتہ الآیۃ یعنی ڈرو اللہ تعالیٰ سے جو حق ہے ڈرنے کا اور نہ مرو تم مگر مسلمان۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر ایک قطرہ زقوم سے ٹپکا دیا جاوے دنیا کے گھر میں تو بگڑ جاوے اہل دنیا پر معیشت ان کی پھر کیا حال ہوگا اس کا جس کی وہ غذا ہوگی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: زقوم کا بیان اللہ جل جلالہ نے اپنی کتاب مقدس میں فرمایا ہے اَذٰلِكَ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۔ یعنی بھلا یہ بہتر ہے مہمانی یا درخت زقوم کا ہم نے اس کو رکھا ہے خراب کرنے اور آزمانے کے لیے ظالموں کو وہ ایک درخت ہے کہ نکلتا ہے دوزخ کی جڑ میں اس کا خوشہ جیسے سر شیطانوں کے سو وہ کھاویں گے اس میں سے پھر بھریں گے اس سے پیٹ انتہی، اور زقوم ایک شجرہ خبیثہ ہے کریہۃ الطعم ذی مرارہ کہ مکروہ رکھیں گے اہل نار اس کے تناول کو سو زبردستی کھلایا جاوے گا وہ ان کو چنانچہ عرب کہتا ہے تَزَقَّمَ الطَّعَامَ جبکہ تناول کرے اس کو کراہت اور مشقت سے اور معلوم ہوا اس سے اشتقاق اس کا، قولہ ہم نے اس کے آزمانے کو آہ، یعنی کفار کہتے ہیں کہ درخت سبز نار میں کیونکر ہوگا حالانکہ نار محرق اشجار ہے چنانچہ ابن الزبعری کافر مناد ید قریش سے کہتا تھا کہ محمد ڈراتے ہیں ہم کو زقوم سے حالانکہ زقوم لسان بربر میں زبد اور تمر کا نام ہے سو لے گیا اس کو ابوجہل اپنے گھر میں اور کہا اپنی باندی سے یَا جَارِيَةُ زَقِّمِيْنَا سو وہ زبد اور تمر سامنے لائی اور کہا ابوجہل نے تَزَقَّمُوْا فَهٰذَا مَا يُوْعِدُكُمْ بِهٖ مُحَمَّدٌ یعنی زقم کھاؤ کہ اس سے ڈراتے ہیں تمہیں محمد، قولہ وہ نکلتا ہے دوزخ کی جڑ سے انتہی یعنی قعر نار سے اور حسن نے کہا کہ اصل اور بیخ اس کی قعر جہنم میں ہے اور اغصان اس کی مرتفع ہیں تمام درکات نار میں، قولہ طلعھا مراد طلع سے ثمر ہے مسمی ہوا ساتھ طلع کے بسبب طلوع کرنے اس کے کے اغصان سے مثل طلوع آفتاب کے مشرق اور کنارہ آسمان سے، قولہ جیسے کہ سر ہیں شیطانوں کے آہ، مراد شیاطین سے حقیقۃً جن اور شیطان ہیں کہ تشبیہ دی اللہ تعالیٰ نے ان کے سروں کے ساتھ اس سبب سے کہ قبح اور برائی ان کی آدمیوں کے ذہن میں ہے اگرچہ دیکھا نہیں۔ چنانچہ عرب کسی کی مذمت کرتا ہے اور اس کا قبح بیان کرنا چاہتا ہے تو کہتا ہے کَاَنَّهٗ شَيْطَانٌ گویا شیطان ان کے ذہنوں میں نہایت ڈراونی اور خوفناک اور پر عیوب مذموم و قبیح شئی ہے اگرچہ ان کی نگاہوں نے اسے احاطہ نہ کیا ہو اور آنکھوں نے کبھی دیکھا نہ ہو مگر صورت قبیح اس ملعون کی نہایت قبح اس کی تصور و خیال میں موجود ہے پس تشبیہ صحیح ہوگئی اور رفع ہوگیا اس تقریر سے ہمارا وہ اعتراض کہ جو علمائے بیان کی طرف سے قرآن عظیم الشان پر وارد ہوتا ہے۔ اور تقریر اعتراض یہ ہے کہ تشبیہ زقوم کی کیونکر صحیح ہوگی اس لیے کہ مخاطبین نے نہیں دیکھا سر شیطانوں کا اور جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ اگرچہ نہیں دیکھا مگر ان کے اذہان میں قبح اس کی صورت اور سر کا موجود ہے اور یہ کافی ہے صحت تشبیہ کو۔ یہی مراد ہے ابن عباس اور قرطبی کے قول کی اور بعضوں نے کہا مراد شیاطین سے حیات ہیں اس لیے کہ عرب حیۃ قبیحۃ المنظر کریہۃ المرئی کو شیطان کہتا ہے۔ اور بعضوں نے کہا کہ وہ ایک درخت ہے قبیح منتن بدمزہ کہ بادیہ عرب میں ہوتا ہے اور اہل بوادی اسے رؤس الشیاطین کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس سے تشبیہ دی اور شاید اہل ہند اسی کو سینڈھ کہتے ہوں، قولہ فمالئون لغت میں ملؤ کہتے ہیں ظرف کے اس قدر بھرنے کو کہ متحمل نہ ہو پھر زیادت کا پس بھرے جائیں گے اسی طرح بطون ان کے معاذ اللہ من ذالک (بغوی) اور بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ زقوم ایک شجر ہے کہ ثمر اس کا نُزُل ہے اہل نار کا اور منصوب ہے نزلاً اس لیے کہ تمیز ہے یا حال ہے اور لفظ نزل میں اشارہ ہے کہ جو کچھ نعمائے جنت اوپر مذکور ہوئے یعنی ان آیتوں سے قبل تو وہ بمنزلہ اس چیز کے ہیں کہ جلد تیار کر کے مسافر کے لیے قبل از طعام پیش کی جاتی ہے عرب اسے نُزُل کہتا ہے اس لیے کہ وقت نزول نازل سامنے آتی ہے اور جو اس کے ماوراء ہے وہ ذہن بشر سے بعید ہے اسی طرح زقوم نُزُل اہل نار ہے اور عذاب جو اس کے سوا ہے خیال سے موجود ہے کہ احاطہ بیان میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں آسکتا اور زقوم نام ہے ایک شجرہ صغیرۃ الورق بدبو مزہ تلخ وناگوار کا کہ ملک تہامہ میں ہوتا ہے۔ انتہٰی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ طَعَامِ أَهْلِ النَّارِ

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْقَى عَلَى أَهْلِ النَّارِ الْجُوعُ فَيَعْدِلُ مَا هُمْ فِيهِ مِنَ الْعَذَابِ فَيَسْتَغِيثُونَ فَيُغَاثُونَ بِطَعَامٍ مِنْ ضَرِيعٍ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ فَيَسْتَغِيثُونَ بِالطَّعَامِ فَيُغَاثُونَ بِطَعَامٍ ذِي غُصَّةٍ فَيَذْكُرُونَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُجِيزُونَ الْغُصَصَ فِي الدُّنْيَا بِالشَّرَابِ فَيَسْتَغِيثُونَ بِالشَّرَابِ فَيُدْفَعُ إِلَيْهِمُ الْحَمِيمُ بِكَلَالِيبِ الْحَدِيدِ فَإِذَا دَنَتْ مِنْ وُجُوهِهِمْ شَوَتْ وُجُوهَهُمْ فَإِذَا دَخَلَتْ بُطُونَهُمْ قَطَّعَتْ مَا فِي بُطُونِهِمْ فَيَقُولُونَ ادْعُوا خَزَنَةَ جَهَنَّمَ فَيَقُولُونَ أَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا بَلَى قَالُوا فَادْعُوا وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ قَالَ فَيَقُولُونَ ادْعُوا مَالِكًا فَيَقُولُونَ يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ فَيُجِيبُهُمْ إِنَّكُمْ مَاكِثُونَ قَالَ الْأَعْمَشُ نُبِّئْتُ أَنَّ بَيْنَ دُعَائِهِمْ وَبَيْنَ إِجَابَةِ مَالِكٍ إِيَّاهُمْ أَلْفَ عَامٍ قَالَ فَيَقُولُونَ ادْعُوا رَبَّكُمْ فَلَا أَحَدَ خَيْرٌ مِنْ رَبِّكُمْ فَيَقُولُونَ رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ قَالَ فَيُجِيبُهُمُ اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ قَالَ فَعِنْدَ ذَلِكَ يَئِسُوا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ وَعِنْدَ ذَلِكَ يَأْخُذُونَ فِي الزَّفِيرِ وَالْحَسْرَةِ وَالْوَيْلِ۔

باب دوزخیوں کے طعام کے بیان میں

روایت ہے ابی درداء رض سے کہ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈالی جائے گی اہلِ نار پر بھوک سو برابر ہو جاوے گی تکلیف بھوک کی دوسرے اور عذابوں کی کہ وہ اس میں گرفتار ہوویں گے سو فریاد کریں گے وہ اور ملے گا ان کو طعام ضریع سے کہ نہ فربہ کرے گا وہ بدن کو اور نہ دور کرے گا وہ بھوک پھر فریاد کریں گے وہ کھانے کے لیے سو ملے گا ان کو کھانا گلے میں اٹکنے والا سو یاد کرینگے کہ وہ دنیا میں اتارا کرتے تھے اٹکے ہوئے نوالے سو فریاد کریں گے.. وہ کچھ پینے کے لیے سو دیا جاوے گا ان کو حمیم کلالیب حدید سے پھر جب نزدیک کیا جاویگا ان کے موہنوں کے بھون دے گا ان کے موہنوں کو پھر جب داخل ہوگا ان کے بطون میں کاٹ ڈالے گا جو کچھ ہے ان کے بطونوں میں سو کہیں گے پکارو جہنم کے خزانچیوں کو سو وہ جواب دیں گے ان کو اور کہیں گے کیا نہ آئے تھے تمہارے پاس رسول کھلے معجزے اور روشن دلیلیں لے کر کہیں گے وہ کیوں نہیں آئے یعنی آئے تھے ہمارے پاس رسول سو کہیں گے فرشتے پھر پکارو اور نہیں ہے پکار کافروں کی مگر گمراہی میں فرمایا حضرت ؐ نے پھر کہیں گے وہ کہ پکارو مالک کو اور کہیں گے وہ اے مالک چاہیے کہ فیصلہ کر دے ہمارا رب تیرا فرمایا حضرت نے کہ مالک ان کو جواب دے گا کہ تمہارا تو فیصلہ ہوگیا کہ تم ہمیشہ رہنے والے ہو دوزخ میں۔ اعمش راوی حدیث نے کہا کہ خبر دی گئی ہے مجھے کہ ان کی پکار میں اور مالک کے جواب میں ہزار برس کا فاصلہ ہے فرمایا آپ نے سو وہ کہیں گے کہ پکارو تم اپنے رب کو اس لیے کہ کوئی بہتر نہیں رب سے سو پکاریں گے اور کہیں گے اے رب ہمارے غالب ہوگئی ہم پر شقاوت ہماری اور ہم گمراہ لوگ تھے اے رب ہمارے نکال ہم کو اس سے اگر ہم پھر وہی کام کریں تو ہم ظالم ہیں، فرمایا آپ نے پھر جواب دے گا ان کو اللہ تعالےٰ کہ دور ہو پھٹکارے ہے تم پر مجھ سے بات نہ کرو فرمایا پھر اس وقت مایوس ہو جاویں گے وہ ہر خیر سے اور اس وقت وہ گدھے کی طرح ڈہکنے لگیں گے اور حسرت اور ویل پکاریں گے۔

ف: کہا عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے لوگ مرفوع نہیں کرتے اس حدیث کو یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک نہیں پہنچاتے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا اور مروی ہوئی یہ حدیث اس سند سے عن الاعمش عن شمر بن عطیۃ عن شہر بن حوشب عن ام الدرداء عن ابی الدرداء اور روایت کی گیا قول ابوالدرداء کا اور مرفوع نہ ہوئی اور قطبہ بن عبدالعزیز ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک۔

مترجم: معلوم ہوتا ہے یقیناً یہ حال مشرکوں کا ہے اس لیے کہ مشرک کی عادت ہے کہ جب کوئی مصیبت پڑتی ہے تو دہلہ اولی میں کبھی خدا کو نہیں پکارتا اور اس سے دعا نہیں کرتا بلکہ غیر خدا کی نذر و نیاز و منت شروع کرتا ہے اور انہیں سے گڑگڑا کر مدد مانگتا ہے اعانت چاہتا رہتا ہے اور ایک پیر سے حاجت روائی نہیں ہوتی تو دوسروں کے پیر پکڑتا ہے اور ایک چلہ سے کامیابی نہیں ہوتی تو دوسرے پہ چلا جاتا ہے ایک نال سے بے نیل مراد رہتا ہے تو دوسروں کے آگے نالہ کرتا ہے غرض جب سب طرف سے راندہ، از ہر جانب ماندہ ہو جاتا ہے ہاری نیاکر خداوند تعالٰی کو پکارتا ہے بخلاف موحد پاک سیرت صاف سریرت کے کہ سوا خدا کے کسی کو جانتا ہی نہیں دفع مصائب اور رفع معایب میں بجز اس کے کسی کو مانتا ہی نہیں اول و آخر اسی کے در اجابت پہ مستقیم ہے اور ظاہر و باطن اسی کے اعانت پر قائم نہ کسی کی نذر مانتے نہ منت، نہ کسی سے حور چاہے نہ جنت، مجیب الداعین پہ اس کا بھروسہ ہے اور رب العالمین پر اس کا تکیہ اب مشرکوں کا سر دھنیئے اور شرح حدیث سنیے۔ قولہ ملے گا ان کو طعام ضریع سے مجاہد اور عکرمہ اور قتادہ نے کہا ہے کہ ضریع ایک نبات ہے کانٹے دار زمین میں لگی ہوئی کہ قریش اس کو شبرق کہتے ہیں پھر جب سوکھ جاتی ہے اسے ضریع کہتے ہیں اور وہ بہت بدمزہ ہے نہایت کمبخت۔ کلبی نے کہا جب سوکھ جاتی ہے جب بھی کوئی جانور اس کے پاس نہیں جاتا، ابن زید نے کہا دنیا میں ضریع سوکھا ہوا کانٹا ہے کہ جس میں پتا نہ ہو اور آخرت میں کانٹے ہیں آگ کے اور ایک روایت مرفوع میں ابن عباس سے مروی ہے کہ ضریع نار میں ایک چیز ہے مشابہ کانٹے کے تلخ تر ایلوہ سے بدبو زیادہ مردار سے گرم زیادہ آگ سے اور مفسرین نے کہا ہے جب نازل ہوئی یہ آیت لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِنْ ضَرِيعٍ اور کچھ کھانا نہیں سوائے ضریع کے تو مشرکین نے کہا کہ ضریع کھا کھا کر تو ہمارے اونٹ خوب فربہ ہوتے ہیں حالانکہ یہ انہوں نے جھوٹ کہا اس لیے کہ اونٹ اسے جب ہی کھاتا ہے کہ وہ تر ہے اور اسے شبرق کہتے ہیں جیسا کہ اوپر گزرا پھر جب سوکھے اور ضریع ہوئی پھر اس کے پاس نہیں جاتا۔ پھر اللہ تعالٰی نے ان کے جواب میں اتارا لا یسمن ولا یغنی من جوع انتہی (بغوی) قولہ کلالیب حدید کلالیب جمع ہے کلوب کی اور کلوب بہ تشدید لام وہ لوہا ہے کہ جس پہ عرب گوشت لٹکاتا ہے اور یہاں مراد وہ آلے ہیں کہ جن میں حمیم بھر کر ان کے منہ میں ڈالیں گے، قولہ یا خذون فی الزفیر، زفیر گدھے کی پہلی آواز ہے جیسے شہیق اس کی آخری آواز، قولہ غلبت علینا شقوتنا، شقوت میں دو قرأتیں ہیں حمزہ اور کسائی نے بفتح شین اور بالف پڑھا ہے اور باقیوں نے بکسر شین وسکون قاف بغیر الف پڑھا ہے قولہ تعالٰی اخسئوا فیہا۔ اخسار ایک کلمہ ہے زجر و توبیخ کا کتے کے دھتکارنے کو موضوع ہے قولہ ولا تکلمون یعنی مجھ سے بات نہ کرو تخفیف عذاب اور طلب ثواب میں اور نہ مانگو کسی طرح راحت اپنے نفسوں کے لیے اس لیے کہ عذاب تمہارا ابدی ہے اور نکال سرمدی حسن نے کہا کہ یہ آخر کلام ہے اہل نار کا نہ کلام کریں گے وہ اس کے بعد سوا شہیق و زفیر کے اور اس کے بعد عوار ہوگی مثل عوار کلب کے کہ نہ خود سمجھیں گے نہ دوسرا۔ قرطبی نے کہا منقطع ہو جاوے گی اس کے بعد امید ان کی اور بھونکے گا ہر ایک ان میں کا دوسرے کے منہ کے آگے اور بند کر دی جاوے گی دوزخ ان پہ۔ (بغوی)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَھُمْ فِیْھَا کَالِحُوْنَ قَالَ تَشْوِیْہِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُہُ الْعُلْیَا حَتّٰی تَبْلُغَ وُسْطَ رَاْسِہٖ وَتَسْتَرْخِیْ شَفَتُہُ السُّفْلٰی حَتّٰی تَضْرِبَ سُرَّتَہٗ۔

روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیۃ کی تفسیر میں وھم فیھا کالحون یعنی وہ اس میں بدشکل اور ترشرو ہو رہے ہیں کہ حقیقت ان کی بھن جاتا آگ میں ہے کہ سکڑ جاویگا اس کا اوپر کا ہونٹ یہاں تک کہ پہنچے گا سر کے بیچ میں اور لٹک پڑے گا نیچے کا ہونٹ یہاں تک کہ لگنے لگے کا ناف تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور ابو الہیثم کا نام سلیمان بن عمرو بن عبد العتواری ہے اور وہ یتیم تھے کہ پرورش پائی تھی انہوں نے ابی سعید کے پاس۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ رَصَاصَۃً مِّثْلَ ھٰذِہٖ وَاَشَارَ اِلٰی مِثْلِ الْجُمْجُمَۃِ اُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی الْاَرْضِ وَھِیَ مَسِیْرَۃُ خَمْسِ مِائَۃِ سَنَۃٍ لَبَلَغَتِ الْاَرْضَ قَبْلَ اللَّیْلِ وَلَوْ اَنَّھَا اُرْسِلَتْ مِنْ رَّاْسِ السِّلْسِلَۃِ لَسَارَتْ اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا اللَّیْلَ وَالنَّھَارَ قَبْلَ اَنْ تَبْلُغَ اَصْلَھَا اَوْ قَعْرَھَا

روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ایک رصاص کا گولہ مثل اسکے اور اشارہ کیا آپ نے سر کی طرف یعنی برابر سر کے صبح کو چھوڑ دیا جاوے آسمان سے زمین کی طرف اور مسافت ان دونوں میں پانسو برس کی ہے تو پہنچ جاوے گا زمین تک رات سے پہلے اگر وہی گولہ چھوڑا جاوے سلسلہ کی سر پر سے تو چلا جاوے چالیس برس تک رات اور دن قبل اس کے پہنچے اس کی اصل میں یا فرمایا اس کے قعر میں۔

ف: اس حدیث کی اسناد حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم طیبی نے کہا مراد اس سے قعر جہنم ہے کہ وہ رصاص کا گولہ قعر جہنم میں نہ پہنچے اور چالیس برس گزر جاویں اس لیے کہ زنجیر کا قعر نہیں ہوتا اور بعضوں نے کہا مراد اس سے وہ زنجیر ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں فرمائی ہے فی سلسلۃ ذرعھا سبعون ذراعا الغرض اگر زنجیر مراد ہے تو قعر سے اس کا طول مقصود ہے یعنی وہ اس قدر لمبی ہے کہ اگر لٹکائی جاوے تو وہ رصاص اوپر سے نیچے تک مدت مذکور میں نہ پہنچے واللہ اعلم۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ نَارَکُمْ ھٰذِہٖ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِیْنَ جُزْءًا مِّنْ نَّارِ جَھَنَّمَ۔

باب اس بیان میں کہ نار دنیا نار آخرت کے اجزا سے کتنی جزء ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُکُمْ ھٰذِہِ الَّتِیْ یُوْقِدُ بَنُوْ اٰدَمَ جُزْءٌ وَّاحِدٌ مِّنْ سَبْعِیْنَ جُزْءًا مِّنْ حَرِّ جَھَنَّمَ قَالُوْا وَاللّٰہِ اِنْ کَانَتْ لَکَافِیَۃً یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فَاِنَّھَا فُضِّلَتْ بِتِسْعَۃٍ وَّسِتِّیْنَ جُزْءًا کُلُّھُنَّ مِثْلُ حَرِّھَا۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری یہ آگ کہ جس کو بنی آدم سلگاتے ہیں ایک ٹکڑا ہے جہنم کی آگ کے ستر ٹکڑوں میں، صحابہ نے عرض کی قسم ہے اللہ کی یہی آگ دنیا کی کافی تھی جلانے کو معذبین کے اے رسول اللہ فرمایا وہ زیادہ ہے اس سے انہتر درجہ حرارت میں ہر درجہ دنیا کی آگ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ہمام بن منبہ بھائی ہیں وہب بن منبہ کے اور روایت کی ہے ان سے وہب نے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب

اسی بیان میں

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ هٰذِهِ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ لِكُلِّ جُزْءٍ مِنْهَا حَرُّهَا۔

روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری یہ آگ ایک ٹکڑا ہے نارِ جہنم کے ستر ٹکڑوں میں سے کہ ہر ٹکڑے میں ایسی ہی گرمی ہے جیسے تمہاری نار میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابی سعید کی روایت سے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُوقِدَ عَلَى النَّارِ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى احْمَرَّتْ ثُمَّ أُوقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى ابْيَضَّتْ ثُمَّ أُوقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى اسْوَدَّتْ فَهِيَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دھونکائی اور روشن کی گئی آگ دوزخ کی ہزار برس تک کہ سرخ ہو گئی پھر دھونکائی گئی ہزار برس تک کہ سفید ہو گئی پھر دھونکائی گئی ہزار برس تک کہ سیاہ ہو گئی سو وہ اب سیاہ و تاریک ہے۔

ف: روایت کی ہم سے سوید بن نصر نے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے شریک سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابی صالح سے یا کسی اور مرد سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے مانند اس کی اور مرفوع نہ کیا اس کو اور حدیث ابی ہریرہؓ کی موقوفاً اس باب میں صحیح تر ہے اور نہیں جانتا میں کسی کو کہ مرفوع کیا ہو اس کو سوا یحییٰ بن بکیر کے انہوں نے شریک سے روایت کی ہے۔ مترجم: ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ ایک ٹکڑا ہے جہنم کی آگ کے سو ٹکڑوں میں سے، روایت کیا اس کو احمد نے اور رجال اس کے رجال صحیح کے ہیں اور سلمان سے مروی ہے کہ نار دوزخ سوداء ہے کہ نہیں چمکتا شعلہ اور انگارہ اس کا اور ابوہریرہؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ اگر اس آگ پر نہ مارا جاتا پانی دوبارہ تو کسی کی مجال نہ تھی کہ اس سے منفعت اٹھاتا روایت کیا اس کو سفیان بن عیینہ نے اور ابن عباس سے مروی ہے کہ اس آگ پر سات مرتبہ دریا مارا گیا ہے اور اگر یہ نہ ہوتا تو منتفع نہ ہوتا کوئی شخص اس آگ سے ذکر کیا اس کو ابوعمرو نے اور عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا اگر اس پر دس بار دریا کو نہ جھونکتے تو تم ہرگز منتفع نہ ہو سکتے اس سے اور سوال کیا گیا ابن عباس سے کہ دنیا کی آگ کس چیز سے پیدا ہوئی ہے تو فرمایا انہوں نے نارِ جہنم سے کہ بجھایا اس کو پانی سے ستر بار اور اگر نہ بجھاتے تو کوئی اس کے نزدیک نہ جا سکتا اس لیے کہ اصل اس کی نار جہنم ہے۔ انس بن مالک سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کوئی جہنمی اہل جہنم سے نکالے اپنی ہتھیلی اہل دنیا کی طرف کر دیکھ لیں اس کو لوگ تو فوراً جل جاوے دنیا اس کی حرارت سے اور اگر کوئی خازن خازنان جہنم سے نکلے اہل دنیا کی طرف کہ اس کو دیکھ لیں تو مر جاویں اہل دنیا جبکہ نظر پڑے ان کی اس پر غضب الٰہی کے خوف سے روایت کیا اس کو ابراہیم بن ہدیہ نے اور ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ اگر جمع ہوں کسی مسجد میں ایک لاکھ آدمی یا اس سے زیادہ پھر سانس لیوے ایک مرد اہل نار سے ان پر تو پھونک دے ان کو یعنی اپنی گرمی سے۔ روایت کی یہ بزار نے۔ (لمعقطہ)

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ لِلنَّارِ نَفَسَيْنِ وَمَا ذُكِرَ مَنْ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مِنْ أَهْلِ التَّوْحِيدِ

باب نارِ دوزخ کے دو دم لینے اور موحدوں کے اس میں سے نکلنے کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا وَقَالَتْ أَكَلَ بَعْضِي

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شکایت کی اور عرض حال کیا اپنا نار دوزخ نے اپنے پروردگار کے سامنے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَعْضًا فَجَعَلَ لَهَا نَفَسَيْنِ نَفَسًا فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسًا فِي الصَّيْفِ فَأَمَّا نَفَسُهَا فِي الشِّتَاءِ فَزَمْهَرِيرٌ وَأَمَّا نَفَسُهَا فِي الصَّيْفِ فَسَمُومٌ۔

اور کہا کہ کھا گئے بعض اجزا میرے بعض کو سو اجازت دی اور مقرر کر دیئے اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے دو سانس، ایک سانس جاڑے میں اور ایک سانس گرمی میں سو سانس اسکے جاڑے میں سبب ہے شدت برودت کا اور سانس اسکی گرمی میں سبب ہے سموم کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ابی ہریرہؓ سے کئی سندوں سے اور مفضل بن صالح اہل حدیث کے نزدیک کچھ ایسے صاحب حفظ نہیں۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ هِشَامٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ وَقَالَ شُعْبَةُ أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيرَةً أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مَا يَزِنُ ذَرَّةً وَقَالَ شُعْبَةُ مَا يَزِنُ ذُرَةً مُخَفَّفَةً[1]

روایت ہے انس رضہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہشام کی روایت میں ہے کہ نکلے گا دوزخ سے شعبہ کی روایت میں ہے کہ حکم ہو گا نکالو دوزخ سے جس شخص نے کہا لا الٰہ الا اللہ کہا ہو اور اس کے دل میں جو کے برابر نیکی ہو اور نکالو دوزخ سے جس شخص نے کہا لا الٰہ الا اللہ کہا ہو اور اسکے دل میں گیہوں کے دانہ کے برابر نیکی ہو اور نکالو دوزخ سے جس نے کہا ہو لا الٰہ الا اللہ اور اسکے دل میں ایک ذرہ کے برابر نیکی ہو اور شعبہ نے اپنی روایت میں کہا کہ اس کے دل میں ایک جوار کے دانہ کے برابر نیکی ہو۔

ف: اس باب میں جابر اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِي يَوْمًا أَوْ خَافَنِي فِي مَقَامٍ

روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماوے گا یعنی قیامت میں نکالو آگ سے دوزخ کی اس شخص کو جس نے مجھے یاد کیا ہو ایک دن یا ڈرا ہو مجھ سے کسی جگہ میں

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا يَخْرُجُ مِنْهَا زَحْفًا فَيَقُولُ يَا رَبِّ قَدْ أَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ قَالَ فَيُقَالُ لَهُ انْطَلِقْ إِلَى الْجَنَّةِ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَذْهَبُ لِيَدْخُلَ فَيَجِدُ النَّاسَ قَدْ أَخَذُوا الْمَنَازِلَ فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ قَدْ أَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ قَالَ فَيُقَالُ لَهُ أَتَذْكُرُ الزَّمَانَ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهُ تَمَنَّ قَالَ فَيَتَمَنَّى فَيُقَالُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ الَّذِي تَمَنَّيْتَ

روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میں خوب پہچانتا ہوں اس شخص کو کہ آخر میں نکلے گا اہل نار سے کہ ایک مرد ہو گا کہ نکلے گا اس سے گھٹنوں چلتا ہوا اور کہے گا اے رب لوگوں نے لے لیے ہوں گے جنت کے سب گھر فرمایا حضرتؐ نے سو کہا جائیگا اس کو جا تو جنت میں اور داخل ہو اس میں فرمایا آپ نے پھر وہ چلے گا کہ اس میں داخل ہو سو لوگوں کو پاوے گا کہ لے لیے انہوں نے سب مکان جنت کے یعنی اور نہ چھوڑی اس کے لیے کوئی جگہ سو پھر لوٹے گا وہ اور عرض کرے گا اے رب میرے لوگوں نے تو لے لیے سب مکان جنت کے فرمایا آپ نے پھر کہا جاویگا

[1] بضم الذال وفتح الراء وہو بالفارسیۃ ارزن ۱۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَعَشَرَةَ أَضْعَافِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَقُولُ أَتَسْخَرُ بِي وَأَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ

اس سے تجھے یاد ہے وہ وقت کہ جس میں تو تھا[1] یعنی عذاب دوزخ کا وہ کہے گا کہ ہاں سو کہا جاوے گا اس سے کہ اب تو آرزو کر فرمایا حضرتؐ نے کہ پھر وہ آرزو کرے گا اور کہا جاوے گا اس سے تیرے لیے ہے جو تو نے آرزو کی اور دس گنا ساری دنیا کا فرمایا آپ نے وہ عرض کرے گا تعجب کی راہ سے نہ انکار سے کہ کیا مسخری کرتا ہے تو مجھ سے حالانکہ تو مالک الملک ہے کہا راوی نے اور بیشک دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہنسے آپ یہاں تک کہ کھل گئیں کچلیاں آپ کی۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنَ النَّارِ وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ يُؤْتَى بِرَجُلٍ فَيَقُولُ سَلُوا عَنْ صِغَارِ ذُنُوبِهِ وَاخْبَئُوا كِبَارَهَا فَيُقَالُ لَهُ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَعَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَيُقَالُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً قَالَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَقَدْ عَمِلْتُ أَشْيَاءَ مَا أَرَاهَا هَهُنَا قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ۔

روایت ہے ابی ذر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں خوب پہچانتا ہوں اس کو کہ آخر میں نکلے گا دوزخ سے اور آخر میں داخل ہوگا جنت میں کیفیت مفصل اسکی یہ ہے کہ لاویں گے ایک مرد کو اور فرماویگا اللہ تعالیٰ فرشتوں کو کہ اس سے سوال کرو چھوٹے گناہوں کا اور چھپاؤ بڑے گناہوں کو سو کہا جاوے گا اس سے کیوں تو نے ایسا ایسا کیا تھا فلانے فلانے دن اور ایسا ایسا کیا تھا فلانے فلانے دن فرمایا آپ نے کہا جاوے گا اس سے کہ تیرے لیے ہر بدی کے عوض ایک نیکی ہے فرمایا آپ نے پھر وہ عرض کرے گا اے رب میں نے اور بھی بہت ہی گناہ کیے تھے کہ ان کو میں یہاں نہیں دیکھتا کہا راوی نے کہ پھر دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ ہنسے یہاں تک کہ کھل گئیں کچلیاں آپ کی یعنی اللہ تعالیٰ نے اسکے بڑے گناہوں کو بخش دیا اور چھوٹوں کو حسنات سے بدل دیا اور یہ فضل ہے اللہ تعالیٰ کا۔ واللہ ذو الفضل العظیم۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم اللہ تعالیٰ... تبدیل سیئات بحسنات کے باب میں فرماتا ہے مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور عمل نیک کرے وہ لوگ ہیں کہ بدل دے گا اللہ تعالیٰ ان کی برائیوں کو بھلائیوں سے اور اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے انتہی ایک جماعت مفسرین کی اس طرف گئی ہے کہ یہ تبدیلی دنیا میں ہوتی ہے چنانچہ ابن عباس اور سعید بن جبیر اور حسن اور مجاہد اور سدی اور ضحاک نے فرمایا کہ بدل دیتا ہے اللہ تعالیٰ بشرف اسلام اس کے قبائح اعمال کو جو حالت شرک و کفر میں کیے تھے ساتھ محاسن اعمال کے اسلام میں اور بدل دیتا ہے شرک کو توحید سے اور قتل مومنین کو قتل مشرکین سے اور زنا کو عفت و احسان سے اور بدعت کو سنت سے اور قبائح اخلاق کو محاسن عادات سے اور ملکات ردیہ کو عادات سیمیہ سے علی ہذا القیاس غرض جس طرح سیئات میں شاغل تھا قبل اسلام کے اسی طرح حسنات میں مشغول رہتا ہے بعد اسلام کے پس یہی تبدیل ہے سیئات کی حسنات سے اور ایک جماعت نے کہا کہ بدل دیتا ہے اللہ تعالیٰ سیئات دنیا کو جو بعد اسلام کے اس سے صادر ہوئی ہیں قیامت کے دن حسنات سے اور یہ قول ہے سعید بن مسیب اور مکحول کا اور روایت باب بھی اس پر دال ہے پس یہی قول راجح ہے اور بعضوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ مٹا دیتا ہے سیئات کو بسبب ندامت کے اور عنایت کرتا ہے اس کے عوض میں ہر سیئہ کے ایک حسنہ۔ (انتہی ما فی البغوی)

[1] یا مراد ملک ہے دنیا کی جو دنیا میں سلطنت ہوتی ہے واللہ اعلم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقیر کہتا ہے کہ شرطیں اس تبدیل کی اللہ تعالیٰ نے تین فرمائیں اوّل توبہ دوسرے ایمان تیسرے عمل صالح پھر جب بندہ ان تینوں کو بجالایا اور حقوق ان تینوں کے بخوبی ادا کیے دنیا میں بھی جیسا کہ سیئات میں گرفتار تھا اب موفق بحسنات ہوتا ہے اور آخرت میں بھی وہ فضل الٰہی کا مستحق ہے۔ انتہیٰ۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعَذَّبُ نَاسٌ مِّنْ اَھْلِ التَّوْحِیْدِ فِی النَّارِ حَتّٰی یَکُوْنُوْا فِیْھَا حُمَمًا ثُمَّ تُدْرِکُھُمُ الرَّحْمَۃُ فَیُخْرَجُوْنَ وَیُطْرَحُوْنَ عَلٰی اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ قَالَ فَیَرُشُّ عَلَیْھِمْ اَھْلُ الْجَنَّۃِ الْمَآءَ فَیَنْبُتُوْنَ کَمَا یَنْبُتُ الْغُثَآءُ فِیْ حِمَالَۃِ السَّیْلِ ثُمَّ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ۔

روایت ہے جابرؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے معذب ہوں گے کچھ لوگ اہل توحید سے دوزخ میں یہاں تک کہ وہ ہو جاویں اس میں کوئلہ پھر تدارک کرے گی ان کا رحمت الٰہی سو نکالے جاویں گے وہ اور ڈالے جاویں گے وہ دروازوں پر جنت کے فرمایا آپ نے سو چھڑکیں گے ان پر جنت کے لوگ پانی اور اگیں گے وہ جیسے کہ اگتا ہے دانہ کنارۂ سیل کے پھر داخل ہوں گے جنت میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہ مروی ہوئی کئی سندوں سے جابرؓ سے۔ مترجم، غثا بالضم والمد جو سیل کے اوپر بہہ کر آجاوے کوڑے کرکٹ سے اور حمالۃ السیل بہالے جاوے سیل مثل زبد وغیرہ کے پھر اگر اس میں کوئی دانہ اتفاقاً آجاتا ہے تو ایک رات دن میں اگ جاتا ہے اور سرسبز ہو جاتا ہے اسی طرح پر وہ دوزخی جنت کے پانی پہنچنے سے جلد سرسبز ہو جائیں گے اور تروتازہ حسین خوبصورت بن جاویں گے وہ سواد کوئلہ پن بیاض وحسن سے تبدیل ہو جاوے گا اور جنت میں داخل ہوں گے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ ذَرَّۃٍ مِّنَ الْاِیْمَانِ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ فَمَنْ شَکَّ فَلْیَقْرَأْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکلے گا دوزخ سے جس کے دل میں ایک ذرہ کے برابر ایمان ہوگا کہا ابوسعید نے اور جس کو شک ہو اس میں تو پڑھ لے یہ آیت ان اللہ لا یظلم یعنی اللہ تعالیٰ ظلم نہیں کرتا ایک ذرہ کے برابر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: ذرّہ ایک چھوٹی چیونٹی ہے یا وہ غبار جو روشن دانوں کی روشنی میں اڑتا ہوا نظر آتا ہے کہ ہر جز اس کا ذرہ ہے گویا مراد آیت یہ ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کچھ ظلم نہیں کرتا چنانچہ دوسری جگہ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظْلِمُ النَّاسَ شَیْئًا، چنانچہ انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ظلم نہیں کرتا مومن کی کسی حسنہ پر بلکہ رزق دیتا ہے اسے حسنہ پر دنیا میں اور بدلہ دیتا ہے اس کا آخرت میں مگر کافر سو وہ اپنی نیکیوں کا بدلہ کھا جاتا ہے دنیا میں پھر جب آخرت میں پہنچتا ہے کوئی نیکی اس کی نہیں رہتی کہ جس کے عوض میں کچھ بھلائی کی جاوے اس کے ساتھ اور عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ قیامت کے دن ایک بندے کو لاویں گے اور منادی اولین وآخرین میں ندا کرے گا کہ یہ فلانا بیٹا فلانے کا ہے پھر جس کا اس پر کچھ حق ہو وہ آکر اپنا حق لے لیوے پھر کہا جاوے گا اس سے کہ دیدے ان سب لوگوں کو حقوق وہ کہے گا کہاں سے دوں اے رب اور دنیا تو رہی نہیں فرماوے گا اللہ عزوجل فرشتوں کو کہ نظر کرو اس کے اعمال صالحہ میں اور دو اس کے اہل حقوق کو سو باقی رہ جاوے گا اس کے لیے ایک ذرہ نیکی کا کہیں گے فرشتے اے رب ہمارے باقی رہ گیا ہے اس کے لیے ایک ذرہ نیکی کا تو فرماوے گا اللہ تعالیٰ دوگنا چوگنا کر دو میرے بندے کے لیے اس ایک ذرہ کو اور داخل کرو میرے فضل ورحمت سے جنت میں اور مصداق اس کا کتاب اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں موجود ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ وَاِنْ تَکُ حَسَنَۃً یُّضٰعِفْھَا (الخ) اور وجہ استدلال اس آیت سے خروج نار پر اس طرح ہے کہ جب اللہ نے ذرہ برابر نیکی کو ضائع نہ کیا اور صاحب اس کا اپنے اعمال کی شامت سے دوزخ میں ہے تو ضرور ہے کہ وہ اس نیکی کا ثواب پاوے اور وجود ثواب کا دوزخ میں ممکن نہیں اس لیے کہ وہ دار العذاب ہے نہ دار الثواب پس ضرور ہوا کہ وہ دار الثواب میں جاوے اور بفضل الٰہی اپنا ثواب پاوے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلَیْنِ مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ اشْتَدَّ صِیَاحُھُمَا فَقَالَ الرَّبُّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَخْرِجُوْھُمَا فَلَمَّا اُخْرِجَا قَالَ لَھُمَا لِاَیِّ شَیْءٍ اشْتَدَّ صِیَاحُکُمَا قَالَا فَعَلْنَا ذٰلِکَ لِتَرْحَمَنَا قَالَ رَحْمَتِیْ لَکُمَا اَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِیَا اَنْفُسَکُمَا حَیْثُ کُنْتُمَا مِنَ النَّارِ فَیَنْطَلِقَانِ فَیُلْقِیْ اَحَدُھُمَا نَفْسَہٗ فَیَجْعَلُھَا عَلَیْہِ بَرْدًا وَّسَلَامًا وَیَقُوْمُ الْاٰخَرُ فَلَا یُلْقِیْ نَفْسَہٗ فَیَقُوْلُ لَہُ الرَّبُّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی مَا مَنَعَکَ اَنْ تُلْقِیَ نَفْسَکَ کَمَا اَلْقٰی صَاحِبُکَ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَّا تُعِیْدَنِیْ فِیْھَا بَعْدَ مَا اَخْرَجْتَنِیْ فَیَقُوْلُ لَہُ الرَّبُّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی لَکَ رَجَاؤُکَ فَیَدْخُلَانِ الْجَنَّۃَ جَمِیْعًا بِرَحْمَۃِ اللّٰہِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو شخصوں کا ان لوگوں میں جو داخل ہو چکے تھے دوزخ میں بلند ہوا چیخنا سو فرمایا اللہ تبارک و تعالے نے نکالو ان دونوں کو پھر جب نکالا ان دونوں کو فرمایا ان سے کیوں بلند ہوا چیخنا تمہارا ان دونوں نے عرض کی تا کہ رحم کرے تو ہم پر فرمایا اللہ تعالے نے میری رحمت یہی ہے واسطے تمہارے کہ تم دونوں چلے جاؤ اور ڈال دو اپنی جانوں کو اسی عذاب میں دوزخ کے جہاں تم تھے سو دونوں جاویں گے اور ڈال دے گا ایک شخص اپنی جان کو آگ میں سو اللہ تعالی کر دیگا اس پر آگ ٹھنڈی اور سلامتی والی اور کھڑا رہے گا دوسرا اور نہ ڈالے گا اپنی جان آگ میں سو فرماوے گا اس سے پروردگار تعالی شانہٗ کہ کس چیز نے روکا تجھ کو اس سے کہ ڈال دے تو اپنی جان کو آگ میں جیسا کہ ڈالدی تیرے صاحب نے سو وہ عرض کرے گا اے رب میں امید رکھتا ہوں کہ پھر نہ بھیجے گا تو مجھ کو دوبارہ دوزخ میں اس کے بعد کہ نکالا تو نے مجھے اس میں سے سو فرمائے گا اللہ تبارک و تعالے تیرے لیے ہے امید تیری اور داخل ہوں گے دونوں جنت میں برحمت الٰہی یعنی اوّل بسبب بجالانے حکم الٰہی کے اور ثانی بسبب اپنی رجاء کے جو ساتھ اللہ تعالے کے رکھتا تھا۔

ف: اس حدیث کی اسناد ضعیف ہے اس لیے کہ وہ مروی ہے رشدین بن سعد سے اور رشدین بن سعد ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور رشدین روایت کرتے ہیں ابن انعم سے اور وہ افریقی ہیں اور افریقی ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیَخْرُجَنَّ قَوْمٌ مِّنْ اُمَّتِیْ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِیْ یُسَمَّوْنَ الْجَھَنَّمِیِّیْنَ۔

روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک نکلے گی ایک قوم میری امت سے دوزخ سے بسبب شفاعت میری کے کہ نام ان کا جہنمی ہوگا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو رجا عطاردی کا نام عمران بن تیم ہے اور ان کو ابن ملحان بھی کہتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا رَاَیْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ ھَارِبُھَا

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ دیکھا میں نے دوزخ کے برابر کسی کو کہ اس سے بھاگنے والا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا　　سو جاوے اور نہ جنت کے برابر کسی کو کہ اس کا طالب سو جاوے یعنی جنت اور دوزخ کے ہوتے سوتا جاتے تعجب ہے۔

ف: اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر یحییٰ بن عبید اللہ کی روایت سے اور یحییٰ بن عبید اللہ ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک کلام کیا ہے ان میں شعبہ نے۔ مترجم: خروج موحدین میں نار سے بہت احادیث وارد ہوئی ہیں اور اتفاق ہے اس پر اہل سنت کا نہیں خلاف کیا اس میں ہمارا مگر معتزلہ نے کہا انہوں نے نہ نکلیں گے ارباب کبائر دوزخ سے حالانکہ تکذیب کرتی ہیں ان کے قول کی روایاتِ باب اور اور بہت روایتیں اور دیکھا ہے فقیر نے بعض احباب معتزلہ کو اس زمانہ میں کہ ان کا بھی یہی دعویٰ باطل ہے کہ نہ نکلے گا کوئی دوزخ میں جا کر اور مناظرہ کیا اس باب میں مگر نہ دیکھا ان میں سوا انکار حدیث کے اور کچھ اللہ ہدایت کرے ان کو اور ان کی ذریات کو، آمین یا رب العالمین۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ النِّسَاءُ　باب اس بیان میں کہ اکثر اہل نار نساء ہیں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جھانکا میں نے جنت میں تو دیکھا کہ اکثر لوگ اس کے فقراء ہیں اور جھانکا میں نے دوزخ میں تو دیکھا کہ اکثر ان کی عورتیں ہیں۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ۔

روایت ہے عمران بن حصین سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جھانکا میں نے دوزخ میں سو دیکھا کہ اکثر اس کی رہنے والی عورتیں ہیں اور جھانکا میں نے جنت میں تو دیکھا کہ اکثر اہل اس کے فقراء ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس طرح کہتے تھے عوف کہ روایت ہے ابی رجاء سے وہ روایت کرتے ہیں عمران بن حصین سے ایوب کہتے تھے روایت ہے ابی رجاء سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس سے اور دونوں اسنادوں میں کچھ گفتگو نہیں ہے اور ممکن ہے کہ ابو رجاء نے دونوں سے سنا ہو یعنی عمران اور ابن عباس سے اور روایت کی عوف کے سوا اور لوگوں نے بھی یہ حدیث عمران بن حصین سے بواسطہ ابی رجاء کے۔

مترجم: عورتیں جیسے دوزخ میں زیادہ ہیں ویسی ہی جنت میں بہ نسبت مردوں کے زیادہ ہیں چنانچہ ہر مرد کی دو عورتیں تو ضرور ہونگی[1] اہل دنیا کی عورتوں سے اور بعضوں کی اس سے زیادہ ہونگی پس تتبع روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ عورتوں کی تولید اولاد آدم میں مردوں کی بہ نسبت زیادہ ہے خصوصاً آخر زمانہ میں، اور ان احادیث سے معلوم ہوئی فضیلت فقر کی اور خوف دلانا ہوا عورتوں کو فقط۔

---

[1] یہ فقط رجماً بالغیب ہے کہ دو عورتیں ہر جنتی کے واسطے اہل دنیا سے ہونگی اس تقریر میں جو مقصود تھا شارع کا صریح فوت ہوا تعجب ہے ایسی دلیری سے اللہ تعالیٰ عفو کرے غرض یہ ہے کہ مردوں سے عورتیں زیادہ ہیں گناہ میں یعنی ناشکری اور لعن میں اس سبب سے اکثر وہ دوزخ میں ہوں گی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب دوزخ کے عذاب خفیف کے بیان میں

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا رَجُلٌ فِيْ اَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ۔

روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خفیف تر عذاب میں دوزخ والوں میں ایک مرد ہوگا کہ اس کے دونوں پیروں کے تلووں میں دو چنگاریاں ہوں گی کہ جوش کرتا ہوگا ان سے دماغ اس کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی ہریرہؓ اور عباس بن عبدالمطلب اور ابی سعید سے بھی روایت ہے۔

مترجم: روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے بھی اور بخاری میں ابن عباس سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خفیف تر عذاب میں اہل دوزخ میں سے ابو طالب ہیں اور ان کو دو نعل پہنائے گئے ہیں کہ پک رہا ہے اس سے دماغ ان کا۔ انتہی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محبت اور رفاقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مستفید ہوتے ہیں اس سے کفار بھی کہ یہ تخفیفِ عذاب ابو طالب کو فقط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید اور حمایت کی برکت سے ہے پھر کیا مرتبہ ہوگا اس مومن کامل کا جو حالت ایمان میں پھیلا دے احادیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مؤید ہو آپ کی سنت متبرکہ کا اور نشر علوم دینیہ اور انتشار احکام نبویہ میں مال اور جان خرچ کرے۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔

باب

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُتَكَبِّرٍ۔

روایت ہے حارثہ بن وہب خزاعی سے کہ کہتے تھے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کیا نہ خبر دوں میں تم کو اہل جنت سے، اہل جنت میں ہے ہر ضعیف کہ حقیر جانیں اسے لوگ اگر قسم کھاوے اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر تو اللہ تعالیٰ سچی کر دے قسم اس کی اور کیا نہ خبر دوں میں تم کو دوزخ والوں کی دوزخ والا ہے ہر مختل و جواظ و متکبر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: یہ فرمانا آپ کا باعتبار اکثر افراد کے ہے یا مقصود ہے بیان کرنا ان صفتوں کے نتائج کا۔ ضعیف سے مراد کم قوت متذلل اور خاشع اور متحمل اور بردبار شخص ہے کہ اظہار اپنے زور و قوت کا اور اشتہار اپنا لوگوں میں نہ چاہتا ہو۔ متضعف وہ ہے کہ جس کو لوگ ضعیف سمجھیں اور رقیق القلب اور لین دہیتن ترم دل نرم خو نرم زبان ہو۔ عُتُل بفتحتین وتشدید لام سخت مزاج اہل جفا تند خو بدگو۔ جواظ بفتحتین کثیر المال بخیل کہ نہ آپ کھائے نہ کسی کو دے کسی کو دیتے دیکھے تو منہ کیا پیٹ تک پھول جائے اور بعضوں نے کہا کہ کثیر اللحم یعنی خریطہ بلغم اترانے والا متکبر اپنی بڑائی جتانے والا پھر اگر یہ صفات ایک فرد میں جمع ہوں تو کریلا اور نیم چڑھا۔ اور زیادہ تلخ کلامی کا سبب ہے اور اگر ایک فرد صفت سے متصف نہ ہو تو بھی ڈرے اور تائب ہو کہ اللہ تعالیٰ نارِ دوزخ سے بچاوے۔

(آمین یا رب العالمین)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَبْوَابُ الْاِیْمَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں ایمان کے جو وارد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

مقدمہ از مترجم:۔ ایمان افعال ہے امن سے اور مومن کو مومن اسی لیے کہتے ہیں کہ وہ اپنے نفس کو امن میں کرتا ہے۔ عذاب الٰہی سے یا بچاتا ہے انکار سے اور ایمان اصل لغت میں بمعنی تصدیق بھی وارد ہوا ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ یوسف میں وَمَا اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا یعنی تو مصدق نہیں ہے ہماری بات کا اور یہ مقولہ ہے برادران یوسف کا کہ خطاب کیا انہوں نے اس کے ساتھ اپنے باپ سے، پھر کبھی وہ متعدی ہوتا ہے ساتھ با کے چنانچہ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ میں اس لیے کہ وہ متضمن ہے معنے اعتراف اور اقرار کو یا شامل ہے معنے وثوق کو اور المؤمن ایک نام مبارک ہے اللہ تعالیٰ کے پاک ناموں سے، مراد اس سے بھی تصدیق کرنے والا کہ سچا کرتا ہے اپنے بندوں سے اپنے وعدوں کو دنیا اور آخرت میں، یا امن دیتا ہے ان کو عذاب سے آخرت میں اور کفر و بطر سے دنیا میں اور اسی سے ہے حدیث اِجْلِسْ بِنَا نُؤْمِنْ سَاعَۃً[1] یعنی بیٹھو ہمارے ساتھ تاہم یہ برکت ذکر الٰہی مامون رہیں وساوس و خطرات سے یا اور ہواجس نفسانیہ سے اور اسی سے ہے حدیث یعنی حضرت عیسٰی علیہ السلام کا قول اٰمَنْتُ بِکِتَابِ اللّٰہِ وَکَذَّبْتُ نَفْسِیْ یعنی تصدیق کی میں نے کتاب اللہ کی اور جھٹلایا اپنے نفس کو خطاب کیا آپ نے اس کے ساتھ ایک چور سے، اور اسی سے ہے مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا یعنی جس نے قیام کیا رمضان کا در آنحالیکہ تصدیق کرنے والا ہے اس کی فضیلت کا، اور شریعت میں ایمان سے مراد ہے تصدیق ان چیزوں کی کہ خبر دی اس کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اشراط ساعت اور عذاب قبر اور حشر و نشر اور صراط و میزان و جنت و نار وغیرہ سے، اور یہ ایمان شرعی ہے کہ اشارہ کیا اس حدیث میں اس کی طرف جہاں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فاخبرنی عن الایمان قال ان تؤمن باللّٰہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر وتؤمن بالقدر خیرہ وشرہ قال صدقت انتہی اور تابعین کی تعریف ایمان شرعی میں کئی قول ہیں۔ ابن کثیر نے کہا ہے کہ ایمان جو شرع میں مطلوب ہے وہ نہیں ہوتا بغیر اعتقاد اور قول اور عمل کے یعنی اعتقاد قلبی اور قول لسانی اور عمل جوارح جب یہ تینوں پائے جاویں گے مطلوب شرعی حاصل ہوگا اور اس طرف اکثر آئمہ گئے ہیں بلکہ حکایت کی اس کی شافعی اور احمد اور ابو عبید اور کئی لوگوں نے اجماعًا اور کہا کہ ایمان قول ہے اور عمل ہے زیادہ ہوتا ہے اور کم ہوتا ہے ساتھ زیادت اعمال اور نقصان اس کے کے، اور وارد ہوئے ہیں اس قول کے مؤید آثار کثیرہ انتہی۔ اور انکار کیا ہے اکثر متکلمین نے زیادت ایمان اور اس کے نقصان کا، اور اہل سنت نے کہا کہ نفس تصدیق نہ بڑھتی ہے نہ گھٹتی ہے اور ایمان شرعی بڑھتا ہے اور گھٹتا ہے ساتھ زیادت اعمال کے اور نقصان اعمال کے۔ اور اس تقریر سے ممکن ہے توفیق اور جمع مابین ظواہر نصوص کتاب و سنت کے کہ وارد ہوئے ہیں ساتھ زیادت اور نقصان ایمان کے اور درمیان اصل لغت کے کہ تصدیق نہ بڑھتی ہے نہ گھٹتی ہے اور ایمان داخل ایمان ہیں اس پر یہ حدیث دال ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایمان کے ستر درجے اور پر کئی شاخیں ہیں افضل ان کا قول لا الہ الا اللہ ہے اور ادنیٰ اس کا دور کرنا اذی کا طریق سے، اور حیا ایک شعبہ ہے ایمان کا کہ روایت کیا اس کو شیخین نے، ابوہریرہ رضہ سے

[1] بلکہ بمعنی زیادت ایمان کے ہے کہ اس کے اجزا ہیں واللہ اعلم ۱۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(فتح البیان فی مقاصد القرآن) اور شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے حجۃ اللہ میں فرمایا ہے کہ چونکہ مبعوث تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خواص وعام بلکہ کافہ انام کی طرف، اور منظور الٰہی تھا کہ دین آپؐ کا غالب ہو جمیع ادیان پر بعز عزیز یا بذل ذلیل اور داخل ہوئے آپؐ کے دین میں قسم قسم کے لوگ تو ضرور ہوا تمیز درمیان ان لوگوں کے جو متدین بدین اسلام ہوئے اور درمیان غیر ان کے کے اور اسی طرح ضرور ہوا تمیز درمیان ان لوگوں کے جنہوں نے بدل قبول کیا ہدایت کو اور رنگ چڑھ گیا ان پر انوار ہدایت اور ایمان کا ان لوگوں سے کہ داخل نہیں ہوئی بشاشت ایمان کی ان کے دلوں میں، پس اس تمیز کے حاصل ہونے کو آپ نے ایمان کی دو قسمیں ٹھہرائیں۔

قسم اول وہ ایمان کہ دائر ہوں اس پر احکام دنیا کے، یعنی محفوظ رہے خون اور مال اس کے صاحب کا غازیوں کے ہاتھ سے اور اسیر نہ ہو اور رقیت نہ آوے اس میں اور ضبط کیا اس کو ساتھ ان امور کے کہ ظاہر ہو اس سے انقیاد اور فرمانبرداری، چنانچہ فرمایا، اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْهَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوا الزَّكٰوةَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَآءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَی اللّٰهِ اور فرمایا آپ نے مَنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ ذَبِیْحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِیْ ذِمَّتِهٖ اور فرمایا آپ نے ثَلٰثٌ مِّنْ اَصْلِ الْاِیْمَانِ اَلْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا تُكَفِّرْهُ بِذَنْبٍ وَلَا تُخْرِجْهُ مِنَ الْاِسْلَامِ بِعَمَلٍ اَلْحَدِیْثَ اور **ثانی** وہ کہ دائر ہوں اس پر احکام آخرت کے نجات اور فوز بدرجات وغیر ذلک اور وہ شامل ہے ہر اعتقاد حقہ کو اور عمل پسندیدہ اور ملکہ فاضلہ کو یعنی ہر ایک کو ان میں سے کہہ سکتے ہیں اور لفظ ایمان ان سب کو شامل ہے اور وہ زیادہ ہوتا ہے اور ناقص ہوتا ہے اور عادت شارع کی اس طرح جاری ہے کہ مسمی کرتا ہے ہر ایک چیز کو ان میں سے ساتھ ایمان کے تاکہ تنبیہ بلیغ ہو اس پر کہ یہ بھی جزء ہے ایمان کا مثلاً فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ لَهٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَهٗ اور فرمایا اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَیَدِهٖ اَلْحَدِیْثَ اور اس کے شعبے بہت ہیں اور مثال اس کی ایک شجر پر ثمر کے مانند ہے کہ اس کے دوحہ (تنہ درخت) اور اغصان (شاخیں) اور ثمار (پھل) اور اوراق (پتے) اور ازہار (شگوفہ) سب کو شجر کہہ سکتے ہیں۔ پھر جب اس کی اغصان کاٹ ڈالیں اور اوراق توڑ ڈالیں اور ثمار چن لیں تو کہا جاوے گا شجرۂ ناقصہ، غرضکہ اطلاق شجر کا اب بھی اس پر ہو سکتا ہے اگرچہ مقید بہ نقص ہو، پھر جب اس کا دوحہ کاٹ پھینکیں تو شجر کا نام ونشان نہ رہا۔ چنانچہ فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ یعنی اس آیت میں مومنان کامل الایمان مراد ہیں کہ ان کے شجرۂ ایمان میں ذکر الٰہی کے ثمر اور توکل کی بہار ہو رہی ہے اور تلاوت آیات بمنزلہ آب باراں کے اس کی سرسبزی اور شادابی میں ترقی بے پایاں دے رہی ہے۔ پھر جب ہر عقیدہ حقہ اور عمل پسندیدہ ایمان کامل کے شاخ ٹھہرا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان شاخوں کو دو قسم کیا۔ **قسم اول** ارکان ہیں کہ وہ عمدہ ترین اجزاء ہیں۔ ایمان کے اسی طرف اشارہ کیا ہے اس حدیث میں بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَآءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ اور **قسم ثانی** اور شعبہ ہیں اس کے کہ فرمایا آپؐ نے اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً اَفْضَلُهَا قَوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ وَالْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ۔ اور ایمان اول کے مقابل میں عین کفر ہے اور ایمان ثانی کے مقابل ہیں اگر تصدیق قلبی معدوم ہے۔ اور انقیاد بغلبۂ سیف ہے تو نفاق اصلی ہے اور منافق میں اس معنی سے اور کافر میں کچھ فرق نہیں آخرت میں اور انہیں کے حق میں ارشاد ہوا ہے کہ وہ درکۂ اسفل میں ہیں نار کے۔ اور اگر تصدیق قلبی موجود ہے مگر وظیفہ جوارح اس نے فوت کیا ہے۔ مثلاً ترک کیا نماز کو یا صوم فرض کو تو نام اس کا فاسق ہے۔ یا وظیفہ جنان کو فوت کیا سوا تصدیق کے پس وہ منافق بہ نفاق آخر اور بعض سلف نے اس کو نفاق عمل کہا ہے اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ غالب ہو جاوے حجاب طبع کا یا رسم یا سوء معرفت کا پس منہمک ہو جاوے وہ دنیا کی محبت میں اور عشائر اور اولاد کی الفت میں۔ اور آ جاوے اس کے دل میں استبعاد مجازات کا اور ہو جاوے جرأت معاصی پر اگرچہ معترف ہو آخرت وغیرہ کا بنظر برہانی یا دیکھا اس نے شدائد اسلام کو اور مکروہ رکھا اس کو یا کافروں سے دوستی ہو گئی اس کو کہ اعلاء کلمۃ اللہ سے باز رہا وہ بسبب ان چیزوں کے اور ایمان کے دو معنی اور بھی ہیں اول تصدیق جنان کی، ان چیزوں کے لیے کہ جن کی تصدیق ضرور ہے چنانچہ جواب جبرائیل میں جو حضرت ؐ نے فرمایا کہ ایمان یہی ہے کہ ایمان لائے تو اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر الحدیث اسی پر دال ہے دوسرے سکینہ اور ہیئت وجدانیہ اور وقار اور طمانیت دل کی اور نورانیت روح کی کہ حاصل ہوتی ہے مقربین کو کہ حدیث اَلطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ میں یہی مراد ہیں اور حدیث اِذَا زَنَی الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْہُ الْاِیْمَانُ فَکَانَ فَوْقَ رَاْسِہٖ کَالظُّلَّۃِ فَاِذَا اَخْرَجَ مِنْ ذٰلِکَ الْعَمَلَ رَجَعَ اِلَیْہِ الْاِیْمَانُ وہی معنی مقصود ہیں اور اسی طرح قول معاذ ہیں اِجْلِسْ بِنَا نُؤْمِنْ سَاعَۃً پس ایمان کے یہ چار معنے ہیں کہ مستعمل ہیں شرع میں اور اگر آتا ہے تو ہر حدیث کو اس کے محل پہ تو جو حدیثیں کہ بادی النظر میں متعارض معلوم ہوتی ہیں ان میں توفیق و تطبیق ہو جاوے اور کسی طرح کا شک و شبہ راہ نہ پاوے اور اسلام کا استعمال اکثر معنے اول میں ہوتا ہے اسی لیے فرمایا اللہ صاحب نے قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰکِنْ قُوْلُوْا اَسْلَمْنَا اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد سے اور مسلماً اور احسان کا استعمال اکثر معنی رابع میں اور چونکہ نفاق عملی اور اخلاص دلی ایک امر خفی تھا ضرور ہوا کہ علامات ہر ایک کی ان میں سے بیان کی جاویں چنانچہ فرمایا آپ نے اَرْبَعٌ مَّنْ کُنَّ فِیْہِ کَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ کَانَتْ فِیْہِ خَصْلَۃٌ مِّنْھُنَّ کَانَتْ فِیْہِ خَصْلَۃٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰی یَدَعَھَا اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ کَذَبَ وَاِذَا عَاھَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ اور فرمایا ثَلَاثٌ مَّنْ کُنَّ فِیْہِ وَجَدَ بِھِنَّ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ مَنْ کَانَ اللہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَاھُمَا وَمَنْ اَحَبَّ عَبْدًا لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ وَمَنْ یَّکْرَہُ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْکُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَہُ اللہُ مِنْہُ کَمَا یَکْرَہُ اَنْ یُّلْقٰی فِی النَّارِ۔ (انتہیٰ ما قال سیدنا وشیخنا رحمۃ اللہ علیہ فی حجۃ اللہ)، باقی دلائل زیادت اور نقصان ایمان کے اور علامات مؤمنان کامل کے قرآن عظیم الشان سے اور تفسیر ان آیتوں کی ابواب کے ذیل میں اور خاتمہ میں وارد ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

بَابُ مَا جَآءَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ فَاِذَا قَالُوْھَا عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَآءَھُمْ

باب مامور ہونے میں آنحضرت ؐ کے ساتھ قتال کے یہاں تک کہ لوگ لا الٰہ الا اللہ کہیں۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حکم کیا گیا ہوں میں کہ لڑوں لوگوں سے یہاں تک کہ وہ کہیں لا الٰہ الا اللہ پھر جب وہ اس کے قائل ہوئے بچا لیا انہوں نے اپنی جانوں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاَمْوَالَھُمْ اِلَّا بِحَقِّھَا وَحِسَابُھُمْ عَلَی اللّٰہِ کو اور مالوں کو میرے ہاتھ سے مگر ساتھ حقوق جان و مال کے اور حساب ان کا اللہ پر ہے۔

ف اس باب میں جابر اور ابی سعید اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے **مترجم** پس اس حدیث میں حسب تحقیق مقدمہ جناب شاہ صاحب رحمۃ اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے درجہ کا ایمان بیان فرمادیا قولہ مگر ساتھ حقوق آہ یعنی اگر کسی نے کسی کی جان ماری ہے تو اس کا قصاص ہوگا یا کسی کا مال کسی نے چھین لیا تو اس کے مال میں سے میں دلوادوں گا باقی اور کسی طرح کسی کے جان و مال سے تعرض نہیں قولہ اور حساب ان کا اللہ تعالیٰ پر ہے یعنی مجھے یہ تفتیش ضرور نہیں کہ ان کے دل میں بھی توحید ہے یا فقط بخوف سیف توحید کا اقرار کرتے ہیں۔ بلکہ اس کا حساب وکتاب اللہ تعالیٰ ان سے آخرت میں لے گا

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْبَکْرٍ بَعْدَہٗ کَفَرَ مَنْ کَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِاَبِیْ بَکْرٍ کَیْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَمَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَصَمَ مِنِّیْ مَالَہٗ وَنَفْسَہٗ اِلَّا بِحَقِّہٖ وَحِسَابُہٗ عَلَی اللّٰہِ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ وَاللّٰہِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ فَاِنَّ الزَّکٰوۃَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰہِ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عِقَالًا کَانُوْا یُؤَدُّوْنَہٗ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُھُمْ عَلٰی مَنْعِہٖ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاللّٰہِ مَا ھُوَ اِلَّا اَنْ رَاَیْتُ اَنَّ اللّٰہَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ اَبِیْ بَکْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّہُ الْحَقُّ۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا انہوں نے جب وفات پائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور خلیفہ ہوئے ابوبکر رضی اللہ عنہ بعد آپ کے کافر ہوگئے جو لوگ کافر ہوگئے سو کہا عمرؓ بن خطاب نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کیوں کر لڑیں گے۔ آپ لوگوں سے اور حالانکہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ حکم کیا گیا ہوں میں کہ لڑوں لوگوں سے یہانتک کہ کہیں وہ لاالہ الا اللہ، اور جس نے کہہ دیا لا الہ الا اللہ بچایا اس نے اپنا مال اور جان اپنی مگر ساتھ حق اس کے کے، اور حساب اس کا اللہ تعالے پر ہے۔ سو جواب دیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہ قسم ہے اللہ تعالے کی بے شک میں لڑوں گا اس شخص سے کہ پھوٹ ڈالے اور فرق کرے نماز و زکوٰۃ میں اس لیے کہ زکوٰۃ وظیفہ مال ہے۔ یعنی جیسے کہ نماز وظیفہ بدن ہے۔ کہا عمر رضی اللہ عنہ نے اور قسم ہے اللہ تعالے کی نہیں ہے یہ مگر یہ کہ دیکھا میں نے کہ اللہ تعالیٰ نے کھول دیا سینہ ابی بکر رضی اللہ عنہ کا قتال کے لیے اور جان لیا میں نے کہ یہی حق ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی طرح روایت کیا شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے، انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، اور روایت کی عمران قطان نے یہ حدیث معمر سے، انہوں نے زہری سے، انہوں نے انس بن مالک سے، انہوں نے ابی بکر رضی اللہ عنہ سے، اور اس سند میں خطا ہے اس لیے کہ خلاف کیا گیا عمران کا معمر سے روایت کرنے میں۔

مترجم قولہ کافر ہوگئے جو لوگ کافر ہوگئے۔ واضح ہو کہ اہل ردّت دو قسم تھے، ایک گروہ نے بالکل دین سے انکار کیا اور نبذ ملت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ یک قلم اختیار کیا۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے قول وکفر من کفر من العرب سے اسی گروہ کو مراد لیا اور یہ گروہ دو قسم تھا ایک قسم اصحاب مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی تھے، اور دونوں کی مفصل کیفیت اوپر مذکور ہوچکی ہے دوسری قسم نے جمیع شرائع کا انکار کیا تھا اور نماز زکوٰۃ وغیرہما کو بالکل چھوڑ دیا تھا اور مذہب جاہلیت پر ہوگئے تھے اور یہاں تک ارتداد کا زور اور کفر کا شور ہوا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ تین مسجدوں کے سوا کہیں اللہ عزّوجل مسجود نہ تھا۔ اور اہل اسلام کا کوئی گروہ ان تین جگہ کے سوا موجود نہ تھا اول مسجد مکہ، دوسری مسجد مدینہ تیسری مسجد عبد القیس۔ بحرین میں ایک قریہ میں واقع ہے کہ نام اس قریہ کا جواثا تھا کہ وہاں کچھ لوگ دین حق پر ثابت تھے۔ اور بخوف کفار محصور و مجبور، چنانچہ بنی بکر بن کلاب سے ان کے ایک شاعر نے حضرت ابوبکرؓ سے فریاد کرتے ہوئے کہا ؎

الا ابلغ ابا بکر رسولا — وفتیان المدینۃ اجمعینا

فھل لکم الی قوم کرام — قعود فی جواثا محصرینا

کان دماءھم فی کل فج — دماء البدن تغشی الناظرینا

توکلنا علی الرحمٰن انا — وجدنا النصر للمتوکلینا

اور دوسرے گروہ نے فرق کیا تھا صلوٰۃ وزکوٰۃ میں کہ مقر تھے صلوٰۃ کے اور منکر تھے فرضیت زکوٰۃ کے، اور اس کے امام وقت کو ادا کرنے کے، اور یہ حقیقت میں اہل بغی تھے مگر اس وقت میں ان کو باغی نہ کہا گیا بلکہ مرتد کا خطاب دیا گیا اس لیے کہ انہوں نے بھی گویا شراکت کی تھی مرتدین کی کیونکہ ارتداد اعظم امر تھا بغی سے اور بعضی مانعین زکوٰۃ میں ایسے تھے کہ وہ قبول کرتے تھے زکوٰۃ دینا مگر ان کے رؤسا اور سرداروں نے انہیں روکا تھا کہ وہ زکوٰۃ امام برحق تک پہنچا دیں۔ چنانچہ بنی یربوع نے اموال زکوٰۃ مجتمع کیے اور چاہا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچیں کہ روک دیا ان کو مالک بن نویرہ نے۔ انہی لوگوں کے بارے میں شبہ پڑا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اور مراجعت و تکرار کی انہوں نے ابوبکرؓ سے اور خیال نہ فرمایا حضرت عمرؓ نے کہ ارشاد فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں مامور ہوا ہوں ساتھ مقاتلہ ناس کے یہاں تک کہ وہ کہیں لا الٰہ الا اللہ مشروط بشرائط ہے، یعنی مراد ہے اس سے قبول کرنا جمیع شرائع اسلام کا، چنانچہ دوسری روایت میں تصریح اس کی آئی ہے جیسے مروی ہے اور سند سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آپ نے اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْهَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَیُؤْمِنُوْا بِیْ وَبِمَا جِئْتُ بِهٖ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا اور مروی ہے انسؓ سے اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْهَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنْ یَّسْتَقْبِلُوْا قِبْلَتَنَا وَاَنْ یَّاْكُلُوْا ذَبِیْحَتَنَا وَاَنْ یُّصَلُّوْا صَلٰوتَنَا فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ حَرُمَتْ عَلَیْنَا دِمَآءُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِیْنَ وَعَلَیْهِمْ مَا عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ مگر کیفیت یہ ہوئی کہ ان روایتوں سے اطلاع نہ ہوئی اس وقت شیخین کو ورنہ حضرت عمرؓ مراجعت نہ فرماتے اور حضرت ابوبکرؓ قیاس نہ کرتے، پھر قیاس ابوبکرؓ کا جب مدلل بدلیل ہوا یعنی انہوں نے فرمایا کہ میں لڑوں گا جو فرق کرے نماز وزکوٰۃ میں، تو قبول کر لیا اس کو حضرت عمرؓ نے تحقیقاً نہ تقلیداً کہ تقلید ایک مجتہد کی دوسرے کو جائز نہیں۔ اور اس قول سے ابوبکرؓ کے یہ بھی واضح ہوا کہ مانع صلوٰۃ سے قتال کرنا صحابہؓ ضرور جانتے تھے۔ چنانچہ اسی پر قیاس کیا ابوبکرؓ نے مانع زکوٰۃ کو، گویا یوں کہا کہ جب صلوٰۃ وزکوٰۃ دونوں فرض ہیں تو قتال دونوں کے تارک سے ضرور ہے ورنہ لازم آوے گی ترجیح بلا مرجح پس قیاس کیا مختلف فیہ کو متفق علیہ پر قولہ منعونی عقالاً بعضوں نے عقال سے زکوٰۃ عام مراد لی ہے مگر یہ قول خطا ہے صحیح وہی ہے کہ مراد اس سے اونٹ باندھنے کی رسی ہے جیسا ترجمہ کیا ہم نے بعون اللہ وقوتہ، چنانچہ خطابی نے بعض اہل علم سے نقل کیا ہے کہ عقال بھی لیا جاوے ساتھ فریضہ کے اس لیے کہ اس کے صاحب پر تسلیم اس کی ضرور ہے اور وہ کامل نہیں ہوتی جب تک کہ اس کے باندھنے کا سامان نہ ہو اور خطابی نے کہا کہ ابن ابی عائشہ نے کہا کہ عادت مصدق کی تھی کہ جب صدقہ کا جانور لیتا اس کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ ایک قرن بھی لیتا تھا۔ اور قرن وہ رسی ہے کہ قرین کرے دو اونٹوں کو آپس میں، یعنی اس کے دونوں سروں میں ایک ایک اونٹ باندھ دیا جاتا ہے کہ پھر دونوں بھاگ نہیں سکتے۔ اور ابو عبیدہ نے کہا کہ بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے محمد بن مسلمہ کو زکوٰۃ لینے کو تو وہ ہر دو اونٹ میں ان کا عقال اور قرن لیتے تھے۔ اور حضرت عمرؓ بھی ہر فریضہ کے ساتھ عقال لیتے تھے اور یہ حدیث بطرقہ مشتمل ہے انواع علوم اور اقسام فوائد پر اوّلاً اس میں دلیل ہے کمال شجاعت پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے اس موطن عظیم میں انہوں نے کمر ہمت قتال کے کس کے باندھی اور ساتھ دقت نظر اور رصانت فکر کے استنباط ایسے علوم کا کیا کہ اس وقت میں کوئی ان کا شریک نہ ہوا اگرچہ بعد اس کے سب پر حقیقت اس کی ظاہر ہوئی اور علماء نے ان کے دلائل رجحان اور حجج تقدم میں سائر صحابہؓ پر تصانیف کثیرہ کیے ہیں کہ عمدہ تر اس میں کتاب فضائل صحابہؓ ہے۔ امام ابی المظفر منصور بن محمد السمعانی شافعی کی ثانیاً اس میں جواز ہے تقریر و مناظرہ کرنے کا بڑوں سے اور سرداروں سے اظہار حق کے لیے جیسا کہ حضرت عمرؓ وغیرہ نے کیا حضرت ابو بکرؓ سے ثالثاً، اس سے معلوم ہوا کہ ایمان کی صحت کے لیے اقرار شہادتین کے ساتھ اعتقاد جمیع ما آتی بہ الرسول کا بھی ضرور ہے۔ چنانچہ روایت اس کی اوپر گذری۔ رابعاً اس میں وجوب ہے جہاد کا خامساً اس میں صیانت ہے جان و مال کی اس شخص کی کہ کلمۂ توحید زبان پر لاوے اگرچہ عند السیف ہو۔ سادساً اس سے معلوم ہوا کہ جریان احکام ظاہر پر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ متولی سرائر ہے۔ سابعاً اس میں جواز قیاس ہے اور جواز اس پر عمل کرنے کا۔ ثامناً وجوب قتال مانع صلوٰۃ و زکوٰۃ وغیرہما ہے اور مانع واجبات اسلام سے قلیل ہو یا کثیر۔ تاسعاً وجوب قتال اہل بغی۔ عاشراً اجتہاد آئمہ کا نوازل میں اور دو مناظرہ اہل علم کا اس میں تاکہ ظاہر ہو حق اور رجوع کرنا ایک مجتہد کا دوسرے مجتہد کی طرف جب حق ظاہر ہو اور دلیل اس کی ساتھ ہو اس سے ترک تخطیہ مجتہدین کا کہ اختلاف کرتے ہوں فروع میں ایک دوسرے کے ساتھ۔ یہ ہیں فوائد اور شرح اس حدیث کی کہ التقاط کیا ہم نے اس کو نووی سے بعونہ تعالیٰ و فضلہ۔

بَابُ مَا جَآءَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنْ يَّسْتَقْبِلُوْا قِبْلَتَنَا وَيَاْكُلُوْا ذَبِيْحَتَنَا وَاَنْ يُّصَلُّوْا صَلٰوتَنَا فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ حُرِّمَتْ عَلَيْنَا دِمَآؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِيْنَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ۔

باب مقاتلہ مردم میں یہاں تک کہ وہ موحد اور مصلّی ہوں

روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا گیا ہے مجھے کہ لڑوں میں لوگوں سے یہانتک کہ وہ گواہی دیویں کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا خداوند تعالیٰ کے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اس کے اور رسول اس کے ہیں۔ اور یہ کہ منہ کریں وہ ہمارے قبلہ کی طرف یعنی نماز ادا کریں ہمارے طریق پر اور کھاویں ذبیحہ ہمارا اور نماز پڑھیں ہماری نماز کی سی۔ پھر جب وہ یہ سب کام بجا لاویں، حرام ہو گیا ہم پر ان کا خون اور ان کا مال، مگر ساتھ حق اس کے کے۔ اور ان کا حق ہے ہم پر جو سب مسلمانوں کا حق ہے۔ اور ان پر حکم ہے جو سب مسلمانوں پر ہے۔

ف اس باب میں معاذ بن جبلؓ اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے، اور روایت کیا یحییٰ بن ایوب نے حمید سے انہوں نے انسؓ سے مانند اس کے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَيْتِ۔

باب ارکان اسلام کے بیان میں

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنایا گیا ہے اسلام پانچ چیزوں پر، اوّل گواہی دینا اس کی کہ کوئی معبود برحق نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور محمد رسول اس کے ہیں۔ اور دوسرے قائم کرنا نماز کا تیسرے ادا کرنا زکوٰۃ کا چوتھے روزے رمضان کے پانچویں حج بیت اللہ کا۔

ف اس باب میں عبداللہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے ابن عمرؓ سے، انہوں نے روایت کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور سعیر بن الخمس ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک۔ روایت کیا ہم سے ابوکریب نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے حنظلہ بن سفیان سے انہوں نے عکرمہ بن خالد مخزومی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کی۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا وَصَفَ جِبْرَئِيْلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيْمَانَ وَالْإِسْلَامَ

عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ أَوَّلُ مَنْ تَكَلَّمَ فِي الْقَدَرِ مَعْبَدُ الْجُهَنِيُّ قَالَ خَرَجْتُ أَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيُّ حَتّٰى أَتَيْنَا الْمَدِيْنَةَ فَقُلْنَا لَوْ لَقِيْنَا رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ عَمَّا أَحْدَثَ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ فَلَقِيْنَاهُ يَعْنِيْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَهُوَ خَارِجٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ قَالَ فَاكْتَنَفْتُهُ أَنَا وَصَاحِبِيْ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّ قَوْمًا يَّقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَيَتَقَفَّرُوْنَ الْعِلْمَ وَيَزْعُمُوْنَ أَنْ لَّا قَدَرَ وَأَنَّ الْأَمْرَ أُنُفٌ قَالَ فَإِذَا لَقِيْتَ أُولٰئِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنِّيْ مِنْهُمْ بَرِيْءٌ وَأَنَّهُمْ مِنِّيْ بُرَآءُ وَالَّذِيْ يَحْلِفُ بِهٖ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا قُبِلَ ذٰلِكَ مِنْهُ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُ فَقَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ

باب بیان میں ایمان و اسلام کے

روایت ہے یحییٰ بن یعمر سے کہ کہا اس نے پہلے پہل جو گفتگو کی انکار میں تقدیر کے تو معبد جہنی نے کی۔ سو کہا یحییٰ نے کہ نکلا میں اور حمید بن عبدالرحمٰن یہاں تک کہ آئے ہم دونوں مدینہ میں سو کہا ہم نے کہ خدا کرے کہ ملاقات ہو ہم سے کسی مرد کی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تاکہ ہم پوچھیں ان سے حقیقت اس مسئلہ کی کہ نئی نکالی ہے اس میں گفتگو ان لوگوں نے سو ملاقات کی ہم نے ان سے یعنی عبداللہ بن عمر سے اور وہ نکل رہے تھے مسجد سے کہا یحییٰ نے سو گھیر لیا میں نے اور میرے صاحب نے ان کو یعنی ہم میں سے ایک ان کے داہنے ہو گیا ایک بائیں سو میں نے کہا اے ابا عبدالرحمٰن کچھ لوگ ہیں کہ پڑھتے ہیں قرآن اور طلب کرتے ہیں علم کو اور باوجود اس کے عقیدہ رکھتے ہیں کہ تقدیر نہیں ہے۔ اور امر مخلوقات کا ابتدائی ہے کہ پہلے سے اس کا اندازہ نہیں ہوا تو جواب دیا عبداللہ بن عمرؓ نے کہ جب تو ان لوگوں سے ملے تو خبر دے ان کو کہ میں ان سے بیزار ہوں اور وہ مجھ سے بیزار ہیں یعنی بسبب مخالفت عقیدہ کے۔ اور قسم ہے اس ذات کی کہ عبداللہ جس کی قسم کھاتا رہتا ہے اگر کوئی ان میں کا احد برابر سونا خرچ کرے ہرگز اس میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتَّى أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْزَقَ رُكْبَتَهُ بِرُكْبَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا الْإِيمَانُ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلٰئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ فَمَا الْإِسْلَامُ قَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَإِقَامُ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءُ الزَّكٰوةِ وَحَجُّ الْبَيْتِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ قَالَ فَمَا الْإِحْسَانُ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ فِي كُلِّ ذٰلِكَ يَقُولُ لَهُ صَدَقْتَ قَالَ فَتَعَجَّبْنَا مِنْهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ قَالَ فَمَتَى السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَمَا أَمَارَتُهَا قَالَ أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ عُمَرُ فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِثَلَاثٍ فَقَالَ يَا عُمَرُ هَلْ تَدْرِي مَنِ السَّائِلُ ذَاكَ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ أَمْرَ دِينِكُمْ۔

سے کچھ مقبول نہ ہوگا یہاں تک کہ ایمان لاوے قدر پر اور اس کے خیر و شر پر کہا یحییٰ نے کہ پھر حدیث بیان کرنے لگے عبیداللہ اور کہا کہ فرمایا عمر بن خطاب نے کہ ہم حاضر تھے خدمت میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے، سو آیا ایک مرد بہت سفید کپڑے والا اور بہت سیاہ بالوں والا کہ نہ دکھا جاتا تھا اس پر اثر سفر کا اور نہ پہچانتا تھا ہم میں سے اس کو کوئی یہاں تک کہ آیا وہ قریب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے، اور ملا دیے اپنے گھٹنے حضرتؐ کے گھٹنوں سے یعنی بیٹھے ہیں۔ پھر کہا اے محمدؐ کیا حقیقت ہے ایمان کی، فرمایا آپؐ نے ایمان کی حقیقت یہ ہے کہ تصدیق کرے تو اللہ کی اور فرشتوں کی اور اس کی کتابوں اور رسولوں کی اور تصدیق کرے پچھلے دن کی اور تقدیر کی اس کے خیر و شر کی، پھر کہا اس نے اور کیا ہے اسلام؟ فرمایا آپؐ نے اسلام گواہی دینا ہے اس بات کی کہ کوئی معبود برحق نہیں ہے سوا خدا کے اور محمدؐ بندے اس کے ہیں۔ اور قائم کرنا نماز کا اور ادا کرنا زکوٰۃ کا اور حج بیت اللہ کا اور روزہ رمضان کا۔ کہا اس نے پھر کیا ہے احسان؟ فرمایا آپؐ نے احسان یہ ہے کہ پوجے اور عبادت کرے تو اللہ تعالیٰ کی اس خشوع خضوع سے کہ گویا تو اسے دیکھتا ہے۔ پھر اگر یہ تجھ سے نہ ہو سکے تو یہ یقین کر کہ وہ تجھے دیکھتا ہے، کہا راوی نے کہ پھر وہ سائل ہر بات میں حضرتؐ کی کہتا جاتا تھا کہ سچ فرمایا آپؐ نے، کہا راوی نے سو تعجب کیا ہم نے کہ کیسا پوچھتا ہے یہ اور جلدی سے مان لیتا ہے پھر کہا اس سائل نے کب ہے قیامت، تو فرمایا آپؐ نے جس سے تم پوچھتے ہو اسے کچھ زیادہ علم نہیں اس کا تم سے، یعنی جیسے تم اس کا وقت نہیں جانتے ویسا ہی میں بھی نہیں جانتا۔ پھر کہا سائل نے کہ کیا ہے نشانی اس کی، فرمایا آپؐ نے نشانی اس کی یہ ہے کہ جنے گی لونڈی اپنی بی بی کو اور یہ کہ دیکھے گا تو ننگے پیر برہنہ تن محتاج بکریوں کے چرانے والوں کو کہ لمبی لمبی عمارتیں بناتے ہوں گے۔ کہا عمرؓ نے سو ملے مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے تین دن کے بعد اور فرمایا اے عمرؓ تم جانتے ہو کہ کون تھا یہ پوچھنے والا، البتہ یہ جبرئیلؑ تھا کہ آیا تھا تمہارے پاس کہ سکھلا دے تم کو دین تمہارا۔

ف روایت کیا ہم سے احمد بن محمد نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے کہمس بن الحسن سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور روایت کیا ہم سے محمد بن مثنیٰ نے انہوں نے معاذ بن ہشام سے انہوں نے کہمس سے اسی اسناد سے مانند اس کے معنوں میں اور اس باب میں طلحہ بن عبیداللہ اور انس بن مالک اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے اسی کے مانند، اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث ابن عمرؓ سے، انہوں نے روایت کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے، اور صحیح یہ ہے کہ روایت ہے ابن عمرؓ سے وہ روایت کرتے ہیں حضرت عمرؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مترجم قولہ۔ پہلے پہل جو گفتگو کی تھی انکار تقدیر میں تو معبد جہنی نے یعنی نئی نکالی اس نے بدعت اور احداث فی الدین کیا اور اختلاف کیا اہل حق کا، حالانکہ اہل حق اثبات کرتے ہیں قدر کا، اور قدر بفتح دال اور باسکان دونوں طرح لغت مشہور ہے اور مراد اثبات قدر سے یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اندازہ کیا اشیاء کا ازل میں اور محیط تھا علم قدیم اس کا اس پر کہ یہ واقع ہوں فلاں فلاں اوقات معلومہ میں فلاں فلاں صفاتِ مخصوصہ پر، پھر وہ اشیاء انہی اوقات میں انہی صفات پر منصہ شہود میں آتی ہیں اور کتم عدم سے مطابق علم الہی سلخت وجود پر مصور ہوتی ہیں اور قدریہ اس کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی اندازہ نہیں کیا قبل مخلوقات کے اور نہیں متعلق ہوا علم اس کا اشیاء موجودہ سے قبل وجود کے بلکہ جانا اللہ تعالیٰ نے اشیاء کو بعد موجود ہونے کے اور جھوٹ باندھا انہوں نے اللہ پر اور انکار کیا اخبار رسول کا تعالی اللہ عن اقوالہم الباطلۃ علواً کبیراً اور موسوم ہوا یہ فرقہ بہ قدریہ بسبب انکار قدر کے، صاحب مقالات نے کہ متکلمین میں سے ہے کہا ہے کہ باقی نہ رہے وہ قدریہ کہ جن کا یہ قول شنیع تھا۔ اور اہل قبلہ سے اب کوئی اس کا قائل نہیں اور فی زماننا جو قدریہ پائے جاتے ہیں وہ معتقد ہیں اثبات قدر کے مگر کہتے ہیں کہ خیر خدا کی طرف سے ہے اور شر اس کے غیر کی طرف سے تعالی اللہ عن قولہم امام الحرمین نے فرمایا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ قدریہ مجوس اس امت کے ہیں اور تشبیہ دی آنحضرت نے ان کو مجوس سے اس لیئے کہ انہوں نے بھی خیر و شر کی تقسیم کی ہے چنانچہ کہا ہے خیر یزداں کی طرف سے ہے اور شر اہرمن کی طرف سے، اور اس حدیث کو روایت کیا ابن عمر رض نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اخراج کیا اس کو ابو داؤد نے اپنے سنن میں اور حاکم نے مستدرک میں اور کہا یہ حدیث صحیح ہے شیخین کی شرط پر اور مذہب اہل حق کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خالق ہے خیر و شر سب کا، نہیں موجود ہوتی ہے کوئی چیز مگر اس کی مشیت سے سو وہ دونوں منسوب ہیں اس کی طرف خلقاً اور ایجاداً جیسے منسوب ہیں فاعلین کی طرف اس کے بندوں سے فعلاً اور اکتساباً۔ خطابی نے فرمایا ہے کہ بعض عوام کے خیالِ خام میں ہے کہ معنی قضا کے جبر کرنا ہے اللہ تعالیٰ کا بندے پر اس چیز کے ساتھ کہ مقدر کیا اس کے لیئے اور سلب کرنا ہے اس کے اختیار کا، حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ مراد اثبات قدر سے فقط ثابت کرنا ہے اللہ تعالیٰ شانہ کے علم قدیم کا قبل اکتساب عبد کے خیر و شر کو اور قبل پیدا کرنے خیر و شر کے اپنی قدرت کاملہ سے اور قدر اسم ہے اس چیز کا کہ صادر ہوئی مقدر بقدرت قادر کہا جاتا ہے قدرت الشئ و قدرتہ بہ تخفیف و تثقیل ایک ہی معنے کے لیئے اور قضا کے معنی پیدا کرنا ہے۔ چنانچہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِیْ یَوْمَیْنِ اَیْ خَلَقَهُنَّ یعنی پیدا کیا ان کو سات آسمان دو روز میں، اور ظاہر ادلہ قطعیہ کتاب و سنت کے اور اجماع ہے صحابہ رض کا اور اتفاق اہل حل و عقد کا سلف خلف سے اثبات قدر پر اور بہت ہوئی ہیں تصانیف اس باب میں چنانچہ احسن اور مفید تر اس میں سے کتاب حافظ فقیہ ابی بکر بیہقی کی ہے، قولہ ویتقفرون العلم تقفر تقدیم قاف علی الفاء بمعنی طلب ہے، یہی مشہور ہے اور بعضوں نے کہا ہے معنی اس کے جمع کرنا ہے یتقفرون العلم یعنی جمع کرتے ہیں علم کو اور بعض شیوخ مغاربہ نے بتقدیم فا کہا ہے یعنی بحث کرتے ہیں غوامض علم سے اور استخراج کرتے ہیں اس کے خفیات کا یہ روایتیں مسلم کی ہیں اور غیر مسلم میں یتقفون بہ تقدیم قاف و بحذف را وارد ہوا ہے اور وہ بھی صحیح ہے معنی اس کے متبع کے ہیں اور قاضی عیاض نے کہا میں نے بعضوں سے یتقعرون بعین مہملہ بعد القاف سنا ہے یعنی طلب کرتے ہیں قعر علم کو اور ڈھونڈتے ہیں اس کے غوامض اور خفیات کو محاورہ ہے تقعر فی کلامہ جب کسی کے کلام میں غرابت پائی جائے اور ابو یعلی موصلی کی روایت میں یتفقہون مروی ہے اور معنی اس کے ظاہر ہیں قولہ اور امر مخلوق کا ابتدائی ہے یعنی قبل وقوع وقائع کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کو اس کا علم نہ تھا اور اس کے علم قدیم میں اس کا اندازہ اور مقدار معین نہ ہوا تھا بلکہ بعد وقوع کے اس کا علم بطور ابتداء کے اللہ تعالیٰ کو حاصل ہوتا ہے اور لازم آتی ہے اس قول سے تجہیل اللہ پاک کی قبل وقوع وقائع کے اللہ تعالیٰ عن ذلک علواً کبیرا اور یہ قول ہے ان کے غلاۃ کا اور جو قائل ہے اس کا کافر ہے۔ بلاخلاف ایسا ہی کہا قاضی عیاض نے اور بے شک منکر اس قدر غلا سفہ ہیں۔ تو در جواب دیا عبداللہ نے کہ جب تو ان سے ملے آہ اس قول سے ظاہر ہے کہ مراد عبداللہ کی تکفیر تھی ان قدریوں کی جو نفی کرتے ہیں علم قدیم کی اللہ تعالیٰ کے اور شاید مراد اس سے کفران نعمت ہو اور جائز ہے کہ عمل مسلم کو غیر مقبول کہیں باوصف صحت کے جیسے نماز مکان مغصوبہ میں صحیح ہے کہ اس کی قضا واجب نہیں، باوجود اس کے غیر مقبول ہے یعنی ثواب نہیں اس کا جماہیر علماء کے نزدیک اور باجماع سلف اس پر مترتب نہیں اجر اور ایسا ہی شافعیہ کے نزدیک ہے اور نفطویہ نے کہا ہے ذہب کو ذہب کہا ہے لسرعۃ ذہابہ یعنی بسبب جلد چلے جانے اس کے کے قولہ لایری علیہ اثر السفر اور بعض روایتوں میں لانری نون سے مروی ہے یعنی نہیں دیکھتے ہم اس پر اثر سفر کا اور دونوں صحیح ہیں۔ قولہ فرمایا آپ نے احسان یہ ہے کہ عبادت کرے تو، اور یہ کلام آپ کا جوامع الکلم سے ہے یعنی تھوڑے لفظوں ہیں وہ مضمون ارشاد کیا کہ عبادات طویلہ میں ادا نہ ہو سکے اور یہاں پر جاننا چاہیئے کہ عبادت تین قسم ہے اول اس طرح بجا لانا کہ وظیفہ تکلیف کا ساقط ہو جاوے اور شرعاً اس کا تارک نہ رہے، یعنی بجا لانا اس کا باستیفاء شرائط اور ارکان اور مقام دوسرا مراقبہ کا ہے اور وہ بجا لانا عبادت کا ہے اس طور پر کہ یقین ہو اس کو کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جب اس امر کا یقین ہو گا تو بندہ کوئی چیز نہ چھوڑے گا خشوع و خضوع و حسن سمت اور اجتماع ظاہری اور باطنی سے کہ بجا لاوے اس کو۔ اور تیسرا مقام اس سے ارفع ہے کہ وہ مقام مشاہدہ ہے۔ اور وہ مقام ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ بجا لاوے عبادت بشرائط مذکورہ اور مستغرق ہو اس کے ساتھ بحار مکاشفہ میں گویا کہ وہ دیکھ رہا ہے اللہ تعالیٰ جل جلالہ وجل شانہ کو، اور یہ مقام آپ کا ہے کہ فرمایا آپ نے "جعلت قرۃ عینی فی الصلوٰۃ" بسبب حصول استلذاذ کے ساتھ طاعت کے اور وصول راحت کے ساتھ عبادت کے اور مسدود ہونے مسالک التفات الی الغیر کے بسبب استیلاء انوار مکاشفہ کے اور یہ ثمرہ ہے امتلاء زوایا قلب کا محبوب سے اور اشتغال باطن کا ساتھ اس کے اور نتیجہ اس کا نسیان احوال معلوم ہے اور اضمحلال رسوم اور ہر ایک ان درجات ثلثہ سے احسان ہے مگر مقام اوّل ان میں سے شرط ہے صحت اعمال کی اور مقامین اخریین شرط ہیں کمال کی اور لفظ احسان کا اکثر مستعمل ہوتا ہے مقامین اخریین کے لیے اور کمال ایمان کے واسطے، چنانچہ تحقیق اس کی مقدمہ میں گذری اور آخر میں سوال کیا اس کا جبرئیل نے کہ اہل اس کے قلیل ہیں وقلیل ما ہم اللھم اجعلنا من القلیل، اور ایک وجہ یہ بھی ہے کہ احسان صفات افعال سے ہے یا شرائط سے، اور صفت اور شرط کا درجہ متاخر ہے موصوف سے اور مشروط کے درجہ سے قولہ فرمایا آپ نے جس سے تم پوچھتے ہو اسے کچھ زیادہ علم نہیں آہ اس سے معلوم ہوا کہ مسئول اور مفتی کو ضرور ہے کہ جو چیز اسے معلوم نہ ہو تو لا اعلم ولا ادری کہہ دے اور اس میں شرماوے نہیں۔ اور یہ خیال نہ کرے کہ میری کسر شان ہو گی بلکہ اس سے اور اس کا ورع و تقویٰ اور محتاط ہونا لوگوں میں ظاہر ہو گا اسی لیے کہا گیا ہے کہ لا ادری نصف العلم اور یہ سوال جبرئیل کا اس نظر سے نہ تھا کہ لوگ اس کے وقت کو جان لیں بلکہ اس مقصود کے لیے تھا کہ لوگ اس کا وقت پوچھنے سے باز رہیں۔ چنانچہ یہ سوال وجواب حضرت عیسیٰ اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درمیان میں ہو چکا تھا مگر فرق اتنا تھا کہ وہاں جبرئیلؑ مسئول عنہ تھے اور یہاں سائل اور جبرئیلؑ نے بھی وہی جواب دیا تھا جو آنحضرت ﷺ نے ان کو دیا اور اس میں عجیب لطف ہوا کہ لبیب ذکی پر پوشیدہ نہیں ہے۔ قولہ فما امارتہا، بعضی روایتوں میں امارات کا لفظ ہے اور بعضی میں اشراط کا امارات جمع ہے امارت کی، امارت باثبات ہا و حذف ہا بمعنی علامت ہے اور اشراط جمع ہے شرط کی وہ بھی بمعنی علامت ہے مگر یہاں امارت سے امارات وسطی قیامت مراد ہیں کہ مقدمہ قیامت اور مقارن اس کے ہیں۔ قولہ ان تلد الامۃ ربتہا، بعضی روایتوں میں ربہا آیا ہے بغیر تا کے اور رب کے معنی سید اور ربۃ کے معنی سیدہ یعنی جنے گی لونڈی اپنی بی بی اور مالکہ کو یا اپنے میاں اور مالک کو چنانچہ بعضی روایتوں میں بعلہا ہے اور بعل سے مراد بھی سید اور مالک ہے اور یہ کنایہ ہے کثرت اولاد سراری سے، کہ جب لونڈیوں سے اولاد ہوگی تو ماں ان کی گویا اولاد کی لونڈی ہے اس لئے کہ ملک ہے ان کے باپ کے۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ سلاطین اکثر کنیز زادے ہوں گے کہ ان کی ماں ان کی رعیت ہوگی اور وہ اس کے حاکم اور سید۔ اور بعضوں نے کہا مراد اس سے فساد حال ہے اور کثرت بیع امہات اولاد کہ آخر ام ولد بکتے بکتے اپنی اولاد کے ملک میں آجا دے گی اور وہ نہ جانے گا کہ یہ میری ماں ہے تاکہ اس کی تعظیم و تکریم کرے۔ اور بعضوں نے کہا کہ مراد اس سے کثرت عقوق ہے یعنی اولاد ماں سے ایسا معاملہ کرے گی اور کام خدمت لے گی کہ جیسے لونڈیوں سے لیتے ہیں۔ اور نووی نے فرمایا ہے کہ اس حدیث میں دلیل نہیں ہے جواز بیع پر ام ولد کے اور نہ اس کے منع پر، اور لطف یہ ہے کہ دو بڑے کبار علماء نے اس سے استدلال کیا ہے ایک نے جواز پر اور ایک نے منع پر۔ قولہ اور یہ کہ دیکھے گا تو ننگے پیر برہنہ تن کو الخ مراد اس سے ارتفاع اسافل ہے اور تمول اراذل کہ کمینے لوگ اور خبیث امیر ہوں گے اور رئیس، چنانچہ شاعر عرب نے کہا ہے شعر اذا التحق الاسافل بالاعالی ؞ فقد طابت منادمۃ المنایا ؞ اور اس قول میں حضرت کے اخبار ہے انتشار اسلام سے اور استیلاء اہل اسلام سے کہ وہ غالب ہوں گے ملکوں پر اور قید کریں گے کفار کی عورتوں کو اور کثرت سے ہوگی ان کی اولاد قولہ سکھلانے کا تم کو دین تمہارا، اس سے معلوم ہوا کہ لفظ دین کا شامل ہے اسلام و ایمان و احسان کو، جیسا کہ ہم نے تصریح کی ہے مقدمہ میں۔ اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ جبرئیل جب میرے پاس آئے ہیں میں نے ان کو پہچانا ہے مگر اس بار کہ نہ پہچانا میں نے ان کو مگر جب پیٹھ پھیری انہوں نے رد ھذا آخر ما اردنا ایرادہ فی شرح ھذا الحدیث والتقطنا کلہ من النووی والقسطلانی ۱۲

بَابُ مَا جَآءَ فِي إِضَافَةِ الْفَرَآئِضِ إِلَى الْإِيْمَانِ

باب اس بیان میں کہ فرائض ایمان میں داخل ہیں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا إِنَّا هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيْعَةَ وَلَسْنَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذُهُ عَنْكَ وَنَدْعُوْا إِلَيْهِ مَنْ وَرَآءَنَا فَقَالَ اٰمُرُكُمْ

روایت ہے ابن عباس رض سے کہا کہ آئے قاصد عبد القیس کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ ہمارے آپ کے درمیان یہ قبیلہ ہے ربیعہ کہ اس کے سبب سے ہم ہمیشہ حاضر نہیں ہو سکتے آپ کی خدمت میں مگر حرام کے مہینوں میں یعنی اشہر حج میں کہ عرب ان دنوں کسی کو لوٹتے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِاَرْبَعٍ اَلْاِیْمَانُ بِاللّٰہِ ثُمَّ فَسَّرَھَا لَھُمْ شَھَادَۃُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَاِقَامُ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَآءُ الزَّکٰوۃِ وَاَنْ تُؤَدُّوْا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ۔

مارتے نہ تھے۔ سو آپ حکم کر دیجئے ہم کو ایسی چیز کا کہ ہم اس پر عمل کریں اور ترغیب و تحریص کریں اس کی اور لوگوں کو اپنے سوا سو فرمایا آپ نے کہ میں تم کو حکم کرتا ہوں چار چیزوں کا، اول ایمان لانا اللہ تعالیٰ پر اور تفسیر کی آپ نے ایمان کی کہ ایمان گواہی دینا ہے اس امر کی کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ کے، اور میں رسولؐ ہوں اللہ تعالیٰ کا۔ اور قائم کرنا نماز کا اور ادا کرنا زکوٰۃ کا اور یہ کہ دو تم خمس غنیمت سے، یعنی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تفسیر ایمان کی ان عملوں سے کی۔

ف روایت کیا ہم سے قتیبہ نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ابی حمزہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو جمرہ ضبعی کا نام نصر بن عمران ہے اور روایت کیا شعبہ نے ابی جمرہ سے بھی اور زیادہ کیے اس میں یہ لفظ اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِیْمَانُ شَھَادَۃُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ یعنی کیا تم جانتے ہو کیا ہے ایمان، گواہی دینا کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ کے اور میں رسولؐ ہوں اللہ کا۔ پھر ذکر کیا آخر حدیث تک سُنا میں نے قتیبہ سے کہ وہ فرماتے تھے نہیں دیکھا میں نے مثل ان چار فقہاء بزرگ کے کسی کو مالک بن انس اور لیث بن سعد اور عباد بن عباد مہلبی اور عبدالوہاب ثقفی کہا قتیبہ نے اور راضی تھے ہم اس پر کہ ہر دن لوٹیں ہم عباد بن عباد کی پاس سے دو ہی حدیث سن کر اور عباد بن عباد اولاد سے ہیں مہلب بن ابی صفرہ کی مترجم غرض مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی اسبات سے یہ ہے کہ اعمال ایمان میں داخل ہیں اور یہی مذہب صحیح ہے۔ چنانچہ بخاری نے تعریف ایمان میں فرمایا ہے الایمان قول وفعل و یزید وینقص اور حاکم کے نزدیک یہ لفظ ہیں الایمان قول و عمل و یزید و ینقص اور ایسا ہی نقل کیا اللالکائی نے "کتاب السنہ" میں شافعی اور احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ سے بلکہ قائل ہیں اس کے اصحابؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے عمر بن الخطاب اور علی بن ابی طالب اور ابن مسعود اور معاذ بن جبلؓ اور ابو الدرداءؓ اور ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ اور عمارؓ اور ابو ہریرہؓ اور حذیفہؓ اور عائشہؓ وغیرہم اور تابعین سے کعب احبار اور عروہ اور طاؤس اور عمر بن عبدالعزیزؒ وغیرہم اور روایت کیا اللالکائی نے بسند صحیح بخاری سے کہ فرمایا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہ ملاقات کی میں نے ہزار مردوں سے زیادہ علماء امصار اور فقہائے دیار سے پھر ایک کو بھی نہ دیکھا میں نے کہ وہ اختلاف کرتا ہو اس قول میں کہ ایمان قول ہے اور عمل ہے اور زیادہ ہوتا ہے اور کم ہوتا ہے اور لیکن مالک نے جو توقف کیا ہے اس کے نقصان میں تو فقط اس خیال سے کہ کوئی ان پر موافقت خوارج کی تہمت نہ لگادے اور یہ نہ سمجھے کہ وہ موافق خوارج ہیں۔ اور استدلال کیا ہے بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے زیادت ایمان پر کتنی ہی آیتوں سے، چنانچہ فرمایا اللہ سبحانہ نے سورہ فتح میں لِیَزْدَادُوْٓا اِیْمَانًا مَّعَ اِیْمَانِھِمْ اور سورہ کہف میں وَزِدْنٰھُمْ ھُدًی ہے اور سورہ مریم میں وَیَزِیْدُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اھْتَدَوْا ھُدًی اور سورہ مدثر میں وَیَزْدَادَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِیْمَانًا اور سورہ برات میں اَیُّکُمْ زَادَتْہُ ھٰذِہٖٓ اِیْمَانًا فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْھُمْ اِیْمَانًا اور آل عمران میں فَاخْشَوْھُمْ فَزَادَھُمْ اِیْمَانًا اور سورہ احزاب میں وَمَا زَادَھُمْ اِلَّآ اِیْمَانًا وَّتَسْلِیْمًا۔ پھر اگر کوئی معترض ہو اور کہے کہ ایمان تصدیق باللہ کا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام ہے اور تصدیق بالرسولؐ کا، اور تصدیق ایک شئے واحد ہے کہ متجزی نہیں ہوتی۔ پس اس میں زیادت اور نقصان کیونکر جائز ہوگا۔ جواب دیا جاوے گا کہ درصورتیکہ قول اور فعل تعریف ایمان میں داخل ہوں۔ پس زیادتی اس کی اظہر من الشمس ہے کہ اعمال حسنہ جتنے بڑھتے جاویں گے ایمان بڑھتا جاوے گا۔ اور درصورتیکہ قول و فعل اس میں داخل نہ ہوں تب بھی کمی بیشی اس کی مشاہدہ میں آتی ہے اس لیئے کہ ہر ایک جانتا ہے کہ جو تصدیق اس کے قلب میں ہے وہ کم و بیش ہوتی رہتی ہے اس طرح پر کہ بعض احیان میں یقین اور اخلاص قلب میں زیادہ معلوم ہوتا ہے اور توکل مسبب الاسباب پر زیادہ ہو جاتا ہے۔ اور آخرت گویا سامنے نظر آتی ہے۔ چنانچہ محافل علماء اور صلحاء میں اس کا مشاہدہ کیا جاتا ہے اور بعض اوقات میں بحسب ظہور براہین و سطوعِ دلائل مزید یقین ہوتا ہے اور بعض احیان میں کم۔ اسی جگہ سے معلوم ہؤا کہ ایمان صدیقین کا اقوی ہے ایمان غیر سے اور اس مضمون پر حدیث حنظلہ دال ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ یا رسول اللہ جب ہم آپؐ کی خدمت میں ہوتے ہیں گویا آخرت کو دیکھتے ہیں پھر جب اپنے اموال و اولاد میں مشغول ہو جاتے ہیں وہ تصدیق نہیں پاتے۔ اور وہ یقین اپنے دلوں میں مشاہدہ نہیں فرماتے۔ اور اسی پر مبنی ہے محققین اشاعرہ کا یہ قول کہ نفس تصدیق کم و بیش نہیں ہوتی مگر ایمان شرعی کم و بیش ہوتا ہے بزیادت و کمی ثمرات اس کی کے کہ وہ اعمال ہیں۔ اور اس تقریر سے حاصل ہوتی ہے توفیق ظواہر نصوص میں جو دال ہیں زیادت پر، اور اقاویل سلف میں اور اصل وضع لغوی میں اور اکثر متکلمین کے قول ہیں ہاں البتہ زیادتی قوت اور ضعف کی راہ سے اور اجمال و تفصیل کے راہ سے اور تعدد کی راہ سے باعتبارِ کثرت افراد مسلمین کے مسلم الطرفین ہے اور پسند کیا اس تقریر کو نووی نے، اور منسوب کیا علامہ تفتازانی نے شرح عقائد نسفی میں اس قول کو طرف بعض محققین کے اور مواقف میں کہا کہ یہی حق ہے اور انکار کیا اکثر متکلمین نے اور حنفیہ نے، اور کہا انہوں نے کہ اگر یہ قول قبول نہ کیا جاوے تو لازم آتا ہے شک در کفر، یعنی جب تصدیق کم ہو جاوے تو منجر ہو طرف شک کے اور وہ کفر ہے اور جواب دیا آیات وغیرہ کا جیساکہ نقل کیا ہے انہوں نے اپنے امام سے کہ زیادت ایمان کی مخصوص تھی آں حضرتؐ کی زبان مبارک کے ساتھ اس لیئے کہ ہمیشہ فرائض و احکام وہاں زیادہ ہوتے تھے۔ پھر جو فرض زیادہ ہوتا تھا اس پر وہ لوگ ایمان لاتے تھے پس یہی زیادتی ایمان تھی اور بعد آپ کے یہ ممکن نہیں۔ حاصل اس کا یہ ہے کہ زیادتی ایمان بزیادتی مایجب بہ الایمان تھی اور یہ اس زمانے کے سوا متصور نہیں مگر اس میں نظر ہے اس لیئے کہ اطلاع تفاصیل فرائض پر ممکن ہے۔ غیر زمان مبارک میں اور ایمان واجب ہے اجمالاً اس چیز میں کہ جو معلوم ہے اجمالاً اور واجب ہے تفصیلاً اس چیز میں کہ جو معلوم ہے تفصیلاً اور یہ امر پوشیدہ نہیں کہ تفصیلی زیادہ ہے اجمالی سے، پس ممکن ہوئی زیادتی ایمان کی بعد زمانہ مبارک کے بھی مثلاً ایک شخص امی ایمان لایا۔ اجمالاً اور بعد اس کے تحصیل علم میں مشغول ہؤا اور وہ اجمال روز بروز تفصیل سے منشرح ہوتا رہا اور ایمان تفصیلی حاصل ہوتا رہا۔ پس یہ زیادتی ہے اصل ایمان کی اور انکار اس کا انکار بدیہی ہے (قسطلانی مع شئے زائد)

بَابُ فِي اسْتِكْمَالِ الْإِيْمَانِ وَالزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ

باب استکمال ایمان اور زیادت اور نقصان کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کامل تر مؤمنین میں ایمان کی رو سے اچھے خلق والا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَ اَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهٖ ۔ ہے اور اپنے اہل سے نرمی کرنے والا۔

ف اس باب میں ابی ہریرہ رضہ اور مالکؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور نہیں جانتے ہم کہ ابی قلابہ کو سماع ہو حضرت عائشہ رضہ سے اور روایت کی ہے ابی قلابہ نے عبداللہ بن یزید سے جو کہ رضیع ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے۔ وہ روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ رضہ سے اس روایت کے سوا اور روایتیں اور ابوقلابہ کا نام عبداللہ بن زید جرمی ہے۔ روایت کی ہم سے ابن ابی عمرو نے، انہوں نے سفیان سے، کہا سفیان نے کہ ذکر کیا ایوب سختیانی نے ابوقلابہ کا۔ اور کہا واللہ وہ فقہائے ذوی الالباب سے تھے۔ مترجم یہ حدیث دال ہے کمال ایمان پر، اور جس میں کمال ہوتا ہے اس میں نقصان بھی راہ پاتا ہے اور یہی مقصود ہے مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَوَعَظَهُمْ ثُمَّ قَالَ یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنَّکُنَّ اَکْثَرُ اَهْلِ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِنْهُنَّ وَلِمَ ذَاکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِکَثْرَةِ لَعْنِکُنَّ یَعْنِیْ وَکُفْرِکُنَّ الْعَشِیْرَ قَالَ وَمَا رَاَیْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِیْنٍ اَغْلَبَ لِذَوِی الْاَلْبَابِ وَذَوِی الرَّاْیِ مِنْکُنَّ قَالَتِ امْرَاَةٌ وَمَا نُقْصَانُ عَقْلِهَا وَدِیْنِهَا قَالَ شَهَادَةُ امْرَاَتَیْنِ مِنْکُنَّ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ وَنُقْصَانُ دِیْنِکُنَّ الْحَیْضُ فَتَمْکُثُ اِحْدٰکُنَّ الثَّلٰثَ وَالْاَرْبَعَ لَا تُصَلِّیْ ۔

روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا لوگوں پر اور نصیحت کی ان کو، پھر فرمایا اے گروہ عورتوں کے صدقہ دو کہ تم اکثر اہل نار ہو، عرض کی ایک عورت نے ان میں سے اور کیوں ہے یہ یا رسولؐ اللہ، فرمایا بسبب کثرت لعن تمہارے کے یعنی اور ناشکری کرتی ہو تم شوہر کی اور فرمایا میں نے نہ دیکھا کسی ناقص عقل ناقص دین والی کو کہ غالب ہو جاتی ہو عقلمندوں پر اور ہوشیار لوگوں پر تم سے زیادہ، پھر عرض کی ایک عورت نے ان میں سے کہ کیا ہے نقصان عورتوں کی عقل کا فرمایا دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہے یعنی یہ نقصان ہے اس کی عقل کا اور نقصان ان کے دین کا حیض ہے کہ جب حائضہ ہوتی ہے رک جاتی ہے ایک تم میں کی تین یا چار دن کہ نماز نہیں پڑھتی۔

ف اس باب میں ابی سعید اور ابن عمر رضہ سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ بَابًا فَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِیْقِ وَاَرْفَعُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔

روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایمان کے ستتر پر کئی باب ہیں سوا ادنیٰ باب دور کرنا اذیٰ کا ہے راہ سے اور اعلیٰ باب قول لا الٰہ الا اللہ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی سہیل بن ابی صالح نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابی صالح سے، انہوں نے ابی ہریرہ رضہ سے، اور روایت کی عمارہ بن غزیہ نے یہ حدیث ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ رضہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے ایمان کے چونسٹھ باب ہیں۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث قتیبہ نے، انہوں نے بکر بن مضر سے، انہوں نے عمارہ سے جو بیٹے غزیہ کے ہیں انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابی ہریرہ رض سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے متر جم اس حدیث سے مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے استدلال کیا کہ ایمان ذی اجزاء شئے ہے اور جو ذی اجزاء ہو اس میں باجتماع اجزاء تکمیل اور بہ تنقیص اجزاء نقص راہ پاتا ہے پس ایمان کی زیادتی وکمی بیشی ثابت ہوئی وذلک المقصود۔ قولہ بضع وسبعون آہ بضع بکسر موحدہ وقد تفتح فرانے کہا ہے کہ خاص ہے ساتھ عشرات کے تسعین تک، سونہ کہا جاوے گا بضع ومأتہ اور نہ بضعٌ والفٌ۔ اور قاموس میں ہے کہ بضع مابین ثلاث وتسع ہے یا خمس یک یا واحد سے چار تک یا چار سے نو تک، یا مراد اس سے سات ہیں اور جب متجاوز ہوا عشر سے گیا بضع سو نہیں کہا جاتا بضع وعشرون اور دوسرا قول یہ ہے کہ کہا جاتا ہے مگر مذکر میں بہا اور مؤنث میں بے ہا کے، سو کہے گا تو بضعۃ وعشرون رجلاً و بضع وعشرون امرأۃ اور اس کا عکس نہیں ہوتا (قسطلانی) اور مسلم میں سہیل بن ابی صالح نے عبداللہ بن دینار سے بضع وسبعون اور بضع وستون برسبیل شک روایت کیا ہے، اور اصحاب سنن ثلثہ نے ان کے طریق سے بضع وسبعون بغیر شک کے روایت کیا ہے۔ اور بیہقی نے روایت بخاری کو ترجیح دی ہے اس لیے کہ سلیمان نے بغیر شک کے بضع وستون روایت کیا ہے اور ترجیح اس طرح بھی ہے کہ وہ متیقن ہے اور ماعدا اس کا بضع وسبعون مشکوک ہے اور بیہقی کی ایک کتاب ہے شعب الایمان کہ اس میں ایمان کے شعبوں کا بیان ہے اور وہ نہج پر منہاج کے تالیف ہوئی ہے اور منہاج ایک عمدہ کتاب ہے ابی عبداللہ حلیمی کی کہ وہ امام ہیں شافعیوں کے، قاضی عیاض نے کہا ہے کہ بضع اور بضعۃ بفتح با اور بکسر با دونوں ہے عدد میں بخلاف بضعۃ اللحم کے کہ وہ بالفتح ہے لاغیر امام حافظ ابو حاتم بن حبان سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا تتبع کیا میں نے طاعات کا تو وہ بہت ہو جاتے تھے پھر رجوع کی میں نے سنن کی طرف اور گنا ان طاعتوں کو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنہیں ایمان سے شمار کیا ہے تو وہ گھٹ جاتی تھیں بضع وسبعین سے، پھر ڈھونڈھا میں نے قرآن سے اور قرأت کی اس کی تدبر سے اور گنا ان طاعتوں کو کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان کو ایمان سے تو وہ گھٹ جاتی تھیں بضع وسبعین سے پس ملا میں نے سنن پر سے ان چیزوں کو کہ گنا ان کو حضرت نے ایمان سے ساتھ طاعت قرآن کے اور گرایا مکرر ان کو پس وہ سنتر پر گئے نہ بڑھے اس سے نہ گھٹے سو یقین کر لیا میں نے کہ یہی مراد ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ذکر کیا ابو حاتم نے ان سب کو کتاب وصف الایمان میں (نووی)

بَابُ مَاجَآءَ الْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ

باب اس بیان میں کہ حیا ایمان سے ہے۔

عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ۔

روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک مرد پر اور وہ منع کر رہا تھا اپنے بھائی کو حیا سے، سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حیا تو ایمان میں داخل ہے یعنی منع کرنا اس سے بے محل ہے

ف کہا احمد بن منیع نے اپنی حدیث میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک مرد کو کہ وہ منع کر رہا تھا اپنے بھائی کو حیا سے الحدیث، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں ابی ہریرہ رض سے بھی روایت ہے۔

مترجم مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے استدلال کیا اس حدیث سے اس پر کہ اعمال داخل ایمان ہیں چنانچہ حیا کہ ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمل ہے اس کو آں حضرتؐ نے ایمان سے فرمایا پس اور افعال بھی اسی طرح اس میں داخل ہوئے ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آئے گی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي حُرْمَةِ الصَّلٰوةِ

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَصْبَحْتُ يَوْمًا قَرِيْبًا مِّنْهُ وَنَحْنُ نَسِيْرُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُّدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِيْ عَنِ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَأَلْتَنِيْ عَنْ عَظِيْمٍ وَإِنَّهُ لَيَسِيْرٌ عَلٰى مَنْ يَّسَّرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى أَبْوَابِ الْخَيْرِ الصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ قَالَ ثُمَّ تَلَا تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ حَتّٰى بَلَغَ يَعْمَلُوْنَ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ كُلِّهٖ وَعَمُوْدِهٖ وَذِرْوَةِ سَنَامِهٖ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَأَخَذَ بِلِسَانِهٖ قَالَ كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَإِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهٖ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا مُعَاذُ وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ أَوْ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ۔

باب فضیلت میں نماز کے۔

روایت ہے معاذ بن جبلؓ سے کہا انہوں نے کہ تھا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں سو صبح کو ایک دن میں قریب تھا حضرتؐ کے، اور ہم سب لوگ چلے جاتے تھے سو میں نے عرض کی، یا رسول اللہ خبر دیجئے مجھے ایسے عمل کی کہ داخل کرے مجھے وہ جنت میں اور دور کرے مجھے دوزخ سے، فرمایا آپؐ نے تم نے بڑی بات پوچھی اور وہ آسان ہے جس پر اللہ آسان کرے عبادت کرے تو اللہ کی۔ اور شریک نہ کرے اس کا کسی کو اور قائم کرے تو نماز کو، اور ادا کرے تو زکوٰۃ کو اور روزے رکھے تو رمضان کے، اور حج کرے تو بیت اللہ کا پھر فرمایا آپؐ نے کیا خبر نہ دوں میں تجھ کو خیر کے دروازوں کی، روزہ سپر ہے صدقہ بجھاتا ہے گناہوں کو جیسا کہ پانی بجھاتا ہے آگ کو، اور نماز مرد کی رات کے بیچ میں یعنی یہ بھی اور خیر ہے۔ پھر پڑھی آپؐ نے یہ آیت تتجافی سے یعملون تک، پھر فرمایا کیا نہ خبر دوں میں تجھ کو راس الامر کی اور اس کی عمود اور ذروہ سنام کی، عرض کی میں نے کیوں نہیں اے رسول اللہ تعالیٰ کے فرمایا آپؐ نے راس الامر تو اسلام ہے اور عمود اس کا نماز اور ذروہ سنام اس کا جہاد ہے۔ پھر فرمایا آپؐ نے کیا خبر نہ دوں میں ان سب کے جڑ کی، کہا میں نے کیوں نہیں اے رسول اللہ کے، کہا راوی نے سو پکڑی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان اور فرمایا روک رکھ اس کو اپنے اوپر، سو عرض کی میں نے اے نبی اللہ کے کیا ہم پکڑے جائیں گے اپنی باتوں پر بھی جو کرتے ہیں، فرمایا آپؐ نے روئے تجھ پر تیری ماں اے معاذ کیا اور کوئی چیز گراتی ہے لوگوں کو دوزخ میں ان کے مونہوں کے بل یا ان کے نتھنوں کے بل سوا حصائد لسان ان کے کے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

مترجم قولہ خیر کے دروازوں کی کہ خیر اس راہ سے داخل ہو اور اپنے بجالانے والے کو موفق بخیر کرے یا اس کے فاعل ان کے افعال کی برکت سے ارباب خیر میں داخل ہو۔ قولہ روزہ سپر ہے۔ یعنی روزہ رکھنے سے آدمی گناہ سے بچتا ہے اس لیے کہ اکثر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گناہ بنی آدم کے شہوت اور غضب سے ہوتے ہیں اور روزے سے دونوں کا زور گھٹ جاتا ہے۔ پس گویا وہ سپر ہے دنیا میں آفات شہوت و غضب سے اور آخرت میں عذاب رب سے۔ قولہ پھر پڑھی آپؐ نے یہ آیت تتجافی سے یعملون تک، پوری آیت یہ ہے تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ یعنی الگ رہتی ہیں ان کی کروٹیں اپنے سونے کی جگہ سے، پکارتے ہیں اپنے رب کو ڈر سے اور لالچ سے اور ہمارا دیا کچھ خرچ کرتے ہیں۔

ف اللہ سے لالچ بُرا نہیں نہ اس سے ڈر اور اس واسطے بندگی کرے تو قبول ہے، ڈر اور لالچ دنیا کا ہو یا آخرت کا اگر کسی اور کے خوف و رجا سے بندگی کرے تو ریا ہے کچھ قبول نہیں ۱۲ (موضح القرآن) سو کسی جی کو معلوم نہیں جو چھپا دھرا ہے ان کے واسطے ٹھنڈک سے آنکھوں کے بدلا اس کا جو کرتے تھے۔

ف اور مفسرین کا اختلاف ہے کہ مراد اس آیت سے کیا ہے۔ چنانچہ انسؓ نے کہا کہ یہ آیت ہمارے درمیان معشر انصار میں اتری ہے کہ ہم مغرب پڑھ کر مسجد میں حاضر رہتے تھے گھر نہ جاتے تھے یہاں تک کہ عشاء پڑھ لیتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ، اور انسؓ سے یہ بھی ہے کہ یہ ان صحابہؓ کے حق میں نازل ہوئی ہے جو مغرب سے عشاء تک نماز پڑھتے رہتے تھے، اور یہی قول ہے ابوحازم اور محمد بن منکدر کا کہ ان دونوں نے کہا ہے کہ مراد اس سے صلوٰۃ اوابین ہے۔ اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ملائکہ گھیر لیتے ہیں ان کو جو نماز پڑھتے رہتے ہیں مغرب اور عشاء کے درمیان، اور وہ صلوٰۃ اوابین ہے۔ عطاء نے کہا یہ لوگ ہیں کہ نہیں سوتے جب تک کہ عشاء نہیں پڑھ لیتے۔ ابی درداءؓ اور ابی ذرؓ اور عبادہ بن صامتؓ نے کہا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ جو عشاء اور صبح کی نماز باجماعت ادا کرتے ہیں چنانچہ مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جس نے عشاء کی نماز باجماعت پڑھی گویا نصف شب جاگا۔ اور جس نے صبح کی نماز باجماعت ادا کی گویا ساری رات عبادت میں جاگا مگر ان سب قولوں میں مشہور وہی قول ہے جس پر حدیث باب دال ہے۔ اور وہی قول ہے حسنؒ اور مجاہدؒ اور مالکؒ اور اوزاعیؒ کا اور ایک جماعت مفسرین کا، اس کے بعد بغوی نے ذکر کیا حدیث باب کو، اور پھر کہا روایت ہے ابی امامہ باہلی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم پکڑو تم قیام لیل کو کہ وہ داب ہے اگلے صالحوں کا اور موجب قربت ہے تمہارے رب کی طرف اور مکفر ہے سیئات کا اور روکنے والا ہے گناہ سے، اور کہا روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تعجب کیا ہمارے رب نے دو مردوں پر، ایک وہ مرد کہ اٹھا اپنے بچھونے اور لحاف سے اپنے محبوب و اہل کے درمیان سے نماز کی طرف، سو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ دیکھو میرے بندے کی طرف کہ اٹھا اپنے بچھونے اور بستر سے اپنے محبوب اور اہل کے درمیان سے طرف نماز کی برابر رغبت طرف اس چیز کی جو میرے پاس ہے یعنی جنت اور دیدار الٰہی سے اور خوف سے اس چیز کے کہ نزدیک میرے ہے یعنی دوزخ اور عذاب حشر وغیرہ سے۔ دوسرے وہ مرد کہ لڑا اللہ کی راہ میں اور شکست کھا گئے رفیق اس کے، سو جانا اس نے اور خیال کیا جو عذاب ہے بھاگ جانے میں اور ثواب ہے لوٹ جانے میں، سو لوٹا اور لڑا کافروں سے یہاں تک کہ بہا دیا گیا خون اس کا، سو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے کہ دیکھو میرے بندے کو لوٹا رغبت کر کے اس کی طرف جو میرے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس ہے یعنی ثواب شہادت سے اور خوف کر کے اس چیز سے کہ جو میرے پاس ہے عذاب سے، یہاں تک کہ بہا دیا گیا خون اس کا، اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے افضل صیام بعد رمضان کے شہر اللہ المحرم ہے اور افضل صلوٰۃ بعد فریضہ کی صلوٰۃ اللیل ہے۔ (البغوی رحمۃ اللہ)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الرَّجُلَ یَتَعَاھَدُ الْمَسْجِدَ فَاشْھَدُوْا لَہٗ بِالْاِیْمَانِ فَاِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَی الزَّکٰوۃَ الْاٰیۃَ۔

روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھو تم کسی مرد کو کہ خدمت کرتا ہے مسجد کی حاضر باشی اور صفائی اور جاروب کشی وغیرہ سے تو گواہی دو اس کے لیے ایمان کی، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بے شک آباد کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو وہ لوگ جو ایمان لائے اللہ پر اور پچھلے دن پر اور قائم کی جنہوں نے نماز اور دی زکوٰۃ۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم آیت مبارک اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَی الزَّکٰوۃَ وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہَ فَعَسٰی اُولٰٓئِکَ اَنْ یَّکُوْنُوْا مِنَ الْمُھْتَدِیْنَ۔ سورۂ برأت میں ہے یعنی آباد نہیں کرتے ہیں اللہ کی مسجدوں کو مگر جو ایمان لائے اللہ پر اور پچھلے دن پر اور قائم رکھی نماز اور دیا کیے زکوٰۃ اور نہ ڈرے سوا اللہ کے کسی سے، سو یقین ہے کہ وہ ہوویں ہدایت پائے ہوؤں سے انتہیٰ بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عسٰی اللہ تعالیٰ کی جانب سے یقینی ہے پس وہ لوگ مہتدین میں سے ہیں یقیناً اور مستمسک ہیں طاعت الٰہی کے ساتھ تحتماً کہ آخر کار اس کا جنت ہے پھر اس کے بعد حدیث باب نقل فرمائی پھر فرمایا روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صبح کو چلا مسجد کو یا شام کو تیار کرے گا اللہ تعالیٰ مہمانی اس کی جنت سے صبح اور شام۔ اور محمود بن لبید سے روایت ہے کہ ارادہ کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مسجد بنانے کا اور لوگوں نے مکروہ جانا اس کو، اور دوست جانا اس کو اپنی حالت پر چھوڑ دیں اور مراد اس سے ظاہراً مسجد نبوی ہے سو فرمایا آپ نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جو بناوے اللہ تعالیٰ کے لیے ایک مسجد بناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک گھر اسی نقشے کا جنت میں (انتہیٰ ماقال سیدنا و شیخنا البغوی رحمۃ اللہ علیہ۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَرْکِ الصَّلٰوۃِ

باب ترک صلوٰۃ کی وعید میں

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَ الْکُفْرِ وَالْاِیْمَانِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ

روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کفر میں اور ایمان میں ترک صلوٰۃ کا فرق ہے یعنی ادا اس کا ایمان ہے اور ترک اس کا قریب الکفر۔

عَنِ الْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ قَالَ بَیْنَ الْعَبْدِ وَبَیْنَ الشِّرْکِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ۔

اور باسناد حدیث اول مروی ہے اعمش سے کہ فرمایا آپ نے بندہ کے اور کفر یا شرک کے درمیان ترک صلوٰۃ کا فرق ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف یہ حدیث حسن ہے اور ابوسفیان کا نام طلحہ بن نافع ہے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ الْعَبْدِ وَبَیْنَ الْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ۔

ترجمہ اوپر کی حدیث کے موافق ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالزبیر کا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعَھْدُ الَّذِیْ بَیْنَنَا وَبَیْنَھُمُ الصَّلٰوۃُ فَمَنْ تَرَکَھَا فَقَدْ کَفَرَ۔

روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ عہد کہ ہمارے اور کافروں کے درمیان میں ہے نماز ہے، پھر جس نے اسے چھوڑ دیا وہ کافر ہوگیا۔

ف اس باب میں انسؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ کَانَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرَوْنَ شَیْئًا مِّنَ الْاَعْمَالِ تَرْکُہٗ کُفْرٌ غَیْرَ الصَّلٰوۃِ۔

روایت ہے عبداللہ بن شقیق عقیلی سے کہ اصحاب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی چیز کے ترک کو اعمال میں سے کفر نہ جانتے تھے سوا نماز کے۔

بَابُ حَلَاوَۃِ الْاِیْمَانِ

باب حلاوتِ ایمان کے بیان میں

عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ذَاقَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ مَنْ رَضِیَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا۔

روایت ہے عبداللہ بن عبدالمطلب سے کہ انہوں نے سنا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے چکھا مزا ایمان کا اس شخص نے کہ راضی ہو اللہ کو رب ٹھہرا کر اور اسلام کو دین قرار دے کر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی جان کر۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم تفسیر اس کی آگے آتی ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ مَّنْ کُنَّ فِیْہِ وَجَدَ بِھِنَّ طَعْمَ الْاِیْمَانِ مَنْ کَانَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَاھُمَا وَ اَنْ یُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ وَ اَنْ یَّکْرَہَ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْکُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْقَذَہُ اللّٰہُ مِنْہُ کَمَا یَکْرَہُ اَنْ یُّقْذَفَ فِی النَّارِ۔

روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں جس میں ہوں گی پاوے گا وہ ان کے سبب سے مزہ ایمان کا۔ ایک یہ کہ اللہ و رسول دوست ہوں اس کی طرف ماسوا ان کے سے، اور دوسرے یہ کہ جسے دوست رکھے نہ دوست رکھے مگر اللہ کے واسطے، اور تیسرے یہ کہ مکروہ جانے کفر میں گرنے کو بعد اس کے کہ نکالا اس کو اور بچایا اس کو اللہ نے جیسا کہ مکروہ جانتا ہے آگ میں گرنے کو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا اس کو قتادہ نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مترجم یہ دونوں حدیثیں اصول ایمان سے ہیں اور مذکور ہے ان میں کمال ایمان کا اور مراد طعم ایمان سے حلاوت اور شیرینی ہے ایمان کی یعنی متلذذ ہونا طاعات سے اور لذت روحانی پانا مناجات سے اور راضی ہونا تحمل مشاق پر اللہ کی رضامندی اور خوشنودی میں ایثار کرنا رضائے الٰہی کا عرض دنیا پر اور مراد محبت خدا و رسولؐ سے اطاعت اور فرمان برداری ان کی ہے اور ترک کرنا مخالفت کا اور علامات اس محبت کی مکروہ جاننا افعال کفر کا اور حُبّ فی اللہ اور بغض فی اللہ اور راضی رہنا اس کی تقدیر پر اگرچہ ناگوار ہوں نفس شقی پر اور پسند و اختیار کرنا سنتِ رسولؐ کو بدعات جہول پر اور نصرت دین اسلام کی قول و فعل و مال سے اور ذب عن الشریعۃ المقدسۃ اور علامات سے اس محبت کے ہے تخلق باخلاق رسولؐ علیہ الصلوٰۃ والسلام جود و ایثار و حلم و صبر و تواضع و شکر وغیر ذلک میں۔

بَابُ لَا يَزْنِي الزَّانِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ

باب زانی کو مومن نہ کہنے کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلٰكِنَّ التَّوْبَةَ مَعْرُوضَةٌ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں زنا کرتا ہے زانی درآنحالیکہ وہ مومن ہے۔ اور نہیں چوری کرتا ہے چور درآنحالیکہ وہ مومن ہے ولیکن توبہ مقبول ہے۔

ف اس باب میں ابن عباسؓ اور عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے اور مروی ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب زنا کرتا ہے بندہ، نکل جاتا ہے اس سے ایمان اور ہو جاتا ہے اس کے سر پر مانند چھتری کے، پھر جب نکل جاتا ہے وہ اس عمل سے لوٹ آتا ہے اس کی طرف ایمان، اور مروی ہے ابی جعفر محمد بن علی سے کہ انہوں نے کہا مراد اس حدیث سے خروج ہے زانی کا ایمان سے طرف اسلام کے اور مروی ہے کئی سندوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے زنا اور سرقہ کے باب میں کہ جو مرتکب ہو ان کا اور قائم کی جائے اس پر حد، وہ کفارہ ہو گیا اس کا یعنی باقی نہ رہا گناہ اس کا اور جو مرتکب ہو اور اللہ تعالیٰ نے اس کا پردہ ڈھانپا تو وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہے چاہے عذاب کرے اسے قیامت کے دن ہے بخش دے۔ روایت کی یہ علی بن ابی طالب اور عبادہ بن صامت اور خزیمہ بن ثابت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مترجم غرض مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کی اس تقریر سے یہ ہے کہ زانی اور سارق سے جو نام مومن کا سلب کیا گیا اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ کافر مخلد فی النار ہو جاوے جیسا معتزلہ وغیرہم کہتے ہیں بلکہ مراد اس سے نفی ہے کمال ایمان کی اور لفظ مومن علی الاطلاق دلالت کرتا ہے مومن کامل پر جیسے لفظ مولوی عالم فاضل طبیب کا، اور ابی جعفر کے قول میں تصریح ہے اسی پر اور حدیث بھی دلالت کرتی ہے اسی معنی پر چنانچہ تفصیل اس کی بخوبی اوپر گذری۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَصَابَ حَدًّا فَعُجِّلَ عُقُوبَتُهُ فِي الدُّنْيَا فَاللهُ أَعْدَلُ مِنْ أَنْ يُثَنِّيَ عَلَى عَبْدِهِ

روایت ہے ابی طالب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مرتکب ہو کسی ایسے کام کا کہ آتی اس پر حد اس کو سزا مل گئی دنیا میں یعنی جلد و قطع وغیرہ سے سو اللہ تعالیٰ عادل زیادہ ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْعُقُوبَۃَ فِی الْاٰخِرَۃِ وَمَنْ اَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَہٗ عَلَیْہِ وَعَفٰی عَنْہُ فَاللّٰہُ اَکْرَمُ مِنْ اَنْ یَّعُوْدَ فِیْ شَیْئٍ قَدْ عَفٰی عَنْہُ۔

اس سے کہ پھر دوبارہ اپنے بندے کو سزا دیوے آخرت میں اور جس نے ایسا کام کیا کہ حد اس پر آئی اور پردہ ڈھانپ دیا اس کا اللہ تعالیٰ نے اور معاف کر دیا اس کا قصور تو اللہ تعالیٰ بزرگ زیادہ ہے اس سے کہ پھر دوبارہ سزا دیوے اس قصور کی جو ایک بار معاف کر دیا۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور یہی قول ہے اہل علم کا، نہیں جانتے ہم کسی کو کہ کافر کہا ہو اس نے مرتکب زنا اور سرقہ اور شراب پینے والے کو۔

مترجم مرتکب کبائر کے باب میں یہی عقیدہ ہے اہل سُنت کا کہ وہ خارج عن الملۃ اور کافر نہیں جیسا مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اور اسی پر دلالت کرتی ہیں آیات واحادیث اور مصرحات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین قاضی عیاض نے فرمایا ہے کہ اختلاف کیا لوگوں نے حق میں عاصی کے جو اہل شہادتین میں سے ہو پس مرجئہ نے کہا ہے کہ معصیت اس کو ضرر نہیں کرتی ایمان کے ہوتے ہوئے، اور خوارج نے کہا ہے ضرر کرتی ہے یہاں تک کہ کافر ہو جاتا ہے اس کے سبب سے معتزلہ نے کہا ہے وہ خالد فی النار ہے اگر معصیت کبیرہ ہے اور نہ اس کو مومن کہیں گے نہ کافر بلکہ فاسق کہیں گے اور اشاعرہ نے کہا ہے بلکہ وہ مومن ہے اور اگر اس کا گناہ نہ بخشا جاوے تو معذب ہوگا وہ نار میں پھر نکلے گا اور داخل ہو گا جنت میں اور مراد مومن سے ناقص الایمان ہے نہ کامل غرضیکہ خروج اہل کبائر کا نار سے اہل سنت کے نزدیک ثابت ہے اور اختلاف اہل بدعت کا قابل اعتبار نہیں چنانچہ تفصیل اس کی آگے آوے گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ (نووی)

بَابُ مَا جَآءَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ۔

باب کف لسان میں مومن کے حق میں

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَہُ النَّاسُ عَلٰی دِمَآئِھِمْ وَاَمْوَالِھِمْ وَیُرْوٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ سُئِلَ اَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کامل وہ ہے کہ بچے رہیں مسلمان اس کی زبان اور ہاتھ سے، اور مومن کامل وہ ہے کہ امین سمجھیں اس کو لوگ اپنی جانوں اور مالوں کا، اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کسی نے پوچھا آپ سے کہ کون مسلمان افضل ہے تو فرمایا آپ نے جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگ بچے رہیں۔

ف روایت کی ہم سے یہ ابراہیم بن سعید جوہری نے، انہوں نے ابو اسامہ سے، انہوں نے برید بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے دادا بردہ سے، انہوں نے ابی موسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سوال کیا کسی نے آپ سے کہ کون سا مسلمان افضل ہے، فرمایا آپ نے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔ ابی موسیٰ اشعری رضؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ اور اس باب میں جابرؓ اور ابی موسےٰؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مترجم اس حدیث میں بڑی فصاحت ہے۔ گویا استدلال کیا آپؐ نے کہ مسلم کا لفظ سلامت سے نکلا ہے پھر مسلمان جس کی آفت سے سلامت رہیں وہ مسلم ہے اور ایسے ہی مومن کا لفظ امانت سے ہے، پھر جس میں امانت ہو وہ مومن کامل ہے۔ اور مخصوص کیا بیان میں ہاتھ اور زبان کو کہ اکثر ایذاء دو قسم کی ہوتی ہے فعلی یا قولی۔ پس پہلی ہاتھ سے ہے۔ دوسری زبان سے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْاِسْلَامَ بَدَأَ غَرِیْبًا وَ سَیَعُوْدُ غَرِیْبًا

باب غربت اسلام کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاِسْلَامَ بَدَأَ غَرِیْبًا وَ سَیَعُوْدُ غَرِیْبًا کَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اسلام ظاہر ہوا ہے غریب اور پھر دوبارہ عنقریب ہو جاوے گا غریب جیسا کہ پہلے ظاہر ہوا تھا۔ سو مبارک بادی ہے غرباء کو۔

ف اس باب میں سعد رضؓ اور ابن عمر رضؓ اور جابر رضؓ اور انس رضؓ اور عبداللہ بن عمر رضؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے ابن مسعود رضؓ کی روایت سے۔ اور نہیں جانتے اسے ہم مگر حفص بن غیاث کی روایت سے کہ وہ اعمش سے روایت کرتے ہیں اور ابوالاحوص کا نام عوف بن مالک بن نضلہ جشمی ہے اور منفرد ہوئے اس روایت میں حفص یعنی اور کسی نے روایت نہ کی سوا ان کے۔

عَنْ کَثِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفِ بْنِ مِلْحَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدِّیْنَ لَیَأْرِزُ اِلَی الْحِجَازِ کَمَا تَأْرِزُ الْحَیَّةُ اِلٰی جُحْرِهَا وَ لَیَعْقِلَنَّ الدِّیْنُ فِی الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْاُرْوِیَّةِ مِنْ رَأْسِ الْجَبَلِ اِنَّ الدِّیْنَ بَدَأَ غَرِیْبًا وَ یَرْجِعُ غَرِیْبًا فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ الَّذِیْنَ یُصْلِحُوْنَ مَا اَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِیْ مِنْ سُنَّتِیْ۔

بسند مذکور مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین پناہ پکڑے گا ملک حجاز کی طرف جیسا کہ سانپ پناہ پکڑتا ہے اپنے سوراخ کی طرف، اور پناہ لے گا دین ملک حجاز میں مثل پناہ لینے جنگلی بکری کے پہاڑ کی چوٹی پر، بے شک دین شروع ہوا ہے غریب اور پھر ہو جاوے گا غریب، سو مبارکبادی ہے ان غریبوں کو کہ درست کرتے ہیں اس چیز کو جسے بگاڑ دیا لوگوں نے میرے بعد میری سنت سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غریبوں سے مراد پیروان سنت ہیں کہ جو مری ہوئی سنتوں کے جاری کرنے میں جان و مال سے لگے ہوئے ہیں اور دشمنوں کی ایذاء سہتے ہیں مگر جادۂ مستقیم سنت پر رہتے ہیں، قدم ان کا احکام نبوی ﷺ پر مضبوط ہے اور دل احادیث محمدیؐ سے مربوط، واقع میں وہی عاشقان رسول ﷺ ہیں اور دشمن ان کے فاسقان بو الفضول۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابٌ فِي عَلَامَةِ الْمُنَافِقِ

باب منافق کی علامت میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ۔

روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نشانی منافق کی تین ہیں، ایک یہ کہ جب بات کرے جھوٹ کہے اور جب وعدہ کرے خلاف کرے اور جب امانت رکھی جاوے اس کے پاس خیانت کرے۔

یہ حدیث غریب ہے علاء کی روایت سے، اور مروی ہوئی ہے یہ کئی سندوں سے، ابی ہریرہ رض روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس باب میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور انس رض اور جابر رض سے بھی روایت ہے۔ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسمٰعیل بن جعفر سے انہوں نے ابی سہیل سے، انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور ابو سہیل وہ چچا ہیں مالک بن انس کے اور نام ان کا نافع بن مالک بن ابی عامر الخولانی الاصبحی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا وَإِنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا مَنْ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزیں ہیں کہ جس میں ہوں وہ منافق ہے یعنی از روے عمل کے، اور اگر اس میں ایک خصلت ہے ان چاروں میں کی تو ایک خصلت ہے اس میں نفاق کی جب تک کہ نہ چھوڑے اس کو۔ ایک یہ کہ جب بات کرے جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے خلاف کرے اور جب جھگڑا کرے تو گالیاں دے اور جب وعدہ کرے، خلاف کرے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اہل علم کے نزدیک مراد اس سے نفاق عملی ہے۔ رہا نفاق تکذیب تو وہ رسول خدا ہی کے زبان مبارک میں تھا صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کچھ مروی ہے حسن بصری سے۔ روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبداللہ بن نمیر سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عبداللہ بن مرہ سے اسی اسناد سے مانند اس کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ وَيَنْوِي أَنْ يَفِيَ بِهِ فَلَمْ يَفِ بِهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ۔

روایت ہے زید بن ارقم رض سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے، جب وعدہ کرے آدمی اور نیت کرے کہ میں اپنا وعدہ پورا کروں گا پھر وہ پورا نہ کیا یعنی کسی عذر سے تو اس پر گناہ نہیں

ف: یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اس کی کچھ قوی نہیں، اور علی بن عبداللہ ثقہ ہیں اور ابو نعمان مجہول اور ابو وقاص مترجم تفصیل نفاق عمل اور نفاق اعتقاد کی ابن قیم رحمہ اللہ کی کتاب الصلوٰۃ میں ہے۔ فلیرجع الیہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ
باب سبّ مسلم کے فسق ہونے کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِتَالُ الْمُسْلِمِ اَخَاهُ كُفْرٌ وَسِبَابُهُ فُسُوْقٌ۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنا مسلمان کا اپنے بھائی مسلمان کو کفر ہے اور گالی دینا اس کو فسق ہے۔

ف اس باب میں سعد اور عبداللہ بن مغفل سے بھی۔
روایت ہے حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں سے روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے، انہوں نے زبید سے، انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گالی دینا کسی مسلمان کو فسق ہے اور قتل کرنا اس کا کفر ہے۔ ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابٌ فِيْمَنْ رَمٰى اَخَاهُ بِكُفْرٍ
باب مسلمان کی تکفیر کی برائی میں

عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ نَذْرٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَلَاعِنُ الْمُؤْمِنِ كَقَاتِلِهٖ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَاتِلِهٖ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِشَيْءٍ عَذَّبَهُ اللّٰهُ بِمَا قَتَلَ بِهٖ نَفْسَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

روایت ہے ثابت بن ضحاک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں واجب ہوتی بندہ پر نذر اس چیز کی جس کا وہ مالک نہیں۔ اور لعنت کرنے والا مومن کا گناہ میں اس کے قاتل کے برابر ہے اور جس نے نسبت کی مومن کی طرف کفر کی سو وہ بھی گناہ میں اس کے قاتل کے مانند ہے اور جس نے قتل کیا اپنے تئیں کسی چیز سے یعنی ہتھیار وغیرہ سے، عذاب کرے گا اسے اللہ تعالیٰ اسی چیز سے جس سے اس نے اپنی جان ماری قیامت کے دن۔

ف اس باب میں ابی ذر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِاَخِيْهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهَا اَحَدُهُمَا۔

روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی کافر کہے اپنے بھائی مسلمان کو سو کمالایا ایک ان کا کفر کو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔
مترجم تحقیق اس کی ابن قیم کی کتاب الصلوٰۃ میں واضح ہے۔

بَابٌ فِيْ مَنْ يَمُوْتُ وَهُوَ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
باب اس کے بیان میں جو توحید پر مرے

عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّهٗ قَالَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ

روایت ہے صنابحی سے وہ روایت کرتے ہیں عبادہ بن صامت سے کہا صنابحی نے داخل ہوا میں عبادہ کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَبَكَيْتُ فَقَالَ مَهْلًا لِمَ تَبْكِي فَوَاللّٰهِ لَئِنِ اسْتُشْهِدْتُ لَأَشْهَدَنَّ لَكَ وَلَئِنْ شُفِّعْتُ لَأَشْفَعَنَّ لَكَ وَلَئِنِ اسْتَطَعْتُ لَأَنْفَعَنَّكَ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ مَا مِنْ حَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ فِيهِ خَيْرٌ إِلَّا حَدَّثْتُكُمُوهُ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا وَسَأُحَدِّثُكُمُوهُ الْيَوْمَ وَقَدْ أُحِيطَ بِنَفْسِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ.

پاس اور وہ قریب الموت تھے، سو میں رویا۔ سو کہا عبادہ نے چپ رہو کیوں روتے ہو، قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر مجھ سے گواہی پوچھی گئی۔ یعنی تمہارے ایمان کی آخرت میں تو بے شک میں گواہی دوں گا تمہارے لئے، اور اگر مجھے اجازت شفاعت کرنے کی ملے گی تو میں شفاعت بھی کروں گا تمہاری اور مجھے اگر کچھ استطاعت ہوئی تو نفع پہنچاؤں گا میں تمہیں پھر کہا قسم ہے اللہ پاک کی کوئی حدیث ایسی نہیں کہ میں نے سنی ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اس میں تمہارے لئے خیر ہو مگر بیان کر دی میں نے تم سے مگر ایک حدیث اور بیان کرتا ہوں میں اس کو اب آج کے دن، اور اب موت نے گھیرا ہے میری جان کو، سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو گواہی دیوے اس امر کی کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے اور بے شک محمدؐ رسول اس کے ہیں حرام کرے گا اللہ اس پر آگ دوزخ کی یعنی دوام اس کا۔

ف اس باب میں ابی بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور طلحہؓ اور ابن عمرؓ اور زید بن خالدؓ سے بھی روایت ہے اور صنابحی کا نام عبدالرحمٰن بن عسیلہ ہے کنیت ان کی ابو عبداللہ ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے زہری سے کہ ان سے پوچھا کسی نے کہ حضرتؐ نے جو فرمایا ہے کہ جو کہے لا الٰہ الا اللہ داخل ہوگا جنت میں اس کا مطلب کیسا ہے تو فرمایا انہوں نے یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا کہ جب تک فرائض اور امر و نہی نازل نہ ہوئے تھے اور مطلب اس حدیث کا بعض اہل علم کے نزدیک یہ ہے کہ اہل توحید داخل ہوں گے جنت میں اگرچہ معذب ہوں دوزخ ہوویں اپنے گناہوں کی شامت سے مگر ہمیشہ نہ رہیں گے وہ دوزخ میں اور مروی ہے ابن مسعودؓ اور ابی ذرؓ اور عمران بن حصینؓ اور جابر بن عبداللہ اور ابن عباسؓ اور ابی سعید خدریؓ اور انسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکلے گی ایک قوم اہل توحید کی دوزخ سے اور داخل ہوں گے وہ جنت میں، اور ایسا ہی مروی ہے سعید بن جبیرؓ اور ابراہیم نخعی اور کئی لوگوں سے تابعین کی تفسیر میں اس آیت کے رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ یعنی آرزو کریں گے ایک دن کفار کہ کاش مسلمان ہوتے انتہی۔ اور کفار کو یہ آرزو اس دن ہوگی کہ اہل توحید نار سے نکلیں گے اور داخل ہوں گے جنت میں، تب یہ کفار پچھتائیں گے اور کہیں گے کہ ہم بھی مسلمان ہوتے کہ آج کے دن دوزخ سے نکلنا ہمیں بھی نصیب ہوتا۔

مترجم مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی شرح میں یعنی جو کہے لا الٰہ الا اللہ داخل ہوگا جنت میں، دو قول ذکر کیے ہیں اول یہ کہ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا کہ اس وقت میں سوا توحید اور اقرار رسالت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کچھ فرض نہ تھا اور رسالت کا ذکر اس لئے نہ کیا کہ وہ مستلزم ہے توحید کا، یعنی جب توحید کو اس نبیؐ سے سیکھے گا تو خواہ مخواہ اقرار رسالت بھی کرے گا۔ اور دوسری یہ کہ یہ فرمانا حضرتؐ کا باعتبار حالت اخیرہ کے ہے کہ جو توحید پر مرا ہے اور منکر رسالت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی نہیں وہ اگرچہ اپنے گناہوں کی شامت سے گرفتار ہوگا مگر آخر کار نجات پاوے گا۔ چنانچہ مذہب اہل سنت کا اور جس پر گذرے ہیں اسلاف صالحین اور سائر صحابہ رضہ اور تابعین یہی ہے کہ جو شخص موحد مرے گا داخل ہوگا جنت میں قطعاً بہر حال پھر اگر سالم ہے معاصی سے مانند صغیر اور مجنون کے کہ متصل ہو گیا جنون اس کا بلوغ کے ساتھ یا تائب ہے بتوبۂ صحیحہ شرک وغیرہ اور جمیع معاصی سے اور پھر حادث نہ ہوئی اس سے توبہ کے بعد کوئی معصیت یا ایسا موفق ہے کہ ملوث معصیت نہ ہو بفضل الٰہی اصلاً سو یہ صنف داخل ہو جائے گی جنت میں بغیر دخول نار کے لیکن ورود ان کا نار پر ہے ضرور ہے علی الاختلاف المعروف فیہ اور صحیح یہ ہے کہ ورود سے دخول نار مراد نہیں بلکہ مرور بر صراط مراد ہے کہ وہ منصوب ہے نار پر، اور جو لوگ مرتکب کبیرہ ہیں اور بغیر توبہ مرے ہیں پس وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت میں ہیں چاہے عفو کر دے اور داخل کر دے ان کو جنت میں ایک بارگی اور ملا دے ان کو قسم اول سے اور چاہے عذاب کرے جب تک اس کا ارادہ ہو اور اس کے بعد داخل کرے جنت میں غرضیکہ خالد و دائم و ابداً نہ رہے گا کوئی شخص نار میں، جو مرا ہوگا توحید پر اگرچہ اس نے معاصی کبیرہ سے کچھ بھی کیا ہوگا جیسا کہ نہ داخل ہوگا جنت میں کوئی شخص ان میں سے جو مرے ہوں گے کفر پر اگرچہ اس نے اعمال حسنہ میں سے کچھ بھی کیا ہو، یہ مختصر مذہب ہے اہل حق کا، اس باب میں اور متظاہر ہیں اس پر ادلہ کتاب و سنت کے اور منعقد ہوا ہے اس پر اجماع ان لوگوں کا کہ جن کا اجماع معتبر ہے پھر جب یہ قاعدہ ٹھہر چکا اب ظاہر اگر کوئی روایت اس کے خلاف پائی جاوے تو وہ تاویل طلب ہے اور ضروری ہے کہ اس کو اپنے معنی ظاہری سے مؤول کر کے اس کی طرف پھیر لیں۔ ہٰذا ما ذکرہ النووی رحمہ اللہ فی شرح مسلم۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ ... سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِّنْ أُمَّتِيْ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُوْلُ أَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا أَظَلَمَكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُوْنَ يَقُوْلُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ أَفَلَكَ عُذْرٌ فَيَقُوْلُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ بَلٰى إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً وَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَيُخْرِجُ بِطَاقَةً فِيْهَا أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَيَقُوْلُ أُحْضُرْ وَزْنَكَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ فَقَالَ فَإِنَّكَ لَا تُظْلَمُ قَالَ فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِيْ كِفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِيْ كِفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ

روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے وہ کہتے تھے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ جدا کرے گا ایک مرد کو میری امت سے اور سامنے لاوے گا اس کو لوگوں کے قیامت کے دن پھر کھولے جاویں گے اس کے ننانوے دفتر گناہوں کے کہ ہر دفتر اتنا بڑا ہوگا کہ جہاں تک نظر پہنچے پھر فرماوے گا تو انکار کرتا ہے اس میں سے کسی گناہ کا کیا ظلم کیا ہے تجھ پر میرے کاتبوں حفاظت کرنے والوں نے کہے گا وہ نہیں اے رب میرے سو فرماوے گا اللہ تعالیٰ کیا تجھے کچھ عذر ہے وہ کہے گا نہیں اے رب میرے فرماوے گا اللہ تعالیٰ کہ نہیں تیری نیکی بھی ہے ہمارے پاس اور تحقیق نہیں ہے تجھ پر کچھ ظلم سو نکالے گا اللہ تعالیٰ ایک پرچہ کہ اس میں لکھا ہوگا کہ گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود برحق نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمدؐ بندے اس کے ہیں اور رسول اس کے، پھر فرماوے گا کہ جا اپنے اعمال تولانے کو، سو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَيْءٌ۔

وہ عرض کرے کہ اے رب میرے اس پرچہ کا کیا وزن ہوگا ان دفتروں کے روبرو سو اللہ تعالیٰ فرماوے گا تجھ پر ظلم نہ کیا جاوے گا۔ فرمایا آپ نے پھر رکھ دیئے جاویں گے وہ دفتر ایک پلہ میں میزان کے اور وہ پرچہ ایک پلہ میں سو ہلکے ہو جاویں گے وہ دفتر اور بھاری ہو جاوے گا وہ پرچہ اور برابر نہیں ہو سکتی کوئی چیز اللہ کے نام مبارک کے آگے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے ابن لہیعہ سے انہوں نے عامر بن یحییٰ سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور بطاقہ پرچہ ہے۔

مترجم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توحید اور اتباع سنت بڑی چیز ہے اور اقرار توحید اور اقرار رسالت اصل اصول ہے نجات کا مگر افسوس ہے ہمارے اخوان زمان نے انہیں دونوں چیزوں کو نہایت ادنیٰ اور کمتر سمجھ رکھا ہے توحید کو تو یوں خراب کیا کہ پنجہ پرستی اور شدہ پرستی میں عمر گذاری اور چپہ گور پوجنے میں اوقات خراب کیے اولیاء انبیاء کی نذر مانتے رہے، شادی بیاہ موت غمی میں شیخ سدو کا بکرا شاہ رول کا مینڈھا کبھی ان کے گھر سے باہر نہ گیا گنگنہ ان کا دستگیر اور سہرہ گلو گیر رہا اولاد کی پرورش میں ہر ایک چھٹی چلہ میں پانز بجیر رہا بڈھے باپ کے روٹ اور رالعہ بصری کی کھچڑی نے کبھی ان کا توا ہنڈیا نہ چھوڑا، نعوذ باللہ منہا اور اتباع سنت کو جو شعبہ اقرار رسالت تھا اس کو یوں برباد کیا کہ کوئی مہینہ اور ہفتہ بدعت سے خالی نہ چھوڑا یہاں تک کہ ان کا اہتمام کیا کہ ممکن نہیں کہ قضا ہو جاوے قرض لیویں سود سے لاویں مگر طعام بدعت ضرور پکواویں۔ یتامیٰ اور مساکین کو نہ کھلاویں اور امراء اور اغنیاء کے یہاں حصے خوان بھجوادیں چنانچہ تفصیل بعض بدعات کی ہم اوپر بیان کر چکے ہیں تکرار کی مہلت نہیں۔ اللھم جنبنا من کلھا وارزقنا اتباع السنۃ وامتنا علیھا۔

بَابُ افْتِرَاقِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ

باب افتراق امت کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَفَرَّقَتِ الْيَهُودُ عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً أَوِ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً وَالنَّصَارَى مِثْلَ ذٰلِكَ وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً۔

روایت ہے ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا متفرق ہو گئے یہود اکہتر یا بہتر فرقوں پر اور نصاریٰ بھی اسی کی مانند، اور ہو جاوے گی میری امت تہتر فرقے۔

www.KitaboSunnat.com

ف اس باب میں سعد اور عبداللہ بن عمرو اور عوف بن مالک سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي مَا أَتَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتَّى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتَى أُمَّهُ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَصْنَعُ ذٰلِكَ وَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً قَالُوا مَنْ

روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آوے گا میری امت پر ایک ایسا زمانہ جیسا کہ آیا تھا بنی اسرائیل پر اور مطابق ہوویں گے دونوں کے زمانہ جیسے مطابق ہوتی ہے ایک نعل دوسرے نعل کے یہاں تک کہ اگر ہوگا ان میں کوئی شخص ایسا کہ وہ زنا کرے اپنی ماں سے علانیہ تو ہوگا میری امت میں سے ایسا شخص کہ مرتکب ہو اس امر شنیع کا، اور بنی اسرائیل متفرق ہوئے بہتر مذہبوں پر اور متفرق ہوگی میری امت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هِيَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي۔ تہتر مذہبوں پر، سب اہل مذہب دوزخی ہیں مگر ایک مذہب والے، عرض کی صحابہ رضؓ نے کہ وہ کون ہیں یا رسول اللہ فرمایا آپ نے جس پر میں ہوں اور میرے اصحابؓ یعنی کتاب و سنت۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے مفسر ہے نہیں جانتے ہم مثل اس کی مگر اسی سند سے۔

مترجم شاہ ولی اللہ قدس سرہٗ نے حجۃ اللہ میں لکھا ہے کہ فرقہ ناجیہ وہ ہے کہ تمسک ہوا اس نے عقیدہ اور عمل میں بالکلیہ ظاہر کتاب و سنت پر اور جس پر گذرے ہیں جمہور صحابہؓ و تابعینؒ اگرچہ مختلف ہوں وہ فیما بینہم ان چیزوں میں کہ جس میں نص جلی نہ ہو اور نہ ظاہر ہوا ہو صحابہ رضؓ سے اس میں کوئی امر متفق علیہ اور وجہ ان کے اختلاف کی استدلال کرنا ہو ان کا بعض کتاب و سنت پر سے یا تفسیر ہو ان میں سے کسی مجمل کی اور غیر ناجیہ وہ فرقہ ہے کہ منتحل ہوگیا ہو کسی عقیدہ میں خلاف عقیدۂ سلف کے یا کسی عمل میں سوا ان کے عملوں کے انتہیٰ اور یہ قول گویا بعینہٖ تفسیر ہے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول مبارک کی (جس پر میں ہوں اور میرے اصحابؓ) اور اس حدیث میں کلام ہے اس سے زیادہ کہ تفصیل اس کی مذکور ہے (یقظۃ اولی الاعتبار مما ورد فی ذکر النار واصحاب النار میں اور یہ کتاب بیان نار میں بے نظیر ہے کہ اسلام میں شاید اس کا ثانی تصنیف نہ ہوا ہو۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى خَلَقَ خَلْقَهٗ فِيْ ظُلْمَةٍ فَأَلْقٰى عَلَيْهِمْ مِنْ نُوْرِهٖ فَمَنْ أَصَابَهٗ ذٰلِكَ النُّوْرُ اهْتَدٰى وَمَنْ أَخْطَأَهٗ ضَلَّ فَلِذٰلِكَ أَقُوْلُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰى عِلْمِ اللهِ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضؓ سے کہتے تھے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بے شک اللہ بزرگ و برتر نے پیدا کیا اپنی مخلوق کو، یعنی جن و انس کو تاریکی میں پھر ڈالا ان پر نور سو جس پر پہنچا وہ نور اس نے راہ پائی۔ اور جس کو نہ پہنچا وہ گمراہ ہوگیا۔ اس لیے میں کہتا ہوں کہ سوکھ گیا قلم علم الٰہی پر۔

www.KitaboSunnat.com

ف یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم مراد ان سے جن و انس ہیں کہ جن میں مادہ ہدایت کا اور تخم ضلالت کا دونوں رکھے گئے ہوں اور تخم ضلالت جو معبر الظلمت ہے مراد ہے اس سے شہوتیں نفس امارہ کی اور بری عادتیں بشریت کی اور مذموم خصلتیں جہالت کی، اور مراد ہے نور سے نور علم کا اور تدین و تشرع و عبادت و توحید و احسان و طاعت کا (مرقات)

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَدْرِيْ مَا حَقُّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ فَقُلْتُ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّهٗ عَلَيْهِمْ أَنْ يَعْبُدُوْهُ وَلَا

روایت ہے معاذ بن جبل رضؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیا جانتا ہے تو کیا کیا ہے اللہ تعالیٰ کا حق بندوں پر، عرض میں نے کہ اللہ و رسولؐ خوب جانتے ہیں۔ فرمایا آپ نے حق اللہ کا

www.KitaboSunnat.com

يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا قَالَ أَفَتَدْرِيْ مَا حَقُّهُمْ عَلَى اللّٰهِ إِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمْ۔

بندوں پر یہ ہے کہ عبادت کریں خاص اس کی اور شریک نہ کریں اس کا کسی کو، فرمایا آپؐ نے بھلا جانتا ہے تو کہ کیا ہے حق ان کا اللہ پر جب وہ بجا لاویں۔ یہ کہا معاذؓ نے کہ اللہ و رسولؐ اس کو خوب جانتے ہیں فرمایا آپؐ نے یہ ہے حق ان کا اللہ پر کہ ان کو عذاب نہ کرے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے معاذ بن جبلؓ سے۔

عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ فَبَشَّرَنِيْ أَنَّهٗ مَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ نَعَمْ۔

روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آئے میرے پاس جبرئیل اور بشارت دی مجھ کو کہ جو مر جاوے یعنی میری امت سے کہ نہ شریک کرتا ہو وہ اللہ تعالیٰ کا کسی چیز کو داخل ہوگا جنت میں، کہا میں نے اگرچہ زنا کیا ہو اس نے اور چوری کی اس نے۔ فرمایا ہاں یعنی اگرچہ مرتکب زنا و سرقہ ہو مگر انجام اس کا جنت ہے اگر موحد مرا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی الدرداءؓ سے بھی روایت ہے۔

أَبْوَابُ الْعِلْمِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ ابواب ہیں علم کے جو مروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

مقدمہ مترجم:۔ علم بالفتح پیدا کرنا اور جو کچھ کہ احاطۂ آسمان میں ہے اور علم بالکسر جاننا علوم جمع اور کبھی علم بمعنی معلوم کے بھی آتا ہے۔ چنانچہ بعضوں نے کہا ہے وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ ای معلومہ اور علم بفتحتین حد فاصل درمیان دو زمینوں کے اور نشانی کہ راہ کی شناخت کے واسطے بناویں اور اسی سے ہے قول اللہ تعالیٰ کا اِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ یعنی ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نشانِ قیامت ہے اور ایام معلومات سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مراد ہیں عشرۂ ذی الحجہ اور علم بفتحتین کی جمع اعلام آتی ہے اور عَلَم السّعد ایک پہاڑ کا نام ہے اور علیم اسمِ فاعل ہے علم بالکسر سے، یعنی جاننے والا۔ اور نودیہ نام باری تعالیٰ میں سے ہے کہ علم اس کا محیط ہے جمیع اشیاء کو ظاہرًا اور باطنًا اور کوئی نقیر و قطمیر اس کے علم سے باہر نہیں شامل ہے جزئیات و کلیات کو اَعْلَمُ افعل التفضیل وانا تر اور زیادہ جاننے والا اعلام جمع علم نشان و علامت علامہ صیغہ مبالغہ خوب جاننے والا ولا یجوز اطلاقہ علی اللہ سبحانہٗ بالتاء و تشبیہہ بالتانیث مَعْلَم وہ نشان کہ راہ میں رکھ دیں اور عِلم جو جاننے کے معنی میں ہے وہ باب سَمِعَ یَسْمَعُ سے ہے اور جو بمعنی نشان کرنے کے ہے وہ باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے اور ضَرَبَ یَضْرِبُ سے ہے اِعْلام آگاہ کرنا اور خبردار کرنا باب افعال سے تعلیم سکھانا اور آگاہ کرنا تَعَلُّم سیکھنا اور جاننا اور مضبوط کرنا کام کا اور اسی سے ہے حدیث مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ آہ یعنی بہتر تم میں سے وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھا دے اور علوم مدونہ علم صرف ہے اور علم نحو علم لغت، علمِ معانی علم بیان کہ آلات ہیں علوم دینیہ کے اور علومِ دینیہ علم قراءت ہے اور علم تفسیر اور علم حدیث اور علمِ فقہ اور علمِ فرائض اور علمِ اصول اور علمِ کلام اور علوم دنیا سے ہے علم عروض اور علمِ قافیہ، علمِ انشا، علم رسم الخط علم معما، علمِ منطق، علمِ حکمت شامل ہے۔ بہت سے علوم کو چنانچہ علمِ ہیئت، علمِ ہندسہ، علم عدد، علم طب، علم فلاحت، علمِ کیمیا، علمِ نجوم، علمِ موسیقی، علم مناظرہ اور سرایا علم جراثقال، علم جبر و مقابلہ علمِ رمل، علم جعفر، علم طلسم علم قیافہ، علم مساحت، علم اصطرلاب، علمِ محاضرات اسی میں داخل ہیں اور ان میں سے بعض منہی عنہ ہیں اور بعض جائز اور بعض مفید ہیں اور بعض غیر مفید بلکہ مضر باعتبار تضیع اوقات کے۔ اور علوم منہیہ سے ہے منطق کہ قول مشرق نے تحریم المنطق میں کہا ہے فنِ منطق فنِ مذموم ہے حرام ہے اشتغال بعض مافیہ کا، چنانچہ قائل ہونا ہیولے کا کہ وہ کفر ہے کہ منجر ہوتا ہے فلسفہ اور زندقہ کی طرف، اور کچھ اس کا ثمرہ نہیں دین میں بلکہ نہ دنیا میں تنصیص کی ہے اس پر ائمہ دین اور علماءِ شریعت نے سو اول جس نے بیان کیا اس کی حرمت کو امام شافعی رحمہ ہیں۔ اور بیان کیا ان کے اصحابوں میں سے امام الحرمین نے اور غزالی نے اپنے آخر امر میں اور بیان کیا ابن صباغ صاحب شامل اور ابن قشیری نے اور تنصیص کی اس پر مقدسی اور عمار بن یونس اور سلفی اور ابن مندہ اور ابن اثیر اور ابن الصلاح اور ابن عبدالسلام اور ابو اسامہ اور نووی اور ابن دقیق العید اور برہان جوبیری اور ابوحیان اور شرف ومیاطی اور ذہبی اور ملوی اور راسنوی اور اذاعی اور الوی العراقی اور شرف ابن مقری نے اور فتویٰ دیا اس کی حرمت پر ہمارے شیخ قاضی مناوی نے اور نص کیا اس پر ائمہ مالکیہ سے ابن ابی زید مالکی صاحب الرسالۃ اور قاضی ابوبکر بن عربی اور ابوبکر طوسی اور ابن الولید الباجی اور ابوطالب المکی صاحب القوت نے اور ابوالحسن بن الحصاری اور ابو عامر بن الربیع اور ابو الحسن بن الجیب اور ابوالمنیر اور ابن رشید اور ابن حمزہ اور عامہ اہل مغرب نے اور تنصیص کی اس کی حرمت پر ائمہ حنفیہ میں سے ابوسعید شیرازی اور سراج قزوینی اور عرفی نے مدون کی ایک کتاب اس کی تحریم پر اور تنصیص کی۔ اس کی حرمت پر ائمہ حنابلہ سے ابن الجوزی اور سعید الدین السحارثی اور شیخ الاسلام التقی بن

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیمیہ نے اور تالیف کی شیخ قدس سرہ نے اس کے ذم میں ایک کتاب۔ انتہیٰ اور یہ علم زمانہ صحابہ اور تابعین میں ملت اسلامیہ میں موجود نہ تھا بلکہ عمر بن خطاب نے کتابخانہ فلسفہ کا جلوا دیا کذا فی ہدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل اور ظاہرًا اور علوم دنیا یہ بھی جو بیکار آمد نہیں ہیں اور موجب غفلت اور کبر و غرور و عجب ہوتے ہیں ایسے ہی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ان علوم سے پناہ مانگی ہے جو نفع نہ دیں چہ جائیکہ موجب ضرر ہوں۔ باقی تحقیقات متعلقات علم کے اور فضائل اور برکات اور نتائج اور ثمرات علوم دینیہ کے ضمن ابواب میں مذکور ہوں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

بَابٌ إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا فَقَّهَهُ فِي الدِّيْنِ

باب تفقہ کے فضیلت میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جس کی بہتری چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ دیتا ہے۔

ف: اس باب میں عمر اور ابی ہریرہؓ اور معاویہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: قولہ دین کی سمجھ دیتا ہے یعنی اس کو علم دین عنایت فرماتا ہے اور بصیرت کامل اور فہم راشد اور ذہن ثاقب اور حافظہ قوی دیتا ہے کہ چند عرصہ میں علوم دینیہ سے سرفراز ہو کر اپنے اقران میں ممتاز ہو جاتا ہے اور احکام شریعت اور اسرار طریقت اور انوار حقیقت و معرفت سے اس کا سینہ نورانی ہو جاتا ہے اور نہیں خاص ہے یہ حدیث ساتھ فقہ مصطلحہ کے جیسا کہ گمان کیا ہے بعض اشخاص نے اس لیے کہ مروی ہے دارمی میں عمران سے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے حسن بصری سے کہا ایک دن کہ ایسا ہی کہا ہے فقہاء نے انہوں نے فرمایا خرابی ہے تیری تو نے کوئی فقیہ دیکھا بھی ہے فقیہ تو وہی ہے جو زاہد ہو دنیا سے راغب ہو آخرت کا بصیر ہو امر دین کا مداوم ہو عبادت الٰہی پر اور ایک روایت میں ہے کہ فقیہ وہ ہے کہ کھل گئیں جس کی دونوں آنکھیں دل کی اور دیکھا اس نے اپنے رب کو یعنی چشم دل سے انتہیٰ اور منقول ہے محدثین سے کہ فقہ الرجل بصیرتہ بالحدیث یعنی فقہ سے مراد کمال بصیرت ہے حدیث میں اور بخوبی پہچاننا اس کے ناسخ و منسوخ اور ضعیف و قوی اور متقدم اور مؤخر کو اور واقف ہونا جرح و تعدیل سے رواۃ کے اور حالات سے ثقات کے اور مروی ہے مرفوعًا کہ جس نے یاد کیا میری حدیثوں میں سے چالیس حدیثوں کو سنت سے ملاقات کرے گا وہ اللہ عز وجل سے قیامت کے دن فقیہ و عالم ہو کر اور ایک روایت میں ہے کہ جس نے یاد کیں چالیس حدیثیں امر دین میں اٹھاوے گا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن زمرۂ فقہاء اور علماء میں اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے باتفاق محدثین مگر مؤید قول مذکور ہے۔

بَابُ فَضْلِ طَلَبِ الْعِلْمِ۔

باب طلب علم کی فضیلت میں

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقًا إِلَى الْجَنَّةِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چلا کسی راہ میں طلب کرتا ہو علم کی آسان کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک راہ جنت کی طرف۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف: یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نکلے طلب علم میں وہ اللہ کی راہ میں ہے جب تک کہ لوٹے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے اور مرفوع نہ کی۔

عَنْ سَخْبَرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضٰى

روایت ہے سنجرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے طلب کیا علم کو اس کے اگلے گناہوں کا کفارہ ہوگیا۔

ف: یہ حدیث ضعیف الاسناد ہے اور ابوداؤد کا نام نفیع اعمٰی ہے وہ ضعیف ہیں حدیث میں اور نہیں معلوم ہوئی ہیں عبداللہ بن سنجرہ کی زیادہ حدیثیں اور نہ ان کے باپ کی۔

بَابٌ فِيْ كِتْمَانِ الْعِلْمِ

باب کتمان علم کی مذمت میں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهٗ ثُمَّ كَتَمَهٗ اُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِّنَ النَّارِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو سوال کیا جاوے اس علم سے کہ جانتا ہے اس کو پھر چھپاوے اس کو لجام لگائی جاوے گی اسکو قیامت کے دن آگ سے۔

ف: اس باب میں جابر اور عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے، حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے

مترجم: مراد اس سے بقول علماء علم ضروری ہے اور چھپانا اس کا ایسے وقت میں کہ دوسرا کوئی بتانے والا نہ ہو اور کوئی مانع صحیح بھی نہ ہو بلکہ نہ بتانا فقط براہ بخل ہو زیادہ بُرا ہے اور روایت کیا ہے اس حدیث کو احمد اور ابوداؤد نے اور روایت کیا ابن ماجہ نے انسؓ سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِسْتِيْصَاءِ بِمَنْ يَّطْلُبُ الْعِلْمَ

باب طالب علم کی خیر خواہی کے بیان میں

عَنْ اَبِيْ هَارُوْنَ قَالَ كُنَّا نَاْتِيْ اَبَا سَعِيْدٍ فَيَقُوْلُ مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ النَّاسَ لَكُمْ تَبَعٌ وَّاِنَّ رِجَالًا يَّاْتُوْنَكُمْ مِّنْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ يَتَفَقَّهُوْنَ فِي الدِّيْنِ فَاِذَا اَتَوْكُمْ فَاسْتَوْصُوْا بِهِمْ خَيْرًا

روایت ہے ابی ہارون سے کہا کہ ہم آتے تھے ابوسعید کے پاس یعنی علم حدیث کے لیے سو وہ فرماتے تھے مرحبا تم کو موافق وصیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا یعنی اپنے اصحاب سے کہ لوگ تمہارے تابع ہیں اور بہت سے مرد آئیں گے تمہارے پاس کناروں سے زمین کے سمجھ حاصل کرنے کو دین کی پھر جب وہ تمہارے پاس آویں پس طلب کرو ان کے لیے خیر کو یعنی ان کو نصیحت و وعظ کرو اور شیریں زبان سے ان کی دل جوئی کرو کہ وہ طالب دین ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف: علی بن عبداللہ نے نقل کی کہ یحییٰ بن سعید کہتے تھے کہ شعبہ ضعیف کہا کرتے تھے ابو ہارون عبدی کو اور کہا یحییٰ نے کہ ہمیشہ ابن عون روایت کرتے رہے ابی ہارون عبدی سے یہاں تلک کہ انتقال کیا انہوں نے اور ابو ہارون کا نام عمارہ بن جوین ہے۔

مترجم: عمارہ بن جُوَین بجیم مصغر کنیت ان کی ابو ہارون ہے اور اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ متروک الحدیث ہے۔ اور بعض محدثین نے ان کے تئیں منسوب کیا کذب کی طرف اور وہ شیعی ہے طبقہ رابعہ سے مرے ۱۳۴ھ میں (تقریب)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَاْتِیْکُمْ رِجَالٌ مِّنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ یَتَعَلَّمُوْنَ فَاِذَا جَآءُوْکُمْ فَاسْتَوْصُوْا بِهِمْ خَیْرًا قَالَ فَکَانَ اَبُوْ سَعِیْدٍ اِذَا رَاٰنَا قَالَ مَرْحَبًا بِوَصِیَّةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آئیں گے تمہارے پاس مشرق کی جانب سے بہت لوگ علم حاصل کرنے کو پھر جب وہ تمہارے پاس آویں تو بھلی بات کہو ان کے لیے سو ابوسعید جو راوی حدیث ہیں ہمیشہ جب دیکھتے ہم کو مرحبا کہتے تھے موافق وصیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر ہارون بن عبدی کی روایت سے کہ وہ ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ ذَهَابِ الْعِلْمِ۔ باب ذہاب علم کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَآءِ حَتّٰی اِذَا لَمْ یَتْرُکْ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَیْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ قبض نہ کرے گا علم کو اس طرح کہ یکبارگی چھین لیوے اس کو لوگوں سے بلکہ قبض کرے گا علم کو ساتھ وفات دینے علماء کے یہاں تک کہ جب کوئی عالم نہ رہے گا بنا لیویں گے لوگ جاہلوں کو سردار سو ان سے پوچھیں گے اور وہ فتویٰ دیں گے بغیر علم کے سو آپ بھی گمراہ ہوں گے اور ان کو بھی گمراہ کریں گے۔

ف: اس باب میں عائشہؓ اور زیاد بن لبید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ حدیث زہری نے عروہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمروؓ سے اور عروہ سے انہوں نے عائشہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند۔

عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَشَخَصَ بِبَصَرِہٖ اِلَی السَّمَآءِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا اَوَانٌ یُخْتَلَسُ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ حَتّٰی لَا یَقْدِرُوْا مِنْهُ عَلٰی شَیْءٍ فَقَالَ زِیَادُ بْنُ لَبِیْدٍ الْاَنْصَارِیُّ کَیْفَ یُخْتَلَسُ مِنَّا وَقَدْ

روایت ہے ابی الدرداء سے کہا کہ تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سو نظر کی آپ نے آسمان کی طرف پھر فرمایا یہ ایسا وقت ہے کہ چھینا جا رہا ہے علم آدمیوں سے یہاں تک کہ نہ قادر ہوں گے اس میں سے کسی چیز پر سو کہا زیاد بن لبید انصاری نے کیونکر چھینا جائے گا ہم سے علم اور ہم نے پڑھا ہے قرآن اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرأنا القرآن فوالله لنقرأنه ولنقرئنه نساءنا وأبناءنا قال ثكلتك أمك يا زياد إن كنت لأعدك من فقهاء أهل المدينة هذه التوراة والإنجيل عند اليهود والنصارى فماذا تغني عنهم قال جبير فلقيت عبادة بن الصامت قلت ألا تسمع ما يقول أخوك أبو الدرداء فأخبرته بالذي قال أبو الدرداء قال صدق أبو الدرداء إن شئت لأحدثنك بأول علم يرفع من الناس الخشوع يوشك أن تدخل مسجد الجامع فلا ترى فيه رجلا خاشعا۔

کہ ہم پڑھیں گے اور پڑھائیں گے اپنی عورتوں کو اور لڑکوں کو یعنی یہی سلسلہ نسلاً بعد نسل جاری رہے گا تو فرمایا آپ نے روئے تجھ پر ماں تیری اے زیاد میں تجھ کو مدینہ کے سمجھ داروں میں گنتا تھا کیا توراۃ و انجیل یہود و نصارٰی کے پاس نہیں مگر کیا کام آتی ہے ان کو کہا جبیر نے سو ملا میں عبادہ بن صامت سے اور کہا میں نے سنا تم نے کہ کیا کہتے ہیں بھائی تمہارے ابوالدرداء اور خبر دی میں نے ان کو ابوالدرداء کے قول کی تو کہا انہوں نے کہ سچ کہا ابوالدرداء نے اگر چاہے تو تو بیان کروں میں تجھ سے کہ علم سے پہلی جو چیز اٹھے گی لوگوں کے پاس سے وہ خشوع ہے قریب ہے ایسا وقت کہ داخل ہووے گا تو جامع مسجد میں اور نہ دیکھے گا تو اس میں مرد خاشع۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور معاویہ بن صالح ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور نہیں جانتے ہم کسی کو کہ کلام کیا ہو اس نے ان میں، مگر یحیٰی بن سعید قطان نے اور روایت کی معاویہ بن صالح نے مانند اس کے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عوف بن مالک سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مترجم: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ نے فرمایا قریب ہے کہ آوے گا لوگوں پر ایک زمانہ کہ نہ باقی رہے گا اسلام سے مگر نام اس کا اور نہ باقی رہے گا قرآن سے مگر رسم اس کی۔ مساجد ان کی آباد ہیں یعنی نقش دار ہیں اور چونہ گچ کی ہوئی اور مناروں سے اور ویران ہیں ہدایت سے یعنی ہدایت کا نام نہیں علماء ان کے بدترین خلائق ہیں نیچے آسمان کے اور انہیں سے نکلتا ہے فتنہ اور انہیں کی طرف عود کرتا ہے۔ روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں، اور ابن خباب سے مروی ہے کہ انہوں نے پوچھا سعید بن جبیر سے کہ اے ابا عبداللہ کیا علامت ہے لوگوں کے ہلاک ہونے کی کہا انہوں نے کہ ہلاک ہونا علماء کا۔ اور سلمان سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا ہمیشہ رہیں گے لوگ خیر کے ساتھ جب تلک کہ باقی رہیں اگلے یہاں تلک کہ تعلیم پالیویں پچھلے اور اگر ہلاک ہو جاویں اگلے قبل اس کے کہ تعلیم پالیویں پچھلے تو ہلاک ہو گئے لوگ۔ ابن عباسؓ سے مروی ہے فرمایا انہوں نے تم جانتے ہو کیا ہے ذہاب علم کا ہم نے کہا نہیں انہوں نے فرمایا ذہاب علماء کا ابوالدرداء سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کیا ہے علماء کو میں دیکھتا ہوں کہ چلے جاتے ہیں اور جاہل لوگ حاصل نہیں کرتے ان سے تعلیم کو سو حاصل کرو علم کو قبل اس کے کہ اٹھایا جاوے اس لیے کہ رفع علم جانا ہے علماء کا اور انہی نے فرمایا کہ آدمی عالم ہیں یا متعلم اور اس کے بعد کچھ خیر نہیں اور انہوں نے فرمایا کہ معلم خیر اور متعلم اجر میں برابر ہیں اور ان کے سوا اور لوگوں میں کچھ خیر نہیں اور عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا متفقہ ہو قبل سردار ہونے کے اور تمیم داری سے مروی ہے کہ لوگ بہت بہت مکان بنانے لگے حضرت عمرؓ کے وقت میں تو فرمایا آپ نے اے گروہ عرب کے بچو زمین سے یعنی بچو تعمیر سے بے شک اسلام نہیں ہے مگر جماعت سے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جماعت نہیں مگر امارت سے اور امارت نہیں مگر اطاعت سے، پھر جو سردار اپنی قوم کا دین کی سمجھ پیدا کرے وہ سرداری اس کی اور لوگوں کی حیاتِ ابدی کا سبب ہے اور جو سردار ہوا بغیر سمجھ دین کے وہ سرداری اس کی اور لوگوں کی ہلاکت کا سبب ہے۔ (کذا فی الدارمی)

بَابٌ فِيمَنْ يَطْلُبُ بِعِلْمِهِ الدُّنْيَا۔

باب علم سے دنیا طلب کرنے کی مذمت

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ وَيَصْرِفَ بِهِ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ۔

روایت ہے کعب بن مالک سے کہا انہوں نے کہ سُنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو طلب کرے علم اس لیے کہ فخر کرے اس کے ساتھ علماء میں یا تکرار کرے اس کے ساتھ سفہاء سے اور متوجہ کرے اپنی طرف منہ لوگوں کا داخل کریگا اللہ تعالےٰ اس کو دوزخ میں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اسحٰق بن یحییٰ بن طلحہ کچھ ایسے قوی نہیں نزدیک محدثین کے کلام کیا گیا ہے ان میں حافظہ کی طرف سے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا لِغَيْرِ اللّٰهِ أَوْ أَرَادَ بِهِ غَيْرَ اللّٰهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سیکھے دین کا کوئی علم غیر خدا کے لیے یا فرمایا ارادہ کرے اس سے غیر خدا کا تو ڈھونڈھے جگہ اپنی دوزخ میں۔

مترجم: یہ فرمانا حضرتؐ کا معنی اس کے یا دعا ہے یا خبر ہے۔

بَابٌ فِي الْحَثِّ عَلَى تَبْلِيغِ السَّمَاعِ

باب تبلیغ احادیث کی فضیلت میں

عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ خَرَجَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ نِصْفَ النَّهَارِ قُلْنَا مَا بَعَثَ إِلَيْهِ هٰذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا لِشَيْءٍ يَسْأَلُهُ عَنْهُ فَقُمْنَا فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ نَعَمْ سَأَلَنَا عَنْ أَشْيَاءَ سَمِعْنَاهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيهٍ۔

روایت ہے ابان بن عثمان سے کہا کہ نکلے زید بن ثابت صحابی مروان کے پاس سے دوپہر کے وقت میں دن کو سو کہا ہم نے کہ نہیں بلایا تھا ان کو مروان نے مگر کسی چیز کے پوچھنے کو سو کھڑے ہوئے ہم اور پوچھا ہم نے زید بن ثابت سے تو کہا انہوں نے کہ ہاں پوچھیں ہم نے کتنی ہی چیزیں کہ سُنی تھیں ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر بیان کی ان میں سے ایک روایت کہ سُنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ تازہ رکھے اللہ تعالےٰ اس شخص کو کہ سُنے ہماری کسی حدیث کو اور یاد رکھے اس کو یہاں تک کہ پہنچا دے اس کو دوسرے تک اسلیے کہ بہت سے اٹھانے والے فقہ کے لے جاتے ہیں فقہ کو اپنے سے زیادہ فقیہ کے پاس اور بہت سے فقہ کے اٹھانے والے خود فقیہ نہیں ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف : اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ اور معاذ بن جبلؓ اور جبیر بن مطعمؓ اور ابی الدرداءؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے حدیث زید بن ثابت کی حسن ہے۔

مترجم اس حدیث سے بخوبی معلوم ہوا کہ فقہ نام ہے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اسی کے جاننے اور تحقیق سے آدمی عند اللہ فقیہ ہوتا ہے اور بشارت ہے اس میں کہ بعد زمانہ صحابہؓ کے تابعین میں بکثرت فقہا ہوں گے اور احادیث جمع کرینگے اور حفاظت کریں گے اور ید طولیٰ اور کعب علیا اس علم میں حاصل کریں گے اور امور دین میں تفقہ اور تدبر انہیں عنایت ہو گا اور دعائے خیر ہے اس میں تمامی خادمانِ حدیث کو کہ مدام ان کے چہرے تروتازہ رہیں گے اور قلوب مسرور اور چشم پُرنور۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ بِفَضْلِکَ وَکَرَمِکَ آمین۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ نَضَّرَ اللّٰہُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَیْئًا فَبَلَّغَہٗ کَمَا سَمِعَہٗ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰی مِنْ سَامِعٍ۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا سُنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تروتازہ رکھے اللہ تعالیٰ اس شخص کو کہ سُنے ہم سے کوئی بات اور پہنچا دے اس کو جیسا کہ سُنا ہے اسے اس لیے کہ بہت سے لوگ کہ جن کو حدیث پہنچے گی زیادہ یاد رکھنے والے ہوں گے سننے والے سے۔

مترجم : اس حدیث میں دُعائے خیر ہے تمام اہل حدیث کے لیے اور دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقبول ہے اور بشارت ہے اس کی کہ بعد قرن صحابہ کے اور قرون میں حفاظ اور حراس حدیث پیدا ہوں گے کہ وہ ایک ایک حدیث بحفاظت تامہ وحراست جمع کریں گے اور ان کے تدوینات اور تالیفات سے ایک عالم کو فائدہ ہو گا چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا۔

بَابٌ فِیْ تَعْظِیْمِ الْکَذِبِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

باب حضرت پر جھوٹ باندھنے کی مذمت میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ۔

روایت ہے عبداللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے جھوٹ باندھا مجھ پر وہ اپنی جگہ ڈھونڈ لے دوزخ میں۔

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَکْذِبُوْا عَلَیَّ فَاِنَّہٗ مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ یَلِجِ النَّارَ۔

روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مت جھوٹ باندھو مجھ پر اسلیے کہ جس نے جھوٹ باندھا مجھ پر داخل ہو گا دوزخ میں۔

ف اس باب میں ابی بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور زبیرؓ اور سعد بن زیدؓ اور عبداللہ بن عمروؓ اور انسؓ اور جابرؓ اور ابن عباسؓ اور ابی سعیدؓ اور عمرو بن عنبسہؓ اور عقبہ بن عامرؓ اور معاویہؓ اور بریدہؓ اور ابی موسیٰ اور ابی امامہؓ اور عبداللہ بن عمر اور منقع اور اوس ثقفیؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث علی وکیع نے ربعی بن حراش نے اسلام میں کبھی جھوٹ نہ بولا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ بَيْتَهٗ مِنَ النَّارِ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے جھوٹ باندھا مجھ پر گمان کرتا ہوں میں کہ فرمایا قصداً وہ ڈھونڈلے اپنا گھر دوزخ میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے یعنی زہری کی روایت سے کہ وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے انس سے کہ وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مترجم: ابن صلاح نے کہاہے کہ حدیث مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ متواتر ہے اور نہیں ہے احادیث میں کوئی حدیث اس مرتبہ کی کہ پہنچی ہو تواتر میں اس کے برابر اس لیے کہ ناقلین اس کے صحابہ سے ایک جم غفیر ہیں یہاں تک کہ بعض نے کہا ہے کہ راوی اس کے باسٹھ اصحاب ہیں کہ عشرہ مبشرہ بھی ان میں داخل ہیں اور پھر اسی طرح عدد اس کے رواۃ کے ہر قرن میں بڑھتے گئے (کذا فی المرقاۃ و الطیبی)۔

بَابُ فِيْ مَنْ رَوٰى حَدِيْثًا وَهُوَ يَرٰى اَنَّهٗ كَذِبٌ

باب احادیث موضوعہ کی روایت کے مذمت میں

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّيْ حَدِيْثًا وَهُوَ يُرٰى اَنَّهٗ كَذِبٌ فَهُوَ اَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ۔

روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بیان کرے ہمارے نام سے کوئی حدیث اور وہ گمان کرتا ہے کہ جھوٹ ہے پس وہ دو جھوٹوں میں کا ایک جھوٹ ہے۔

ف: اس باب میں علی بن ابی طالب اور سمرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی شعبہ نے حکم سے انھوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے انھوں نے سمرہ سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث اور روایت کی اعمش اور ابن ابی لیلیٰ نے حکم سے انھوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے انھوں نے علی رضی اللہ عنہ سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کی جو مروی ہے سمرہ سے اہل حدیث کے نزدیک صحیح ہے۔ کہا پوچھا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے جن کی کنیت ابو محمد ہے مراد اس کی جو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو بیان کرے ہمارے نام سے کوئی حدیث اور وہ گمان کرتا ہو کہ وہ جھوٹ ہے وہ دو جھوٹوں میں کا ایک جھوٹا ہے اور کہا میں نے کہ جس نے روایت کی کوئی حدیث اور وہ جانتا ہے کہ سند میں اس کے کچھ خطا ہے تو میں خوف کرتا ہوں کہ داخل ہو گیا وہ وعید میں اس حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور میں نے جیسے کہ بعضے لوگ حدیث مرسل کو مرفوع کر دیتے ہیں یا بدل دیتے ہیں اس کی اسناد کو تو وہ بھی داخل ہوگا اس وعید میں اور یہ سب تقریر تھی سائل کی پس جواب دیا عبداللہ نے کہ نہیں یہ لوگ جن کا تم نے ذکر کیا داخل نہیں اس وعید میں بلکہ وہ داخل ہے جو روایت کرے ایسی حدیث کو کہ نہیں جانتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی کچھ اصل اور روایت کر دیوے آنحضرتؐ کے نام سے سو مجھے خوف ہے کہ داخل ہوگا وہ شخص اس وعید میں۔

مترجم: اس وعید میں داخل وہ لوگ ہیں کہ احادیث موضوعہ برسر وعظ بیان کرتے ہیں یا ترغیب و ترہیب کے لیے جھوٹی حدیثیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتاتے ہیں جیسے انگلیاں چومنے کی روایت وقت اذان کے کہ باتفاق محدثین موضوع ہے اور سخاوی وغیرہ اکابرین محققین نے اس کے وضع پر تصریح کر دی ہے اور اسی طرح موضوع ہیں وہ حدیثیں کہ فضائل سُوَر میں صاحب کشاف نے ہر ہر سورۃ کے ذیل میں نقل کر دی ہیں۔ اہل علم کو لازم ہے کہ ان کو روایت نہ کریں۔

بَابُ مَا نُهِيَ عَنْهُ أَنْ يُقَالَ عِنْدَ حَدِيثِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب استماع حدیث کے آداب میں

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَسَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ وَغَيْرِهِ رَفَعَهُ قَالَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يَأْتِيهِ أَمْرٌ مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللهِ اتَّبَعْنَاهُ

روایت ہے محمد بن المنکدر اور سالم سے وہ دونوں روایت کرتے ہیں عبید اللہ سے وہ ابو رافع سے اور ابو رافع کے سوا اور راویوں نے اس کو مرفوع کیا یعنی یوں کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو تکیہ لگائے ہوئے اپنی مسند پر کہ آوے اس کو حکم میرا کہ امر کیا ہو میں نے یا نہی کی ہو اس سے اور وہ کہنے لگے کہ میں نہیں جانتا جو کچھ اللہ کی کتاب میں پائیں ہم تابع ہوں گے اس کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے سفیان سے انہوں نے ابن المنکدر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی سالم ابی النضر نے عبید اللہ بن ابی رافع سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابن عیینہ جب روایت کرتے اس حدیث کو علیحدہ تو جدا کر دیتے حدیث محمد بن المنکدر کی سالم کی حدیث سے اور جب جمع کر دیتے دونوں روایتوں کو اسی طرح روایت کرتے اور ابو رافع مولیٰ ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام ان کا اسلم ہے۔

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا هَلْ عَسَى رَجُلٌ يَبْلُغُهُ الْحَدِيثُ عَنِّي وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى أَرِيكَتِهِ فَيَقُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللهِ فَمَا وَجَدْنَا فِيهِ حَلَالًا اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَا فِيهِ حَرَامًا حَرَّمْنَاهُ وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا حَرَّمَ اللهُ۔

روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آگاہ ہو کہ قریب ہے کہ پہنچے گی ایک آدمی کو حدیث میری اور وہ تکیہ لگائے ہوگا اپنی مسند پر اور کہے گا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب ہے پھر ہم جو اس میں حلال پائیں گے اس کو حلال کہیں گے اور جس کو حرام پاویں گے اسی کو حرام کہیں گے اور بیشک جس کو حرام کہا اللہ کے رسول نے اللہ کی رحمت ہو ان پر اور سلام حرمت میں اس چیز کے مانند ہے جس کو اللہ نے حرام فرمایا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

مترجم: ان حدیثوں میں بڑی تنبیہ ہے مقلدین متعصبین کو اور ان لوگوں کو کہ آراء رجال کو ترجیح دیتے ہیں احادیث مطہرہ پر اور احاد امت کے اقوال کو جو صریح احادیث سے مخالفت رکھتے ہیں ان کو توجیہات باردہ سے مزین کر کے قبول فرماتے ہیں اور احادیث صحیحہ صریحہ غیر منسوخہ کو تاویلات فاسدہ سے رد کرنا چاہتے ہیں معاذ اللہ من ذالک یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ۔ حالانکہ اکابر امت اور ائمہ ملت نے ان کو وصیت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ہے کہ جب حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پاؤ تو ہمارے اقوال کو وَرَاءِ جُدُر پھینک دو اور بالکل ان سے قطع نظر کر دو چنانچہ محی السنۃ نے نقل کی حدیث ابی رافع کی اور کہا کہ اس حدیث میں دلالت واضحہ ہے کہ حاجت نہیں پیش کرنے کی حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کتاب اللہ پر اس لیے کہ جب ثابت ہوگئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز پس وہ حجت ہے امت پر بنفسہ حاجت نہیں اس کو کسی پر پیش کرنے کی میں کہتا ہوں کہ جب حدیث کا پیش کرنا کتاب اللہ پر ضرور نہ ہوا بلکہ بمجرد سماع اس کو قبول کرنا اور ماننا چاہیے تو غیر کتاب پر عرض کرنے کی بدرجہ اولیٰ حاجت نہیں مگر کسی حدیث کا اس نظر سے دیکھنا کہ معلوم ہو جاوے کہ یہ صحیح ہے اس میں کچھ مضائقہ نہیں، پھر اللہ کی طرف شکایت ہے ان لوگوں کی کہ جن کے خیال خام ہیں یہ امر مستقر ہیں کہ احادیث صحیحہ محتاج ہیں بعد صحت اور ثبوت کے کہ عرض کی جاویں قول امام پر جن کے ہم تابع ہیں سو اگر انہوں نے قبول کیا تو لائق حجت ہیں اور نہیں تو نہیں سو ان کے عقیدہ باطل میں یہ بات ہے کہ احادیث ثابتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حجت نہیں بذاتہ بلکہ قول امام حجت ہے سو حلت اور حرمت اور وجوب اور نہی ثابت نہیں ہوتی ان کے نزدیک احادیث سے بلکہ ثابت ہوتے ہیں یہ امور قول امام سے اور یہ عقیدہ بالکل فاسد و باطل ہے۔ اور مسلم میں عمران بن حصین سے روایت ہے کہ وہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الحیاء لا یأتی الا بخیر تو بشیر بن کعب نے کہا کہ ایسا ہی لکھا ہوا ہے کتب حکمت میں کہ اسی سے ہے وقار اور سکینہ تو عمران نے فرمایا کہ میں تجھ کو سناتا ہوں حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تو مجھے سناتا ہے بات اپنے صحیفہ کی۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ غصے ہو گئے عمران یہاں تک کہ سرخ ہو گئیں ان کی دونوں آنکھیں اور کہا کہ کبھی نہ دیکھوں میں تجھے اس حال میں کہ میں روایت کرتا ہوں تیرے آگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تو درمیان میں لاوے اور بات انتہیٰ۔ اور مستنبط ہوئی اس حدیث سے شناعت اور برائی اس کی جو کہتا ہے حدیث سنکر کہ یہ موافق نہیں ہے فقہ ابو حنیفہؒ کے مثلاً یا نقل کر دیتا ہے اس کے خلاف میں قول کسی کا چہ جائیکہ وہ مرتکب ہو اس خطائے کبیر کا کہ کہہ بیٹھے کہ یہ حدیث مخالف ہے فقہ کے اور ہم فقہ جانتے ہیں حدیث نہیں جانتے یا اسی طرح کی اور گستاخی اور بے ادب بات کہے اور اس زمانہ پر فتن میں تو یہ عادت ہو گئی ہے اکثر طلبۂ علم کی اور دیدن ٹھہر گیا ہے خواص کا، عوام کا تو کیا ذکر ہے اور غور کرنا چاہیے کہ بشیر بن کعب نے عمران کے سامنے جو ذکر کیا قول حکمت کا اس سے منظور نہ تھی مخالفت حدیث کی بلکہ مطلوب تھی تائید اس کی مگر خفا ہوئے اس پہ عمران اور جھڑکا اور عتاب اور غصہ کیا ان پہ اس لیے کہ ذکر کرنا مجلس حدیث میں قول کسی کا مشغول کرنا ہے سامعین کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے غیر کی طرف اور مانع ہونا ہے تفکر اور تدبر سے آپ کے کلام نور انتظام میں اور متفرق کرنا ہے ان کے قبلۂ توجہ کو جناب سے شارع علیہ السلام کے اور خلل اور زلل ڈال دیتا ہے ان انوار میں کہ جو آنحضرتؐ کے قول میں توجہ کرنے سے امت کو حاصل ہو رہے تھے اور محروم کرتا ہے ان برکات سے سامعین اور ناقلین کو کہ بسبب کمال توجہ ان کی کے حدیث مطہر کی طرف ان کے قلوب پر عالم قدس سے نازل ہو رہے تھے۔ پس انہیں وجوہ سے عمران نے نام رکھا اس کا معارضہ اور مزاحمہ ساتھ کلام رسول علیہ السلام کے جو ناطق ہیں وحی الٰہی کے ساتھ اور گنا اس گستاخی کو جنایت بادیہ اور خطا ظاہرہ، یہاں تک کہ سرخ ہو گئیں ان کی آنکھیں اور غیرت کھائی انہوں نے واسطے کلام رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور غضب کیا سوء ادب پر ناقل کے۔ پھر کیا حال ہے اس شخص کا جو نقل کر دیتا ہے احکام حلال و حرام میں صاحب وحی کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقابلہ میں قول مخالف زید و عمرو کا اور کیا فضیحت ہوتی اس کی اگر ہوتا وہ عمران رضی اللہ عنہ کے سامنے اور مسلم میں مروی ہے کہ حاضرین نے تسکین دی عمران کے غصہ کو یہ کہہ کر کہ بشیر منافق نہیں ہے یعنی مومن ہے اور یقین کیا حاضرین نے کہ عمران نے اس گستاخی کے سبب سے اسے منافق سمجھا ہے۔ پھر جب ایسی بات سے صحابہ کو مظنہ نفاق کا ہو جاوے کہ جس میں کسی طرح کی مخالفت حدیث نہ تھی، تو کیا حال ہوتا اگر وہ سنتے گستاخیاں اور بے ادبیاں متعصبین زمان کی کہ کوئی کہتا ہے قال قال بسیار است ترا قال ابوحنیفہ در کار است اور کوئی کہتا ہے اس حدیث کو ہمارے امام نے نہیں لیا ہم کیونکر عمل کریں اور کوئی کہتا ہے ہم کیا جانیں حدیث کیا ہے ہم کو فقہ کافی ہے یا قول امام وافی ہے معاذ اللہ من ذالک کلہا وَ تَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ۝ اور ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ جب انہوں نے روایت کی حدیث مرفوع کہ وضو کرو اس چیز سے کہ جس کو آگ نے چھوا ہے تو ابن عباس نے کہا کیا وضو کریں ہم گھی اور پانی گرم سے تو کہا ابوہریرہؓ نے اے ابن اخی جب تو سنے حدیث رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تو باتیں مت بنا یعنی بلا عذر قبول کر اور تقریریں مت چھانٹ رواہ الترمذی اور ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے جب روایت کیا قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ فرمایا ہے آپ نے جب کوئی سو کر اٹھے تو نہ ڈبووے ہاتھ اپنا برتن میں جب تک کہ نہ دھولے اسے تین بار، تو کہا قیس اشجعی نے کہ کیا کریں ہم مہراس کے ساتھ تو فرمایا ابوہریرہؓ نے نعوذ باللہ من شرک یعنی خدا کی پناہ تیرے فساد سے اور مہراس ایک سنگ منقور ہوتا ہے مانند حوض کے کہ اسے کوئی اٹھا نہیں سکتا، اور یہ جو فرمایا ابوہریرہؓ نے کہ ابن اخی جب سنے تو حدیث تو باتیں مت بنا اس میں اشارہ ہے کہ جب حدیث سنے تو اس کے مقابلہ میں معانی قیاسیہ نہ لاوے اور معارضات عقلیہ نہ پیش کرے اور نصوص قاطعہ کو مقدمات عقلیہ سے رد نہ کرے اور اس طرح کی تصریحات صحابہ کی بہت ہیں کہ اگر جمع کی جاویں تو اس کے لیے ایک دفتر طویل کی حاجت ہو اور تابعین وغیرہم سے بھی ایسے اقوال بہت مروی ہیں چنانچہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہر ایک شخص کہ بعض قول اس کا ماخوذ ہوگا اور بعض قول اس کا اس پہ پھیر دیا جاوے گا یعنی قابل قبول نہ ہوگا مگر صاحب اس قبر کے اور اشارہ کیا قبر مبارک کی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے، اور امام احمد بن حنبل نے نہ تصنیف کی کوئی کتاب فقہ میں اور حفظ کیا ان سے لوگوں نے جو حفظ کیا سینوں میں اور ان سے عرض کی ایک بار لوگوں نے کہ کیوں نہیں تصنیف کرتے آپ فقہ میں تو فرمایا انہوں نے کس کی مجال ہے کہ کلام کرے اللہ کے کلام کے آگے یا اس کے رسولؐ کے کلام کے آگے۔ اور ابن مبارک نے فرمایا کہ لوگ ہمیشہ خیر و صلاح سے رہیں گے جب تک کہ ان میں طالبان حدیث ہوں گے پھر جب طلب کریں گے علم کو غیر حدیث سے بگڑ جاویں گے۔ اور امام شعرانی نے کہا منہج میں کہ اجماع امت ہے اس پر کہ سنت حاکم ہے کتاب اللہ پہ اور نہیں ہے کتاب حاکم سنت پر۔ انتہیٰ، یعنی کتاب اللہ اور حدیث میں اگر تعارض ہو بادی النظر میں تو سنت اور حدیث قابل قبول ہے اس لیے کہ کتاب مجمل ہے اور حدیث اس کی مفسر اور فرمایا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اترکوا قولی لقول الرسول صلی اللہ علیہ وسلم یعنی چھوڑ دو میرا قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے آگے۔ اور روایت کی حاکم اور بیہقی نے شافعی سے کہ وہ فرماتے تھے جب صحیح ہو جاوے حدیث تو وہی میرا مذہب ہے۔ اور فرماتے تھے جب دیکھو کلام میرا کہ مخالف ہے کلام رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تو پھینک دو کلام میرا دیوار پر۔

ہذا خلاصۃ ما فی الدراسات)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ فِی کَرَاهِیَۃِ کِتَابَۃِ الْعِلْمِ

باب کتابت علم کی کراہت میں

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ اِسْتَاذَنَّا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْکِتَابَۃِ فَلَمْ یَاْذَنْ لَنَا۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا انہوں نے کہ اجازت چاہی ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث لکھنے کی تو اجازت نہ دی ہم کو یعنی ابتدائے اسلام میں۔

ف: اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے اس سند کے سوا بھی زید بن اسلم سے اور روایت کیا اس کو ہمام نے زید بن اسلم سے۔

مترجم: یعنی ابتدائے اسلام میں حکم تھا کہ کوئی چیز مت لکھو سوا قرآن کے اس خیال سے کہ شاید حدیث قرآن میں مل جاوے اور زمانہ صحابہ جب منقرض ہو جاوے تو جو کچھ لکھا ہو سب کو لوگ قرآن جاننے لگیں، پھر اخیر میں جب صحابہ محتاط اور فقیہ ہو گئے اور وحی متلو اور غیر متلو میں فرق بیّن جاننے لگے تو آپ نے حدیث لکھنے کی بھی اجازت دے دی تب بھی بعض احادیث بر سبیل ندرت کتابت میں آئیں نہ یہ کہ تدوین ان کی شروع ہو گئی۔

بَابٌ فِی الرُّخْصَۃِ فِیْہِ

باب کتابت حدیث کی رخصت میں

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ یَجْلِسُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَسْمَعُ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْحَدِیْثَ فَیُعْجِبُہٗ وَلَا یَحْفَظُہٗ فَشَکٰی ذٰلِکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ لَاَسْمَعُ مِنْکَ الْحَدِیْثَ فَیُعْجِبُنِیْ وَلَا اَحْفَظُہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَعِنْ بِیَمِیْنِکَ وَاَوْمَاَ بِیَدِہٖ لِلْخَطِّ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا کہ تھا ایک مرد انصار سے کہ بیٹھتا تھا مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سنتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثیں اور پسند آتی تھیں اس کو اور یاد نہ رہتی تھیں سو شکایت کی اس نے اپنی یاد نہ رہنے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں سنتا ہوں آپ کی حدیثیں اور مجھے اچھی لگتی ہیں اور یاد نہیں رہتیں مجھ کو سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدد لے تو اپنے داہنے ہاتھ سے اور اشارہ کیا آپ نے ہاتھ سے لکھنے کی طرف۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے اس حدیث کی اسناد کچھ قائم نہیں یعنی قوی نہیں سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے فرماتے تھے کہ خلیل بن مرہ منکر الحدیث ہیں۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَذَکَرَ قِصَّۃً فِی الْحَدِیْثِ فَقَالَ اَبُوْ شَاہٍ اُکْتُبُوْا لِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُکْتُبُوْا لِاَبِیْ شَاہٍ وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّۃٌ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور ذکر کیا راوی نے ایک قصہ حدیث میں یعنی خطبہ کی تقریر بیان کی تو کہا ابوشاہ نے لکھوا دیجیے مجھ کو یا رسول اللہ تو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھ دو ابوشاہ کو اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی شیبان نے یحییٰ بن ابی کثیر سے مانند اس کے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مترجم پوری روایت صحیح مسلم میں ابوہریرہؓ سے یوں مروی ہے کہ فرمایا انہوں نے جب فتح دی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مکہ پر کھڑے ہوئے آپ لوگوں میں یعنی خطبہ پڑھنے کو اور حمد کی اللہ تعالیٰ کی اور ثنا کی اس پر پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے روکا مکہ سے اصحاب فیل کو اور مسلط کیا اس پر اپنے رسول کو اور مومنوں کو اور وہ حلال نہیں ہوا کسی کے لیے قبل میرے اور میرے لیے حلال ہوا ایک ساعت دن کی اور نہ حلال ہوگا بعد میرے کسی کے لیے سو نہ بھگایا جاوے شکار اس کا اور نہ توڑا جاوے کانٹے دار درخت اس کا اور حلال نہیں گری پڑی چیز اس کی اٹھانا مگر جو بتاتا پھرے اور جس کا کوئی شخص مارا جاوے وہ دو امر میں مختار ہے یا دیت لے لیوے یا قصاص میں قاتل کو قتل کرے، سو عباسؓ نے عرض کی مگر اذخر یا رسول اللہ ہم اس کو اپنی قبور اور بیوت میں ڈالتے ہیں تو فرمایا آپ نے کہ خیر اذخر کے اکھاڑنے کا مضائقہ نہیں سو کھڑے ہوئے ابوشاہ کہ ایک مرد تھے یمن کے اور عرض کی انہوں نے کہ مجھے لکھوا دیجیے یا رسول اللہ! تو فرمایا آپ نے لکھ دو ابوشاہ کو، ولید نے کہا میں نے اوزاعی سے پوچھا کہ کیا چیز وہ لکھواتے تھے کہا انہوں نے یہی خطبہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ میں پڑھا۔ انتہی پس اس حدیث سے اجازت ہوئی اصحاب کو تحریر حدیث کی اور یہ آخر امر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پس یہی اول منسوخ ہے جیسا ہم نے باب گذشتہ میں اشارہ کیا تھا طرف اس کی۔

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي إِلَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَكُنْتُ لَا أَكْتُبُ۔

روایت ہے ہمام بن منبہ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے ابوہریرہؓ سے کہ وہ کہتے تھے کہ کوئی نہیں ہے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھ سے زیادہ حدیث جاننے والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مگر عبداللہ بن عمرو کہ وہ لکھتے تھے اور میں نہ لکھتا تھا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور وہب بن منبہ جو راوی ہیں اپنے بھائی سے تو ان کے بھائی کا نام ہمام بن منبہ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَدِيثِ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ

باب بنی اسرائیل سے روایت کرنیکے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنچاؤ مجھ سے اگر ایک آیت ہو یعنی غائبین کو اور روایت کرو بنی اسرائیل سے کہ اس میں کچھ حرج نہیں اور جو مجھ پر جھوٹ باندھے قصدًا وہ اپنی جگہ ڈھونڈ لے دوزخ میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے ابوعاصم سے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے حسان بن عطیہ سے انہوں نے ابی کبشہ سلولی سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: قولہ پہنچاؤ مجھ سے اگرچہ ایک آیت ہو ظاہرًا آیت سے مراد آیات کلام اللہ ہیں اور احادیث بھی اسی میں داخل ہیں اس لیے جب قرآن باوجود اس کے کہ مشہور و منتشر ہے اور حاملین اور ناقلین اس کے بہت ہیں اور رب العالمین نے اس کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حفاظت کا وعدہ بھی کیا ہے اس کے پہنچانے کا ہم کو حکم ہوا تو حدیث کا پہنچانا تو بدرجۂ اولیٰ ضرور ہوا۔ یا مراد آیت سے کلام مفید جامع احکام شرعیہ ہے جو از قبیل جوامع الکلم ہو جیسے کہ اکثر احادیث ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تو معنی حدیث یہ ہوں گے کہ پہنچاؤ مجھ سے اگر ایک حدیث ہو اور وجہ تخصیص یہ ہوگی کہ قرآن کا تو اللہ تعالےٰ خود حافظ ہے اب امت کو حفاظت احادیث پر ضرور ہے کہ وہ تفسیر کتاب پُر نور ہے۔ قولہ اور روایت کرو بنی اسرائیل سے الخ یعنی حکایت کرو اور خبر دو ان چیزوں کی کہ ان سے سنتے ہو اور تنگ نہ کرو ان سے روایت کرتے میں اس خیال سے کہ حمل روایت میں احتیاط واجب ہے اور رعایت اتصال سند کی پر ضرور تھی اور نقل کرنا عدل ثقہ ضابطہ سے لازم ہے اور چونکہ قبل اس کے لکھنے سے منع فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ کیا تم متحیر ہوا چاہتے ہو اپنے دین میں جیسے کہ یہود نصاریٰ متحیر ہیں چنانچہ جابرؓ سے یہ مضمون مروی ہے۔ اس حدیث میں اتنی اجازت دی کہ اگر قصص و مواعظ و امثال ان کے ان سے نقل کرو اور ان سے عبرت لو تو کچھ مضائقہ نہیں نہ شرائع اور احکام کہ وہ شریعت محمدیہ سے منسوخ ہو چکے ہیں اور اگر ان کی سند متصل انبیاء تک نہ ملے تو کچھ مضائقہ نہیں اس لیے کہ مقصود عبرت لینا ہے نہ اثبات کسی حکم جدید کا یا تحصیل کسی عقیدہ کی کہ اس کے لیے شریعت محمدیہ کافی ہے۔ (کذا قال الشیخ فی شرح مشکوٰۃ)

بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ۔

باب تعلیم خیر کے اجر میں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَسْتَحْمِلُهٗ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهٗ مَا يَحْمِلُهٗ فَدَلَّهٗ عَلٰى اٰخَرَ فَحَمَلَهٗ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ اِنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد سواری مانگنے کو سو نہ پائی آپ کے پاس سواری کہ سوار ہوتا اس پر سو بھیجا آپ نے اس کو ایسے شخص کے پاس کہ سواری دی اس نے اس شخص کو اور خبر دی اس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو فرمایا آپ نے بتلانے والا خیر کا ثواب میں مثل کرنیوالے کے ہے۔

ف: اس باب میں ابی مسعودؓ اور بریدہ رضہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے یعنی انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

عَنْ اَبِي مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيِّ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحْمِلُهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ اُبْدِعَ بِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتِ فُلَانًا فَاَتَاهُ فَحَمَلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ اَوْ قَالَ عَامِلِهٖ۔

روایت ہے ابی مسعود بدری سے کہ ایک مرد آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سواری مانگتا ہوا اور عرض کی اس نے کہ میرا جانور مر گیا ہے سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جاؤ تم فلانے شخص کے پاس سو گیا وہ اس کے پاس اور سواری دی اس نے اس شخص کو تو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دلالت کرے کسی چیز پر اسکو ثواب ہے مثل کرنے والے کے یا فرمایا مثل عامل کے

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے اور ابو مسعود بدری رضہ کا نام عقبہ بن عمرو ہے روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبداللہ بن نمیر سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی عمرو شیبانی سے انہوں نے ابی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسعود سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور کہا اس میں مثل اجر فاعلہ کے اور شک نہ کیا اس میں

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِشْفَعُوْا وَتُؤْجَرُوْا وَيَقْضِي اللّٰهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ۔

روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شفاعت کرو تاکہ اجر پاؤ اور جاری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان پر جو چاہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور برید بن عبداللہ بن ابی بردہ ابن ابی موسیٰ ہیں کہ روایت کی ان سے ثوری اور سفیان بن عیینہ نے اور برید کی کنیت ابو بردہ ہے وہ بیٹے ہیں ابی موسیٰ اشعری کے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا ذٰلِكَ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ أَسَنَّ الْقَتْلَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ سَنَّ الْقَتْلَ۔ (ف) یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی آدمی ایسا نہیں کہ قتل کیا جاوے ظلم کی راہ سے مگر یہ کہ ہوتا ہے ابن آدم پر ایک بار گناہ اس کے خون سے اور یہ اس لیے ہے کہ اس نے پہلی راہ ڈالی قتل کی اور عبدالرزاق نے کہا سَنَّ اور معنی اَسَنَّ اور سَنَّ کے ایک ہی ہیں۔

بَابٌ فِي مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى فَاتُّبِعَ

باب اس شخص کے ثواب میں جس نے ہدایت کی طرف بلایا اور لوگوں نے اس کی تابعداری کی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُوْرِ مَنْ يَتَّبِعُهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ يَتَّبِعُهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا۔

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے بلایا لوگوں کو ہدایت کی طرف اس کو ثواب ہوگا مانند ثواب ان لوگوں کے جنہوں نے اس کی فرمانبرداری کی بغیر اس کے کہ ان کے ثوابوں سے کچھ گھٹے یعنی اللہ تعالیٰ اپنے خزانہ غیب سے دعوت دینے والے کو ماننے والوں کے برابر ثواب دے گا یہ نہیں کہ ان کے ثواب سے کاٹ کر اسے دیا جاوے اور جس نے بلایا ضلالت کی طرف اس کو گناہ ہوگا ان لوگوں کے گناہ کے مانند جنہوں نے اس کی بات مانی نہ گھٹے گا ان کے گناہوں سے کچھ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

مترجم جس نے بلایا لوگوں کو ہدایت کی طرف یعنی ایمان و توحید اور اتباع سنت کی طرف اور تائید کی اقامت سنت اور احیاء امور ملت میں اور پھیلایا علوم دینیہ کو تصنیف و تالیف و طبع و کتابت سے بصرف اموال و بذل سعی لساناً و جناناً اس کو اجر ہے قیامت تلک ان سب کا جتنے تابع ہوں اس کے اور قبول کریں اس کی دعوت کو اور داخل ہیں اس میں محدثین بابرکت کہ جن کی تالیف سے ایک جہان کو فائدہ ہوا اور قیامت تک ان کے ثمرات و برکات سے سائر امت مالامال ہے اور شامل ہیں اس میں مجتہدین امت کہ جن کے استنباطات صحیحہ سے ایک عالم مستفید ہوا اور حشر تک ان کے انوار اجتہادات سے ہر ایک خوش حال ہے اور اسی طرح ہر واعظ و ناصح و داعی الی الخیر و مؤید ملت و متبع سنت کو اس بشارت سے اپنے حوصلہ کے موافق اور سعی کے مطابق حصہ ہے قولہ جس نے بلایا ضلالت کی طرف یعنی بدعت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکال کر سنت مٹائی، ظلم و جور و جفا کی رسم ڈالی۔ افعال شرکیہ امت میں پھیلائے امور بدعیہ اور محرمات شرعیہ اور قوانین جور یہ لوگوں کو سکھائے، فسق و فجور کی ترغیب، کذب و زور کی ترخیص محدثات امور کی تزئین لوگوں نے ذہن نشین کی اس نے اپنے بارگناہ کے ساتھ اپنے اتباع کا بھی وبال ذکال گردن پر لیا اور عاقبت تباہ اور نامہ سیاہ ہوا۔ معاذ اللہ من ذالک اور داخل ہے اس وعید میں ہر داعی بدعت اور ماحی سنت اور رافع احکام ملت اور مروج محدثات اور مزین محرمات مثیر فتن باعث آفات موجد سیئات و خطیئات۔

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ سُنَّةَ خَيْرٍ فَاتُّبِعَ عَلَيْهَا فَلَهُ أَجْرُهُ وَمِثْلُ أُجُوْرِ مَنِ اتَّبَعَهُ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ سَنَّ سُنَّةَ شَرٍّ فَاتُّبِعَ عَلَيْهَا كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهُ وَمِثْلُ أَوْزَارِ مَنِ اتَّبَعَهُ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا۔

روایت ہے جریر بن عبداللہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے اچھا طریقہ پھیلایا اور لوگ تابع ہو گئے اس کے اس طریقۂ حسن میں سو اس کے لیے ثواب ہے اپنے عمل کا اور ثواب ہے اس کے تابعین کے مانند بغیر اس کے کہ گھٹایا جاوے ان کے ثوابوں سے کچھ اور جس نے نکالا برا طریقہ اور لوگوں نے تابعداری کی اس کی ہوگا اس پر بوجھ اس کے عمل کا اور بوجھ ان لوگوں کا کہ تابع ہوئے اس کے بغیر اس کے کہ گھٹایا جاوے ان کے بارگناہ سے کچھ۔

ف: اس باب میں حذیفہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی کئی سندوں سے جریر بن عبداللہ سے انھوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور مروی ہوئی یہ حدیث منذر بن جریر بن عبداللہ سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہوئی عبیداللہ بن جریر سے بھی انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مترجم: قولہ اچھا طریقہ پھیلا دیا یعنی کسی مری ہوئی سنت کو جلا دیا یا کسی شعار اسلام کو جاری کر دیا یا صدقات و خیرات کو موافق طریقہ مسنون کے جاری کروا دیا اور رواج دے دیا کہ لوگ اس کے خوگر اور معتاد ہو گئے اور یہ مراد نہیں کہ کوئی بدعت نئی نکالی یا کوئی طریقہ محدثہ جاری کیا یا کوئی رسم جدید احداث کی اس لیے کہ حضرتؐ نے دوسری حدیث میں فرمایا ہے شر الامور محدثاتہا پھر طریقہ محدث کو حضرتؐ سنت خیر کیوں فرمائیں گے، قولہ اور جس نے نکالا برا طریقہ یعنی احداث فی الدین کیا اور رسم جدید نکالی اس پر قیامت تک اتباع کا وبال پڑے گا اس میں بڑی تہدید ہے جہلا صوفیہ کو اور لطلۂ مبتدعہ کو جو رات اور دن ہزاروں بدعات نکالتے چلے جاتے ہیں اور ان کے اتباع بلا تامل قبول کرتے ہیں اور رسوم مشائخین کو سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل و اکمل جانتے ہیں اور اعراس و اعیاد میں ان کا اجراء موجب برکت اور ترک موجب ہلاکت جانتے ہیں۔

بَابُ الْأَخْذِ بِالسُّنَّةِ وَاجْتِنَابِ الْبِدْعَةِ

باب سنت کی پابندی اور بدعت سے بچنے کا

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَعْدَ

روایت ہے عرباض بن ساریہ سے کہا نصیحت کی ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صبح کی نماز کے بعد

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلوة الغداة موعظة بليغة ذرفت منها العيون ووجلت منها القلوب فقال رجل إن هذه موعظة مودع فماذا تعهد إلينا يا رسول الله قال أوصيكم بتقوى الله والسمع والطاعة وإن عبد حبشي فإنه من يعش منكم يرى اختلافا كثيرا وإياكم ومحدثات الأمور فإنها ضلالة فمن أدرك ذلك منكم فعليه بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين عضوا عليها بالنواجذ

بڑی کامل اور پوری نصیحت کہ بہنے لگیں اس سے آنکھیں یعنی ہم سب رونے لگے اور کانپ گئے اس سے دل یعنی خوف خدا سے سو عرض کی ایک مرد نے کہ یہ نصیحت تو رخصت ہونے والے کی ہے سو کیا وصیت فرماتے ہیں آپ ہم کو اے رسول اللہ کے فرمایا آپ نے وصیت کرتا ہوں میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی اور بات سننے اور کہا ماننے کی اگرچہ حاکم ہو تم پر ایک بندہ حبشی اس لیے کہ جو زندہ رہے گا تم میں سے دیکھے گا اختلاف کثیر سو بچو تم نئے نکلے ہوئے سب کاموں سے اس لیے کہ نئے کام پر چلنا گمراہی ہے سو جس نے پایا تم میں سے اس وقت کو تو لازم پکڑے میری سنت کو اور خلفائے راشدین ہدایت والوں کی سنت کو مضبوط پکڑو دانتوں سے ۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ثور بن یزید نے خالد بن معدان سے انہوں نے عبدالرحمن سے انہوں نے عرباض سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے روایت کی ہم سے یہ حسن بن علی خلال نے اور کئی لوگوں نے کہا انہوں نے کہ روایت کی ہم سے ابو عاصم نے انہوں نے ثور بن یزید سے انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے عبدالرحمن بن عمرو سلمی سے انہوں نے عرباض بن ساریہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور عرباض بن ساریہ کی کنیت ابو نجیح ہے اور روایت کی گئی یہ حدیث حجر بن حجر سے انہوں نے روایت کی عرباض بن ساریہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے

عن كثير بن عبد الله عن أبيه عن جده أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لبلال بن الحارث اعلم قال أعلم يا رسول الله قال إنه من أحيا سنة من سنتي قد أميتت بعدي كان له من الأجر مثل من عمل بها من غير أن ينقص من أجورهم شيئا ومن ابتدع بدعة ضلالة لا يرضاها الله ورسوله كان عليه مثل آثام من عمل بها لا ينقص ذلك من أوزار الناس شيئا ۔

روایت ہے کثیر بن عبداللہ سے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال بن حارث سے کہ جانو اور معلوم کرو عرض کی انہوں نے کہ جانتا ہوں میں اے رسول اللہ کہ فرمایا آپ نے بیشک جس نے زندہ کی ایک سنت میری سنتوں سے کہ مر گئی ہو وہ میرے بعد ہوگا اس کو ثواب ان لوگوں کے برابر کہ عمل کیا انہوں نے اس پر بغیر اس کے کہ گھٹے ان کے ثوابوں سے کچھ اور جس نے نئی بدعت نکالی گمراہی کی کہ نہیں پسند کرتا اس کو اللہ اور رسول اس کا ہوگا اس پر وبال اور گناہ مثل گناہ ان لوگوں کے کہ عمل کیا انہوں نے اس پر نہ گھٹے گا ان کے گناہوں سے کچھ ۔

ف : یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن عیینہ وہ مصیصی ہیں شامی اور کثیر بن عبداللہ وہ بیٹے ہیں عمرو بن عوف مزنی کے ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ إِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ وَلَيْسَ فِي قَلْبِكَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ لِي يَا بُنَيَّ وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِي وَمَنْ اَحْيَا سُنَّتِي فَقَدْ اَحْيَانِي وَمَنْ اَحْيَانِي كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے میرے بیٹے اگر قدرت رکھے تو اس امر کی کہ صبح کرے تو اور شام کرے تو اور نہ ہووے تیرے دل میں بدخواہی اور حسد اور بغض کسی کی طرف سے تو کر پھر فرمایا مجھ سے اے میرے بیٹے اور یہ میری سنت ہے جس نے زندہ کیا میری سنت کو اس نے زندہ کیا مجھ کو ہوگا میرے ساتھ جنت میں۔

ف: اس حدیث میں ایک قصہ طویلہ ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور محمد بن عبداللہ انصاری ثقہ ہیں اور باپ ان کے ثقہ ہیں اور علی بن زید صدوق ہیں مگر یہ کہ وہ اکثر مرفوع کہہ دیتے ہیں اس روایت کو جسے اور راوی موقوفاً روایت کرتے ہیں سنا میں نے محمد بن بشار سے کہتے تھے کہ کہا ابوالولید نے کہ کہا شعبہ نے روایت کی ہم سے علی بن زید نے اور وہ رفاع تھے یعنی موقوف روایتوں کو مرفوع کر دینے والے اور نہیں جانتے ہم سعید بن مسیب کی انس سے کوئی روایت مگر یہی حدیث طویل اور روایت کی عباد منقری نے یہ حدیث علی سے جو بیٹے ہیں زید کے انہوں نے انس سے اور نہ ذکر کیا اس میں سعید بن مسیب کا اور ذکر کیا میں نے اس حدیث کا محمد بن اسماعیل بخاری سے تو نہ پہچانا انہوں نے سعید بن مسیب سے یہ حدیث کہ وہ روایت کرتے ہوں انس سے اور نہ غیر ان کے اور انتقال کیا انس بن مالک نے سنہ ۹۳ھ میں اور سعید بن مسیب نے ان کے دو برس بعد سنہ ۹۵ھ میں۔

بَابٌ فِي الْاِنْتِهَاءِ عَمَّا نَهٰى عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب مناہی سے احتراز کرنے کے بیان میں

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتْرُكُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ وَاِذَا حَدَّثْتُكُمْ فَخُذُوا عَنِّي فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دو تم مجھے اس پر جس پر چھوڑ دوں میں تم کو پھر جب بیان کروں میں تم سے کوئی چیز تو سیکھو تم اس کو مجھ سے اور پکڑو اس کو اسلیے کہ ہلاک ہو گئے تم سے اگلے لوگ اپنے نبیوں سے بہت سوال اور اختلاف کرنے کے سبب سے۔

(ف) یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: چھوڑ دو مجھے اس پر جس پر میں تمہیں چھوڑ دوں یعنی بغیر ضرورت کے مجھ سے سوال نہ کرو اور جس کو میں حکم کر دوں اس کو بجا لاؤ اور جس سے منع کروں اس سے باز رہو اس لیے کہ ہر چیز پوچھنے سے احکام زیادہ ہوں گے پھر ان کی بجا آوری مشکل ہو گی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سلف نے جس میں سکوت کیا ہے اس میں ساکت رہنا اولیٰ ہے اور بنی اسرائیل پر کثرت سوال سے جو بلا آئی سورۂ بقرہ میں موجود ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ

باب عالم مدینہ کی فضیلت میں

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً يُوشِكُ اَنْ يَضْرِبَ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے مرفوعاً کہ قریب ہے کہ ماریں گے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلنَّاسُ اَكْبَادَ الْاِبِلِ يَطْلُبُوْنَ الْعِلْمَ فَلَا يَجِدُوْنَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ۔ لوگ کلیجے اونٹوں کے طلب کرتے ہوں گے علم کو پھر نہ پاویں گے کسی کو علم میں زیادہ مدینہ کے عالم سے بڑھکر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے یعنی جو ابن عیینہ سے مروی ہے اور ابن عیینہ سے یوں بھی مروی ہے کہ انہوں نے کہا مراد عالم مدینہ سے امام مالک بن انس ہیں کہا اسحاق بن موسیٰ نے سنا میں نے ابن عیینہ سے کہ وہ عمری زاہد ہیں اور نام ان کا عبدالعزیز بن عبداللہ ہے سُنا میں نے یحییٰ بن موسیٰ سے کہتے تھے کہ کہا عبدالرزاق نے مراد اس سے مالک بن انس ہیں۔

مترجم: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ امام المحدثین ہیں اور افضل المجتہدین کنیت ان کی ابوعبداللہ ہے پیدا ہوئے ۹۵ھ ہجرت میں اور حمل میں رہے تین برس اور بعضوں نے کہا دو برس اور سترھویں سال میں بیٹھے وہ مجلس تدریس میں یعنی لوگوں کو درس دینے لگے اور پہچانی گئی ان کے لیے امامت، ابن خلکان نے کہا وفات پائی انہوں نے ربیع الاول میں ۱۷۹ھ میں پس عمر مبارک ان کی چوراسی سال ہے اور مدفون ہوئے بقیع میں شیخ عبدالحق دہلوی نے کہا کہ وہ ثقہ تھے مامون تھے نہایت پرہیزگار تھے اور فقیہ اور محدث حجت الٰہی تھے خلق پر اور کبار تبع تابعین تھے ابن خلکان نے کہا لیا انہوں نے علم قرأت نافع بن ابی نعیم سے اور سُنا انہوں نے زہری سے اور نافع سے جو مولیٰ تھے ابن عمر کے اور روایت کی ان سے یحییٰ نے اور اوزاعی اور یحییٰ بن سعید نے۔ امام مالک نے فرمایا کہ اکثر ایسا اتفاق ہوا ہے کہ جس سے میں نے علم حاصل کیا وہ نہ مرا یہاں تک کہ میرے پاس آیا اور فتویٰ پوچھا ابن وہب نے کہ میں نے ایک منادی کو سُنا کہ ندا کرتا تھا مدینہ میں کہ فتویٰ نہ دیوے لوگوں کو سوا مالک بن انس کے اور ابن ابی ذئب کے۔ اور تیسیر الاصول میں ہے کہ علم حاصل کیا امام مالک سے ایک خلق کثیر نے کہ انہی میں ہیں شافعی اور محمد بن ابراہیم بن دینار اور ابن عبدالرحمٰن مخزومی اور عبدالعزیز بن ابی حازم اور یہ لوگ ان کی نظیر ہیں اصحاب سے اور لیا ان سے علم کو معین بن عیسیٰ فزار اور عبدالملک بن عبدالعزیز ماجشون اور یحییٰ بن یحییٰ اندلسی اور عبداللہ بن مسلمہ قعنبی اور عبداللہ بن وہب اور اصبغ بن فرج اور یہ لوگ استاد ہیں بخاری اور مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور یحییٰ بن معین اور احمد بن حنبل وغیرہم کے جو امام ہیں حدیث کے اور وہیب بن خالد نے کہا مشرق سے مغرب تک کوئی زیادہ امین نہیں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا امام مالک سے بڑھکر۔ یحییٰ بن سعید نے کہا قوم میں کوئی اصح نہیں امام مالک سے زیادہ، امام شافعی نے فرمایا کہ اگر امام مالک اور ابن عیینہ نہ ہوتے تو علم اہل حجاز کا تشریف لے جاتا۔ اور کہا کہ جہاں کا ذکر ہو تو امام مالک ایک ستارہ روشن ہیں اور اس قدر علم حدیث کا ادب ان کی نظر میں تھا کہ عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ ایک دن میں امام مالک کی محفل میں ان کی منزل میں حاضر تھا اور وہ حدیث بیان کر رہے تھے اور ان کے کپڑوں میں ایک بچھو تھا کہ اس نے سولہ جگہ ڈنک مارا اور چہرہ ان کا متغیر ہو جاتا تھا اور رنگ زرد ہو جاتا تھا مگر سلسلہ حدیث رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منقطع نہ کرتے تھے پھر جب فارغ ہوئے مجلس سے اور لوگ متفرق ہوئے میں نے کہا اے ابا عبداللہ میں نے تمہارا عجیب حال دیکھا انہوں نے فرمایا ہاں اور مجھے خبر کی اور کہا کہ میں نے صبر کیا اس بلا پر بنظر جلال حدیث رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے۔ اور جعفر بن سلیمان سے لوگوں نے کہا کہ امام مالک تمہاری بیعت کو کچھ نہیں سمجھتے سو وہ غضبناک ہوا اور ان کو بلایا اور بہت ایذا دی اور کوڑے مارے اور ہاتھ کھینچے یہاں تک کہ شانہ ان کا اتر گیا اور اس کے بعد ان کی بزرگی اور عزت لوگوں میں اور زیادہ ہو گئی چنانچہ اس شانہ اترنے کے عذر سے وہ ہاتھ نہ باندھ سکتے تھے نہ یہ کہ کسی دلیل سے متمسک ہوں۔ مگر افسوس ہے کہ یہ امر پوشیدہ رہا اکثر مالکیہ پر اور قعنبی نے کہا میں داخل ہوا امام مالک پر مرض

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت میں ان کو روتے دیکھا سو میں نے سبب رونے کا پوچھا انہوں نے فرمایا کیوں نہ روؤں البتہ میں دوست رکھتا ہوں کہ جو فتوی میں نے اپنی رائے اور قیاس سے دیئے ہیں ہر ایک عوض میں ایک ایک کوڑا دنیا میں کھا لیتا اور آخرت کے خوف سے بچ جاتا اور کاش کہ میں نے کوئی فتوی اپنی رائے سے نہ دیا ہوتا اور یہ قول دلالت کرتا ہے ان کے کمال ورع اور تقوی اور احتیاط پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ان پر اور بلند کرے درجات ان کا اعلیٰ علیین میں اور داخل کرے اس فقیر کو ان کے محبین اور مخلصین میں اور جگہ دے جنت الماویٰ میں بمعیت ان کے آمین یارب العالمین۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الْفِقْهِ عَلَى الْعِبَادَةِ۔

باب علم کے افضل ہونے میں عبادت سے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْهٌ وَاحِدٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فقیہ یعنی عالم بالحدیث سخت تر ہے شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے ولید بن مسلم کی روایت سے۔

عَنْ قَيْسِ بْنِ كَثِيْرٍ قَالَ قَدِمَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ عَلَى اَبِي الدَّرْدَآءِ وَهُوَ بِدِمَشْقَ فَقَالَ مَا اَقْدَمَكَ يَا اَخِيْ قَالَ حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَا جِئْتَ لِحَاجَةٍ قَالَ لَا قَالَ اَمَا قَدِمْتَ لِتِجَارَةٍ قَالَ لَا قَالَ مَا جِئْتُ اِلَّا فِي طَلَبِ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَبْتَغِيْ فِيْهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا رِضًى لِّطَالِبِ وَاِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ حَتّٰى الْحِيْتَانُ فِي الْمَآءِ وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلٰى سَآئِرِ الْكَوَاكِبِ اِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ اِنَّ الْاَنْبِيَآءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا اِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَ بِهٖ فَقَدْ اَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ۔

روایت ہے قیس بن کثیر سے کہ آیا ایک مرد مدینہ سے ابی الدرداء کے پاس اور وہ دمشق میں تھے تو پوچھا ابو درداء نے کیوں آئے تم اے بھائی میرے کہا اس نے کہ مجھے خبر پہنچی ہے ایک حدیث کی کہ تم بیان کرتے ہو اسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ابوالدرداء نے کیا تم نہیں آئے کسی اور حاجت کو اس نے کہا نہیں، کہا ابوالدرداء نے نہیں آئے تم تجارت کو کہا نہیں، کہا نہیں آئے تم مگر اس حدیث کے طلب کو پھر کہا ابوالدرداء نے کہ بے شک میں نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو چلے کوئی راستہ ڈھونڈتا ہوا اس میں علم کو آسان کر دے گا اسی کے لیے اللہ تعالیٰ بسبب اس کے ایک راستہ طرف جنت کے اور بے شک فرشتے بچھاتے ہیں اپنے بازو طالب علم کی رضامندی کے لیے اور عالم کے لیے مغفرت مانگتے ہیں جو لوگ ہیں آسمانوں میں اور زمین میں یہاں تک کہ مچھلیاں پانی میں اور فضیلت عالم کی عابد پر ایسی ہے جیسے فضیلت چاند کی تاروں پر اور بے شک علما وارث ہیں پیغمبروں کے اور پیغمبروں نے ورثہ نہ چھوڑا دینار و درہم کا بلکہ ورثہ چھوڑا ہے علم کا سو جس نے علم حاصل کیا اس نے حصہ وافر لیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف اور نہیں جانتے ہم اس حدیث کو مگر عاصم بن رجا بن حیوٰۃ کی روایت سے اور اسناد اس کی میرے نزدیک متصل نہیں اسی طرح روایت کی ہم سے محمود بن خداش نے یہ حدیث اور مروی ہوئی یہ حدیث عاصم بن رجا بن حیوٰۃ سے انہوں نے روایت کی داؤد بن جمیل سے انہوں نے کثیر بن قیس سے انہوں نے ابی الدرداء سے انہوں سنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ صحیح تر ہے محمود خداش کی روایت سے۔

عَنْ يَزِيدَ بْنِ سَلَمَةَ الْجُعْفِيِّ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا أَخَافُ أَنْ يُنْسِيَ أَوَّلَهُ آخِرُهُ فَحَدِّثْنِي بِكَلِمَةٍ تَكُونُ جِمَاعًا قَالَ اتَّقِ اللّٰهَ فِيمَا تَعْلَمُ۔

روایت ہے یزید بن سلمہ سے کہ عرض کی انہوں نے یا رسول اللہ میں سنتا ہوں آپ سے بہت سی حدیثیں اور ڈرتا ہوں میں کہ بھلا دیں مجھے آخر ان کا اول ان کے کو یعنی جب میں پچھلی حدیثوں کو یاد کرنے لگوں تو خوف ہے کہ پہلی بھول جائیں پس فرما دیجیے مجھ سے ایک ایسی بات کہ وہ جامع ہو فوائد کثیرہ اور احادیث وافرہ کے باعتبار معنی اور مطلب کے تو فرمایا آپ نے ڈر تو اللہ سے ان چیزوں میں کہ جسے تو جانتا ہے یعنی محرمات شرعیہ سے جو تجھے معلوم ہیں ان سے محترز رہ بخوف خداوند تعالے۔

ف: یہ حدیث ایسی ہے کہ اسناد اس کی متصل نہیں اور میرے نزدیک وہ مرسل ہے اور میرے خیال میں یوں ہے کہ ابن اشوع نے یزید بن سلمہ کو نہیں پایا اور ابن اشوع کا نام سعید بن اشوع ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي مُنَافِقٍ حُسْنُ سَمْتٍ وَلَا فِقْهٌ فِي الدِّينِ۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خصلتیں ہیں کہ کبھی جمع نہیں ہوتیں منافق میں ایک حسن اخلاق اور دوسری سمجھ دین میں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور نہیں جانتے ہم اس حدیث کو عوف کی اسناد سے مگر خلف بن ایوب کی روایت سے اور نہیں دیکھا ہم نے کہ کوئی روایت کرتا ہو ان سے سوا محمد بن علا کے اور ہم نہیں جانتے کہ وہ کہ وہ کیسے شخص ہیں۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرَضِينَ حَتَّى النَّمْلَةَ فِي جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوتَ لَيُصَلُّونَ عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ۔

روایت ہے ابی امامہ باہلی سے کہ ذکر کیا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے دو مردوں کا ایک ان میں سے عابد تھا اور دوسرا عالم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فضیلت عالم کی عابد پر ایسی ہے جیسے فضیلت میری تمہارے ادنٰی پر پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالے اور فرشتے اس کے اور آسمان اور زمین کے سب لوگ یہاں تک کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور مچھلی یعنی پانی میں دعائے خیر کرتے ہیں اور رحمت بھیجتے ہیں اس شخص کے لیے جو لوگوں کو نیک بات سکھا دے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے سُنا میں نے ابوعمار حسین بن حریث خزاعی سے کہ فرماتے تھے سُنا میں نے فضل بن عیاض سے کہ عالم عامل معلم خیر بڑا شخص پکارا جاتا ہے ملکوت سلٰوت میں۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ یَّشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَیْرٍ یَسْمَعُهٗ حَتّٰی یَکُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةُ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیر نہیں ہوتا مومن خیر سے کہ جس کو سنتا ہے یہاں تک کہ ہو جاتی ہے جگہ اس کی جنت میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْکَلِمَةُ الْحِکْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ فَحَیْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمہ حکمت کا کھوئی ہوئی چیز ہے مومن کی سو جہاں پاوے وہ اس کو مستحق ہے وہ اس کا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور ابراہیم بن فضل مخزومی ضعیف ہیں حدیث میں۔

ابواب الاستیذان والاداب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہیں استیذان اور آداب کے کہ مروی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

مُقدمہ مترجم: اذن بالکسر دستوری اور جاننا، عرب کہتا ہے فعلہ باذنی یعنی یہ کام اس نے میری اجازت اور حکم سے کیا اور عرب کہتا ہے اَذِنَ بِالشَّیْءِ اِذْنًا وَاَذَنًا وَاَذَانًا وَاَذَانَةً یعنی آگاہ و خبردار ہوا اس چیز سے اور اسی سے ہے قول اللہ تعالیٰ کا... فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ یعنی خبردار ہو اور آگاہ رہو ہوشیار ہو جاؤ اللہ اور رسول سے لڑنے کو اَذِنَ لَهٗ فِی الشَّیْءِ اِذْنًا وَاَذِیْنًا اجازت اور دستوری دی اس کو فلاں چیز کی اور فلانے کام کی اور استاذن لی علی الامیر یعنی اجازت دے مجھے امیر کے پاس جانے کی اور اس پر داخل ہونے کی اور اسی سے ہے استیذان یعنی دستوری اور اجازت چاہنا، اور مراد اس مقام میں یہ ہے کہ قادم جب دروازہ پر آوے بغیر اجازت گھر میں نہ جاوے اور یہ امر منصوص ہے کہ تفصیل اس کی ضمن ابواب میں مذکور ہے، اور آداب جمع ہے ادب کی اور ادب بالفتح شگفت اور عجیب اور بفتحتین زیرکی اور نگاہ رکھنا ہر چیز کی حد کا اور ظاہر ہے کہ یہاں معنی اخیر مراد ہیں۔ اسی سے اُدبہ کہ تعجب اور شگفت کے معنی میں آتا ہے اور نام ہے طعام مہمانی اور کتخدائی کا اسی سے ہے مأدبہ یعنی طعام دعوت چنانچہ حدیث میں آیا ہے وَیَجْعَلُ فِیْهَا مَأْدُبَةً یعنی طیار کیا اس میں ایک طعام دعوت کا اور یہاں مراد ہے نگہداشت حدود شرعیہ اور حفاظت سنت سنیہ، نشست و برخاست و عادات وغیرہا میں کہ تفصیل اس کی ضمن ابواب میں مذکور ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ اِفْشَاءِ السَّلَامِ
باب افشائے سلام کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا تَدْخُلُوْا

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى أَمْرٍ إِذَا أَنْتُمْ فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ۔

کہ نہ داخل ہو گے تم جنت میں جب تک مومن نہ ہو گے اور مومن نہ ہو گے جب تک کہ آپس میں محبت نہ کرو گے اور کیا نہ بتاؤں میں تم کو ایک ایسی چیز کہ جب تم اس کو بجا لاؤ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہو جاؤ وہ چیز یہ ہے کہ جاری کرو سلام کو اور پھیلاؤ اسے آپس میں۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن سلام اور شریح بن ہانی سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور عبداللہ بن عمرو اور براء اور انس اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

باب — باب فضیلت میں سلام کے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ وَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرُوْنَ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُوْنَ۔

روایت ہے عمران بن حصین سے کہ ایک مرد آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اس نے کہا السلام علیکم تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دس نیکیاں ہیں یعنی اس قائل کے لیے پھر آیا دوسرا اور اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس۔ پھر آیا تیسرا اور اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس یعنی ہر لفظ کے عوض میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے عمران بن حصین کی روایت سے اور اس باب میں ابی سعید اور علی اور سہل بن حنیف سے بھی روایت ہے۔

باب — باب استیذان کے بیان میں

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ أَبُوْ مُوْسٰى عَلٰى عُمَرَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ فَقَالَ عُمَرُ وَاحِدَةٌ ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ فَقَالَ عُمَرُ ثِنْتَانِ ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ فَقَالَ عُمَرُ ثَلَاثٌ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ لِلْبَوَّابِ مَا صَنَعَ قَالَ رَجَعَ قَالَ عَلَيَّ بِهِ فَلَمَّا جَاءَهُ قَالَ مَا هٰذَا الَّذِيْ صَنَعْتَ قَالَ السُّنَّةُ قَالَ السُّنَّةُ وَاللّٰهِ لَتَأْتِيَنِّيْ عَلٰى هٰذَا بِبُرْهَانٍ وَبَيِّنَةٍ أَوْ لَأَفْعَلَنَّ بِكَ قَالَ فَأَتَانَا وَنَحْنُ رُفْقَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ

روایت ہے ابی سعید سے کہا کہ اذن مانگا ابوموسیٰ نے حضرت عمر کے گھر میں آنے کا اور کہا السلام علیکم کیا داخل ہوں میں سو کہا عمرؓ نے ابھی تو ایک بار اذن مانگا ہے انہوں نے پھر چپ رہے ابوموسیٰ تھوڑی دیر پھر کہا السلام علیکم کیا داخل ہوں میں تو کہا عمر نے دوبارہ ہوا ان کا اذن پھر چپ رہے ابوموسیٰ تھوڑی دیر پھر کہا السلام علیکم کیا داخل ہوں میں تو کہا عمر نے تین بار ہوا ان کا اذن مانگنا پھر لوٹ چلے ابوموسیٰ سو عمرؓ نے اپنے دربان سے کہا کیا کیا ابوموسیٰ نے۔ دربان نے کہا لوٹ گئے فرمایا عمرؓ نے میرے پاس لاؤ ان کو پھر جب لایا وہ ابوموسیٰؓ کو عمرؓ کے پاس کہا حضرت عمر نے کیوں کیا تم نے یہ کام انہوں نے کہا یہ سنت ہے کہا سنت ہے قسم اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَسْتُمْ أَعْلَمَ النَّاسِ بِحَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الِاسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ فَإِنْ أُذِنَ لَكَ فَادْخُلْ وَإِلَّا فَارْجِعْ فَجَعَلَ الْقَوْمُ يُمَازِحُونَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِي إِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا أَصَابَكَ فِي هَذَا مِنَ الْعُقُوبَةِ فَأَنَا شَرِيكُكَ قَالَ فَأَتَى عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ ذَلِكَ فَقَالَ عُمَرُ مَا كُنْتُ عَلِمْتُ بِهَذَا ۔

کی کہ لاؤ تم میرے پاس دلیل اس کی سنت ہونے کی یا گواہ، نہیں تو میں بہت کچھ تنبیہ کروں گا تم کو کہا ابو سعید نے پھر آئے ابو موسیٰ ہمارے پاس اور ہم ایک جماعت کے ساتھ انصار سے بیٹھے ہوئے تھے سو کہا انہوں نے کہ اے گروہ انصار کے کیا تم نہیں سب سے زیادہ جاننے والے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو، کیا نہیں فرمایا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذن مانگنا چاہیئے تین بار پھر اگر اذن ملا تو داخل ہو گھر میں ورنہ لوٹ جائے، پھر لوگ ابو موسیٰ سے خوش طبعی کرنے لگے یعنی کہنے لگے کہ بہتر ہے کہ عمر تمہیں خوب تنبیہ کریں اور ایسی ہی باتیں ظرافت کی کہتے لگے کہا ابو سعید نے سو اٹھایا میں نے اپنا سر ان کی طرف اور کہا میں نے کہ میں شریک ہوں تمہارا اس سزا میں یعنی جو عمر سے تم کو پہنچے کہا راوی نے کہ پھر آئے ابو سعید حضرت عمرؓ کے پاس اور خبر دی ان کو اس امر کی یعنی کہا کہ حضرت نے ایسا ہی فرمایا ہے کہ تین بار اذن مانگے پھر اگر اذن نہ ملے تو لوٹ جاوے تب فرمایا حضرت عمرؓ نے کہ میں یہ نہ جانتا تھا۔

ف: اس باب میں علی اور ام طارق مولاۃ سعد سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور جریری کا نام سعید بن ایاس ہے اور کنیت ابو مسعود اور روایت کی یہ حدیث اور لوگوں نے بھی انکے سوا ابی نضرہ سے اور ابو نضرہ عبدی کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فَأَذِنَ لِي ۔

روایت ہے عمر بن خطابؓ سے کہا انہوں نے کہ اذن مانگا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین بار پس مجھ کو اذن دیا اندر آنے کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو زمیل کا نام سماک حنفی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو اعتراض کیا ابو موسیٰ پر تو اس امر میں کہ انہوں نے روایت کیا کہ اذن مانگنا تین بار چاہیے پھر اگر اذن ملا تو خیر نہیں تو لوٹ جائے اور عمر رضی اللہ عنہ نے اذن مانگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تین بار پھر اذن ملا ان کو، اور نہیں معلوم تھی حضرت عمرؓ کو یہ بات جو روایت کی ابو موسیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ اگر اذن نہ ملے تو لوٹ جائے غرض یہ کہ حضرت عمرؓ کو معلوم نہ تھا کہ حضرت نے تین استیذان کے بعد لوٹ جانے کا حکم فرمایا ہے اسی لیے وہ ابو موسیٰ پر معترض ہوئے۔

بَابُ كَيْفَ رَدُّ السَّلَامِ
باب جواب سلام کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا انہوں نے کہ داخل ہوا ایک مرد مسجد میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے مسجد کے ایک کنارے میں پھر نماز پڑھی اس نے یعنی جلدی جلدی بغیر تعدیل ارکان

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ۔

کے پھر آیا آنحضرت کے پاس اور سلام کیا آپ پر سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وعلیک یعنی تجھ پر بھی سلام ہے اور جا پھر نماز پڑھ اسلیے کہ تو نے نماز کامل ادا نہیں کی اور ذکر کی راوی نے حدیث طویل۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یحییٰ بن سعید قطان نے یہ حدیث عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے سعید مقبری سے، سوا اس میں یوں کہا کہ روایت ہے سعید مقبری کے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں ابوہریرہؓ سے اور حدیث یحییٰ بن سعید کی اصح ہے۔

بَابُ فِي تَبْلِيغِ السَّلَامِ

باب سلام کہلا بھیجنے اور سلام لے جانے کے بیان میں

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّ جِبْرِيلَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

روایت ہے ابی سلمہ سے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ان سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا حضرت عائشہؓ سے کہ جبریل تم کو سلام کہتے ہیں سو جواب دیا حضرت عائشہؓ نے ان لفظوں سے وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یعنی ان پر سلام ہے اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اس کی۔

ف: اس باب میں ایک اور شخص سے بھی روایت ہے کہ وہ ابن نمیر سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے باپ سے وہ ان کے دادا سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی زہری نے بھی ابی سلمہؓ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔

بَابُ فِي فَضْلِ الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ

باب اسکی فضیلت میں جو پہلے سلام کرے

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ الرَّجُلَانِ يَلْتَقِيَانِ أَيُّهُمَا يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ فَقَالَ أَوْلَاهُمَا بِاللهِ۔

روایت ہے ابی امامہ سے کہ پوچھا کسی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یا رسول اللہ دو مرد جب ملیں آپس میں تو کون ان میں سے پہلے سلام کرتا ہے فرمایا جو نزدیک تر ہے ان میں سے اللہ کی طرف یعنی وہی پہلے سلام کرتا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے کہا محمد[1] نے ابوفروہ رہاوی مقارب الحدیث ہیں لیکن بیٹے ان کے محمد بن یزید ان سے مناکیر روایت کرتے ہیں۔

بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ إِشَارَةِ الْيَدِ فِي السَّلَامِ

باب سلام میں ہاتھ سے اشارہ کرنے کی کراہت میں

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بسند مذکور مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم میں سے نہیں جو تشبیہ کرے ہمارے غیر کے ساتھ مت

[1] یعنی محمد بن اسماعیل بخاری رح ۱۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا لَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ وَلَا بِالنَّصَارٰى فَاِنَّ تَسْلِيْمَ الْيَهُوْدِ الْاِشَارَةُ بِالْاَصَابِعِ وَتَسْلِيْمَ النَّصَارٰى الْاِشَارَةُ بِالْاَكُفِّ۔

تشبیہ کرو یہود اور نصاریٰ کے ساتھ اس لیے کہ تسلیم یہود کی اشارہ کرنا انگلیوں سے اور تسلیم نصاریٰ کی اشارہ کرنا ہتھیلیوں کے ساتھ یعنی پس تم ایسا مت کرو۔

ف: اس حدیث کی اسناد ضعیف ہے اور روایت کی ابن مبارک نے یہ حدیث ابن لہیعہ سے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

مترجم: یعنی مشابہت نہ کرو یہود و نصاریٰ کی کسی فعل میں خصوصاً ان دو خصلتوں میں اور شاید وہ اکتفا کرتے ہوں گے سلام میں یا جواب میں اشارہ پر بہ ترک لفظ سلام کہ سنت انبیاء ہے اور یہ حدیث جامع صغیر میں بھی مذکور ہے۔ (شرح مشکوٰۃ)

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّسْلِيْمِ عَلَى الصِّبْيَانِ

باب لڑکوں پر سلام کرنے کے بیان میں

عَنْ سَيَّارٍ قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ فَمَرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ ثَابِتٌ كُنْتُ مَعَ اَنَسٍ فَمَرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اَنَسٌ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ۔

روایت ہے سیار سے کہا انہوں نے کہ میں چلا جاتا تھا ثابت بنانی کے ساتھ سو گذرے وہ لڑکوں پر اور سلام کیا ان پر اور کہا مجھ سے ثابت نے کہ میں چلا جاتا تھا انس کے ساتھ سو گزرے وہ لڑکوں پر اور سلام کیا ان پر اور کہا مجھ سے انس نے کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جاتا تھا سو گزرے آپ لڑکوں پر اور سلام کیا ان پر۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے ثابت سے اور مروی ہوئی یہ کئی سندوں سے انسؓ سے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے جعفر بن سلیمان سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّسْلِيْمِ عَلَى النِّسَآءِ

باب عورتوں پر سلام کرنے کے بیان میں

عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ تُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا وَعُصْبَةٌ مِّنَ النِّسَآءِ قُعُوْدٌ فَاَلْوٰى بِيَدِهٖ بِالتَّسْلِيْمِ وَاَشَارَ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بِيَدِهٖ۔

روایت ہے اسماء بنت یزید سے وہ فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گزرے ایک مسجد میں اور ایک گروہ عورتوں کا وہاں بیٹھا تھا پس اشارہ کیا آپ نے اپنے ہاتھ سے سلام کا اور اشارہ کیا عبدالحمید راوی نے اپنے ہاتھ سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے کہا احمد بن حنبل نے عبدالحمید بن بہرام کی روایت شہر بن حوشب سے لا بأس ہے اور کہا محمد نے شہر بن حوشب حسن الحدیث ہے اور قوی کہا ان کو اور کہا کہ کلام کیا ان میں ابن عون نے پھر روایت کی انہوں نے بلال بن ابی زینب سے انہوں نے شہر بن حوشب سے، روایت کی مجھ سے ابوداؤد نے انہوں نے نضر بن شمیل سے انہوں نے ابن عون سے کہا ابن عون نے کہ شہر کو چھوڑ دیا محدثین نے کہا نضر نے نزکوہ[1] یعنی طعن کیا ان پر۔

بَابٌ فِي التَّسْلِيْمِ اِذَا دَخَلَ بَيْتَهٗ

باب گھر میں آنیکے وقت سلام کرنیکے بیان میں

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ اَنَسٌ

روایت ہے سعید بن مسیب سے کہا انہوں نے کہ بیان کیا

[1] نزکوہ بنون وزائے معجمہ یعنی طعن نمودند بر آں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُونُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ ـ

مجھ سے انس نے کہ فرمایا مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بیٹے میرے جب داخل ہو تو اپنے گھر والوں پہ تو سلام کر ان پر کہ برکت ہوگی تجھ پر اور تیرے گھر والوں پہ ۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ۔

مترجم : اس زمانہ کے بعض نادانوں کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے گھر والوں کو یا بی بی بہن اور عورتوں کو سلام کرتے نہایت شرماتے ہیں اور اگر کسی نے مردانگی کر کے سلام کو بھی لیا تو عورتیں جواب دینے کو عار جانتی ہیں، ان کی شرم کو سلام ہے ۔

بَابُ السَّلَامِ قَبْلَ الْكَلَامِ

باب قبل کلام سلام کرنے کے بیان میں

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْعُوا أَحَدًا إِلَى الطَّعَامِ حَتّٰى يُسَلِّمَ ـ

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کلام سے اوّل کرنا چاہیے اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے مت بلاؤ کسی کو کھانے کی طرف جب تک وہ سلام نہ کرلے ۔

ف : یہ حدیث منکر ہے نہیں جانتے ہم اسے اس سند سے سنا میں نے محمد سے کہتے تھے عنبسہ بن عبدالرحمن ضعیف ہیں حدیث میں ذاہب ہیں اور محمد بن زاذان منکر الحدیث ہیں ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّسْلِيمِ عَلَى الذِّمِّيِّ

باب ذمی پر سلام کرنے کی کراہت میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْدَءُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى بِالسَّلَامِ فَإِذَا لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ فِي طَرِيقٍ فَاضْطَرُّوهُ إِلٰى أَضْيَقِهِ ـ

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت شروع کرو تم یہود و نصاریٰ پر سلام کو یعنی ان سے پہل مت کرو اور جب ملو تم ان سے راہ میں تو لاچار کرو اس کو راہ تنگ کی طرف ۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ۔

مترجم : ابتداء بسلام یہود و نصاریٰ سے بظاہر حدیث مذکور مکروہ ہے اور جواب دینا ان کے آگے مستور ہے اور لاچار کرو یعنی وسط طریق میں ان کو چلنے نہ دو بلکہ کناروں میں راہ کے چلیں ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَهْطًا مِنَ الْيَهُودِ دَخَلُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا اَلسَّامُ عَلَيْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ قَالَتْ عَائِشَةُ

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کئی لوگ یہود سے داخل ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا انہوں نے السام علیک یعنی بجائے سلام علیک کے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علیکم یعنی تمہیں پر سو کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جب سنی ان کی بے ادبی تو کہا میں نے تم پر ہی سام اور لعنت تب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ بے شک اللہ تعالیٰ دوست

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ قَدْ قُلْتُ عَلَيْكُمْ۔

رکھتا ہے نرمی کو سب کاموں میں عرض کیا حضرت عائشہ رضی نے کہ آپ نے نہیں سنا کہ انہوں نے کیا بے ادب بات کہی آنحضرتؐ نے فرمایا میں نے بھی ان کا جواب دے دیا تھا کہ تم ہی پر ہے یعنی اتنا ہی کافی ہے زیادہ سختی ضرور نہ تھی۔

ف: اس باب میں ابی بصرہ غفاری اور ابن عمر اور انس اور ابی عبدالرحمن جہنی سے بھی روایت ہے حدیث عائشہ رضی کی حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہود و نصاریٰ کے جواب میں وعلیکم فقط کہنا چاہیے اور وہ حضرت سے براہ عداوت السام علیکم کہتے تھے یعنی تم پر موت پڑے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّلَامِ عَلَى مَجْلِسٍ فِيهِ الْمُسْلِمُونَ وَغَيْرُهُمْ

باب جس جماعت میں کافر مسلمان دونوں ہوں اس پر سلام کرنے کے بیان میں

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْيَهُودِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ۔

روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گزرے ایک مجلس پر کہ اس میں مسلمان اور یہود ملے ہوئے بیٹھے تھے پھر سلام کیا آپ نے ان پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَسْلِيمِ الرَّاكِبِ عَلَى الْمَاشِي

باب اس بیان میں کہ سوار سلام کرے پیادے پر

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ وَزَادَ ابْنُ الْمُثَنَّى فِي حَدِيثِهِ وَيُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ۔

روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلام کرے سوار پیادہ پر اور پیادہ بیٹھے ہوئے پر اور تھوڑی جماعت کے لوگ بڑی جماعت پر اور زیادہ کہا ابن مثنیٰ نے اپنی روایت میں کہ سلام کرے چھوٹا بڑے پر۔

ف: اس باب میں عبدالرحمن بن شبل سے بھی روایت ہے اور فضالہ بن عبید اور جابر سے بھی اور یہ حدیث مروی ہوئی ہے ابوہریرہ رضی سے کئی سندوں سے اور ایوب سختیانی اور یونس بن عبید اور علی بن زید نے کہا ہے کہ حسن کو ابوہریرہ رضی سے سماع نہیں۔

عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الْفَارِسُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَائِمِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ۔

روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلام کرے سوار پیادے پر اور پیادہ کھڑے ہوئے پر اور تھوڑے لوگ بہت پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو علی جنبی کا نام عمرو بن مالک ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ عَلَى

روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلام کرے چھوٹا بڑے پر اور چلنے والا بیٹھے ہوئے پر اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ۔

اور تھوڑے لوگ بہت پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ التَّسْلِيمِ عِنْدَ الْقِيَامِ وَالْقُعُودِ

باب مجلس میں بیٹھتے اٹھتے وقت سلام کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْتَهَى أَحَدُكُمْ إِلَى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ ثُمَّ إِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتِ الْأُولَى بِأَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پہنچے کوئی تم میں سے کسی مجلس پر تو چاہیے کہ سلام کرے وہاں کے لوگوں پر پھر اگر اس کا جی چاہے بیٹھنے کو تو بیٹھ جائے پھر جب کھڑا ہو تو پھر سلام کرے اور پہلا زیادہ ضرور نہیں ہے پچھلے سے یعنی دونوں ضرور ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث ابن عجلان سے بھی انہوں نے روایت کی سعید مقبری سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابُ الْاِسْتِئْذَانِ قُبَالَةَ الْبَيْتِ

باب گھر کے سامنے کھڑے ہو کر اذن مانگنے کے بیان میں

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَشَفَ سِتْرًا فَأَدْخَلَ بَصَرَهُ فِي الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ فَرَأَى عَوْرَةَ أَهْلِهِ فَقَدْ أَتَى حَدًّا لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ لَوْ أَنَّهُ حِينَ أَدْخَلَ بَصَرَهُ اسْتَقْبَلَهُ رَجُلٌ فَفَقَأَ عَيْنَيْهِ مَا غَيَّرْتُ عَلَيْهِ وَإِنْ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى بَابٍ لَا سِتْرَ لَهُ غَيْرِ مُغْلَقٍ فَنَظَرَ فَلَا خَطِيئَةَ عَلَيْهِ إِنَّمَا الْخَطِيئَةُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ۔

روایت ہے ابی ذر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے کھولا پردہ کسی کے دروازہ کا اور داخل کی نظر اپنی اس کے گھر میں قبل اس کے کہ اجازت ملے اس کو اندر آنے کی اور دیکھ لی اس نے چھپی چیز گھر والوں کی تو اس نے وہ کام کیا کہ اس کو حلال نہ تھا کرنا اس کا اور اگر ایک مرد نے جب نظر کی اور جھانکا اس نے تو پھوڑ دیں اسکی دونوں آنکھیں تو میں بند لا لوں گا اس کے کام کو یعنی پسند کروں گا اس کے پھوڑ دینے کو اور اگر گزرا ایک مرد... دروازہ پر سے کہ اس پر پردہ نہیں اور وہ دروازہ بند بھی نہیں اور نظر پڑ گئی اس کے گھر والوں پر تو اس کی کچھ خطا نہیں بلکہ خطا اس صورت میں گھر والوں کی ہے کہ انہوں نے پردہ کیوں نہ ڈالا اور دروازہ کیوں نہ بھیڑا۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہ اور ابی امامہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم مثل اس کے مگر ابن لہیعہ کی روایت سے اور ابو عبدالرحمٰن حبلی کا نام عبداللہ بن یزید ہے۔

بَابُ مَنِ اطَّلَعَ فِي دَارِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ

باب بغیر اذن کسی کے گھر میں جھانکنے کی سزا میں

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَيْتِهِ فَاطَّلَعَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَأَهْوَى

روایت ہے انس رضؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں تھے کہ جھانکا ایک مرد نے آپ کے گھر میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِلَيْهِ بِمِشْقَصٍ فَتَأَخَّرَ الرَّجُلُ ۔

سو جھکے آپ اس کی طرف تیر کے گانسے لے کر کہ پھوڑ دیں اس کی آنکھ پس پیچھے ہٹ گیا وہ شخص ۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جُحْرٍ فِي حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهَا رَأْسَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهَا فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جُعِلَ الِاسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ ۔

روایت ہے سہل سے کہ ایک مرد نے جھانکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں ایک سوراخ در سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں پشت خار تھا کہ اس سے کھجا رہے تھے آپ اپنے سر مبارک کو سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو جھانک رہا ہے تو میں تیری آنکھ میں کونچ دیتا بے شک اذن مانگنا جو مقرر ہوا ہے یعنی ہماری شریعت میں تو آنکھ کے سبب سے یعنی سارا پردہ آنکھ کے لیے ہے جب آدمی نے جھانکا تو اندر داخل ہو گیا اور پردہ نہ رہا ۔

ف : اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے ۔ یہ حدیث صحیح ہے حسن ہے ۔

بَابُ التَّسْلِيمِ قَبْلَ الِاسْتِئْذَانِ

باب اذن مانگنے سے پہلے سلام کرنے کے بیان میں

عَنْ كَلَدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ بَعَثَهُ بِلَبَنٍ وَلِبَأٍ وَضَغَابِيسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى الْوَادِي قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَلَمْ أَسْتَأْذِنْ وَلَمْ أُسَلِّمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا أَسْلَمَ صَفْوَانُ قَالَ عَمْرٌو وَأَخْبَرَنِي بِهٰذَا الْحَدِيثِ أُمَيَّةُ بْنُ صَفْوَانَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُهُ مِنْ كَلَدَةَ ۔

روایت ہے کلدہ بن حنبل سے کہ صفوان بن امیہ نے بھیجا ان کو دودھ اور پیوسی اور ککڑی کے ٹکڑے دے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان دنوں اعلیٰ وادی میں تھے ۔ کہا راوی نے میں داخل ہوا آپ کی خدمت میں اور نہ اذن مانگا میں نے اور نہ سلام کیا سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر باہر جا اور کہہ السلام علیکم کیا داخل ہوں میں اور یہ واقعہ صفوان کے اسلام لانے کے بعد کا ہے کہا عمرو نے اور خبر دی مجھ کو اس حدیث کی امیہ بن صفوان نے اور نہیں کہا امیہ نے کہ سنی میں نے یہ حدیث کلدہ سے ۔

ف : یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر ابن جریج کی روایت سے اور روایت کی یہ ابو عاصم نے بھی ابن جریج سے مثل اس کی ۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَيْنٍ كَانَ عَلَى أَبِي فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالَ أَنَا أَنَا كَأَنَّهُ كَرِهَ ذٰلِكَ ۔

روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا انہوں نے اجازت مانگی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں حاضر ہونے کی کہ کچھ عرض کروں اس قرض کے باب میں جو میرے باپ پر تھا اور وہ شہید ہو چکے تھے جنگ احد میں سو پوچھا آپ نے یعنی اندر سے کہ کون ہے تو عرض کیا میں نے کہ میں ہوں تو فرمایا آپ نے کہ میں میں گویا مکروہ جانا اس لفظ کو ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم آپ نے پوچھا کہ کون ہے جابر نے کہا "میں" اس میں کو حضرتؐ نے مکروہ جانا اس لیے کہ یہ تعریف مجہول بالمجہول ہے سائل کی غرض اس سے حاصل نہیں ہوتی اور معلوم نہیں ہوتا کہ کون شخص ہے اور یہ لفظ مشعر انانیت بھی ہے یہ بھی موجب کراہت ہے۔

بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ طُرُوقِ الرَّجُلِ أَهْلَهُ لَيْلًا

باب سفر سے آکر رات کو گھر میں داخل ہونے کی کراہت میں

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاهُمْ أَنْ يَطْرُقُوا النِّسَاءَ لَيْلًا۔

روایت ہے جابرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ان کو اس سے کہ جب سفر سے آویں تو رات کو اپنی عورتوں کے پاس داخل ہوں۔

ف: اس باب میں انسؓ اور ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے جابرؓ سے کہ انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ان کو اس سے کہ رات کو داخل ہوں اپنی عورتوں پر جب سفر سے آویں اور فرمایا ابن عباسؓ نے کہ داخل ہوئے دو شخص رات کو اپنے گھر میں حضرتؐ کے منع فرمانے کے بعد سو پایا ہر ایک نے اپنی عورت کے پاس ایک مرد کو یہ وبال ہوا ان پر حضرتؐ کی نافرمانی کے سبب سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَتْرِيبِ الْكِتَابِ۔

باب مکتوب کو خاک آلود کرنے کے بیان میں

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَتَبَ أَحَدُكُمْ كِتَابًا فَلْيُتَرِّبْهُ فَإِنَّهُ أَنْجَحُ لِلْحَاجَةِ۔

روایت ہے جابرؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لکھے کوئی تم میں سے کچھ تو چاہیے کہ اس کو خاک آلود کرے اس لیے کہ اس میں امید ہے انجاح مرام کی۔

ف: یہ حدیث منکر ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو ابی الزبیر سے کی روایت سے مگر اسی سند سے اور حمزہ بیٹے ہیں عمرو نصیبی کے اور وہ ضعیف ہیں حدیث میں۔

بَابُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ كَاتِبٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ ضَعِ الْقَلَمَ عَلَى أُذُنِكَ فَإِنَّهُ أَذْكَرُ لِلْمُمْلِي۔

روایت ہے زید بن ثابت سے کہا کہ داخل ہوا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ان کے آگے ایک کاتب تھا، سو سنا میں نے کہ آپ فرماتے تھے رکھ لے تو قلم اپنے کان پر اس لیے کہ وہ خوب یاد دلاتا ہے مضامین بتانے والے کو۔

ف: اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور اسناد اس کی ضعیف ہے محمد بن زاذان اور عنبسہ ضعیف سمجھے جاتے ہیں حدیث میں۔

بَابُ فِي تَعْلِيمِ السُّرْيَانِيَّةِ۔

باب سریانی زبان سیکھنے کے بیان میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَعَلَّمَ لَهُ كَلِمَاتٍ مِنْ كِتَابِ يَهُودَ وَقَالَ إِنِّي وَاللَّهِ مَا آمَنُ يَهُودَ عَلَى كِتَابِي قَالَ فَمَا مَرَّ بِي نِصْفُ شَهْرٍ حَتَّى تَعَلَّمْتُهُ لَهُ قَالَ فَلَمَّا تَعَلَّمْتُهُ كَانَ إِذَا كَتَبَ إِلَى يَهُودَ كَتَبْتُ إِلَيْهِمْ وَإِذَا كَتَبُوا إِلَيْهِ قَرَأْتُ لَهُ كِتَابَهُمْ۔

روایت ہے زید بن ثابت سے کہا انہوں نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ سیکھ لوں میں ان کے واسطے چند کلمات کتاب یہود سے اور فرمایا کہ مجھے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی بالکل اطمینان نہیں یہود کی تحریر پر جو میرے لیے کرتے ہیں کہا راوی نے کہ پھر نہ گزرا مجھ پر نصف ماہ کہ سیکھ لی میں نے زبان سریانی ان کے لیے کہا راوی نے پھر جب سیکھ لیا میں نے اس کو تو حضرتؐ جب یہود کو کچھ لکھنا چاہتے تو میں ان کو لکھ بھیجتا اور جب وہ کچھ لکھ کر بھیجتے تو میں اسے آپ کے آگے پڑھ دیتا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی کئی سندوں سے زید بن ثابت سے سوا اس سند کے اور روایت کی یہ اعمش نے ثابت بن عبید سے انہوں نے زید بن ثابت سے کہتے تھے زید بن ثابت کہ مجھے حکم دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان سریانی سیکھنے کا۔

مترجم ابتدائے ہجرت میں حضرت کے اصحاب میں چونکہ کوئی کاتب نہ تھا اکثر خط و کتابت یہود کرتے تھے اور حضرت ان سے بوقت ضرورت جو چاہتے لکھواتے پھر جب صحابہ کتابت سے خود واقف ہو گئے یہود سے لکھوانا موقوف کیا اور زبان سریانی ایک زبان ہے زبان عربی سے مشابہ کتب سماویہ میں بعض اسی زبان میں نازل ہوئی ہیں اس وقت وہ زبان یہود میں مشہور اور متعارف تھی اور اس حدیث سے سیکھنا ہر زبان کا جائز ہوا جب تک کہ اس میں کوئی مفسدہ شرعی نہ ہو۔

بَابُ فِي مُكَاتَبَةِ الْمُشْرِكِينَ
باب مشرکین سے خط و کتابت کرنے کے بیان میں

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ قَبْلَ مَوْتِهِ إِلَى كِسْرَى وَإِلَى قَيْصَرَ وَإِلَى النَّجَاشِيِّ وَإِلَى كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خط لکھے اپنی وفات سے قبل کسریٰ اور قیصر اور نجاشی اور ہر جابر حاکم کو دعوت دیتے تھے ان کو اللہ پر ایمان لانے کی اور یہ نجاشی وہ نہیں ہے جس پر نماز جنازہ پڑھی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی وہ نجاشی جن کی نماز پڑھی حاکم حبش تھے حضرت پر ایمان لائے تھے اور جس کو خط لکھا تھا وہ کافر تھا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ كَيْفَ يُكْتَبُ إِلَى أَهْلِ الشِّرْكِ
باب مشرکوں کو خط لکھنے کی کیفیت میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَكَانُوا تُجَّارًا بِالشَّامِ

روایت ہے ابن عباس سے کہ ابو سفیان نے خبر دی ان کو ہرقل نے پیغام بھیجا ابو سفیان کی طرف اور وہ قریش کے چند آدمیوں کے ساتھ بر سبیل تجارت شام کو گئے تھے پس یہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاَتَوْهُ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُرِئَ فَاِذَا فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ۔

یہ سب قریشی حاضر ہوئے دربار میں ہرقل کے اور ذکر کیا ابو سفیان نے حدیث کو پھر کہا کہ منگوایا ہرقل نے خط مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور وہ پڑھا گیا اس کے آگے تو اس میں یہ عبارت تھی بسم اللہ سے اخیر تک یعنی شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ رحمٰن و رحیم کے یہ تحریر ہے محمدؐ کی طرف سے جو بندے ہیں اللہ کے اور رسولؐ ہیں اس کے بھیجی گئی ہے ہرقل کی طرف جو بڑا حاکم ہے روم کا سلام ہے اس پر جو تابع ہو راہِ حق کا، اما بعد الخ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ابو سفیان کا نام صخر بن حرب ہے۔

مترجم پوری روایت ابتدائے بخاری میں موجود ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ خَتْمِ الْكِتَابِ

باب مکتوب پر مُہر کرنے کے بیان میں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا اَرَادَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَكْتُبَ اِلَى الْعَجَمِ قِيْلَ لَهٗ اِنَّ الْعَجَمَ لَا يَقْبَلُوْنَ اِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهٖ فِيْ كَفِّهٖ۔

روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا انہوں نے کہ جب ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خط لکھیں عجم کی طرف تو لوگوں نے عرض کی عجم خط نہیں لیتے جب تک اس پر مُہر نہ ہو تو بنوائی آپ نے مہر راوی نے کہا گویا کہ میں اب دیکھتا ہوں چمک اس انگوٹھی کی جس میں مہر تھی آپ کی ہتھیلی میں

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** حضرت جب انگوٹھی پہنتے نگینہ اس کا ہتھیلی کی طرف کرتے۔

بَابُ كَيْفَ السَّلَامُ

باب کیفیت میں سلام کے

عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ اَقْبَلْتُ اَنَا وَصَاحِبَانِ لِيْ قَدْ ذَهَبَتْ اَسْمَاعُنَا وَاَبْصَارُنَا مِنَ الْجَهْدِ فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ اَنْفُسَنَا عَلٰى اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَيْسَ اَحَدٌ يَقْبَلُنَا فَاَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰى بِنَا اَهْلَهٗ فَاِذَا ثَلَاثَةُ اَعْنُزٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَلِبُوْا هٰذَا اللَّبَنَ وَكُنَّا نَحْتَلِبُهٗ فَيَشْرَبُ كُلُّ اِنْسَانٍ نَصِيْبَهٗ وَنَرْفَعُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيْبَهٗ فَيَجِيْءُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَيُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا لَا يُوْقِظُ النَّائِمَ وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ ثُمَّ يَاْتِي الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّيْ ثُمَّ يَاْتِيْ شَرَابَهٗ فَيَشْرَبُهٗ۔

روایت ہے مقداد بن اسود سے کہا انہوں نے کہ آیا میں اور دو رفیق میرے یعنی مدینہ میں کہ ضعیف ہو گئے کان اور آنکھیں ہماری فقر اور فاقہ سے اور پیش کرتے تھے اپنے نفسوں کو اصحابِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سو کوئی ہم کو قبول نہ کرتا تھا۔ سو آئے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ ہم کو اپنے گھر لے آئے اور وہاں تین بکریاں تھیں سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ دوہو ان کا۔ پس ہم دوہتے تھے دودھ کو اور پیتا تھا ہر آدمی اپنا حصہ اور اٹھا رکھتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے رات کو اور اس طرح سلام کرتے تھے کہ نہ جگاتے تھے سونے والے کو اور سنائی دیتی تھی جاگتے کو، پھر تشریف لاتے مسجد میں اور نماز پڑھتے تھے یعنی تہجد کی پھر آتے تھے اپنے حصہ کی طرف۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مترجم: یہ حسن ادب تھا حضرتؐ کا کہ اس طرح سلام کرتے کہ سوتا نہ جاگے اور جاگتا سن لے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّسْلِيمِ عَلَى مَنْ يَبُولُ.

باب جو پیشاب کرتا ہو اس پر سلام کی کراہت میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ.

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ ایک مرد نے سلام کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپؐ پیشاب کرتے تھے پھر جواب نہ دیا آپؐ نے اس کو سلام کا۔

روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے انہوں نے محمد بن یوسف سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ضحاک بن عثمان سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور اس باب میں علقمہ بن فغواء اور جابر اور براء اور مہاجر بن قنفذ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: بحر میں کہا ہے کہ مکروہ ہے سلام کرنا مصلے پر اور قاری پر اور جو مجلس قضا پر حکم دے رہا ہو یا بحث کر رہا ہو فقہ و تفسیر وغیرہ کی یا پاخانہ پیشاب کرتا ہو اور اگر سلام کیا بھی ان پر تو ان کو جواب دینا واجب نہیں اس لئے کہ سلام اس کا غیر محل میں ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَقُولَ عَلَيْكَ السَّلَامُ مُبْتَدِيًا.

باب ابتداء میں علیک السلام کہنے کی کراہت میں

عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ طَلَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَقْدِرْ عَلَيْهِ فَجَلَسْتُ فَإِذَا نَفَرٌ هُوَ فِيهِمْ وَلَا أَعْرِفُهُ وَهُوَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ مَعَهُ بَعْضُهُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ قُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ إِذَا لَقِيَ الرَّجُلُ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فَلْيَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ ثُمَّ رَدَّ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ.

روایت ہے ابی تمیمہ ہجیمی سے وہ روایت کرتے ہیں ایک مرد سے اپنی قوم کے کہا اس مرد نے کہ طلب کیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور نہ پا سکا میں ان کو، سو بیٹھ گیا میں، پھر چند لوگ آئے کہ ان میں آپؐ بھی تھے اور میں آپؐ کو نہ پہچانتا تھا اور آپؐ صلح کراتے تھے ان کے بیچ میں، پھر جب فارغ ہوتے آپؐ کھڑے ہوئے۔ آپؐ کے ساتھ کچھ لوگ ان میں سے اور کہنے لگے یا رسول اللہ پھر جب میں نے یہ کیفیت دیکھی تو میں کہنے لگا علیک السلام یا رسول اللہ علیک السلام یا رسول اللہ علیک السلام یا رسول اللہ تو فرمایا آپؐ نے یہ دعا ہے میت کی پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا جب ملے آدمی اپنے بھائی مسلمان سے تو کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر جواب دیا مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی سلام کا اور فرمایا وعلیک ورحمۃ اللہ تین بار

ف: روایت کی یہ حدیث ابو غفار نے ابو تمیمہ ہجیمی سے انہوں نے ابی جری سے کہ جن کا نام جابر بن سلیم ہجیمی ہے کہا انہوں نے کہ آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر ذکر کی حدیث آخر تک اور ابو تمیمہ کا نام طریف بن مجالد ہے۔ روایت کی ہم سے حسن بن علی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے انہوں نے ابواسامہ سے انہوں نے ابی غفار مثنی سے انہوں نے ابی تمیمہ ہجیمی سے انہوں نے جابر بن سلیم سے انہوں نے کہا آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا میں نے علیک السلام مت کہو بلکہ السلام علیکم کہو اور ذکر کیا قصہ طویل یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلَاثًا وَاِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلٰثًا

روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام کرتے تو تین بار کرتے اور جب کوئی بات فرماتے تو تین بار اسے تکرار کرتے یعنی تاکہ مخاطب خوب سمجھ لیں

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

باب مجالس پر گذرنے کے بیان میں

بابٌ

عَنْ اَبِیْ وَاقِدِ اللَّيْثِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ اِذْ اَقْبَلَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ فَاَقْبَلَ اثْنَانِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ فَلَمَّا وَقَفَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَا فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَرَاٰى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيْهَا وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلٰثَةِ اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاَوٰى اِلَى اللّٰهِ فَاٰوَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْيٰى فَاسْتَحْيَى اللّٰهُ مِنْهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

روایت ہے ابی واقد لیثی سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے مسجد میں اور لوگ آپؐ کے پاس تھے کہ اتنے میں تین شخص سامنے سے آئے سو آگے بڑھ آئے دو شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور چلا گیا ایک ان میں سے پھر جب کھڑے ہوئے وہ مجلس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کیا ان دونوں نے اور ایک نے اُن میں سے دیکھی کچھ جگہ حلقے کے اندر سو داخل ہوا وہ مجلس میں اور بیٹھ گیا وہ اس جگہ میں اور دوسرا بیٹھ گیا اہل مجلس کے پیچھے اور تیسرا تو پیٹھ موڑ کر چلا ہی گیا۔ پھر جب فارغ ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس وعظ نصیحت سے جو فرما رہے تھے تو فرمایا آپؐ نے کیا نہ خبر دوں میں تم کو ان تینوں کے حال کی سو ایک نے ان میں سے جگہ چاہی اللہ کی طرف سو جگہ دی اس کو اللہ تعالیٰ نے یعنی حلقہ میں صالحین کے داخل ہوا اور انوارِ حدیث سے قربِ الٰہی حاصل کیا اور دوسرے نے شرم کی یعنی حلقہ میں داخل ہونے سے سو شرم کی اللہ تعالیٰ نے اس سے یعنی بخش دیا اس کو اور مؤاخذہ نہ کیا اس کے ذنوب کا اور تیسرا سو اس نے منہ پھیرا اس سے اللہ تعالیٰ نے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے اور ابو مرہ مولیٰ ہیں ام ہانی بنت ابی طالب کے اور نام ان کا یزید ہے اور بعضوں نے کہا مولیٰ ہیں عقیل بن ابی طالب کے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا اِذَا اَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ اَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِيْ۔

روایت ہے جابر بن سمرہؓ سے کہا انہوں نے کہ جب آتے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ جاتا ہر ایک ان میں سے جہاں پہنچا یعنی محفل میں جہاں جگہ پاتا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی یہ زہیر بن معاویہ نے سماک سے۔

مترجم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنت صحابہؓ یہی تھی کہ محفل میں جہاں جگہ پاتے وہیں بیٹھ جاتے طالب مقاماتِ عالیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور راغب مسندات قلبیہ نہ ہوتے جیسے اب ہمارے ابنائے زمان اور اخوان دوران اس پر مرتے ہیں اور مرتب جلوس میں تکرار کرتے ہیں نعوذ باللہ منہا

بَابُ مَا جَاءَ عَنِ الْمَجَالِسِ فِي الطَّرِيقِ۔

باب راہ پر بیٹھنے کے بیان میں

عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ وَلَمْ يَسْمَعْهُ مِنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ جُلُوسٌ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ إِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ فَاعِلِينَ فَرُدُّوا السَّلَامَ وَأَعِينُوا الْمَظْلُومَ وَاهْدُوا السَّبِيلَ۔

بسند مذکور مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے چند لوگوں پر انصار کے وہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے راہوں میں سو فرمایا آپ نے اگر تم کو ضرور ہے یہاں بیٹھنا تو جواب دو سلام کرنے والے کا اور اعانت کرو مظلوم کی اور راہ بتاؤ بھولے ہوئے کو یعنی ان شروط سے بیٹھو تو خیر روا ہے۔

ف اس باب میں ابی ہریرہ رضؓ اور ابی شریح خزاعیؓ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم راہوں میں بیٹھنا موجب فتنوں کا ہے اور مشابہت ہے قطاع الطریق کی اور سبب ہے غفلت کا ذکر الٰہی سے اس لیے کہ بازار مساجد ہیں شیطان کی اور بدترین جگہ ہے دنیا کی، پھر وہاں بضرورت بیٹھے بھی تو یہ امور اپنے اوپر لازم جانے ورنہ ہر حال اس سے اجتناب اولیٰ ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُصَافَحَةِ

باب مصافحہ کے بیان میں

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الرَّجُلُ مِنَّا يَلْقَى أَخَاهُ أَوْ صَدِيقَهُ أَيَنْحَنِي لَهُ قَالَ لَا قَالَ أَفَيَلْتَزِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ قَالَ لَا قَالَ فَيَأْخُذُ بِيَدِهِ وَيُصَافِحُهُ قَالَ نَعَمْ۔

روایت ہے انس بن مالک سے انہوں نے کہا کہ عرض کی ایک مرد نے کہ یا رسول اللہ ایک آدمی ہم میں سے ملے اپنے بھائی یا دوست سے تو کیا جھکے اس کے لیے فرمایا آپ نے نہیں، اس نے عرض کی کیا لپٹ جاوے اس سے اور بوسہ دے فرمایا آپ نے کہ نہیں، عرض کی اس نے پکڑے ہاتھ اس کا اور مصافحہ کرے اس سے فرمایا آپ نے ہاں۔

ف یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هَلْ كَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ۔

روایت ہے قتادہ سے کہا انہوں نے انس رضؓ سے کہ کیا مصافحہ مروج تھا۔ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں تو کہا انس نے کہ ہاں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ تَمَامِ التَّحِيَّةِ الْأَخْذُ بِالْيَدِ۔

روایت ہے ابن مسعود رضؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحیہ کا پورا کرنا یہ ہے کہ ہاتھ پکڑے یعنی مصافحہ کرے۔

ف یہ حدیث غریب ہے اور نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر یحییٰ بن سلیم کی روایت سے کہ وہ سفیان سے روایت کرتے ہیں اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل سے حال اس حدیث کا تو انہوں نے محفوظ نہیں گنا اور کہا انہوں نے کہ میرے نزدیک شاید اراده کیا یحییٰ نے حدیث سفیان کی جو روایت کی ہے سفیان نے منصور سے انہوں نے خیثمہ سے انہوں نے اس شخص سے کہ سنا اس نے ابن مسعودؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے رات کو باتیں کرنا جائز نہیں مگر اس کو جو ارادہ نماز کا رکھتا ہو یا مسافر ہو، کہا محمد نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور روایت کی گئی ہے منصور سے انہوں نے روایت کی ابی اسحاق سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے یا کسی اور سے سوا ان کے فرمایا تمام تحیہ سے ہاتھ پکڑنا یعنی مصافحہ کرنا۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ تَمَامِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ أَنْ يَضَعَ أَحَدُكُمْ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ أَوْ قَالَ عَلَى يَدِهِ فَيَسْأَلُهُ كَيْفَ هُوَ وَتَمَامُ تَحِيَّتِكُمْ بَيْنَكُمُ الْمُصَافَحَةُ۔

روایت ہے ابی امامہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پوری عیادت مریض یہ ہے کہ رکھے ایک تم میں کا اپنا ہاتھ مریض کی پیشانی پر یا فرمایا اس کے ہاتھ پر پھر پوچھے کہ کیسا ہے وہ اور پورا تحیہ تمہارا تمہارے درمیان مصافحہ ہے۔

ف اس حدیث کی اسناد کچھ قوی نہیں کہا محمد نے عبید اللہ بن زحر ثقہ ہیں اور علی بن یزید ضعیف اور قاسم بیٹے عبدالرحمٰن کے ہیں اور کنیت ان کی ابا عبدالرحمٰن ہے اور وہ ثقہ ہیں اور مولا ہیں عبدالرحمٰن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے اور قاسم شامی ہیں۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا۔

روایت ہے براء بن عازب رضی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی دو مسلمان نہیں ہیں کہ وہ آپس میں ملیں اور مصافحہ کریں مگر یہ کہ بخشے جاتے ہیں وہ دونوں قبل اس کے کہ جدا ہوں۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابی اسحاق کی روایت سے کہ وہ براء رضی سے روایت کرتے ہیں اور مروی ہے یہ حدیث کئی سند سے براء رضی سے۔

مترجم مصافحہ کہ صفح سے مشتق ہے یعنی صفحۂ ید کو صفحۂ ید سے ملانا ایک ہی ہاتھ سے سنت ہے اور لغت بھی اسی کا مؤید ہے چنانچہ قاموس میں ہے اَلْمُصَافَحَةُ الاخذ بالید اور مجمع البحار میں ہے المصافحۃ مفاعلۃ من الصاق الکف بالکف واقبال الوجہ بالوجہ اور قسطلانی نے شرح بخاری میں کہا ہے المصافحۃ الافضاء بصفحۃ الید الی صفحۃ الید۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُعَانَقَةِ وَالْقُبْلَةِ۔

باب معانقہ اور بوسہ کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِينَةَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَأَتَاهُ فَقَرَعَ الْبَابَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرْيَانًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ وَاللهِ مَا رَأَيْتُهُ عُرْيَانًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ فَاعْتَنَقَهُ وَقَبَّلَهُ۔

روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا انہوں نے کہ آئے زید بن حارثہ مدینہ میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تھے۔ پس حاضر ہوئے وہ اور دروازہ ٹھونکا سو کھڑے ہوگئے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف جانے کو برہنہ کھینچتے تھے کپڑے اپنے اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی نہیں دیکھا میں نے ان کا بدن کھلا ہوا قبل اس کے اور نہ بعد اس کے پس باہر جا کر ان کو گلے لگایا اور بوسہ دیا

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو زہری کی روایت سے مگر اسی سند سے۔

مترجم زید بن حارثہ متبنیٰ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور صحابہ جلیل القدر ہیں قرآن عظیم الشان میں ان کے سوا اور کسی صحابی کا نام مذکور نہیں، حضرت ان کو بہت چاہتے تھے۔ یہ مکے سے ہجرت کرکے مدینہ میں حضرت کے پاس حاضر ہوئے تھے یہ اس وقت کا ذکر ہے۔ اور برہنہ اٹھنے سے یہ مراد ہے کہ چادر مبارک کندھوں سے گر گئی اور خوشی کے مارے آپ نے پوری

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چادر نہ اوڑھی، جلدی دوڑے کہ ان سے ملیں۔ اور معانقہ سنت ہے اس شخص سے کہ سفر سے آیا ہو۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي قُبْلَةِ الْيَدِ وَالرِّجْلِ

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ يَهُوْدِيٌّ لِصَاحِبِهٖ اِذْهَبْ بِنَا اِلٰى هٰذَا النَّبِيِّ فَقَالَ صَاحِبُهٗ لَا تَقُلْ نَبِيٌّ اِنَّهٗ لَوْ سَمِعَكَ كَانَ لَهٗ اَرْبَعَةُ اَعْيُنٍ فَاَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَاهُ عَنْ تِسْعِ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ لَهُمْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِيْءٍ اِلٰى ذِيْ سُلْطَانٍ لِيَقْتُلَهٗ وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَاْكُلُوا الرِّبٰو وَلَا تَقْذِفُوْا مُحْصَنَةً وَلَا تُوَلُّوا الْفِرَارَ يَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةَ الْيَهُوْدَ اَلَّا تَعْتَدُوْا فِي السَّبْتِ قَالَ فَقَبَّلُوْا يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ وَقَالُوْا نَشْهَدُ اَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمْ اَنْ تَتَّبِعُوْنِيْ قَالَ قَالُوْا اِنَّ دَاؤُدَ دَعَا رَبَّهٗ اَنْ لَا يَزَالَ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ نَبِيٌّ وَاِنَّا نَخَافُ اِنْ تَبِعْنَاكَ تَقْتُلُنَا الْيَهُوْدُ۔

باب ہاتھ پیر پر بوسہ دینے کے بیان میں

روایت ہے صفوان بن عسال سے کہا انہوں نے کہ ایک یہودی نے کہا اپنے رفیق سے کہ چل ہمارے ساتھ اس نبی کی طرف تو جواب دیا اس کے رفیق نے کہ ان کو نبی نہ کہو کہ اگر وہ سن لیں گے تو ان کی چار آنکھیں ہو جائیں گی یعنی بہت خوش ہوں گے۔ غرض وہ دونوں حاضر ہوئے خدمت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سوال کیا انہوں نے ان نو باتوں کا جو کھلے ہوئے احکام تھے اللہ تعالیٰ کے اور توراۃ کے سرے پر لکھے جاتے تھے، سو فرمایا آپؐ نے کہ وہ نو حکم یہ ہیں کہ شریک مت کرو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو اور چوری مت کرو اور زنا مت کرو اور مت مارو وہ جان کہ حرام کیا اللہ تعالیٰ نے اس کا مارنا مگر ساتھ حق کے اور مت لے جاؤ بے گناہ بے قصور شخص کو حاکم کے پاس تاکہ وہ اسے قتل کرے یعنی تہمت باندھ کے کسی کا خون ناحق مت کراؤ اور سحر مت کرو اور سود مت کھاؤ اور پارسا عورت کو زنا کی تہمت مت لگاؤ اور کافروں کے مقابلہ سے جہاد میں مت بھاگو۔ غرض یہ حکم تو سب بندوں کے لیے ہیں اور خاص تمہارے لیے اے یہود یہ بھی حکم ہے کہ تم ظلم و زیادتی اور حد سے مجاوزت مت کرو ہفتہ کے دن، کہا راوی نے کہ بس چوم لیے انہوں نے دونوں ہاتھ اور دونوں پیر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے، اور کہنے لگے کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک تم نبی ہو، تب فرمایا آپؐ نے کہ پھر کیا چیز باز رکھتی ہے تم کو اس سے کہ تابع ہو تم میرے کہا راوی نے انہوں نے کہا کہ یہود قائل ہیں کہ داؤد علیہ السلام نے دعا کی ہے کہ ہمیشہ ان کی اولاد میں نبی ہوا کریں اور ہم ڈرتے ہیں کہ اگر تمہارے تابع ہوں تو یہود ہم کو قتل کر ڈالیں۔

ف اس باب میں یزید بن اسودؓ سے اور ابن عمرؓ اور کعب بن مالک سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم یہ جو یہود نے کہا داؤد علیہ السلام نے دعا کی آہ یہ مکر ہے ان کا اور صریح ان کے قول میں تناقض ہے اس لیے کہ وہ خود حضرتؐ کی رسالت پر گواہی دے چکے پھر عذر ان کا سوائے مکر و فریب اور کیا تصور کیا جاوے اور شرنبلالی نے رسالہ مصافحہ میں کہا ہے کہ مستفاد ہوتے ہیں کلام مذکور سے یعنی جو اس رسالہ میں سابقاً گذرا ہے اور بوسہ دینے میں یعنی ہاتھ پر یا سر پر پانچ قول ہیں اوّل تو کراہت مطلقاً اور یہ قول ہے امام کا دوسرے لاباس یہ مطلقاً اور یہ قول ہے صاحبین کا تیسرے تفصیل کہ اگر بوسہ دینا تبرک کے ہے جیسا کہ بوسہ دینا عالم متورع یا سلطان عادل کے ہاتھ پر تو رخصت دی ہے اس کی بعض متأخرین نے چوتھے بوسہ دینا اس کے ہاتھ کا کہ اس سے تبرک مراد نہیں بلکہ غرض فاعل کی طلب دنیا اور اکرام اہل دنیا ہے اور یہ مکروہ ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانچویں اگر ارادہ کیا اس کے فاعل نے تعظیم مسلم اور اکرام اسلام کا تو لا بأس یہ ہے۔ انتہیٰ، فقیر کہتا ہے کہ احادیث بوسہ کے باب میں دو طور پر وارد ہوئے ہیں بعض میں ان کی نہی وارد ہے چنانچہ حدیث انسؓ بن مالک کی کہ ابتدائے باب مصافحہ میں گذری اور بعض میں جواز اس کا جیسا کہ حدیث عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زید بن حارث کے حال میں، پس دونوں روایتوں سے معلوم ہوا کہ بوسہ دینا آنحضرتؐ کے زمان مبارک میں مصافحہ اور سلام کی طرح رائج نہ تھا اور بسبیل ندرت واقع ہوا ہے پس تطبیق اس کی دو طرح پر ہے اول یہ کہ نہی کو محمول کریں اس بوسہ پر جو موجب فتنہ ہو اور بسبیل شہوت اور جواز کو حمل کریں اس پر جو بسبیل کرامت ہو۔ دوسرے یہ کہ نہی کو حمل کریں اور فعل کو بیان جواز پر غرض عادت اس کی خلاف عادات زمان رسالت ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي مَرْحَبًا

باب مرحبا کہنے کے بیان میں

عَنْ اُمِّ هَانِئٍ تَقُوْلُ ذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهٗ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهٗ بِثَوْبٍ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ قُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِئٍ فَذَكَرَ قِصَّةً فِي الْحَدِيْثِ۔

روایت ہے ام ہانی سے وہ کہتی ہیں گئی میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جس سال مکہ فتح ہوا، سو پایا میں نے کہ وہ غسل کرتے تھے اور فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کی آڑ کر رہی تھیں ایک کپڑے سے کہا ام ہانی نے پھر سلام کیا میں نے ان پر اور فرمایا انہوں نے کون ہے یہ میں نے عرض کی کہ میں ام ہانی ہوں فرمایا آپؐ نے مرحبا ام ہانی کو اور ذکر کیا راویہ نے ایک قصہ اس حدیث میں

ف یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ اَبِيْ جَهْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جِئْتُهٗ مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ۔

روایتؓ ہے عکرمہ بن ابی جہل سے کہا انہوں نے کہ جس دن میں آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو فرمایا آپؐ نے مرحبا ہے سوار مہاجر کو۔

ف اس باب میں بریدہؓ اور ابن عباسؓ اور ابی جحیفہ سے بھی روایت ہے اور اس حدیث کی اسناد صحیح نہیں اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر موسیٰ بن مسعود کی روایت سے کہ وہ سفیان سے روایت کرتے ہیں اور موسیٰ بن مسعود ضعیف ہیں حدیث میں اور روایت کی عبدالرحمٰن بن مہدی نے سفیان سے انہوں نے ابی اسحاق سے مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اس سند میں مصعب بن سعد کا اور یہ صحیح تر ہے اور سنا میں نے محمد بشار سے کہتے تھے موسیٰ بن مسعود ضعیف ہیں حدیث میں کہا محمد بن بشار نے کہ لکھیں میں نے بہت سی حدیثیں موسیٰ بن مسعود سے پھر چھوڑ دیا میں نے ان کو یعنی بسبب ضعف کے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي تَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوْفِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهٗ وَيُجِيْبُهٗ اِذَا دَعَاهُ وَيُشَمِّتُهٗ اِذَا عَطَسَ وَيَعُوْدُهٗ اِذَا مَرِضَ وَيَتْبَعُ جَنَازَتَهٗ اِذَا مَاتَ وَيُحِبُّ لَهٗ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ۔

روایت ہے حضرت علی رضؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں اول یہ کہ جب ملے اس سے سلام کرے اور دوسرے یہ کہ قبول کرے اور حاضر ہو جب بلاوے اس کو تیسرے یہ کہ جواب دیوے اس کی چھینک کا جب وہ چھینکے یعنی یرحمک اللہ کہے جب چھینکنے والا الحمد للہ کہے چوتھے یہ کہ عیادت کرے اس کی جب وہ بیمار ہو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانچویں یہ کہ چلے اس کے جنازے کے ساتھ جب وہ مرے چھٹے یہ کہ دوست رکھے اس کے لیے جو دوست رکھے اپنے لیے۔

ف اس باب میں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور ابی ایوب اور ابی مسعود سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔ اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کلام کیا بعض محدثین نے حارث اعور میں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُؤْمِنِ عَلَی الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ یَعُوْدُهٗ اِذَا مَرِضَ وَیَشْهَدُهٗ اِذَا مَاتَ وَ یُجِیْبُهٗ اِذَا دَعَاهُ وَیُسَلِّمُ عَلَیْهِ اِذَا لَقِیَهٗ وَیُشَمِّتُهٗ اِذَا عَطَسَ وَیَنْصَحُ لَهٗ اِذَا غَابَ اَوْ شَهِدَ۔

روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن کے مومن پر چھ حق ہیں عیادت کرے اس کی جب وہ بیمار ہو اور حاضر ہو اس کی تجہیز و تکفین میں جب وہ مرے اور حاضر ہو جب وہ بلاوے اس کو اور سلام کرے اس پر جب وہ ملے اس سے اور جواب میں اس کے یرحمک اللہ کہے جب وہ چھینکے اور خیر خواہی کرے اس کی جب اس کا پیٹھ پیچھا ہو یا سامنا ہو۔

ف یہ حدیث صحیح ہے اور محمد بن موسیٰ مخزومی مدنی ہیں اور ثقہ ہیں۔ روایت کی ان سے عبدالعزیز بن محمد نے اور ابن ابی فدیک نے

بَابُ مَا یَقُوْلُ الْعَاطِسُ اِذَا عَطَسَ

باب چھینک کی دعا میں

عَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا عَطَسَ اِلٰی جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَا اَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ وَلَیْسَ هٰکَذَا عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا اَنْ نَّقُوْلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ۔

روایت ہے نافع سے کہا انہوں نے ایک مرد نے چھینکا بازو کی طرف ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سو کہا اس نے الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ یعنی سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہے اور سلام ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کہا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ میں بھی کہتا ہوں الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ مگر اس طرح نہیں بتایا ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی ضم کرنا سلام کا چھینک کے بعد ہم کو چھینک کے بعد بھی بتایا ہے کہ کہیں الحمد للہ علی کل حال۔ یعنی سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہے ہر حال میں۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر زیاد بن ربیع کی روایت سے۔

بَابُ مَا جَاءَ کَیْفَ یُشَمَّتُ الْعَاطِسُ

باب تشمیت کی کیفیت میں

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ کَانَ الْیَهُوْدُ یَتَعَاطَسُوْنَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَرْجُوْنَ اَنْ یَّقُوْلَ لَهُمْ یَرْحَمُکُمُ اللّٰهُ فَیَقُوْلُ یَهْدِیْکُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ۔

روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا انہوں نے کہ تھے یہود چھینکتے رہتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میں امید رکھتے تھے اس کی کہ آپ ان کے لیے یرحمکم اللہ کہیں مگر آپ یہی فرماتے تھے کہ اللہ تم کو ہدایت کرے اور تمہارا حال درست کرے۔

ف اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور ابی ایوب اور سالم بن عبید اور عبداللہ بن جعفر اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَیْدٍ اَنَّهٗ کَانَ مَعَ الْقَوْمِ فِیْ

روایت ہے سالم بن عبید سے کہ وہ تھے ایک قوم کے ساتھ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَفَرٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمِّكَ فَكَانَ الرَّجُلُ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ فَقَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَقُلْ إِلَّا مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمِّكَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَلْيَقُلْ لَهُ مَنْ يَرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللهُ وَلْيَقُلْ يَغْفِرُ اللهُ لِي وَلَكُمْ۔

سفر میں سو چھینک آئی ایک شخص کو قوم میں سے پس کہا اس نے السلام علیکم تو کہا سالم نے سلام ہے تجھ پر اور تیری ماں پر، سو وہ شخص غصے ہو گیا اپنے دل میں، تب کہا سالم نے آگاہ ہو کہ میں نے نہیں کہا کچھ مگر وہی جو کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے، پھر بیان کی یہ روایت سالم نے کہ یہ چھینکا ایک مرد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اس نے السلام علیکم سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام ہے تجھ پر اور تیری ماں پر پھر فرمایا جب چھینکے ایک تم میں سے تو چاہیے کہ الحمد للہ رب العالمین کہے اور اس کا جواب دینے والا یرحمک اللہ کہے اور وہ کہے یغفر اللہ لی ولکم یعنی بخش دے اللہ تعالیٰ مجھ کو اور تجھ کو۔

ف اس حدیث کی روایت میں اختلاف کیا ہے منصور نے اور داخل کیا ہے بعض راویوں نے ہلال بن لیساف اور سالم کے درمیان ایک راوی کو۔

مترجم: قولہ۔ کہا سالم نے سلام ہے تجھ پر اور تیری ماں پر کہنا سالم کا اور فرمانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس نظر سے تھا کہ مسنون یہ امر ہے کہ بعد چھینک کے آدمی الحمد للہ کہے اور اس نے الحمد للہ کے عوض میں السلام علیکم کہا پس حضرت نے جواب دیا کہ تجھ پر اور تیری ماں پر یعنی سلام ہے۔ اس میں اشارہ ہوا اس کی طرف کہ ماں نے تجھے آداب شرعی تعلیم نہ کیے کہ تو چھینک کے جواب میں سلام کہتا ہے۔ ہذا خلاصۃ ما فی اللمعات۔

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَلْيَقُلِ الَّذِي يَرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللهُ وَلْيَقُلْ هُوَ يَهْدِيكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ۔

روایت ہے ابی ایوب سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب چھینکے کوئی تم میں سے تو کہے الحمد للہ علی کل حال یعنی سب تعریف ہے اللہ تعالیٰ کو ہر حال میں اور چاہیے کہ وہ کہے جو جواب دیتا ہے اس کو یرحمک اللہ یعنی رحم کرے اللہ تعالیٰ تجھ پر اور چاہیے کہ وہ چھینکنے والا پھر جواب دے اور کہے یہدیکم اللہ ویصلح بالکم۔ یعنی ثابت رکھے تم کو اللہ تعالیٰ ہدایت پر اور درست رکھے تمہارا حال۔

ف روایت کی ہم سے محمد بن مثنیٰ نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور ایسی ہی روایت کی شعبہ نے یہ حدیث ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے کہا روایت ہے ابی ایوب سے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابن ابی لیلیٰ اضطراب کرتے تھے اس حدیث میں یعنی کبھی کہتے تھے روایت ہے ابی ایوب سے اور وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کبھی کہتے تھے روایت ہے حضرت علی رضی سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے، روایت ہم سے محمد بن بشار اور محمد بن یحییٰ نے دونوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے اپنے بھائی عیسیٰ سے انہوں نے علی رضی سے، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِيجَابِ التَّشْمِيتِ بِحَمْدِ الْعَاطِسِ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ عَطَسَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقَالَ الَّذِي لَمْ يُشَمِّتْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَمَّتَّ هَذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ حَمِدَ اللَّهَ وَإِنَّكَ لَمْ تَحْمَدْهُ.

باب واجب ہونے میں تشمیت کے بعد حمد عاطس کے

روایت ہے انس بن مالک سے کہ دو شخصوں کو چھینک آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس جواب دیا آپ نے ایک کو اور نہ جواب دیا دوسرے کو پھر جس کو جواب نہ دیا تھا آپ نے اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے جواب دیا اس کو اور مجھے جواب نہ دیا تو فرمایا آپ نے اس نے حمد کی اللہ تعالیٰ کی یعنی الحمد للہ کہا اور تو نے حمد نہ کی اللہ تعالیٰ کی۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ كَمْ يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ

عَنْ سَلَمَةَ قَالَ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا شَاهِدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ ثُمَّ عَطَسَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا رَجُلٌ مَزْكُومٌ

باب تعداد تشمیت میں

روایت ہے سلمہ سے کہ چھینکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد نے اور میں حاضر تھا۔ سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یرحمک اللہ پھر چھینکا وہ دوبارہ تو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد کو زکام ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ایاس سے انہوں نے اپنے باپ سلمہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کی، مگر اس میں یہ مروی ہے کہ تیسری بار حضرتؐ نے فرمایا یہ شخص مزکوم ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے ابن مبارک کی حدیث سے یعنی جس کا متن اوپر مذکور ہوا اور روایت کی شعبہ نے عکرمہ بن عمار سے یہی حدیث مانند یحییٰ بن سعید کے روایت کی ہم سے یہ حدیث احمد بن حکم نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عکرمہ بن عمار سے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أَبِيهَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَمِّتِ الْعَاطِسَ ثَلَاثًا فَإِذَا زَادَ فَإِنْ شِئْتَ فَشَمِّتْهُ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا۔

روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بسند مذکور[1] کہ فرمایا آپ نے جواب دو چھینک والے کا تین بار۔ پھر اگر اس سے زیادہ چھینکے تو تجھے اختیار ہے چاہے جواب دے چاہے نہ دے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اس کی مجہول ہے۔

[1] یعنی جو سند متن میں ہے۔۱۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِي خَفْضِ الصَّوْتِ وَتَخْمِيرِ الْوَجْهِ عِنْدَ الْعُطَاسِ.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَطَسَ غَطَّى وَجْهَهُ بِيَدِهِ أَوْ بِثَوْبِهِ وَغَضَّ بِهَا صَوْتَهُ.

باب چھینکنے کے وقت آواز پست کرنے اور منہ چھپا لینے کے بیان میں

روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب چھینک آتی تو اپنا منہ ڈھانپ لیتے اپنے ہاتھ سے یا اپنے کپڑے سے اور پست فرماتے اپنی آواز کو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُطَاسُ مِنَ اللهِ وَالتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِيهِ وَإِذَا قَالَ آهْ آهْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهِ وَإِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَإِذَا قَالَ الرَّجُلُ آهْ آهْ إِذَا تَثَاءَبَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهِ.

باب چھینک کی مدح اور جمائی کے ذم میں!

روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھینکنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جمائی لینا شیطان کی طرف سے ہے پھر جب چھینکے ایک تم میں سے تو چاہیئے کہ رکھ لے ہاتھ اپنا اپنے منہ پر اور جب کہتا ہے جمائی لینے والا آہ آہ تو شیطان ہنستا ہے اس کے اندر سے اور بے شک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے چھینک کو اور مکروہ رکھتا ہے جمائی کو پھر جب کہ کوئی شخص آہ آہ کہتا ہے جمائی لیتے وقت تو شیطان ہنستا ہے اسکے اندر سے

ف یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم بعض نسخوں میں جو مطبوعہ دہلی ہیں ان میں یہ روایت یہیں تک مروی ہے کہ جب کہتا ہے جمائی لینے والا تو شیطان ہنستا ہے اس کے اندر سے اور بعض نسخوں میں اس کے بعد بھی عبارت تحریر ہوئی موجود ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَحَقٌّ عَلَى كُلِّ مَنْ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ يَرْحَمُكَ اللهُ وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا يَقُولُ هَاهْ هَاهْ فَإِنَّمَا ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَضْحَكُ مِنْهُ.

روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے چھینک کو اور مکروہ رکھتا ہے جمائی کو، پھر جب چھینکے کوئی تم میں سے اور کہے الحمد للہ تو لازم ہے کہ جو سنے اس کو کہے یرحمک اللہ یعنی رحمت کرے اللہ تعالیٰ تجھ پر اور رہی جمائی، سو جب جمائی آوے تم میں سے کسی کو تو چاہیئے کہ اس کو روکے جہاں تک ہو سکے اور ہاہ ہاہ نہ کہے اس لیئے کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے شیطان اس سے ہنستا ہے۔

ف یہ حدیث صحیح ہے اور یہ صحیح تر ہے ابن عجلان کی روایت سے یعنی جو اس کے اوپر مذکور ہوئی اور ابن ابی ذئب خوب یاد رکھنے والے ہیں سعید مقبری کی روایت کو اور اثبت ہیں ابن عجلان سے اور سنا میں نے ابی بکر عطار بصری سے روایت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے تھے علی بن مدینی سے وہ یحییٰ بن سعید سے کہا یحییٰ نے کہا محمد بن عجلان نے کہ حدیثیں سعید مقبری کی روایت کیں سعید نے بعضے ابی ہریرہ رضہ سے یعنی بلاواسطہ اور بعضے بواسطہ ایک مرد کے ابی ہریرہ رضہ سے اور مجھ پر مختلط ہو گئیں وہ روایتیں یعنی یہ یاد نہ رہا کہ بلاواسطہ کون تھیں اور بواسطہ کون کون تھیں۔ سو میں نے سب کو یوں روایت کیا عن سعید عن ابی ہریرۃ رضہ۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْعُطَاسَ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الشَّيْطَانِ

باب اس بیان میں کہ نماز میں چھینک آنا شیطان کی طرف سے ہے۔

عَنْ عَدِيٍّ وَّهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَفَعَهٗ قَالَ الْعُطَاسُ وَالنُّعَاسُ وَالتَّثَاؤُبُ فِي الصَّلٰوةِ وَالْحَيْضُ وَالْقَيْءُ وَالرُّعَافُ مِنَ الشَّيْطَانِ۔

بسند مذکور مرفوعاً مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ چھینک اور اونگھ اور جمائی نماز میں اور حیض اور قے اور نکسیر پھوٹنا شیطان کی طرف سے ہے۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر شریک کی روایت سے کہ وہ ابی الیقظان سے روایت کرتے ہیں اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل سے اس سند میں عن عدی بن ثابت عن ابیہ عن جدہ اور کہا میں نے نام عدی کے دادا کا کیا ہے تو فرمایا انہوں نے کہ میں نہیں جانتا اور مذکور ہے یحییٰ بن معین سے کہ نام ان کا دینار ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ اَنْ يُّقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ثُمَّ يُجْلَسُ فِيْهِ

باب کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھنے کی کراہت میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقِيْمُ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ۔

روایت ہے ابن عمر رضہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ اٹھادے کوئی شخص اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اور پھر بیٹھ جاوے اس کی جگہ میں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے، انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمر رضہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہ کرے کوئی شخص تم میں سے کہ اٹھا دیوے اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اور پھر اس جگہ میں بیٹھ جاوے کہا راوی نے کہ تھے لوگ جگہ خالی کر دیتے ابن عمر رضہ کے لیے تو وہ اس جگہ میں نہ بیٹھتے تھے بسبب اسی نہی مذکور کے۔

بَابُ مَا جَاءَ اِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ثُمَّ رَجَعَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ

باب استحقاق میں مجلس کے جب اس کی طرف لوٹ کر آوے۔

عَنْ وَهْبِ بْنِ حُذَيْفَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّجُلُ اَحَقُّ بِمَجْلِسِهٖ وَاِنْ خَرَجَ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ عَادَ فَهُوَ اَحَقُّ بِمَجْلِسِهٖ۔

روایت ہے وہب بن حذیفہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی مستحق ہے اپنی جگہ کا اور اگر وہ گیا کسی حاجت کو پھر آیا لوٹ کر تو وہ مستحق ہے اپنی جگہ کا جہاں وہ بیٹھا ہوا تھا۔

ف یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔ اور اس باب میں ابی بکرہ اور ابی سعید اور ابی ہریرہ رضہ سے بھی روایت ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْجُلُوسِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ بِغَيْرِ إِذْنِهِمَا۔

باب دو شخصوں کے بیچ میں بغیر اجازت بیٹھنے کی کراہت میں

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرو رض سے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درست نہیں کسی شخص کو کہ تفریق کرے دو شخصوں میں یعنی بیچ میں بیٹھ جاوے مگر ان کی اجازت سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ عامر احول نے عمرو بن شعیب سے بھی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْقُعُودِ وَسْطَ الْحَلْقَةِ۔

باب وسط حلقہ میں بیٹھنے کی کراہت میں

عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ أَنَّ رَجُلًا قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ مَلْعُونٌ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ مَنْ قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ۔

روایت ہے ابی مجلز سے کہ ایک مرد بیٹھا حلقہ کے بیچ میں تو کہا حذیفہ نے ملعون ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے بموجب یا یہ کہا کہ لعنت کی اللہ تعالیٰ نے بلسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کو جو بیٹھے حلقہ کے بیچ میں یعنی جیسے دائرہ کے بیچ میں مرکز ہوتا ہے کہ بموجب سخریت اور تضحیک ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو مجلز کا نام لاحق بن حمید ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ قِيَامِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ

قیام تعظیم کی کراہت میں

عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوا إِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُومُوا لِمَا يَعْلَمُونَ مِنْ كَرَاهِيَتِهِ لِذَلِكَ۔

روایت ہے انس رض سے کہا انہوں نے کہ کوئی شخص پیارا نہ تھا اصحاب رض کی طرف رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر اور پھر بھی وہ باوجود اس محبت کے کبھی کھڑے نہ ہوتے تھے جب آپ کو دیکھتے تھے اس لیے کہ جانتے تھے کہ حضرت اس کو برا جانتے تھے یعنی کھڑے ہونے کو تعظیم کے لیے۔

ف اس حدیث سے اور اور بھی احادیث سے تعظیم کے لیے کھڑے ہو جانا مکروہ ہے اور جو لوگ اپنے بلاد کی رسم و رواج کو علت جواز ٹھہراتے ہیں، وہ سخت احمق ہیں اس لیے کہ احادیث صحیحہ کے مقابل میں قیاس مجتہدین بھی قابل قبول نہیں ہے رواج و معمول کی کیا اصل ہے۔ شعر:۔ گفتن بر خورشید کہ من چشمہ نورم۔ دانند بزرگان کہ سزاوار سہا نیست۔

عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ فَقَامَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ صَفْوَانَ حِينَ رَأَيَاهُ فَقَالَ اجْلِسَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

روایت ہے ابی مجلز سے کہا کہ باہر نکلے معاویہ سو کھڑے ہو گئے عبداللہ بن زبیر اور ابن صفوان ان کو دیکھ کر سو فرمایا حضرت معاویہ نے کہ بیٹھ جاؤ تم دونوں اس لیے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جس کو خوش لگے اور پسند آوے یہ کہ کھڑے رہیں لوگ اس کے سامنے تصویر کی طرح تو وہ اپنی جگہ ڈھونڈھ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے دوزخ میں۔

ف اس باب میں ابی امامہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابی اسامہ سے انہوں نے حبیب سے انہوں نے ابی مجلز سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

مترجم سبحان اللہ تقویٰ اور پرہیزگاری کے یہ معنی ہیں کہ باوجود اس کے کہ حضرت معاویہ امیر شام تھے مگر ذرا سی تعظیم اپنی خلاف سنت گوارا نہ کی اور فوراً ایسے جلیل القدر لوگوں سے بھی جب خلاف شرع ایک امر صادر ہوا ان کو روک دیا اور باز رکھا۔ افسوس ہے ہمارے اخوان زمان اور مشائخ دوران پر کہ اگر ان کی تعظیم کو کوئی بھولے سے کھڑا نہ ہو تو لڑنے کو تیار ہوں اور قصداً اگر اس فعل کو خلاف سنت جان کر ترک کرے تو ان کے نزدیک مورد تکفیر ہو اور قابل تعزیر۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي تَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ

باب ناخون تراشنے کے بیان میں

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ الْاِسْتِحْدَادُ وَالْخِتَانُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ چیزیں فطرت سے ہیں زیر ناف کے بال لینا اور ختنہ اور مونچھیں کترنا۔ اور بغل کے بال اکھاڑنا اور ناخن تراشنا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ زَكَرِيَّا قَالَ مُصْعَبٌ وَنَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةُ۔

روایت ہے عائشہ ام المومنینؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس خصلتیں فطرت سے ہیں کترنا مونچھوں کا دوسرے بڑھانا داڑھی کا اور توقیر اس کی تیسرے مسواک کرنا چوتھے ناک میں پانی ڈالنا پانچویں ناخن کترنا چھٹے پشتہائے انگشتاں دھونا ساتویں بغل کے بال اکھاڑنا آٹھویں زیر ناف کے بال مونڈنا۔ نویں پانی سے استنجا کرنا۔ زکریا نے کہا کہ مصعب نے کہا بھول گیا میں دسویں چیز مگر یہ کہ وہ کلی کرنا ہو۔

ف اس باب میں عمار بن یاسر اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے کہا ابو علیٰ نے انتقاص ماء سے مراد ہے استنجا کرنا پانی سے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي تَوْقِيْتِ تَقْلِيْمِ الْاَظْفَارِ وَاَخْذِ الشَّارِبِ

باب ناخون اور مونچھیں تراشنے کے وقت میں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ وَقَّتَ لَهُمْ فِي اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً تَقْلِيْمَ الْاَظْفَارِ وَاَخْذَ الشَّارِبِ وَحَلْقَ الْعَانَةِ۔

روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کر دیا لوگوں کے لیے چالیس دن ناخون کاٹنے اور لبیں لینے اور زیر ناف کے بال مونڈنے کو یعنی اس مدت سے متجاوز نہ ہوں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ وُقِّتَ فِي قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ وَنَتْفِ الْإِبِطِ أَنْ لَا نَتْرُكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا۔

روایت ہے انسؓ بن مالک سے کہا کہ وقت مقرر کیا گیا ہمارے لیئے مونچھیں کترنے اور ناخون تراشنے اور زیرناف کے بال لینے اور بغل کے بال اکھاڑنے کا یہ کہ نہ چھوڑیں ہم ان کاموں کو چالیس دن سے زیادہ یعنی اس کے اندر اگر مکرر کریں تو نہایت خوب ہے مگر اس سے متجاوز نہ ہوں کہ اشد کراہت ہے۔

ف یہ حدیث حدیث اول سے زیادہ صحیح ہے اور صدقہ بن موسیٰ جو حدیث اول کی سند میں ہیں محدثین کے نزدیک حافظ نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَصِّ الشَّارِبِ۔

باب مونچھیں کترنے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ أَوْ يَأْخُذُ مِنْ شَارِبِهِ قَالَ وَكَانَ خَلِيلُ الرَّحْمَنِ إِبْرَاهِيمُ يَفْعَلُهُ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ کترتے تھے اور لیتے تھے اپنے لب مبارک یعنی مونچھیں اور فرماتے تھے کہ خلیل الرحمٰن ابراہیم علیہ السلام بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَأْخُذْ مِنْ شَارِبِهِ فَلَيْسَ مِنَّا۔

روایت ہے زید بن ارقم سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے نہ لیئے اپنے لب یعنی مونچھیں نہ تراشیں وہ ہم میں سے نہیں یعنی ہماری سنت کے مخالف ہے۔

ف اس باب میں مغیرہ بن شعبہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے یوسف بن صہیب سے اسی اسناد سے مانند اس کے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَخْذِ مِنَ اللِّحْيَةِ

باب داڑھی کی اطراف سے کچھ بال لینے کے بیان میں

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ مِنْ عَرْضِهَا وَطُولِهَا۔

بسند مذکور مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کچھ تراشا کرتے تھے اپنی ریش مبارک عرض و طول کی طرف سے

ف یہ حدیث غریب ہے اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل یعنی بخاریؒ کو کہتے تھے عمر بن ہارون مقارب الحدیث ہیں ان کی کوئی حدیث ایسی نہیں جانتا جس کی اصل نہ ہو یا یہ کہا کہ ان کی کوئی حدیث نہیں جانتا جس میں وہ متفرد ہوں سوا اس حدیث کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کچھ بال تراشتے تھے اپنی داڑھی کے عرض سے اور طول سے اور نہیں جانتا میں اس کو مگر عمر بن ہارون کی روایت سے اور دیکھا میں نے ان کو یعنی بخاری کو بہتر رائے والا یعنی اچھا عقیدہ رکھنے والا عمر بن ہارون کے باب میں اور سنا میں نے قتیبہ سے کہ عمر بن ہارون صاحب حدیث تھے اور فرماتے تھے کہ ایمان قول ہے اور عمل ہے کہا قتیبہ نے روایت بیان کی ہم سے وکیع بن جراح نے انہوں نے ایک مرد سے، انہوں نے ثور بن یزید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے کیے منجنیق اہل طائف پر کہا قتیبہ نے پوچھا میں نے وکیع

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کون ہے یہ صاحب یعنی جو روایت کرتے ہیں نصب مجانیق کی انہوں نے کہا یہ تمہارے صاحب ہیں عمر بن ہارون۔

مترجم روایت مجانیق مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے فقط عمر بن ہارون کی توثیق کے لیے یہاں بیان کی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ
باب داڑھی بڑھانے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللِّحَى۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مبالغہ کرو مونچھوں کے کترنے میں اور بڑھاؤ داڑھیوں کو۔

www.KitaboSunnat.com

ف یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِإِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَإِعْفَاءِ اللِّحَى۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا مونچھوں کے خوب کترنے کا اور داڑھیوں کے بڑھانے کا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوبکر بن نافع جو مولی ہیں ابن عمر کے ثقہ ہیں اور عمر بن نافع ثقہ ہیں اور عبداللہ بن نافع ضعیف سمجھے جاتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي وَضْعِ إِحْدَى الرِّجْلَيْنِ عَلَى الْأُخْرَى مُسْتَلْقِيًا
باب ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر لیٹنے کے بیان میں

عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى۔

روایت ہے عباد بن تمیم سے کہ ان کے چچا نے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چت لیٹے ہوئے مسجد میں ایک پیر دوسرے پیر پر رکھے ہوئے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عباد بن تمیم کے چچا کا نام عبداللہ ہے وہ بیٹے ہیں زید کے وہ عاصم مازنی کے۔

مترجم بعضے نادان تلے اور اوپر پیر رکھ کر لیٹنے کو منحوس جانتے ہیں واقع میں یہ سنت ہے البتہ ایک پیر کے گھٹنے پر دوسرا پیر رکھنا ایسے وقت میں کہ آدمی تہمند باندھے ہو اور ستر کھلنے کا خیال ہو البتہ باعتبار کشف ستر کے مکروہ ہو سکتا ہے باقی اگر کشف ستر کا اندیشہ نہ ہو تو فعل مسنون ہے جو منحوس جانے وہ خود منحوس ہے۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ فِي ذَلِكَ
باب اس کی کراہت میں

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالِاحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَأَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ۔

روایت ہے جابرؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ بدن پر لپیٹے کپڑا اس طرح کہ ہاتھ بھی اس کے اندر آجاویں اور گوٹ مار کر بیٹھیں ایک ہی کپڑے میں کہ یقین ہے اس میں ستر کھلنے کا اور یہ کہ رکھے آدمی ایک پیر دوسرے پیر پر اور وہ چت لیٹا ہو زمین پر کہ اس میں بھی ستر کھلنے کا احتمال ہو

ف اس حدیث کو روایت کیا کئی لوگوں نے سلیمان تیمی سے اور نہیں جانتے ہم خداش کو جو اس حدیث کی سند میں مذکور ہیں کہ وہ کون ہیں اور روایت کیں ان سے سلیمان تیمی نے کئی حدیثیں روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے لیث سے انہوں نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر رضؓ سے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ایک کپڑے کو اس طرح لپیٹنے سے کہ ہاتھ بھی اندر ہو جاویں اور ایک ہی کپڑے سے گوٹ مار کر بیٹھنے سے اور اس سے کہ رکھے آدمی ایک پیر دوسرے پیر کو اور وہ لیٹا ہوا ہو پیٹھ پر۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْاِضْطِجَاعِ عَلَى الْبَطْنِ

باب اوندھا لیٹنے کی کراہت میں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَاَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مُضْطَجِعًا عَلٰى بَطْنِهٖ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ ضِجْعَةٌ لَا يُحِبُّهَا اللّٰهُ۔

روایت ہے ابی ہریرہ رضؓ سے کہ دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو لیٹا ہوا پیٹ کے بل تو فرمایا یہ ایسا لیٹنا ہے کہ دوست نہیں رکھتا اس کو اللہ تعالیٰ۔

ف اس باب میں طہفہ اور ابن عمر رضؓ سے بھی روایت ہے اور روایت کی یحییٰ بن ابی کثیر نے یہ حدیث ابی سلمہ سے انہوں نے یعیش بن طہفہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور ان کو طخفہ بخائے معجمہ ہے کہتے ہیں اور صحیح طہفہ بہائے ہوز ہے اور بعضوں نے طغفہ بغین معجمہ کہا ہے اور بعض حفاظ حدیث نے طخفہ بخائے معجمہ کو صحیح کہا ہے

بَابُ مَاجَاءَ فِي حِفْظِ الْعَوْرَةِ۔

باب ستر کی حفاظت کے بیان میں

عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَوْرَاتُنَا مَا نَاْتِيْ مِنْهَا وَمَا نَذَرُ قَالَ اِحْفَظْ عَوْرَتَكَ اِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَكُوْنُ مَعَ الرَّجُلِ قَالَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَّا يَرَاهَا اَحَدٌ فَافْعَلْ قُلْتُ فَالرَّجُلُ يَكُوْنُ خَالِيًا قَالَ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ يُّسْتَحْيٰى مِنْهُ۔

روایت ہے بہز بن حکیم سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے بہز کے دادا سے کہا بہز کے دادا نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ ستر اپنے کن سے چھپاویں ہم اور کن کو چھوڑ دیں یعنی ان سے نہ چھپاویں فرمایا آپ نے ڈھانپ اور چھپا تو اپنے ستر کو مگر اپنی بی بی سے یا اپنی باندی سے کہ مالک ہوئے تیرے ہاتھ اس کے ساتھ یعنی دو ہی شخص ہوتے ہیں زیادہ نہیں تو فرمایا جہاں تک ہو سکے تجھ سے کہ نہ دیکھے ستر تیرا کوئی بس کر تو کہا میں نے پھر بعضی جگہ ہوتا ہے آدمی خالی یعنی وہاں ستر کی کیا ضرورت ہے تو فرمایا آپ نے بے شک اللہ تعالیٰ زیادہ مستحق ہے اس کا کہ اس سے شرم کی جاوے یعنی وہاں بخوفِ خدا ستر ضرور ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے ابو بہز کے دادا کا نام معاویہ بن حیدہ قشیری ہے اور روایت کی جریری نے حکیم بن معاویہ سے اور وہ والد ہیں بہز کے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاِتِّكَاءِ

باب تکیہ لگا کر بیٹھنے کے بیان میں

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ عَلٰى يَسَارِهٖ۔

روایت ہے جابر رضؓ سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ لگائے ہوئے وسادہ پر اپنی بائیں طرف۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث اسرائیل سے انہوں نے سماک سے انہوں نے جابر رضؓ سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹیکا دیئے ہوئے تکیے پر اور نہیں ذکر کیا انہوں نے بائیں طرف کا روایت کی ہم سے یوسف بن عیسیٰ نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے جابر رضؓ سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا جابرؓ نے کہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹیکا دیئے ہوئے تکیے پر، یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابٌ

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤَمُّ الرَّجُلُ فِیْ سُلْطَانِهٖ وَلَا يُجْلَسُ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ فِیْ بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ۔

باب

روایت ہے ابی مسعودؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقتدی نہ بنایا جاوے آدمی اپنی حکومت میں یعنی گھر یا محلہ میں اور نہ بٹھایا جاوے اسکی مسند پر اس کے گھر میں مگر اس کے حکم سے۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الرَّجُلَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِهٖ۔

عَنْ بُرَيْدَةَ يَقُوْلُ بَيْنَمَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِیْ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ وَّمَعَهٗ حِمَارٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ارْكَبْ وَتَاَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَنْتَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ اِلَّا اَنْ تَجْعَلَهٗ لِیْ قَالَ قَدْ جَعَلْتُهٗ لَكَ قَالَ فَرَكِبَ۔

باب اس بیان میں کہ مالک صدر سواری کا زیادہ حقدار ہے۔

روایت ہے بریدہ سے کہتے تھے کہ ایکبار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلے جاتے تھے راہ میں کہ ناگہاں آگیا ان کے پاس ایک آدمی کہ اس کے ساتھ ایک گدھا تھا اور اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ سوار ہو لیجئے آپؐ اس پر اور وہ پیچھے ہٹ گیا تاکہ حضرت آگے سوار ہوں تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں تو زیادہ مستحق ہے اپنی سواری کے صدر کا یعنی آگے کا مگر یہ کہ بخش دے تو مجھے حق اپنا تب اس نے عرض کی کہ میں نے بخش دیا آپؐ کو حق اپنا، کہا راوی نے پھر سوار ہو لیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی اتِّخَاذِ الْاَنْمَاطِ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكُمْ اَنْمَاطٌ قُلْتُ وَاَنّٰى تَكُوْنُ لَنَا اَنْمَاطٌ قَالَ اَمَا اِنَّهَا سَتَكُوْنُ لَكُمْ اَنْمَاطٌ قَالَ فَاَنَا اَقُوْلُ لِامْرَاَتِیْ اَخِّرِیْ عَنِّیْ اَنْمَاطَكِ فَتَقُوْلُ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ لَكُمْ اَنْمَاطٌ قَالَ فَاَدَعُهَا۔

باب انماط کے بیان میں۔

روایت ہے جابرؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا تمہارے پاس انماط ہیں تو میں نے عرض کی کہ کہاں سے آئے ہمارے پاس انماط فرمایا آپؐ نے قریب ہے کہ ہوں گے تمہارے پاس انماط، کہا جابرؓ نے اب میں اپنی بی بی سے کہتا کہ دور رکھ مجھ سے انماط اپنی تو وہ کہتی ہے کیا خبر نہ دی تھی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قریب ہے کہ ہوں گے تمہارے پاس انماط کہا جابرؓ نے پھر چھوڑ دیتا ہوں میں یعنی کچھ نہ کہتا اس کو۔

ف یہ حدیث صحیح ہے حسن ہے۔

مترجم انماط جمع نمط کی ایک قسم ہے قالین کی کہ اس پر روئیں ہوتے ہیں۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ ایک بساط لطیف ہے کہ ہودج پر ڈالتے ہیں اور کبھی اس کا پردہ بناتے ہیں کذا فی المجمع غرض اس حدیث میں بطور پیشین گوئی آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ ہماری امت کو وسعت ہوگی اور فرشوں اور لباسوں میں لوگ تکلف اور زینت کریں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ رُكُوْبِ ثَلَاثَةٍ عَلٰى دَابَّةٍ

باب ایک جانور پر تین شخص سوار ہونے کے بیان میں

عَنْ سَلَمَةَ قَالَ لَقَدْ قُدْتُ بِنَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلٰى بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ حَتّٰى اَدْخَلْتُهُ حُجْرَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا قُدَّامَهُ وَهٰذَا خَلْفَهُ ۔

روایت ہے سلمہ سے کہا انہوں نے کھینچا میں نے خچر کو آنحضرت کی جس کا نام شہبا تھا اور اس پر آپ سوار تھے اور حسنؓ اور حسینؓ یہاں تک کہ لے گیا میں خچر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آنگن میں یہ حضرت کے آگے سوار تھے اور وہ پیچھے یعنی امام حسنؓ آگے اور حسینؓ پیچھے۔

ف اس باب میں ابن عباسؓ اور عبداللہ بن جعفر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ نَظْرَةِ الْفُجَاءَةِ

باب ناگہاں نظر پڑ جانے کے بیان میں

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظْرَةِ الْفُجَاءَةِ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَصْرِفَ بَصَرِيْ ۔

روایت ہے جریر بن عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ پوچھا میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم اس نگاہ کا کہ یکبارگی پڑ جاتی ہے یعنی کسی عورت اجنبیہ پر، سو فرمایا مجھ کو پھیر لے تو نگاہ اپنی

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو زرعہ کا نام ہرم ہے۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رَفَعَهُ قَالَ يَا عَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَاِنَّ لَكَ الْاُوْلٰى وَلَيْسَتْ لَكَ الْاٰخِرَةُ ۔

روایت ہے بریدہؓ سے انہوں نے مرفوع کیا اس کو یعنی کہا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علیؓ پہلی نگاہ کے بعد دوسری نگاہ مت کر اس لیئے کہ پہلی نگاہ تیرے لیئے ہے یعنی چونکہ اچانک پڑ گئی معاف ہے اور نہیں ہے تیرے لیئے دوسری یعنی اس میں مؤاخذہ ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر شریک کی روایت سے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اِحْتِجَابِ النِّسَآءِ مِنَ الرِّجَالِ

باب عورتوں کو مردوں سے پردہ کے بیان میں!

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَيْمُوْنَةَ قَالَتْ فَبَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَهُ اَقْبَلَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا اُمِرْنَا بِالْحِجَابِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجِبَا مِنْهُ فَقُلْتُ

روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ وہ بیٹھی تھیں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میمونہؓ بھی، سو کہا ام سلمہؓ نے کہ سامنے آئے عبداللہ بن مکتوم اور داخل ہوئے آپؐ پر اور یہ قصہ بعد اس کے ہے کہ ہم کو حکم ہو چکا تھا پردہ کا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپو تم دونوں عبداللہ سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَا رَسُولَ اللهِ أَلَيْسَ هُوَ أَعْمَى لَا يُبْصِرُنَا وَلَا يَعْرِفُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَعَمْيَاوَانِ... أَنْتُمَا أَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهِ۔

سو میں نے عرض کی یا رسول اللہ وہ تو نابینا ہے کہ ہم کو نہیں دیکھتا اور نہ پہچانتا ہے ہم کو، سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تم دونوں بھی اندھی ہو اور کیا تم دونوں نہیں دیکھتیں اس کو یعنی وہ نہیں دیکھتا تو تم تو دیکھتی ہو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الدُّخُولِ عَلَى النِّسَاءِ إِلَّا بِإِذْنِ أَزْوَاجِهِنَّ

باب بغیر اذن شوہروں کے عورتوں کے پاس جانے کی نہی میں۔

عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ أَرْسَلَهُ إِلَى عَلِيٍّ يَسْتَأْذِنُهُ عَلَى أَسْمَاءَ ابْنَةِ عُمَيْسٍ فَأَذِنَ لَهُ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ سَأَلَ الْمَوْلَى عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَوْ نَهَى أَنْ تَدْخُلَ عَلَى النِّسَاءِ بِغَيْرِ إِذْنِ أَزْوَاجِهِنَّ۔

روایت ہے ذکوان سے وہ روایت کرتے ہیں مولیٰ سے عمرو بن عاص کے کہ عمرو بن عاص نے بھیجا ان کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف کہ اجازت مانگے عمرو بن عاص کے لیئے اسماء بنت عمیس کے پاس جانے کی، سو اجازت دی علی رضی اللہ عنہ نے اسماء کے پاس جانے کی کہ علیؓ ان کے شوہر تھے پھر جب فارغ ہوئے عمرو اپنے کام سے یعنی جو کچھ کہا سنا تھا کہہ چکے تو پوچھا مولیٰ نے عمرو بن عاص سے سبب اجازت مانگنے کا تو فرمایا انہوں نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو منع کیا ہے یا یہ کہا کہ منع کیا ہے اس سے کہ داخل ہوں بیبیوں پر بے اجازت ان کے شوہروں کے۔

ف اس باب میں عقبہ بن عامر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَحْذِيرِ فِتْنَةِ النِّسَاءِ

باب فتنۂ نساء کے بیان میں

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ۔

روایت ہے اسامہ بن زید اور سعید بن زید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں چھوڑا میں نے اپنے بعد لوگوں میں کوئی فتنہ ضرر پہنچانے والا مردوں کو عورتوں کے فتنہ سے بڑھ کر۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث کئی ثقہ لوگوں نے سلیمان تیمی سے انہوں نے ابی عثمان سے، انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے، اور نہیں ذکر کیا انہوں نے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کا اس سند میں اور نہیں جانتے ہم کسی راوی کو کہ اس نے کہا ہو روایت ہے اسامہ بن زید سے سوا معتمر کے اور اس باب میں ابی سعید سے بھی روایت ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ اتِّخَاذِ الْقُصَّةِ

باب چٹلہ کی برائی میں

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ خَطَبَ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ أَيْنَ

روایت ہے حمید بن عبدالرحمن سے انہوں نے کہا سنا میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عُلَمَآؤُكُمْ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ هٰذِهِ الْقُصَّةِ وَيَقُوْلُ اِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَهَا نِسَآؤُهُمْ۔

عنہ کو کہ خطبہ پڑھا انہوں نے مدینہ میں یعنی اپنے ایام امارت میں تو فرمانے لگے کہاں ہیں عالم تمہارے اے مدینہ والو سنا ہے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع فرماتے تھے ان چوٹیوں سے اور کہتے تھے کہ ہلاک ہوئے بنی اسرائیل جب ڈالیں ان کی عورتوں نے یہ چوٹیاں۔

مترجم۔ مراد یہ ہے کہ کپڑا یا بال بہت سے لگا کر بڑی چوٹی ڈالنا موجب ہلاکت ہے اس لیے کہ وہ شعار ہے زانیات کا اور دستور ہے فاسقات کا۔

ف ۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی کئی وجہ سے حضرت معاویہؓ سے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ۔

باب واصلہ اور واشمہ وغیرہا کے بیان میں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ مُبْتَغِيَاتٍ لِلْحُسْنِ مُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ۔

ترجمہ روایت ہے عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی گودنا گودنے والی عورتوں کو اور جو گودنا گودوائیں اور جو دانتوں کو سوہن کر کے باریک کرتی ہیں ڈھونڈتی ہیں ان کاموں سے حسن اور خوبصورتی بدلنے والیاں ہیں اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیز کو۔

ف ۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَقَالَ نَافِعٌ اَلْوَشْمُ فِي اللِّثَّةِ۔

ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت کرے اللہ تعالیٰ اس عورت کو جو بالوں میں جوڑ لگا دے اور اس عورت کو جو اپنے بالوں میں جوڑ لگوا دے تاکہ دراز اور زیادہ معلوم ہوں اور لعنت کرے گودنا گودنے والی عورت کو اور گودوانے والی کو۔ اور کہا نافع نے کہ گودنا مسوڑھوں میں ہوتا ہے۔

ف ۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عائشہؓ اور معقلؓ بن یسار اور اسماء بنت ابی بکر اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند روایت مذکور کے مگر نہ ذکر کیا قول نافع کا۔ اس میں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ شائد اس زمانہ میں گودنا اسی مقام میں مروج ہو گا اس لیے نافع نے یہ تفسیر کی ورنہ گودنا کہیں بھی ہو ممنوع اور غیر مشروع ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَآءِ

باب ان عورتوں کے بیان میں جو مردوں سے مشابہت کرتی ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ترجمہ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے لعنت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهِيْنَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ۔

کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں کو جو مردوں سے تشبہ کرتی ہیں یعنی لباس اور بات چیت وغیرہ میں اور لعنت کی ان مردوں کو جو عورتوں سے تشبہ کرتے ہیں۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ۔

ترجمہ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مخنثوں کو مردوں میں سے اور جو تشبیہ کرے مردوں سے عورتوں میں سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں حضرت عائشہ رضی سے بھی روایت ہے۔

مترجم عورت مرد کی مشابہت کرے یعنی لباس اور بولی اور وضع وغیرہ میں جو چیز مردوں کے ساتھ خاص ہے اختیار کرے مثلاً انگرکھا پہنے یا عمامہ باندھے کھری بولی بولے سر پہ پٹی رکھے یا سر منڈا دے وغیر ذلک۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ خُرُوْجِ الْمَرْأَةِ مُتَعَطِّرَةً۔

باب عورت کو خوشبو لگا کر نکلنے کی کراہت میں۔

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ وَالْمَرْأَةُ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا وَكَذَا يَعْنِيْ زَانِيَةً۔

ترجمہ روایت ہے ابی موسٰی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر آنکھ زانیہ ہے اور عورت جب خوشبو لگا دے اور اور مردوں کے بیٹھنے کی جگہ پر گزرے سو وہ ایسی ٹیسی ہے یعنی زانیہ ہے۔

ف۔ اس باب میں ابی ہریرہ رضی سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ ہر آنکھ زانیہ ہے یعنی آنکھ کا بچانا کہ غیر عورت پر نہ پڑے نہایت مشکل ہے اور بہت کم لوگ اس سے پرہیز کرتے ہیں۔ اکثر ایسے ہیں جن کی نظر نامحرم پر براہ شہوت پڑتی ہے اور یہی آنکھ کا زنا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ طِيْبِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

باب مرد و زن کی خوشبو کے بیان میں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طِيْبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيْحُهٗ وَخَفِيَ لَوْنُهٗ وَطِيْبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهٗ وَخَفِيَ رِيْحُهٗ۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خوشبو مردوں کی وہ ہے کہ ظاہر ہو بو اس کی اور چھپا ہو رنگ اس کا۔ اور خوشبو عورتوں کی وہ ہے کہ ظاہر ہو رنگ اس کا اور چھپی ہو بو اس کی۔

ف۔ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسمٰعیل سے انہوں نے جریری سے انہوں نے ابی نضرہ سے انہوں نے طفاوی سے انہوں نے ابی ہریرہ رضی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کی اور یہ حدیث حسن ہے۔ لیکن طفاوی کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی روایت سے اور نہیں جانتے ہم نام ان کا اور حدیث اسماعیل بن ابراہیم کی اتم سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اطول ہے اور اس باب میں عمران بن حصین سے بھی روایت ہے ۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَيْرَ طِيبِ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَخَيْرَ طِيبِ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ وَ نَهَى عَنِ الْمِيثَرَةِ الْأُرْجُوَانِ ۔

ترجمہ روایت ہے عمران بن حصین سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہتر خوشبو مردوں کی وہ ہے کہ ظاہر ہو بو اس کی اور پوشیدہ ہو رنگ اس کا اور بہتر خوشبو عورتوں کی وہ ہے کہ ظاہر ہو رنگ اس کا اور پوشیدہ ہو بو اس کی اور منع فرمایا آپ نے زین پوش سرخ یعنی ریشمی سے ۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے ۔

مترجم ۔ مراد ان حدیثوں کی یہ ہے کہ مرد کو ایسی خوشبو لگانا چاہیئے کہ جس میں بو ہو اور رنگ نہ ہو مثل عطر وغیرہ کے ۔ اور عورت کو وہ کہ جس میں رنگ ہو اور بو نہ ہو مثل حنا وغیرہ کے ۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ رَدِّ الطِّيبِ

باب خوشبو پھیر دینے کی کراہت میں ۔

عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ أَنَسٌ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ وَقَالَ أَنَسٌ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ ۔

ترجمہ روایت ہے ثمامہ بن عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ انس رضی اللہ عنہ کی عادت تھی کہ خوشبو کی چیز نہ پھیرتے تھے اور کہا انس رضؓ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوشبو نہ پھیرتے تھے ۔

ف ۔ اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُرَدُّ الْوَسَائِدُ وَالدُّهْنُ وَاللَّبَنُ ۔

ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین چیزیں ہیں کہ وہ پھیری نہیں جاتیں ایک تکیہ دوسری خوشبو تیسری دودھ ۔

ف ۔ یہ حدیث غریب ہے اور عبداللہ بن مسلم بیٹے ہیں جندب کے اور وہ مدائن کے رہنے والے ہیں ۔

عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْطِيَ أَحَدُكُمُ الرَّيْحَانَ فَلَا يَرُدَّهُ فَإِنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ ۔

ترجمہ ۔ روایت ہے ابی عثمان نہدی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دی جاوے تم میں کسی کو خوشبو تو نہ پھیرے اس کو اس لیے کہ وہ جنت سے نکلی ہے ۔

ف ۔ یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور نہیں جانتے ہم حنان کی کوئی روایت سوا اس کے اور ابو عثمان نہدی کا نام عبدالرحمن بن مل ہے اور پایا انہوں نے زمانہ مبارک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور نہیں دیکھا ان کو اور نہ سنی آپ سے کوئی حدیث ۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ مُبَاشَرَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ وَالْمَرْأَةِ الْمَرْأَةَ ۔

باب مباشرت ممنوعہ کے بیان میں ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَاشِرُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ حَتّٰى تَصِفَهَا

ترجمہ روایت ہے عبداللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ ملے عورت سے عورت اور نہ ملاقات کرے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا۔

کہ بیان کرے اس کا اپنے شوہر کے آگے اس طرح کہ گویا کہ وہ اس کو دیکھ رہا ہے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ یعنی عورت کو نہ چاہیے کہ کسی اپنی ملاقاتی عورت کا اپنے شوہر کے سامنے ایسا ذکر کرے کہ گویا وہ اس کو دیکھتا ہو کہ اس میں خوف فتنہ کا ہے اور ڈر ہے زنا میں گرفتار ہو جانے کا اور مباشرت مشتق ہے بشرہ سے بشرہ ظاہر بدن اور جلد کو کہتے ہیں مباشرت لغوی معنی اپنا بدن دوسرے کے بدن سے لگانا مگر یہاں ملاقات اور ملنا مراد ہے[1]۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا تَنْظُرُ الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ۔

ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری رضی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ نظر کرے کوئی مرد کسی مرد کے ستر کی طرف اور نہ کوئی عورت کسی عورت کے ستر کی طرف اور نہ ملے کوئی مرد کسی مرد سے ایک کپڑے میں یعنی دونوں ایک کپڑا اوڑھ کر اندر سے برہنہ ہو کر نہ لیٹیں اور نہ ملے کوئی عورت کسی عورت سے ایک کپڑے میں۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم یعنی جیسے ستر ڈھانپنا عورت کو مرد سے ضرور ہے اسی طرح عورت سے بھی ضرور ہے اکثر عورتیں آپس میں بے ستری کو حرام نہیں جانتی اور اس میں تساہل کرتی ہیں معاذ اللہ من ذلک اللہ اس بلا سے بچاوے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي حِفْظِ الْعَوْرَةِ — باب ستر عورت کے بیان میں۔

عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ عَوْرَاتُنَا مَا نَأْتِي مِنْهَا وَمَا نَذَرُ قَالَ احْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا كَانَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ قَالَ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا يَرَاهَا أَحَدٌ فَلَا تُرِيَنَّهَا قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِذَا كَانَ أَحَدُنَا خَالِيًا قَالَ فَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَى مِنْهُ النَّاسُ۔

ترجمہ روایت ہے بہز بن حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ دادا سے کہا ان کے دادا نے کہ پوچھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یا رسول اللہ ستر ہمارے کیا چھپاویں ہم اس میں سے اور کیا چھوڑ دیں یعنی کس سے ستر ڈھانپیں اور کس سے نہ ڈھانپیں فرمایا آپ نے کہ چھپا تو ستر اپنے کو مگر اپنی بی بی سے یا جس کے مالک ہوئے تیرے ہاتھ یعنی باندی سے کہا راوی نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ جب کہ لوگ ملے جلے ہوں آپس میں فرمایا آپ نے اگر ہو سکے تجھ سے کہ نہ دیکھے شرمگاہ تیری کوئی شخص تو نہ دکھلا تو اس کو کسی کو کہا میں نے یا نبی اللہ جب کہ ہووے کوئی ہم میں سے اکیلا یعنی خلوت میں ہو فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ زیادہ مستحق ہے بہ نسبت آدمیوں کے کہ حیا کی جاوے اس سے یعنی تنہائی میں بھی برہنہ نہ ہونا چاہیے اور اللہ سے شرم کرنا چاہیے۔

---

[1] بلکہ مراد اس کی آئندہ دوسری حدیث میں واضح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف۔ یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَۃٌ

باب اس بیان میں کہ ران ستر میں داخل ہے

عَنْ جَرْهَدٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَرْهَدٍ فِي الْمَسْجِدِ وَقَدِ انْكَشَفَ فَخِذُهُ فَقَالَ اِنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ۔

ترجمہ: روایت ہے جرہد سے کہا کہ گزرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے مسجد میں اور ران کی ران کھلی ہوئی تھی تو فرمایا آپ نے کہ ران بھی ستر میں داخل ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے مگر اس کی اسناد میں متصل نہیں دیکھتا۔

عَنْ جَرْهَدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهٖ وَهُوَ كَاشِفٌ عَنْ فَخِذِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطِّ فَخِذَكَ فَاِنَّهَا مِنَ الْعَوْرَةِ۔

ترجمہ: روایت ہے جرہد سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گزرے ان کے پاس اور وہ کھولے ہوئے تھے ران اپنی۔ سو فرمایا آپ نے کہ ڈھانپ لو تم اپنی ران کو وہ ستر میں داخل ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ جَرْهَدٍ الْاَسْلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفَخِذُ عَوْرَةٌ

ترجمہ: روایت ہے جرہد سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ران عورت میں داخل ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفَخِذُ عَوْرَةٌ۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ران عورت میں داخل ہے۔

ف۔ اس باب میں علی اور محمد بن عبداللہ بن جحش سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور عبداللہ بن جحش اور ان کے بیٹے کو صحبت ہے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّظَافَةِ

باب پاکیزگی کے بیان میں۔

عَنْ صَالِحِ بْنِ اَبِي حَسَّانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ نَظِيفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ كَرِيمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُودَ فَنَظِّفُوا اُرَاهُ قَالَ اَفْنِيَتَكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ فَقَالَ حَدَّثَنِيهِ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ

ترجمہ: روایت ہے صالح سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے سعید بن مسیب سے کہ فرماتے تھے کہ بیشک اللہ تعالیٰ پاک ہے دوست رکھتا ہے پاکیزگی کو اور نظیف ہے دوست رکھتا ہے نظافت کو۔ کریم ہے دوست رکھتا ہے کرم کو جواد ہے دوست رکھتا ہے جود کو سو تم پاک و صاف رکھو۔ کہا صالح نے کہ گمان کرتا ہوں میں کہ فرمایا سعید بن مسیب نے صاف و پاک رکھو اپنے صحنوں کو اور مشابہت نہ کرو ساتھ یہود کے یعنی وہ اپنے صحنوں میں کوڑا جمع کرتے ہیں تم نہ کرو کہا صالح نے ذکر کی میں نے یہ روایت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَظِّفُوْا اَفْنِيَتَكُمْ۔ مہاجر بن مسمار سے کہا انہوں نے کہ روایت کی مجھ سے عامر بن سعد نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کی مگر یہ کہ کہا کہ صاف کرو تم اپنے صحنوں کو یعنی گمان کرتا ہوں کے الفاظ نہیں ذکر کیے۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے اور خالد بن ایاس ضعیف سمجھے جاتے ہیں اور ان کو ابن ایاس بھی کہتے ہیں۔

مترجم۔ اللہ تعالیٰ نظیف ہے الخ نظافت کے معنی کمال طہارت اور صفائی کے ہیں اور یہاں مراد ہے پاک ہونا باری تعالیٰ شانہ کا صفات حدوث سے اور سمات زوال ونقص سے اور نظافت کرو یعنی صاف وپاک کرو مکانوں کو کوڑے کرکٹ سے اور بدن کو نجاست سے اور دل کو کبر وحسد سے اور عقائد فاسدہ سے اور روح کو ماسوی اللہ تعالیٰ سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِسْتِتَارِ عِنْدَ الْجِمَاعِ — باب جماع کے وقت پردہ کرنے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالتَّعَرِّيَ فَاِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لَا يُفَارِقُكُمْ اِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ وَحِيْنَ يُفْضِي الرَّجُلُ اِلٰى اَهْلِهٖ فَاسْتَحْيُوْهُمْ وَاَكْرِمُوْهُمْ۔

ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم برہنہ ہونے سے اس لیے کہ تمہارے ساتھ وہ لوگ ہیں کہ نہیں جدا ہوتے ہیں تم سے مگر پائخانے کے وقت اور جب جماع کرتا ہے مرد اپنی عورت سے سو تم حیا کرو ان سے اور تعظیم کرو ان کی۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور ابو محیاة کا نام یحییٰ بن یعلیٰ ہے۔

مترجم وہ ساتھی ملائکہ ہیں کہ حفاظت عباد کے لیے ہر ایک کے ساتھ ہیں اور تحریر اعمال وغیرہ کے واسطے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي دُخُوْلِ الْحَمَّامِ — باب حمام میں جانے کے بیان میں۔

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُدْخِلْ حَلِيْلَتَهُ الْحَمَّامَ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ بِغَيْرِ اِزَارٍ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَجْلِسْ عَلٰى مَائِدَةٍ يُدَارُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ۔

ترجمہ روایت ہے جابرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایمان رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر تو نہ بھیجے اپنی عورت کو حمام میں کہ وہاں بے ستری اور بے حیائی اور کشف ستر ہوتا ہے اور جو ایمان رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر تو نہ داخل ہو حمام میں بغیر تہمت کے یعنی برہنہ نہ نہاوے جیسے کہ جہال اور سفہا کی عادت تھی اور جو ایمان رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر تو نہ بیٹھے ان لوگوں کے دسترخوان پر کہ جس پر دور چلتا ہو شراب کا۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر طاؤس کی روایت سے کہ وہ جابر سے روایت کرتے ہوں مگر اسی سند سے کہا محمد بن اسماعیل نے لیث بن ابی سلیم صدوق ہیں مگر اکثر وہم کر جاتے ہیں کسی روایت میں اور کہا محمد نے کہ کہا احمد بن حنبل نے کہ لیث کی روایت سے دل خوش نہیں ہوتا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ عَنِ الْحَمَّامَاتِ ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ فِي الْمَيَازِرِ۔

ترجمہ روایت ہے عائشہ رضی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے منع فرمایا مردوں اور عورتوں کو حمام میں جانے سے پھر رخصت دی مردوں کو کہ تہ بند باندھ کر جاویں۔

ف اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے اور اسناد اس کی کچھ مضبوط نہیں۔

عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ الْهُذَلِيِّ اَنَّ نِسَاءً مِنْ اَهْلِ حِمْصَ اَوْ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ دَخَلْنَ عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ اَنْتُنَّ اللَّاتِي يَدْخُلْنَ نِسَاؤُكُمُ الْحَمَّامَاتِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنِ امْرَاَةٍ تَضَعُ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا هَتَكَتِ السِّتْرَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ رَبِّهَا۔

ترجمہ روایت ہے ابی الملیح ہذلی سے کہ کچھ عورتیں اہل حمص سے یا اہل شام سے داخل ہوئیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سو فرمایا آپؓ نے کہ تم وہی ہو کہ داخل ہوتی ہیں عورتیں تمہاری یہاں حماموں میں سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کوئی عورت ایسی نہیں ہے کہ اتارے اپنے کپڑے اپنے شوہر کے سوا اور گھر مگر یہ کہ پھاڑ ڈالا اس نے وہ پردہ کہ اس کے اور اس کے رب کے درمیان تھا۔

ف یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَ... كَلْبٌ

باب جس گھر میں تصویر اور کتا ہو اس میں ملائکہ کے نہ داخل ہونے کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ اَبَا طَلْحَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَ... صُورَةُ تَمَاثِيلَ۔

ترجمہ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہتے تھے سنا میں نے ابو طلحہؓ سے کہتے تھے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں داخل ہوتے ہیں فرشتے اس گھر میں کہ جس میں کتا یا تصویر ہو جاندار چیزوں کی۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِي سَعِيدٍ اَخْبَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ تَمَاثِيلُ اَوْ صُورَةٌ شَكَّ اِسْحٰقُ لَا يَدْرِي اَيُّهُمَا قَالَ۔

ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا انہوں نے کہ خبر دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرشتے داخل نہیں ہوتے اس گھر میں کہ جس میں تمثال ہو یا تصویر شک کیا اسحٰق نے کہ ان میں سے کیا کہا یعنی تماثیل کہا یا صورت۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِي جِبْرَئِيلُ فَقَالَ اِنِّي كُنْتُ اَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِي اَنْ اَكُونَ دَخَلْتُ

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آئے میرے پاس جبرئیل اور کہا انہوں نے کہ آیا تھا میں آپ کے پاس کل کی رات کو سو نہ روکا مجھے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْكَ الْبَيْتَ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فِي بَابِ الْبَيْتِ تِمْثَالُ الرِّجَالِ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ فَمُرْ بِرَأْسِ التِّمْثَالِ الَّذِي بِالْبَابِ فَلْيُقْطَعْ فَيَصِيرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرِ وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْيُقْطَعْ وَيُجْعَلْ مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ مُنْتَبَذَتَيْنِ تُوطَآنِ وَمُرْ بِالْكَلْبِ فَيُخْرَجْ فَفَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ذَلِكَ الْكَلْبُ جَرْوًا لِلْحُسَيْنِ أَوْ لِلْحَسَنِ تَحْتَ نَضَدٍ لَهُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ ۔

اس سے کہ داخل ہوتا میں نزدیک آپ کے گھر میں کہ جس میں آپ تھے مگر یہی کہ دروازہ پر گھر کے تصویریں تھیں مردوں کی اور گھر میں کپڑا تھا پردہ کا کہ اس میں تصویریں تھیں اور رہتا گھر میں ایک کتا سو حکم کریں آپ کہ سر اس تصویر کا جو دروازہ پر ہے کاٹ ڈالا جائے کہ حکم اس کا شجر کا سا ہو جائے اور پردہ کے لیے حکم کریں کہ اس کو قطع کر کے دو تکیے بنائے جاویں کہ پڑے رہیں اور روندے جاویں اور حکم کریں کتے کو کہ نکال دیا جاوے سو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا اور وہ کتا ایک بچہ تھا کتے کا امام حسینؓ کا یا امام حسنؓ کا یعنی ان کے کھیلنے کے لیے تھا ان کے پلنگ کے نیچے سو حکم کیا آپؐ نے تو وہ نکالا گیا۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔

مترجم۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو تصویر ذی روح کی کہ سر اس کا کٹا ہو رکھنا اس کا جائز ہے اور اسی طرح درختوں اور پھولوں وغیرہ غیر ذی روح کی تصویریں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ لِلرِّجَالِ

باب ثوب معصفر کے کراہت میں

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ ۔

ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا انہوں نے کہ گزرا ایک شخص رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اور اس پہ دو کپڑے تھے سرخ رنگ کے اور سلام کیا اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سو جواب نہ دیا آپؐ نے اس کو سلام کا۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مراد حدیث کی اہل علم کے نزدیک یہ ہے کہ مکروہ رکھا آپؐ نے کسم کے رنگ کا کپڑا مرد کو پہننا اور تجویز کیا ہے علما نے کہ جو رنگا جاوے مدر وغیرہ میں تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں جب کہ وہ کسم کا نہ ہووے۔

مترجم۔ مدر یعنی گیرو وغیرہ میں۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْمِيثَرَةِ وَعَنِ الْجِعَةِ قَالَ أَبُو الْأَحْوَصِ وَهُوَ شَرَابٌ يُتَّخَذُ بِمِصْرَ مِنَ

ترجمہ روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور ریشمی کپڑا پہننے سے اور ریشمی زین پوش سے اور جعہ سے اور ابوالاحوص نے کہا کہ وہ ایک شراب ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الشَّعِیرِ۔

مصر کی کہ جو سے بناتے ہیں۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَھَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَعِیَادَۃِ الْمَرِیْضِ وَتَشْمِیْتِ الْعَاطِسِ وَاِجَابَۃِ الدَّاعِیْ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَنَھَانَا عَنْ سَبْعٍ عَنْ خَاتَمِ الذَّھَبِ اَوْحَلْقَۃِ الذَّھَبِ وَاٰنِیَۃِ الْفِضَّۃِ وَلُبْسِ الْحَرِیْرِ وَالدِّیْبَاجِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالْقَسِّیِّ۔

ترجمہ روایت ہے براء بن عازب سے کہا انہوں نے کہ حکم کیا ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزوں کا اور منع فرمایا ہم کو سات چیزوں سے حکم کیا ہم کو جنازوں کے ساتھ چلنے سے اور مریض کی عیادت کا اور چھینکنے والے کے جواب دینے کا اور بلانے والے کی بات قبول کرنے کا۔ اور مظلوم کی مدد کا اور قسم کھانے والے کی قسم سچا کرنے کا اور سلام کے جواب دینے کا اور منع فرمایا ہم کو سات چیزوں سے سونے کی انگوٹھی پہننے سے یعنی مردوں کو اور سونے کے چھلے پہننے سے یعنی مردوں کو اور چاندی کے برتنوں سے اور حریر اور دیباج اور استبرق اور قسی کے پہننے سے کہ یہ سب ریشمی کپڑے ہیں۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اشعث بن سلیم بیٹے ہیں ابی الشعثاء کے یعنی ابی الشعثاء کا نام سلیم ہے اور سلیم بیٹے ہیں اسود کے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ لُبْسِ الْبَیَاضِ

باب سفید کپڑے پہننے کے بیان میں۔

عَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلْبَسُوا الْبَیَاضَ فَاِنَّھَا اَطْھَرُ وَاَطْیَبُ وَکَفِّنُوْا فِیْھَا مَوْتَاکُمْ۔

ترجمہ روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنو تم سفید کپڑے اس لیے کہ وہ پاکیزہ اور عمدہ ہیں اور کفن دو اس میں اپنے مردوں کو۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِی الرُّخْصَۃِ فِیْ لُبْسِ الْحُمْرَۃِ لِلرِّجَالِ

باب سرخ کپڑوں کی اجازت میں مردوں کے لیے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ لَیْلَۃٍ اِضْحِیَانٍ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِلَی الْقَمَرِ وَعَلَیْہِ حُلَّۃٌ حَمْرَاءُ فَاِذَا ھُوَ عِنْدِیْ اَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ۔

ترجمہ روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چاندنی رات میں سو میں نظر کرنے لگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور چاند کی طرف اور آپ پر جوڑا تھا سرخ رنگ کا تو اس وقت میرے نزدیک وہ زیادہ حسین تھے چاند سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اشعث کی روایت سے اور روایت کی شعبہ نے اور ثوری نے ابی اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر سرخ جوڑا یعنی اس میں خطوط سرخ تھے نہ یہ کہ بالکل سرخ ہو روایت کی ہم سے یہ محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی اسحاق سے اور روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابی اسحاق سے یہی روایت اور اس حدیث میں یہی ذکر ہے اور اس سے زیادہ پوچھا میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے اور کہا میں نے کہ حدیث ابی اسحاق کی جو مروی ہے براء سے وہ زیادہ صحیح ہے یا حدیث جابر بن سمرہ کی تو تجویز کیا انہوں نے کہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں اور اس باب میں براء اور ابی جحیفہ سے بھی روایت ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّوْبِ الْأَخْضَرِ — باب سبز کپڑوں کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ۔

ترجمہ روایت ہے ابی رمثہ سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ان پر دو کپڑے سبز تھے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبید اللہ بن ایاد کی روایت سے اور رمثہ تیمی کا نام حبیب بن حیان ہے اور بعضوں نے کہا کہ رفاعہ بن یثربی ہے۔

بَابُ فِي الثَّوْبِ الْأَسْوَدِ — باب سیاہ کپڑوں کے بیان میں۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مِّنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ۔

ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن صبح کو اور ان پر چادر تھی کالے بالوں کی۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّوْبِ الْأَصْفَرِ — باب زرد کپڑوں کے بیان میں۔

عَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتِ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ حَتَّى جَاءَ رَجُلٌ وَقَدِ ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَعَلَيْهِ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَالُ مُلَيَّتَيْنِ

ترجمہ روایت ہے قیلہ سے کہا انہوں نے کہ آئے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کی انہوں نے اس کے بعد حدیث بہت لمبی یہاں تک کہ کہا انہوں نے کہ آیا آپ کے پاس ایک مرد اور بلند ہو چکا تھا آفتاب سو کہا السلام علیک یا رسول اللہ تو فرمایا آپ نے وعلیک السلام ورحمۃ اللہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دو کپڑے تھے پرانے بے سیئے ہوئے رنگے گئے تھے زعفران میں اور جھڑ گیا تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَانَتَا بِزَعْفَرَانٍ وَقَدْ نَفَضَتَا وَمَعَهُ عُسَيِّبُ نَخْلَةٍ۔

ان سے رنگ زعفران کا یعنی بسبب کثرت استعمال کے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شاخ تھی کھجور کی۔

ف۔ قیلہ کی حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر عبداللہ بن حسان کی روایت سے۔

مترجم مراد حدیث یہ ہے کہ رنگ زعفران کا ان کپڑوں سے جھڑ گیا تھا اور کچھ اثر باقی نہ رہا تھا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّزَعْفُرِ وَالْخَلُوقِ لِلرِّجَالِ

باب تزعفر اور خلوق کی کراہت میں مردوں کے لیے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ۔

ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے کہ منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تزعفر سے مردوں کو۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث اسمٰعیل بن علیہ سے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا زعفران کے لگانے سے یعنی مردوں کو۔

ف روایت کی یہ حدیث ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے آدم سے انہوں نے شعبہ سے کہا شعبہ معنی کراہت تزعفر کے مردوں کے لیے یہ ہیں کہ مرد خوشبو کے لیے بجائے عطر کے زعفران لگائے۔

عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ رَجُلًا مُتَخَلِّقًا قَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ

ترجمہ روایت ہے یعلیٰ بن مرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو خلوق لگائے ہوئے تب فرمایا جا تو اور دھو اس کو اور پھر دھو اور پھر دوبارہ نہ لگا اس کو۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے اور اختلاف کیا بعضوں نے اس کی اسناد میں جو مروی ہے عطاء بن سائب سے کہا علی نے کہا یحییٰ بن سعید نے جس نے کہ سنا ہے عطاء بن سائب سے زمانہ قدیم میں یعنی ان کی اول عمر میں سو سماع اس کا صحیح ہے اور سماع شعبہ اور سفیان کا عطاء بن سائب سے صحیح ہے مگر دو حدیثیں کہ جو مروی ہیں عطاء سے وہ روایت کرتے ہیں زادان سے کہا شعبہ نے سنا میں نے ان دونوں حدیثوں کو عطاء سے آخر عمر میں اور کہا جاتا ہے کہ عطاء بن سائب کا آخر عمر میں حافظہ بگڑ گیا تھا اس باب میں عمار اور ابی موسیٰ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

مترجم خلوق ایک خوشبو ہے کہ مرکب ہے زعفران وغیرہ سے اور غالب ہوتی ہے اس پر سرخی یا سفیدی اور اکثر احادیث میں اس سے نہی وارد ہوئی ہے کہ وہ خوشبو مخصوص ہے نساء کے واسطے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ۔

باب حریر اور دیباج کی کراہت میں۔

ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے سنا میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پہنا ریشمی کپڑا دنیا میں وہ نہ پہنے گا اسے آخرت میں یعنی جنت میں۔

ف اس باب میں علی اور حذیفہ اور انس اور کئی لوگوں سے روایت ہے جن کا ذکر کیا ہے ہم نے کتاب اللباس میں اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں سے اور اسماء جو بیٹی ابوبکر صدیق رضہ کی ہیں ان کے مولیٰ کا نام عبداللہ اور کنیت ان کی ابو عمر ہے اور روایت کی ہے ان سے عطاء بن ابی رباح اور عمرو بن دینار نے۔

بَابٌ

عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ أَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ قَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي فَدَعَوْتُهُ لَهُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ خَبَأْتُ لَكَ هَذَا قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ۔

ترجمہ روایت ہے مسور بن مخرمہ سے کہا انہوں نے کہ تقسیم کیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قبائیں اور نہ دیا مخرمہ کو ان میں سے کچھ سو کہا مخرمہ نے کہ اے میرے بیٹے چلو میرے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہا مسور نے کہ گیا میں ان کے ساتھ تو کہا انہوں نے کہ داخل ہو تو اور بلا لے آنحضرتؐ کو میرے لیے سو بلایا میں نے ان کو مخرمہ کے لیے اور نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اوپر ایک قبا تھی ان ہی قباؤں میں سے سو فرمایا آپ نے مخرمہ سے کہ یہ بچا رکھی تھی میں نے تمہارے لیے کہا راوی نے پھر دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مخرمہ کی طرف اور فرمایا راضی ہو گئے مخرمہ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابن ابی ملیکہ کا نام عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ أَنَّ اللهَ يُحِبُّ أَنْ يُرَى أَثَرُ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ أَنْ يُرَى أَثَرُ نِعْمَتِهِ

باب اظہار آثار نعمت کے بیان میں۔

ترجمہ بسند مذکور مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے کہ دیکھا جاوے اثر اس کی نعمت کا اس کے بندے پر یعنی کپڑے سفید

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلیٰ عَبۡدِہٖ۔ ہوں اور زینت شرعی سے بدن آراستہ ہو۔

ف اس باب میں ابی الاحوص سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور عمران بن حصین اور ابن مسعود سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْخُفِّ الْاَسْوَدِ

باب موزہ سیاہ کے بیان میں۔

عَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ النَّجَاشِيَّ اَهْدٰى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ اَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا

ترجمہ روایت ہے بریدہ سے کہ نجاشی والئے حبش نے ہدیے میں بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جوڑا موزے کا کہ وہ دونوں سیاہ تھے اور ان میں کچھ نقش نہ تھے پھر پہنا آپ نے ان کو اور وضو کیا اور مسح کیا ان پر۔

ف یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر دلہم کی روایت سے اور روایت کی یہ محمد بن ربیعہ نے دلہم سے کہ نام ہے راوی کا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ

باب بوڑھے بال نکالنے کی نہی میں۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ وَقَالَ اِنَّهٗ نُوْرُ الْمُسْلِمِ۔

ترجمہ بسند مذکور مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا سفید بال اکھاڑنے سے اور فرمایا کہ وہ نور ہے مسلمان کا۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ عبدالرحمن بن حارث نے اور کئی لوگوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے دادا سے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ

باب صاحب مشورہ کے امانت دار ہونے کے بیان میں۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ۔

ترجمہ روایت ہے ام سلمہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس سے مشورہ لیا جاوے اس کو امانت داری ضرور ہے یعنی اس کو افشائے راز نہ کرنا چاہیے۔

ف۔ اس باب میں ابن مسعود اور ابی ہریرہؓ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے ام سلمہ کی روایت سے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَشَارُ .... مُؤْتَمَنٌ۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس سے مشورہ لیا جاوے اس کو امانت داری ضرور ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف۔ اس حدیث کو روایت کیا کئی لوگوں نے شیبان بن عبدالرحمن نحوی سے اور شیبان صاحب کتاب ہیں اور صحیح الحدیث ہیں اور کنیت ان کی ابو معاویہ ہے روایت کی ہم سے عبدالجبار بن علاء عطار نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے کہا سفیان نے کہا عبدالملک نے جو راوی ہیں ابی ہریرہؓ کی حدیث کے کہ میں جو حدیث بیان کرتا ہوں اس میں سے کوئی حرف کاٹ نہیں رکھتا یعنی پوری پوری بیان کرتا ہوں۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي الشُّؤْمِ — باب نحوست کے بیان میں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّؤْمُ فِي ثَلٰثَةٍ فِي الْمَرْاَةِ وَالْمَسْكَنِ وَالدَّابَّةِ۔

ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نحوست تین چیزوں میں ہے عورت اور گھر اور جانور میں۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور بعض اصحاب زہری نے سند میں اس حدیث کے ذکر نہیں کیا۔ حمزہ کا اور یوں کہا کہ روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ایسی ہی روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے یہ حدیث انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم اور حمزہ سے کہ دونوں بیٹے ہیں عبداللہ بن عمر کے ان دونوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ روایت کی ہم سے سعید بن عبدالرحمن نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور نہیں ذکر کیا اس میں اس کا کہ روایت ہے سعید بن عبدالرحمن سے وہ روایت کرتے ہیں حمزہ سے اور روایت سعید کی صحیح تر ہے۔ اس واسطے کہ علی بن مدینی اور حمیدی دونوں نے روایت کی سفیان سے اور نہ روایت کی زہری نے ہم سے یہ حدیث مگر سالم سے انہوں نے ابن عمر سے اور روایت کی مالک بن انسؓ نے یہ حدیث زہری سے۔ اور کہا اس کی سند میں کہ روایت کی زہری نے سالم سے اور حمزہ سے کہ دونوں بیٹے ہیں عبداللہ بن عمر کے۔ انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے۔ اور اس باب میں سہل بن سعد اور عائشہؓ اور انسؓ سے روایت ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپؐ نے فرمایا کہ اگر نحوست ہوتی کسی چیز میں تو عورت اور جانور اور گھر میں ہوتی یعنی کسی چیز میں نحوست نہیں اور روایت کی حکیم بن معاویہ نے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے شوم یعنی نحوست نہیں ہے کسی شئے میں اور کبھی ہوتی ہے برکت گھر میں اور عورت اور گھوڑے میں۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث علی بن حجر نے انہوں نے اسمٰعیل بن عیاش سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے یحیٰی بن جابر سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے اپنے عم حکیم بن معاویہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابُ مَاجَاءَ لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ — باب آداب تناجی کے بیان میں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ صَاحِبِهِمَا وَقَالَ سُفْيَانُ فِي حَدِيْثِهِ لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ فَإِنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهُ۔

ترجمہ روایت ہے عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تم تین شخص ہو تو نہ کان میں باتیں کریں ان میں سے دو شخص ایک اپنے رفیق کو چھوڑ کر اور سفیان نے اپنی روایت میں لَا يَتَنَاجَى کی بجائے لَا يَتَنَاجَى کہا ہے اس لیے کہ یہ بات اس کو غم میں ڈالتی ہے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی گئی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا کان میں باتیں نہ کریں دو شخص ایک کو اکیلا چھوڑ کر اس لیے کہ اس مومن کو ایذا ہوتی ہے یعنی بسبب اکیلے رہ جانے کے اور اللہ تعالیٰ کو بری معلوم ہوتی ہے ایذاء مومن کی اس باب میں ابن عمرؓ اور ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

مترجم۔ یہ سرگوشی سے ممانعت تین ہی شخصوں کے ساتھ مخصوص ہے کہ اس میں ایک شخص اکیلا رہ کر گھبراتا ہے اور بدظنی میں گرفتار ہوتا ہے اور اگر چار آدمی یا زیادہ ہوں تو سرگوشی منع نہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْعِدَةِ — باب عہد و اقرار کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْيَضَ قَدْ شَابَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ وَأَمَرَ لَنَا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ قَلُوْصًا فَذَهَبْنَا نَقْبِضُهَا فَأَتَانَا مَوْتُهُ فَلَمْ يُعْطُوْنَا شَيْئًا فَلَمَّا قَامَ أَبُوْ بَكْرٍ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ فَلْيَجِئْ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَمَرَ لَنَا بِهَا

ترجمہ روایت ہے ابی جحیفہ سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ گورے تھے اور بڑھاپا آچلا تھا آپ پر یعنی قریب بیس بالوں کے سفید ہو چکے تھے اور حسن بن علی مشابہ تھے آپؐ سے یعنی صورت میں اور حکم کیا تھا ہمارے لیے تیرہ اونٹنیوں کا جوان کا تو ہم ان اونٹنیوں کے لینے کو گئے سو آگئی ہم کو خبر ان کی وفات کی سو نہ دیا ہم کو لوگوں نے کچھ پھر جب قائم ہوئے ابو بکر رضی اللہ عنہ یعنی امور خلافت پہ تو کہا ابو بکرؓ نے کہ جس سے کچھ وعدہ ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا تو وہ ہمارے پاس آوے سو اٹھا میں اور خبر کی میں نے ان کو حضرتؐ کے وعدہ کی سو حکم فرمایا ہم کو ان اونٹنیوں کے دینے کا۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی مروان بن معاویہ نے یہ حدیث اپنی اسناد سے ابی جحیفہ سے مانند اس کے اور روایت کی کئی لوگوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے کہا ابی جحیفہ نے دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حسن بن علی مشابہ ان کے تھے یعنی شکل و صورت میں اور اس سے زیادہ کچھ روایت نہ کیا یعنی اونٹنیوں کا ذکر اس روایت میں نہیں۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے ابی جحیفہ سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حسن بن علی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشابہ تھے ان کے اور ایسے ہی روایت کیا کئی لوگوں نے اسمٰعیل سے مانند اس کی اور اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے اور ابی جحیفہ کا نام وہب السوائی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي

باب فداک ابی و امّی کہنے کے بیان میں۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ غَيْرَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ۔

ترجمہ روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا انہوں نے کہ نہیں سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جمع کیا ہو آپ نے اپنے ماں باپ کو یعنی یہ کہا ہو کہ فدا ہیں تجھ پہ ماں باپ میرے سوا سعد بن ابی وقاص کے۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ قَالَ عَلِيٌّ مَا جَمَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَاهُ وَأُمَّهُ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَهُ يَوْمَ أُحُدٍ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي وَقَالَ لَهُ ارْمِ أَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ۔

ترجمہ روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ فرمایا حضرت علیؓ نے کہ نہیں جمع کیا رسول خدا ؐ نے اپنے ماں باپ کو کسی کے لیے سوا سعد بن ابی وقاص کے کہ فرمایا ان کو جنگ احد کے دن۔ مار تو ایک تیر فدا ہیں تجھ پہ ماں باپ میرے اور کہا ان سے مارو تیر اے جوان پہلوان۔

ف اس باب میں زبیر اور جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث یحیٰی بن سعید بن مسیّب سے انہوں نے سعد بن ابی وقاص سے کہا سعد نے کہ جمع کیا میرے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ کو دن احد کے یعنی فداک ابی و امی فرمایا۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي يَا بُنَيَّ

باب کسی کو شفقتاً بیٹا کہنے کے بیان میں۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا بُنَيَّ

ترجمہ روایت ہے انسؓ سے کہ ان کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بیٹا فرمایا۔

ف اس باب میں مغیرہ اور عمر بن ابی سلمہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے اور سند سے سوا اس سند کے انسؓ سے اور ابوعثمان شیخ ثقہ ہیں اور نام ان کا جعد بن عثمان ہے اور ان کو ابن دینار بھی کہتے ہیں اور بصرہ کے رہنے والے ہیں اور روایت کی ان سے یونس بن عبید نے اور شعبہ اور کئی ائمہ حدیث نے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي تَعْجِيلِ اسْمِ الْمَوْلُودِ

باب تسمیہ مولود میں جلدی کرنا۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ

ترجمہ بسند مذکور مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا لڑکے کے نام رکھنے کا ساتویں دن یعنی ولادت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِتَسْمِيَةِ الْمَوْلُوْدِ يَوْمَ سَابِعِهِ وَ وَضْعِ الْأَذٰى عَنْهُ وَالْعَقِّ۔

سے اور اس کے بال وغیرہ جدا کرنے کا جو موجب اذیت ہیں اور عقیقہ کرنے کا۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَسْمَآءِ

باب اسماء مستحبہ کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَبُّ الْأَسْمَآءِ إِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ۔

ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ پیارے نام اللہ تعالے کے نزدیک عبداللہ اور عبدالرحمن ہیں یعنی اس لیے کہ اس میں اقرار ہے اللہ تعالی کی بندگی کا۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْأَسْمَآءِ

باب اسمائی مکروہہ کے بیان میں

عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ لَأَنْهَيَنَّ أَنْ يُسَمّٰى رَافِعٌ وَ بَرَكَةُ وَ يَسَارٌ۔

ترجمہ روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک میں منع کرتا ہوں کہ نام رکھا جاوے کسی کا رافع اور برکت اور یسار۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے ایسی ہی روایت کی ابو احمد نے سفیان سے انہوں نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے عمر سے اور ابو احمد ثقہ ہیں حافظ ہیں اور مشہور لوگوں کے نزدیک روایت ہے جابر کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں ہیں اس کی سند میں عمر۔

مترجم۔ رافع کے معنی بلند کرنے والا اور برکت معروف ہے اور یسار کے معنی آسانی اور راحت پس ان ناموں میں یہ نقصان ہے کہ کبھی اس نام والا نہ ہوا تو زبان پر آتا ہے کہ برکت نہیں یا آسانی نہیں اور یہ غیر مستحسن ہے۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحًا وَلَا أَفْلَحَ وَلَا يَسَارًا وَلَا نَجِيْحًا يُقَالُ أَثَمَّ هُوَ فَيُقَالُ لَا

ترجمہ روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مت نام رکھو تو اپنے غلام کا رباح یعنی فائدہ دینے والا اور نہ افلح یعنی نجات والا اور نہ یسار اور نہ نجیح افلح کے مرادف ہے اس لیے کہ کہا جاوے گا کہ وہ یہاں ہے پھر جواب دیا جاوے گا کہ نہیں

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَخْنَعُ اسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ تُسَمّٰى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ قَالَ سُفْيَانُ شَاهَانْ شَاهُ۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے وہ پہنچاتے ہیں اس روایت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا آپؐ نے بدترین سب ناموں میں اللہ تعالے کے نزدیک قیامت کے دن اس شخص کا نام ہے کہ جس نے نام رکھا ملک الاملاک کہا سفیان نے کہ معنی اس کے شہنشاہ ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اخنع کے معنی قبیح تر ہیں۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي تَغْيِيْرِ الْاَسْمَآءِ
باب نام بدلنے کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيَّرَ اِسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ اَنْتِ جَمِيْلَةُ۔

ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بدل دیا عاصیہ کا نام اور فرمایا کہ تو جمیلہ ہے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مرفوع کیا یحییٰ بن سعید قطان نے اس حدیث کو اور روایت کی عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے اور روایت کیا بعضوں نے یہ حدیث عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عمر سے مرسلاً اور اس باب میں عبد الرحمٰن بن عوف سے اور عبد اللہ بن سلام اور عبد اللہ بن مطیع اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور حکیم بن سعید اور مسلم اور اسامہ بن اخدری اور شریح بن ہانی سے بھی روایت ہے کہ شریح اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور خثیمہ بن عبد الرحمٰن سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُغَيِّرُ الْاِسْمَ الْقَبِيْحَ۔

ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدل دیا کرتے تھے برے نام کو۔

ف کہا ابوبکر بن نافع نے جو راوی ہیں اس حدیث کے کہ کبھی کہا عمر بن علی نے اس حدیث کی سند میں کہ روایت ہے ہشام بن عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا۔

مترجم عاصیہ کے معنی نافرمان گنہگار ہیں اس نام کو حضرت نے پسند نہیں کیا مگر تعجب ہے گمراہ اہل تحریر سے کہ وہ اپنے لیے عاصی کو پسند کرتے ہیں۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي اَسْمَآءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
باب اسمائے نبی صلے اللہ علیہ وسلم میں۔

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِيْ اَسْمَآءَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِي الَّذِيْ يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيْ وَاَنَا الْعَاقِبُ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ۔

ترجمہ روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میرے بہت سے نام ہیں میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی یعنی مٹانے والا ہوں کہ مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ بسبب میرے کفر کو اور میں حاشر یعنی جمع کرنے والا ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر جمع کیے جاویں گے یعنی میرے پیچھے ہوں گے پہلے میں میدان حشر میں آؤں گا اور میں عاقب یعنی پیچھے آنے والا ہوں کہ اس کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْجَمْعِ بَيْنَ اِسْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْيَتِهٖ

باب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نام اور کنیت جمع کرنے کی کراہت میں۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّجْمَعَ اَحَدٌ بَيْنَ اِسْمِهٖ وَكُنْيَتِهٖ وَيُسَمِّيَ مُحَمَّدًا اَبَا الْقَاسِمِ

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ جمع کرے کوئی شخص آپ کے نام اور کنیت کو اور نام رکھے اپنا محمد ابوالقاسم یعنی اگر محمد نام رکھے تو چاہیئے کہ کنیت کچھ اور رکھے اور اگر کنیت ابوالقاسم رکھے تو محمد نام نہ رکھے غرض دونوں کے جمع کرنے سے منع فرمایا۔

ف اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَسَمَّيْتُمْ بِيْ فَلَا تَكْتَنُوْا بِيْ۔

ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ نام رکھو تم میرے نام کے ساتھ یعنی محمد تو کنیت نہ رکھو میری یعنی ابوالقاسم۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مکروہ رکھا ہے بعض علماء نے جمع کرنا نام مبارک اور کنیت کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اور بعضوں نے ایسا کیا بھی ہے یعنی انہوں نے کراہت کو تنزیہی جانا یا مخصوص جانا آپ کی حیات کے ساتھ اور مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے سنا ایک شخص کو بازار میں کہ پکارتا ہے یا اباالقاسم تو مخاطب ہوئے اس کی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو کہا اس نے کہ میں نے آپ کو نہیں پکارا تب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ رکھو میری کنیت روایت کی ہم سے یہ حدیث حسن بن علی خلال نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس حدیث سے معلوم ہوئی کراہت اس کی کہ کوئی شخص اپنی کنیت ابوالقاسم رکھے۔

عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ وُّلِدَ لِيْ بَعْدَكَ اُسَمِّيْهِ مُحَمَّدًا وَّاُكَنِّيْهِ بِكُنْيَتِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَانَتْ رُخْصَةً لِّيْ۔

ترجمہ روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ عرض کی انہوں نے یا رسول اللہ بھلا فرمائیے تو اگر ہو میرے لیے کوئی لڑکا آپ کے بعد تو نام رکھوں میں اس کا محمد اور کنیت رکھوں اس کی جو آپ کی کنیت ہے یعنی ابوالقاسم تو فرمایا آپ نے کہ ہاں! کہا حضرت علیؓ نے کہ پھر یہ رخصت خاص میرے ہی لیے تھی۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الشِّعْرِ۔

باب شعر کے بیان میں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً۔

ترجمہ روایت ہے عبداللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک بعضے شعر حکمت ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف۔ یہ حدیث غریب ہے اس سند سے مرفوع کیا اس کو فقط ابو سعید اشج نے ابن ابی عینیہ کی روایت سے اور روایت کی اور لوگوں نے ان کے سوا ابن ابی عینیہ کی روایت سے یہ حدیث موقوفاً اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس باب میں ابی بن کعب اور ابن عباسؓ اور عائشہؓ اور بریدہؓ اور کثیر بن عبداللہ سے بھی روایت ہے اور کثیر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے دادا سے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً۔

ترجمہ اوپر گزرا۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي اِنْشَادِ الشِّعْرِ۔

باب شعر پڑھنے کے بیان میں۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُومُ عَلَيْهِ قَائِمًا يُفَاخِرُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَتْ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوحِ الْقُدُسِ مَا يُفَاخِرُ اَوْ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم رکھتے حسان کے لیے منبر کہ وہ اس پر کھڑے ہو کر فخر کرتے تھے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یا کہا حضرت عائشہؓ نے ینافح یعنی جواب دیتے تھے اور دفع اعتراضات کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یعنی راوی کو شک ہے اور فرماتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیشک اللہ تعالیٰ مدد کرتا ہے حسان بن ثابت کی روح القدس یعنی جبرائیل کے ساتھ جبتک کہ وہ فخر کرتے رہتے ہیں۔ یا جواب دیتے رہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے۔

ف۔ روایت کی ہم سے اسمٰعیل اور علی بن حجر نے دونوں نے ابن ابی الزناد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس باب میں ابی ہریرہؓ اور براءؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے یعنی حدیث ابن ابی الزناد کی۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ خَلُّوا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيلِهِ۔ اَلْيَوْمَ نَضْرِبُكُمْ عَلَى تَنْزِيلِهِ۔ ضَرْبًا يُزِيلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيلِهِ۔ وَيُذْهِلُ الْخَلِيلَ عَنْ خَلِيلِهِ۔ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا ابْنَ

ترجمہ روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے مکہ میں عمرۂ قضا کے سال اور عبداللہ بن رواحہ ان کے آگے تھے اور یہ اشعار پڑھتے جاتے تھے۔ یعنی چھوڑ دو اور خالی کر دو اے اولاد کفار کی راستہ اس کا آج کے دن ماریں گے ہم تم کو اس کے اترنے پر ایسی مار کہ ہلا دے دماغ کو اس کی جگہ سے۔ اور بھلا دیوے اور غافل کر دیوے دوست کو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ حَرَمِ اللّٰهِ تَقُوْلُ الشِّعْرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِّ عَنْهُ يَا عُمَرُ فَلَهِيَ اَسْرَعُ فِيْهِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ۔

دوست سے: سو کہا حضرت عمر نے اے ابن رواحہ آگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اللہ تعالیٰ کے حرم محترم میں تم یہ شعر پڑھتے ہو تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دو اس کو اے عمر اس لیے کہ یہ شعر پڑھنا کافروں میں زیادہ اثر کرتا ہے تیر مارنے سے یعنی ان کو بہت گراں گزرتا ہے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کی عبدالرزاق نے یہ حدیث معمر سے بھی انہوں نے زہری سے انہوں نے انس رضؓ سے مانند اس کی اور مروی ہے اور حدیث میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے مکہ کو عمرۂ قضا میں اور کعب بن مالک ان کے آگے تھے اور یہ زیادہ صحیح ہے بعض اہل حدیث کے نزدیک اس لئے کہ عبداللہ بن رواحہ مقتول ہوئے موتہ کے دن اور عمرہ قضا اس کے بعد ہوا اور موتہ ایک موضع ہے شام میں۔

مترجم۔ حافظ ابن حجر نے ترمذی کے اس قول پر ایراد کیا ہے اور کہا کہ عمرۂ قضا کو بعد یوم موتہ کے کہنا صریح غلطی ہے۔ اور تعجب ہے کہ امام ترمذی سے کیونکر یہ ذہول و غفلت واقع ہوئی اس لیے کہ عمرۂ قضا میں اختصام ہوا ہے جعفر کا اور ان کے بھائی کا بنت حمزہ کے لیے اور زید بن حارثہ اور جعفر اور عبداللہ بن رواحہ سب ایک جگہ میں مقتول ہوئے ہیں سو یہ امر امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ پر کیوں کر مخفی رہا۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قِيْلَ لَهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَثَّلُ بِشَيْءٍ مِنَ الشِّعْرِ قَالَتْ كَانَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ ابْنِ رَوَاحَةَ وَيَقُوْلُ وَيَاْتِيْكَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ۔

ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضؓ سے کہ ان سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کوئی شعر پڑھتے تھے تو کہا آپ نے کہ ہاں پڑھتے تھے شعر ابن رواحہ کا اور فرماتے تھے ویاتیک الخ۔

ف اس باب میں ابن عباس رضؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ پورا شعر ابن رواحہ کا یہ ہے۔

یعنی کھول دیں گے اور ظاہر کر دیں گے تجھ پر دن وہ چیزیں کہ جس سے تو جاہل تھا اور لا دیں گے تیرے پاس وہ شخص خبریں کہ جن کے تو نے طیائے رنگے تھے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ قَوْلُ لَبِيْدٍ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ رضؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین کلام کہ متکلم ہوئے اس کے ساتھ شعرائے عرب یہ قول ہے لبید کا الا کل سے اخیر تک یعنی آگاہ ہو کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کے سوا باطل ہے یعنی بر سبیل فنا ہے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ ثوری نے عبدالملک بن عمیر سے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَالَسْتُ النَّبِيَّ

ترجمہ روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا کہ بیٹھا میں رسول

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ مِنْ مِّائَةِ مَرَّةٍ فَكَانَ اَصْحَابُهٗ يَتَنَاشَدُوْنَ الشِّعْرَ وَ يَتَذَاكَرُوْنَ اَشْيَآءَ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ سَاكِتٌ فَرُبَّمَا يَتَبَسَّمُ مَعَهُمْ۔

خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سو بار سے زیادہ سو آپؐ کے اصحاب اشعار پڑھتے تھے اور مذاکرہ کرتے تھے امور جاہلیت کا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چپ بیٹھے رہتے تھے اور کبھی مسکراتے تھے ان کے ساتھ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی زہری نے سماک سے بھی۔

بَابُ مَا جَآءَ لِاَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا

باب مذمت میں اشعار مذمومہ کے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا۔

ترجمہ روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ اگر بھرا جاوے پیٹ کسی کا پیپ سے تو بہتر ہے اس سے کہ بھرا جاوے شعروں سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا يَّرِيْهِ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ اگر بھرا جاوے پیٹ کسی کا ایسی پیپ سے کہ سڑا دیوے اور فاسد کر دیوے اس کے پیٹ کو تو بہتر ہے اس سے کہ بھرا جاوے شعروں سے۔

ف اس باب میں سعد اور ابی سعید اور ابن عمر اور ابی الدرداء سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْفَصَاحَةِ وَالْبَيَانِ

باب فصاحت کے بیان میں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْبَلِيْغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِيْ يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهٖ كَمَا يَتَخَلَّلُ الْبَقَرَةُ۔

ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے بلیغ کو مردوں میں سے جو زبان سے اپنی لپیٹتا ہے باتوں کو جیسا کہ گائے لپیٹتی ہے اپنی زبان سے چارہ کو یعنی بہت کثیر الکلام ہے اور بے فائدہ یاوہ گوئی کرتا ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس اسناد سے اس باب میں سعد سے بھی روایت ہے۔

بَابٌ فِيْ تَخْمِيْرِ الْاٰنِيَةِ

باب برتنوں کے بند کر دینے کے بیان میں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمِّرُوا الْاٰنِيَةَ وَ

ترجمہ روایت ہے عبداللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ڈھانپ دو برتنوں کو یعنی شب کو اور باندھ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَوْکُوا الْاَسْقِيَةَ وَاَجِيْفُوا الْاَبْوَابَ وَاَطْفِئُوا الْمَصَابِيْحَ فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا جَرَّتِ الْفَتِيْلَةَ فَاَحْرَقَتْ اَهْلَ الْبَيْتِ۔

دو منہ مشکوں کا اور بھیڑ دو دروازوں کو اور بجھا دو چراغوں کو اس لیے کہ چوہا اکثر لے جاتا ہے بتی اور جلا دیتا ہے گھر والوں کو۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مروی ہوئی ہے جابر سے کئی سندوں سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

باب آداب سفر کے بیان میں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوْا بِهَا نِقْيَهَا وَاِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَاْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سفر کرو بہار کے ایام اور نباتات کے دنوں میں تو دو تم اونٹوں کو حصہ ان کا زمین سے یعنی خوب چرنے دو کہ فربہ ہو جاویں اور جب سفر کرو تم خشکی اور خزاں کے دنوں میں تو جلدی کرو تم اس کی قوت باقی رہنے تک یعنی خشکی میں جب وہ چارہ نہ پاوے گا قوت جاتی رہے گی تو جلد اس زمین سے نکل جاؤ اور جب آخر شب میں آرام کے لیے اترو تو راہ سے الگ ہو جاؤ اس لیے کہ وہ راستے ہیں جانوروں کے اور ٹھکانا ہے کیڑوں مکوڑوں کا رات میں۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں انسؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔

بَابٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنَامَ الرَّجُلُ عَلٰى سَطْحٍ لَيْسَ بِمَحْجُوْرٍ عَلَيْهِ۔

ترجمہ روایت ہے جابر سے کہا انہوں نے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی ایسے کوٹھے پر سووے کہ جس کے گرد منڈیر یا دیوار نہ ہو یعنی خوف ہو لنڈھک کر گر جائے گا نیند کی حالت میں۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم بروایت محمد بن منکدر کہ وہ جابرؓ سے روایت کرتے ہوں مگر اسی سند سے اور عبدالجبار بن عمر ایلی ضعیف ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْاَيَّامِ مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا۔

ترجمہ روایت ہے عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرصت دیتے تھے ہم کو ساتھ نصیحت کے دنوں میں یعنی ہر وقت وعظ و نصیحت نہ کرتے اس خوف سے کہ ہم ملول نہ ہو جائیں اور اکتا نہ جاویں۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحیی بن سعید سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے شقیق بن سلمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے مانند اس کے۔

بَابٌ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ قَالَ سُئِلَتْ عَائِشَةُ

ترجمہ روایت ہے ابی صالح سے کہا انہوں نے کہ کسی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُمِّ سَلَمَةَ اَیُّ الْعَمَلِ کَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتَا مَا دِیْمَ عَلَیْہِ وَاِنْ قَلَّ۔

نے پوچھا حضرت عائشہؓ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے کہ کون سا عمل پیارا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تو فرمایا ان دونوں نے کہ جس پر ہمیشگی کی جاوے اگرچہ تھوڑا ہو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس اسناد سے اور مروی ہوا ہے ہشام سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ عروہ سے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے کہ بہت پیارا عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ تھا کہ جس پر ہمیشگی کی جاوے روایت کی ہم سے ہارون بن اسحاق نے انہوں نے عبدہ سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسی کے معنوں میں اور یہ حدیث صحیح ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَبْوَابُ الْاَمْثَالِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں مثالوں کے جو وارد ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ مَثَلِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ لِعِبَادِہٖ

باب مثال میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیئے۔

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْکِلَابِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ ضَرَبَ مَثَلًا صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا عَلٰی کَنَفَیِ الصِّرَاطِ زُوْرَانِ لَھُمَا اَبْوَابٌ مُّفَتَّحَۃٌ عَلَی الْاَبْوَابِ سُتُوْرٌ وَدَاعٍ یَدْعُوْا عَلٰی رَاْسِ الصِّرَاطِ وَدَاعٍ یَدْعُوْ فَوْقَہٗ وَاللّٰہُ یَدْعُوْا اِلٰی دَارِ السَّلَامِ وَیَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ وَالْاَبْوَابُ الَّتِیْ عَلٰی کَنَفَیِ الصِّرَاطِ حُدُوْدُ اللّٰہِ فَلَا یَقَعُ اَحَدٌ فِیْ حُدُوْدِ اللّٰہِ حَتّٰی یَکْشِفَ السِّتْرَ وَالَّذِیْ یَدْعُوْ مِنْ فَوْقِہٖ وَاعِظُ رَبِّہٖ۔

ترجمہ روایت ہے نواس بن سمعان سے جو قبیلہ بنی کلاب سے ہیں کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ایک مثال صراط مستقیم کی کہ وہ ایسی راہ ہے کہ اس کے دونوں جانب یعنی داہنے بائیں دو دیواریں ہیں اور ان دیواروں میں جابجا دروازے کھلے ہوئے ہیں اور دروازوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں اور ایک بلانے والا بلا رہا ہے اس راہ کے سرے پر اور ایک بلا رہا ہے اس کے اوپر پھر آپ نے یہ آیت پڑھی وَاللّٰہُ یَدْعُوْا اِلٰی دَارِ السَّلَامِ آخر تک یعنی اللہ تعالیٰ بلاتا ہے جنت کی طرف اور وہ راہ بتاتا ہے جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ۔ اور وہ دروازے جو راہ کے داہنے بائیں کناروں پر ہیں۔ وہ حدود ہیں اللہ تعالیٰ کی یعنی محرمات ہیں مثل زنا اور شراب خمر وغیرہ کے۔ سو نہیں گرفتار ہوتا ان حدود میں اللہ تعالیٰ کی جب تک کہ پردہ نہ کھولے یعنی پہلے صغائر میں گرفتار ہوتا ہے بعد کبائر میں اور اسی طرح اور شبہات میں پڑتا ہے بعد محرمات میں گرتا ہے اور جو پکارنے والا ہے اس راہ کے اوپر ایک فرشتہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نصیحت کرنے والا اللہ تعالیٰ کی طرف سے یعنی ہر مومن کے دل میں۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے سنا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے کہ کہتے تھے کہ سنا میں نے زکریا بن عدی سے وہ کہتے تھے کہ کہا ابو اسحاق فزاری نے کہ لو تم روائتیں بقیہ بن ولید کی جو روایت کریں وہ ثقہ لوگوں سے اور مت لو تم روایت اسمٰعیل بن عیاش سے خواہ وہ روایت کریں ثقہ سے خواہ غیر ثقہ سے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ جِبْرَائِيْلَ عِنْدَ رَاْسِيْ وَمِيْكَائِيْلَ عِنْدَ رِجْلَيَّ يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ اِضْرِبْ لَهٗ مَثَلًا فَقَالَ اسْمَعْ سَمِعَتْ اُذُنُكَ وَاعْقِلْ عَقَلَ قَلْبُكَ اِنَّمَا مَثَلُكَ وَمَثَلُ اُمَّتِكَ كَمَثَلِ مَلِكٍ اتَّخَذَ دَارًا ثُمَّ بَنٰى فِيْهَا بَيْتًا ثُمَّ جَعَلَ فِيْهَا مَائِدَةً ثُمَّ بَعَثَ رَسُوْلًا يَدْعُو النَّاسَ اِلٰى طَعَامِهٖ فَمِنْهُمْ مَنْ اَجَابَ الرَّسُوْلَ وَمِنْهُمْ مَنْ تَرَكَهٗ فَاللّٰهُ هُوَ الْمَلِكُ وَالدَّارُ الْاِسْلَامُ وَالْبَيْتُ الْجَنَّةُ وَاَنْتَ يَا مُحَمَّدُ رَسُوْلٌ مَنْ اَجَابَكَ دَخَلَ الْاِسْلَامَ وَمَنْ دَخَلَ الْاِسْلَامَ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ اَكَلَ مَا فِيْهَا۔

ترجمہ روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ نکلے ہماری طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اور فرمایا کہ میں نے خواب دیکھا کہ جبرائیل میرے سرہانے ہیں اور میکائیل میرے پائینتی کہتا ہے ایک ان میں کا اپنے ساتھی سے کہ بیان کرو اس نبی کے لیے کوئی مثال تو کہا دوسرے نے کہ سن تو یعنی خطاب کیا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہمیشہ سنتے رہیں کان تیرے یہ دعا ہے اور سمجھ تو ہمیشہ سمجھتا رہے دل تیرا البتہ مثال تیری اور تیری امت کی ایسی ہے جیسے ایک بادشاہ نے ایک کٹرہ بنایا اور اس میں ایک گھر تیار کیا پھر اس گھر میں دسترخوان چنا یعنی انواع ماکولات اور مشروبات سے پھر بھیجا ایک رسول کو بلاوے لوگوں کو اس کے طعام کی طرف سو بعضوں نے قبول کیا بلاوا رسول کا۔ اور بعضوں نے چھوڑ دیا اور نہ مانا اس کے بلاوے کو اب حقیقت اس مثال کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ بادشاہ ہے اور وہ کٹرہ اسلام ہے اور گھر جنت ہے اور تم اے محمد رسول ہو سو جس نے تمہارے بلاوے کو قبول کیا داخل ہوا اسلام میں اور جو داخل ہوا اسلام میں داخل ہوا جنت میں اور جو داخل ہوا جنت میں کھایا جو کچھ اس میں ہے۔

ف۔ یہ حدیث مرسل ہے سعید بن ابی ہلال نے نہیں پایا جابر بن عبداللہ کو یعنی درمیان میں کوئی راوی چھوٹ گیا ہے اور اس باب میں ابن مسعود سے بھی روایت ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سند سے سوا اس سند کے اور وہ سند صحیح تر ہے اس سے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَخَذَ بِيَدِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ حَتّٰى خَرَجَ

ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا انہوں نے کہ نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی یعنی ایک دن اور پھرے پھر پکڑا ہاتھ عبداللہ بن مسعود کا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِهٖ اِلَى بَطْحَاءِ مَكَّةَ فَاَجْلَسَهٗ ثُمَّ خَطَّ عَلَيْهِ خَطًّا ثُمَّ قَالَ لَا تَبْرَحَنَّ خَطَّكَ سَيَنْتَهِيْ اِلَيْكَ رِجَالٌ فَلَا تُكَلِّمْهُمْ فَاِنَّهُمْ لَنْ يُكَلِّمُوْكَ ثُمَّ مَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ اَرَادَ فَبَيْنَا اَنَا جَالِسٌ فِيْ خَطِّيْ اِذْ اَتَانِيْ رِجَالٌ كَاَنَّهُمُ الزُّطُّ اَشْعَارُهُمْ وَاَجْسَامُهُمْ لَا اَرٰى عَوْرَةً وَلَا اَرٰى قِشْرًا وَيَنْتَهُوْنَ اِلَيَّ وَلَا يُجَاوِزُوْنَ الْخَطَّ ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ لٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَاءَنِيْ وَاَنَا جَالِسٌ فَقَالَ لَقَدْ اَرَانِيْ مُنْذُ اللَّيْلَةِ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ فِيْ خَطِّيْ فَتَوَسَّدَ فَخِذِيْ فَرَقَدَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَقَدَ نَفَخَ فَبَيْنَا اَنَا قَاعِدٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَسِّدٌ فَخِذِيْ اِذَا اَنَا بِرِجَالٍ عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ بِيْضٌ اللّٰهُ اَعْلَمُ مَا بِهِمْ مِنَ الْجَمَالِ فَانْتَهَوْا اِلَيَّ فَجَلَسَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالُوْا بَيْنَهُمْ مَا رَاَيْنَا عَبْدًا قَطُّ اُوْتِيَ مِثْلَ مَا اُوْتِيَ هٰذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عَيْنَيْهِ تَنَامَانِ وَقَلْبَهٗ يَقْظَانُ اِضْرِبُوْا لَهٗ مَثَلًا مَثَلُ سَيِّدٍ بَنٰى قَصْرًا ثُمَّ جَعَلَ مَائِدَةً فَدَعَا النَّاسَ اِلٰى طَعَامِهٖ وَشَرَابِهٖ فَمَنْ اَجَابَهٗ اَكَلَ مِنْ طَعَامِهٖ وَشَرِبَ مِنْ شَرَابِهٖ وَمَنْ لَمْ يُجِبْهُ عَاقَبَهٗ اَوْ قَالَ عَذَّبَهٗ ثُمَّ ارْتَفَعُوْا وَاسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

یہاں تک کہ نکل گئے کنکریلی زمین کی طرف مکہ کی سو بٹھلا دیا ان کو پھر کھینچا ان کے گرد ایک خط اور فرمایا رہیو تو اسی خط میں یعنی باہر نہ نکلنا اس سے اس لیے آویں گے تیرے پاس بہت سے مرد سو نہ بات کیجیو تو ان سے اور نہ بات کریں گے وہ تجھ سے پھر چلے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جہاں کا ارادہ رکھتے تھے سو اس درمیان میں کہ میں بیٹھا ہوا تھا اپنے خط میں کہ آئے میرے پاس بہت سے مرد گویا کہ وہ زط ہیں بال ان کے اور بدن ان کے نہ تو میں ننگے دیکھتا تھا اور نہ ان پر کپڑا تھا آتے تھے وہ میری طرف مگر نہ آگے بڑھتے تھے میرے خط سے پھر چلے جاتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہاں تک کہ جب ہوئی آخر شب کوئی نہ آیا مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے میرے پاس اور میں بیٹھا ہوا تھا سو فرمایا آپؐ نے دیکھا اپنے تئیں آج کی رات یعنی نہیں سویا میں بالکل پھر داخل ہوئے مجھ پر میرے خط میں اور تکیہ لگایا میری ران پر اور سو گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سو جاتے تھے تو خراٹے لینے لگتے تھے سو اس حال میں کہ میں بیٹھا ہوا تھا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے ہوئے تھے میری ران پر یکایک آگئے میرے پاس چند مرد کہ ان کے بدن پر سفید کپڑے تھے اور خدا خوب جانتا ہے جو کچھ خوبصورتی ان میں تھی یعنی نہایت حسین تھے سو پہنچ گئے وہ مجھ تک سو بیٹھ گیا ایک گروہ ان میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے اور ایک گروہ ان کے پیروں کے پاس اور وہ آپس میں کہنے لگے نہیں دیکھا ہم نے کوئی بندہ ایسا کہ اس کو ملا ہو جو کچھ کہ ان کو ملا ہے تحقیق کہ آنکھیں اس نبی کی سوتی ہیں اور دل جاگتا ہے یعنی ادراک رکھتا ہے جیسا بیداری میں ہو بیان کرو اس کے لیے ایک مثل سردار کی کہ اس نے بنایا ایک محل پھر تیار کیا اس میں ایک دسترخوان اور بلایا لوگوں کو اپنے کھانے اور پینے کی طرف سو جس نے قبول کیا اس کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ سَمِعْتَ مَا قَالَ هٰؤُلَاءِ وَهَلْ تَدْرِي مَنْ هُمْ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ هُمُ الْمَلٰئِكَةُ فَتَدْرِي مَا الْمَثَلُ الَّذِي ضَرَبُوهُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ الْمَثَلُ الَّذِي ضَرَبُوهُ الرَّحْمٰنُ بَنَى الْجَنَّةَ وَدَعَا إِلَيْهَا عِبَادَهُ فَمَنْ أَجَابَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يُجِبْهُ عَاقَبَهُ أَوْ عَذَّبَهُ۔

بلاوے کو کھایا اس کا کھانا اور پیا اس کا پانی اور جس نے قبول نہ کیا بلاوا اس کا عذاب کرے گا وہ سردار اس کو راوی کو شک ہے کہ عاقبہ کہا یا عذبہ معنی دونوں کے ایک ہیں پھر اٹھ گئے وہ لوگ یعنی میرے پاس سے اور جاگ اٹھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسی وقت اور فرمایا آپ نے سنا تو نے جو کچھ ان لوگوں نے کہا اور تم جانتے ہو کہ یہ لوگ کون تھے کہا میں نے اللہ اور رسول اس کو خوب جانتا ہے فرمایا آپ نے وہ فرشتے تھے اور تم سمجھتے جو مثل انہوں نے بیان کی ہیں نے کہا اللہ اور رسول خوب جانتا ہے کہا وہ مثل جو انہوں نے بیان کی حقیقت اس کی یہ ہے کہ رحمن نے بنائی جنت یعنی سردار سے رحمن اور محل سے جنت مراد ہے اور بلایا اپنے بندوں کو سو جس نے قبول کیا اس کے بلاوے کو داخل ہوا جنت میں اور جس نے نہ مانا عذاب کرے گا اس کو راوی کو شک ہے۔ کہ عاقبہ فرمایا یا عذبہ۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے اور ابو تمیمہ کا نام طریف ہے اور وہ بیٹے ہیں مجالد کے اور ابو عثمان نہدی کا نام عبدالرحمن ہے اور وہ بیٹے ہیں مل کے اور سلیمان تیمی وہ بیٹے ہیں طرخان کے اور وہ اترا کرتے تھے قبیلہ بنی تیم میں اس لیے تیمی مشہور ہو گئے کہا علی نے کہا یحییٰ بن سعید نے میں نے نہیں دیکھا کسی کو اللہ سے ڈرتے ہوئے سلیمان سے زیادہ۔

مترجم۔ وہ لوگ جو اول ابن مسعود پر ظاہر ہوئے جن تھے اور زط ایک ملک ہے آدمیوں کا کہ زطی اس طرف منسوب ہے جیسے زنج کی طرف زنجی اور روم کی طرف رومی اور نہایہ میں ہے کہ وہ ایک قسم ہے سودان کی اور ہنود کی اور صاحب قاموس نے کہا کہ زط ایک قسم ہے آدمیوں کی ہند کے لوگوں میں سے اور وہ معرب ہے جٹ کا۔

بَابُ مَا جَاءَ مَثَلُ النَّبِيِّ وَالْأَنْبِيَاءِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ وَسَلَّمَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور انبیا کی مثال میں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهَا وَيَقُولُونَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ۔

ترجمہ روایت ہے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ مثال میری اور مثال سب انبیاؤں کی ایسی ہے جیسے ایک شخص نے بنایا ایک گھر اور اس کو کامل کیا اور خوبصورت بنایا یعنی زیب و زینت بخوبی کی مگر چھوڑ دی اس میں جگہ ایک اینٹ کی سو لوگ داخل ہونے لگے اس میں اور تعجب کرتے تھے اس کی خوبی پر اور کہتے تھے کہ کاش یہ جگہ خالی نہ ہوتی تو کیا خوب ہوتا مراد یہ ہے کہ وہ اینٹ گویا کہ نفیس نفیس آپ کا ہے کہ جس سے قصر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انبیاء پورا ہو گیا۔

ف اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابی بن کعب سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَثَلُ الصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ

عَنِ الْحَارِثِ الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ لِيَعْمَلَ بِهَا وَيَاْمُرَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَنْ يَعْمَلُوْا بِهَا وَاِنَّهُ كَادَ اَنْ يُبْطِئَ بِهَا فَقَالَ عِيْسٰى اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَكَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ لِتَعْمَلَ بِهَا وَتَاْمُرَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَنْ يَعْمَلُوْا بِهَا فَاِمَّا اَنْ تَاْمُرَهُمْ وَاِمَّا اَنَا اٰمُرُهُمْ فَقَالَ يَحْيٰى اَخْشٰى اِنْ سَبَقْتَنِيْ بِهَا اَنْ يُخْسَفَ بِيْ اَوْ اُعَذَّبَ فَجَمَعَ النَّاسَ فِيْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَامْتَلَاَ وَتَعَدَّوْا عَلَى الشُّرَفِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ اَنْ اَعْمَلَ بِهِنَّ وَاٰمُرُكُمْ اَنْ تَعْمَلُوْا بِهِنَّ اَوَّلُهُنَّ اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَاِنَّ مَثَلَ مَنْ اَشْرَكَ بِاللّٰهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ نِ اشْتَرٰى عَبْدًا مِنْ خَالِصِ مَالِهٖ بِذَهَبٍ اَوْ وَرِقٍ فَقَالَ هٰذِهٖ دَارِيْ وَهٰذَا عَمَلِيْ فَاعْمَلْ وَاَدِّ اِلَيَّ فَكَانَ يَعْمَلُ وَيُؤَدِّيْ اِلٰى غَيْرِ سَيِّدِهٖ فَاَيُّكُمْ يَرْضٰى اَنْ يَكُوْنَ عَبْدُهٗ كَذٰلِكَ وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَكُمْ بِالصَّلٰوةِ فَاِذَا صَلَّيْتُمْ فَلَا تَلْتَفِتُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ يَنْصِبُ وَجْهَهٗ لِوَجْهِ عَبْدِهٖ فِيْ صَلٰوتِهٖ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ وَاٰمُرُكُمْ بِالصِّيَامِ فَاِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ فِيْ عِصَابَةٍ مَعَهٗ صُرَّةٌ

باب نماز روزہ اور صدقہ کی مثال میں۔

ترجمہ روایت ہے حارث اشعری سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا یحییٰ علیہ السلام کو پانچ باتوں کا کہ وہ عمل کریں اس پر اور حکم کریں بنی اسرائیل کو وہ بھی عمل کریں اس پر اور وہ ان کے پہنچانے میں کچھ تاخیر کرتے تھے یعنی سوچتے تھے کہ بنی اسرائیل کو کس طرح پہنچاؤں تب کہا عیسیٰ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے تم کو پانچ باتوں کا کہ تم عمل کرو اور بنی اسرائیل کو حکم کرو کہ وہ بھی اس پر عمل کریں سو تم بنی اسرائیل کو حکم کردو نہیں تو میں حکم کر دیتا ہوں سو کہا یحییٰ نے کہ میں ڈرتا ہوں کہ اگر سبقت کی تم نے مجھ پر ان امور کی تبلیغ میں تو دھنس نہ جاؤں میں یا کہیں عذاب نہ کیا جاؤں میں تو جمع کیا یحییٰ علیہ السلام نے لوگوں کو بیت المقدس میں سو بھر گئے وہ لوگ اس میں اور بیٹھے بلندیوں پر سو فرمایا حضرت یحییٰ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا مجھ کو پانچ باتوں کا تاکہ عمل کروں میں ان پر اور حکم کروں میں تم کو کہ تم بھی عمل کرو ان پر۔ پہلی ان کی یہ بات ہے کہ عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی اور مت شریک کرو اس کے ساتھ کسی کو اور بیشک مثال اس شخص کی کہ جس نے شریک کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو مانند اس شخص کی ہے کہ خریدا اس نے ایک غلام اپنے خالص مال سے یعنی بلا شرکت غیرے سونے سے یا چاندی سے اور کہا اس غلام سے کہ یہ گھر میرا ہے اور یہ پیشہ میرا ہے سو یہ پیشہ کر تو اور نفع اس کا مجھ کو دے سو وہ پیشہ کرتا ہے اور نفع اس کا کسی اور کو دیتا ہے اپنے آقا کے سوا سو کون راضی ہوگا تم میں سے کہ اس کا غلام ایسا ناکام ہو اور اللہ تعالیٰ نے حکم کیا تم کو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِيهَا مِسْكٌ كُلُّهُمْ يُعْجِبُ أَوْ يُعْجِبُهُ رِيحُهَا وَإِنَّ رِيحَ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَأَمَرَكُمْ بِالصَّدَقَةِ فَإِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَسَرَهُ الْعَدُوُّ فَأَوْثَقُوا يَدَهُ إِلٰى عُنُقِهِ وَقَدَّمُوهُ لِيَضْرِبُوا عُنُقَهُ فَقَالَ أَنَا أَفْدِيهِ مِنْكُمْ بِالْقَلِيلِ وَالْكَثِيرِ فَفَدَى نَفْسَهُ مِنْهُمْ وَأَمَرَكُمْ أَنْ تَذْكُرُوا اللهَ فَإِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ خَرَجَ الْعَدُوُّ فِي أَثَرِهِ سِرَاعًا حَتّٰى إِذَا أَتٰى عَلٰى حِصْنٍ حَصِينٍ فَأَحْرَزَ نَفْسَهُ مِنْهُمْ كَذٰلِكَ الْعَبْدُ لَا يُحْرِزُ نَفْسَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ إِلَّا بِذِكْرِ اللهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا آمُرُكُمْ بِخَمْسٍ اللهُ أَمَرَنِي بِهِنَّ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ وَالْجِهَادُ وَالْهِجْرَةُ وَالْجَمَاعَةُ فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قِيدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ إِلَّا أَنْ يَرَاجِعَ وَمَنِ ادَّعٰى دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّهُ مِنْ جُثَى جَهَنَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ وَإِنْ صَلّٰى وَصَامَ فَقَالَ وَإِنْ صَلّٰى وَصَامَ فَادْعُوا بِدَعْوَى اللهِ الَّذِي سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ الْمُؤْمِنِينَ عِبَادَ اللهِ۔

نماز کا سو جب تم نماز پڑھو تو ادھر اُدھر نہ دیکھو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اپنا منہ کیے رہتا ہے بندے کی طرف اس کی نماز میں جب تک کہ وہ ادھر اُدھر نہ دیکھے اور حکم کیا تم کو روزہ کا سو مثال روزہ دار کی اس شخص کی مانند ہے جو ایک گروہ میں ہے اور اس کے ساتھ ایک تھیلی ہے کہ اس میں مشک ہے سو سب کو اچھی لگتی ہے بو اس کی اور اس کو بھی پسند آتی ہے بو اس کی اور بو روزہ دار کے منہ کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے حکم کیا تم کو صدقہ کا سو بے شک مثال صدقہ دینے والے کی مانند اس شخص کے ہے کہ قید کیا اس کو دشمن نے اور باندھے اس کے ہاتھ اس کی گردن میں اور لے چلے اس کو تاکہ اس کی گردن ماریں سو اس نے کہا کہ میں فدیہ دیتا ہوں جو کچھ میرے پاس ہے قلیل کثیر سے سو فدیہ دے کر چھڑا لی اس نے اپنی جان یعنی اسی طرح صدقہ دینے والا عذاب الٰہی سے نجات پاتا ہے اور حکم کیا اس نے تم کو کہ یاد کرو تم اللہ تعالیٰ کو اس لیے کہ مثال اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والے کی ایسی ہے جیسے ایک شخص ہے کہ نکلا دشمن اس کے پیچھے دوڑتا ہوا اور وہ بھاگا یہاں تک کہ آیا وہ ایک قلعہ مضبوط میں اور بچا لی اس نے اپنی جان اس سے اسی طرح بندہ نہیں بچا سکتا اپنی جان شیطان سے مگر اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میں حکم کرتا ہوں تم کو پانچ باتوں کا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے مجھ کو ان کا۔ اوّل بات سننا ہے۔ دوسری کہا ماننا حاکم کا یعنی جو خلاف خدا حکم نہ کرے تیسرے جہاد چوتھے ہجرت پانچویں التزام جماعت مسلمین کا اس لیے کہ جو جدا ہوا جماعت سے ایک بالشت کے برابر اس نے نکال دی رسی اسلام کی اپنی گردن سے مگر یہ کہ پھر آ جاوے جماعت کی طرف اور جس نے پکارا پکارنا زمانہ جاہلیت کا یعنی لوگوں کو بغی و فساد و خانہ جنگی کے لیے جمع کیا تو وہ جہنم کی آگ میں [illegible] کیا ایک مرد نے کہ یا رسول اللہ اگرچہ وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے یعنی تب بھی [illegible] اگرچہ وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے سو پکارو تم اللہ تعالیٰ کی پکار

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے موافق جب کہ نام رکھا تمہارا اس نے مسلمان مومن بندے اللہ کے یعنی جب مجتمع ہو تو اطاعت الٰہی کے لیے نہ بغی نہ فساد کے واسطے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے کہا محمد بن اسماعیل نے حارث اشعری کو صحبت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ان کی بھی حدیثیں ہیں سوا اس کے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے ابو داؤد طیالسی نے ان سے ابان بن یزید نے ان سے یحییٰ نے ان سے زید بن سلام نے ان سے ابی سلام نے ان سے حارث اشعری نے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسی کے معنوں میں یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو سلام کا نام ممطور ہے اور روایت کی یہ حدیث علی بن مبارک نے یحییٰ بن کثیر سے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الْقَارِئِ لِلْقُرْآنِ وَغَيْرِ الْقَارِئِ

باب قاری قرآن اور غیر قاری کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ رِيحُهَا مُرٌّ وَطَعْمُهَا مُرٌّ۔

ترجمہ روایت ہے ابو موسیٰ اشعری سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال اس مومن کی کہ قرآن پڑھتا ہے مانند ترنج کی ہے کہ بو اس کی خوش ہے اور مزہ اس کا اچھا ہے اور مثال اس کی مومن کی کہ قرآن نہیں پڑھتا ہے۔ مانند کھجور کے ہے کہ اس میں خوشبو نہیں اور مزہ اس کا میٹھا ہے اور مثال اس منافق کی کہ پڑھتا ہے قرآن مانند مثال ریحان کے ہے کہ بو اس کی خوش ہے اور مزہ اس کا کڑوا ہے اور مثال اس منافق کی کہ قرآن نہیں پڑھتا ہے مانند مثال حنظل کے ہے کہ بو اس کی بد ہے اور مزا اس کا برا ہے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے۔ شعبہ نے قتادہ سے بھی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيَاحُ تُفَيِّئُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ بَلَاءٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الأَرْزِ لَا تَهْتَزُّ حَتَّى تُسْتَحْصَدَ۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال مومن کی مانند کھیتی کے ہے کہ ہمیشہ اس کو ہوا جھکاتی رہتی ہے یعنی کبھی داہنے اور کبھی بائیں اور مومن ہمیشہ رہتا ہے کہ پہونچتی ہے اس کو بلا اور مثال منافق کی مانند درخت صنوبر کے ہے کہ ہرگز ہلتا نہیں یہاں تک کہ جڑ سے کاٹ ڈالا جائے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرَةِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَهِيَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ حَدِّثُونِي مَا هِيَ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ يَعْنِي أَنْ أَقُولَ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَحَدَّثْتُ عُمَرَ بِالَّذِي وَقَعَ فِي نَفْسِي فَقَالَ لَأَنْ تَكُونَ قُلْتَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي كَذَا وَكَذَا۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ درختوں میں سے ایک درخت ایسا ہے کہ ایام خزاں میں اس کی پتی نہیں جھڑتی اور وہ مومن کی مانند ہے یعنی کثرت منافع اور وفور مصالح میں سو بیان کرو تم مجھ سے کہ وہ کونسا درخت ہے کہا عبداللہ نے کہ لوگ خیال کرنے لگے جنگل کے درختوں میں اور میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ کھجور ہے اور حیا کی میں نے یعنی اس سے کہ میں بول اٹھوں یعنی چھوٹا ہو کر بڑوں کے سامنے شرمایا کہا عبداللہ نے کہ پھر ذکر کیا میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے اس درخت کا کہ میرے دل میں آیا تھا تو فرمایا مجھ سے عمر نے کہ اگر تو کہہ دیتا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے تو مجھے زیادہ دوست ہوتا اس سے کہ مجھے ایسا ایسا مال ملتا یعنی حضرت کے آگے ذکر کرنے سے آپ خوش ہوتے اور خوشی آپ کی ساری دنیا کے مال سے بہتر ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

باب نماز پنجگانہ کی مثال میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالَ فَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھلا دیکھو تو اگر کسی کے دروازے پر ایک نہر ہو اور وہ اس میں ہر دن میں پانچ بار غسل کرتا ہو آیا باقی رہے گا اس کے بدن پر میل عرض کی صحابہؓ نے کہ نہ باقی رہے گا اس کے بدن پر کچھ میل تب فرمایا آپ نے کہ یہی مثال ہے نماز پنجگانہ کی کہ مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے گناہوں کو۔

ف اس باب میں جابرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے بکر بن مضر سے انہوں نے ابن ہاد سے مانند اس کی۔

بَابٌ

باب اس امت کی مثال میں۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْمَطَرِ لَا يُدْرَى أَوَّلُهُ خَيْرٌ أَمْ آخِرُهُ۔

ترجمہ روایت ہے انسؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مثال میری امت کی مانند مینہ کی ہے کہ معلوم نہیں ہوتا کہ اول اس کا بہتر ہے یا آخر اس کا۔

ف اس باب میں عمار اور عبداللہ بن عمرو اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے عبدالرحمن بن مہدی سے کہ وہ ثبت کہتے تھے حماد بن یحییٰ کو اور کہتے تھے کہ وہ ہمارے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استادوں سے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ مَثَلُ ابْنِ آدَمَ وَأَجَلِهِ وَأَمَلِهِ

باب آدمی کی اجل اور امید کے بیان میں۔

عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُونَ مَا مَثَلُ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ وَرَمٰى بِحَصَاتَيْنِ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ هٰذَاكَ الْأَمَلُ وَهٰذَاكَ الْأَجَلُ۔

ترجمہ روایت ہے بریدہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتے ہو تم کہ کیا ہے مثال ان کی اور ان کی اور پھینکی آپ نے دو کنکریاں عرض کی صحابہ نے کہ اللہ اور رسولؐ اس کا خوب جاننے والا ہے فرمایا آپؐ نے یہ تیری امید ہے اور یہ تیری اجل ہے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا النَّاسُ كَإِبِلٍ مِائَةٍ لَا يَجِدُ الرَّجُلُ فِيهَا رَاحِلَةً۔

ترجمہ روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ لوگ ایسے ہیں جیسے سو اونٹ کہ اس میں نہ پاوے آدمی ایک اونٹ بھی قابل سواری کے اور لادنے کے یعنی اسی طرح کام کا آدمی نہیں ملتا۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے سعید نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے اسی اسناد سے مانند اس کی اور اس میں کہا کہ نہ پاوے تو یعنی ان اونٹوں میں ایک اونٹ قابل سواری کے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا النَّاسُ كَإِبِلٍ مِائَةٍ لَا تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً أَوْ لَا تَجِدُ فِيهَا إِلَّا رَاحِلَةً۔

ترجمہ روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ لوگ مانند سو اونٹوں کے ہیں کہ نہ پاوے تو اس میں ایک بھی اونٹ قابل سواری کے یا فرمایا کہ نہ پاوے تو اس میں مگر ایک اونٹ قابل رکوب وحمل اور یہ بھی حضرت کے زمانہ میں تھا کہ سو میں ایک کام کا نکل آتا تھا اب لاکھوں میں بھی ایک کام کا نکلنا مشکل ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ أُمَّتِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَتِ الذُّبَابُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهَا فَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ وَأَنْتُمْ تَقَحَّمُونَ فِيهَا۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اور میری امت کی مثال ایسی ہے کہ جیسے ایک مرد نے آگ سلگائی سو کیڑے اور پتنگے اس میں گرنے لگے سو میں پکڑتا ہوں کمر تمہاری اور تم گرے پڑتے ہو آگ میں یعنی معاصی میں کہ جو سبب ہیں دخول نار کا۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ترجمہ روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَجَلُكُمْ فِيْمَا خَلَا مِنَ الْاُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغَارِبِ الشَّمْسِ وَاِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ نِّصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى عَلٰى قِيْرَاطٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ عَمَلًا وَّاَقَلُّ عَطَاءً فَقَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِّنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنَّهٗ فَضْلِيْ اُوْتِيْهِ مَنْ اَشَاءُ۔

وسلم نے فرمایا البتہ مدت بقا تمہاری یعنی آپ کی امت کی مقابلہ میں ان امتوں کے جو گزر گئیں ایسی ہے جیسے عصر سے غروب شمس تک یعنی تھوڑی ہے اور البتہ مثال تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مانند ایک مرد کے ہے کہ اس نے کام میں لگایا کئی مزدوروں کو اور کہا ان سے کون عمل کرتا ہے میرے لیے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر سو عمل کیا یہود نے ایک ایک قیراط پر پھر کہا اس نے کہ کون عمل کرتا ہے میرے لیے دوپہر سے نماز عصر تک ایک ایک قیراط پر سو عمل کیا نصاریٰ نے ایک ایک قیراط پر پھر اب تم عمل کرتے ہو نماز عصر سے غروب شمس تک دو دو قیراط پر یہ خطاب کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کی طرف سو غضب ناک ہوئے یہود اور نصاریٰ اور کہا انہوں نے کہ ہم نے محنت زیادہ کی اور مزدوری کم پائی۔ سو کہا اس شخص نے کہ آیا میں نے کاٹ رکھا تھا تمہارا کچھ حق انہوں نے کہا نہیں سو کہا اس مرد نے کہ پھر یہ فضل میرا ہے جسے چاہوں دوں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ مراد حدیث یہ ہے کہ آپ کی امت کی عمریں تھوڑی ہیں اور عمل قلیل مگر بفضل رب جلیل مستحق اجر جزیل ہیں

اَبْوَابُ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں فضائل میں قرآن عظیم الشان کے جو وارد ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب سورۂ فاتحہ کی فضیلت میں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اُبَيُّ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَالْتَفَتَ اُبَيٌّ فَلَمْ يُجِبْهُ وَصَلّٰى اُبَيٌّ فَخَفَّفَ

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ابی بن کعب کے پاس ہو کر سو فرمایا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابی اور وہ نماز پڑھتے تھے سو پھر کر دیکھا ابی نے اور جواب نہ دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ مَا مَنَعَكَ يَا أُبَيُّ أَنْ تُجِيبَنِي إِذْ دَعَوْتُكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ أَفَلَمْ تَجِدْ فِيمَا أَوْحَى اللَّهُ إِلَيَّ أَنِ اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ قَالَ بَلَى وَلَا أَعُودُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ أَتُحِبُّ أَنْ أُعَلِّمَكَ سُورَةً لَمْ يُنْزَلْ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْقُرْآنِ مِثْلُهَا قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ فَقَرَأَ أُمَّ الْقُرْآنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا أُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْقُرْآنِ مِثْلُهَا وَإِنَّهَا سَبْعٌ مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُعْطِيتُهُ۔

کو اور نماز تمام کی اور جلدی پڑھی پھر آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ یعنی سلامتی ہو تم پر اے رسول خدا کے سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام ہے تجھ پر کس چیز نے روکا تجھ کو اے ابی اس سے کہ تو جواب دے مجھ کو میں نے پکارا تھا تجھ کو سو عرض کی انہوں نے اے رسول اللہ کے میں نماز میں تھا تب فرمایا آپ نے کہ نہیں پایا تو نے اس میں کہ وحی کی میری طرف اللہ تعالیٰ نے یعنی قرآن میں اس آیت کو اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ سے آخر آیت تک یعنی قبول کرو اور جواب دو اللہ تعالیٰ کو اور اس کے رسول کو جب پکارے وہ تم کو اس چیز کے لیے کہ زندہ کرے تم کو کہا ابی نے کہ ہاں پایا میں نے اس مضمون کو اور اب دوبارہ نہ کروں گا میں اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے یعنی ادائے جواب میں دیر نہ کروں گا اگرچہ نماز میں ہوں پھر فرمایا آپ نے کیا دوست رکھتا ہے تو کہ سکھاؤں میں تجھ کو ایسی سورت کہ نہیں توراۃ میں اور نہ انجیل میں اور نہ زبور میں اور نہ قرآن میں اس کے مثل عرض کی۔ انہوں نے کیوں نہیں یا رسول اللہ یعنی ضرور سکھائیے سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں کر پڑھتا ہے جب تو کھڑا ہوتا ہے نماز میں کہا اوس نے کہ پڑھی ابی نے ماں قرآن کی یعنی سورت فاتحہ سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ نہیں اتری توراۃ میں اور نہ انجیل میں اور نہ زبور میں اور نہ قرآن میں اس کی مثل کوئی سورت اور وہی سبع مثانی ہے کہ سات آیتیں ہیں کہ بار بار ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے اور وہی قرآن عظیم ہے کہ جو مجھے دیا گیا ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں انس بن مالک سے بھی روایت ہے۔

مترجم اس سورہ مبارک کے بہت سے نام ہیں منجملہ ان کے تین نام اس حدیث میں مذکور ہیں ایک ام القرآن یعنی اصل اور جڑ قرآن کی اور اساس اور بنیاد اس کے مضامین عظیم الشان کی کہ اصل و منشا اس کا ہے اور وجہ تسمیہ اس کی یہ ہے کہ یہ سورہ شامل ہے مطالب قرآنیہ اور مقاصد فرقانیہ کو مثل ثناء و حمد الٰہی کی اور تعبد اور وعد وعید کی اور اجمالاً مشتمل ہے اور حکمتوں نظریہ اور احکام عملیہ پر کہ وہی سلوک ہے صراط مستقیم کا اور متضمن ہے اوپر مراتب سعدا اور منازل اشقیا کے دوسرے سبع مثانی یعنی سات آیتیں دوبارہ اتری ہوئی ہیں اس لیے کہ یہ سورت ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بار مکہ میں نازل ہوئی ایک بار مدینہ میں جب کہ قبلہ متحول ہوا اور تیسرے قرآن عظیم اور یہ دونوں نام آخر کے سورۂ حج میں مذکور ہیں اور اس کو سورۃ الحمد اور سورۃ الشکر اور سورۃ الدعا اور شافیہ بھی کہتے ہیں اور کثرت اسماء کی دلالت کرتی ہے عظمت شان پر مسمی کے سو معلوم ہوا کہ یہ سورہ مبارک رحمن کے نزدیک بڑی شان رکھتی ہے اور حضرت نے خود اس کو بھی مثل فرمایا اس سے زیادہ کیا ہوگا مگر افسوس ہے کہ جو لوگ اس کو بدعات محدثہ اور اوقات مبتدعہ کے وقت پڑھتے ہیں وہ اس کی برکات سے لایعقل محض ہیں اور غافل بحت۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ

باب سورۂ بقرا اور آیۃ الکرسی کی فضیلت میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ وَإِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ تُقْرَأُ الْبَقَرَةُ فِيْهِ لَا يَدْخُلُهُ الشَّيْطَانُ۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بناؤ تم اپنے گھروں کو قبریں یعنی مثل موتے کے غافل اور تارک الذکر مت بن جاؤ اور تحقیق وہ گھر کہ جس میں سورۂ بقر پڑھی جاتی ہے شیطان اس میں داخل نہیں ہوتا

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامٌ وَإِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَفِيْهَا آيَةٌ هِيَ سَيِّدَةُ آيِ الْقُرْآنِ آيَةُ الْكُرْسِيِّ۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز کا ایک کوہان ہے اور کوہان قرآن عظیم الشان کا سورۂ بقر ہے اور اس میں ایک آیت ہے کہ وہ سردار ہے قرآن کی سب آیتوں کی اور وہ آیۃ الکرسی ہے۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر حکیم بن جبیر کی روایت سے اور کلام کیا ہے اس میں شعبہ نے اور ضعیف کہا ہے ان کو۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الْمُؤْمِنَ إِلَى إِلَيْهِ الْمَصِيْرُ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ حِيْنَ يُصْبِحُ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُمْسِيَ وَمَنْ قَرَأَهُمَا حِيْنَ يُمْسِيْ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُصْبِحَ۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پڑھی حٰم المومن الیہ المصیر تک اور آیۃ الکرسی جب کہ صبح کی اس نے تو حفاظت کیا جاوے گا وہ ان کی برکت سے یہاں تک کہ شام کرے اور جس نے پڑھا ان کو جب کہ شام کی حفاظت کیا جاوے گا۔ وہاں تک کہ صبح کرے۔

ف یہ حدیث غریب ہے اور کلام کیا بعض اہل علم نے عبدالرحمن بن ابی بکر بن ابی ملیکہ میں ان کے حافظہ کی طرف سے۔

عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ سَهْوَةٌ فِيْهَا تَمْرٌ فَكَانَتْ تَجِيْءُ الْغُوْلُ فَتَأْخُذُ

ترجمہ روایت ہے ابی ایوب انصاری سے کہ ان کا ایک کھتا تھا کہ اس میں کھجوریں بہتر ہیں پس غول آتا تھا اور اس

www.KitaboSunnat.com

مِنْهُ تَشْكُو ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ اذْهَبْ فَإِذَا رَأَيْتَهَا فَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ أَجِيبِي
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ فَأَخَذَهَا فَحَلَفَتْ
أَنْ لَا تَعُودَ فَأَرْسَلَهَا فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ
قَالَ حَلَفَتْ أَنْ لَا تَعُودَ قَالَ كَذَبَتْ وَهِيَ
مُعَاوِدَةٌ لِلْكَذِبِ قَالَ فَأَخَذَهَا فَحَلَفَتْ أَنْ
أَنْ لَا تَعُودَ فَأَرْسَلَهَا فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قَالَ
فَحَلَفَتْ أَنْ لَا تَعُودَ فَقَالَ كَذَبَتْ وَهِيَ مُعَاوِدَةٌ
لِلْكَذِبِ فَأَخَذَهَا فَقَالَ مَا أَنَا بِتَارِكِكِ حَتّٰى
أَذْهَبَ بِكِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ إِنِّي ذَاكِرَةٌ لَكَ شَيْئًا آيَةَ الْكُرْسِيِّ
اقْرَأْهَا فِي بَيْتِكَ فَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ وَلَا
غَيْرُهُ فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قَالَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَتْ
قَالَ صَدَقَتْ وَهِيَ كَذُوبٌ۔

میں سے لے جاتا تھا سو شکایت کی انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سو فرمایا آپؐ نے کہ جاؤ تم جب دیکھو تم اس کو تو کہو ساتھ نام اللہ تعالیٰ کے حکم مان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا راوی نے کہ پھر پکڑا اس کو ابوایوب نے یعنی تاکہ لے جاویں اسے آپؐ کے پاس سو اس نے قسم کھائی کہ پھر نہ آوے گا سو چھوڑ دیا انہوں نے اس کو اور آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو پوچھا آپ نے کہ کیا کیا تمہارے قیدی نے عرض کی اس نے قسم کھائی کہ اب نہ آوے گا سو آپؐ نے فرمایا کہ جھوٹ کہا اس نے اور وہ پھر آنے والا ہے طرف جھوٹ کی کہا راوی نے کہ پھر پکڑا اس کو ابوایوب نے سو پھر قسم کھائی اس نے کہ میں اب نہ آؤں گا سو پھر چھوڑ دیا اس کو اور آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور پوچھا آپؐ نے کہ کیا کیا تمہارے قیدی نے عرض کی انہوں نے کہ قسم کھائی اس نے کہ اب نہ آوے گا فرمایا کہ جھوٹا ہے وہ اور وہ پھر آنے والا ہے طرف جھوٹ بولنے کی سو پھر پکڑا اس کو ابوایوب نے اور کہا میں تجھے ہرگز چھوڑنے والا نہیں یہاں تک کہ لے جاؤں گا میں تجھ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک سو کہا اس نے کہ میں ذکر کرتا ہوں ایک چیز کا اور وہ آیۃ الکرسی ہے پڑھ تو اس کو اپنے گھر میں سو قریب نہ آوے گا تیرے شیطان اور نہ کوئی اور یعنی بلیات سو حاضر ہوئے ابوایوب خدمت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پوچھا آپؐ نے کہ کیا کیا تمہارے قیدی نے کہا راوی نے کہ خبر دی انہوں نے اس کے حال سے تب فرمایا آپؐ نے کہ سچ کہا اس نے اگرچہ وہ جھوٹا ہے

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَهُمْ ذُوْ عَدَدٍ ...
فَاسْتَقْرَأَهُمْ فَاسْتَقْرَأَ كُلَّ رَجُلٍ مِنْهُمْ يَعْنِي مَا
مَعَهُ مِنَ الْقُرْآنِ فَأَتٰى عَلٰى رَجُلٍ مِنْ
أَحْدَثِهِمْ سِنًّا فَقَالَ مَا مَعَكَ يَا فُلَانُ فَقَالَ
مَعِيَ كَذَا وَكَذَا وَسُورَةُ الْبَقَرَةِ فَقَالَ أَمَعَكَ

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر اور وہ گنتی کے لوگ تھے سو ان سے قرآن پڑھوایا آپؐ نے سو پڑھوایا ہر ایک شخص سے ان میں سے یعنی جتنا اس کو یاد تھا قرآن سے۔ سو گزرے آپؐ ایک مرد پر ان میں سے کہ وہ نوسن تھا ان سب میں سو پوچھا آپؐ نے کہ تیرے ساتھ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُورَةُ الْبَقَرَةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَأَنْتَ أَمِيرُهُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِهِمْ وَاللَّهِ مَا مَنَعَنِي أَنْ أَتَعَلَّمَ الْبَقَرَةَ إِلَّا خَشْيَةَ أَنْ لَا أَقُومَ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَاقْرَءُوهُ فَإِنَّ مَثَلَ الْقُرْآنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهُ فَقَرَأَهُ وَقَامَ بِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكًا يَفُوحُ رِيحُهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهُ فَيَرْقُدُ وَهُوَ فِي جَوْفِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ أُوكِيَ عَلَى مِسْكٍ۔

کیا ہے قرآن سے اسے فلانے سو عرض کی اس نے کہ مجھے یاد ہے فلاں فلاں سورۃ اور سورۂ بقر سو فرمایا آپؐ نے یعنی بطریق شاباشی کے کہ تیرے ساتھ سورۂ بقر بھی ہے اس نے عرض کی کہ ہاں فرمایا آپؐ نے کہ جا تو ان سب لشکریوں کا امیر ہے سو کہا ایک مرد نے ان کے اشراف میں سے کہ قسم ہے اللہ کی نہیں روکا مجھے کسی نے اس سورۃ کے سیکھنے سے مگر اس امر کے خوف نے کہ میں تہجد میں ہمیشہ نہ پڑھ سکوں گا اس اس کو سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکھو قرآن کو اور پڑھو اس کو اس لیے کہ مثال اس شخص کی کہ جس نے سیکھا اور پڑھا اس کو یعنی تہجد وغیرہ میں اور عمل کیا اس پر مانند ایک کیسہ کے ہے کہ بھرا ہوا ہے مشک سے کہ خوشبو اس کی پھیل رہی ہے ہر مکان میں اور مثال اس کی جس نے سیکھا قرآن اور سو رہا یعنی تہجد میں نہ پڑھا اس کو اور وہ اس کے دل میں ہے یعنی محفوظ ہے مانند اس کیسہ کے ہے کہ باندھ دیا منہ اس کا اس میں مشک بھر کر۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث سعید مقبری سے انہوں نے روایت کی عطاء سے جو مولی ہیں ابی احمد کے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً مانند اس کی روایت کی یہ ہم سے قتیبہ نے انہوں نے لیث بن سعد سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً مانند اس کی ہم معنی اس کے اور نہیں ذکر کیا اس سند میں ابوہریرہؓ کا اور اس باب میں ابی بن کعب سے بھی روایت ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ
باب خاتمہ سورۂ بقر کی فضیلت میں۔

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ۔

ترجمہ روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے کہ پڑھیں دو آیتیں سورۂ بقر کے آخر سے ایک رات میں کافی ہوگئیں اس کو یعنی قیام شب سے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوٰتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفَيْ عَامٍ أَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَلَا يُقْرَآنِ فِي دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا

ترجمہ روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے لکھی ایک کتاب آسمان و زمین پیدا کرنے سے دو ہزار برس پیشتر اتاریں اس کتاب میں سے دو آیتیں کہ ختم کیا ان کے ساتھ سورہ بقر کو اور نہ پڑھی جاویں گی کسی مکان میں تین رات کہ پھر اس میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَيْطَانٌ

شیطان آدے۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي آلِ عِمْرَانَ

عَنْ نَوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي الْقُرْآنُ وَأَهْلُهُ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ بِهِ فِي الدُّنْيَا تَقْدُمُهُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَآلُ عِمْرَانَ قَالَ نَوَّاسٌ وَضَرَبَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَمْثَالٍ مَا نَسِيتُهُنَّ بَعْدُ قَالَ يَأْتِيَانِ كَأَنَّهُمَا غَيَابَتَانِ وَبَيْنَهُمَا شَرْقٌ أَوْ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ سَوْدَاوَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا ظُلَّةٌ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُجَادِلَانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا۔

باب سورۂ آل عمران کی فضیلت میں۔

ترجمہ روایت ہے نواس بن سمعان سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آوے گا قرآن اور لوگ اس کے جو عمل کرتے تھے اس پر دنیا میں آگے اس کے ہوگی سورۂ بقر اور آل عمران سو کہا نواس نے کہ بیان کیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سورتوں کی تین مثالیں کہ پھر میں نہ بھولا ان کو اس کے بعد فرمایا آپؐ نے وہ دونوں آویں گی۔ گویا کہ وہ چھتریاں ہیں کہ ان کے بیچ میں ایک فرجہ ہے یا فرمایا گویا کہ وہ ٹکڑے ہیں کالی بدلی کے اور فرمایا کہ وہ گویا سائبان ہیں پرندوں سے کہ صف باندھے ہوئے ہیں جھگڑتے ہیں اپنے صاحب کی طرف سے یعنی شفاعت کرتے ہیں اس کی۔

ف۔ اس باب میں ابی امامہ اور بریدہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور معنی اس حدیث کے بعض اہل علم کے نزدیک یہ ہیں کہ آوے گا ثواب ان سورتوں کا یعنی سورتوں کے آنے سے ثواب آنا مراد ہے ایسی ہی تفسیر کی ہے بعض اہل علم نے اس حدیث کی اور جو مشابہ اس کے ہیں احادیث سے کہ آوے گا ثواب قراءت قرآن کا۔ اور نواس بن سمعان کی روایت میں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اشارہ ہے اس معنی کی طرف اس لیے کہ حضرت نے فرمایا ہے اس میں کہ آویں گے لوگ اہل اس قرآن کے کہ یہ عمل کرتے تھے اس پر دنیا میں پس اس میں دلالت ہے کہ مراد قرآن کے آنے سے ثواب ہے ان کے عملوں کا اور خبر دی مجھ کو محمد بن اسمٰعیل نے ان کو حمیدی نے کہ کہا حمیدی نے کہا سفیان بن عیینہ نے عبداللہ بن مسعود کی حدیث کی تفسیر میں جس میں یہ مذکور ہے کہ نہیں پیدا کی اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین میں کوئی چیز بڑی آیۃ الکرسی سے انتہیٰ سو کہا سفیان نے کہ آیۃ الکرسی کلام ہے اللہ تعالیٰ کا اور کلام اللہ تعالیٰ کا بڑا ہے اس کے پیدا کئے ہوئے زمین و آسمان سے

مترجم۔ غرض یہی ہے کہ آیۃ الکرسی مخلوق نہیں قدیم ہے اور آسمان و زمین وغیرہ مخلوق ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي سُورَةِ الْكَهْفِ

عَنِ الْبَرَاءِ يَقُولُ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ إِذْ رَأَى دَابَّتَهُ تَرْكُضُ فَنَظَرَ فَإِذَا مِثْلُ الْغَمَامَةِ أَوِ السَّحَابَةِ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ

باب سورۂ کہف کی فضیلت میں۔

ترجمہ روایت ہے براء سے کہ وہ کہتے تھے اس حالت میں کہ ایک مرد سورۂ کہف پڑھتا تھا یعنی تہجد میں کہ دیکھا اس نے اپنی سواری کے جانور کو کہ وہ کودتا ہے سو نظر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ السَّكِيْنَةُ نَزَلَتْ مَعَ الْقُرْاٰنِ اَوْ نَزَلَتْ عَلَى الْقُرْاٰنِ۔

کی اس نے آسمان کی طرف سو دیکھا یک دیکھا مثل ابر کے راوی کو شک ہے کہ غمامہ کہا یا سحابہ سو آیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا آپؐ سے تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ تسکین ہے کہ نازل ہوئی ساتھ قرآن کے یا فرمایا اوپر قرآن کے۔

ف. یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں اسید بن حضیر سے بھی روایت ہے۔

عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ ثَلٰثَ اٰيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔

ترجمہ روایت ہے ابی الدرداء سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے پڑھیں تین آیتیں سورۂ کہف کی اول سے بچایا گیا وہ دجال کے فتنے سے۔

ف. کہا محمد بن بشار نے خبر دی ہم کو معاذ بن ہشام نے انہوں نے خبر دی مجھ کو میرے باپ نے قتادہ سے اس اسناد کے ساتھ مانند اس روایت کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي يٰسٓ
باب سورۂ یٰسٓ کی فضیلت میں۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْاٰنِ يٰسٓ وَمَنْ قَرَأَ يٰسٓ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ

ترجمہ روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر چیز کا ایک دل ہے اور دل قرآن شریف کا سورۂ یٰسٓ ہے اور جس نے پڑھی سورۂ یٰسٓ لکھے گا اللہ تعالیٰ بعوض اس کے دس بار قرآن پڑھنے کا ثواب۔

ف. یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر حمید بن عبدالرحمٰن کی روایت سے اور بصرہ میں یہ روایت قتادہ سے مروی ہونا نہیں جانتے ہیں لوگ مگر اس سند سے اور ہارون کہ جن کی کنیت ابو محمد ہے شیخ مجہول ہیں روایت کی ہم سے ابو موسیٰ نے ان سے احمد بن سعید نے ان سے قتیبہ نے ان سے حمید بن عبدالرحمٰن نے یہی حدیث اور اس باب میں ابو بکر سے بھی روایت ہے اور صحیح نہیں ہے حدیث ابی بکر کے از روئے اسناد کے اور اسناد اس کی ضعیف ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي حٰمٓ الدُّخَانِ
باب سورۂ دخان کی فضیلت میں۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِي لَيْلَةٍ اَصْبَحَ يَسْتَغْفِرُ لَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے پڑھی حمٓ دخان کسی رات میں صبح کرے گا وہ اور ستر ہزار فرشتے اس کے لیے مغفرت مانگتے ہوں گے۔

ف. یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور عمر بن ابی خثعم ضعیف ہیں کہا محمد

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے کہ وہ منکر الحدیث ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانِ فِیْ لَیْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهٗ۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسنے پڑھی حٰم دخان شب جمعہ کو بخشے جاویں گے اس پہ گناہ اس کے۔

ف اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور ہشام کہ جن کی کنیت ابو المقدام ہے ضعیف ہیں اور ان کو ابی ہریرہؓ سے سماع نہیں ایسا ہی کہا ایوب نے اور یونس بن عبید اور علی بن زید نے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ سُوْرَةِ الْمُلْكِ

باب سورہ ملک کی فضیلت ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَرَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خِبَآءَهٗ عَلٰی قَبْرٍ وَهُوَ لَا یَحْسِبُ اَنَّهٗ قَبْرٌ فَاِذَا قَبْرُ الْاِنْسَانِ یَقْرَأُ سُوْرَةَ الْمُلْكِ حَتّٰی خَتَمَهَا... فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ضَرَبْتُ خِبَائِیْ عَلٰی قَبْرٍ وَاَنَا لَا اَحْسِبُ اَنَّهٗ قَبْرٌ فَاِذَا فِیْهِ اِنْسَانٌ یَقْرَأُ سُوْرَةَ الْمُلْكِ حَتّٰی خَتَمَهَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هِیَ الْمَانِعَةُ هِیَ الْمُنْجِیَةُ تُنْجِیْهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

ترجمہ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے کہ بعض اصحاب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک خیمہ لگایا کسی قبر پر اور وہ نہ جانتے تھے کہ یہاں قبر ہے اور وہاں قبر تھی ایک آدمی کی کہ وہ سورہ ملک پڑھتا تھا یہاں تک کہ ختم کیا اس نے اس سورہ مبارک کو سو آئے وہ صحابی اور عرض کی انہوں نے کہ یا رسول اللہ لگایا میں نے خیمہ اپنا ایک قبر پر اور میں نہ جانتا تھا کہ وہاں قبر ہے سو وہاں قبر تھی ایک آدمی کی کہ وہ اس میں سورہ ملک پڑھتا تھا یہاں تک کہ ختم کیا اس نے اس کو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مانع ہے یعنی عذاب قبر سے نجات دیتی ہے اپنے قاری کو عذاب قبر سے۔

ف یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اس باب میں ابی ہریرہ رضی سے بھی روایت ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ سُوْرَةً مِّنَ الْقُرْاٰنِ ثَلَاثُوْنَ اٰیَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰی غُفِرَ لَهٗ وَهِیَ تَبَارَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک سورۃ قرآن میں تیس آیتوں کی ہے شفاعت کی اس نے ایک مرد کی یہاں تک کہ بخشا گیا اور وہ سورت تبارک الذی بیدہ الملک ہے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَنَامُ حَتّٰی یَقْرَأَ الٓمّٓ تَنْزِیْلُ وَتَبَارَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ۔

ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ سوتے تھے جب تک کہ نہ پڑھ لیتے سورۃ الم تنزیل اور سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک۔

ف اس حدیث کو روایت کیا ہے کئی لوگوں نے لیث بن ابی سلیم سے مثل اس کے اور روایت کیا ہے اس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو مغیرہ بن مسلم نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور روایت کی زہیر نے کہا انہوں نے کہا میں نے ابی الزبیر سے کہ سنا تم نے جابر سے کہ ذکر کرتے تھے اس حدیث کو سو کہا ابوالزبیر نے کہ مجھے تو خبر دی ہے صفوان نے یا ابن صفوان نے اور گویا کہ زہیر نے انکار کیا کہ یہ حدیث مروی ہو ابوالزبیر سے اور وہ جابر سے روایت کرتے ہوں۔ روایت کی ہم سے ہناد نے ان سے ابوالاحوص نے ان سے لیث نے ان سے ابی الزبیر نے ان سے جابر نے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے روایت کی ہم سے ہریم بن مسعر نے ان سے فضیل نے ان سے لیث نے ان سے طاؤس نے کہا طاؤس نے کہ یہ دونوں سورتیں یعنی الم تنزیل اور سورہ ملک فضیلت رکھتی ہیں قرآن کی ہر سورت پر ستر نیکیاں یعنی ستر درجے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي إِذَا زُلْزِلَتْ — باب اذا زلزلت کی فضیلت میں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ إِذَا زُلْزِلَتْ عُدِلَتْ لَهُ بِنِصْفِ الْقُرْاٰنِ وَمَنْ قَرَأَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ عُدِلَتْ لَهُ بِرُبُعِ الْقُرْاٰنِ وَمَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ عُدِلَتْ لَهُ بِثُلُثِ الْقُرْاٰنِ۔

ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پڑھی سورۃ اذا زلزلت برابر ہوگا ثواب اس کا آدھے قرآن کے۔ اور جس نے پڑھی قل یا ایہا الکفرون تو ثواب اس کا چوتھائی قرآن کے برابر ہے اور جس نے پڑھی سورۃ قل ہو اللہ احد ثواب اس کا برابر تہائی قرآن کے ہے۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اس شیخ یعنی حسن بن سلم کی روایت سے اور اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ هَلْ تَزَوَّجْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا عِنْدِيْ مَا اَتَزَوَّجُ بِهٖ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ بَلٰى قَالَ ثُلُثُ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ قَالَ بَلٰى قَالَ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ قَالَ بَلٰى قَالَ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ إِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ قَالَ بَلٰى قَالَ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ قَالَ تَزَوَّجْ تَزَوَّجْ۔

ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو اپنے اصحاب میں سے کہ نکاح کیا تو نے اے فلانے کہا اس نے کہ نہیں قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اے رسول اللہ کے اور نہیں ہے میرے پاس اتنا کچھ کہ نکاح کروں میں کہا آپؐ نے کیا نہیں ہے تیرے پاس قل ہو اللہ یعنی تجھے یاد نہیں اس نے عرض کی کہ کیوں نہیں آپؐ نے فرمایا کہ وہ تہائی قرآن کے برابر ہے یعنی ثواب میں پھر پوچھا آپؐ نے کہ آیا نہیں ساتھ تیرے اذا جاء نصر اللہ والفتح عرض کی اس نے کہ کیوں نہیں فرمایا برابر ہے وہ چوتھائی قرآن کے پھر پوچھا آپؐ نے کیا نہیں ہے تیرے ساتھ قل یا ایہا الکفرون عرض کی اس نے کہ کیوں نہیں فرمایا آپؐ نے برابر ہے وہ چوتھائی قرآن کی پھر پوچھا آپؐ نے کیا نہیں ہے تیرے ساتھ اذا زلزلت الارض عرض کی اس نے کہ کیوں نہیں فرمایا آپؐ نے برابر ہے وہ چوتھائی قرآن کے پھر فرمایا آپؐ نے نکاح کر تو نکاح کر تو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف ۔ یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي سُورَةِ الْإِخْلَاصِ وَفِي سُورَةِ إِذَا زُلْزِلَتْ

باب سورۂ اخلاص اور اذا زلزلت کی فضیلت میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْآنِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْآنِ۔

ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اذا زلزلت برابر ہے نصف قرآن کے یعنی ثواب وا جر میں اور قل ھو اللہ احد برابر ہے ثلث قرآن کے اور قل یا ایہا الکفرون برابر ہے چوتھائی قرآن کے۔

ف ۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر یمان بن مغیرہ کی روایت سے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي سُورَةِ الْإِخْلَاصِ

باب سورۂ اخلاص کی فضیلت میں۔

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ مَنْ قَرَأَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ فَقَدْ قَرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ۔

ترجمہ روایت ہے ابی ایوب سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھکتا ہے تم میں سے کوئی کہ پڑھ لیا کرے ایک رات میں تہائی قرآن جس نے پڑھی اللہ الواحد الصمد یعنی سورۂ اخلاص سو اس نے بیشک پڑھا تہائی قرآن۔

ف اس باب میں ابی الدرداء اور ابی سعید اور قتادہ بن نعمان اور ابی ہریرہؓ اور انسؓ اور ابن عمرؓ اور ابی مسعود سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور نہیں جانتے ہم کسی کو کہ روایت کی ہو اس نے یہ حدیث زائدہ سے بہتر اور متابعت کی زائدہ کی اس روایت میں اسرائیل اور فضیل بن عیاض نے اور روایت کی شعبہ اور کئی لوگوں نے ثقات سے یہ حدیث منصور سے اور اضطراب کیا اس میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَقْبَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ قُلْتُ مَا وَجَبَتْ قَالَ الْجَنَّةُ۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یعنی کسی مقام میں تھا تو سنا آپ نے ایک مرد کو کہ پڑھتا تھا وہ قل ھو اللہ احد سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واجب ہو گئی پس پوچھا میں نے کہ کیا واجب ہوئی فرمایا آپ نے جنت۔

ف ۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر مالک بن انسؓ کی روایت سے اور ابو حنین وہ عبید بن حنین ہیں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَتَيْ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ مُحِيَ عَنْهُ ذُنُوبُ خَمْسِينَ سَنَةً إِلَّا أَنْ

ترجمہ روایت ہے انسؓ بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پڑھی ہر دن میں دو سو بار قل ھو اللہ احد مٹائے جاویں گے اس کے گناہ پچاس سال کے مگر یہ کہ ہو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَكُوْنَ عَلَيْهِ دَيْنٌ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَنَامَ عَلٰى يَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَرَاَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ فَاِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَا عَبْدِيَ ادْخُلْ

اس پر قرض اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے جو ارادہ کرے سونے کا اپنے بچھونے پر اور پھر لیٹے اپنی داہنی کروٹ پر اور پڑھے قل ہو اللہ احد سو بار تو جب دن ہوگا قیامت کا فرمادے گا پروردگار تبارک وتعالیٰ اے میرے بندے داخل ہو تو اپنے داہنی طرف پر جنت میں۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے ثابت کی روایت سے کہ وہ انسؓ سے روایت کرتے ہیں اور مروی ہوئی یہ حدیث اس سند کے سوا اور سند سے بھی ثابت ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحْشُدُوْا فَاِنِّيْ سَاَقْرَاُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالَ فَحَشَدَ مَنْ حَشَدَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثُمَّ دَخَلَ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ سَاَقْرَاُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ اِنِّيْ لَاَرٰى هٰذَا خَبَرًا جَاءَهٗ مِنَ السَّمَاءِ ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ قُلْتُ سَاَقْرَاُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ اَلَا وَاِنَّهَا تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع ہو جاؤ تم کہ میں پڑھوں گا تم پر تہائی قرآن کہا راوی نے کہ پھر جمع ہو گئے اصحاب میں سے جو جمع ہو سکے پھر نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور پڑھی آپ نے سورۃ قل ہو اللہ احد پھر داخل ہو گئے اپنے حجرہ میں سو کہنے لگے بعض ہمارے بعض سے کہ فرمایا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں پڑھوں گا تم پر تہائی قرآن سو میں گمان کرتا ہوں کہ یہ داخل ہونا آپؐ کا کسی خبر کے واسطے ہے جو آئی ہے ان کے پاس آسمان سے پھر نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا آپؐ نے میں نے تم سے کہا تھا کہ پڑھوں گا تم پر تہائی قرآن آگاہ ہو کہ یہ سورۃ برابر ہے تہائی قرآن کے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور ابو حازم اشجعی کا نام سلمان ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قل ہو اللہ احد برابر ہے تہائی قرآن کے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَؤُمُّهُمْ فِيْ مَسْجِدِ قُبَاءَ فَكَانَ كُلَّمَا افْتَتَحَ سُوْرَةً يَقْرَاُ لَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ يَقْرَاُ بِهَا افْتَتَحَ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا ثُمَّ يَقْرَاُ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰى

ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے کہ تھا ایک مرد انصار سے کہ امامت کرتا تھا ان کی مسجد قبا میں اور عادت تھی اس کی کہ جب ارادہ کرتا کہ شروع کرے کوئی سورت کہ پڑھے اس کو ان کے لیے نماز میں تو شروع کرتا قل ہو اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذٰلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَكَلَّمَهُ أَصْحَابُهُ فَقَالُوا إِنَّكَ تَقْرَأُ بِهٰذِهِ السُّوْرَةِ ثُمَّ لَا تَرٰى أَنَّهَا تُجْزِئُكَ حَتّٰى تَقْرَأَ بِسُوْرَةٍ أُخْرٰى فَإِمَّا أَنْ تَقْرَأَ بِهَا وَإِمَّا أَنْ تَدَعَهَا وَتَقْرَأَ بِسُوْرَةٍ أُخْرٰى قَالَ مَا أَنَا بِتَارِكِهَا إِنْ أَحْبَبْتُمْ أَنْ أَؤُمَّكُمْ بِهَا فَعَلْتُ وَإِنْ كَرِهْتُمْ تَرَكْتُكُمْ وَكَانُوا يَرَوْنَهُ أَفْضَلَهُمْ وَكَرِهُوا أَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ فَلَمَّا أَتَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرُوهُ الْخَبَرَ فَقَالَ يَا فُلَانُ مَا يَمْنَعُكَ مِمَّا يَأْمُرُ بِهِ أَصْحَابُكَ وَمَا يَحْمِلُكَ أَنْ تَقْرَأَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي أُحِبُّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حُبَّهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ

احد کے ساتھ یعنی بعد فاتحہ کے پہلے قل ہو اللہ پڑھ لیتا یہانتک کہ فارغ ہو جاتا اس سے پھر پڑھتا دوسری سورۃ اس کے ساتھ اور ایسا ہی کیا کرتا وہ ہر رکعت میں سو کلام کیا اس سے اس کے اصحاب نے اور کہا کہ تم پہلے پڑھ لیتے ہو سورۃ اخلاص پھر گمان کرتے ہو کہ یہ کافی نہیں تمہاری صحت نماز کے لیے یہاں تک کہ پڑھتے ہو تم دوسری سورت سو یا پڑھا کرو تم اسی سورت کو یا اس کو چھوڑ کر دوسری سورت پڑھو سو کہا ان صحابی نے نہیں ہوں میں اس کا چھوڑنے والا اگر دوست رکھتے ہو تم کہ امامت کروں میں تمہاری اس سورت کو پڑھ کر تو خیر امامت کروں گا میں تمہاری اور اگر برا مانو تم تو چھوڑوں گا میں تم کو یعنی امامت نہ کروں گا اور انصار ان کو اپنے لوگوں میں افضل جانتے تھے اور برا جانتے تھے کہ کوئی اور امامت کرے ان کی سوا اس کے پھر جب آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس خبر دی آپ کو اس صحابی کے حال کی سو فرمایا آپ نے کیا چیز باز رکھتی ہے تم کو اس سے کہ جو حکم کرتے ہیں تم کو اصحاب تمہارے اور کیا سبب ہے کہ تم پڑھا کرتے ہو سورۃ اخلاص کو ہر رکعت میں سو عرض کی اس نے اے رسول اللہ تعالیٰ کے میں بے شک دوست رکھتا ہوں اس سورت کو سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک محبت اس کی لیجاوے گی تجھ کو جنت میں۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے یعنی عبیداللہ بن عمر کی روایت سے کہ وہ ثابت بنانی سے روایت کرتے ہوں اور روایت کی مبارک بن فضالہ نے ثابت بنانی سے انہوں نے انس رضی سے کہ ایک مرد نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں دوست رکھتا ہوں اس سورت کو یعنی قل ہو اللہ احد کو فرمایا آپ نے کہ محبت اس کی تجھ کو داخل کرے گی جنت میں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُعَوِّذَتَيْنِ

باب معوذتین کی فضیلت میں۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ آيَاتٍ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ إِلٰى آخِرِ السُّوْرَةِ وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ إِلٰى آخِرِ السُّوْرَةِ ۔

ترجمہ روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے اتاریں ہیں مجھ پر کچھ آیتیں کہ نہیں دیکھا کسی نے ان کا مثل وہ قل اعوذ برب الناس ہیں آخر سورت تک اور قل اعوذ برب الفلق ہے آخر سورت تک۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

ترجمہ: روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ فرمایا انہوں نے کہ حکم کیا مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پڑھا کروں معوذتین ہر نماز کے پیچھے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ قَارِئِ الْقُرْاٰنِ

باب قاری قرآن کی فضیلت میں۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهِ مَعَ السَّفَرَةِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِي يَقْرَأُهُ قَالَ هِشَامٌ وَهُوَ شَدِيدٌ عَلَيْهِ قَالَ شُعْبَةُ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہ پڑھتا ہے قرآن اور وہ ماہر ہے یعنی خوب یاد رکھتا ہے اس کو وہ ہے بزرگ نیک فرشتوں کے ساتھ جو عہدہ سفارت رکھتے ہیں یعنی رسول ہوتے ہیں آدمیوں کی طرف اور جو پڑھتا ہے قرآن ہشام نے اپنی روایت میں کہا اور وہ قرآن اس پر سخت ہے یعنی دشوار ہے اور کہا شعبہ نے اپنی روایت میں کہ وہ قرآن پڑھنا اس پر شاق ہے اس کے لیے دونا اجر ہے یعنی ایک قرأت کا دوسرے مشقت کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَظْهَرَهُ فَأَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهُ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ۔

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پڑھا قرآن اور یاد کر لیا یا پشت پناہ کیا اپنا اس کو اور حلال کیا اس کے حلال کو اور حرام کیا اس کے حرام کو داخل کرے گا اس کو اللہ تعالیٰ بسبب اس کے جنت میں اور شفاعت قبول کرے گا اس کی دس شخصوں کے حق میں اس کے اہل سے کہ واجب ہو چکی ہوگی ہر ایک کے لیے ان میں سے دوزخ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اس کی کوئی اسناد صحیح نہیں اور حفص بن سلیمان جن کی کنیت ابو عمر ہے اور وہ بزاز ہیں کوفہ کے رہنے والے اور ضعیف ہیں حدیث میں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْقُرْاٰنِ

باب قرآن عظیم الشان کی فضیلت میں۔

عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ قَالَ مَرَرْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَإِذَا النَّاسُ يَخُوضُونَ فِي الْأَحَادِيثِ فَدَخَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَلَا تَرَى النَّاسَ قَدْ خَاضُوا فِي الْأَحَادِيثِ قَالَ أَوَ قَدْ

ترجمہ: روایت ہے حارث اعور سے کہا انہوں نے کہ گزرا میں مسجد میں سو لوگ باتیں بنا رہے تھے پھر داخل ہوا میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس اور کہا میں نے اے امیر المؤمنین کیا نہیں دیکھتے آپ لوگوں کو کہ باتیں بنا رہے ہیں فرمایا آپ نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَعَلُوْهَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلَا اِنَّهَا سَتَکُوْنُ فِتْنَةٌ فَقُلْتُ مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ کِتَابُ اللّٰهِ فِیْهِ نَبَاُ مَا قَبْلَکُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَکُمْ وَحُکْمُ مَا بَیْنَکُمْ وَهُوَ الْفَصْلُ لَیْسَ بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَکَهُ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللّٰهُ وَمَنِ ابْتَغَی الْهُدٰی فِیْ غَیْرِهٖ اَضَلَّهُ اللّٰهُ وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِیْنُ وَهُوَ الذِّکْرُ الْحَکِیْمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِیْمُ هُوَ الَّذِیْ لَا تَزِیْغُ بِهِ الْاَهْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْاَلْسِنَةُ وَلَا یَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ وَلَا یَخْلَقُ عَنْ کَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا تَنْقَضِیْ عَجَائِبُهُ هُوَ الَّذِیْ لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ اِذْ سَمِعَتْهُ حَتّٰی قَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَهْدِیْ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ مَنْ قَالَ بِهٖ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِهٖ اُجِرَ وَمَنْ حَکَمَ بِهٖ عَدَلَ وَمَنْ دَعَا اِلَیْهِ هُدِیَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ خُذْهَا اِلَیْکَ یَا اَعْوَرُ۔

کہ ہاں انہوں نے ایسا کیا میں نے کہا ہاں فرمایا حضرت علیؓ نے آگاہ ہو کہ تحقیق سنا ہے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے آگاہ ہو تحقیق کہ قریب ہوگا ایک فتنہ سو کہا میں نے کیا ہے راستہ اس سے نکلنے کا اے رسول اللہ تعالیٰ کے فرمایا آپ نے کتاب اللہ یعنی قرآن سبب ہے اس سے بچنے کا اس لیے کہ اس میں خبر ہے تم سے اگلوں کی اور خبر ہے جو تم سے بعد ہوں گے اور حکم ہے تمہارے درمیان کا یعنی جو معاملات کہ تمہارے فیمابین ہوں اور وہ دو ٹوک ہے نہیں ہے اس میں ہنسی ٹھٹھے کی بات جس نے چھوڑا اس کو حقیر جان کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا اللہ تعالیٰ اس کے اور جس نے ڈھونڈھی ہدایت اس کی غیر میں گمراہ کرے گا اس کو اللہ تعالیٰ اور وہ رسی ہے اللہ تعالیٰ کی مضبوط اور وہ ذکر ہے محکم کیا ہوا۔ اور وہ سیدھی راہ ہے وہی ایسی کتاب ہے کہ نہیں کج کر سکتی اس کو ہوائے نفسانی اور نہیں مل سکتیں اس میں زبانیں اور پیٹ نہیں بھرتا اس سے عالموں کا اور پرانا نہیں ہوتا بار بار پڑھنے سے اور تمام نہیں ہوتے عجائب اس کے وہی ایسی کتاب ہے کہ نہ رہ سکے جن جب سنا انہوں نے اس کو یہاں تک کہ بول اٹھے کہ ہم نے سنا ہے ایک قرآن عجیب کہ راہ بتاتا ہے طرف بہتری کے سو ایمان لائے ہم اس پر جس نے کلام کیا مطابق اس کے سچ کہا اور جس نے عمل کیا موافق اس کے ثواب دیا گیا اور جس نے حکم کیا اس پر عدل کیا اور جس نے بلایا اس کی طرف راہ بتایا گیا وہ سیدھی راہ لے تو تم اس حدیث کو اے اعور۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو حمزہ زیات کی روایت سے اور اسناد اس کی مجہول ہے اور حارث کی روایت میں مقال ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ تَعْلِیْمِ الْقُرْاٰنِ

باب تعلیم قرآن کی فضیلت میں۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَذَاكَ الَّذِیْ اَقْعَدَنِیْ مَقْعَدِیْ هٰذَا وَعَلَّمَ

ترجمہ روایت ہے عثمان بن عفان سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر تم میں سے وہ ہے کہ جس نے سیکھا قرآن اور سکھایا اوروں کو کہا ابو عبدالرحمن نے جو راوی اس حدیث کے ہیں کہ اسی روایت نے مجھے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْقُرْاٰنَ فِیْ زَمَانِ عُثْمَانَ حَتّٰی بَلَغَ الْحَجَّاجَ بْنَ یُوْسُفَ۔ بٹھایا اس جگہ اور قرآن سکھلاتے رہے وہ لوگوں کو حجاج بن یوسف کے زمانہ تک۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

www.KitaboSunnat.com

عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُکُمْ اَوْ اَفْضَلُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ۔ ترجمہ روایت ہے عثمان سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر تم میں سے یا افضل تم میں سے وہ شخص ہے کہ جس نے سیکھا قرآن اور سکھایا اس کو اور لوگوں کو۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی عبدالرحمٰن بن مہدی نے اور کئی لوگوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے عثمان رضی اللہ عنہم سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سفیان نہیں ذکر کرتے اس سند میں سعد بن عبیدہ کا اور روایت کی یحیٰی بن سعید قطان نے یہ حدیث سفیان سے اور شعبہ سے انہوں نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے سعد بن عبیدہ سے انہوں نے ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے عثمان سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہم سے یہ محمد بن بشار نے ان سے یحیٰی بن سعید نے ان سے سفیان اور شعبہ نے کہا محمد بن بشار نے اور ایسا ہی ذکر کیا اس روایت کو یحیٰی بن سعید نے انہوں نے روایت کی سفیان سے اور شعبہ سے کئی مرتبہ انہوں نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے سعید بن ابی عبیدہ سے انہوں نے ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے عثمان سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا محمد بن بشار نے اور اصحاب سفیان کے نہیں ذکر کرتے اس روایت میں اس بات کا کہ روایت ہے سفیان سے وہ روایت کرتے ہیں سعد بن عبیدہ سے کہا محمد بن بشار نے اور یہ صحیح تر ہے کہا ابو عیسٰی نے اور تحقیق کہ زیادہ کیا شعبہ نے اس حدیث کی سند میں سعد بن عبیدہ کو اور حدیث سفیان کی اشبہ ہے یعنی صحت کے ساتھ کہا علی بن عبداللہ نے کہ کہا یحیٰی بن سعید نے کہ میرے نزدیک کوئی شعبہ کے برابر نہیں یعنی ثقاہت اور حفظ روایت میں اور جب مخالفت کرتے ہیں شعبہ کی سفیان تو میں لے لیتا ہوں قول سفیان کا سنا میں نے ابو عمار سے کہ وہ ذکر کرتے تھے وکیع سے کہ کہا شعبہ نے کہ سفیان مجھ سے زیادہ یاد رکھنے والے ہیں اور نہیں روایت کی مجھ سے سفیان نے کسی شخص سے کوئی چیز پھر پوچھا میں نے اس شخص سے مگر پایا میں نے اس روایت کو جیسا سفیان نے روایت کیا تھا اور اس باب میں علی اور سعد سے بھی روایت ہے۔

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ۔ ترجمہ اوپر گزرا۔

ف۔ اس حدیث کو نہیں جانتے ہم علی بن ابی طالب کی روایت سے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوں مگر عبدالرحمٰن بن اسحاق کی سند سے۔

ل ترجمہ اوپر گزر چکا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنَ الْقُرْآنِ مَا لَهُ مِنَ الْأَجْرِ۔

باب قرأت قرآن کی فضیلت میں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُوْلُ الٓمّٓ حَرْفٌ وَلٰكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيْمٌ حَرْفٌ

ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہتے تھے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پڑھا اللہ کی کتاب سے ایک حرف اس کے لیے ایک نیکی ہے اور ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے میں نہیں کہتا ہوں کہ الف لام میم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے میم ایک حرف ہے اور لام ایک حرف ہے یعنی الف لام میم کہتے ہیں تیس نیکیوں کا اجر ہے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے سنا میں نے قتیبہ بن سعید سے کہتے تھے کہ پہنچا ہے مجھ کو کہ محمد بن کعب قرظی پیدا ہوئے حیات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مروی ہوئی یہ حدیث اور سند سے بھی سوا اس کے ابن مسعود سے روایت کیا اس کو ابوالاحوص نے عبداللہ بن مسعود سے اور مرفوع کیا اس کو بعضوں نے اور موقوف کیا بعضوں نے ابن مسعود سے یعنی انہیں کا قول ٹھہرایا اور محمد بن کعب قرظی کی کنیت ابوحمزہ ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيْءُ صَاحِبُ الْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ حَلِّهِ فَيُلْبَسُ تَاجَ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا رَبِّ زِدْهُ فَيُلْبَسُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا رَبِّ ارْضَ عَنْهُ فَيَرْضٰى عَنْهُ فَيُقَالُ اقْرَأْ وَارْقَ وَيُزَادُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةً۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آئے گا صاحب قرآن قیامت کے دن پھر کہے گا قرآن کہ اے رب میرے اس کو جوڑا پہنا پس اسے پہنایا جاوے گا تاج کرامت کا پھر کہے گا قرآن عظیم الشان اے رب زیادہ دے اس کو تو پہنایا جاوے گا اس کو جوڑا کرامت کا پھر کہے گا اے رب راضی ہو اس سے سو راضی ہو گا اس سے پروردگار تعالیٰ شانہ پھر کہا جاوے گا اسے کہ پڑھ تو اور چڑھ اور زیادہ کی جاوے گی ہر آیت کے بدلے ایک نیکی

ف۔ یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے ان سے عاصم بن بہدلہ نے ان سے ابی صالح نے ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مانند اس کی اور مرفوع نہ کیا اس کو اور یہ صحیح تر ہے ہمارے نزدیک عبدالصمد کی روایت سے کہ وہ شعبہ سے روایت کرتے ہیں۔

بَابٌ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَذِنَ اللّٰهُ لِعَبْدٍ فِي شَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ يُصَلِّيْهِمَا وَإِنَّ الْبِرَّ لَيُذَرُّ عَلٰى رَأْسِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِي صَلٰوتِهِ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمِثْلِ مَا

ترجمہ روایت ہے ابی امامہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کان لگا کر سنتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندے کی بات کو کسی چیز میں افضل دو رکعتوں سے کہ پڑھتا ہے وہ ان کو اور نیکی چھڑکی جاتی ہے بندے کے سر پر جب تک کہ وہ نماز میں ہوتا ہے اور نزدیک نہیں ہوتے بندے اللہ تعالیٰ سے جیسا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَرَجَ مِنْهُ قَالَ اَبُو النَّضْرِ يَعْنِي الْقُرْاٰنَ

کہ نزدیک ہوتے ہیں بسبب اس چیز کے جو نکلی ہے اللہ تعالیٰ شانہٗ سے کہا ابو النضر نے مراد لیتے تھے آپؐ اس قول سے قرآن عظیم الشان کو یعنی جیسا قرب الٰہی قرآن پڑھنے سے بندوں کو حاصل ہوتا ہے ایسا کسی اور چیز سے حاصل نہیں ہوتا۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اس سند سے اور بکر بن خنیس میں کلام کیا ہے ابن مبارک نے اور چھوڑ دیا ان سے روایت آخر امر میں یعنی بسبب ضعف کے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِي لَيْسَ فِي جَوْفِهِ شَيْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ۔

ترجمہ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک جس کے اندر قرآن میں سے نہیں یعنی کچھ یاد نہیں وہ ویران گھر کے مانند ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقَالُ يَعْنِي لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اِقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَاِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ تَقْرَأُ بِهَا۔

ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہا جاوے گا یعنی صاحب قرآن سے کہ پڑھ تا اور پڑھتا جا یعنی درجات جنت میں اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا جا جیسے تو ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا دنیا میں اس لیے کہ منزل تیری آخر آیت تک ہے کہ تو اس کو پڑھے گا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عاصم سے اسی اسناد سے مانند اس کے۔

باب عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ اُجُورُ اُمَّتِي حَتَّى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوبُ اُمَّتِي فَلَمْ اَرَ ذَنْبًا اَعْظَمَ مِنْ سُورَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اَوْ اٰيَةٍ اُوتِيَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا۔

ترجمہ روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیش کیے گئے میرے آگے ثواب اور نیکیاں میری امت کی یہاں تک کہ تنکا بھی جو نکال کر پھینک دیا ہو کسی آدمی نے مسجد میں سے اور پیش کی گئیں مجھ پر برائیاں اور گناہ میری امت کے سو نہ دیکھا میں نے کوئی گناہ اس سے بڑھ کر کہ دی گئی ہو کسی کو کوئی سورت یا آیت قرآن شریف کی یعنی یاد ہو پھر اسے بھول جاوے۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور ذکر کی میں نے یہ حدیث محمد بن اسمٰعیل سے سو نہ پہچانی انہوں نے اور غریب کہا اس کو اور کہا محمد نے نہیں جانتا ہیں کہ مطلب بن عبداللہ بن حنطب کو سماع ہو کسی صحابی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مگر یہ کہ قول مطلب کا کہ روایت کی مجھ سے اس شخص نے جو حاضر ہوا تھا خطبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی یہی قول دلالت کرتا ہے کہ ان کو کسی صحابی سے سماع ہے اور سوا اس کے اور کوئی چیز دال نہیں اور سنا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے کہ وہ کہتے تھے نہیں جانتے ہم مطلب کو کہ سماع ہو ان کو کسی صحابی سے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اور انکار کیا علی بن مدینی نے اس امر کا کہ مطلب نے سنا ہو کچھ انس رضی اللہ عنہ سے۔

باب عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى قَارِئٍ يَقْرَأُ ثُمَّ سَأَلَ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْيَسْأَلِ اللّٰهَ بِهِ فَإِنَّهُ سَيَجِيءُ أَقْوَامٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُونَ بِهِ النَّاسَ وَقَالَ مَحْمُودٌ هٰذَا خَيْثَمَةُ الْبَصْرِيُّ الَّذِي رَوَى عَنْهُ جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ وَلَيْسَ هُوَ خَيْثَمَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔

ترجمہ روایت ہے عمران بن حصین سے کہ وہ گزرے ایک قاری پر کہ وہ پڑھ رہا تھا قرآن پھر مانگا اس نے کچھ تب عمران نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا پھر کہا کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جس نے پڑھا قرآن چاہیے کہ سوال کرے اللہ تعالیٰ سے اس لیے کہ آویں گی کچھ قومیں کہ وہ قرآن پڑھیں گی پھر طلب کریں گی آدمیوں سے اور کہا محمود نے کہ یہ خثیمہ بصری جن سے روایت کی جابر جعفی نے وہ خثیمہ بن عبدالرحمن نہیں۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے اور خثیمہ شیخ بصری ہیں کہ کنیت ان کی ابو نصر ہے روایت کی ہیں انہوں نے انس بن مالک سے کتنی حدیثیں اور روایت کی ہے جابر جعفی نے ان خثیمہ سے بھی۔

عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا آمَنَ بِالْقُرْآنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهُ۔

ترجمہ روایت ہے صہیب سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ایمان لایا وہ شخص قرآن پر جس نے حلال جانا یا مرتکب ہوا اس کی حرام کی ہوئی چیزوں کا۔

ف روایت کی محمد بن یزید بن سنان نے اپنے باپ سے یہ حدیث سو زیادہ کیا انہوں نے اس کی اسناد میں یہ کہ کہا روایت کی مجاہد نے سعید بن مسیب سے انہوں نے صہیب سے اور متابعت نہ کی محمد بن یزید کی روایت کی کسی نے اور وہ ضعیف ہیں اور ابو المبارک ایک مرد مجہول ہیں اس حدیث کی اسناد کچھ ایسی نہیں اور خلاف کیا گیا وکیع کا ان کی روایت میں اور محمد نے کہا ابو فروہ یزید بن سنان رہاوی کی حدیث میں کچھ مضائقہ نہیں مگر جو روایت کریں ان سے ان کے بیٹے محمد اس لیے کہ وہ روایت کرتے ہیں ان سے مناکیر۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْجَاهِرُ بِالْقُرْآنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ۔

ترجمہ روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے پکار کر قرآن پڑھنے والا ایسا ہے جیسے آشکارا صدقہ دینے والا اور آہستہ قرآن پڑھنے والا ایسا ہے جیسے چھپا کر صدقہ دینے والا۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مراد حدیث کی یہ ہے کہ آہستہ قرآن پڑھنا افضل ہے پکار کر پڑھنے سے اس لیے کہ چھپا کر صدقہ دینا افضل ہے آشکارا سے اہل علم کے نزدیک اور اہل علم نے اس کو اس لیے افضل کہا ہے کہ صدقہ سر میں آدمی عجب سے بچتا ہے اس لیے کہ چھپا کر نیکی کرنے والا محفوظ رہتا ہے اور خوف نہیں ہوتا اس پر عجب کا جیسا کہ خوف ہوتا ہے علانیہ پر۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب عن ابی لبابۃ قال قالت عائشۃ کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا ینام حتی یقرأ بنی اسرائیل والزمر

ترجمہ روایت ہے ابی لبابہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا حضرت عائشہ ام المومنین رض نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ سوتے تھے جب تک کہ بنی اسرائیل اور سورۃ زمر نہ پڑھ لیتے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابولبابہ شیخ بصری ہیں کہ روایت کی ان سے حماد بن زید نے کتنی حدیثیں اور کہتے ہیں کہ نام ان کا مروان ہے روایت کی ہم سے یہ محمد بن اسمٰعیل نے کتاب التاریخ میں۔

عن عرباض بن ساریۃ انہ حدثہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ المسبحات قبل ان یرقد یقول ان فیہن آیۃ خیر من الف آیۃ

ترجمہ روایت ہے عرباض بن ساریہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے وہ سورتیں کہ شروع ہیں سبحان اللہ اور سبح اور یسبح سے قبل اس کے کہ سو دیں اور فرماتے تھے کہ ان میں ایک آیت ہے جو بہتر ہے ہزار آیت سے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

باب عن معقل بن یسار عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال حین یصبح ثلاث مرات اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم وقرأ ثلاث آیات من آخر سورۃ الحشر وکل اللہ بہ سبعین الف ملک یصلون علیہ حتی یمسی وان مات فی ذلک الیوم مات شہیدا ومن قالہا حین یمسی کان بتلک المنزلۃ۔

ترجمہ روایت ہے معقل بن یسار سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پڑھا صبح کو تین بار اعوذ باللہ سے رجیم تک اور پڑھیں تین آیتیں سورۂ حشر کی اخیر سے متعین کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر ستر ہزار فرشتے کہ وہ مغفرت مانگتے ہیں اس کے لیے شام تک اور اگر مرجاوے اس دن میں تو مرا وہ شہید اور جس نے کہا ان کو جب شام کرتا ہے ہوگا وہ بھی اس درجہ میں یعنی شب کو بھی یہی ثواب پاوے گا اور اگر مرے گا تو شہید ہوگا۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اس سند سے۔

باب ما جاء کیف کانت قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت میں۔

عن یعلی بن مملک انہ سأل ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصلوتہ فقالت وما لکم وصلوتہ وکان یصلی قدر ما ینام ثم ینام قدر ما صلی حتی یصبح ثم نعتت قراءتہ فاذا ہی تنعت قراءۃ مفسرۃ حرفا حرفا۔

ترجمہ روایت ہے یعلی بن مملک سے کہ انہوں نے پوچھا ام سلمہ سے جو بیوی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کیسی تھی قراءت اور نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سو فرمایا ام المومنین نے کہ کیا نسبت ہے تم کو ان کی نماز سے یعنی تم ویسے کہاں ادا کرسکتے ہو پھر کہا کہ آپ کی عادت تھی کہ نماز پڑھتے تھے یعنی شب کو پھر سو جاتے تھے اس قدر کہ جتنی دیر نماز پڑھی تھی پھر نماز پڑھتے اس قدر کہ جتنا سوتے تھے پھر سوتے جس قدر کہ نماز پڑھی تھی یہاں تک کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صبح ہو جاتی پھر بیان کی کیفیت ان کی قرأت کی تو وہ کہتی تھیں کہ قرأت ان کی جدا جدا تھی حرف حرف۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر لیث بن سعد کی روایت سے کہ وہ ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ یعلی سے اور وہ ام سلمہ سے اور روایت کی ابن جریج نے یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم الگ الگ کرتے تھے قرأت اپنی یعنی ایک ایک حرف جدا جدا معلوم ہوتا تھا اور حدیث لیث کی صحیح تر ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ يُوْتِرُ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ اَمْ مِنْ اٰخِرِهٖ فَقَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَصْنَعُ رُبَّمَا اَوْتَرَ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اَوْتَرَ مِنْ اٰخِرِهٖ فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً فَقُلْتُ كَيْفَ كَانَ قِرَاءَتُهٗ اَكَانَ يُسِرُّ بِالْقِرَاءَةِ اَوْ يَجْهَرُ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ يَفْعَلُ قَدْ كَانَ رُبَّمَا اَسَرَّ وَرُبَّمَا جَهَرَ قَالَ فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً قَالَ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِي الْجَنَابَةِ اَكَانَ يَغْتَسِلُ قَبْلَ اَنْ يَّنَامَ اَمْ يَنَامُ قَبْلَ اَنْ يَّغْتَسِلَ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ وَرُبَّمَا تَوَضَّاَ فَنَامَ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً۔

ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن ابی قیس سے کہا انہوں نے کہ پوچھا میں نے حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے حال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کا کہ کیونکر پڑھتے تھے اول شب میں یا آخر شب میں سو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ دونوں طرح بجالاتے کبھی وتر پڑھتے اول شب میں اور کبھی آخر شب میں کہا میں نے کہ سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہے کہ جس نے امر دین میں وسعت رکھی پھر کہا میں نے کہ کیسی تھی قرأت آپ کی یعنی نماز شب میں کیا چپکے سے پڑھتے تھے یا جہر کرتے تھے ساتھ قرأت کے سو فرمایا ام المؤمنین نے کہ دونوں طرح کرتے کبھی چپکے پڑھتے کبھی جہر فرماتے کہا راوی نے کہ کہا میں نے سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہے کہ اس نے امر دین میں وسعت رکھی کہا راوی نے پھر کہا میں نے کیا کرتے تھے جنابت میں کیا غسل کرتے قبل سونے کے یا سو جاتے قبل نہانے کے کہا ام المؤمنین نے کہ دونوں طرح کرتے کبھی غسل کر کے سوتے اور کبھی فقط وضو کر کے سو جاتے کہا میں نے کہ سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہے کہ اس نے امر دین میں وسعت رکھی۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ يَعْرِضُ نَفْسَهٗ بِالْمَوْقِفِ فَقَالَ اَلَا رَجُلٌ يَحْمِلُنِيْ اِلٰى قَوْمِهٖ فَاِنَّ قُرَيْشًا قَدْ مَنَعُوْنِيْ اَنْ اُبَلِّغَ كَلَامَ رَبِّيْ۔

ترجمہ روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا انہوں نے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیش کرتے اپنی ذات کو موقف عرفات میں اور فرماتے کہ کوئی مرد ایسا ہے کہ مجھے لے چلے اپنی قوم کی طرف اس لیے کہ قریش نے باز رکھا ہے مجھ کو اس سے کہ پہنچاؤں میں کلام اپنے رب کا یعنی اس کے بندوں کو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

بَابٌ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِي وَ مَسْأَلَتِي أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِي السَّائِلِينَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللهِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ۔

ترجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ جس کو مشغول کیا قرآن نے میری یاد سے اور مجھ سے سوال کرنے سے دوں گا میں اس کو بہتر اس چیز سے کہ دیتا ہوں مانگنے والوں کو اور بزرگی کلام اللہ کی تمام کلاموں پر۔ ایسی ہے جیسے بزرگی اللہ عزوجل کی اپنی مخلوق پر۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: جس کو مشغول کیا قرآن نے میری یاد سے یعنی اوراد اور وظائف میں مشغول نہ ہو بلکہ قرآن ہی کی قرأت اور فہم معانی اور درک مطالب اور تحصیل مآرب میں سعی اور کوشش کرتا رہا تو اس کو اجر و ثواب دنیا اور آخرت میں تمام سائلین سے زیادہ عنایت ہو گا اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کا وظیفہ کرنا سب وظیفوں سے افضل و اعلیٰ ہے اور یہ ان وظیفوں کا حال ہے جو شارع سے تعلیم ہوئے ہیں کہ قرآن ان سب سے بہتر ہے وائے اور پر حال ان لوگوں کے کہ جنہوں نے قرآن کو بھی چھوڑا اور وظائف مسنونہ سے بھی منہ موڑا اور اوراد مبتدعہ اور وظائف محدثہ میں اپنے اوقات کاٹے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

أَبْوَابُ الْقِرَاءَاتِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں قراءتوں کے جو وارد ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ يَقْرَأُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ثُمَّ يَقِفُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ثُمَّ يَقِفُ وَكَانَ يَقْرَأُ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ۔

ترجمہ روایت ہے ام سلمہ سے کہا انہوں نے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم الگ الگ کرتے اپنی قرأت کو پڑھتے الحمد للہ رب العالمین پھر ٹھہر جاتے پھر پڑھتے الرحمن الرحیم پھر ٹھہر جاتے اور پڑھتے ملک یوم الدین۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے اور یہی پڑھتے تھے ابو عبیدہ اور اختیار کرتے تھے اسی کو یعنی مالک یوم الدین کی جگہ ملک یوم الدین پڑھتے ایسی ہی روایت کی یحییٰ بن سعید اموی نے اور ان کے سوا اور لوگوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے ام سلمہ سے اور اسناد اس حدیث کی متصل نہیں اس لئے کہ لیث بن سعد

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے روایت کی ابی ملیکہ سے انہوں نے یعلیٰ بن مملک سے انہوں نے ام سلمہ سے کہ انہوں نے وصف کیا قرأت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا الگ الگ ایک ایک حرف اور حدیث لیث کی صحیح تر ہے اور لیث کی حدیث میں یہ ذکر نہیں کہ آپ ملک یوم الدین پڑھتے

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَاُرَاهُ قَالَ وَعُثْمَانَ كَانُوْا يَقْرَءُوْنَ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔

ترجمہ روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ و عمرؓ اور راوی کہتا ہے کہ گمان کرتا ہوں میں انسؓ کو کہ انہوں نے عثمانؓ کا نام بھی لیا اور کہا کہ یہ سب لوگ پڑھتے تھے مالک یوم الدین۔

ف ۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو زہری کی روایت سے کہ وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہوں مگر شیخ ایوب بن سوید رملی کی روایت سے اور روایت کی بعض اصحاب زہری نے یہ حدیث زہری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ پڑھتے تھے مالک یوم الدین اور روایت کی عبدالرزاق نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ پڑھتے تھے مالک یوم الدین۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ قَالَ سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيْدَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ سو کہا سوید بن نصر نے خبر دی ہم کو ابن مبارک نے یونس بن یزید سے اسی اسناد سے مانند اس کے۔

ف ۔ کہا مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہم سے سوید بن نصر نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے یونس بن یزید سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور ابو علی بن یزید بھائی ہیں یونس بن یزید کے اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے کہا محمد نے متفرد ہوئے ابن مبارک اس حدیث کے ساتھ یونس بن یزید سے روایت کرنے میں اور اسی طرح پڑھا ابوعبید نے والعینُ بالعین بنظر اتباع اسی حدیث کے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَءَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبَّكَ۔

ترجمہ روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا ہل تستطیع ربک یعنی بتاء مثناۃ فوقانیہ اور نصب لفظ رب کے اور مراد ہے کہ آیا تو طاقت رکھتا ہے کہ مانگے اپنے رب سے۔

ف ۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر رشدین کی روایت سے اور اسناد اس کی قوی نہیں اور رشدین بن سعد اور عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی ضعیف ہیں حدیث میں۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَءُهَا اِنَّهٗ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ۔

ترجمہ روایت ہے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے اِنَّہٗ عَمِلَ غَیْرَ صَالِحٍ یعنی عمل کیا اس نے غیر صالح مراد فرزند نوح ہے جو غرق ہو گیا۔

ف اس حدیث کو روایت کیا ہے کئی لوگوں نے ثابت بنانی سے مانند اس کے اور یہ حدیث بنانی کی ہے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت کی یہی حدیث شہر بن حوشب نے بھی اسماء بنت یزید سے اور سنا میں نے عبد بن حمید سے کہتے تھے اسماء بنت یزید یہی ام سلمہ انصاریہ ہیں اور دونوں حدیثیں میرے نزدیک ایک ہیں اور روایت کی شہر بن حوشب نے کئی حدیثیں ام سلمہ انصاریہ سے اور وہ اسماء بنت یزید ہیں اور روایت کی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَرَاَ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّیْ عُذُرًا مُثَقَّلَۃً۔

ترجمہ روایت ہے ابی بن کعب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّیْ عُذُرًا ثقل کے ساتھ یعنی بضم ذال عُذُرًا کے جو بسکون ذال سے ثقیل ہے۔

ف ۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور امیہ بن خالد ثقہ ہیں اور ابو الجاریہ عبدی شیخ مجہول ہیں کہ نہیں جانتے ہم نام اس کا۔

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِیْ عَیْنٍ حَمِئَۃٍ۔

ترجمہ روایت ہے ابی بن کعب سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھا فِیْ عَیْنٍ حَمِئَۃٍ۔

ف اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور صحیح وہ ہے جو مروی ہے ابن عباس سے قرات ان کی اور مروی ہے کہ ابن عباس اور عمرو بن العاص نے اختلاف کیا اس آیت کی قرات میں اور مرتفع کیا انہوں نے اپنے اختلاف کو کعب احبار کی طرف سو اگر اس بارہ میں روایت ہوتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو وہ محتاج نہ ہوتے کعب احبار کی طرف اور کافی ہوتی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ بَدْرٍ ظَهَرَتِ الرُّوْمُ عَلٰی فَارِسَ فَاَعْجَبَ ذٰلِكَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَنَزَلَتْ الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ اِلٰی قَوْلِهٖ یَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِظُهُوْرِ الرُّوْمِ عَلٰی فَارِسَ۔

ترجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہا انہوں نے کہ جب تھا دن بدر کا غالب ہوئے اہل روم یعنی نصاریٰ مشرکان فارس پر سو پسند آئی یہ بات مومنوں کو پس نازل ہوئی یہ آیت الم سے یفرح المومنون تک سو خوش ہوئے مومن بسبب غالب ہونے روم کے فارس پر اس لیے کہ روم اہل کتاب تھے اور مسلمانوں سے موافقت رکھتے تھے انبیاء کے ماننے میں اور مشرکان فارس موافقت رکھتے تھے مشرکان مکہ سے بت پرستی اور شرک میں۔

ف ۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور پڑھا گیا ہے لفظ غَلَبَتْ بفتح غین اور بضم غین اور کہتے ہیں کہ پہلے اہل روم مغلوب ہو گئے تھے پھر غالب ہوئے پس غَلَبَتْ بفتح غین میں خبر ہے ان کے غالب ہونے کی ایسا ہی پڑھا ہے نصر بن علی نے غَلَبَتْ بفتح غین و بار۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ قَرَاَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَلَقَکُمْ مِّنْ ضَعْفٍ فَقَالَ مِنْ ضُعْفٍ۔

ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ انہوں نے پڑھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے خلقکم من ضعف یعنی بفتح ضاد معجمہ تو آپ نے فرمایا کہ من ضعف پڑھو یعنی بضم ضاد معجمہ۔

ف روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے فضیل بن مرزوق سے مانند اس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر فضیل بن مرزوق کی روایت سے ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَءُ فَہَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ ۔

ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے فہل من مدّکرٍ یعنی بدال مہملہ اور قرائت مشہور بھی یہی ہے ۔

ف ۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ۔

عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَءُ فَرُوْحٌ وَّرَیْحَانٌ وَّ جَنَّۃُ نَعِیْمٍ ۔

ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے فَرُوحٌ وَرَیحانٌ وجنّتُ نعیمٍ یعنی بضم را لفظ روح کو قرائت کرتے تھے اور یہ قرائت شاذ ہے قرائت مشہور بفتح را ہے ۔

ف ۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو ہارون اعور کی روایت سے ۔

عَنْ عَلْقَمَۃَ قَالَ قَدِمْنَا الشَّامَ فَاَتَانَا اَبُو الدَّرْدَآءِ فَقَالَ اَفِیْکُمْ اَحَدٌ یَقْرَءُ عَلٰی قِرَاءَۃِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ فَاَشَارُوْا اِلَیَّ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ کَیْفَ سَمِعْتَ عَبْدَ اللّٰہِ یَقْرَءُ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی وَالذَّکَرِ وَالْاُنْثٰی فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَآءِ وَاَنَا وَاللّٰہِ ھٰکَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَقْرَءُھَا وَھٰؤُلَآءِ یُرِیْدُوْنَنِیْ اَنْ اَقْرَءَھَا وَمَا خَلَقَ فَلَا اُتَابِعُھُمْ ۔

ترجمہ روایت ہے علقمہ سے کہا کہ پہنچے ہم شام میں سو آئے ہمارے پاس ابوالدرداء اور کہا انہوں نے کہ ہے تم میں کوئی ایسا شخص کہ پڑھتا ہو یعنی قرآن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرائت سے کہا علقمہ نے کہ لوگوں نے اشارہ کیا میری طرف اور میں نے کہا کہ ہاں میں پڑھتا ہوں عبداللہ کی قراءت پہ کہا ابوالدرداء نے کیوں کر سنا تم نے عبداللہ کو کہ وہ پڑھتے تھے واللیل اذا یغشیٰ کہا علقمہ نے کہ میں نے سنا ہے عبداللہ کو کہ وہ پڑھتے تھے واللیل اذا یغشیٰ والذکر والانثیٰ سو کہا ابوالدرداء نے اور میں نے بھی قسم ہے اللہ تعالیٰ کی ایسا ہی سنا ہے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ بھی ایسا ہی پڑھتے تھے اور یہ لوگ چاہتے ہیں کہ وما خلق الذکر والانثیٰ پڑھوں سو میں ان کا کہا نہ مانوں گا ۔

ف ۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی ہے قراءت عبداللہ بن مسعود کی یعنی واللیل اذا یغشیٰ والنہار اذا تجلّیٰ والذکر والانثیٰ ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَقْرَاَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ ۔

ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا انہوں نے کہ پڑھایا مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انی انا الرزاق ذو القوۃ المتین اور قرائت مشہور ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین ہے ۔

ف ۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ النَّبِیَّ

ترجمہ روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نبی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى

صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھا وتری الناس سکاری وما ہم بسکاری۔

ف ۔ یہ حدیث حسن ہے اور ایسی ہی روایت کی حسن بن عبدالملک نے قتادہ سے اور نہیں جانتے ہم کہ قتادہ کو سماع ہو کسی صحابی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مگر انس سے اور ابی الطفیل سے اور یہ روایت میرے نزدیک مختصر ہے یعنی پوری اسناد اس کی یوں ہے کہ روایت ہے قتادہ سے وہ روایت کرتے ہیں حسن سے وہ عمران بن حصین سے کہ تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں سو پڑھی آپ نے یہ آیت یا ایہا الناس اتقوا ربکم الآیۃ آخر حدیث تک اپنے طول کے ساتھ مروی ہے اور حدیث حکم بن عبدالملک کی میرے نزدیک اسی روایت سے مختصر ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِئْسَمَا لِأَحَدِهِمْ أَوْ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَقُوْلَ نَسِيْتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ فَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهِ۔

ترجمہ روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برا ہے ان میں سے کسی کے واسطے یا فرمایا برا ہے تم میں سے کسی کے واسطے یہ کہ کہے بھول گیا میں فلانی آیت کلام اللہ کی بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ بھلادیا گیا میں فلانی آیت اور یاد کرتے رہو قرآن شریف کو کہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ قرآن بہت بھاگنے والا ہے لوگوں کے سینے سے بہ نسبت چار پاؤں کے اپنے باندھنے کی رسی سے۔

ف ۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

باب مَا جَاءَ أَنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ۔

باب اس بیان میں کہ قرآن سات حرفوں پر نازل ہوا ہے۔

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ لَقِيَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرَئِيْلَ فَقَالَ يَا جِبْرَئِيْلُ إِنِّيْ بُعِثْتُ إِلَى أُمَّةٍ أُمِّيِّيْنَ مِنْهُمُ الْعَجُوْزُ وَالشَّيْخُ الْكَبِيْرُ وَالْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ يَقْرَأْ كِتَابًا قَطُّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ۔

ترجمہ روایت ہے ابی بن کعب سے کہا انہوں نے کہ ملاقات کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیلؑ سے اور فرمایا کہ اے جبرئیل میں بھیجا گیا ہوں ایک امت پر کہ جو ان پڑھی ہے کہ اس میں بوڑھے ہیں اور بڑے سن والے اور لڑکے اور لڑکیاں اور ایسے لوگ کہ جنہوں نے کبھی کوئی کتاب نہیں پڑھی کہا جبرئیل نے اے محمدؐ بے شک قرآن اتارا گیا ہے سات حرفوں پر یعنی جس سے جس طرح ادا ہو موجب ثواب ہے اور اس کی قرأتوں میں آسانی اور وسعت ہے۔

ف ۔ اس باب میں عمر اور حذیفہ بن الیمان اور ابی ہریرہؓ اور ام ایوب سے بھی روایت ہے اور ام ایوب بیوی ہیں ابو ایوب انصاری کی اور سمرہ اور ابن عباسؓ اور ابی جہم بن حارث بن صمہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے ابی بن کعب سے کئی سندوں سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن المسور بن مخرمة وعبد الرحمٰن بن عبد القاري انهما سمعا عمر بن الخطاب يقول مررت بهشام بن حكيم بن حزام وهو يقرأ سورة الفرقان في حياة رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستمعت قراءته فاذا هو يقرأ على حروف كثيرة لم يقرئنيها رسول الله صلى الله عليه وسلم فكدت اساوره في الصلوٰة فنظرت حتى سلم فلما سلم لببته بردائه فقلت من اقرأك هذه السورة التي سمعتك تقرؤها فقال اقرأنيها رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت له كذبت والله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لهو اقرأني هذه السورة التي تقرؤها فانطلقت اقوده الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله اني سمعت هذا يقرأ سورة الفرقان على حروف لم تقرئنيها وانت اقرأتني سورة الفرقان فقال النبي صلى الله عليه وسلم ارسله يا عمر اقرأ يا هشام فقرأ عليه القراءة التي سمعت فقال النبي صلى الله عليه وسلم هكذا انزلت ثم قال لي النبي صلى الله عليه وسلم اقرأ يا عمر فقرأت التي اقرأني النبي صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم هكذا انزلت ثم قال النبي صلى الله عليه وسلم ان هذا القرآن انزل على سبعة احرف فاقرءوا ما تيسر منه۔

ترجمہ روایت ہے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمن بن عبدالقاری سے کہ ان دونوں نے سنا عمر بن خطاب سے کہتے تھے گزرا میں ہشام بن حکیم بن حزام پر اور وہ سورہ فرقان پڑھتے تھے کئی حرفوں پر ایسے کہ نہیں پڑھایا تھا مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حرفوں پر سو قریب تھا کہ میں لڑوں ان سے نماز میں سو انتظار کیا میں نے یہاں تک کہ سلام پھیرا انہوں نے پھر جب سلام پھیرا ان کی گردن میں ڈال دی میں نے یعنی چادر ان کی اور کہا میں نے کس نے پڑھائی تم کو یہ سورت جو میں نے سنی تم سے ابھی کہ تم پڑھتے تھے اس کو سو کہا ہشام نے کہ پڑھائی ہے مجھ کو یہ سورت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سو کہا میں نے جھوٹ کہا تم نے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی ہے مجھ کو یہ سورت کہ جو پڑھی تم نے پس چلا میں انہیں کھینچتا ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور کہا میں نے اے رسول اللہ کے میں نے سنا اس کو سورۂ فرقان پڑھتے ہوئے ایسے حرفوں پر کہ نہیں پڑھائی آپ نے مجھ کو ان حرفوں پر اور آپ ہی نے پڑھائی مجھ کو سورۂ فرقان سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دو اس کو اے عمر اور فرمایا کہ پڑھ تو اے ہشام سو پڑھا انہوں نے اسی قرأت پر کہ میں نے سنا تھا ان سے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایسی ہی نازل ہوئی ہے یہ سورت پھر فرمایا مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھ تو اے عمر سو پڑھی میں نے اس قرأت پر جو پڑھائی تھی مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی ہی اتری ہے پھر فرمایا نبی صلے علیہ وسلم نے کہ یہ قرآن اتارا گیا ہے سات حرفوں پر سو پڑھو تم اس میں سے جو تم پر آسان ہو ان میں سے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ مالک بن انس نے زہری سے اسی اسناد سے مانند اس کے مگر ذکر نہ کیا اس میں مسور بن مخرمہ کا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابٌ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ اَخِیْهِ کُرْبَةً مِّنْ کُرَبِ الدُّنْیَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ کُرْبَةً مِّنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ یَسَّرَ عَلٰی مُعْسِرٍ یَسَّرَ اللّٰهُ عَلَیْهِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا کَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِیْقًا یَلْتَمِسُ فِیْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّةِ وَمَا قَعَدَ قَوْمٌ فِیْ مَسْجِدٍ یَتْلُوْنَ کِتَابَ اللّٰهِ وَیَتَدَارَسُوْنَهٗ بَیْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّکِیْنَةُ وَغَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَآئِکَةُ وَمَنْ اَبْطَاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ یُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے کھول دی اپنے بھائی سے ایک مصیبت دنیا کی مصیبتوں سے کھول دے گا اللہ تعالیٰ اس کی ایک مصیبت روز قیامت کی مصیبتوں سے اور جس نے پردہ ڈھانپا کسی مسلمان کا یعنی اس کا عیب چھپایا پردہ ڈھانپے گا اللہ تعالیٰ اس کا دنیا میں اور آخرت میں اور جس نے آسانی کی کسی تنگ دست پر یعنی اپنا قرض وصول کرنے میں آسانی کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر دنیا اور آخرت میں اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہے جب تک کہ بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہے اور جو چلا ایسی راہ کہ ڈھونڈتا رہے اس میں علم کو یعنی دین کی آسانی کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر ایک راہ جنت کی اور نہ بیٹھی کوئی قوم مسجد میں کہ پڑھتے ہوں وہ کتاب اللہ کی یا درس لیتے ہوں وہ اس کا آپس میں مگر نازل ہوئی ان پر تسکین اور ڈھانپ لیا ان کو رحمت الٰہی نے اور گھیر لیا ان کو فرشتوں نے اور جس کو عمل نے سست کیا نہیں بڑھایا اس کو نسب اس کے نے۔

ف۔ ایسی ہی روایت کی کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس حدیث کے اسباط بن محمد نے اعمش سے کہا کہ پہنچی مجھ کو روایت ابی صالح سے اور ان کو ابوہریرہؓ سے ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر ذکر کی تھوڑی حدیث اس میں سے۔

بَابٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِیْ کَمْ اَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ قَالَ اخْتِمْهُ فِیْ شَهْرٍ قُلْتُ اِنِّیْ اُطِیْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِیْ عِشْرِیْنَ قُلْتُ اِنِّیْ اُطِیْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِیْ خَمْسَةَ عَشَرَ قُلْتُ اِنِّیْ اُطِیْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِیْ عَشْرٍ قُلْتُ اِنِّیْ اُطِیْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِیْ خَمْسٍ قُلْتُ اِنِّیْ اُطِیْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ

ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہا انہوں نے کہ عرض کی میں نے کہ اے رسول اللہ کے کتنے دنوں میں ختم کروں میں قرآن شریف کو فرمایا آپؐ نے ختم کر تو اس کو ایک مہینے میں عرض کی میں نے کہ میں اس سے افضل کی طاقت رکھتا ہوں فرمایا آپؐ نے ختم کر تم بیس دن میں عرض کی میں نے کہ میں طاقت رکھتا ہوں اس سے افضل کی فرمایا آپؐ نے ختم کر تم اس کو دس دن میں عرض کی میں نے کہ میں طاقت رکھتا ہوں اس سے افضل کی فرمایا آپؐ نے کہ ختم کر تم اس کو پانچ دن میں عرض کی میں نے کہ میں طاقت رکھتا ہوں اس سے افضل کی سو اجازت نہ دی آپؐ نے مجھے اس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ فَمَا رَخَّصَ لِيْ ۔ سے کم دنوں میں ختم کرنے کی۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے ابی بردہ کی روایت سے کہ جو عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے عبداللہ بن عمرو سے اور روایت کی عبداللہ بن عمرو نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے نہ سمجھا وہ قرآن کو جس نے پڑھا اس کو تین دن سے کم میں اور مروی ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھو قرآن کو چالیس دن میں اور کہا اسحاق بن ابراہیم نے کہ نہیں دوست رکھتے ہم کہ گزر جاویں آدمی پر چالیس دن کہ نہ پڑھا ہو اس نے قرآن کو موافق اس حدیث کے یعنی ہر چلہ میں ختم کرنا بہتر ہے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ نہ پڑھے قرآن کو تین دن سے کم میں مطابق اس حدیث کے جو مروی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور رخصت دی بعض سے اہل علم نے اس کی اور مروی ہے عثمان بن عفان سے کہ وہ پڑھتے تھے قرآن ایک رکعت میں وتر کی اور مروی ہے سعید بن جبیر سے کہ انہوں نے قرآن پڑھا دو رکعتوں میں کعبہ کے اندر اور ترتیل قرآن کی مستحب ہے اہل علم کے نزدیک۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اِقْرَاِ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَرْبَعِيْنَ ۔

ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم پڑھا کرو قرآن چالیس دن میں۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے معمر سے انہوں نے سماک بن فضیل سے انہوں نے وہب بن منبہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا عبداللہ بن عمرو کو کہ پڑھیں قرآن چالیس روز میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ ۔

ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے کہ پوچھا ایک شخص نے کہ اے رسول اللہ کے کون سا شخص از روئے عمل کے بہتر ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک فرمایا آپؐ نے کہ اترنے والا اور کوچ کرنے والا یعنی ختم قرآن کر کے شروع کرنے والا۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو ابن عباس کی روایت سے مگر اسی سند سے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے مسلم بن ابراہیم سے انہوں نے صالح مری سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے زرارہ بن اوفی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے معنوں میں اور نہیں ذکر ہے اس میں ابن عباسؓ کا اور یہ سند میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے نصر بن علی کی روایت سے جو ہیثم بن ربیع سے مروی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ ۔

ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ سمجھا وہ قرآن کو جس نے پڑھا تین دن سے کم میں۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے اسی اسناد سے مانند اس کے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَبْوَابُ تَفْسِيْرِ الْقُرْاٰنِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں تفسیر قرآن کے جو وارد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الَّذِي يُفَسِّرُ الْقُرْاٰنَ بِرَأْيِهِ

باب تفسیر بالرائے کی مذمت میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

ترجمہ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے کہا قرآن کی تفسیر میں بغیر جانے بوجھے تو چاہیئے کہ وہ ڈھونڈے اپنی جگہ دوزخ میں۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا الْحَدِيْثَ عَنِّيْ اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَمَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِرَأْيِهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

ترجمہ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مت بیان کرو میری طرف سے کوئی بات مگر یہ کہ تم اس کو خوب جان لو یعنی یقین ہو کہ یہ میری کہی ہوئی ہے اس لیے کہ جس نے جھوٹ باندھا مجھ پر قصداً سو چاہیئے اس کو جگہ ڈھونڈھ لے اپنی دوزخ سے اور جس نے قرآن میں کچھ کہا اپنی عقل سے یعنی بغیر علم کے تو چاہیئے کہ وہ جگہ اپنی ڈھونڈھ لے دوزخ میں۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِرَأْيِهِ فَاَصَابَ فَقَدْ اَخْطَاَ۔

ترجمہ روایت ہے جندب بن عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے کہا قرآن کی تفسیر میں اپنی رائے سے اور ٹھیک پڑی اس کی رائے جب بھی اس نے خطا کی یعنی بے جانے کہنے پر کیوں مبادرت کی۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے اور تحقیق کہ کلام کیا بعض اہل حدیث نے سہیل بن ابی حزم میں یعنی ان کو ضعیف کہا اور ایسے ہی مروی ہے بعض اہل علم سے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سوا ان کے اور علماء سے کہ انہوں نے بہت برا کہا ہے اس شخص کو کہ قرآن کی تفسیر کرے بغیر علم کے اور جو روایت آئی ہے مجاہد اور قتادہ وغیرہما سے کہ انہوں نے تفسیر کی تو یہ گمان ان کی ذوات ستودہ صفات پر نہیں ہو سکتا کہ انہوں نے بغیر علم کے تفسیر کی ہو یا اپنے دل سے کچھ بات بنا کہہ دی ہو اور مروی ہوا ہے ان سے ایسا کچھ کہ دلالت کرتا ہے ہمارے اس قول پر کہ انہوں نے اپنے دل سے کچھ نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا بغیر علم کے ہم سے حسین بن مہدی نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے قتادہ سے کہ فرمایا قتادہ نے نہیں ہے قرآن شریف میں کوئی آیت کہ سنی نہیں میں نے اس کی تفسیر میں کوئی بات یعنی ہر آیت کے متعلق روایت موجود ہے روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے ان سے سفیان نے ان سے اعمش نے کہ کہا مجاہد نے اگر پڑھتا میں قراءت ابن مسعود کی تو نہ محتاج ہوتا کہ سوال کروں میں ابن عباسؓ سے بہت جگہ قرآن میں جس کا کہ میں نے سوال کیا ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

فاتحہ الکتاب کی تفسیر میں۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنِّيْ أَحْيَانًا أَكُوْنُ وَرَاءَ الْإِمَامِ قَالَ يَا ابْنَ الْفَارِسِيِّ ... فَاقْرَأْهَا فِيْ نَفْسِكَ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللهُ تَعَالٰى قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِيْ وَنِصْفُهَا لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ يَقُوْمُ الْعَبْدُ فَيَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فَيَقُوْلُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَيَقُوْلُ اللهُ أَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ فَيَقُوْلُ مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ وَهٰذَا لِيْ وَبَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ وَاٰخِرُ السُّوْرَةِ لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ يَقُوْلُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پڑھی کوئی نماز کہ نہ پڑھا اس میں ام القرآن یعنی سورۂ فاتحہ پس وہ نماز ناقص ہے وہ نماز ناقص ہے اور ناتمام ہے کہا راوی نے ابوہریرہؓ سے کہ میں کبھی ہوتا ہوں پیچھے امام کے کہا ابوہریرہؓ نے اے فارسی کے بیٹے پڑھ لیا کر اس کو تو اپنے دل میں یعنی چپکے چپکے اس لیے کہ میں نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تقسیم کی میں نے نماز اپنے بندے کے درمیان آدھوں آدھ سو آدھی میری ہے اور آدھی میرے بندے کی اور میرے بندے کے لیے ہے جو وہ مانگے پھر جب بندہ کھڑا ہوتا ہے نماز میں اور کہتا ہے الحمد للہ رب العالمین یعنی سب تعریف ہے اللہ تعالیٰ کو جو پالنے والا ہے سارے جہانوں کا تب فرماتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ حمد کی میرے بندے نے پھر جب بندہ کہتا ہے الرحمٰن الرحیم تب فرماتا ہے اللہ تعالیٰ ثنا کی میرے لیے میرے بندے نے پھر بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین یعنی مالک ہے قیامت کے دن کا تب فرماتا ہے اللہ تعالیٰ تعظیم کی میری میرے بندے نے اور یہ میرے لیے ہے یعنی خاص میری تعریف ہے بندے کا سوال نہیں اور میرے اور میرے بندے کے بیچ میں ہے ایاک نعبد وایاک نستعین یعنی تجھ ہی کو پوجتے ہیں ہم اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ہم اور آخر سورت میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کے لیے ہے جو وہ مانگے کہتا ہے بندہ اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی شعبہ نے اور اسمٰعیل بن جعفر نے اور کئی لوگوں نے علاء بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس حدیث کے اور روایت کی ابن جریج

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مالک بن انس نے علار بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابی السائب سے جو مولی ہیں ہشام کے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے یعنی یہ کہ نماز بغیر سورۂ فاتحہ کے ناقص ہے اور روایت کی ابن اویس نے ... اپنے باپ سے انہوں نے علار بن عبدالرحمٰن سے کہا انہوں نے کہ روایت بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اور ابوالسائب نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کی۔

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي وَأَبُو السَّائِبِ مَوْلٰى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ وَكَانَا جَلِيسَيْنِ لِأَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ۔

ترجمہ روایت ہے علار بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے کہا روایت بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اور ابی السائب نے جو مولی ہیں ہشام بن زہرہ کے اور یہ دونوں ہم نشین تھے ابوہریرہؓ کے کہا ابوہریرہؓ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پڑھی کوئی نماز کہ نہ پڑھی اس میں سورۂ فاتحہ ہیں۔ وہ ناقص ہے ناتمام ہے۔

ف اسمٰعیل بن ابی اویس کی روایت میں اس سے زیادہ نہیں ہے اور پوچھا میں نے ابوزرعہ سے اس حدیث کو سو کہا انہوں نے کہ دونوں حدیثیں میرے نزدیک صحیح ہیں اور سند پکڑی انہوں نے ابن اویس کی روایت سے جو اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور وہ علار سے۔

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ الْقَوْمُ هٰذَا عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ وَجِئْتُ بِغَيْرِ أَمَانٍ وَلَا كِتَابٍ فَلَمَّا دُفِعْتُ إِلَيْهِ أَخَذَ بِيَدِي وَقَدْ كَانَ قَالَ قَبْلَ ذٰلِكَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَ اللّٰهُ يَدَهُ فِي يَدِي قَالَ فَقَامَ بِي فَلَقِيَتْهُ امْرَأَةٌ وَصَبِيٌّ مَعَهَا فَقَالَا إِنَّ لَنَا إِلَيْكَ حَاجَةً فَقَامَ مَعَهُمَا حَتّٰى قَضٰى حَاجَتَهُمَا ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي حَتّٰى أَتٰى بِي دَارَهُ فَأَلْقَتْ لَهُ الْوَلِيدَةُ وِسَادَةً فَجَلَسَ عَلَيْهَا وَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا يُفِرُّكَ أَنْ تَقُولَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَهَلْ تَعْلَمُ مِنْ إِلٰهٍ سِوَى اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ ثُمَّ تَكَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا تَفِرُّ أَنْ تَقُولَ اللّٰهُ

ترجمہ روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا انہوں نے کہ آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ مسجد میں بیٹھے تھے سو لوگوں نے کہا یہ عدی بن حاتم ہے اور آ گیا میں آپؐ کے پاس بغیر امان کے اور بغیر تحریر کے پھر جب لوگ مجھے آپؐ کے پاس لے گئے پکڑ لیا آپؐ نے میرا ہاتھ اور پہلے سے آپؐ یہ خبر دے چکے تھے یعنی اپنے اصحاب کو کہ میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے دے گا پھر کہا عدی نے پھر کھڑے ہوئے آپؐ مجھے لے کر سو ملاقات کی ان سے ایک عورت نے اور ایک لڑکا اس کے ساتھ تھا سو عرض کی انہوں نے کہ ہم کو آپؐ سے کچھ کام ہے سو کھڑے ہو گئے آپؐ ان کے ساتھ اور ان کا کام پورا کر دیا پھر پکڑا میرا ہاتھ یہاں تک کر لائے مجھے اپنے گھر میں سو بچھا دیا ان کے لیے ایک چھوکری نے بچھونا سو بیٹھے آپؐ اس پر اور بیٹھا میں سامنے آپؐ کے سو تعریف کی آپؐ نے اللہ کی اور ثنا کی اس کی پھر فرمایا کیا چیز بھگاتی ہے تجھ کو اس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَكْبَرُ فَتَعْلَمُ شَيْئًا اَكْبَرُ مِنَ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ لَا
قَالَ فَاِنَّ الْيَهُوْدَ مَغْضُوْبٌ عَلَيْهِمْ وَاِنَّ النَّصَارٰى
ضُلَّالٌ قَالَ قُلْتُ فَاِنِّيْ حَنِيْفٌ مُسْلِمٌ قَالَ فَرَاَيْتُ
وَجْهَهٗ تَبَسَّطَ فَرَحًا ثُمَّ اَمَرَنِيْ فَاُنْزِلْتُ عِنْدَ
رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَجَعَلْتُ اَغْشَاهُ طَرَفَيِ النَّهَارِ
قَالَ فَبَيْنَمَا اَنَا عِنْدَهٗ عَشِيَّةً اِذْ جَاءَهٗ قَوْمٌ فِيْ
ثِيَابٍ مِّنَ الصُّوْفِ مِنْ هٰذِهِ النِّمَارِ قَالَ فَصَلّٰى
وَقَامَ فَحَثَّ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ وَلَوْ صَاعٌ وَلَوْ بِنِصْفِ
صَاعٍ وَلَوْ قَبْضَةٌ وَلَوْ بِبَعْضِ قَبْضَةٍ يَقِيْ اَحَدُكُمْ
وَجْهَهٗ حَرَّ جَهَنَّمَ اَوِ النَّارِ وَلَوْ بِتَمْرَةٍ وَلَوْ بِشِقِّ
تَمْرَةٍ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَاقِي اللّٰهِ وَقَائِلٌ لَهٗ مَا
اَقُوْلُ لَكُمْ اَلَمْ اَجْعَلْ لَكَ مَالًا وَوَلَدًا فَيَقُوْلُ
بَلٰى فَيَقُوْلُ اَيْنَ مَا قَدَّمْتَ لِنَفْسِكَ فَيَنْظُرُ
قُدَّامَهٗ وَبَعْدَهٗ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ
وَعَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ لَا يَجِدُ شَيْئًا يَقِيْ
بِهٖ وَجْهَهٗ حَرَّ جَهَنَّمَ لِيَقِ اَحَدُكُمْ
وَجْهَهُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَاِنْ
لَّمْ يَجِدْهُ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ فَاِنِّيْ
لَا اَخَافُ عَلَيْكُمُ الْفَاقَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ
نَاصِرُكُمْ وَمُعْطِيْكُمْ حَتّٰى تَسِيْرَ الظَّعِيْنَةُ
فِيْمَا بَيْنَ يَثْرِبَ وَالْحِيْرَةِ اَكْثَرَ
مَا يَخَافُ عَلٰى مَطِيَّتِهَا السَّرَقَ
فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ فَاَيْنَ
لُصُوْصُ طَيٍّ۔

سے کہ تو لا الٰہ الا اللہ کہے کیا تو جانتا ہے کوئی معبود سوا اللہ تعالیٰ کے کہا عدی نے کہ کہا میں نے نہیں کہا راوی نے کہ پھر باتیں کیں حضرت نے ایک گھڑی پھر فرمایا تو بھاگتا ہے اس سے کہ کہے تو اللہ اکبر اور جانتا ہے تو کوئی شئے بڑی اللہ تعالیٰ سے کہا عدی نے کہ کہا میں نے نہیں فرمایا آپؐ نے کہ یہود پر غصہ ہے اللہ تعالیٰ کا اور نصاریٰ گمراہ ہیں کہا عدی نے پھر کہا میں نے کہ میں ایک طرف کا ہوں مسلمان کہا عدی نے پس دیکھا میں نے آپؐ کا منہ چمکتا ہے خوشی سے کہا عدی نے کہ پھر حکم کیا میرے لیے کہ میں اتارا گیا انصار کے ایک مرد کے پاس اور میں حاضر ہونے لگا آپؐ کے پاس دن کے دونوں کناروں میں یعنی صبح اور شام کہا عدی نے کہ پھر اس درمیان ہیں کہ میں ان کے پاس تھا ایک رات کو کہ آئی ایک قوم کپڑوں میں صوف کی اپنی چادروں سے جو مخطط ہوتی ہیں کہا عدی نے کہ پھر نماز پڑھی آپؐ نے اور کھڑے ہوئے یعنی خطبہ پڑھنے کو اور رغبت دلائی ان کے لیے صدقہ دینے کی یعنی اصحاب کو پھر فرمایا اگرچہ ایک صاع ہو یعنی صدقہ سے اور اگرچہ نصف صاع ہو اور اگرچہ ایک مٹھی اور اگرچہ ایک مٹھی سے بھی کم ہو بچاوے ایک تم میں سے اپنے منہ کو جہنم کی گرمی سے یا فرمایا آگ کی گرمی سے اگرچہ ایک کھجور دے کر ہو یا ایک کھجور کا ٹکڑا اس لیے کہ ہر ایک تم میں کا ملاقات کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ سے اور فرمانے والا ہے اللہ تعالیٰ اس سے جو میں تم سے کہتا ہوں اور فرماوے گا کیا نہیں بنایا ہم نے تیرے لیے کان اور آنکھیں سو عرض کرے گا وہ کہ ہاں کیوں نہیں پھر فرماوے گا اللہ تعالیٰ نہیں بنایا ہم نے تیرے لیے مال اور لڑکا وہ کہے گا کیوں نہیں پھر فرماوے گا کیا آگے بھیجا تو نے اپنی ذات کے لیے سو دیکھے گا وہ اپنے آگے اور پیچھے اور داہنے اور بائیں اور نہ پاوے گا کوئی چیز کہ بچاوے اس کے ساتھ اپنے منہ کو جہنم کی گرمی سے چاہیے کہ بچاوے ایک تم میں سے اپنا منہ آگ سے اگرچہ ایک ٹکڑا کھجور کا دے کر ہو سو اگر وہ بھی پناہ دے تو ایک اچھی بات کے ساتھ یعنی کلمہ خیر سے جس سے کسی کا بھلا ہو اس لیے کہ میں نہیں ڈرتا ہوں تم پر فاقہ سے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ تمہارا مددگار ہے اور تم کو دینے والا ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں تک کہ چلی جاوے گی اکیلی عورت یثرب یعنی مدینہ سے حیرہ تک اور نہ ڈرے گی کہ اس کی سواری چھوڑ لے جاوے یعنی عملداری اسلام کی اس امن و امان سے قائم ہو جاوے گا پھر کہا عدی نے کہ میں اپنے دل میں کہنے لگا کہ چور قبیلہ بنی طے کے کہاں ہوں گے یعنی اس وقت میں۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر سماک بن حرب کی روایت سے اور روایت کی شعبہ نے سماک سے انہوں نے عباد بن حبیش سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث لمبی روایت کی ہم سے محمد بن مثنی اور محمد بن بشار نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے محمد بن جعفر رضی اللہ عنہ نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے عباد بن حبیش سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے یہود مغضوب علیہم ہیں اور نصاریٰ گمراہ ہیں پس ذکر کی حدیث لمبی۔

مترجم۔ عدی کی روایت سے معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ میں مغضوب علیہم سے یہود مراد ہے اور ضالین سے نصاریٰ غرض ان دونوں کی راہیں اور طریقے مردود ہیں حالانکہ یہ اہل کتاب ہیں پھر جو مشرکین بے کتاب ہیں مثل ہنود وغیرہ تو ان کے رسم و رواج تو ان سے بھی بدتر ہوئے مگر تعجب ہے ان مسلمانوں سے کہ سورۂ فاتحہ پڑھتے ہیں اور پھر رسوم ہنود اپنی شادی بیاہ میں کیا کرتے ہیں معاذ اللہ من ذلک اور ابوہریرہؓ کی روایت سے معلوم ہوا کہ مقتدی بھی اپنے امام کے پیچھے فاتحہ خفیۃً پڑھ لے۔ اور یہی مذہب صحیح و ثابت ہے اور دلالت کرتی ہیں اسی پر اکثر احادیث اور اختیار کیا ہے اسی کو محققین محدثین نے جن کو منظور ہے اتباع حدیث مطہر کی اور یہ سورۂ خلاصہ ہے سارے قرآن کا دوبار نازل ہوئی ایک بار مکہ میں ایک بار مدینہ میں اسی لیے اس کو مثانی اور قرآن عظیم فرمایا ہے اور شروع ہوتی ہے اس سے نماز اور ابتدا کی جاتی ہے اس سے کتاب اللہ کی اسی لیے اس کا نام فاتحہ ہے کہ کھول دیتی ہے دروازہ قرأت کا قاری پر اور تلاوت کا تالی پر۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَرْضِ فَجَاءَ مِنْهُمُ الْأَحْمَرُ وَالْأَبْيَضُ وَالْأَسْوَدُ وَبَيْنَ ذٰلِكَ وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ وَالْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ۔

ترجمہ روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا آدم علیہ السلام کو ایک مٹھی سے کہ لیا اس کو ساری زمین سے سو آئی اولاد آدم علیہ السلام کی انواع زمین کے موافق سو آئے بعض ان میں کے سرخ رنگ اور بعض سفید اور بعض سیاہ اور بعض ان رنگوں کے درمیان میں اور نرم مزاج اور سخت اور ناپاک اور پاک۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ادْخُلُوا

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تفسیر میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَبَابَ سُجَّدًا قَالَ دَخَلُوا مُتَزَحِّفِيْنَ عَلَى أَوْرَاكِهِمْ أَيْ مُنْحَرِفِيْنَ ۔

ادخلوا الباب سجداً کہ داخل ہوئے بنی اسرائیل کھسکتے ہوئے اپنے چوتڑوں پر یعنی گھٹنوں پر چلتے ہوئے۔

ف۔ اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قول کی تفسیر میں فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ کہ فرمایا آپ نے کہ کہا بنی اسرائیل کے لوگوں نے حَبَّةٌ فِيْ شَعِيْرَةٍ انتہی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فِيْ لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ فَلَمْ نَدْرِ أَيْنَ الْقِبْلَةُ فَصَلّٰى كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا عَلٰى حِيَالِهِ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۔

ترجمہ روایت ہے عامر بن ربیعہ سے کہا انہوں نے کہ تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں شب تاریک میں کہ نہ جانتے تھے ہم کہ قبلہ کس طرف ہے سو نماز پڑھ لی ہر آدمی نے ہم میں سے اپنے سامنے پھر جب صبح ہوئی ذکر کیا ہم نے اس کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس اتری یہ آیت فاینما تولوا فثم وجہ اللہ۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اشعث بن سمان ابی الربیع کی روایت سے کہ وہ عاصم بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں اور اشعث ضعیف ہیں حدیث میں۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهِ تَطَوُّعًا حَيْثُ مَا تَوَجَّهَتْ بِهِ وَهُوَ جَاءٍ مِنْ مَّكَّةَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ قَرَأَ ابْنُ عُمَرَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فِيْ هٰذَا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ۔

ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اپنی اونٹنی پر نفل جدھر وہ منہ پھیرتی ان کو لے کر اور وہ آنے والے تھے مدینہ کی طرف یعنی ظاہر ہے کہ اکثر مکہ کی طرف پیٹھ ہوگی پھر پڑھی ابن عمر نے یہ آیت وللہ المشرق والمغرب یعنی اللہ کا ہے مشرق اور مغرب جدھر منہ پھیرو تم ادھر منہ ہے اللہ تعالیٰ کا یعنی خواہ مشرق کی طرف ہو یا مغرب کی طرف اور کہا ابن عمر نے اسی باب میں نازل ہوئی یہ آیت یعنی نماز علی الدابہ کے باب میں الغرض آیت کا خلاصہ یہی ہے کہ جدھر تم بحکم الٰہی متوجہ ہوگے نماز ادا کروگے قبول ہوگی۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے قتادہ سے کہ انہوں نے کہا اس آیت کی تفسیر میں وللہ المشرق و المغرب فاینما تولوا فثم وجہ اللہ یہ آیت منسوخ ہے ناسخ اس کی یہ آیت ہے فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ یعنی پھیر لے تو اپنا منہ طرف مسجد الحرام کی روایت کی یہ ہم سے محمد بن عبدالملک بن ابی الشوارب نے ان سے یزید بن زریع نے ان سے سعید نے ان سے قتادہ نے اور مروی ہے مجاہد سے اس آیت کی تفسیر میں فاینما تولوا فثم وجہ اللہ یعنی جدھر منہ کرو ادھر قبلہ ہے اللہ تعالیٰ کا یعنی مقبول ہوگی نماز اس طرف روایت کی یہ ہم سے ابوکریب نے ان سے وکیع نے ان سے نضر بن عربی نے ان سے مجاہد نے یہی مضمون جو اوپر مذکور ہوا۔

مترجم بعض ضُلّال پر ضلال اس آیت شریفہ کو اپنے مقصود باطل پر دال سمجھتے ہیں اور اس کی تفسیر پر تنویہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اپنی ظلمت نفسانی کو شریک کر کے کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ جدھر منہ کرو اُدھر ذات ہے اللہ تعالیٰ کی یعنی وہ ہر جگہ موجود ہے اور اس تقریر سے ابطال استوای رحمٰن علی العرش کا ارادہ رکھتے ہیں حالانکہ یہ تفسیر ان کی کئی طرح مردود ہے اولاً یہ کہ خلاف ہے تمامی علمائے سلف کے کہ اقوال ان کے اوپر مذکور ہوئے ثانیاً یہ کہ انکار کرتا ہے اس سے شان نزول اس کا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا ثالثاً یہ کہ اگرچہ وجہ کے معنے ذات لے لئے جاویں تو بھی مراد جانبین ہوں گی جو آیت میں مذکور ہیں یعنی مشرق اور مغرب اور ظاہر ہے کہ یہ دونوں اوپر ہیں پس مراد آیت یہ ہوئی کہ اوپر کی جانب میں جدھر توجہ کرو وہ ذات باری موجود ہے کہ علو ذاتی اور استعلائے مکانی سے موصوف ہے غرض ہر نوع یہ آیت آیہ استوٰی سے کچھ مخالفت نہیں رکھتی نہ مقصود اہل ضلال پر دال ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ صَلَّيْنَا خَلْفَ الْمَقَامِ فَنَزَلَتْ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى۔

ترجمہ روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ انہوں نے عرض کی اے رسول اللہ تعالیٰ کے کاش کہ ہم نماز پڑھتے مقام ابراہیم کے پیچھے پس نازل ہوئی یہ آیت واتخذوا الآیۃ یعنی مقرر کرو مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ۔

ف ۔ یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے ان سے ہشیم نے ان سے حمید طویل نے ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ کہا عمر بن خطاب نے کہ عرض کی میں نے یا رسول اللہ کاش کہ مقرر فرماتے آپ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ پس اتری یہ آیت واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عمر سے بھی روایت ہے۔

مترجم ۔ اس میں بڑی فضیلت ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی کہ ان کی فرمائش اور آرزو کے موافق قرآن نازل ہوا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے منہ سے جو لفظ نکلے تھے وہی قبول فرمائے مگر افسوس ہے روافض نامقبول پر کہ وہ ان کی فضیلت قبول نہیں کرتے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا قَالَ عَدْلًا۔

ترجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا وکذلک جعلنا کم امۃ وسطاً یعنی اسی طرح ٹھہرایا تم کو ہم نے امت بیچ کی یعنی عادل مراد یہ ہے کہ علم وعمل سے آراستہ ہے اور افراط و تفریط سے برخاستہ بلکہ عقائد و اعمال میں بیچ توسط سے پیراستہ۔

ف ۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْعٰى نُوْحٌ فَيُقَالُ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُدْعٰى قَوْمُهٗ فَيُقَالُ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَتَانَا مِنْ نَّذِيْرٍ وَمَا اَتَانَا مِنْ اَحَدٍ فَيُقَالُ مَنْ شُهُوْدُكَ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ

ترجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلائے جاویں گے حضرت نوح علیہ السلام یعنی قیامت میں سو کہا جاوے گا ان سے کہ آیا تم نے پیغام پہنچایا یعنی اپنی امت کو کہیں گے وہ کہ ہاں پھر بلائی جاوے گی امت ان کی اور کہا جاوے گا ان سے کہ آیا پہنچایا تم کو پیغام نوح نے سو وہ کہیں گے کہ نہیں آیا ہمارے پاس کوئی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَأُمَّتُهُ قَالَ فَيُؤْتٰى بِكُمْ تَشْهَدُونَ أَنَّهُ
قَدْ بَلَّغَ فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى
وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ أُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُونُوا
شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ
عَلَيْكُمْ شَهِيدًا وَالْوَسَطُ الْعَدْلُ۔

ڈرانے والا اور نہیں آیا ہمارے پاس اور کوئی کہا جاوے گا حضرت
نوح علیہ السلام سے کہ کون گواہ ہے تمہارا یعنی تم مدعی ہو اور گواہ مدعی کو
ضرور ہے سو عرض کریں گے حضرت نوح کہ گواہ میرے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم اور ان کی امت ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر لائے جاؤ
گے تم پھر گواہی دو گے تم کہ بیشک حضرت نوحؑ نے پیغام الٰہی پہنچایا ہے
یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا سو جعلناکم امۃً وسطاً یعنی فرمایا ہے وہ تعالیٰ شانہ کہ اسی طرح بنایا ہم نے تم کو امت بیچ کی تاکہ
ہو تم گواہ لوگوں پر اور ہووے رسول گواہ تم پر اور وسط سے مراد عدل ہے یعنی امت گواہی دے گی اور آنحضرتؐ اپنی امت کے
تعدیل اور تزکیہ کریں گے کہ گواہی ان کی قابل قبول ہے اور یہ... شاہد عدل ہے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے جعفر بن عون سے انہوں نے اعمش سے مانند اس کے۔

عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ صَلّٰى نَحْوَ بَيْتِ
الْمَقْدِسِ سِتَّةَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ أَنْ
يُّوَجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ
نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً
تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَوُجِّهَ
نَحْوَ الْقِبْلَةِ وَكَانَ يُحِبُّ ذٰلِكَ فَصَلّٰى رَجُلٌ
مَعَهُ الْعَصْرَ قَالَ ثُمَّ مَرَّ عَلٰى قَوْمٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ
وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلٰوةِ الْعَصْرِ نَحْوَ
بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ
صَلّٰى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَنَّهُ قَدْ وُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ قَالَ فَانْحَرَفُوا
وَهُمْ رُكُوعٌ۔

ترجمہ روایت ہے براء بن عازب سے کہا انہوں نے کہ جب
آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں نماز پڑھتے رہے بیت
المقدس کی طرف سولہ یا سترہ مہینے اور دوست رکھتے تھے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کہ پھیر دئیے جاویں کعبہ کی طرف سو اتاری اللہ تعالیٰ
نے یہ آیت قد نری تقلب وجہک فی السماء یعنی دیکھتے ہیں ہم پھرنا
تیرے منہ کا آسمان کی طرف سو پھیر دیں گے ہم تجھ کو اس قبلہ کی طرف
جسے تو دوست رکھتا ہے سو پھیرے منہ اپنا مسجد حرام کی طرف سو
متوجہ ہو گئے آپؐ کعبہ کی طرف اور یہی چاہتے تھے سو نماز پڑھی آپؐ
کے ساتھ ایک شخص نے عصر کی کہا راوی نے کہ پھر وہ گزرا کچھ لوگوں
پر انصار سے اور وہ رکوع میں تھے عصر کی نماز میں بیت المقدس کی
طرف سو کہا اس نے کہ وہ شخص گواہی دیتا ہے کہ اس نے نماز پڑھی
ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور آپؐ پھیرے گئے کعبہ
کی طرف کہا راوی نے کہ فوراً پھر گئے وہ لوگ جب انہوں نے یہ بات
سنی حالانکہ وہ رکوع میں تھے سبحان اللہ اطاعت رسول ایسی ہی
چاہیئے کہ حدیث سنتے ہی اپنے قبلہ سے پھر گئے یہ نہیں کہ قبلہ وکعبہ کی خاطر سے حدیث میں تاویلیں کرنے لگے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے یہ سفیان ثوری نے ابی اسحاق سے روایت کی ہم سے ہناد نے ان سے وکیع نے ان سے سفیان نے ان سے عبداللہ بن دینار نے ان سے ابن عمر نے کہا ابن عمر نے کہ وہ لوگ رکوع میں تھے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز فجر میں اور اس باب میں عمرو بن عوف مزنی اور ابن عمر اور عمارہ بن اوس اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے
حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا وُجِّهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْكَعْبَةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ بِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ مَاتُوا وَهُمْ يُصَلُّونَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ الآيَة۔

ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے کہ جب پھیر دیئے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کی طرف تو صحابہ نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے کیا حال ہوگا ہمارے ان بھائیوں کا کہ جو مر گئے اور وہ نماز پڑھتے تھے بیت المقدس کی طرف سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت وما کان اللہ لیضیع ایمانکم یعنی اللہ ایسا نہیں کہ ضائع کر دے ایمان تمہارا یعنی قبول نہ کرے تمہاری۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا أَرَى عَلَى أَحَدٍ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ شَيْئًا وَلَا أُبَالِي أَنْ لَا أَطُوفَ بَيْنَهُمَا فَقَالَتْ بِئْسَمَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِي طَافَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَافَ الْمُسْلِمُونَ وَإِنَّمَا كَانَ مَنْ أَهَلَّ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي بِالْمُشَلَّلِ لَا يَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَلَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ لَكَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَأَعْجَبَهُ وَقَالَ إِنَّ هٰذَا لَعِلْمٌ وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُولُونَ إِنَّمَا كَانَ مَنْ لَا يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنَ الْعَرَبِ يَقُولُونَ إِنَّ طَوَافَنَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْحَجَرَيْنِ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَقَالَ آخَرُونَ مِنَ الْأَنْصَارِ إِنَّمَا أُمِرْنَا بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ

ترجمہ روایت ہے عروہ سے کہ کہا انہوں نے حضرت عائشہ رضی سے کہ میں کچھ حرج نہیں دیکھتا اس شخص پر جو طواف نہ کرے صفا اور مروہ کے بیچ میں اور میں کچھ پرواہ نہیں رکھتا کہ نہ طواف کروں میں ان میں یعنی کچھ مضائقہ نہیں جانتا ان کے ترک میں سو جواب دیا حضرت عائشہ رضی نے کہ برا کہا تو نے اے بیٹے میری بہن کے حالانکہ طواف کیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور طواف کیا ہے مسلمانوں نے اور جاہلیت کی عادت تھی کہ جو لبیک پکارتا تھا مناۃ سرکش کے لیے کہ وہ مشلل میں تھا نہیں طواف کرتا تھا صفا اور مروہ کے بیچ میں سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت فمن حج البیت او اعتمر الآیۃ یعنی جو حج کرے بیت اللہ کا یا عمرہ لاوے سو اس پر کچھ گناہ نہیں یہ کہ طواف کرے صفا اور مروہ کے بیچ میں پھر فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ اگر وہی ہوتی مراد اللہ تعالیٰ کی جیسا تم کہتے ہو تو یوں فرماتا فلا جناح علیہ ان لا یطوف یعنی گناہ نہیں حاجی اور معتمر پر اگر طواف نہ کرے صفا اور مروہ کا کہا زہری نے کہ میں نے ذکر کیا میں نے اس کا ابی بکر بن عبدالرحمٰن سے تو انہوں نے کہا کہ اس روایت میں بڑا علم ہے یعنی نہایت عمدہ بات ہے علم کی اور میں نے سنا ہے علم والے لوگوں سے کہ کہتے تھے عرب میں وہ لوگ کہ طواف نہ کرتے تھے صفا اور مروہ کے بیچ میں اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَمْ نُؤْمَرْ بِهِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَأُرَاهَا قَدْ نَزَلَتْ فِي هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ۔

اور کہتے تھے کہ طواف ہمارا ان دو پتھروں کے بیچ میں امور جاہلیت سے ہے اور دوسرے لوگوں نے انصار میں سے کہا کہ ہم کو حکم ہوا ہے فقط بیت اللہ کے طواف کا اور صفا و مروہ میں حکم نہیں طواف کا سو اس پر اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارک ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ کہا ابو بکر بن عبد الرحمن نے کہ یقین کرتا ہوں میں کہ یہ آیت انہیں لوگوں کے باب میں اتری ہے یعنی جنہوں نے طواف صفا اور مروہ میں حرج سمجھا تھا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ كَانَا مِنْ شَعَائِرِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ أَمْسَكْنَا عَنْهُمَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا قَالَ هُمَا تَطَوُّعٌ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ۔

ترجمہ روایت ہے عاصم احول سے کہ کہا انہوں نے کہ پوچھا میں نے انس بن مالک سے حال صفا اور مروہ کا تو کہا انہوں نے کہ وہ شعائر جاہلیت میں سے تھا پھر جب اسلام آیا تو باز رہے ہم ان میں طواف کرنے سے سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ یعنی صفا اور مروہ شعائر الٰہی سے ہیں سو جس نے حج کیا بیت اللہ کا یا عمرہ لایا سو گناہ نہیں اس پر کہ طواف کرے ان دونوں کے بیچ میں کہا انس ؓ نے کہ طواف ان کا تطوع ہے سو جو شخص کہ خوشی سے بجا لاوے تو اللہ تعالیٰ قدر دان ہے جاننے والا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا فَقَرَأَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ ثُمَّ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ قَالَ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ وَقَرَأَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ۔

ترجمہ روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جب کہ آئے مکہ میں طواف کیا بیت اللہ کا سات بار اور پڑھا واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی یعنی مقرر کرو مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ سو نماز پڑھی آپ نے پیچھے مقام ابراہیم کے پھر آئے حجر اسود کے پاس اور بوسہ لیا اس کا یعنی بعد رکعتین طواف کے پھر فرمایا شروع کرتے ہیں ہم جس کے ساتھ شروع کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اور پڑھی یہ آیت ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا فَحَضَرَ

ترجمہ روایت ہے براء سے کہ تھے اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جب ان میں کوئی شخص روزہ دار ہوتا اور وقت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الافطار فنام قبل ان یفطر لم یاکل لیلته ولا یومه حتی یمسی و ان قیس بن صرمة الانصاری کان صائما فلما حضره الافطار اتی امرأته فقال هل عندک طعام فقالت لا ولکن انطلق فاطلب لک وکان یومه یعمل فغلبته عینه وجاءته امرأته فلما رأته قالت خیبة لک فلما انتصف النهار غشی علیه فذکر ذلک النبی صلی الله علیه وسلم فنزلت هذه الآیة احل لکم لیلة الصیام الرفث الی نسائکم ففرحوا بها فرحا شدیدا و کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر۔

آجاتا افطار کا اور وہ سو جاتا قبل افطار کے تو پھر نہ کھاتا وہ کچھ ساری رات اور سارا دن یہاں تک کہ شام کرتا یعنی روزہ پر روزہ رکھتا اور قیس بن صرمہ انصاری روزے سے تھے پھر جب افطار کا وقت آیا اپنی بی بی کے پاس آئے اور ان سے پوچھا تمہارے پاس کچھ کھانا ہے سو انہوں نے کہا کہ نہیں ولیکن میں جاتی ہوں اور تمہارے لیے کہیں سے مانگ لاتی ہوں اور یہ ان کی محنت مزدوری کا دن تھا سو غالب ہوگئی آنکھ قیس کی یعنی آنکھ لگ گئی اور آئیں بی بی ان کی پھر جب ان کو سوتا دیکھا کہا کہ ہائے محرومی تیری پھر جب دوپہر دن چڑھا بے ہوش ہوگئے وہ اور ذکر کیا گیا اس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس اتری یہ آیت احل لکم سے آخر تک یعنی حلال کیا گیا واسطے تمہارے روزوں کی راتوں میں بے پردہ ہونا اپنی عورتوں سے ۔ تو نہایت خوش ہوئے لوگ اس امر سے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ ظاہر ہو جاوے سفید تاگا سیاہ تاگے سے یعنی روشنی صبح نمایاں ہو جاوے تاریکی شب سے ۔

ف ۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ۔

عن النعمان بن بشیر عن النبی صلی الله علیه وسلم فی قوله وقال ربکم ادعونی استجب لکم وقال الدعاء هو العبادة وقرأ وقال ربکم ادعونی استجب لکم الی قوله داخرین ۔

ترجمہ روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت وقال ربکم ادعونی استجب لکم کی تفسیر میں فرمایا کہ دعا یہی تو اصل عبادت ہے اور پھر پڑھی آپ نے یہ آیت سورۂ مومن کی وقال ربکم ادعونی استجب لکم سے داخرین تک۔

ف ۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ۔

مترجم آیت مذکورہ جو حدیث میں وارد ہوئی ہے سورہ مومن کی ہے اور پوری آیت یوں ہے وقال ربکم ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جهنم داخرین۔ یعنی فرمایا پروردگار تمہارے نے کہ پکارو مجھ کو اور دعا کرو مجھ کو کہ میں قبول کروں گا تمہاری دعا کو بیشک جو لوگ کہ تکبر کرتے ہیں میری عبادت کرنے سے عنقریب داخل ہوں گے جہنم میں ذلیل ہوکر انتہی لیکن مصنف رحمۃ اللہ علیہ اس آیت اور اس کی تفسیر کو یہاں اس لیے لائے کہ مناسب تھی اجیب دعوۃ الداع کی جو سورہ بقر میں وارد ہے ۔

عن الشعبی قال ثنا عدی بن حاتم قال لما نزلت حتی یتبین لکم الخیط الابیض

ترجمہ روایت ہے شعبی سے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا عدی بن حاتم نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت حتی یتبین لکم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكَ بَيَاضُ النَّهَارِ مِنْ سَوَادِ اللَّيْلِ۔

الآیۃ یعنی کھاؤ پیو یہاں تک کہ ظاہر ہو سفید تاگا سیاہ تاگے سے فجر سے تب فرمایا مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مراد اس سے روشنی دن کی ہے کہ ظاہر ہو تاریکی شب سے۔

ف ۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے مجالد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے۔

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ قَالَ فَاَخَذْتُ عِقَالَيْنِ اَحَدُهُمَا اَبْيَضُ وَالْاٰخَرُ اَسْوَدُ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِمَا فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَحْفَظْهُ سُفْيَانُ فَقَالَ اِنَّمَا هُوَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ۔

ترجمہ روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روزہ کا فرمایا آپؐ نے کہ رات کو کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ ظاہر ہووے تم پر سفید تاگہ سیاہ تاگے سے کہا راوی نے کہ لی میں نے دو رسیاں کہ ایک ان میں سفید تھی اور دوسری سیاہ سو میں ان کو دیکھ لیا کرتا تھا یعنی آخر شب میں سو کہا مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ کہ یاد نہ رہا سفیان کو سو کہا کہ مراد اس سے رات اور دن ہے یعنی تاریکی اور نوران کا۔

ف ۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَسْلَمَ اَبِيْ عِمْرَانَ التُّجِيْبِيِّ قَالَ كُنَّا بِمَدِيْنَةِ الرُّوْمِ فَاَخْرَجُوْا اِلَيْنَا صَفًّا عَظِيْمًا مِنَ الرُّوْمِ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِثْلُهُمْ اَوْ اَكْثَرُ وَعَلٰى اَهْلِ مِصْرَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ وَعَلَى الْجَمَاعَةِ فَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ فَحَمَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى صَفِّ الرُّوْمِ حَتّٰى دَخَلَ فِيْهِمْ فَصَاحَ النَّاسُ وَقَالُوْا سُبْحَانَ اللّٰهِ يُلْقِيْ بِيَدِهٖ اِلَى التَّهْلُكَةِ فَقَامَ اَبُوْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ لَتَتَاَوَّلُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ هٰذَا التَّاْوِيْلَ وَاِنَّمَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْنَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ لَمَّا اَعَزَّ اللّٰهُ الْاِسْلَامَ وَكَثُرَ نَاصِرُوْهُ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ سِرًّا دُوْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ترجمہ روایت ہے اسلم ابی عمران سے کہا کہ تھے ہم شہر روم میں سو نکلی ہماری طرف ایک صف بڑی روم کی لوگوں سے یعنی لڑنے کو سو نکلے ان کی طرف مسلمانوں سے مثل ان کے یا زیادہ اور اہل مصر پر عقبہ بن عامر حاکم تھے اور باقی جماعت پر فضالہ بن عبید سو حملہ کیا ایک مرد نے مسلمانوں میں سے روم پر یعنی نصاریٰ کی صف پر یہاں تک کہ گھس گیا ان میں سو لوگ پکارنے لگے اور کہنے لگے کہ سبحان اللہ یہ اپنے ہاتھوں ہلاکت میں پڑتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ پس یہ اس کے خلاف کرتا ہے سو کھڑے ہوئے ابو ایوب انصاری اور پکارا اے آدمیوں تم یہ معنی کہتے ہو اس آیت کے اور یہ آیت ہمارے انصار کی جماعت میں اتری ہے اور کیفیت اس کی یوں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے غالب کر دیا اسلام کو اور بہت ہو گئے مددگار اس کے سو کہا بعض ہمارے نے بعض سے آہستہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَمْوَالَنَا قَدْ ضَاعَتْ وَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَعَزَّ الْإِسْلَامَ وَكَثُرَ نَاصِرُوهُ فَلَوْ قُمْنَا فِي أَمْوَالِنَا فَأَصْلَحْنَا مَا ضَاعَ مِنْهَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْنَا مَا قُلْنَا وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ فَكَانَتِ التَّهْلُكَةُ الْإِقَامَةَ عَلَى الْأَمْوَالِ وَإِصْلَاحِهَا وَتَرْكَنَا الْغَزْوَ فَمَا زَالَ أَبُو أَيُّوبَ شَاخِصًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ حَتَّى دُفِنَ بِأَرْضِ الرُّومِ۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے چھپا کر کہ اموال ہمارے ضائع ہو گئے یعنی کھیت باڑیاں اور اللہ تعالیٰ نے غالب کر دیا اسلام کو اور بہت ہو گئے مددگار اس کے سوا اگر ہم مشغول ہوں اپنے اموال کی طرف اور درست کریں جو اس میں سے ضائع ہو گیا ہے تو بہتر ہو سو اس پر اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اس بات کی رد میں جو ہم نے کہی تھی وانفقوا فی سبیل اللہ یعنی خرچ کرو اللہ کے راہ میں اور مت ڈالو اپنے ہاتھ ہلاکت میں سو مراد ہلاکت سے اموال کی درستی میں مشغول ہونا اور اس کی اصلاح کرنا اور جہاد کو چھوڑ دینا تھا ہم لوگوں کا یعنی جیسا ارادہ تھا بعض کا سو ہمیشہ رہے ابی ایوب نکلے ہوئے اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں یہاں تک کہ مدفون ہوئے زمین روم میں۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم۔ غرض یہ لوگ انفاق جان و مال فی سبیل اللہ کو جہاد میں ہلاکت اور تہلکہ جانتے ہیں اور یہ ان کی نافہمی ہے۔ اصل تہلکہ ترک جہاد ہے اور مشغولی بکون و فساد۔

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَفِيَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَلِيَّايَ عَنَى بِهَا فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ وَقَدْ حَصَرَنَا الْمُشْرِكُونَ وَكَانَتْ لِي وَفْرَةٌ فَجَعَلَتِ الْهَوَامُّ تَسَاقَطُ عَلَى وَجْهِي فَمَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَأَنَّ هَوَامَّ رَأْسِكَ تُؤْذِيكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ قَالَ مُجَاهِدٌ الصِّيَامُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَالطَّعَامُ لِسِتَّةِ مَسَاكِينَ وَالنُّسُكُ شَاةٌ فَصَاعِدًا۔

ترجمہ روایت ہے مجاہد سے کہا انہوں نے کہ کہا کعب بن عجرہ نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے میرے ہی حق میں اتری ہے یہ آیت اور میں ہی مراد ہوں اس آیت سے فمن کان منکم مریضا الآیۃ یعنی تم میں سے جو بیمار ہو یا اس کو دکھ دیا ہو اس کے سر نے تو بدلا دیوے روزہ یا خیرات یا ذبح کرنا انتہی کہا راوی نے کہ تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں اور ہم محرم تھے اور محاصرہ کیا ہمارا مشرکوں نے اور میرے بال تھے کانوں تک سو لگیں جوئیں جھڑنے میرے منہ پر سو گزرے مجھ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ شاید جوئیں تمہارے سر کی تکلیف دے رہی ہیں اور تم کو کہا کعب نے کہا ہاں فرمایا آپ نے بال مونڈ ڈالو اور وہیں اتری یہ آیت مبارک کہا مجاہد نے روزہ اگر رکھے تو تین رکھے یعنی حلق کی جنایت میں اور کھانا چھ مساکین کو دے اور قربانی میں ایک بکری یا اس سے زیادہ۔

ف۔ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے ان سے ہشیم نے ان سے ابی بشر نے ان سے مجاہد نے ان سے عبدالرحمٰن

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن ابی لیلی نے ان سے کعب بن عجرہ نے مانند اس کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے علی بن حجر نے ان سے ہشیم نے ان سے اشعث بن سوار نے ان سے شعبی نے ان سے عبداللہ بن معقل نے اور عبداللہ بن معقل بھی روایت کرتے ہیں کعب بن عجرہ سے مانند اس کے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی عبدالرحمن بن اصبہانی نے بھی عبداللہ بن معقل سے روایت کی ہم سے علی بن حجر نے ان سے اسمٰعیل نے ان سے ایوب نے ان سے مجاہد نے ان سے عبدالرحمن نے ان سے کعب بن عجرہ نے کہا کعب نے کہ تشریف لائے میرے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور میں ایک ہانڈی کے نیچے آگ سلگاتا تھا اور جوئیں جھڑتی تھیں میری پیشانی پر یا کہا میرے بھوؤں پر سو فرمایا آپ نے کیا تکلیف دیتی ہیں تم کو جوئیں تمہاری کہا میں نے کہ ہاں سو فرمایا آپ نے کہ مونڈ ڈالو اپنا سر اور پھر قربانی دے دو یا روزہ رکھو تین یا کھلاؤ چھ مساکین کو کھانا کہا ایوب نے کہ یہ یاد نہ رہا مجھ کو کہ کون سی چیز پہلے فرمائی انتہی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَجُّ عَرَفَاتٌ اَلْحَجُّ عَرَفَاتٌ اَلْحَجُّ عَرَفَاتٌ اَيَّامُ مِنًى ثَلٰثٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِىْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ اَدْرَكَ عَرَفَةَ قَبْلَ اَنْ يَّطْلُعَ الْفَجْرُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ۔

ترجمہ روایت ہے عبدالرحمن بن یعمر سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حج عرفات میں حاضر ہونا ہے حج عرفات میں حاضر ہونا ہے حج عرفات میں حاضر ہونا ہے ایام منیٰ کے تین ہیں سو جو جلدی کر کے دو ہی دنوں میں چلا گیا تو اس پر کچھ گناہ نہیں اور تین دن ٹھہرا اس پر بھی کچھ گناہ نہیں اور جس نے پالیا وقوف عرفات کو قبل طلوع فجر کے سو اس نے پالیا حج کو۔

ف۔ کہا ابن عمر نے کہا سفیان بن عیینہ نے یہ بہت عمدہ حدیث ہے جو روایت کی ہے ثوری نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے بکیر سے اور نہیں جانتے ہم اس روایت کو مگر بکیر کی سند سے۔

مترجم۔ قولہ حج عرفات ہے یعنی بڑا رکن حج کا عرفات ہے کہ اس کے مل جانے سے حج مل جاتا ہے اور اس کے فوت ہو جانے سے حج فوت ہو جاتا ہے اور اتفاق ہے اہل علم کا اس پر اور وقت اس کا نویں تاریخ کے زوال سے یوم نحر کے طلوع فجر تک ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْغَضُ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ۔

ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمن ترین لوگوں کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سخت جھگڑالو ہے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے۔

مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کو اس حدیث سے تفسیر اس آیت کی منظور ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِىْ قَلْبِهٖ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ۝ یعنی بعضا آدمی ایسا ہے کہ تجھ کو خوش لگے بات اس کی دنیا کی زندگی میں اور گواہ ٹھہراتا ہے اللہ تعالیٰ کو اپنے دل کی بات پر اور وہ سخت جھگڑالو ہے انتہی اور یہ آیت اخنس بن شریق منافق کے حق میں نازل ہوئی کہ اس میں ایسے خصال بد تھے معاذ اللہ من ذلک۔

لہ یہ قول ہے ترمذی کا ۱۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اَنَسٍ قَالَتْ كَانَتِ الْيَهُوْدُ اِذَا حَاضَتِ امْرَاَةٌ مِّنْهُمْ لَمْ يُؤَاكِلُوْهَا وَلَمْ يُشَارِبُوْهَا وَلَمْ يُجَامِعُوْهَا فِي الْبُيُوْتِ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُؤَاكِلُوْهُنَّ وَيُشَارِبُوْهُنَّ وَاَنْ يَكُوْنُوْا مَعَهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ وَاَنْ يَفْعَلُوْا كُلَّ شَيْءٍ مَا خَلَا النِّكَاحَ فَقَالَتِ الْيَهُوْدُ مَا يُرِيْدُ اَنْ يَدَعَ مِنْ اَمْرِنَا شَيْئًا اِلَّا خَالَفَنَا فِيْهِ فَجَاءَ عَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ وَاُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَاهُ بِذٰلِكَ وَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَنْكِحُهُنَّ فِي الْمَحِيْضِ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ قَدْ غَضِبَ عَلَيْهِمَا فَقَامَا فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا هَدِيَّةٌ مِّنْ لَبَنٍ فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰثَرِهِمَا فَسَقَاهُمَا فَعَلِمْنَا اَنَّهُ لَمْ يَغْضَبْ عَلَيْهِمَا۔

ترجمہ روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ تھے یہود کہ جب حائضہ ہوتی ان کے یہاں کوئی عورت تو اس کو ساتھ کھانا نہ کھلاتے ساتھ پانی نہ پلاتے اور ایک ساتھ گھر میں بھی رہنے نہ دیتے سو سوال کیا گیا اس کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس اتاری اللہ تعالیٰ و تبارک نے یہ آیت مبارک ویسئلونک عن المحیض الآیۃ سو حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ساتھ کھلاؤ حائضہ کو اور ساتھ پلاؤ ان کو اور ان کے ساتھ رہو گھروں میں اور سب کچھ کرو ان کے ساتھ یعنی بوس و کنار وغیرہ سوا جماع کے سو کہنے لگے یہود کہ نہیں ارادہ کرتا یہ شخص ہمارے کام میں سے کسی کا مگر یہ کہ خلاف کرتا ہے ہمارا اس میں کہا راوی نے پس آئے عباد بن بشیر اور اسید بن حضیر آپ کی خدمت میں اور خبر کی آپ کو اس کی اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہ کیا جماع نہ کریں ہم ان سے حیض میں یعنی تاکہ پوری مخالفت یہود سے ہو جاوے سو متغیر ہو گیا چہرہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا یہاں تک کہ یقین کیا ہم نے کہ غضب ناک ہوئے ان پر آپ سو وہ اٹھ کھڑے ہوئے یعنی اپنے گھر چلے سو سامنے آیا ان کے ایک ہدیہ دودھ کا اور بھیجا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے پیچھے یعنی دودھ لے کر کسی کو سو پلایا اس نے ان دونوں کو سو جانا ہم لوگوں نے کہ آپ ان دونوں پر غصہ نہیں ہوئے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن عبد الاعلیٰ نے ان سے عبد الرحمٰن بن مہدی نے ان سے حماد بن سلمہ نے مانند اس کے معنوں میں۔

مترجم۔ قولہ یا رسول اللہ کیا جماع نہ کریں الخ یہ ان صحابی نے اس نظر سے پوچھا کہ اگر حضرت حیض میں جماع کی بھی اجازت دے دیں تو یہود کی پوری مخالفت ہو جائے اور آپ کو غصہ اس پر آیا کہ مرتکب معاصی کے ہو کر کفار کا خلاف کرنا کب درست ہے۔

عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ كَانَتِ الْيَهُوْدُ تَقُوْلُ مَنْ اَتَى امْرَاَتَهٗ فِيْ قُبُلِهَا مِنْ دُبُرِهَا كَانَ الْوَلَدُ اَحْوَلَ فَنَزَلَتْ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ

ترجمہ روایت ہے ابن منکدر سے کہ سنا انہوں نے جابر سے کہتے تھے کہ یہود کا مقولہ تھا کہ جو کوئی صحبت کرے اپنی عورت سے پیچھے سے اگرچہ دخول کرے اس کی قبل میں تو لڑکا بھینگا ہوتا ہے سو اس پر اتری یہ آیت نساؤکم حرث لکم الآیۃ یعنی عورتیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَنّٰى شِئْتُمْ۔ تمہاری کھیتی ہیں سو جاؤ اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ یعنی جس راہ سے چاہو جاؤ لیکن کھیتی میں۔ کھیتی وہی ہے جہاں تخم ڈالو تو اُگے نہ یہ کہ اندھے کنویں میں گر جاؤ کر تخم بھی ضائع ہو اور محنت برباد گناہ لازم ہو۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ يَعْنِي صِمَامًا وَّاحِدًا۔

ترجمہ روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت نسآءکم حرث لکم الآیۃ کی تفسیر میں فرمایا کہ مراد اس سے دخول کرنا ہے ایک سوراخ میں یعنی قبل میں۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابن خثیم کا نام عبد اللہ ہے اور وہ بیٹے ہیں عثمان کے وہ خثیم کے اور ابن سابط کا نام عبد الرحمن ہے وہ بیٹے ہیں عبد اللہ کے جو جمحی مکی ہیں اور حفصہؓ بیٹی ہیں عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق کی ہے اور بعضی روایت میں فی سمام واحد مروی ہوا ہے اور معنی دونوں کے ایک ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا أَهْلَكَكَ قَالَ حَوَّلْتُ رَحْلِيَ اللَّيْلَةَ قَالَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ فَأُنْزِلَتْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْآيَةُ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ أَقْبِلْ وَأَدْبِرْ وَاتَّقِ الدُّبُرَ وَالْحَيْضَةَ۔

ترجمہ۔ روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے کہ آئے حضرت عمر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہلاک ہوا میں فرمایا آپ نے کس چیز نے ہلاک کیا تجھ کو کہا کہ پھیر دی میں نے سواری اپنی آج کی رات سو کچھ جواب نہ دیا ان کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا راوی نے کہ پھر اترے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نسآءکم حرث لکم الآیۃ سامنے سے صحبت کر تو اور پیچھے سے صحبت کر مگر بچ دبر میں دخول کرنے سے اور حیض میں صحبت کرنے سے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور یعقوب بیٹے ہیں عبد اللہ اشعری کے اور وہ یعقوب قمی ہیں۔

مترجم قولہ پھیر دی میں نے اپنی سواری آہ مراد سواری سے بیوی ہے کہ آدمی اس کو وقت جماع کے ڈھانپ لیتا ہے مثل سواری کے اور پھیرنا اس کا یہ کہ صحبت کی اس کی قبل میں پیٹھ کی طرف سے غرضیکہ حضرت عمر ڈرے کہ اس میں شائد معصیت ہو اللہ تعالیٰ نے اس کی اجازت دی خوف زائل ہوا قولہ سامنے سے صحبت کر آہ یہ خطاب عام ہے غرض بہر حال دخول قبل میں ہو پھر چاہے صحبت کسی طرف سے ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ زَوَّجَ أُخْتَهُ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ عِنْدَهُ مَا كَانَتْ ثُمَّ طَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً لَمْ يُرَاجِعْهَا حَتَّى انْقَضَتِ الْعِدَّةُ فَهَوِيَهَا وَهَوِيَتْهُ ثُمَّ خَطَبَهَا مَعَ الْخُطَّابِ فَقَالَ لَهُ يَا لُكَعُ أَكْرَمْتُكَ بِهَا وَزَوَّجْتُكَهَا فَطَلَّقْتَهَا وَاللَّهِ لَا تَرْجِعُ إِلَيْكَ أَبَدًا آخِرَ مَا عَلَيْكَ قَالَ فَعَلِمَ اللَّهُ حَاجَتَهُ إِلَيْهَا وَحَاجَتَهَا إِلَى بَعْلِهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ إِلَى قَوْلِهِ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ فَلَمَّا سَمِعَهَا مَعْقِلٌ قَالَ سَمْعٌ لِرَبِّي وَطَاعَةٌ ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ أُزَوِّجُكَ وَأُكْرِمُكَ ۔

ترجمہ روایت ہے معقل بن یسار سے کہ انہوں نے نکاح کر دیا اپنی بہن کا ایک مرد سے مسلمانوں میں سے زمانے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر رہیں وہ اس کے نزدیک جب تک رہیں پھر طلاق دی اس نے ان کو ایک اور رجعت نہ کی یہاں تک کہ عدت گزر گئی پھر خواہش کی اس مرد نے ان کی اور خواہش کی انہوں نے اس کی پھر پیغام دیا ان کا اس مرد نے اور پیغام دینے والوں کے ساتھ سو کہا ان سے معقل نے اے دیوانے میں نے بزرگی دی تھی تجھ کو اسے دے کر اور نکاح کر دیا تھا اس کا تجھ سے سو طلاق دے دی تو نے اس کو قسم ہے اللہ تعالیٰ کی وہ نہ رجوع کرے گی تیری طرف آخر عمر تک کہا راوی نے پھر جانی اللہ تعالےٰ نے حاجت اس مرد کی طرف اس عورت کے اور اس عورت کی طرف اپنے شوہر کے سو اتاری اللہ تعالےٰ نے یہ آیت واذا طلقتم النساء سے وانتم لاتعلمون تک پھر جب سنا اس کو کہا بات سننی چاہیے اپنے رب کی اور اطاعت کرنی چاہیئے اس کی پھر بلایا ان کے شوہر کو اور کہا کہ نکاح کر دیتا ہوں میں تجھ کو اور بزرگی دیتا ہوں میں تجھ کو۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی سندوں سے مروی ہوئی ہے حسن سے اور اس حدیث میں دلالت ہے اس پر کہ نہیں جائز ہے نکاح بغیر ولی کے اس لیے کہ بہن معقل کی ثیبہ تھیں اگر اختیار نکاح کا انہیں کو ہوتا تو وہ اپنا نکاح آپ کر لیتیں اور محتاج نہ ہوتیں ولی کی یعنی معقل بن یسار کی اور خطاب کیا اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں اولیاء کو سو فرمایا کہ فلا تعضلوہن ان ینکحن ازواجہن یعنی جب طلاق دی تم نے عورتوں کو پھر پہنچ چکیں وہ اپنی عدت کو تو اب نہ روکو ان کو کہ نکاح کر لیں اپنے خاوندوں سے سو اس آیت میں بھی دلالت ہے کہ اختیار نکاح اولیاء کو ہے مع رضامندی عورتوں کی۔

مترجم قولہ سو اتاری اللہ تعالےٰ نے یہ آیت آہ پوری آیت یوں ہے وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ ذَٰلِكَ يُوعَظُ بِهِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَٰلِكُمْ أَزْكَىٰ لَكُمْ وَأَطْهَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ...... یعنی جب طلاق دی تم نے عورتوں کو پھر پہنچ چکیں وہ اپنی عدت تک تو اب نہ روکو ان کو کہ وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکاح کرلیں اپنے خاوندوں سے جب راضی ہوجاویں آپس میں موافق دستور کے یہ نصیحت ملتی ہے اس کو جو کوئی تم میں سے یقین رکھتا ہے اللہ پر اور پچھلے دن پر اور اسی میں سنوار زیادہ ہے تم کو اور ستھرائی اور اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے انتہی۔

عَنْ اَبِیْ یُوْنُسَ مَوْلٰی عَائِشَةَ قَالَ اَمَرَتْنِیْ عَائِشَةُ اَنْ اَکْتُبَ لَھَا مُصْحَفًا وَقَالَتْ اِذَا بَلَغْتَ ھٰذِہِ الْاٰیَةَ فَاٰذِنِّیْ حٰافِظُوْا عَلَی الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی فَلَمَّا بَلَغْتُھَا اٰذَنْتُھَا فَاَمْلَتْ عَلَیَّ حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ وَقَالَتْ سَمِعْتُھَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

ترجمہ روایت ہے ابی یونس سے جو مولے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کہا انہوں نے کہ حکم کیا مجھ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ لکھوں میں ان کے واسطے ایک مصحف اور فرمایا انہوں نے کہ جب پہنچے تو اس آیت پر تو مجھے خبر کر دینا حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ الآیۃ پھر جب پہنچا میں اس آیت پر تو خبر کردی میں نے ان کو سو لکھایا انہوں نے مجھ کو حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ یعنی حفاظت کرو نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی اور نماز عصر کی اور کھڑے رہو اللہ تعالے کے لیے ادب سے یعنی سکوت و خشوع سے اور فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایسا ہی سنا میں نے اس کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے۔

ف۔ اس باب میں حفصہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْوُسْطٰی صَلٰوةُ الْعَصْرِ۔

ترجمہ روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیچ کی نماز نماز عصر ہے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عُبَیْدَةَ السَّلْمَانِیِّ اَنَّ عَلِیًّا حَدَّثَہٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمَ الْاَحْزَابِ اَللّٰھُمَّ امْلَأْ قُبُوْرَھُمْ وَبُیُوْتَھُمْ نَارًا کَمَا شَغَلُوْنَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰی حَتّٰی غَابَتِ الشَّمْسُ۔

ترجمہ روایت ہے عبیدہ سلمانی سے کہ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ان سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن احزاب کے یا اللہ بھر دے ان کی قبریں اور گھر آگ سے جیسا کہ انہوں نے باز رکھا ہم کو نماز وسطیٰ سے یہاں تک کہ ڈوب گیا آفتاب۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اور ابوحسان اعرج کا نام مسلم ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ الْوُسْطٰی صَلٰوۃُ الْعَصْرِ۔

کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ صلوٰۃ وسطیٰ صلوٰۃ عصر ہے۔

ف۔ اس باب میں زید بن ثابت اور ابی ہاشم بن عتبہ اور ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ صلوٰۃ وسطیٰ یعنی بیچ کی نماز میں کئی قول ہیں محدثین کے چنانچہ ابراہیم نخعی اور قتادہؓ اور حسن اور ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب کا قول ہے کہ مراد صلوٰۃ وسطیٰ سے صلوٰۃ عصر ہے اور ایک گروہ اس طرف گیا ہے کہ نماز فجر ہے اور یہی قول ہے عمرؓ اور ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ اور معاذؓ اور جابرؓ کا اور اسی کے قائل ہیں عطاء اور عکرمہ اور مجاہد اور اسی طرف گئے ہیں مالک اور شافعی کذا فی شرح الموطا للقاری۔

عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ کُنَّا نَتَکَلَّمُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الصَّلٰوۃِ فَنَزَلَتْ وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ ۝ فَاُمِرْنَا بِالسُّکُوْتِ۔

ترجمہ روایت ہے زید بن ارقم سے کہا انہوں نے کہ ہم باتیں کرتے تھے زمانے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز میں سو اتری یہ آیت مبارک وقوموا للہ قانتین یعنی کھڑے رہو اللہ کے لیے ادب سے پس حکم کئے گئے ہم چپ رہنے کا۔

ف۔ روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے ان سے ہشیم نے ان سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے مانند اس کے اور زیادہ کیا اس میں یہ لفظ و نہینا عن الکلام یعنی منع کئے گئے ہم باتیں کرنے سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ وَلَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ مِنْہُ تُنْفِقُوْنَ قَالَ نَزَلَتْ فِیْنَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ کُنَّا اَصْحَابَ نَخْلٍ فَکَانَ الرَّجُلُ یَاْتِیْ مِنْ نَخْلِہٖ عَلٰی قَدْرِ کَثْرَتِہٖ وَقِلَّتِہٖ وَکَانَ الرَّجُلُ یَاْتِیْ بِالْقِنْوِ وَالْقِنْوَیْنِ فَیُعَلِّقُہٗ فِی الْمَسْجِدِ وَکَانَ اَھْلُ الصُّفَّۃِ لَیْسَ لَھُمْ طَعَامٌ فَکَانَ اَحَدُھُمْ اِذَا جَاءَ اَتَی الْقِنْوَ فَضَرَبَہٗ بِعَصَاہُ فَیَسْقُطُ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ فَیَاْکُلُ وَکَانَ اُنَاسٌ مِمَّنْ لَا یَرْغَبُ فِی الْخَیْرِ یَاْتِی الرَّجُلُ بِالْقِنْوِ فِیْہِ الشِّیْصُ وَالْحَشَفُ وَبِالْقِنْوِ قَدِ انْکَسَرَ فَیُعَلِّقُہٗ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا کَسَبْتُمْ وَمِمَّا اَخْرَجْنَا لَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَلَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ مِنْہُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ

ترجمہ روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا انہوں نے کہ آیت لَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ الخ اتری ہے ہمارے انصار کے گروہ میں کہ ہم تھے کھجوروں والے سو ہر شخص لاتا تھا اپنی کھجوروں میں سے بہت یا تھوڑی اپنے مقدور کے موافق یعنی حضرت کے پاس اور بعضے لوگ لاتے تھے گچھا یا دو گچھے اور لٹکا دیتے تھے مسجد میں اور اہل صفہ کا کہیں سے کھانا مقرر نہ ہوتا تھا سو ان میں کا کوئی آدمی جب آتا تھا گچھے کے پاس اور مارتا تھا اپنی لاٹھی تو گر پڑتی تھی گدر کھجور اور پکی ہوئی پس وہ کھا لیتا اور بعض لوگ ایسے تھے کہ وہ خیرات دینے کی رغبت نہ رکھتے تھے سو ان میں کا آدمی لاتا تھا ایسا گچھا کہ اس میں خراب گدر ہوتے تھے اور خراب پکی ہوئی کھجور اور بعضا گچھا ایسا لاتا کہ ٹوٹا ہوا ہوتا تھا سو لٹکا دیتا اس کو مسجد میں سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت یٰایھا الذین اٰمنوا انفقوا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِاٰخِذِيْهِ إِلَّا أَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ قَالَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أُهْدِيَ مِثْلَ مَا أَعْطَى لَمْ يَأْخُذْهُ إِلَّا عَلَى إِغْمَاضٍ أَوْ حَيَاءٍ قَالَ فَكُنَّا بَعْدَ ذٰلِكَ يَأْتِي أَحَدُنَا بِصَالِحِ مَا عِنْدَهُ ۔

من طیبات الآیۃ یعنی اے ایمان والو خرچ کرو پاکیزہ چیزیں اس میں سے کہ کمائیں تم نے اور جو نکالی ہم نے تمہارے لیے زمین سے اور نیت نہ رکھو گندی چیز پر کہ خرچ کرو اور تم آپ نہ لوگے مگر جو آنکھیں موند لو انتہیٰ کہا راوی نے کہ اگر کوئی کسی کو تم میں سے ہدیہ دی جاوے ایسی چیز جو اس نے خیرات میں دی ہے تو ہرگز نہ لے مگر براہ چشم پوشی یا حیا کہا راوی نے کہ پھر تھے ہم بعد اس کے کہ لاتا تھا ہم میں کا ہر شخص عمدہ چیز جو اس کے پاس ہوتی تھی۔

ف ۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور ابو مالک وہ قبیلہ بنی غفار سے ہیں اور کہتے ہیں نام ان کا غزوان ہے اور روایت کی سفیان ثوری نے سدی سے کچھ اس روایت میں سے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلشَّيْطَانِ لَمَّةً بِابْنِ آدَمَ وَلِلْمَلَكِ لَمَّةً فَأَمَّا لَمَّةُ الشَّيْطَانِ فَإِيْعَادٌ بِالشَّرِّ وَتَكْذِيْبٌ بِالْحَقِّ وَأَمَّا لَمَّةُ الْمَلَكِ فَإِيْعَادٌ بِالْخَيْرِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْحَقِّ فَمَنْ وَجَدَ ذٰلِكَ فَلْيَعْلَمْ أَنَّهُ مِنَ اللّٰهِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَجَدَ الْأُخْرٰى فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ قَرَأَ اَلشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ الْاٰيَة ۔

ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کہ شیطان کا ایک اثر ہے آدم کے بیٹے میں اور ایک اثر ہے فرشتے کا سو اثر شیطان کا وعدہ دینا ہے شر کا یعنی زینت دنیا اس کا اور جھٹلایا ناحق کو اور اثر فرشتے کا وعدہ دینا خیر کا اور تصدیق حق کی سو جو شخص کہ یہ پاوے یعنی اپنے دل میں اثر فرشتے کا تو جانے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو چاہیے کہ حمد کرے اللہ تعالیٰ کی اور جو پاوے اثر دوسرا یعنی شیطان کا تو چاہیے کہ پناہ پکڑے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شیطان سے پھر پڑھی آپؐ نے یہ آیت اَلشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ الْاٰيَة یعنی شیطان تم کو ڈراتا ہے محتاجی سے یعنی خیرات دینے کے وقت اور حکم کرتا ہے تم کو بے حیائی کا۔

ف ۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور وہ روایت ہے ابی الاحوص کی نہیں پہچانتے ہم اس کو مرفوع کیا مگر ابی الاحوص کی روایت سے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ وَلَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا وَإِنَّ اللّٰهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا إِنِّيْ

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے لوگو اللہ تعالیٰ پاکیزہ ہے نہیں قبول کرتا مگر پاکیزہ چیز کو اور اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے مومنوں کو جس کا حکم کیا ہے پیغمبروں کو سو فرمایا یَا أَيُّهَا الرُّسُلُ الْاٰيَة یعنی اے رسولو کھاؤ تم پاکیزہ چیزوں میں سے اور عمل کرو نیک میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ وَقَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ قَالَ وَذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ۔

تمہارے عمل جانتا ہوں اور فرمایا یا ایھا الذین امنوا الآیۃ یعنی اے ایمان والو کھاؤ تم پاکیزہ چیزیں جو ہم نے دی ہیں تم کو کہا راوی نے پھر ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد کا کہ لمبا سفر کرتا ہے پریشان ہیں بال اس کے خاک پڑی ہے اس پر پھیلاتا ہے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اور کہتا ہے اے رب اے رب! اور کھانا اس کا حرام ہے اور پینا اس کا حرام ہے اور کپڑے اس کے حرام کے ہیں اور خوراک وہی جاتی ہے اس کو حرام کی پھر کیوں کر دعا قبول ہو اس کی۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسناد سے فضیل بن مرزوق کے اور ابو حازم وہ قبیلہ بنی اشجع سے ہیں نام ان کا سلمان ہے وہ مولیٰ ہیں عزہ اشجعیہ کے۔

عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ إِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ الْآيَةَ أَحْزَنَتْنَا قَالَ قُلْنَا يُحَدِّثُ أَحَدُنَا نَفْسَهُ فَيُحَاسَبُ بِهِ لَا نَدْرِي مَا يُغْفَرُ مِنْهُ وَمَا لَا يُغْفَرُ مِنْهُ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ۔

ترجمہ روایت ہے سدی سے کہا کہ بیان کیا مجھ سے اس شخص نے کہ جس نے سنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ وہ فرماتے تھے کہ جب اتری آیت ان تبدوا ما فی انفسکم الآیۃ یعنی اگر ظاہر کرو تم جو تمہارے دل میں ہے یا چھپاؤ اس کو حساب کرے گا اس کا تم سے اللہ عزوجل پھر بخشے گا جس کو چاہے گا اور عذاب کرے گا جس کو چاہے آخر آیت تک انتہیٰ غمگین کر دیا اس نے ہم کو اور کہا ہم نے کہ خیال کرتا ہے ایک ہم میں کا اپنے دل میں یعنی کسی گناہ کا سو اس پر بھی حساب ہوگا پھر معلوم نہیں کہ کیا بخشا جاوے اس میں سے اور کس پر عذاب کیا جاوے پھر اتری بعد اس کے یہ آیت لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا لھا ما کسبت وعلیھا ما اکتسبت الآیۃ یعنی تکلیف نہیں دیتا اللہ تعالیٰ کسی کو مگر اسی کی طاقت کے موافق اس کے لیے ہے ثواب اس نیکی کا جو کمائے اور اس پر ہے عذاب اس بدی کا جو کمائے یعنی خیال پر پکڑ نہیں انتہیٰ سو فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کہ منسوخ کر دیا اس آیت نے آیت سابق کو۔

عَنْ أُمَيَّةَ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ وَعَنْ قَوْلِهِ مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ فَقَالَتْ مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَذِهِ مُعَاتَبَةُ اللَّهِ الْعَبْدَ بِمَا يُصِيبُهُ

ترجمہ روایت ہے امیہ سے کہ انہوں نے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مطلب ان دونوں آیتوں کا۔ ان تبدوا ما فی انفسکم الآیۃ اور من یعمل سوء ا یجز بہ الآیۃ یعنی جو برائی کرے گا اس کی سزا پاوے گا پس فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نہ پوچھا کسی نے مجھ سے مطلب ان کا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنَ الْحُمّٰی وَالنَّکْبَۃِ حَتَّی الْبِضَاعَۃَ یَضَعُھَا فِیْ یَدِ قَمِیْصِہٖ فَیَفْقِدُھَا فَیَفْزَعُ لَھَا حَتّٰی اِنَّ الْعَبْدَ لَیَخْرُجُ مِنْ ذُنُوْبِہٖ کَمَا یَخْرُجُ التِّبْرُ الْاَحْمَرُ مِنَ الْکِیْرِ۔

جب سے کہ پوچھا میں نے اس کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مراد ان سے گرفتار کرنا ہے اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے کو ان مصیبتوں میں جو پہنچتی ہیں بخار اور بدبختیوں سے یہاں تک کہ کوئی چیز رکھ دیتا ہے اپنے کرتے کی بانہہ میں پھر خیال کرتا ہے کہ کھو گئی اور گھبرایا کرتا ہے اس کے لیے یعنی اس گھبراہٹ سے بھی گناہ معاف ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ نکل جاتا ہے بندہ اپنے گناہوں سے جیسا کہ نکلتا ہے سونا سُرخ انگیٹھی سے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کی نہیں جانتے ہم اس کو مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے۔

مترجم۔ غرض یہ کہ ان دونوں آیتوں میں جو مذکور ہے کہ ہر بدی کی سزا ملے گی تو آپ نے فرمایا کہ مراد اس سے سزا دنیاوی ہے نہ عذاب اخروی پھر آگے اس کی تفسیر کی اس صورت میں آیت ان تبدوا ما فی انفسکم کو منسوخ کہنے کی حاجت نہ رہی جیسے کہ اوپر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول میں مذکور ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللّٰہُ دَخَلَ قُلُوْبَھُمْ مِنْہُ شَیْءٌ لَمْ یَدْخُلْ مِنْ شَیْءٍ فَقَالُوْا لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا فَاَلْقَی اللّٰہُ الْاِیْمَانَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ الْاٰیَۃَ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا لَھَا مَا کَسَبَتْ وَعَلَیْھَا مَا اکْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا قَالَ قَدْ فَعَلْتُ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَا اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَہٗ عَلَی

ترجمہ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا انہوں نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ الاٰیۃ یعنی اگر ظاہر کرو گے تم جو تمہارے دلوں میں ہے یا چھپاؤ گے اس کو حساب کرے گا اس کا تم سے اللہ تعالے انتہیٰ داخل ہوا اصحاب کے دلوں میں اس سے ایسا خوف و خطر کہ کسی چیز سے نہ ہوا تھا۔ سو عرض کیا یہ مقدمہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا آپ نے کہو تم کو سُنا ہم نے اور اطاعت کی ہم نے سو ڈالا اللہ تعالے نے ایمان ان کے دلوں میں یعنی قبول و تسلیم بھر اتاریں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا قَالَ قَدْ فَعَلْتُ رَبَّنَا وَ
لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ
عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ اَلْاٰیَة
قَالَ قَدْ فَعَلْتُ۔

اللہ تعالےٰ نے یہ آیتیں اٰمَنَ الرَّسُوْلُ
بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ
اَلْاٰیَۃُ یعنی ایمان لایا رسول اس پر جو اتاری گئی اس کی
طرف اس کے رب سے اور ایمان لائے مومن
لوگ آخر آیت تک لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا اَلْاٰیَۃَ یعنی نہیں تکلیف دیتا اللہ تعالےٰ کسی جی کو مگر اس کی طاقت کے موافق اسی لیے ہیں جو نیکیاں کمائیں اور اسی پر ہے وبال ان برائیوں کا جو کمائیں۔ اے رب ہمارے مت پکڑ ہم کو اگر ہم بھول جاویں یا چوک جاویں پس فرمایا اللہ تعالےٰ نے کہ میں نے قبول کیا یعنی تمہاری اس دعا کو رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَا اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا۔ یعنی اے رب ہمارے اور مت رکھ ہم پر ایسا بوجھ جیسا رکھا تو نے ہم سے اگلوں پر یعنی احکام شدیدہ اور اوامر مشکلہ انتہٰی فرمایا اللہ جل جلالہ نے کہ میں نے ایسا کیا ہے یعنی سخت احکام تم پر نہ رکھوں گا۔ وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا اَلْاٰیَۃَ۔ یعنی مت رکھ ہم پر ایسا بوجھ کہ جس کی طاقت نہ ہو ہم میں اور عفو کر ہم سے اور بخش ہم کو اور رحم کر ہم پر آخر آیت تک۔ انتہٰی سو فرمایا اللہ تعالیٰ نے میں نے ایسا ہی کیا۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ اور سند سے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور اس باب میں ابی ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے بھی روایت ہے اور آدم بن سلیمان کہا جاتا ہے کہ وہ والد ہیں یحییٰ کے۔

مترجم۔ مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ جب یہ آیات نازل ہوئیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اصحابؓ پر پڑھیں تو اللہ تعالےٰ جل جلالہٗ نے ان دعاؤں کو قبول فرمایا اور ہر دعا کا جواب دیا یا قاری جب پڑھتا ہے اللہ تعالےٰ جل جلالہٗ جواب دیتا ہے اور قبول فرماتا ہے اور فضیلت اس خاتمہ سورۂ بقر کی احادیث میں بہت آئی ہے چنانچہ وارد ہے جبیر بن نفیر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ختم کیا ہے سورۂ بقر کو ایسی دو آیتوں پر کہ عنایت ہوئیں ہیں مجھے اس خزانے سے کہ جو عرش کے نیچے ہے سو سیکھو ان کو اور سکھاؤ اپنی عورتوں کو اس لیے کہ وہ رحمت ہیں اور موجب قرب الٰہی ہیں اور دعا ہیں روایت کیا اس کو دارمی نے مرسلاً اور ایفع بن عبد کلاعی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے مروی ہے کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کون سی سورت قرآن میں بڑی ہے فرمایا آپ ﷺ نے قل ہو اللہ احد پھر کہا اس نے کونسی آیت قرآن میں بڑی ہے فرمایا آپ ﷺ نے آیت الکرسی اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ؕ الخ پھر عرض کی اس نے کہ کس آیت کو دوست رکھتے ہیں آپ ﷺ کہ پہنچے وہ آپ ﷺ کو اور آپ ﷺ کی امت مرحومہ کو یعنی اس کے موافق معاملہ کیا جاوے فرمایا آپ ﷺ نے خاتمہ سورۂ بقر کا اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ان خزائن رحمت سے ہے جو اس کے عرش کے نیچے ہیں۔ عنایت کیا اس خاتمہ کو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو نہ چھوڑی اس خاتمہ نے کوئی خیر دنیا اور آخرت سے کہ جس پر شامل نہ ہو یہ روایت کیا اس کو بھی دارمی نے انتہیٰ اب جاننا چاہیئے کہ یہ سورۂ اکبر سور قرآنی ہے اور مشتمل بر مضامین کثیرہ و معانی اس میں قصص ماضیہ سے مذکور ہے۔ قصہ آدم علیہ السلام کا اور حالات اہل کتاب کے اور جواب ان کے اعتراضات کے اور قصہ گائے کا۔ اور قصہ ابتلائے ابراہیم اور بنائے کعبہ اور قصہ طالوت و جالوت اور گزرنا حضرت عزیر کا بیت المقدس پر اور تقریر ابراہیم علیہ السلام کی نمرود سے توحید کے باب میں اور فرمائش ابراہیم علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ سے واسطے احیائے موتٰی کے اور تمثیلات سے مذکور ہیں۔ دو مثالیں منافقوں کی اور تمثیل مصارف جہاد کی سبع سنابل سے اور تمثیل ریا کاروں کی ساتھ اس مزارع کے جو سنگ سخت پر دانہ ڈالے اور تمثیل مصارف اہل اخلاص کی ساتھ باغ بلند کے کہ وہ چند میوہ دے اور تمثیل ریاکاروں کے مصارف کی ساتھ اس باغ کے جو پیرانہ سالی میں صاحب باغ کے جل جاوے اور تمثیل اور تشبیہ سود خواروں کی ساتھ اس شخص کے کہ جس پر شیطان سوار ہوا۔ اور احکام و اوامر میں سے حکم عبادت الٰہی کا اور اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ اور حکم مقام ابراہیم کے مصلے ٹھہرانے کا۔ اور امر کتب سابقہ پر ایمان لانے کا اور امر استقبال قبلہ کا اور سبقت ڈھونڈھنے کا نیکیوں میں اور امر ذکر اور شکر کا اور امر استعانت۔ ڈھونڈھنے کا صبر و تحمل کے ساتھ اور امر اکل حلال کا۔ اور امر ادائے شکر کا اور امر قصاص کا۔ مقتولین کے اور امر وصیت کا جو منسوخ ہو چکا ہے اور امر قتال فی سبیل اللہ کا اور حکم کافروں کے اخراج کا اور ان کی لڑائی کا مسجد حرام کے پاس اور حکم قتال کا اشہر حرم میں اور امر مال خرچ کرنے کا جہاد میں اور احکام حج کے اور امر تکمیل اسلام کا اور حکم مرتد کا اور حکم حیض اور طلاق اور عدت اور خلع اور حکم رضاعت کا اور عدت اس عورت کی جس کا شوہر مر گیا ہو اور حکم نکاح کے پیغام دینے کا اور حکم طلاق کا قبل مس کے اور امر محافظت صلوٰۃ کا علی الخصوص صلوٰۃ وسطیٰ کا اور حکم سواری پر نماز ادا کرنے کا خوف کے وقت اور امر متعہ کا مطلقات کے لیے اور امر پاکیزہ مال سے خرچ کرنے کا۔ اور امر صدقہ دینے کا۔ ان لوگوں کو کہ راہ خدا میں محصور ہیں اور حکم ان لوگوں کا جو بجرد نزول حرمت ربوا اس سے باز رہے اور امر تقوٰی کا اور مابقی سود کے ترک کا اور امر قرض دار کو مہلت دینے کا اگر تنگ دست ہو اور امر قرض کے لکھ لینے کا اور حکم رہن کا اور نواہی سے نہی راعنا کہنے سے اور امترا یعنی شک کرنے سے اور خوف سے غیر خدا کے۔ اور شہداء کو موتٰی کہنے سے اور اتباع خطوات سے شیطان کے اور باطل کے ساتھ لوگوں کا مال کھا جانے سے اور نہی رفث و فسوق و جدال سے حج میں اور نہی مشرکوں میں نکاح کرنے سے اور کثرت سے قسم کھانے کے اور نہی صدقات کے ابطال سے من و اذیٰ کے ساتھ اور نہی کتمان شہادت سے اور فضائل اعمال سے فضیلت اتباع ہدیٰ کی اور جماعت اور صبر و صلوٰۃ کی اور ایمان اور عمل صالح کی اور فضیلت طالب رضائے حق کی اور فضیلت اصلاح یتامٰی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور طہارت کی اور نکاح ثانی کی اور مصارف جہاد کی اور فضیلت ان لوگوں کی جو جہاد میں مال خرچ کرتے ہیں اور فضیلت حکمت کی اور فضیلت اہل سخا کی اور مذمت افعال سے رد شرک کا اور مذمت اتباع امانی کی اور سوال بے ضرورت کے اور مذمت اس کی جو مساجد میں ذکر الٰہی سے مانع ہو اور مذمت اتباع اہل کتاب اور مذمت اس کی جو ملت ابراہیم سے اعراض کرے اور مذمت تقلید آباء کی اور مذمت اشراک فی اللہ تعالیٰ کی اور مذمت کتمان آیات الٰہی کی اور ثمن قلیل اس پہ لینے کی اور کتاب اللہ میں اختلاف کرنے کی اور مذمت لد اور فساد کی اور تعدی کی کہ حدود شرعیہ سے وغیر ذلک اسی طرح سے اور بھی بہت سے عمدہ احکام اس سورۂ متبرکہ میں مذکور ہیں کہ قلم اس کی تحریر سے عاجز ہے بیان کئے ہم نے بعض اس میں سے سبیکۃ الذہب الابریزمیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ هُوَ الَّذِيْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ اٰيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْ سَمَّاهُمُ اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ سوال کیا گیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر کا هُوَ الَّذِيْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ الاٰيَةَ تب فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم دیکھو ان لوگوں کو کہ پیچھے پڑتے ہیں آیات متشابہات کے پس وہی لوگ ہیں کہ نام لیا ان کا اللہ تعالیٰ نے سو پرہیز کرو ان سے۔

ف ۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث ایوب سے وہ روایت کرتے ہیں ابن ابی ملیکہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔

مترجم۔ اللہ جل جلالہ نے کہیں ساری کتاب کو متشابہ فرمایا ہے جیسے اس آیت میں اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا یعنی مشابہت رکھتی ہے ہر آیت اس کی دوسری آیت سے فصاحت اور بلاغت اور صحت معنی اور جزالت الفاظ میں اور دوسرے مقام میں ساری کتاب کو محکم فرمایا مراد اس سے یہ ہے کہ اس میں عبث اور ہزل نہیں اور صدق و عدل سے بھری ہے اور اس مقام میں یعنی آل عمران میں تقسیم کی کہ بعض آیات محکم ہیں اور بعض متشابہ پس اس میں کئی قول ہیں اکابر دین کے چنانچہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ محکمات تین آیتیں ہیں سورۂ انعام کی قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ ، اور نظیر ان آیتوں کی بنی اسرائیل میں ہے وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ اور انہی کا قول ہے کہ حروف تہجی جو اوائل سورہ میں ہیں یہی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متشابہ ہیں اور مجاہدؒ اور عکرمہؒ نے کہا کہ جن آیتوں میں حلال و حرام مذکور ہے وہ محکم ہیں اور باقی سب متشابہ کہ شبیہ ہے ہر ایک دوسرے کی صدق و حسن میں اور قتادہ اور ضحاک اور سدی نے کہا کہ محکم ناسخ ہے۔ کہ جن پر عمل ہے اور متشابہ منسوخ ہے کہ ایمان لایا جاتا ہے اس پر اور عمل نہیں کیا جاتا۔ اور روایت کی علی بن ابی طلحہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا انہوں نے کہ محکمات قرآن اس کی ناسخ اور حلال و حرام اور حدود و فرائض ہیں کہ ان پر ایمان بھی لایا جاتا ہے اور متشابہ منسوخ اس کے اور مقدم و مؤخر اور امثال اور اقسام کہ اس پر ایمان لایا جاتا ہے اور عمل نہیں ہوتا اور بعض مفسرین نے کہا کہ محکم وہ ہیں کہ جن کا علم اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو عنایت کیا ہے اور متشابہ وہ ہے کہ اس کا علم کسی مخلوق کو نہ دیا جیسے کہ اشراط ساعت اور خروج دجال اور نزول عیسیٰ علیہ السلام اور طلوع شمس مغرب سے اور قیام ساعت اور فنائے دنیا کہ اوقات ان کے سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو معلوم نہیں اور محمد بن جعفر بن زبیر نے کہا کہ محکم وہ ہے کہ محتمل ایک ہی معنی کے ہو اور متشابہ وہ ہے کہ معانی متعددہ کے محتمل ہو کذا فی البغوی۔ اور بعض اکابر دین نے آیات صفات کو جیسے ید اللہ فوق ایدیہم متشابہ کہا ہے اگرچہ معانی ان کے واضح ہیں اور مطالب لائح مگر کیفیات ان کی مجہول جیسے کہ اشراط ساعت میں اوقات مجہول ہیں پس اس خفا کی وجہ سے ان کو متشابہ کہا ہے چنانچہ امام مالک فرماتے ہیں الاستواء معلوم والکیف مجہول یعنی استواء باعتبار معنی کے معلوم ہے اور باعتبار کیف کے مجہول ہے مگر بعضے جہول بوالفضول اس کے معنوں کو بھی مجہول قرار دے کر اپنے تئیں جاہل ٹھہراتے ہیں اور ان کے معانی واضحہ پر ایمان نہیں لاتے ہداہم اللہ الی الصراط مستقیم۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ قَالَ فَإِذَا رَأَيْتِيهِمْ فَاعْرِفِيهِمْ وَقَالَ يَزِيدُ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ فَاعْرِفُوهُمْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا۔

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے کہا کہ پوچھا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے تفسیر اس آیت کی فاما الذین فی قلوبہم زیغ الآیۃ یعنی جن کے دلوں میں کجی ہے پس وہ پیچھے لگتے ہیں اس کے متشابہ کے فتنہ اور اس کی تاویل ڈھونڈھنے کو انتہیٰ پس فرمایا آپ نے کہ جب دیکھے تو ان کو تو پہچان رکھ ان کو اور کہا یزید نے اپنی روایت میں کہ حضرت نے فرمایا کہ جب دیکھو تم ان کو تو پہچان رکھو اس کو دو بار کہا یا تین بار۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس طرح روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور نہیں ذکر کیا ابن ابی ملیکہ کے بعد قاسم بن محمد کا اور ذکر کیا قاسم کا فقط یزید بن ابراہیم نے اور ابن ابی ملیکہ نام ان کا عبد اللہ ہے وہ بیٹے ہیں عبید اللہ بن ابی ملیکہ کے اور ان کو سماع ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وُلَاةً مِنَ النَّبِيِّينَ إِنَّ وَلِيِّي أَبِي وَخَلِيلُ رَبِّي ثُمَّ قَرَأَ

روایت ہے عبد اللہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر نبی کے دوست ہیں نبیوں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهَذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ۔

ہیں سے اور میرے دوست باپ میرے ہیں اور خلیل میرے رب کے پھر پڑھی آپؐ نے یہ آیت ان اولی الناس بابراہیم الآیۃ یعنی زیادہ قریب آدمیوں سے ابراہیم کی طرف وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے تابعداری کی ان کی یعنی توحید پر چلے اور یہ نبی اور جو ایمان لائے یعنی اس نبی کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ دوست ہے مومنوں کا۔

ف روایت کی ہم سے محمود نے ان سے ابونعیم نے ان سے سفیان نے ان سے ان کے باپ نے ان سے ابی الضحیٰ نے ان سے عبداللہ نے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کی اور نہیں ذکر کیا اس سند میں مسروق کا اور یہ سند صحیح تر ہے۔ روایت سے ابی الضحیٰ کی جو مروی ہے مسروق سے اور ابوالضحیٰ کا نام مسلم بن صبیح ہے روایت کی ہم سے ابوکریب نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی الضحیٰ سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابونعیم کی روایت کے مطابق اور اس میں بھی مسروق کا ذکر نہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَقَالَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فِيَّ وَاللَّهِ كَانَ ذَلِكَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ فَجَحَدَنِي فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا فَقَالَ لِلْيَهُودِيِّ احْلِفْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَنْ يَحْلِفُ فَيَذْهَبُ بِمَالِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا الْآيَةَ۔

روایت ہے عبداللہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے قسم کھائی کسی امر پر اور وہ اس میں جھوٹا ہے اس لیے کہ کاٹ کر لے جاوے اس قسم سے مال مرد مسلمان کا وہ ملے گا اللہ تعالیٰ سے اور اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہوگا سو کہا اشعث بن قیس نے کہ میرے باب میں ہے یہ حدیث قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ میری اور یہودی کی شراکت تھی ایک زمین میں سو وہ منکر ہو گیا یعنی میرے حصہ کا پس لے گیا میں اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سو فرمایا مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تمہارے پاس گواہ ہیں میں نے عرض کی کہ نہیں پھر فرمایا آپؐ نے یہودی سے کہ تو قسم کھا سو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اب وہ قسم کھا کر میرا مال مار لے گا سو اتاری اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ آیت ان الذین سے آخر تک۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں علی بن اوفیٰ سے بھی روایت ہے۔

مترجم۔ پوری آیت یوں ہے إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلِیْمٌ٥ ..... جو لوگ کہ خریدتے ہیں اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ساتھ مول تھوڑا وہ لوگ ہیں کہ ان کو آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور نہ بات کرے گا ان سے اللہ تعالیٰ اور نہ نظر کرے گا ان کی طرف قیامت کے دن اور نہ پاک کرے گا ان کو اور ان کے لیے عذاب ہے دردناک انتہیٰ۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ اَوْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ وَكَانَ لَهٗ حَائِطٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَائِطِيْ لِلّٰهِ وَلَوِ اسْتَطَعْتُ اَنْ اُسِرَّهٗ لَمْ اُعْلِنْهُ فَقَالَ اجْعَلْهُ فِيْ قَرَابَتِكَ اَوْ اَقْرَبِيْكَ۔

روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا الآیۃ یا مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ ...... الآیۃ کہا ابو طلحہ نے اور ان کا ایک باغ تھا کہ یا رسول اللہ میرا باغ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے اور اگر میں اس امر کو چھپا سکتا تو ہرگز ظاہر نہ کرتا سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تقسیم کر دو اس کو اپنے قرابت والوں میں راوی کو شک ہے کہ قرابتک فرمایا یا اقربیک معنی دونوں کے ایک ہی ہیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ مالک بن انس نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنِ الْحَاجُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الشَّعِثُ التَّفِلُ فَقَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ اَيُّ الْحَجِّ اَفْضَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ فَقَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ مَا السَّبِيْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ انہوں نے کہا کہ کھڑا ہوا ایک مرد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اس نے عرض کی کہ کون حاجی افضل ہے یا رسول اللہ فرمایا آپؐ نے کہ جس کا سر گرد آلود ہو اور کپڑے میلے کچیلے ہوں۔ پھر کھڑا ہوا ایک مرد دوسرا اور عرض کی اس نے کہ ارکان حج میں کیا افضل ہے یا رسول اللہ فرمایا آپؐ نے آواز بلند کرنا یعنی لبیک کے ساتھ اور خون بہانا یعنی قربانی کرنا پھر کھڑا ہوا ایک اور مرد اور کہا اس نے کہ آیت وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ میں سبیل سے کیا مراد ہے یا رسول اللہ فرمایا آپؐ نے کہ توشہ اور سواری یعنی جو اس پر قادر ہو اس پر حج فرض ہے۔

ف اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر ابراہیم بن یزید خوزی مکی کی روایت سے اور کلام کیا بعض اہل علم نے ابراہیم بن یزید میں ان کے حافظہ کی طرف سے۔

عَنْ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ الْاٰيَةَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلِيْ۔

روایت ہے سعد سے کہا انہوں نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ الآیۃ بلایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے علیؓ اور فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ کو اور کہا یا اللہ یہ لوگ میرے اہل ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ اس آیت مبارک کو آیت مباہلہ کہتے ہیں شان نزول اس کا یہ ہے کہ نصارای نجران جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے شبہات کے جواب باصواب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سن چکے تب یہ آیت نازل ہوئی فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ ۔۔۔۔۔

یعنی جو شخص حجت کرے تم سے اے نبی علیسیٰؑ کے باب میں بعد اس کے کہ آچکا تم کو علم سو کہو آؤ بلاویں ہم اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنی عورتوں کو اور تم اپنی عورتوں کو، اور ہم اپنی جانوں کو اور تم اپنی جانوں کو پھر دعا کریں ہم سب اور ڈالیں لعنت اللہ کی جھوٹوں پر انتہا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علیؓ عزیزہ کو لے کر حاضر ہوئے مگر عاقب جوان میں عقیل و ہوشیار تھا اس نے اپنے صاحب سے کہا کہ اے عبد المسیح تیری کیا رائے ہے اس نے کہا کہ محمد بے شک مرسل ہیں اور جس نے مباہلہ کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے نہ ان کا بڑا جیا اور نہ چھوٹا بڑھا غرض مباہلہ سے وہ لوگ ڈر گئے اور دو ہزار حلوں پر صلح ٹھہری کہ وہ ہر سال حضرت کی خدمت میں بھیجا کرتے تھے انتہیٰ خلاصۃً کما فی البغوی۔

عَنْ أَبِي غَالِبٍ قَالَ رَأَى أَبُو أُمَامَةَ رُءُوسًا مَنْصُوبَةً عَلَى دَرَجِ دِمَشْقَ فَقَالَ أَبُو أُمَامَةَ كِلَابُ النَّارِ شَرُّ قَتْلَى تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ خَيْرُ قَتْلَى مَنْ قَتَلُوهُ ثُمَّ قَرَأَ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قُلْتُ لِأَبِي أُمَامَةَ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا حَتَّى عَدَّ سَبْعًا مَا حَدَّثْتُكُمُوهُ۔

روایت ہے ابی غالب سے کہا انہوں نے کہ دیکھا ابو امامہ نے سروں کو لٹکے ہوئے سیڑھی پر دمشق کے تو کہا انہوں نے کہ یہ کتے ہیں دوزخ کے اور بدترین مقتولین آسمان کے چمڑے کے نیچے اور بہتر مقتول وہ ہیں جو ان کے ہاتھ سے مارے گئے۔ یعنی خوارج یا بتدعین یا مرتدین کے ہاتھ سے پھر پڑھی انہوں نے یہ آیت یوم تبیض وجوہ الآیۃ کہا ابی غالب نے کہ کہا میں نے ابی امامہ سے کہ کیا سنا ہے تم نے اس امر کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا انہوں نے اگر میں نے نہ سنا ہوتا اس کو یعنی ان لوگوں کی برائی کو مگر ایک بار یا دو بار یا تین بار یہاں تک کہ گنا انہوں نے سات تک تو میں ہرگز بیان نہ کرتا تم سے غرض یہ کہ بیسیوں بار میں نے حضرت سے سنا ہے جب تم سے بیان کیا۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور ابو غالب کا نام حزور ہے اور ابو امامہ باہلی کا نام صدی بن عجلان ہے اور وہ سردار ہیں قبیلہ باہلہ کے۔

عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

روایت ہے بہز بن حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ دادا سے کہ سنا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تفسیر میں اس آیت کی کُنْتُمْ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ اَنْتُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِيْنَ اُمَّةً اَنْتُمْ خَيْرُهَا وَاَكْرَمُهَا عَلَى اللّٰهِ۔

خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ الآیۃ کہ تم پورا کرتے ہو ستر امتوں کو کہ تم بہتر ہو اور بزرگ ہو ان سب میں اللہ تعالیٰ کے آگے۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث بہز بن حکیمؒ سے مانند اسی کی اور ذکر نہ کیا اس میں آیۃ کنتم خیر امۃ کا۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسِرَتْ رُبَاعِيَتُهُ يَوْمَ اُحُدٍ وَشُجَّ وَجْهُهُ شَجَّةً فِي جَبْهَتِهِ حَتّٰى سَالَ الدَّمُ عَلٰى وَجْهِهِ فَقَالَ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ فَعَلُوْا هٰذَا بِنَبِيِّهِمْ وَهُوَ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ فَنَزَلَتْ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ اِلٰى اٰخِرِهَا۔

روایت ہے انسؓ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی کچلی توڑی گئی احد کے دن اور سر مبارک زخمی کیا گیا اور زخم لگا آپؐ کی پیشانی میں یہاں تک کہ خون بہا آپؐ کے روئے مبارک پر سو فرمایا آپؐ نے کیونکر نجات پاوے گی وہ قوم کہ انہوں نے اپنے نبی کے ساتھ یہ سلوک کیا ہو اور وہ بلاتا ہو ان کو اللہ کی طرف پس اتری یہ آیت لیس لک من الامر الآیۃ یعنی تجھے اختیار نہیں اللہ تعالیٰ توبہ دے ان کو یا عذاب کرے۔

ف یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُجَّ فِي وَجْهِهِ وَكُسِرَتْ رُبَاعِيَتُهُ وَرُمِيَ رَمْيَةً عَلٰى كَتِفِهِ فَجَعَلَ الدَّمُ يَسِيْلُ عَلٰى وَجْهِهِ وَهُوَ يَمْسَحُهُ وَيَقُوْلُ كَيْفَ تُفْلِحُ اُمَّةٌ فَعَلُوْا هٰذَا بِنَبِيِّهِمْ وَهُوَ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ۔

روایت ہے انسؓ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک میں زخم لگا اور توڑی گئی کچلی آپؐ کی اور مارا گیا ایک پتھر آپؐ کے شانۂ مبارک پر اور بہنے لگا خون آپؐ کے منہ پر اور آپؐ خون پونچھتے تھے اور کہتے تھے کیونکر نجات پائے گی وہ امت کہ جس نے اپنے نبی کے ساتھ یہ بدسلوکی کی اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا تھا پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ لیس لک الآیۃ یعنی تجھے کچھ اختیار نہیں اللہ تعالیٰ توبہ عطا کرے ان کو یا عذاب کرے اس لیئے کہ وہ ظالم ہیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَبَا سُفْيَانَ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ صَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ قَالَ فَنَزَلَتْ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ فَتَابَ عَلَيْهِمْ فَاَسْلَمُوْا فَحَسُنَ اِسْلَامُهُمْ

روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن یا اللہ لعنت کر ابوسفیان پر یا اللہ لعنت کر حارث بن ہشام پر یا اللہ لعنت کر صفوان بن امیہ پر کہا راوی نے کہ پس نازل ہوئی یہ آیت مبارکہ لیس لک من الامر شئی یعنی تجھے کچھ اختیار نہیں اللہ تعالیٰ توبہ دے ان کو انتہیٰ پس توبہ دی ان کو اور وہ لوگ اسلام لائے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اچھا ہوا اسلام ان کا یعنی مضبوط ہو گئے اسلام میں۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے سمجھی جاتی ہے عمر بن حمزہؓ کی روایت سے کہ وہ سالم سے روایت کرتے ہیں اور ایسی ہی روایت کی ان سے زہری نے بروایت سالم کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْا عَلٰى اَرْبَعَةِ نَفَرٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ فَهَدَاهُمُ اللّٰهُ لِلْاِسْلَامِ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بد دعا کرتے تھے چار شخصوں کے لیے سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت لیس لک الآیۃ اور ہدایت کی ان کو اسلام کی طرف۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب سمجھی جاتی ہے اس سند سے یعنی نافع کی روایت سے کہ وہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں اور روایت کیا اس کو یحییٰ بن ایوبؓ نے ابن عجلان سے۔

عَنْ اَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ اِنِّيْ كُنْتُ رَجُلًا اِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا نَفَعَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِمَا شَاءَ اَنْ يَّنْفَعَنِيْ وَاِذَا حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ اسْتَحْلَفْتُهٗ فَاِذَا حَلَفَ لِيْ صَدَّقْتُهٗ وَاِنَّهٗ حَدَّثَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ وَصَدَقَ اَبُوْبَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُّذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِلَّا غَفَرَ لَهٗ ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ۔

روایت ہے اسماء بن حکم فزاری سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ وہ فرماتے تھے کہ میں ایسا آدمی تھا کہ جب سنتا میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث تو نفع بخشتا مجھ کو اللہ تعالیٰ اس سے جتنا چاہتا کہ نفع دیوے مجھ کو اور جب بیان کرتا کوئی شخص آپ کے اصحاب میں سے کوئی حدیث تو قسم دیتا میں اس کو پھر جب وہ قسم کھاتا میرے لیے تب میں تصدیق کرتا اس کی اور بیشک بیان کیا مجھ سے ابوبکرؓ نے اور سچ کہا ابوبکرؓ نے انہوں نے کہا کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ کوئی گناہ کرے پھر کھڑا ہو اور طہارت بجالاوے یعنی وضو وغیرہ پھر نماز پڑھے پھر مغفرت مانگے اللہ تعالیٰ سے مگر بخش دیا جاتا ہے وہ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی والذین اذا فعلوا فاحشۃ الآیۃ۔

ف اس حدیث کو روایت کیا ہے شعبہ اور کئی لوگوں نے عثمان بن مغیرہ سے اور مرفوع نہ کیا ان دونوں نے اور نہیں جانتے ہم اسماء کی مگر یہی حدیث۔

مترجم۔ پوری آیت یوں ہے وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ یعنی اور وہ لوگ کہ جب کر بیٹھیں کچھ کھلا گناہ یا برا کریں اپنے حق میں تو یاد کریں اللہ کو اور بخشش مانگیں اپنے گناہوں کی اور کون

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے گناہ بخشتا اللہ کے سوا اور اڑنہ رہیں اپنے کیئے پر اور وہ جانتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ قَالَ رَفَعْتُ رَاْسِیْ یَوْمَ اُحُدٍ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ مَا مِنْھُمْ یَوْمَئِذٍ اَحَدٌ اِلَّا یَمِیْدُ تَحْتَ جَحَفَتِہٖ مِنَ النُّعَاسِ فَذَالِکَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَیْکُمْ مِّنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَۃً نُّعَاسًا۔

روایت ہے ابی طلحہ سے کہا انہوں نے کہ اٹھایا میں نے سر اپنا احد کے دن تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی ان میں سے اس دن ایسا نہیں ہے جو جھکا نہ جاتا ہو اپنے سر کے نیچے اونگھ کے سبب سے پس یہی مراد ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی ثم انزل الآیۃ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے عبادہ نے انہوں نے روح بن عبادہ سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی الزبیر سے مثل اس کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَا طَلْحَۃَ قَالَ غُشِیْنَا وَنَحْنُ فِیْ مَصَافِّنَا یَوْمَ اُحُدٍ حَدَّثَ اَنَّہٗ کَانَ فِیْ مَنْ غَشِیَہُ النُّعَاسُ یَوْمَئِذٍ قَالَ فَجَعَلَ سَیْفِیْ یَسْقُطُ مِنْ یَدِیْ وَاٰخُذُہٗ وَیَسْقُطُ مِنْ یَدِیْ وَاٰخُذُہٗ وَالطَّائِفَۃُ الْاُخْرٰی اَلْمُنَافِقُوْنَ لَیْسَ لَھُمْ ھَمٌّ اِلَّا اَنْفُسُھُمْ اَجْبَنُ قَوْمٍ وَاَرْعَبُہٗ وَاَخْذَلُہٗ لِلْحَقِّ

روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ ابو طلحہ نے کہا کہ بے ہوش ہو گئے تھے ہم اور ہم تھے اپنی لڑائی کی جگہ میں احد کے دن پھر بیان کیا ابو طلحہ نے کہ وہ بھی تھے ان لوگوں میں کہ جن کو ڈھانپ لیا تھا اونگھ نے اس دن سو کہا انہوں نے کہ تلوار میری گرنے لگی میرے ہاتھ سے اور میں اسے پکڑتا تھا اور دوسرا گروہ منافقوں کا تھا کہ ان کو کچھ فکر نہ تھی سوا اپنی جان کے وہ لوگ ساری قوم سے زیادہ نامرد تھے اور نہایت ڈرنے والے اور چھوڑنے والے مدد حق کی

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ پوری آیت جس میں نعاس کا ذکر ہے یوں ہے۔ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَیْکُمْ مِّنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَۃً نُّعَاسًا یَّغْشٰی طَآئِفَۃً مِّنْکُمْ وَطَآئِفَۃٌ قَدْ اَھَمَّتْھُمْ اَنْفُسُھُمْ یَظُنُّوْنَ بِاللّٰہِ غَیْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاھِلِیَّۃِ یَقُوْلُوْنَ ھَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَیْءٍ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ کُلَّہٗ لِلّٰہِ یُخْفُوْنَ فِیْ اَنْفُسِھِمْ مَّا لَا یُبْدُوْنَ لَکَ یَقُوْلُوْنَ لَوْ کَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ مَّا قُتِلْنَا ھٰھُنَا قُلْ لَّوْ کُنْتُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ لَبَرَزَ الَّذِیْنَ کُتِبَ عَلَیْھِمُ الْقَتْلُ اِلٰی مَضَاجِعِھِمْ وَلِیَبْتَلِیَ اللّٰہُ مَا فِیْ صُدُوْرِکُمْ وَلِیُمَحِّصَ مَا فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ... یعنی پھر تم پر اتاری گئی تنگی کے بعد امن اونگھ کہ گھیر رہی تھی تم میں بعضوں کو۔ اور بعض کو فکر پڑا تھا اپنے جی کا خیال کرتے تھے اللہ پہ جھوٹے خیال جاہلوں کے کہتے تھے کچھ بھی کام ہے ہمارے ہاتھ تو کہہ سب کام اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اپنے جی میں چھپاتے ہیں جو تیرے لیے ظاہر نہیں کرتے۔ کہتے ہیں اگر ہمارے اختیار میں کچھ بھی ہوتا تو یہ یہاں قتل نہ ہوتے تو یہ کہہ اگر تم ہوتے اپنے گھروں میں البتہ باہر نکلتے جن پہ لکھا تھا مارے جانا اپنے اپنے پڑاؤ پر اور اللہ کو آزمانا تھا جو کچھ تمہارے جی میں ہے اور نکھارنا تھا جو کچھ تمہارے دل میں ہے اور اللہ کو معلوم ہے جی کی بات۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف جنگ احد میں جب شکست کے آثار مسلمانوں پہ ظاہر ہوئے اور جن کو شہید ہونا تھا ہو چکے اور جن کو ہٹنا تھا ہٹ چکے پھر جو میدان جنگ میں باقی رہے ان پر اللہ تعالیٰ نے اونگھ اتاری کہ اس سے رعب اور دہشت جاتی رہی اور اتنی دیر حضرت کو بھی غشی رہی پھر جب ہوشیار ہوئے حضرت کے پاس جمع ہوئے اور لڑائی قائم کی اور سست ایمان والے کہنے لگے کہ کچھ بھی کام ہے ہمارے ہاتھ ظاہر یہ معنی کہ اس شکست کے بعد کچھ بھی ہمارا کام بنا رہے گا یا بالکل بگڑ چکا یا یہ معنی کہ اللہ نے جو چاہا سو کہا ہمارا کیا اختیار اور نیت میں یہ معنی تھے کہ ہمارے مشورے پر عمل نہ کیا جو اتنے لوگ مرے اللہ تعالیٰ نے دونوں معنی کا جواب فرما دیا اور بتایا کہ اللہ کو اس میں حکمت منظور تھی تا صادق اور منافق معلوم ہوں۔

عَنْ مِقْسَمٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ فِيْ قَطِيْفَةٍ حَمْرَاءَ افْتُقِدَتْ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَعَلَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ۔

روایت ہے مقسم سے کہا انہوں نے کہ فرمایا ابن عباسؓ نے کہ نازل ہوئی یہ آیت ماکان لنبی الآیۃ ایک روئیدار چادر کے باب میں کہ سرخ رنگ تھی اور کھوئی گئی وہ بدر کے دن یعنی مال غنیمت میں سے سو کہا بعض لوگوں نے کہ شاید رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لے لی ہو سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت وماکان لنبی الآیۃ۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی عبدالسلام بن حرب نے خصیف سے مانند اس کی اور روایت کی بعضوں نے یہی حدیث خصیف سے انہوں نے مقسم سے اور نہیں ذکر کیا انہوں نے ابن عباسؓ کا اس روایت میں۔
مترجم۔ پوری آیت یوں ہے وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۞ یعنی اور نبی کا کام نہیں کہ کچھ چھپا رکھے اور جو کوئی چھپا دے گا لاوے گا اپنا چھپایا قیامت کے دن پھر پورا پاوے گا ہر کوئی اپنا کمایا اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔

ف اس سے مراد مسلمانوں کی خاطر جمع کرنی ہے تا یہ نہ جانیں کہ حضرت نے ہم کو ظاہر میں معاف اور دل میں خفا ہیں پھر کبھی خفگی نکالیں گے یا مسلمانوں کو سمجھانا ہے کہ حضرت پر گمان نہ کریں کہ غنیمت کا مال کچھ چھپا رکھیں گے یا بدر کی لڑائی میں جو چادر گم ہو گئی تھی وہی مراد ہے جیسا حدیث میں مذکور ہوا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ يَا جَابِرُ مَالِيْ اَرَاكَ مُنْكَسِرًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُسْتُشْهِدَ اَبِيْ وَتَرَكَ عِيَالًا وَدَيْنًا قَالَ اَفَلَا اُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللّٰهُ بِهِ اَبَاكَ قَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا كَلَّمَ اللّٰهُ اَحَدًا قَطُّ اِلَّا مِنْ وَّرَاءِ حِجَابِهِ وَاَحْيَا اَبَاكَ فَكَلَّمَهُ كِفَاحًا قَالَ يَا عَبْدِيْ تَمَنَّ

روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہتے تھے ملے مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا مجھ سے کیا سبب ہے کہ دیکھتا ہوں تجھ کو شکستہ خاطر عرض کی میں نے یا رسول اللہ شہید ہوئے باپ میرے یعنی جنگ احد میں اور چھوڑ گئے لڑکے بالے اور قرض فرمایا آپ نے کہ نہ بشارت دوں میں تجھ کو اس چیز کی کہ ملاقات کی اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ تمہارے باپ سے انہوں نے عرض کی کہ ہاں یا رسول اللہ فرمایا آپ نے کلام

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيَّ أُعْطِكَ قَالَ يَا رَبِّ تُحْيِينِي فَأُقْتَلَ فِيكَ ثَانِيَةً قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّهُ قَدْ سَبَقَ مِنِّي أَنَّهُمْ لَا يُرْجَعُونَ قَالَ وَأُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا الْآيَةَ۔

نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے کسی سے کبھی مگر پردہ کے پیچھے سے اور زندہ کیا تمہارے باپ کو پھر کلام کیا ان سے آمنے سامنے اور فرمایا اے بندے میرے آرزو کر مجھ سے کسی چیز کی کہ دوں میں تجھ کو عرض کی انہوں نے کہ اے رب آرزو یہ ہے کہ تو زندہ کر مجھ کو اور پھر قتل کیا جاؤں تیرے راہ میں دوبارہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ پہلے ہو چکی ہے تقدیر میری کہ جنت کے لوگ دنیا کی طرف نہ لوٹیں گے کہا راوی نے کہ اسی باب میں نازل ہوئی یہ آیت مبارک ولاتحسبنّ الذین قتلوا الآیۃ۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر موسیٰ بن ابراہیم کی روایت سے اور روایت کی یہ علی بن عبداللہ بن مدینی نے اور کئی لوگوں نے کبار محدثین سے اسی طرح موسیٰ بن ابراہیم سے اور روایت کیا عبداللہ بن محمد بن عقیل نے جابر سے کچھ تھوڑا مضمون اس میں سے۔

مترجم۔ پوری آیات جو اس بارہ میں نازل ہوئیں یہ ہیں وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ یعنی اور نہ خیال کر تو ان لوگوں کو کہ قتل ہوئے اللہ کی راہ میں مردے بلکہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس روزی پاتے خوشی کرتے ہیں اس پر جو دیا ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اور خوش وقت ہوتے ہیں ان کی طرف سے جو ابھی نہیں پہنچے ان میں پیچھے سے اس واسطہ کہ نہ ڈر ہے ان پر اور نہ غم خوش وقت ہوتے ہیں اللہ کی نعمت اور فضل سے اور اس سے کہ اللہ ضائع نہیں کرتا مزدوری ایمان والوں کی۔

ف شہیدوں کو مرنے کے بعد ایک طرح کی زندگی ہے کہ اور مردوں کو نہیں کھانا پینا اور رہنا اور خوشی پوری ہے اوروں کو قیامت کے بعد ہوگی۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهِ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ فَقَالَ أَمَا إِنَّا قَدْ سَأَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ فَأُخْبِرْنَا أَنَّ أَرْوَاحَهُمْ فِي طَيْرٍ خُضْرٍ تَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ وَتَأْوِي إِلَى قَنَادِيلَ مُعَلَّقَةٍ بِالْعَرْشِ فَاطَّلَعَ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ اطِّلَاعَةً فَقَالَ هَلْ تَسْتَزِيدُونَ شَيْئًا فَأَزِيدُكُمْ قَالُوا رَبَّنَا وَمَا نَسْتَزِيدُ

روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ ان سے پوچھی گئی تفسیر اللہ تعالیٰ کے اس قول مبارک کی الآیۃ سو کہا انہوں نے کہ آگاہ ہو ہم نے پوچھی تھی تفسیر اس کی یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور خبر دی گئی ہم کو کہ ارواح شہیدوں کی یعنی جن کا ان آیتوں میں بیان ہے سبز چڑیوں کے اندر ہیں کہ وہ سیر کرتے ہیں جنت میں جہاں چاہتے ہیں اور آرام کرتے ہیں قندیلوں میں جو عرش میں لٹکے ہیں پھر جھانکا ان پر پروردگار تیرے نے ایک بار اور فرمایا ان سے کہ آیا تم کچھ اور زیادہ چاہتے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَنَحْنُ فِي الْجَنَّةِ نَسْرَحُ حَيْثُ شِئْنَا ثُمَّ اطَّلَعَ عَلَيْهِمُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ هَلْ تَسْتَزِيدُونَ شَيْئًا فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ لَا يُتْرَكُونَ قَالُوا تُعِيدُ أَرْوَاحَنَا فِي أَجْسَادِنَا حَتَّى نَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَنُقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ مَرَّةً أُخْرَى

ہو کہ میں تم کو زیادہ دوں عرض کی انہوں نے کہ اے رب ہمارے اب ہم کیا چاہیں اور ہم ہیں جنت میں کہ سیر کرتے ہیں جہاں چاہتے ہیں پھر جھانکا ان پر پروردگار نے دوبارہ اور پھر فرمایا کہ آیا تم کچھ اور زیادہ چاہتے ہو کہ میں تم کو زیادہ دوں پھر جب دیکھا ان شہیدوں نے کہ ہم نہ چھوٹیں گے یعنی جب تک کہ کچھ فرمائش نہ کریں تب عرض کی پھیری جاویں روحیں ہماری ہمارے بدنوں میں یہاں تک کہ لوٹیں ہم دنیا کی طرف اور پھر قتل کیے جاویں تیرے راہ میں دوبارہ یعنی یہی آرزو ہے سوا اس کے کچھ آرزو نہیں۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم ان آیتوں کا ترجمہ ابھی اوپر گزرا۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ وَتُقْرِئُ نَبِيَّنَا السَّلَامَ وَتُخْبِرُهُ أَنْ قَدْ رَضِينَا وَرُضِيَ عَنَّا۔

روایت ہے ابن مسعودؓ سے اور اسی اسناد سے مثل روایت سابق کے یعنی جو ابھی اوپر گزری مگر زیادہ کیا اس میں راوی نے یہ مضمون کہ فرمائش کی ان روحوں نے کہ بھیجا جاوے سلام ہمارا ہمارے نبی پر اور خبر دی جاوے ان کو کہ راضی ہوئے ہم یعنی اپنے پروردگار سے اور راضی ہوا وہ ہم سے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاةَ مَالِهِ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي عُنُقِهِ شُجَاعًا ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ الْآيَةَ وَقَالَ مَرَّةً قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنِ اقْتَطَعَ مَالَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ بِيَمِينٍ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ الْآيَةَ۔

روایت ہے عبداللہؓ سے وہ پہنچاتے ہیں اس حدیث کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا آپؐ نے کوئی آدمی نہیں کہ اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دیتا ہو مگر بنا دیوے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی گردن میں ایک اژدہا یعنی اس کے مال کو پھر پڑھی آپؐ نے ہم پر اس کے مصداق میں یہ آیت اللہ تعالیٰ کی کتاب سے لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ الآیۃ اور کہا راوی نے دوسری بار میں کہ پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مصداق میں یہ آیت سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ الآیۃ اور فرمایا آپؐ نے کہ جو لیوے مال اپنے بھائی مسلمان کا جھوٹی قسم کھا کر وہ ملاقات کرے گا اللہ تعالیٰ سے اور اللہ اس پر غصہ ہوگا پھر پڑھی آپؐ نے یہ آیت اس کے مصداق میں اللہ تعالیٰ کی کتاب سے

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مراد شجاع اقرع سے سانپ ہے یعنی گنجا کہ جس کی چوٹی زہر کے سبب سے گر گئی ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

مترجم۔ بعض روایتوں میں شجاع اقرع بھی وارد ہوا ہے اگرچہ اس روایت میں اقرع مذکور نہیں اسی لیے مصنف نے شجاع اقرع کہا اور پوری آیت جو حدیث میں اولاً مذکور ہوئی یوں ہے وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ... یعنی اور نہ سمجھیں جو لوگ بخل کرتے ہیں ایک چیز پر کہ اللہ نے ان کو دی ہے اپنے فضل سے کہ یہ بخل بہتر ہے ان کے حق میں بلکہ یہ برا ہے ان کے واسطے آگے طوق پڑے گا ان کے واسطے جس پر بخل کیا تھا قیامت کے دن اور اللہ وارث ہے آسمان و زمین کا اور اللہ جو کرتے ہو سو جانتا ہے انتہیٰ اور آیت إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ مع ترجمہ اوپر گزری۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَوْضِعَ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ۔

روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک کوڑا رکھنے کی جگہ جنت میں بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اس میں ہے پڑھ لو تم اگر چاہو یہ آیت مبارک فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ سے آخر تک یعنی پھر جو سرکا دیا گیا آگ سے اور داخل کیا گیا جنت میں اس کا کام بنا اور دنیا کی زندگی تو یہی ہے دغا کی جنس۔

www.KitaboSunnat.com

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ قَالَ اذْهَبْ يَا رَافِعُ لِبَوَّابِهِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ لَهُ لَئِنْ كَانَ كُلُّ امْرِئٍ فَرِحَ بِمَا أُوتِيَ وَأَحَبَّ أَنْ يُحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذَّبًا لَنُعَذَّبَنَّ أَجْمَعُونَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا لَكُمْ وَلِهَذِهِ الْآيَةِ إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هَذِهِ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ تَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَتَلَا وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَأَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ فَكَتَمُوهُ وَأَخْبَرُوهُ بِغَيْرِهِ فَخَرَجُوا وَقَدْ أَرَوْهُ أَنْ قَدْ أَخْبَرُوهُ بِمَا سَأَلَهُمْ عَنْهُ وَاسْتَحْمَدُوا بِذَلِكَ

روایت ہے حمید سے کہ مروان نے کہا اپنے بواب سے کہ اے رافع جا تو ابن عباس رضہ کے پاس اور کہہ ان سے کہ اگر ہر شخص معذب ہو اس پر کہ خوش ہو اس پر جو اسے ملے اور دوست رکھے کہ شاباشی دیا جاوے اس کام پر جو اس نے نہیں کیا تو ہم سب معذب ہوں سو فرمایا ابن عباس رضہ نے کہ تم کو کیا مطلب اس آیت سے یہ تو نازل ہوئی اہل کتاب کے حق میں پھر پڑھی ابن عباس رضہ نے یہ آیت یعنی اوپر سے وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ سے بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا تک پھر فرمایا ابن عباس رضہ نے کہ پوچھی اہل کتاب سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز پس چھپائی انہوں نے اور خبر دی اور چیز کی اس کے سوا اور چلے گئے اور حضرت سے ظاہر کیا کہ خبر دی اس چیز کی جو حضرت نے پوچھی تھی ان سے اور اپنی تعریف چاہی اور خوش ہوئے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِلَیْهِ وَفَرِحُوْا بِمَا آتَوْا مِنْ کِتَابِهِمْ وَمَا سَأَلَهُمْ عَنْهُ۔　پھولے اس پر جو خبر دی انہوں نے اپنی کتاب سے اور اس چیز سے کہ حضرت نے پوچھی تھی

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ پوری آیتیں یوں ہیں۔ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتَابَ لَتُبَیِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَکْتُمُوْنَهٗ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا فَبِئْسَ مَا یَشْتَرُوْنَ o لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ بِمَا اَتَوْا وَّیُحِبُّوْنَ اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ o یعنی اور جب اللہ تعالیٰ نے اقرار لیا کتاب والوں سے کہ اس کو بیان کرو لوگوں کے پاس اور نہ چھپاؤ پھر پھینک دیا وہ اقرار اپنی پیٹھ کے پیچھے اور خرید کیا اس کے بدلے مول تھوڑا سو کیا بری خرید کرتے ہیں تو نہ سمجھ کہ جو لوگ خوش ہوتے ہیں اپنے کیے پر اور تعریف چاہتے ہیں بن کیے پر سو نہ جان کہ وہ خلاص ہونے والے ہیں عذاب سے اور ان کو دکھ کی مار ہے۔

ف وہی یہود مسئلہ غلط بتاتے اور رشوتیں کھاتے اور پیغمبر کی صفت چھپاتے پھر خوش ہوتے کہ ہم کو کوئی پکڑ نہیں سکتا اور امید رکھتے کہ لوگ ہماری تعریف کریں کہ خوب عالم اور دیندار حق پرست ہیں (موضح القرآن) غرض ابن عباس ؓ نے فرمایا کہ ان آیتوں سے یہود مراد ہیں۔ اور جاننا چاہیے کہ سورۂ آل عمران جامع اکثر مضامین قرآن ہے اس میں تذکیرات اور قصص ہے حال فرعون کا اور حال جنگ بدر کا اور قصہ عمران کی بیوی کی نذر کرنے کا مریم کو اور قصہ ولادت یحییٰؑ کا اور ولادت حضرت عیسیٰ علیہما السلام کا مذکور ہے اور اوامر سے مذکور ہے امر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا اور ایمان لانے کا خداوند تعالیٰ پر اور کتب سابقہ پر اور اتباع ملت ابراہیم کا اور توکل خداوند تعالیٰ پر اور جنت کے طلب کرنے کا اور زمین میں سیر کرنے کا اور مشورہ کا اور صبر اور گھوڑے باندھنے کا شعور پر اور نواہی سے مذکور ہے نہی کافروں کی محبت سے اور اختلاف اور تفریق سے اور خفیہ محبت سے کافروں کی اور ان پر حسرت کھانے سے اور سوا اس کے بڑے بڑے فوائد عمدہ مذکور ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ النِّسَآءِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ مَرِضْتُ فَاَتَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُنِیْ وَقَدْ اُغْمِیَ عَلَیَّ فَلَمَّا اَفَقْتُ قُلْتُ کَیْفَ اَقْضِیْ فِیْ مَالِیْ فَسَکَتَ　روایت ہے محمد بن منکدر سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے جابر بن عبداللہ ؓ سے کہتے تھے کہ بیمار ہوا میں سو آئے میرے پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور میں بے ہوش تھا پھر جب مجھے افاقہ ہوا میں نے کہا کہ کیا حکم کروں میں اپنے مال

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَتّٰى نَزَلَتْ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۔

میں سو حضرت چپ ہو رہے یہاں تک کہ نازل ہوئی یہ آیت مبارک یوصیکم اللہ الآیۃ ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور فضل بن صباح کی روایت میں کچھ زیادہ کلام ہے اس روایت سے ۔

مترجم ۔ پوری آیت یوں ہے يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ فَاِنْ كُنَّ نِسَاۤءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ اٰبَاۤؤُكُمْ وَاَبْنَاۤؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ یعنی اللہ تعالیٰ کہہ رکھتا ہے تم کو تمہاری اولاد میں مرد کو حصہ برابر دو عورت کے پھر اگر عورتیں ہوں دو سے اوپر تو ان کو دو تہائیاں جو چھوڑ مرا اور اگر ایک ہے تو اس کو آدھا اور میت کے ماں باپ کو ہر ایک کو دونوں میں چھٹا حصہ جو چھوڑ مرا اگر میت کی اولاد ہے پھر اگر اس کی اولاد نہیں اور وارث اس کے ماں باپ ہیں تو اس کی ماں کو تہائی ہے پھر اگر میت کے کئی بھائی ہیں تو اس کی ماں کو چھٹا یہ پیچھے وصیت کے جو دلوا مرا یا قرض کے تمہارے باپ اور بیٹے تم کو معلوم نہیں کون شتاب پہنچے ہیں تمہارے کام میں حصہ باندھا اللہ کا ہے اللہ تعالیٰ خبردار ہے حکمت والا ۔

ف اس آیت میں دو میراثیں فرمائیں اولاد کی اور ماں باپ کی اولاد اگر ملی ہے مرد اور عورت تو مرد کا دوہرا حصہ اور عورت کا اکہرا اور اگر فقط عورتیں ہیں تو ایک کو آدھا مال اور زیادہ ہوں تو دو تہائی برابر بانٹ لیویں اور ماں کا حصہ اور اگر میت کی اولاد ہے یا بھائی بہن ہیں ایک سے زیادہ تو چھٹا حصہ اور اگر دونوں نہیں تو تہائی اور باپ کا حصہ اگر میت کی اولاد ہے تو چھٹا حصہ اور اگر اولاد نہیں تو عصبہ ہوا اور میت کا مال اس کے دفن اور کفن میں لگائیے جو کچھ بچے وہ اس کے قرض میں دیجئے جو کچھ بچے تو اس کی وصیت میں ایک تہائی تک لگائیے اس کے بعد میراث کے حصہ ہیں اور ان حصوں میں عقل کا دخل نہیں اللہ صاحب نے مقرر فرمائے وہ سب سے دانا تر ہے انتہی موضح القرآن ۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اَوْطَاسٍ اَصَبْنَا نِسَاۤءً لَهُنَّ اَزْوَاجٌ فِي الْمُشْرِكِيْنَ فَكَرِهَهُنَّ رِجَالٌ مِنْهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَاۤءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۔

روایت ہے ابی سعید خدری رضی سے کہا انہوں نے کہ جب ہوا دن اوطاس کی لڑائی کا غنیمت میں پایا ہم نے ایسی عورتوں کو کہ ان کے شوہر تھے مشرکوں میں سو مکروہ جانا یعنی ان سے صحبت کرنے کو بعض مردوں نے سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارک والمحصنات الآیۃ ۔

ف ۔ یہ حدیث حسن ہے ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ اَصَبْنَا سَبَایَا یَوْمَ اَوْطَاسٍ لَهُنَّ اَزْوَاجٌ مِنْ قَوْمِهِنَّ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ۔

روایت ہے ابی سعید خدری رضؓ سے کہا انہوں نے کہ غنیمت میں لے لیں ہم نے کچھ عورتیں اوطاس کے دن کہ ان کے شوہر تھے ان کی قوم میں سو ذکر کیا اس کا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس اتری یہ آیت والمحصنات الآیۃ۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور ایسی ہی روایت کی ثوری نے عثمان بتی سے انہوں نے ابی الخلیل سے انہوں نے ابی سعید خدری سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند حدیث مذکور کے اور روایت میں ابی علقمہ کا ذکر نہیں اور نہیں جانتا میں کسی کو کہ اس نے ذکر کیا ہو اس سند میں ابی علقمہ کا مگر ہمام نے بروایت ابی قتادہؓ اور ابو الخلیل کا نام صالح بن ابی مریم ہے۔

مترجم۔ پوری آیت یوں ہے وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ ط فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرَاضَيْتُمْ بِهٖ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ہ یعنی اور نکاح بندھی عورتیں بھی حرام ہیں مگر جن کو مالک ہو جاویں تمہارے ہاتھ حکم ہوا اللہ کا تم پر اور حلال ہوئیں تم کو جو ان کے سوا ہیں یوں کہ طلب کرو اپنے مال کے بدلے قید میں لانے کو نہ مستی نکالنے کو پھر جو کام میں لائے تم ان عورتوں میں سے ان کو دو ان کے حق مہر جو مقرر ہوئے اور گناہ نہیں تم کو اس میں جو ٹھہرا لو دونوں کی رضا سے مقرر کیے پیچھے اللہ ہے خبردار حکمت والا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَبَآئِرِ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ۔

روایت ہے انس بن مالک رضؓ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبیرہ گناہوں میں ہے شریک کرنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور ناراض کرنا والدین کا اور قتل کرنا کسی جان کا اور جھوٹ کہنا یا گواہی جھوٹی دینا۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ روح بن عبادہ نے شعبہ سے اور کہا روایت ہے عبد الرحمٰن بن ابی بکر سے مگر یہ صحیح نہیں۔

عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَآئِرِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ قَالَ وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا قَالَ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَوْ قَوْلُ الزُّوْرِ قَالَ فَمَا

روایت ہے ابی بکرہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں تم کو اکبر کبائر کی صحابہؓ نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ خبر دیجئے ہم کو فرمایا آپ نے بڑے سے بڑا گناہ شریک کرنا ہے اللہ تعالے کے ساتھ اور ناراض کرنا ماں باپ کا کہا راوی نے اور اٹھ بیٹھے آپ اور تھے قبل اس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ ۔

کے تکیہ لگائے ہوئے اور فرمایا آپؐ نے کہ کبائر میں داخل ہے جھوٹی گواہی یا فرمایا جھوٹی بات کہا راوی نے کہ پھر بار بار آپؐ یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کہ کاش آپؐ چپ رہتے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَكْبَرِ الْكَبَائِرِ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ وَمَا حَلَفَ حَالِفٌ بِاللّٰهِ يَمِيْنَ صَبْرٍ فَاَدْخَلَ فِيْهَا مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوْضَةٍ اِلَّا جُعِلَتْ نُكْتَةً فِيْ قَلْبِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۔

روایت ہے عبد اللہ بن انیس جہنی سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک اکبر کبائر شریک کرنا ہے اللہ تعالےٰ کے ساتھ اور ناراض کرنا والدین کا اور قسم جھوٹی گزری ہوئی بات پر جانے بوجھے اور نہیں قسم کھائی کسی قسم کھانے والے نے اللہ کی کہ موقوف ہوا اس پر فیصلہ پھر داخل کر دیا مچھر کے برابر یعنی جھوٹ مگر ہو جاوے گا ایک نکتہ اس کے دل پر قیامت کے دن تک۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابوامامہ انصاری بیٹے ہیں ثعلبہ کے اور نہیں جانتے ہم نام ان کا اور روایت کی ہیں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت حدیثیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ اَوْ قَالَ الْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ شَكَّ شُعْبَةُ ۔

روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کبیرہ گناہوں میں سے شریک کرنا ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور ناراض کرنا والدین کا یا فرمایا قسم جھوٹی شک کا اس میں شعبہ نے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ يَغْزُو الرِّجَالُ وَلَا تَغْزُو النِّسَاءُ وَاِنَّمَا لَنَا نِصْفُ الْمِيْرَاثِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ قَالَ مُجَاهِدٌ وَاُنْزِلَ فِيْهَا اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَكَانَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اَوَّلَ ظَعِيْنَةٍ قَدِمَتِ الْمَدِيْنَةَ مُهَاجِرَةً ۔

روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ انہوں نے کہا بطور غبطہ کے کہ جہاد کرتے ہیں مرد اور نہیں جہاد کرتیں عورتیں اور ہم عورتوں کے لیے ہے آدھی میراث یعنی اور مرد کو دوہرا حصہ سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ط یعنی مت آرزو کرو اس چیز کی کہ فضیلت دی اللہ تعالیٰ نے بسبب اس کے بعض کو بعض پر کہا مجاہد نے اور اتری ہے ام سلمہؓ کے بارہ میں یہ آیت اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اور تھیں ام سلمہؓ پہلی عورت کہ جو آئیں مدینہ میں ہجرت کر کے۔

ف یہ حدیث مرسل ہے اور روایت کی بعض راویوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے مرسلاً کہ ام سلمہؓ نے ایسا ایسا کہا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا اَسْمَعُ اللّٰهَ ذَکَرَ النِّسَآءَ فِی الْهِجْرَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اِنِّیْ لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ۔

روایت ہے ام سلمہؓ سے کہا انہوں نے کہ یا رسول اللہ نہیں سنا میں نے اللہ تعالیٰ کو کہ ذکر کیا ہو اس نے عورتوں کا ہجرت کے باب میں یعنی ان کو ہجرت کا کچھ ثواب ہے یا نہیں سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اِنِّیْ لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ الآیۃ یعنی میں ضائع نہیں کرتا عمل کسی عامل کا تم میں سے مرد ہو یا عورت بعض تم میں سے ہیں بعض سے آخر تک۔

عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَاَ عَلَیْهِ وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَرَاْتُ عَلَیْهِ مِنْ سُوْرَةِ النِّسَآءِ حَتّٰی اِذَا بَلَغْتُ فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِیْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰی هٰٓؤُلَآءِ شَهِیْدًا غَمَزَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِهٖ فَنَظَرْتُ اِلَیْهِ وَعَیْنَاهُ تَدْمَعَانِ۔

روایت ہے ابراہیم سے وہ روایت کرتے ہیں علقمہ سے کہا انہوں نے کہ کہا عبداللہ نے حکم کیا مجھ کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پڑھوں میں آپؐ کے آگے قرآن اور آپؐ منبر پر تھے سو پڑھی میں نے سورۂ نساء یہاں تک کہ جب پہنچا میں اس آیت پر فکیف اذا جئنا الآیۃ اشارہ کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے یعنی بس کرو سو نظر کی میں نے ان کی طرف اور آنکھیں ان کی آنسو بہاتی تھیں۔

ف ایسی ہی روایت کی ابوالاحوص نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ سے اور حقیقت میں وہ سند یوں ہے کہ روایت ہے ابراہیم سے وہ روایت کرتے ہیں عبیدہ سے وہ عبداللہ سے۔

عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عُبَیْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اقْرَاْ عَلَیَّ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَاُ عَلَیْكَ وَعَلَیْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَیْرِیْ فَقَرَاْتُ سُوْرَةَ النِّسَآءِ حَتّٰی بَلَغْتُ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰی هٰٓؤُلَآءِ شَهِیْدًا قَالَ فَرَاَیْتُ عَیْنَیِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَهْمُلَانِ۔

روایت ہے ابراہیم سے وہ روایت کرتے ہیں عبیدہ سے وہ عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پڑھو تم مجھ پر قرآن سو عرض کی میں نے کہ اے رسول اللہ کے میں پڑھوں آپؐ کے آگے اور آپؐ ہی پر تو نازل ہوا ہے تو فرمایا آپؐ نے میں دوست رکھتا ہوں کہ سنوں اس کو اپنے غیر سے کہ کہا عبداللہ نے کہ پڑھی میں نے سورۂ نساء یہاں تک کہ پہنچا میں اس آیت تک وَجِئْنَا بِكَ عَلٰی هٰٓؤُلَآءِ شَهِیْدًا ۔ کہا عبداللہ نے کہ پھر دیکھا میں نے دونوں آنکھوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آنسو بہاتی تھیں

ف یہ روایت صحیح تر ہے ابی الاحوص کی روایت سے روایت کی ہم سے سوید بن نصر نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے معاویہ بن ہشام کی روایت کی مانند۔

مترجم۔ پوری آیت یوں ہے فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِیْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰی هٰٓؤُلَآءِ شَهِیْدًا ۔۔۔۔
یعنی پھر کیا حال ہو گا جب بلاویں گے ہم ہر امت میں سے احوال کہنے والا اور بلاویں گے تجھ کو ان لوگوں پر احوال

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتانے والا انتہی اور اس آیت میں خطاب ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور کمال فضیلت ہے آپؐ کی۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ صَنَعَ لَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ طَعَامًا فَدَعَانَا وَسَقَانَا مِنَ الْخَمْرِ فَأَخَذَتِ الْخَمْرُ مِنَّا وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ... فَقَدَّمُوْنِي فَقَرَأْتُ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَنَحْنُ نَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ۔

روایت ہے علی بن ابی طالبؓ سے کہا انہوں نے کہ تیار کیا ہمارے لیے عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے کچھ کھانا اور دعوت دی ہم کو اور پلائی ہم کو کچھ شراب سو لی شراب نے عقل ہماری اور نماز کا وقت آیا سو لوگوں نے مجھے آگے کیا یعنی امام بنایا پس پڑھی میں نے سورۂ قل یا ایہا الکفرون لا اعبد ما تعبدون ونحن نعبد ما تعبدون یعنی کہہ دے تو اے نبی کہ کافرو نہیں پوجتا میں جو تم پوجتے ہو اور ہم پوجتے ہیں جو تم پوجتے ہو اور یہ غلطی کی حضرت علیؓ نے پس اتاری اللہ تعالےٰ نے یہ آیت یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے آخر تک یعنی اے ایمان والو مت نزدیک جاؤ تم نماز کے اس حال میں کہ تم نشہ میں ہو جب تک کہ نہ جانو تم کہ کیا کہتے ہو یعنی ہوش نہ آئے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

مترجم یہ دوسری آیت ہے کہ شراب کے باب میں نازل ہوئی اس کے بعد پھر تیسری آیت میں حرمت نازل ہوئی۔

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُوْنَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَأَبٰى عَلَيْهِ فَاخْتَصَمُوْا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ وَأَرْسِلِ الْمَاءَ إِلٰى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ وَاحْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَحْسِبُ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ۔

روایت ہے عروہ بن زبیر سے انہوں نے روایت کی عبداللہ بن زبیر سے کہا عبداللہ نے کہ ایک مرد انصار میں سے لڑا زبیرؓ سے بھیا کے پانی کے لیے جو پتھریلی زمین سے آتا تھا کہ جس سے وہاں کے لوگ کھجور کے درختوں کو سینچتے تھے سو انصاری نے کہا زبیرؓ سے کہ پانی چھوڑ دو چلا جاوے سو نہ مانا انہوں نے پس جھگڑتے آئے وہ لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے زبیر سے کہ تم سینچ لو پہلے اپنا کھیت اے زبیرؓ اور پھر چھوڑ دو پانی اپنے ہمسایہ کے کھیت کی طرف اور زبیرؓ کا کھیت بلند تھا اور پانی کے قریب تھا اس کے بعد انصاری کا کھیت تھا سو غصہ ہوا انصاری اور اس نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ بات آپؐ نے اس لیے فرمائی کہ زبیر آپؐ کے پھوپھیرے بھائی ہیں یعنی آپؐ نے ان کی طرفداری کی پس متغیر ہو گیا چہرہ مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور پھر فرمایا آپؐ نے کہ اے زبیرؓ تم سینچ لو اپنا کھیت اور روک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھو پانی کو یہاں تک کہ پہنچ جاوے کھیت کے منڈیر تک سو کہا زبیرؓ نے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں یقین کرتا ہوں کہ یہ آیت نازل ہوئی ہے اسی مقدمہ میں فلا و ربک سے آخر تک۔

ف سنا میں نے محمد سے کہتے تھے روایت کی ابن وہب نے یہ حدیث لیث بن سعد سے اور یونس نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عبداللہ بن زبیرؓ سے مانند اسی روایت کے شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے اور نہیں ذکر کیا اس میں عبداللہ بن زبیرؓ کا۔

مترجم۔ پوری آیت یوں ہے فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۞ یعنی سو قسم ہے تیرے رب کی ان کو ایمان نہ ہو گا جب تک کہ تجھ کو منصف نہ جانیں جو جھگڑا اٹھے آپس میں پھر نہ پاویں اپنے جی میں خفگی تیری چکوتی سے اور قبول رکھیں مان کر انتہی اور وہ شخص منافق تھا اگرچہ قبیلہ انصار میں تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اولاً ایک امر مصالحت اور احسان کا زبیر کو فرمایا کہ تم کچھ پانی لے کر پانی اپنے ہمسایہ کے لیے چھوڑ دو یہ نہیں کہ وہ کچھ امر شرعی تھا بعد اس کے جب انصاری نے نہایت کی حضرت نے زبیرؓ کو فرمایا کہ اپنا حق پورا لے لو کہ یہ قابل احسان نہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ حکم ثانی اس انصاری کی سزا تھی اور اس کی جہالت کا عوض اور بدلا مگر قول اوّل ظاہر تر ہے (لمعات)

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ قَالَ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ قَالَ رَجَعَ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَكَانَ النَّاسُ فِيهِمْ فَرِيقَيْنِ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَقُولُ اقْتُلْهُمْ وَفَرِيقٌ يَقُولُ لَا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ فَقَالَ إِنَّهَا طَيْبَةُ وَقَالَ إِنَّهَا تَنْفِي الْخَبَثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيدِ۔

روایت ہے زید بن ثابت سے کہ انہوں نے اس آیت کی تفسیر میں فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ کہا کہ لوٹ گئے چند لوگ اصحاب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احد کے دن یعنی جہاد سے سو لوگ ان میں دو فریق ہو گئے ایک فریق کہنے لگا کہ ان کو قتل کریں گے ہم اور دوسرا کہنے لگا کہ نہیں یعنی ان کو مارنا نہ چاہیے کہ کلمہ گو ہیں پس یہ آیت نازل ہوئی پھر کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مدینہ پاک ہے اور کہا کہ وہ دور کرتا ہے ناپاکی کو جیسے دور کرتی ہے آگ میل لوہے کا یعنی مدینہ پاک ہے اللہ تعالیٰ ان ناپاکوں کو وہاں سے نکال دے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ پوری آیت یوں ہے فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ أَرْكَسَهُم بِمَا كَسَبُوا أَتُرِيدُونَ أَن تَهْدُوا مَنْ أَضَلَّ اللّٰهُ وَمَن يُضْلِلِ اللّٰهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا ۞ ۔ یعنی پھر تم کو کیا پڑا ہے منافقوں کے واسطے دو جانب ہو رہے ہو اور اللہ نے الٹ دیا ان کو ان کے کاموں پر کیا تم چاہتے ہو کہ راہ پر لاؤ جس کو بچلایا اللہ تعالیٰ نے اور جس کو اللہ تعالیٰ راہ نہ دے پھر تو نہ پاوے اس کے لیے کوئی راہ انتہی اور اس آیت کے شان نزول میں کئی قول ہیں اوّل تو یہی ہے جو اس روایت میں مذکور ہوا یعنی جو لوگ جنگ احد میں جہاد سے پھر گئے دوسرے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجاہد نے کہا ہے کہ کچھ لوگ مدینہ میں آکر مسلمان ہوئے اور حضرت سے اجازت چاہی کہ ہم مکہ جاکر کچھ مال تجارت لادیں اور وہاں بیٹھ رہے اور مرتد ہو گئے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تیسرے بعض مفسرین نے کہا کہ مراد اس سے وہ لوگ ہیں کہ مکہ میں تھے اور مسلمان ہوئے مگر ہجرت نہ کی اور کافروں کے مددگار رہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيْءُ الْمَقْتُوْلُ بِالْقَاتِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاصِيَتُهُ وَرَاْسُهُ بِيَدِهِ وَاَوْدَاجُهُ تَشْخَبُ دَمًا يَقُوْلُ يَا رَبِّ قَتَلَنِيْ هٰذَا حَتّٰى يُدْنِيَهُ مِنَ الْعَرْشِ قَالَ فَذَكَرُوْا لِابْنِ عَبَّاسٍ التَّوْبَةَ فَتَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ قَالَ مَا نُسِخَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلَا بُدِّلَتْ وَاَنّٰى لَهُ التَّوْبَةُ۔

روایت ہے ابن عباس رضؓ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آوے گا مقتول قاتل کے ساتھ قیامت کے دن کہ پیشانی کے بال اور سر قاتل کا مقتول کے ہاتھ میں ہو گا اور مقتول کے گلے کی رگوں سے خون بہتا ہوگا اور وہ کہے گا کہ اے رب میرے اس نے مجھے قتل کیا یہاں تک کہ لے جاوے گا وہ قاتل کو عرش کے نزدیک کہا راوی نے کہ پھر ذکر کیا لوگوں نے ابن عباس رضؓ سے توبہ کا یعنی توبہ اس کی قبول ہے یا نہیں۔ تو پڑھی انہوں نے یہ آیت ومن یقتل مومنا آخر تک اور کہا کہ منسوخ نہیں ہوئی یہ آیت اور نہ بدلی گئی اور اس کی توبہ کہاں قبول ہوسکتی ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے یہی حدیث عمرو بن دینار سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے مانند اس کے اور مرفوع نہ کیا اس کو یعنی حضرت کا قول نہیں ٹھہرایا۔

مترجم پوری آیت یوں ہے۔ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَاَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيْمًا ۝ یعنی اور جو کوئی مارے مسلمانوں کو قصد کر کے تو اس کی سزا دوزخ ہے پڑا رہے اس میں اور اللہ تعالیٰ کا اس پر غضب ہوا اور اس کو لعنت کی اور اس کے واسطے تیار کیا بڑا عذاب۔

ف ابن عباس رضؓ کا قول اوپر مذکور ہوا اور بعضے علماء نے کہا ہے کہ سزا اسی کی یہی ہے جو یہاں مذکور ہوئی آگے اللہ مالک ہے یعنی چاہے عفو کرے یا نہ کرے لیکن اگر قصاص میں مارا گیا تو سب کے نزدیک پاک ہوا اور بیضاوی نے کہا ہے کہ ابن عباس رضؓ نے جو توبہ قبول نہ ہونا بیان کیا شائد اس سے تشدید مراد ہو اور ان سے اس کے خلاف بھی مروی ہے اور جمہور قائل ہیں کہ یہ عذاب جو آیت میں مذکور ہے یہ اسی کے ساتھ مخصوص ہے جس نے توبہ نہ کی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ الْاٰيَةَ اور یہ عذاب اہل سنت کے نزدیک اسی کے واسطے ہے جس نے قتل مؤمن کو حلال جان کر ارتکاب کیا جیسا کہ عکرمہ وغیرہ نے ذکر کیا ہے یا خلود سے مدت دراز ہے نہ دوام اس لیے کہ بہت سی دلیلوں سے ثابت ہوچکا ہے کہ عذاب عصاۃ مومنین کا دائم نہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ عَلٰى نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ غَنَمٌ لَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ قَالُوْا مَا

روایت ہے ابن عباس رضؓ سے کہا انہوں نے کہ گزرا ایک مرد بنی سلیم کے قبیلے کا ایک گروہ پر اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور اس کے ساتھ اس کی بکریاں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاَخَذُوْا غُنَيْمَتَهُ فَاَتَوْا بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا۔

تھیں پھر سلام کیا اس نے اصحاب پر تو اصحاب بولے کہ اس نے سلام کیا اس لیے تاکہ بچ جاوے تم سے پھر کھڑے ہوئے اصحاب اور قتل کیا اس کو اور چھین لیں بکریاں اس کی اور لائے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو اتاری اللہ تعالٰے نے یہ آیت یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے آخر تک یعنی اے ایمان والو جب تم چلو اللہ کی راہ میں یعنی جہاد کو تو دریافت کرو اور نہ کہو اس کو جو تم پر سلام کرے کہ تو مومن نہیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں اسامہ بن زید سے بھی روایت ہے۔

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ الْاٰيَةَ جَآءَ عَمْرُو بْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ضَرِيْرَ الْبَصَرِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَاْمُرُنِيْ اِنِّيْ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتُوْنِيْ بِالْكَتِفِ وَالدَّوَاةِ اَوِ اللَّوْحِ وَالدَّوَاةِ۔

روایت ہے براء بن عازب سے کہا انہوں نے جبکہ نازل ہوئی یہ آیت لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ الآیۃ آئے عمرو بن ام مکتوم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ نابینا تھے سو کہا انہوں نے کہ یا رسول اللہ آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں اور میں نابینا ہوں پس اتاری اللہ تعالٰی نے یہ آیت غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ یعنی سوا ان لوگوں کے جن کو مرض ہے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لاؤ تم میرے پاس شانہ کی ہڈی اور دوات یا فرمایا تختی اور دوات۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کہا گیا ہے اس روایت میں عمرو بن ام مکتوم اور بعضوں نے عبداللہ بن ام مکتوم کہا ہے اور عبداللہ بیٹے ہیں زائدہ کے اور ام مکتوم ان کی ماں ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ عَنْ بَدْرٍ وَالْخَارِجُوْنَ اِلٰى بَدْرٍ لَمَّا نَزَلَتْ غَزْوَةُ بَدْرٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَحْشٍ وَابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ اِنَّا اَعْمَيَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَهَلْ لَنَا رُخْصَةٌ فَنَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ دَرَجَةً فَهٰؤُلَآءِ الْقَاعِدُوْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا دَرَجٰتٍ مِّنْهُ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرِ اُولِي الضَّرَرِ۔

روایت ہے کہ ابن عباسؓ نے کہا تفسیر میں اس آیت کی لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ الآیۃ یعنی برابر نہیں ہیں بیٹھنے والے مومنوں میں سوا بیماری والوں کے انتہیٰ کہ مراد اس سے یہ ہے کہ برابر نہیں جو لوگ جنگ بدر سے بیٹھ رہے اور جو اس میں نکلے اور جب پیش آیا غزوہ بدر عبداللہ بن جحش اور ابن ام مکتومؓ نے کہا کہ ہم دونوں نابینا ہیں یا رسول اللہ سو ہم کو رخصت ہے کہ جہاد میں نہ جاویں پس اتری یہ آیت لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِیْنَ عَلَی الْقَاعِدِیْنَ دَرَجَةً۔ یعنی برابر نہیں جہاد سے بیٹھ رہنے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے مؤمنوں میں سے مگر جو بیمار اور معذور ہیں اور فضیلت دی ہے اللہ تعالیٰ نے مجاہدوں کو بیٹھنے والوں پر ایک درجہ فضیلت انتہی سو کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ بیٹھنے والوں سے مراد اس آیت میں غیر معذور لوگ ہیں یعنی باقی رہے معذور لوگ وہ مجاہدوں کے برابر ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا الخ۔۔۔ یعنی فضیلت دی اللہ تعالیٰ نے مجاہدوں کو بیٹھنے والوں پر اجر عظیم ہے بہت درجے اپنی طرف سے انتہی کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ یہاں بھی قاعدین سے وہی مؤمن مراد ہیں جو بیمار و معذور نہیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور مقسم کو بعض محدثین نے کہا ہے کہ مولی ہیں عبد اللہ بن الحارث کے اور بعض نے کہا ہے کہ مولی ہیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے اور کنیت مقسم کی ابو القاسم ہے۔

مترجم: پوری آیتیں یوں ہیں لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ دَرَجَةً وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا دَرَجَاتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا۔ یعنی نہیں برابر ہوتے بیٹھ رہنے والے مسلمانوں میں سے سوائے ضرر والوں کے یعنی جو بیمار اندھے لنگڑے ہیں اور جہاد کرنے والے اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ بیٹھ رہنے والوں پر بزرگی دی اللہ تعالیٰ نے جہاد کرنے والوں کو اپنی جانوں اور مالوں کے ساتھ بیٹھ رہنے والوں ایک درجہ اور ہر ایک کو وعدہ دیا اللہ نے اچھا یعنی جنت کا اور بزرگی دی اللہ نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر ثواب ہے بڑا کئی درجہ اپنی طرف سے اور بخشش اور مہربانی اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے انتہی اور غرض ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت مذکور میں یہ ہے کہ پہلی اور دوسری آیت میں قاعدین سے وہی لوگ مراد ہیں جو بیمار و معذور نہیں باقی رہے بیمار و معذور وہ اجر و ثواب میں مجاہدوں کے برابر ہیں اور یہ بھی احتمال ہو سکتا ہے کہ پہلی آیت میں قاعدین سے لنگڑے لولے معذور مراد ہوں کہ عزم نیت جہاد کی اور ذوق و شوق اس کا رکھتے ہیں مگر اپنی معذوری سے مجبور ہیں پس مجاہدین ان سے ایک درجہ افضل ہیں اس لیے کہ نیت عزم میں دونوں برابر ہیں فقط انواع مشقت و تعب اٹھانے سے مجاہد کو ایک درجہ فضیلت ہے اور دوسری آیت میں قاعدین سے اچھے تندرست لوگ مراد ہیں کہ باذن امیر شریک جہاد نہ ہوئے خواہ اس نظر سے کہ اور لوگ جوان کے سوا ہیں جہاد کو کافی ہیں یا کسی اور ضرورت دینی سے پس ان پر مجاہدین کو کئی درجہ فضیلت حاصل ہے انتہی اور صاحب جلالین نے یہی توجیہ اختیار کی ہے غرض ان آیتوں میں بڑی فضیلت ہے مجاہدین کی تمام مؤمنین پر۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ رَاَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَاَقْبَلْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَاَخْبَرَنَا اَنَّ زَيْدَ بْنَ

روایت ہے سہل سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے مروان کو مسجد میں بیٹھا ہوا سو آیا میں یہاں تک کہ بیٹھ گیا اس کے بازو میں سو خبر اس نے ہم کو کہ خبر دی اس کو زید بن

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثَابِتٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمْلٰی عَلَیْہِ لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُجَاھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ فَجَاءَہٗ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ وَھُوَ یُمْلِھَا عَلَیَّ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاللّٰہِ لَوْ اَسْتَطِیْعُ الْجِھَادَ لَجَاھَدْتُ وَکَانَ رَجُلًا اَعْمٰی فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَفَخِذُہٗ عَلٰی فَخِذِیْ فَثَقُلَتْ حَتّٰی ھَمَّتْ تَرُضُّ فَخِذِیْ ثُمَّ سُرِّیَ عَنْہُ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَلَیْہِ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ۔

ثابت نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا ان کو یعنی لکھنے کے لیئے لا یستوی القاعدون من المؤمنین الآیۃ یعنی برابر نہیں ہونے قاعدین مومنوں میں سے اور جہاد کرنے والے اللہ تعالیٰ کے راہ میں انتہیٰ کہا راوی نے کہ آ گئے ان کے پاس ابن ام مکتوم اور آپ بتا رہے تھے مجھ کو سو عرض کی ابن ام مکتوم نے کہ یا رسول اللہ قسم ہے اللہ کی اگر میں طاقت رکھتا تو بے شک جہاد کرتا اور تھے وہ مرد نابینا پھر اتاری اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اور آپ کی ران میری ران پر تھی سو بھاری ہو گئی کہ قریب تھی کہ کچل جاوے میری ران پھر کھل گئی طبیعت آپ کی سو اتارے اللہ تعالیٰ نے یہ الفاظ آپ پر غیر اولی الضرر۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس حدیث میں ایک مرد صحابی نے روایت کی ایک تابعی سے اعنی روایت کی سہل بن سعد نے مروان بن حکم سے اور مروان کو سماع نہیں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ تابعین میں سے ہے۔ مترجم۔ قولہ سو بھاری ہو گئی آہ وحی کے نزول کے وقت آپ کا جسم مبارک بھاری ہو جاتا تھا اور کچھ غشی سی طاری ہو جاتی پھر جب وہ کیفیت کم ہوتی آپ اصحاب کو جو اترا ہوتا بتلا دیتے۔

عَنْ یَعْلَی بْنِ اُمَیَّۃَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ اِنَّمَا قَالَ اللّٰہُ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ اِنْ خِفْتُمْ وَقَدْ اَمِنَ النَّاسُ فَقَالَ عُمَرُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْہُ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَۃٌ تَصَدَّقَ اللّٰہُ بِھَا عَلَیْکُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَہٗ۔

روایت ہے یعلی بن امیہ سے کہا انہوں نے کہ میں نے کہا حضرت عمرؓ سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قصر کرو نماز میں اگر تم کو خوف ہو یعنی کافروں کا اور اب تو لوگ امن میں ہیں یعنی اب قصر کیوں کر جائز ہوگا تو کہا حضرت عمرؓ نے تعجب کیا میں نے بھی اس چیز سے کہ جس سے تم نے تعجب کیا سو ذکر کیا میں نے اس کا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے تو آپ نے فرمایا کہ یہ ایک صدقہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عنایت کیا تم کو سو قبول کرو تم اس کے صدقے کو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَزَلَ بَیْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ فَقَالَ الْمُشْرِکُوْنَ اِنَّ لِھٰؤُلَاءِ صَلٰوۃً ھِیَ اَحَبُّ اِلَیْھِمْ مِنْ اٰبَائِھِمْ وَاَبْنَائِھِمْ وَھِیَ الْعَصْرُ فَاَجْمِعُوْا اَمْرَکُمْ فَمِیْلُوْا عَلَیْھِمْ مَیْلَۃً وَّاحِدَۃً وَاِنَّ جِبْرَئِیْلَ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اترے ضجنان اور عسفان کے بیچ میں سو مشرکوں نے کہا کہ ان لوگوں کی ایک نماز ہے کہ وہ ان کو باپ بیٹوں سے بھی زیادہ عزیز ہے وہ نماز عصر ہے سو تم درست کرو اپنا کام اور دھاوا کرو ان پر ایک بارگی اور بتحقیق جبرئیلؑ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ أَصْحَابَهُ شَطْرَيْنِ فَيُصَلِّي بِهِمْ وَتَقُومُ طَائِفَةٌ أُخْرَى وَرَاءَهُمْ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي الْآخَرُونَ وَيُصَلُّونَ مَعَهُ رَكْعَةً وَاحِدَةً ثُمَّ يَأْخُذُ هٰؤُلَاءِ حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ فَتَكُونُ لَهُمْ رَكْعَةٌ رَكْعَةٌ وَلِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ۔

آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حکم کیا آپؐ کو کہ دلویں آپؐ اصحاب کو دو گروہ سو نماز ادا کیے ایک گروہ آپؐ کے ساتھ اور کھڑا ہو دوسرا گروہ ان سے الگ اور لے لیویں اپنی ڈھالیں اور ہتھیار پھر آویں دوسرے گروہ کے لوگ اور پڑھیں آپؐ کے ساتھ ایک رکعت پھر لے لیویں یہ لوگ اپنی ڈھالیں اور ہتھیار سو ہوئی اصحاب کی ایک ایک رکعت اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عبداللہ بن شقیق کی روایت سے کہ وہ ابی ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں اور اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ اور زید بن ثابت اور ابن عباسؓ اور جابرؓ اور ابی عیاش زرقی اور ابن عمرؓ اور حذیفہؓ اور ابی بکرہؓ اور سہل بن ابی حثمہؓ سے بھی روایت ہے اور ابو عیاش کا نام زید بن صامت ہے۔

عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ كَانَ أَهْلُ بَيْتٍ مِنَّا يُقَالُ لَهُمْ بَنُو أُبَيْرِقٍ بِشْرٌ وَبَشِيرٌ وَمُبَشِّرٌ وَكَانَ بَشِيرٌ رَجُلًا مُنَافِقًا يَقُولُ الشِّعْرَ يَهْجُو بِهِ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَنْحَلُهُ بَعْضَ الْعَرَبِ ثُمَّ يَقُولُ قَالَ فُلَانٌ كَذَا وَكَذَا فَإِذَا سَمِعَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الشِّعْرَ قَالُوا وَاللّٰهِ مَا يَقُولُ هٰذَا الشِّعْرَ إِلَّا هٰذَا الْخَبِيثُ أَوْ كَمَا قَالَ الرَّجُلُ وَقَالُوا ابْنُ الْأُبَيْرِقِ قَالَهَا قَالَ وَكَانُوا أَهْلَ بَيْتِ حَاجَةٍ وَفَاقَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالْإِسْلَامِ وَكَانَ النَّاسُ إِنَّمَا طَعَامُهُمْ بِالْمَدِينَةِ التَّمْرُ وَالشَّعِيرُ وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا كَانَ لَهُ يَسَارٌ فَقَدِمَتْ ضَافِطَةٌ مِنَ الشَّامِ مِنَ الدَّرْمَكِ ابْتَاعَ الرَّجُلُ مِنْهَا فَخَصَّ بِهَا نَفْسَهُ وَأَمَّا الْعِيَالُ فَإِنَّمَا طَعَامُهُمُ التَّمْرُ وَالشَّعِيرُ فَقَدِمَتْ ضَافِطَةٌ مِنَ الشَّامِ فَابْتَاعَ عَمِّي رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ حِمْلًا مِنَ الدَّرْمَكِ فَجَعَلَهُ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ وَفِي الْمَشْرُبَةِ سِلَاحٌ دِرْعٌ وَسَيْفٌ

روایت ہے قتادہؓ بن نعمان سے کہا انہوں نے کہ ایک گھر والے لوگ تھے ہم میں سے یعنی انصار میں سے کہ ان کو بنو ابیرق کہتے تھے اور وہ تین بھائی تھے بشیر اور بشر اور مبشر اور بشیر ایک مرد منافق تھا کہ شعر کہتا تھا ہجو میں اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر منسوب کر دیتا تھا ان شعروں کو بعض عرب کی طرف اور کہتا تھا کہ فلانے نے ایسا کہا پھر جب سنتے تھے اس کو اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے قسم ہے اللہ کی نہیں کہا یہ شعر مگر اسی خبیث یعنی بشیر نے یا جیسا کہا ہو راوی نے اور کہتے اصحاب کہ یہ شعر ابن ابیرق نے کہا ہے راوی نے کہا کہ وہ لوگ محتاج اور فاقہ والے تھے جاہلیت میں بھی اور اسلام میں بھی اور مدینہ میں لوگوں کا کھانا کھجور اور جو ہی تھا اور آدمی کو جب کچھ میسر ہوتا اور کوئی بنجارہ آجاتا ملک شام سے میدہ لے کر تو وہ اس میں سے خرید لیتا کچھ خاص اپنے لیے اور لڑکے بالوں کا تو کھانا وہی کھجور اور جو تھا سو آیا ایک بنجارہ شام سے اور خریدی میرے چچا رفاعہ بن زید نے ایک گون میدہ کی اور رکھ دیا اس کو ایک جھروکے میں اور اس جھروکے میں ہتھیار بھی تھے زرہ اور تلوار پھر زیادتی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَعُدِيَ عَلَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْبَيْتِ فَنُقِبَتِ الْمَشْرُبَةُ وَأُخِذَ الطَّعَامُ وَالسِّلَاحُ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَانِي عَمِّي رِفَاعَةُ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي إِنَّهُ قَدْ عُدِيَ عَلَيْنَا فِي لَيْلَتِنَا هٰذِهِ فَنُقِبَتْ مَشْرُبَتُنَا وَذُهِبَ بِطَعَامِنَا وَسِلَاحِنَا قَالَ فَتَحَسَّسْنَا فِي الدَّارِ وَسَأَلْنَا فَقِيلَ لَنَا قَدْ رَأَيْنَا بَنِي أُبَيْرِقٍ اسْتَوْقَدُوا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَلَا نُرَى فِيمَا نُرَى إِلَّا عَلَى بَعْضِ طَعَامِكُمْ قَالَ وَكَانَ بَنُو أُبَيْرِقٍ قَالُوا وَنَحْنُ نَسْأَلُ فِي الدَّارِ وَاللّٰهِ مَا نُرَى صَاحِبَكُمْ إِلَّا لَبِيدَ بْنَ سَهْلٍ رَجُلٌ مِنَّا لَهُ صَلَاحٌ وَإِسْلَامٌ فَلَمَّا سَمِعَ لَبِيدٌ اخْتَرَطَ سَيْفَهُ وَقَالَ أَنَا أَسْرِقُ فَوَاللّٰهِ لَيُخَالِطَنَّكُمْ هٰذَا السَّيْفُ أَوْ لَتُبَيِّنُنَّ هٰذِهِ السَّرِقَةَ قَالُوا إِلَيْكَ عَنَّا أَيُّهَا الرَّجُلُ فَمَا أَنْتَ بِصَاحِبِهَا فَسَأَلْنَا فِي الدَّارِ حَتّٰى لَمْ نَشُكَّ أَنَّهُمْ أَصْحَابُهَا فَقَالَ لِي عَمِّي يَا ابْنَ أَخِي لَوْ أَتَيْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتَ ذٰلِكَ لَهُ قَالَ قَتَادَةُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أَهْلَ بَيْتٍ مِنَّا أَهْلَ جَفَاءٍ عَمَدُوا إِلَى عَمِّي رِفَاعَةَ بْنِ زَيْدٍ فَنَقَبُوا مَشْرُبَةً لَهُ وَأَخَذُوا سِلَاحَهُ وَطَعَامَهُ فَلْيَرُدُّوا عَلَيْنَا سِلَاحَنَا فَأَمَّا الطَّعَامُ فَلَا حَاجَةَ لَنَا فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَآمُرُ فِي ذٰلِكَ فَلَمَّا سَمِعَ بَنُو أُبَيْرِقٍ أَتَوْا رَجُلًا مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ أُسَيْرُ بْنُ عُرْوَةَ فَكَلَّمُوهُ فِي ذٰلِكَ وَاجْتَمَعَ فِي ذٰلِكَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ قَتَادَةَ بْنَ النُّعْمَانِ وَعَمَّهُ عَمَدَا إِلَى أَهْلِ بَيْتٍ مِنَّا أَهْلِ إِسْلَامٍ وَصَلَاحٍ

کی گئی اس پر گھر کے نیچے سے اور سرنگ لگائی گئی جھروکے میں اور لے لیا گیا وہی میدہ اور ہتھیار یعنی چوری ہو گیا پھر جب صبح ہوئی آئے میرے پاس چچا میرے رفاعہ اور کہا اے میرے بھائی کے بیٹے ہم پر ظلم ہوا آج کی رات اور نقب لگائی گئی ہمارے جھروکے میں اور ہمارا میدہ اور ہتھیار کوئی لے گیا کہا راوی نے پھر دریافت کیا ہم نے محلہ میں اور پوچھا سو کسی نے ہم سے کہا کہ ہم نے دیکھا بنی ابیرق آگ جلا رہے تھے آج کی رات اور ہم تو یہی خیال کرتے ہیں کہ وہ تمہارے ہی طعام پہ ہو گی یعنی جو چوری گیا ہے کہا راوی نے کہ بنی ابیرق کہتے تھے کہ ہم نے جو پوچھا محلہ میں تو قسم ہے اللہ کی ہمارے خیال میں نہیں آتا چور تمہارا مگر لبید بن سہل اور وہ ایک مرد صالح اور مسلمان تھا ہم میں سے پھر جب سنی لبید نے یہ بات کہ بنو ابیرق مجھے چوری لگاتے ہیں نکال لی اپنی تلوار اور کہا کہ میں چوری کرتا ہوں سو قسم ہے اللہ کی کہ میں تم کو بھی تلوار لگاؤں گا نہیں تو تم دریافت کرو اس چوری کو وہ لوگ بولے کہ تو اپنی تلوار تک رہ اے مرد سو تو چوری کرنے والا نہیں پھر اور پوچھ پاچھ کی ہم نے محلہ میں یہاں تک کہ ہم کو کچھ شک نہ رہا اس میں کہ بنی ابیرق ہی چور ہیں سو مجھ سے کہا میرے چچا نے اے میرے بھائی کے بیٹے اگر تم جاتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کرتے ان سے یعنی تو شاید ہماری چیز مل جاتی کہا قتادہؓ نے کہ آیا میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی میں نے کہ ایک گھر والے ہم میں سے کہ ظالم ہیں آئے میرے چچا رفاعہ بن زید کے گھر اور نقب لگائی جھروکے میں اور لے گئے ہتھیار اور غلہ ان کا سو ہم چاہتے ہیں کہ پھیر دیں ہم کو ہتھیار ہمارے اور غلہ ہم کو حاجت نہیں سو فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اب میں فیصلہ کرتا ہوں اس کا پھر جب سنا بنی ابیرق نے آئے ایک مرد کے پاس اپنی قوم میں سے کہ اس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

يَرْمُونَهُمْ بِالسَّرِقَةِ مِنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ وَلَا
ثَبَتٍ قَالَ قَتَادَةُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمْتُهُ فَقَالَ عَمَدْتَ إِلَى
أَهْلِ بَيْتٍ ذُكِرَ مِنْهُمْ إِسْلَامٌ وَصَلَاحٌ تَرْمِيهِمْ
بِالسَّرِقَةِ عَلَى غَيْرِ ثَبَتٍ وَلَا بَيِّنَةٍ قَالَ
فَرَجَعْتُ وَلَوَدِدْتُ أَنِّي خَرَجْتُ مِنْ بَعْضِ
مَالِي وَلَمْ أُكَلِّمْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ فَأَتَانِي عَمِّي رِفَاعَةُ فَقَالَ
يَا ابْنَ أَخِي مَا صَنَعْتَ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ لِي
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰهُ
الْمُسْتَعَانُ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ نَزَلَ الْقُرْآنُ إِنَّا أَنْزَلْنَا
إِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا
أَرَاكَ اللّٰهُ وَلَا تَكُنْ لِلْخَائِنِيْنَ خَصِيْمًا بَنِي
أُبَيْرِقٍ وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ مِمَّا قُلْتَ لِقَتَادَةَ إِنَّ
اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ
يَخْتَانُوْنَ أَنْفُسَهُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ
خَوَّانًا أَثِيْمًا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ
مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ إِلَى قَوْلِهِ رَحِيْمًا أَيْ
لَوِ اسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ لَغَفَرَ لَهُمْ وَمَنْ يَكْسِبْ إِثْمًا
فَإِنَّمَا يَكْسِبُهُ عَلَى نَفْسِهِ إِلَى قَوْلِهِ وَإِثْمًا مُّبِيْنًا
قَوْلُهُمْ لِلَبِيْدٍ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَ
رَحْمَتُهُ إِلَى قَوْلِهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ أَجْرًا عَظِيْمًا
فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْآنُ أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِالسِّلَاحِ فَرَدَّهُ إِلَى رِفَاعَةَ فَقَالَ قَتَادَةُ
لَمَّا أَتَيْتُ عَمِّي بِالسِّلَاحِ وَكَانَ شَيْخًا قَدْ
عَشِيَ أَوْ عَسِيَ الشَّكُّ مِنْ أَبِي عِيْسٰى فِي
الْجَاهِلِيَّةِ وَكُنْتُ أُرَى إِسْلَامَهُ مَدْخُوْلًا فَلَمَّا

کا نام اسیر بن عروہ تھا اور گفتگو کی اس سے اس باب میں اور جمع ہوئے اس کے لیے بہت سے لوگ محلہ کے اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے تحقیق قتادہ بن نعمان اور ان کے چچا ہمارے ایک گھر والوں پر جو اہل اسلام اور اہل صلاح ہیں تہمت لگاتے ہیں چوری کی بغیر گواہ اور وجہ ثبوت کے کہا قتادہ نے پھر آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور گفتگو کی میں نے سو فرمایا آپؐ نے کہ تو ایک گھر والوں پہ کہ جن کے اسلام اور صلاح کا چرچا ہوتا ہے چوری لگاتا ہے بغیر کسی وجہ ثبوت اور گواہ کے کہا قتادہ نے کہ پھر میں لوٹا اور دوست رکھتا تھا کہ جاتا رہتا کچھ مال میرا مگر نہ کلام کرتا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں پھر آئے میرے چچا رفاعہ اور کہا اے بھتیجے میرے کیا کیا تم نے سو خبر دی میں نے ان کو حضرت کے قول کی سو کہا انہوں نے اللہ تعالیٰ مددگار ہے پھر کچھ دیر نہ ہوئی کہ اتری یہ آیت قرآن کی انا انزلنا الیک الکتاب الآیۃ یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اتاری ہم نے تیری طرف کتاب حق کے ساتھ تاکہ حکم کرے تو لوگوں میں جیسا دکھلاوے تجھ کو اللہ اور نہ ہو تو چوروں کی طرف سے جھگڑنے والا اور مراد چوروں سے بنی ابیرق ہیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے واستغفر اللہ یعنی مغفرت مانگ اللہ تعالیٰ سے اس بات کی کہ کہی تو نے قتادہؓ سے اور فرمایا اِنَّ اللّٰہَ کَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِیْنَ یَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَہُمْ سے رحیما تک یعنی اگر مغفرت مانگیں وہ اللہ تعالیٰ سے تو بخش دے وہ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَنْ یَّکْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا یَکْسِبُہٗ عَلٰی نَفْسِہٖ یعنی جو کماتا ہے گناہ اس کا عذاب اسی کی جان پر ہے اِثْمًا مُّبِیْنًا تک اور مراد اس سے بنی ابیرق کا قول ہے لبید بن سہل کے لیے یعنی جو اوپر مذکور ہوا اور فرمایا وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ وَرَحْمَتُہٗ سے فَسَوْفَ نُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا تک پھر جب اترا قرآن لے آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہتھیار اور رد دیئے آپؐ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَتَيْتُهُ بِالسِّلَاحِ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي هِيَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ
فَعَرَفْتُ أَنَّ إِسْلَامَهُ كَانَ صَحِيحًا فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْآنُ
لَحِقَ بُشَيْرٌ بِالْمُشْرِكِينَ فَنَزَلَ عَلَى سُلَافَةَ بِنْتِ
سَعْدِ بْنِ سُمَيَّةَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَمَنْ يُشَاقِقِ
الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ
سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ
وَسَاءَتْ مَصِيرًا إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ
بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَمَنْ
يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا فَلَمَّا
نَزَلَ عَلَى سُلَافَةَ رَمَاهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ
بِأَبْيَاتٍ مِنْ شِعْرٍ فَأَخَذَتْ رَحْلَهُ فَوَضَعَتْهُ
عَلَى رَأْسِهَا ثُمَّ خَرَجَتْ بِهِ فَرَمَتْ بِهِ فِي
الْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَتْ أَهْدَيْتَ لِي شِعْرَ حَسَّانَ
مَا كُنْتَ تَأْتِينِي بِخَيْرٍ۔

نے وہ رفاعہ کو پھر کہا قتادہؓ نے جب لایا میں اپنے چچا کے پاس ہتھیار
اور وہ بوڑھے تھے کہ ان کی بینائی میں ضعف تھا اور ابو عیسیٰ کو شک
ہے کہ عشا بالشین معجمہ کہا یا بالسین مہملہ اور ان کی بینائی میں ضعف ہو
گیا تھا ایام جاہلیت میں اور میں گمان کرتا تھا کہ اسلام میں ان کے
کچھ خلل ہے پھر جب میں لایا ان کے پاس ہتھیار کہا انہوں نے کہ
اے بھتیجے میرے یہ صدقہ ہے اللہ کے راہ میں پس جان لیا میں نے
اسلام ان کا صحیح تھا پھر جب اترا قرآن مل گیا بشیر مشرکوں میں
اور اترا وہ سلافہ بنت سعد بن سمیہ کے پاس سو اتاری اللہ
تعالیٰ نے اس کے حق میں یہ آیت ومن یشاقق الرسول سے بعیداً
تک یعنی جو نافرمانی کرے رسولؐ کی بعد اس کے کہ کھل گئی اس
پر ہدایت اور چلے مومنوں کے راہ سے الگ پھیر دیں گے ہم اس
کو جدھر پھرا اور داخل کریں ہم اس کو جہنم میں اور وہ بڑا ٹھکانا
ہے اللہ تعالیٰ ہرگز نہ بخشے گا یہ کہ شریک کیا جاوے اس کے ساتھ
اور بخش دے گا اس کے سوا جس کو چاہے اور جس نے شریک
کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ وہ گمراہ ہوا پھر جب اترا بشیر سلافہ کے پاس ہجو کی اس کی حسان بن ثابت نے شعروں میں تب اٹھایا اس
نے سامان بشیر کا اپنے سر پر پھر نکلی اور پھینک آئی اس کو میدان میں اور کہا بشیر سے کہ ہدیہ لایا تو میرے لیے حسان کا
شعر یعنی تیرے سبب سے میری ہجو ہوئی تجھ سے کبھی مجھے خیر نہ پہنچے گی۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ مرفوع کیا اس کو سوا محمد بن سلمہ حرانی کے اور روایت کی یونس بن بکیر اور کئی لوگوں نے یہ حدیث محمد بن اسحاق سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہؓ سے مرسلاً نہیں ذکر کیا اس میں کہ روایت کی عاصم نے اپنے باپ سے اور انہوں نے ان کے دادا سے اور قتادہ بن نعمان اخیافی بھائی ہیں ابی سعید خدریؓ کے اور ابو سعیدؓ کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ مَا فِي
الْقُرْآنِ آيَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ هٰذِهِ الْآيَةِ
إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا
دُونَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ۔

روایت ہے علیؓ بن ابی طالب سے کہا انہوں نے کہ نہیں
ہے قرآن میں کوئی آیت مجھے زیادہ پیاری اس آیت سے
إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ الآية یعنی بیشک اللہ تعالیٰ نہ بخشے گا
اس کو کہ شریک کیا جاوے ساتھ اس کے اور بخش دے گا اس کے سوا جس کو چاہے

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو فاختہ کا نام سعد بن علاقہ ہے اور ثویر کی کنیت ابو الجہم ہے اور وہ کوفہ کے رہنے والے ہیں اور ان کو ابن عمرؓ اور ابن زبیرؓ سے سماع ہے اور ابن مہدی ان پر کچھ طعن کرتے تھے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مترجم: اس آیت کے پیارے ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں امید ہے شرک کے سوا سب گناہوں کے معاف ہونے کی اور شرک بدترین معاصی ہے ہرگز قابل بخشائش نہیں معاذ اللہ من ذلک۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِهٖ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ فَشَكَوْا ذٰلِكَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا وَفِیْ كُلِّ مَا یُصِیْبُ الْمُؤْمِنَ كَفَّارَةٌ حَتّٰی الشَّوْكَةَ یُشَاكُهَا اَوِ النَّكْبَةَ یُنْكَبُهَا۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا کہ جب نازل ہوئی یہ آیت مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِهٖ یعنی جو کوئی برا کرے گا ضرور بدلا پاوے گا گراں گزرا مسلمانوں پر اور بیان کیا اس کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپؐ نے نزدیک ہونے جاؤ حق کے اور سیدھے رہو اور مومن کو ہر مصیبت میں کفارہ ہے گناہوں کا یہاں تک کہ کانٹا چبھے یا کوئی بلا آوے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابن محیصن کا نام عمر ہے جو بیٹے ہیں عبدالرحمٰن کے وہ بیٹے ہیں محیصن کے۔

عَنْ اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّیْقِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاُنْزِلَتْ عَلَیْهِ هٰذِهِ الْاٰیَةُ وَمَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِهٖ وَلَا یَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا بَكْرٍ اَلَا اُقْرِئُكَ اٰیَةً اُنْزِلَتْ عَلَیَّ قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاَقْرَاَنِیْهَا فَلَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنِّیْ وَجَدْتُ فِیْ ظَهْرِیْ اقْتِصَامًا فَتَمَطَّاْتُ لَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاْنُكَ یَا اَبَا بَكْرٍ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ وَاَیُّنَا لَمْ یَعْمَلْ سُوْٓءًا وَاِنَّا لَمَجْزِیُّوْنَ بِمَا عَمِلْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَنْتَ یَا اَبَا بَكْرٍ وَالْمُؤْمِنُوْنَ فَتُجْزَوْنَ بِذٰلِكَ فِی الدُّنْیَا حَتّٰی تَلْقَوُا اللّٰهَ وَلَیْسَ لَكُمْ ذُنُوْبٌ وَاَمَّا الْاٰخَرُوْنَ فَیُجْمَعُ ذٰلِكَ لَهُمْ حَتّٰی یُجْزَوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

روایت ہے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا تب اتری یہ آیت مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِهٖ الآیہ یعنی جو برائی کرے گا بدلہ پاوے گا اور نہ پاوے گا اللہ کے سوا کوئی حمایتی نہ مددگار انتہیٰ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے ابی بکرؓ آیا نہ پڑھاؤں میں تجھ کو ایک آیت جو اتری ہے مجھ پر عرض کی میں نے کیوں نہیں اے رسول اللہ کے کہا ابوبکرؓ نے پھر پڑھائی مجھ کو آیت مذکورہ تو میں کچھ نہیں جانتا مگر پایا میں نے اپنی کمر کا ٹوٹنا سو انگڑائی لی میں نے اس کے سبب سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حال ہے تمہارا اے ابی بکرؓ عرض کی میں نے اے رسول اللہ کے میرے ماں باپ فدا ہیں آپ پر کون ہم میں سے ایسا ہے کہ برائی نہ کی ہو اس نے تو کیا ضرور ہم بدلہ پاویں گے اپنے عملوں کا تب فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آگاہ ہو اے ابی بکرؓ تجھے اور مومنین کو بدلا مل جاوے گا برائیوں کا دنیا میں یہاں تک کہ ملاقات کریں گے اللہ تعالیٰ سے اور نہ ہو گا ان پر کوئی گناہ اور دوسرے لوگ یعنی منافق وغیرہ جو ہیں جمع ہوں گی ان کی برائیاں یہاں تک کہ وہ بدلا پاویں گے ان کا قیامت کے دن۔

ف یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد میں گفتگو ہے اور موسیٰ بن عبیدہ ضعیف ہیں حدیث میں ضعیف کہا ہے ان کو یحییٰ بن سعید اور احمد بن حنبل نے اور مولیٰ بن سباع مجہول ہیں اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث اس سند کے سوا اور سند

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ابی بکرؓ سے اور اس کی اسناد بھی صحیح نہیں اور اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔

مترجم. خلاصہ ان احادیث کا یہ ہے کہ بلیات دنیاوی کامل الایمان لوگوں کے واسطے کفارہ ذنوب ہیں اور دافع عیوب وھوالمطلوب ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَشِيَتْ سَوْدَةُ اَنْ يُطَلِّقَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا تُطَلِّقْنِيْ وَاَمْسِكْنِيْ وَاجْعَلْ يَوْمِيْ لِعَائِشَةَ فَفَعَلَ فَنَزَلَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ فَمَا اصْطَلَحَا عَلَيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ جَائِزٌ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے کہ خوف ہوا سودہؓ کو کہ طلاق دیویں اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بسبب بڑھاپے کے سو عرض کی انہوں نے کہ طلاق نہ دیجئے آپؐ مجھ کو اور اپنی بیبیوں میں رکھیئے اور معاف کر دیتی ہوں میں باری اپنی حضرت عائشہؓ کو سو حضرت نے ولیسا ہی کیا پس اتری یہ آیت فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا الآیۃ یعنی گناہ نہیں شوہر اور بی بی پر کہ صلح کر لیویں دونوں اور صلح بہتر ہے سو جس امر پر انہوں نے صلح کر لی جائز ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اٰخِرُ اٰيَةٍ نَزَلَتْ اَوْ اٰخِرُ شَيْءٍ اُنْزِلَ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ۔

روایت ہے براء بن عازبؓ سے کہا انہوں نے کہ آخر آیت جو نازل ہوئی یا آخر جو چیز نازل ہوئی یہ آیت ہے يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ الآیۃ۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور ابوالسفر کا نام سعید بن احمد ہے اور بعضوں نے ابن محمد ثوری کہا ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُجْزِئُكَ اٰيَةُ الصَّيْفِ۔

روایت ہے براءؓ سے کہ ایک مرد آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے کیا تفسیر ہے اس آیت کی يَسْتَفْتُوْنَكَ الآیۃ سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کافی ہے تجھ کو اس کی تفسیر کے لیے وہ آیت جو گرمی میں نازل ہوئی۔

مترجم بغوی فرماتے ہیں کہ یہ آیت حجۃ الوداع کے راہ میں ایام گرما میں نازل ہوئی اس لیے آیۃ الصیف مشہور ہوئی اور پوری آیت یوں ہے۔ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗۤ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَاۤ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ وَاِنْ كَانُوْۤا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ، یعنی تجھ سے فتویٰ پوچھتے ہیں کہہ اللہ فتویٰ دیتا ہے تم کو کلالہ کا اگر کوئی مر جاوے اور نہ ہو اس کی اولاد اور اس ایک بہن ہو سو اس کے لیے آدھا ہے اس میں سے کہ چھوڑ گیا اور وہ وارث ہوتا ہے اس بہن کا اگر نہ ہو اس کی اولاد پھر اگر ہیں اس کی دو بہنیں تو ان دونوں کے لیے دو تہائی ہے اس میں سے کہ چھوڑ گیا اور اگر ہوں وہ وارث جماعت مرد اور عورتیں تو مرد کے لیے برابر حصہ دو عورتوں کے ہے۔ انتہیٰ اور کلالہ کا اطلاق تین

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شخصوں پر آتا ہے ایک وہ میت کہ والد اور ولد نہ چھوڑ گیا ہو اور دوسرے ان وارثوں پر کہ جو میت کے والد و ولد نہ ہوں تیسرے اس قرابت پر جو ولدیت اور والدیت کے نسبت سے نہ ہو پس قول اول پہ ہیں ابو بکر صدیقؓ اور عمرؓ اور علیؓ اور جمہور اہل علم کہ کہتے ہیں کہ کلالہ سے وہی میت مراد ہے جو والد و ولد نہ چھوڑ گیا ہو اور اسی پر اجماع ہے اور مراد بہن سے اس آیت میں حقیقی بہن ہے یا علاتی یا اخیافی۔

خاتمہ سورہ نساء۔ایک دفتر نعمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے آسمان سے اتارا ہے اس میں بڑے بڑے عمدہ فوائد مذکور ہیں اور بہتر بہتر فوائد مسطور چنانچہ احکام فقیہہ میں سے احکام پرورش یتامیٰ کے اور تعداد منکوحات کی اور امر ادائے مہر کا اور امر یتامیٰ کی آزمائش کا وقت تفویض مال کے اور اس پر شاہد کر لینے کا وقت تفویض کے اور حصہ وارثوں کے ترکہ کے مال سے اور امر صدقہ کا وقت تقسیم ترکہ کے اور نہی و مذمت مال یتیم کے کھا جانے کی اور حصہ ذوی الفرائض کے اور حق اصبات کے اور حکم ان بیبیوں کا کہ مرتکب فواحش ہوں قبل نزول حد زنا اور حکم اذیت دینے کا زانیوں کے اور یہ دونوں حکم بعد نزول حد زنا منسوخ ہوگئے اور نہی بجبر عورتوں کے وارث ہو جانے سے اور حکم استبدال زن کا اور حرمت منکوحہ پدر کی اور بیان ان چودہ عورتوں کا جن سے نکاح درست نہیں اور فرضیت مہر کی اور جواز لونڈیوں کے نکاح کا باذن مالکان اور آدھا ہو جانا حد زنا کا لونڈیوں پر اور احکام عورتوں کے زدو کوب کے اور حکم فیصلہ کا عورت اور مرد کے جھگڑے ہیں اور امر عبادت الٰہی کا اور نہی شرک سے اور امر احسان کرنے کا والدین اور اقربا اور یتامیٰ اور مساکین اور ہمسایہ ذی قرابت اور ہمسایہ اجنبی اور رفیق سفر اور مسافر اور کنیز اور غلام کے ساتھ اور نہی نماز سے وقت نشہ کے اور جواز تیمم کا واسطے مریض و مسافر اور صاحب غائط اور لامس نساء کے جو پانی نہ پاوے اور امر ادائے امانات اور عدل کا اور امر اطاعت خدا و رسول و اولی الامر کا اور رجوع کرنے کا وقت تنازع کے خدا اور رسول کی طرف اور امر منافقوں سے اعراض کرنے کا اور خدا پر توکل کرنے کا اور امر تحریض مؤمنین کا قتال کے لیے اور حکم ان لوگوں کا جو اپنی قوم سے اور مسلمانوں سے امن چاہتے ہیں اور حکم کافروں سے صلح کرنے کا اور حکم قتل خطا اور عمد کا اور نہی تکفیر سے اہل اسلام کے اور حکم نماز کے قصر کا سفر میں اور حکم نماز خوف کا اور حکم ذکر الٰہی کا قیام و قعود میں اور موقوت ہونا نماز کا اور نہی سستی کرنے سے تعاقب کفار میں اور حکم نکاح زنانِ یتامیٰ اور حکم نشوز و اعراض زن کا اور حکم خلع کا۔اور نہی معلق چھوڑ دینے سے عورتوں کو اور جواز تفریق کا زوجین میں اور امر عدل و انصاف کا۔ ادائے شہادات میں اور نہی کفار کی محبت سے اور حکم ایمان لانے کا رسولؐ پر۔اور نہی دین میں غلو کرنے سے۔اور نہی تثلیث سے اور شرح کلالہ کی اور حکم اس کا انتہیٰ گویا کہ یہ سورۃ کافل جمیع مہمات فقہیہ ہے اور شامل تمام احکام دینیہ اور قصص و حکایات سے اس میں کچھ مذکور نہیں فضائل سے اس میں مسطور ہے فضیلت اطاعت حدود اللہ کی اور فضیلت و ضرورت قتال کی واسطے رہائی مستضعفین کے اور فضیلت مجاہدین کی قاعدین پر اور فضیلت استغفار کی اور فضیلت اسلام کی اور ملت ابراہیمی کی اور فضیلت خیر و عفو کی اور فضیلت و اجر مومنوں کا اور فضیلت کتاب اللہ کے ساتھ چنگل مارنے کی اور ذمائم سے مذمت اکل مال یتیم کی اور مذمت عصیان کی اور مذمت حرام خور کی اور مذمت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بخیل کی ،اور مذمت افترا کی خداوند تعالیٰ پر اور مذمت منافقوں سے دوستی کرنے کی اور مذمت تارکان ہجرت کی اور نہی ان سے محبت کرنے سے اور خرابی اور رسوائی تارکان ہجرت اور مذمت خائنین کی اور مذمت اس کی جو مرتکب گناہ ہو کر دوسرے پر تہمت باندھے اور مذمت نافرمانی رسول کی اور مذمت کفر کی اور مذمت مرتدین کی اور عدم مغفرت ان کی اور مذمت غیبت کی اور جواز اس کا مظلوم کے لیے اور چھ خصائل مذمومہ یہود کے یعنی نقض میثاق اور کفر اور قتل انبیاء اور غلف کہنا اپنے قلوب کا اور بہتان باندھنا مریم علیہ السّلام پر اور دعویٰ قتل عیسیٰ علیہ السلام اور چار خصلتیں ان کی یعنی ظلم اور اللہ کی راہ سے روکنا اور کھا جانا لوگوں کے مال فریب سے اور سود لینا اور مذمت اللہ کی عبادت سے تکبّر کرنے کی اور بہت سے امور ضروری اور لکلالہ آمد اس میں مذکور ہیں چنانچہ پیدائش انسان کی ایک جان سے اور بیان توبہ کا اور شرائط اس کے قبول ہونے کی اور ارادہ الٰہی متعلق ہونا واسطے بیان سنن اسلام و ایمان کے اور برائی ہوس اور رشک کی اور پاک ہونا اللہ تعالیٰ کا ظلم سے اور ضلالت سے اور اضلال اہل کتاب کا اور تحریف یہود کی سمعنا اور عصینا کہنے میں اور خطاب اہل کتاب سے اور حکم ایمان لانے کا قبل اس کے کہ چہرے ان کے مسخ ہو جاویں اور بخشے نہ جانا شرک کا اور شکایت جبت اور طاغوت کی اور لڑنا کافروں کا طاغوت کے لیے اور مومنوں کا اللہ تعالیٰ کے لیے اور برائی ان کی جو پہلے سے مشتاق جہاد تھے اور بعد فرض ہونے کے قیل و قال کرنے لگے اور پہنچنا موت کا بہرحال اور نسبت کرنا منافقوں کا خیر کو خدا کی جانب اور شر کو نبی کی جانب اور جواب اس کا اور عین اطاعت خدا ہونا اطاعت رسولؐ کا اور بیان اس کا کہ منافق بے تحقیق خبر مشہور کر دیتے ہیں۔ اور وعدہ اللہ تعالیٰ کا کہ کفار کی لڑائی بند ہو جاوے گی یعنی ان کو تمہارے ساتھ تاب مقاومت نہ رہے گی اور بیان اچھی اور بری شفاعت کا اور بہتر نہ ہونا اکثر مشوروں کا مگر جو صدقہ وغیرہ کے لیے ہو یا صلح کے واسطے اور منعم علیہم ہونا پیغمبروں اور صدیقوں اور شہیدوں اور صالحوں کا اور برہان اور نور ہونا قرآن کا۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَوْ عَلَيْنَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا فَقَالَ عُمَرُ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَيَّ يَوْمٍ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اُنْزِلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔

طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ کہا ایک مرد نے یہود میں سے حضرت عمر بن خطابؓ سے کہ اے امیر المومنین اگر ہمارے اوپر اترتی یہ آیت الیوم اکملت لکم دینکم یعنی فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ آج کے دن پورا کر دیا میں نے تمہارا دین اور پوری کر دی تم پر اپنی نعمت اور پسند کیا میں نے تمہارے لیے اسلام کو دین انتہیٰ تو بیشک ہم اس دن کو عید ٹھہراتے یعنی کہ میں خوب جانتا ہوں کہ آیت کس دن اتری ہے یہ آیت عرفہ کے دن جمعہ کے روز یعنی ہم کو عید ٹھہرانے کی ضرورت نہیں وہ خود عید ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا وَعِنْدَهُ يَهُوْدِيٌّ فَقَالَ لَوْ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عَلَيْنَا لَاتَّخَذْنَا يَوْمَهَا عِيْدًا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنَّهَا نَزَلَتْ فِي يَوْمِ عِيْدَيْنِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَيَوْمِ عَرَفَةَ۔

روایت ہے عمار بن ابی عمار سے انہوں نے کہا کہ پڑھی ابن عباسؓ نے یہ آیت اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ آیۃ اور ان کے پاس ایک یہودی بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا اگر یہ آیت اترتی ہم پر تو ہم بے شک اس دن کو عید مقرر کرتے تب ابن عباسؓ نے کہا یہ نازل ہوئی ایسے دن میں کہ اس دن ہمارے یہاں دو عیدیں تھیں ایک جمعہ دوسرا عرفہ۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عباسؓ کی روایت سے۔

مترجم۔ اس آیت مبارک میں بڑی بشارت ہے اول تو دین کامل ہونے کی دوسرے نعمت الٰہی پوری حاصل ہونے کی تیسرے عمدہ ترین ادیان جو اسلام ہے اس کی عنایت ہونے کی الحمد للہ علی ذالک معالم میں ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جس دن یہ آیت نازل ہوئی اس دن پانچ عیدیں جمع تھیں جمعہ اور عرفہ دو عیدیں مسلمانوں کی اور یہود اور نصاریٰ اور مجوس کی ایک ایک عید اور ایسا اجتماع عیدوں کا کبھی نہ اس کے قبل ہوا اور نہ بعد ہوگا فقیر کہتا ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دین کامل ہو گیا معلوم ہوا کہ اب دین میں کسی امر جدید اور بدعت غیر سدید کے نکالنے کی حاجت نہ رہی اب جو نیا کام نکالے وہ گویا کہ چھٹی انگلی ہے کہ وہ موجب عیب ہے اور معیب لاریب اور معلوم ہوا کہ قرآن سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں کہ قرآن اس آیت پر گویا تمام ہو گیا اس کے بعد کوئی حکم اور فرض نہ اترا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس کے بعد تھوڑے ہی دن زندہ رہے پھر گلزار دنیا سے تشریف لے گئے۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنُ الرَّحْمٰنِ مَلْاٰى سَحَّاءُ لَا يَغِيْضُهَا اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ قَالَ اَرَاَيْتُمْ مَا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ فَاِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَمِيْنِهٖ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ بِيَدِهِ الْاُخْرٰى الْمِيْزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا داہنا ہاتھ یا برکت کا ہاتھ بھرا ہوا ہے خرچ کرنے والا اور بہانے والا ہے نعمتوں کا اور رزق کا نہیں کم ہوتا ہے کسی طرح رات اور دن میں فرمایا آپؐ نے کہ خیال تو کرو کتنا خرچ کر چکا ہوگا جب سے پیدا کیے آسمان سو اب تک کچھ کم نہیں ہوا جو اس کے ہاتھ میں ہے اور عرش اس کا پانی پر تھا یعنی قبل پیدائش سموات کے اس کے ہاتھ میں ترازو ہے یعنی اعمال اور رزق کے جھکاتا ہے جس کے لیے چاہے اور بلند کرتا ہے جس کے لیے چاہے یعنی جسے چاہتا ہے زیادہ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے کم۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہ حدیث تفسیر ہے اس آیت کی وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ یعنی یہود نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے یعنی ہم کو کچھ نہیں دیتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بندھے ہوئے ہیں ان کے ہاتھ اور لعنت کیے گئے وہ اس کہنے سے بلکہ اللہ کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں خرچ کرتا ہے جس طرح چاہتا ہے۔ الآیۃ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس حدیث میں ائمہ دین نے فرمایا ہے کہ ایمان لاوے یعنی صفات الٰہی پر مثل ید و وجہہ وغیرہ کے بغیر اس کے کہ تفسیر کرے اس کی یا وہم کرے اس میں ایسا ہی کہا ہے بہت سے ائمہ ہدیٰ نے انہیں میں ہیں سفیان ثوری اور مالک بن انس اور ابن عیینہ اور ابن مبارک کہ کہتے ہیں روایت کی جاویں یہ چیزیں اور اس پر ایمان رکھا جاوے اور نہ بیان کی جاوے کیفیت ان کی یعنی یہ نہ کہا جاوے کہ اس کا ہاتھ ایسا ہے یا ولیسا بلکہ صرف ایمان لایا جاوے کہ جیسے اس کی ذات ہے ویسا ہی اس کا ہاتھ ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْرَسُ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ فَأَخْرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ مِنَ الْقُبَّةِ فَقَالَ لَهُمْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ انْصَرِفُوْا فَقَدْ عَصَمَنِيَ اللّٰهُ۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا انہوں نے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ پہرہ مقرر کیا جاتا آپ کی نگہبانی کے لیے یہاں تک کہ اتری یہ آیت وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ یعنی اللہ نگہبان ہے تیرا لوگوں کے شر سے سو نکالا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک خیمہ سے اور فرمایا اپنے پہرہ والوں سے اے لوگو! چلے جاؤ میرے پاس سے کہ اللہ تعالیٰ میرا خود نگہبان ہے۔

ف یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث بعضوں نے جریری سے انہوں نے عبداللہ بن شقیق سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی نگہبانی کی جاتی تھی اور نہیں ذکر کیا اس میں حضرت عائشہؓ کا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ فِي الْمَعَاصِيْ نَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا فَجَالَسُوْهُمْ فِيْ مَجَالِسِهِمْ وَاٰكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ وَلَعَنَهُمْ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ قَالَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا وَقَالَ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ حَتّٰى تَأْطِرُوْهُمْ أَطْرًا۔

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ پڑ گئے بنی اسرائیل گناہوں میں منع کیا ان کو عالموں نے اور وہ باز نہ آئے پھر علماء ان کے ساتھ بیٹھنے لگے ان کی مجلسوں میں اور کھانے پینے لگے ان کے ساتھ سو ملا دیئے اللہ نے بعضوں کے دل بعض سے اور لعنت کی ان پر داؤدؑ اور عیسیٰ بن مریم کی زبان سے یہ سزا اس امر کی تھی کہ وہ نافرمانی کرتے تھے اور حد شرعی سے بڑھ جاتے تھے کہا راوی نے پھر اٹھ بیٹھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ تکیہ لگائے ہوئے تھے اور فرمایا قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ نہ نجات پاؤ گے تم یہاں تک کہ تم بھی نہ روکو ظالم کو ظلم سے اور نہ لو داد حق مظلوم کا اس سے۔

ف عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے کہا کہ یزید نے کہا کہ سفیان ثوری اس روایت میں عبداللہ بن مسعودؓ کا نام نہ لیتے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث محمد بن مسلم بن ابی الوضاح سے وہ روایت کرتے ہیں علی بن بذیمہ سے وہ ابو عبیدہ سے وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور بعضوں نے کہا روایت ہے ابی عبیدہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

عَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

ابی عبیدہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ لَمَّا وَقَعَ فِيْهِمُ النَّقْصُ كَانَ الرَّجُلُ فِيْهِمْ يَرٰى اَخَاهُ يَقَعُ عَلَى الذَّنْبِ فَيَنْهَاهُ عَنْهُ فَاِذَا كَانَ الْغَدُ لَمْ يَمْنَعْهُ مَا رَاٰى مِنْهُ اَنْ يَّكُوْنَ اَكِيْلَهٗ وَشَرِيْبَهٗ وَخَلِيْطَهٗ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ وَنَزَلَ فِيْهِمُ الْقُرْاٰنُ فَقَالَ لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ وَقَرَاَ حَتّٰى بَلَغَ لَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَاءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فَاسِقُوْنَ قَالَ وَكَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ لَا حَتّٰى تَاْخُذُوْا عَلٰى يَدَيِ الظَّالِمِ فَتَاْطُرُوْهُ عَلَى الْحَقِّ اَطْرًا۔

علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں جب نقصان ایمان آگیا تو یہ حال تھا کہ آدمی ان میں سے اپنے بھائی کو گناہ کرتے دیکھتا تھا اور اس کو روکتا تھا پھر جب دوسرا روز ہوتا اور وہ دیکھتا کہ یہ باز نہیں آتا تو نہ روکتا اس کو وہ گناہ جو دیکھتا تھا گنہگار سے اس کے ساتھ ہم نوالہ اور ہم پیالہ اور شریک ہونے سے پھر ملا دیئے اللہ تعالیٰ نے بعضوں کے دل بعض سے اور اترا ان کے حق میں قرآن اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے لعنت کئے گئے جو منکر ہوئے بنی اسرائیل سے داؤد اور عیسٰی بن مریم کی زبان سے یہ اس سبب سے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے اور حد پر نہ رہتے اور پڑھا آپ نے ان آیتوں کو یہاں تک کہ پہنچے لَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ سے آخر تک یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر وہ ایمان رکھتے ہوتے اللہ پر اور نبی پر اور جو اترا اس پر تو نہ بناتے گنہگاروں کو دوست ولیکن اکثر ان میں بے حکم ہیں کہا راوی نے اور نبی اللہ کے تکیہ لگائے ہوئے تھے سو اٹھ بیٹھے اور فرمایا نہ نجات پاؤ گے تم عذاب الٰہی سے جب تک کہ نہ پکڑو ہاتھ ظالم کا اور نہ مائل کرو اسے حق کی طرف بخوبی۔

ف روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا کہ لکھوا دیا مجھ کو ابو داؤد نے کہا کہ خبر دی ہم کو محمد بن مسلم بن ابی الوضاح نے وہ روایت کرتے ہیں علی بن بذیمہ سے وہ علبیدہ سے وہ عبداللہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

مترجم۔ ان حدیثوں میں بڑی تنبیہ ہے ان لوگوں کو جو اہل بدع اور اہل ہوا اور فساق و فجار سے مخالطت او محبت رکھتے ہیں اور بنی اسرائیل کے ہلاکت کا یہی سبب ہوا کہ جب اہل حق نے اہل باطل سے ملنا جلنا اختیار کیا اور ان سے اجتناب اور احتراز نہ رکھا اللہ تعالیٰ نے عذاب عام ساری قوم پر بھیج دیا کہ سب نیک و بد ہلاک ہو گئے۔ جیسے نیکوں کو نیکی ضرور ہے اسی طرح بدوں سے اجتناب و احتراز پر ضرور ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اِذَا اَصَبْتُ اللَّحْمَ انْتَشَرْتُ لِلنِّسَاءِ وَاَخَذَتْنِيْ شَهْوَتِيْ فَحَرَّمْتُ عَلَيَّ اللَّحْمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا۔

ابن عباس رضی سے روایت ہے کہ ایک مرد آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے میں جب گوشت کھاتا ہوں تو پریشان پھرتا ہوں عورتوں کے لیے اور پکڑ لیتی ہے مجھ کو شہوت میری سو میں نے حرام کیا ہے اپنے اوپر گوشت بس اتاری اللہ تعالیٰ نے يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سے آخر تک یعنی اے ایمان والو مت حرام کرو پاکیزہ چیزیں جو حلال کیں اللہ تعالےٰ نے تمہارے لیے اور حد سے نہ بڑھو اللہ دوست نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھتا حد سے بڑھنے والوں کو اور کھاؤ اس میں سے کہ دیا تم کو اللہ تعالیٰ نے حلال پاک ۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے عثمان بن سعد کی سند کے سوا اور سند سے مرسلاً کہ اس میں ذکر نہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہونے کا اور روایت کی یہ حدیث خالد حذاء نے عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مرسلاً ۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتِ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَا إِثْمٌ كَبِيْرٌ الْآيَةَ فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتِ الَّتِي فِي النِّسَاءِ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْتُمْ سُكَارٰى فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتِ الَّتِي فِي الْمَائِدَةِ إِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ إِلٰى قَوْلِهِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ انْتَهَيْنَا انْتَهَيْنَا ۔

روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ یا اللہ بیان کر دے ہمارے لیے شراب کا حکم صاف صاف سو اتری وہ آیت جو سورۂ بقرہ میں ہے يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ آخر آیت تک یعنی پوچھتے ہیں تجھ سے حکم شراب کا اور جوئے کا کہہ دے تو کہ ان دونوں میں گناہ ہے بڑا اور فائدے بھی ہیں لوگوں کو اور گناہ ان کا بڑا ہے ان کے فائدوں سے پھر بلائے گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور پڑھی گئی ان کے آگے یہ آیت پھر کہا انہوں نے یا اللہ بیان کر دے ہمارے لیے شراب کا حکم صاف صاف پھر اتری وہ آیت جو سورۂ نساء میں ہے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ الخ یعنی اے ایمان والو نماز کے قریب نہ جاؤ نشہ کے حال میں پھر بلائے گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور پڑھی گئی آپ کے آگے یہ آیت پھر کہا آپ نے یا اللہ بیان کر دے ہمارے لیے حکم شراب کا صاف صاف پس اتری وہ آیت جو سورۂ مائدہ میں ہے اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطَانُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ الآیۃ یعنی شیطان ارادہ رکھتا ہے کہ ڈال دیوے تمہارے درمیان عداوت اور بغض شراب اور جوئے کے سبب سے اور اتری یہ آیت فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ تک یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اب تو تم باز رہو گے یعنی شراب اور جوئے سے یا اس کا حکم پوچھنے سے پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے باز رہے ہم باز رہے ہم۔

ف اور مروی ہوئی یہ حدیث اسرائیل سے مرسلاً روایت کی ہم سے محمد بن علاء نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابی اسحاق سے انہوں نے ابی میسرہ سے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا یا اللہ بیان کر ہمارے لئے حکم شراب کا صاف صاف پھر ذکر کی روایت مانند اس کے اور یہ صحیح تر ہے محمد بن یوسف کی روایت سے ۔

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَاتَ رِجَالٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ فَلَمَّا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قَالَ رِجَالٌ كَيْفَ بِأَصْحَابِنَا وَقَدْ مَاتُوْا يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا

روایت ہے براء بن عازب سے کہا انہوں نے کہ مر گئے چند لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں سے قبل شراب حرام ہونے کے پھر جب شراب حرام ہوئی کہنے لگے لوگ کیا حال ہوگا ہمارے ان یاروں کا جو مر گئے شراب پیتے ہوئے پس اتری یہ آیت لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سے آخر تک یعنی کچھ گناہ نہیں ان لوگوں پر جو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ۔

اس چیز میں جو کھائی انہوں نے یعنی قبل حرمت ایمان لائے اور عمل کیے نیک کے جب تقویٰ اختیار کیا انہوں نے اور ایمان لائے اور عمل کیے اچھے۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ شعبہ نے ابی اسحاق سے بھی روایت کی ہم سے یہ حدیث محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابی اسحاق سے کہا ابی اسحاق نے کہ کہا براء بن عازبؓ نے انتقال کیا کئی شخصوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں سے اور وہ شراب پیا کرتے تھے پھر جب نازل ہوئی حرمت شراب کی کہا کئی شخصوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں میں سے کیا حال ہوگا ہمارے ان یاروں کا جو مر گئے شراب پیتے ہوئے کہا راوی نے کہ پھر نازل ہوئی یہ آیت لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا آخر آیت تک۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ الَّذِينَ مَاتُوا وَهُمْ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ لَمَّا نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ۔

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ اصحاب نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمایئے تو کہ جو لوگ مر گئے شراب پیتے ہوئے اور یہ سوال جب کیا کہ شراب کی حرمت اتر چکی تھی پس اتری یہ آیت لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عن عَبْدِ اللهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ مِنْهُمْ۔

روایت ہے عبداللہؓ سے کہا انہوں نے کہ جب اتری یہ آیت لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا تب فرمایا مجھ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تو بھی ان میں سے ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عن عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ فِي كُلِّ عَامٍ فَسَكَتَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ فِي كُلِّ عَامٍ قَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ یعنی لوگوں پر فرض ہے ارادہ کرنا بیت اللہ کا جو طاقت رکھتا ہو اس کے راہ کی عرض کی صحابہؓ نے کہ اے رسول اللہ کے کیا ہر سال میں حج فرض ہے پس چپ ہو رہے آپ پھر عرض کی کہ اے رسول اللہ کے کیا ہر سال میں حج فرض ہے فرمایا آپ نے نہیں اور فرمایا اگر میں کہہ دیتا کہ ہاں تو ہر سال فرض ہو جاتا پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اے ایمان والو مت سوال کرو بہت سی چیزوں سے کہ اگر بیان کی جاویں تو تم کو ناگوار ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے حضرت علیؓ کی روایت سے اور اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ فُلَانٌ قَالَ فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ۔

روایت ہے انسؓ سے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے آپؐ نے فرمایا فلانا شخص کہا راوی نے پھر اتری یہ آیت یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا یعنی اے ایمان والو امت پوچھو ایسی چیزیں کہ اگر بیان کی جاویں تو تم کو برا لگے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّهُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ هَذِهِ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا ظَالِمًا فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللهُ بِعِقَابٍ مِنْهُ۔

ابی بکر صدیق رضؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اے لوگو تم پڑھتے ہو یہ آیت يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا یعنی اے ایمان والو فکر کرو تم اپنی جانوں کی تم کو ضرر نہ پہنچاوے گا جو گمراہ رہے گا جب تم ہدایت پاچکے اور حالانکہ میں نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جب لوگ دیکھیں ظالم کو اور اس کے دونوں ہاتھ نہ پکڑلیں تو قریب ہے کہ اللہ کی طرف سے ان پر عام عذاب آجاوے یعنی اس آیت سے یہ مراد نہیں کہ امر معروف نہ کرنا چاہیے بلکہ یہ مراد ہے کہ امر معروف اور نہی منکر پر اگر وہ نہ مانیں تو آمرین ماخوذ نہیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث کئی لوگوں نے اسماعیل بن خالد سے مانند اس حدیث کے مرفوعًا اور روایت کی بعضوں نے اسماعیل سے انہوں نے قیس سے انہوں نے ابی بکر سے قول ابوبکر کا اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيِّ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ فَقُلْتُ لَهُ كَيْفَ تَصْنَعُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ قَالَ أَيَّةُ آيَةٍ قُلْتُ قَوْلُهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ قَالَ أَمَا وَاللهِ لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْهَا خَبِيرًا سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلِ ائْتَمِرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتَّى إِذَا رَأَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا وَهَوًى مُتَّبَعًا وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً وَإِعْجَابَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ فَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعِ الْعَوَامَّ فَإِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامًا الصَّبْرُ فِيهِنَّ مِثْلُ

ابی امیہ شعبانیؓ سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ آیا میں ابو ثعلبہ خشنی کے پاس اور میں نے کہا کیا کہتے ہو تم اس آیت میں انہوں نے کہا کونسی آیت میں نے کہا قول اللہ تعالیٰ کا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ کہا انہوں نے کہ آگاہ ہو قسم ہے اللہ تعالیٰ کی تم نے پوچھا بڑے خبردار سے میں نے پوچھا تھا اس آیت کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا آپؐ نے کہ تم اچھی باتوں کا حکم کرتے رہو اور بری باتوں سے منع کرتے رہو یہاں تک کہ جب دیکھو تم بخیلی ایسی کہ جس کا کہا مانا جاوے اور ہوائے نفسانی کہ جس کی تابعداری کی جاوے اور دنیا ایسی کہ آخرت پر مقدم رکھی جاوے اور ہر عقل والا اپنی ہی عقل کو پسند کرے تو لازم کرو تم فکر اپنی جان کی اور چھوڑ دو تم عوام کو اس لیے کہ ان کی ہدایت ایسی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْقَبْضِ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيهِنَّ مِثْلُ أَجْرِ خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُونَ مِثْلَ عَمَلِكُمْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَزَادَنِي غَيْرُ عُتْبَةَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَجْرُ خَمْسِينَ مِنَّا أَوْ مِنْهُمْ قَالَ لَا بَلْ أَجْرُ خَمْسِينَ رَجُلًا مِنْكُمْ۔

بیماریوں کے سبب سے محال ہے اس لیے کہ بے شک بعد تمہارے ایسے دن ہے کہ ان میں صبر کرنا ایسا ہے جیسے جلتی چنگاری ہاتھ میں لینا عامل سنت کو ان دنوں ثواب ہے پچاس آدمیوں کے برابر جو عمل کرتے ہوں مثل تمہارے کہا عبداللہ بن مبارکؒ نے جو راوی اس حدیث کے ہیں اور زیادہ بیان کیا مجھ سے عتبہ کے سوا اور راویوں نے کہ اصحاب نے پوچھا کہ اے رسول اللہ کے ثواب پچاس آدمیوں کا ہم میں سے یا پچاس آدمیوں کا اس زمانے کے لوگوں سے فرمایا آپؐ نے نہیں بلکہ پچاس آدمیوں کا تم میں سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم۔ غرض یہ ہے کہ جب عوام کا یہ حال ہو کہ بخیل و کنجوس مکھی چوس ہو جاویں اور اپنی ہوائے نفسانی اور وساوس شیطانی کے سوا کسی کی بات ان میں اثر نہ کرے اور طلب دنیا کے پیچھے ایسے پڑ جاویں کہ آخرت سے کچھ غرض نہ رکھیں اور ہر شخص اپنی ہی زٹر ہانکنے لگے خود رائی کے سوا کسی کا کہنا نہ سنے اور ان کی ہدایت سے مایوسی کامل حاصل ہو اس وقت آدمی کو چاہیئے کہ ان سے کنارہ کرے اور آپ سنت حقہ اور ملت منورہ پر قائم رہے اور ان نابکاروں کا ساتھ چھوڑ دیوے اور آیت مذکورہ کے ظاہر پر عمل کرے اور سمجھے کہ اگر یہ ہماری بات نہ مانیں گے تو ہمارا کیا بگڑے گا۔

عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ قَالَ بَرِئَ النَّاسُ مِنْهَا غَيْرِي وَغَيْرُ عَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ وَكَانَا نَصْرَانِيَّيْنِ يَخْتَلِفَانِ إِلَى الشَّامِ قَبْلَ الْإِسْلَامِ فَأَتَيَا الشَّامَ لِتِجَارَتِهِمَا وَقَدِمَ عَلَيْهِمَا مَوْلًى لِبَنِي سَهْمٍ يُقَالُ لَهُ بُدَيْلُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ بِتِجَارَةٍ وَمَعَهُ جَامٌ مِنْ فِضَّةٍ يُرِيدُ بِهِ الْمَلِكَ وَهُوَ عُظْمُ تِجَارَتِهِ فَمَرِضَ فَأَوْصَى إِلَيْهِمَا وَأَمَرَهُمَا أَنْ يُبَلِّغَا مَا تَرَكَ أَهْلَهُ قَالَ تَمِيمٌ فَلَمَّا مَاتَ أَخَذْنَا ذٰلِكَ الْجَامَ فَبِعْنَاهُ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ ثُمَّ اقْتَسَمْنَاهُ أَنَا وَعَدِيُّ بْنُ بَدَّاءٍ فَلَمَّا أَتَيْنَا إِلَى أَهْلِهِ دَفَعْنَا إِلَيْهِمْ مَا كَانَ مَعَنَا وَفَقَدُوا الْجَامَ فَسَأَلُونَا عَنْهُ

روایت ہے تمیم داری سے اس آیت کے شان نزول میں يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ یعنی اے ایمان والو گواہی تمہاری درمیان اپنے جب آ جاوے تم میں سے کسی کو موت وقت وصیت کے تم میں سے دو شخص ہیں معتبر کہا تمیم نے بری رہے اس سے سب لوگ سوا میرے اور عدی بن بداء کے اور یہ دونوں نصرانی تھے کہ شام کو آتے جاتے تھے اسلام سے پہلے سو دونوں گئے شام کو تجارت کے لیے اور ان کے پاس آیا ایک رفیق بنی سہم کا کہ اس کو بدیل بن ابی مریم کہتے تھے تجارت کے لیے اس کے ساتھ ایک پیالہ چاندی کا تھا کہ وہ ارادہ رکھتا تھا کہ بادشاہ کو دے اور وہ اس کے تجارت کے مال میں بڑی چیز تھی سو وہ بدیل بیمار ہوا اور وصیت کی اس نے ان دونوں کو اور حکم کیا ان کو کہ پہنچا دینا ترکہ میرا میرے گھر والوں کو کہا تمیم نے جب وہ مر گیا لے لیا ہم نے وہ پیالہ اور بیچا اس کو ہزار درہم میں اور تقسیم کر لیا اس کو میں نے اور عدی بن بداء نے

www.KitaboSunnat.com

فَقُلْنَا مَا تَرَكَ غَيْرَ هٰذَا وَمَا دَفَعَ إِلَيْنَا غَيْرَهُ قَالَ تَمِيْمٌ فَلَمَّا أَسْلَمْتُ بَعْدَ قُدُوْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ تَأَثَّمْتُ مِنْ ذٰلِكَ فَأَتَيْتُ أَهْلَهُ فَأَخْبَرْتُهُمُ الْخَبَرَ وَأَدَّيْتُ إِلَيْهِمْ خَمْسَ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَأَخْبَرْتُهُمْ أَنَّ عِنْدَ صَاحِبِيْ مِثْلَهَا فَأَتَوْا بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُمُ الْبَيِّنَةَ فَلَمْ يَجِدُوْا فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْتَحْلِفُوْهُ بِمَا يُعْظَمُ بِهِ عَلٰى أَهْلِ دِيْنِهِ فَحَلَفَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِلٰى قَوْلِهِ أَوْ يَخَافُوْا أَنْ تُرَدَّ أَيْمَانٌ بَعْدَ أَيْمَانِهِمْ فَقَامَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَرَجُلٌ اٰخَرُ فَحَلَفَا فَنُزِعَتِ الْخَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ مِّنْ عَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ ۔

پھر جب آئے ہم اس کے گھر والوں میں دے دیا جو کچھ ہمارے پاس تھا اور نہ پایا انہوں نے وہ پیالہ پھر پوچھا انہوں نے ہم سے تو ہم نے کہا کہ نہیں چھوڑا اس نے اس کے سوا کچھ اور نہیں دیا ہم کو اس نے کچھ سوا اس کے کہا تمیم نے پھر جب میں اسلام لایا بعد اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اس گناہ سے ڈرا اور اس کے گھر والوں کے پاس آیا اور خبر دی میں نے ان کو پیالہ کی اور ادا کر دیئے میں نے ان کو پانچ سو درہم اور خبر دی میں نے ان کو کہ میرے رفیق یعنی عدی پر مثل اس کے ہیں سو پکڑ لائے وہ لوگ عدی کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور مانگا آپؐ نے ان سے بینہ یعنی گواہ سو نہ پائے انہوں نے گواہ سو حکم کیا آپؐ نے ان کو کہ عدی سے قسم لو اس چیز کی کہ اس کے دین والے بڑا جانتے ہوں پس قسم کھائی اس نے یعنی جھوٹی سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سے أَوْ يَخَافُوْا أَنْ تُرَدَّ أَيْمَانٌ بَعْدَ أَيْمَانِهِمْ تک پس کھڑے ہوئے عمرو بن العاص اور ایک اور مرد یعنی بدیل کے وارثوں میں سے اور قسم کھائی انہوں نے یعنی اس بات پر کہ عدی جھوٹا ہے اور پیالہ بدیل کے پاس تھا پس چھین لیئے پانچ سو درہم عدی بن بدار سے۔

ف یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اس کی صحیح نہیں اور ابو النضر جس سے محمد بن اسحاق نے یہ حدیث روایت کی ہے میرے نزدیک محمد بن سائب کلبی ہے کہ کنیت ان کی ابو النضر ہے اور چھوڑ دیا اس سے اہل علم نے حدیث لینا اور وہ صاحب تفسیر ہیں یعنی مفسرین میں جو کلبی مشہور ہے وہ یہی شخص ہے سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے کہ کہتے تھے کہ محمد بن سائب کی کنیت ابو النضر ہے اور نہیں جانتے ہم کوئی روایت سالم بن ابی النضر مدینی کی ابی صالح سے جو مولیٰ ہیں ام ہانی کے اور مروی ہوئی کچھ تھوڑی چیز اس روایت میں سے ابن عباسؓ سے بطور اختصار کے اور سند سے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ سَهْمٍ مَعَ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ وَعَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ فَمَاتَ السَّهْمِيُّ بِأَرْضٍ لَيْسَ بِهَا مُسْلِمٌ فَلَمَّا قَدِمَا بِتَرِكَتِهِ فَقَدُوْا جَامًا مِّنْ فِضَّةٍ مُخَوَّصًا بِالذَّهَبِ فَأَحْلَفَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نکلا ایک مرد بنی سہم کے قبیلہ کا تمیم داری اور عدی کے ساتھ سو سہمی ایسی جگہ میں مر گیا کہ وہاں کوئی مسلمان نہ تھا پھر جب تمیم داری اور عدی اس کا ترکہ لے کر آئے تو سہمی کے وارثوں نے اس میں ایک پیالہ چاندی کا نہ پایا جو جڑاؤ تھا سونے سے پھر قسم کھلائی تمیم اور عدی کو رسول

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَجَدُوا الْجَامَ بِمَكَّةَ فَقِيلَ اشْتَرَيْنَاهُ مِنْ تَمِيمٍ وَعَدِيٍّ فَقَامَ رَجُلَانِ مِنْ أَوْلِيَاءِ السَّهْمِيِّ فَحَلَفَا بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَأَنَّ الْجَامَ لِصَاحِبِهِمْ قَالَ وَفِيهِمْ نَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ۔

خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پایا وہ پیالہ مکہ میں اور کہا ان لوگوں نے کہ ہم نے تمیم اور عدی سے خریدا ہے سو کھڑے ہوئے سہمی کے وارثوں میں سے دو شخص اور انہوں نے قسم کھائی اللہ کی اور کہا کہ ہماری گواہی سچی ہے ان دونوں کی گواہی سے اور پیالہ ہمارے ہی آدمی کا ہے کہا ابن عباسؓ نے کہ اس بارے میں یہ آیت اتری یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمُ الآيَة

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور وہ حدیث ہے ابن ابی زائدہ کی۔

مترجم۔ پوری آیت معہ ترجمہ یہ ہے۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَأَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةُ الْمَوْتِ تَحْبِسُونَهُمَا مِنْ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمَانِ بِاللّٰهِ إِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِي بِهِ ثَمَنًا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللّٰهِ إِنَّا إِذًا لَمِنَ الْآثِمِينَ ۝ فَإِنْ عُثِرَ عَلٰى أَنَّهُمَا اسْتَحَقَّا إِثْمًا فَآخَرَانِ يَقُومَانِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِينَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْأَوْلَيَانِ فَيُقْسِمَانِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَا إِنَّا إِذًا لَمِنَ الظّٰلِمِينَ ۝ یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے ایمان والو گواہ تمہارے اندر جب پہنچے کسی کو تم میں سے موت جب لگے وصیت کرنے دو شخص معتبر چاہیں تم میں سے یا دو اور ہوں تمہارے سوا اگر تم نے سفر کیا ہو ملک میں پھر پہنچے تم پر مصیبت موت کی دونوں کو کھڑا کرو بعد نماز کے پھر وہ قسم کھاویں اللہ تعالیٰ کی اگر تم کو شبہ پڑے کہیں ہم نہیں بیچتے قسم مال پر اگرچہ کسی کو ہم سے قرابت ہو اور ہم نہیں چھپاتے اللہ تعالیٰ کی گواہی نہیں تو ہم گنہگار ہیں پھر اگر خبر ہو جاوے کہ وہ دونوں حق دبا گئے گناہ سے تو دو اور کھڑے ہوں ان کی جگہ کہ جن کا حق دبا ہے ان میں سے جو بہت نزدیک ہیں پھر قسمیں کھائیں اللہ کی کہ ہماری گواہی ٹھیک ہے ان کی گواہی سے اور ہم نے زیادتی نہیں کی اگر ایسا کریں تو ہم بے انصاف ہیں۔

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْزِلَتِ الْمَائِدَةُ مِنَ السَّمَاءِ خُبْزًا وَلَحْمًا وَأُمِرُوا أَنْ لَا يَخُونُوا وَلَا يَدَّخِرُوا لِغَدٍ فَخَانُوا وَادَّخَرُوا وَرَفَعُوا لِغَدٍ فَمُسِخُوا قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ۔

عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اترا دسترخوان آسمان سے کہ اس میں روٹی اور گوشت تھا اور حکم ہوا کہ خیانت نہ کریں اس میں اور جمع نہ کریں کل کے لیے پھر خیانت کی انہوں نے اور جمع کیا اور اٹھا رکھا کل کے لیے سو ہوگئی ان کی صورت بندر اور سور کی۔

ف اس حدیث کو روایت کیا ابو عاصم اور کئی لوگوں نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہؓ سے انہوں نے خلاس سے انہوں نے عمار سے موقوفاً اور ہم اس کو مرفوع نہیں جانتے مگر حسن بن قزعہ کی سند سے روایت کی ہم سے حمید بن مسعدہ نے انہوں نے سفیان بن حبیب سے انہوں نے سعید بن ابی عروبہ سے مانند اس کے اور مرفوع نہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا انہوں نے اس کو اور یہ صحیح تر ہے حسن بن قزعہ کی روایت سے اور حدیث مرفوع کی کوئی اصل ہم کو معلوم نہیں ہوئی۔

مترجم۔ مائدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے ان کی امت پر اترا تھا اور مفسرین کے بہت اقوال ہیں کہ اس میں کیا چیز

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ یُلَقّٰی عِیْسٰی حُجَّتَهٗ فَلَقَّاهُ اللّٰهُ فِیْ قَوْلِهٖ وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ یَا عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ أَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَقَّاهُ اللّٰهُ سُبْحٰنَكَ مَا یَكُوْنُ لِیْ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَیْسَ لِیْ بِحَقٍّ الْاٰیَةَ كُلَّهَا۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ سکھلا دے گا اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو حجت ان کی اور تعلیم کر دی اللہ تعالیٰ نے اور یہ بات اس آیت کی تفسیر میں کہی وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ یَا عِیْسٰی الخ یعنی جب فرماوے گا اللہ تعالیٰ یعنی قیامت میں کہ اے عیسیٰ بن مریم کیا تو نے کہا تھا لوگوں سے کہ ٹھہرا لو مجھ کو اور میری ماں کو معبود اللہ کے سوا کہا ابوہریرہؓ نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پھر سکھلا دیا اللہ تعالیٰ نے جواب اس کا عیسیٰ علیہ السلام کو آخر آیت تک یعنی پاک ہے تو میری طاقت کہاں ہے کہ میں کہوں جو میرا حق نہیں۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ بغوی میں مذکور ہے کہ جب اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰؑ اور مریمؑ سے یہ سوال کرے گا ان کے ہر بن مو سے خون کی ندیاں بہنے لگیں گی اور مارے خوف کے تھرانے اور کانپنے لگیں گے سبحان اللہ کیا عظمت ہے باری تعالیٰ شانہٗ کی کہ جس کے سوال میں دھرے اڑے جاتے ہیں کیا مجال ہے کسی نبی و ولی کی کہ معبودیت میں اللہ تعالیٰ کا شریک ہونے کا دعویٰ کر سکے معاذ اللہ من ذلک اور اللہ تعالیٰ یہ تماشا مشرکوں کے ذلیل و خوار کرنے کے لیے میدان قیامت میں دکھلا دے گا کہ سب معبودان باطل کی مدد اور نصرت سے مایوس ہو جاویں اور جان لیں کہ ہم نے جو کچھ کہ نذریں نیازیں اولیاء اور انبیاء کی کی تھیں اور سجدے اور رکوع قبروں اور چلوں کو کیے تھے وہ سب ضائع ہو گئے اب حسنات ہماری ہباءً منبثا اور خیرات و صدقات ہمارے رماد منثورا ہو گئے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اٰخِرُ سُوْرَةٍ اُنْزِلَتْ سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ وَالْفَتْحِ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے کہ کہا انہوں نے اخیر سورت جو نازل ہوئی سورۂ مائدہ اور فتح ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ آخر سورت جو نازل ہوئی

مترجم۔ سورۂ مائدہ ایک خوان نعمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے آسمان سے زمین پر بچھایا ہے اور الوان الوان نعمائے دینی و دنیوی اس میں چن دیئے ہیں حفاظ و قرار بلکہ تمامی علماء و فقہا اس کے زلہ رُبا ہیں احکام فقہیہ سے اس میں بہت کچھ مسطور ہے کہ خلاصہ اس کا یہاں لکھنا منظور ہے ان میں سے امر بوفائے عہد اور حلت انعام کے اور حرمت صید حالت احرام میں اور نہی احلال سے شعائر اللہ کے اور نہی مسجد الحرام میں روکنے سے کافروں کو ضد سے اور حرمت دس چیزوں کی یعنی میتہ اور دم اور لحم خنزیر اور مَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ اور منخنقہ اور موقوذہ اور متردیہ اور نطیحہ اور ما اکل السبع اور ماذبح علی النصب اور تقسیم بالازلام کے اور حکم مضطر کا اور جواز شکاری کتے کے صید کا اور حلت اہل کتاب کی عورتوں اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھانے کی اور تفصیل فرائض اربعہ وضو کی اور حکم تیمم کا اور امر تقویٰ کا اور امر عدل کا ادائے شہادت میں اور امر قطع ید سارق و سارقہ اور توبہ ان لوگوں کی اور کفارہ قسم کا ساتھ کھانا کھلانے دس مسکینوں کے یا کپڑا پہنانا ان کو یا آزاد کرنا ایک غلام کا یا لونڈی کا اگر یہ تینوں نہ ہو سکیں تو تین روزے اور حرمت خمر اور میسر اور انصاب و ازلام کی اور جزائے صید جو حالت احرام میں مارا جائے اور حلت صید بحر کی محرم کے لیے اور حکم گواہ کرنے کا وصیت پر اور قسم ان کی بعد نماز عصر اور قصص و اخبار ماضیہ سے حکم کرنا موسیٰ علیہ السلام کا بنی اسرائیل کو بیت المقدس میں جانے کا اور ان کا عذر کرنا اور پریشان پھرنا چالیس برس تک جنگل میں اور قصہ ہابیل و قابیل کا اور تفصیل ان تیرہ معجزوں کی جو عیسیٰ علیہ السلام کو عنایت ہوئے تھے اور رد بکاری عیسیٰ علیہ السلام کی امر معبودیت میں جس کی تفصیل اخیر حدیث میں ابھی گزری اسی طرح کے اور بہت فوائد و مضامین عمدہ مذکور ہیں

وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَنْعَامِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ اَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نُكَذِّبُكَ وَلٰكِنْ نُكَذِّبُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ۔

روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ ابوجہل نے کہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ہم تجھ کو نہیں جھٹلاتے ہیں بلکہ جو تو لایا ہے اسے جھٹلاتے ہیں یعنی قرآن کو پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ سے آخر تک یعنی وہ لوگ تجھ کو نہیں جھٹلاتے ہیں و لیکن ظالم لوگ اللہ کی آیتوں کے منکر ہیں۔

ف روایت کی ہم سے اسحاق بن منصور نے انہوں نے عبدالرحمٰنؓ بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے ناجیہ سے کہ ابوجہل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اور ذکر کی حدیث مانند اس کی اور نہیں ذکر کیا اس کی سند میں حضرت علیؓ کا اور یہ روایت صحیح تر ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ فَلَمَّا نَزَلَتْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاتَانِ اَهْوَنُ اَوْ هَاتَانِ اَيْسَرُ۔

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ وہ کہتے تھے جب اتری یہ آیت قُلْ هُوَ الْقَادِرُ سے اَرْجُلِكُمْ تک یعنی کہہ اے محمدؐ کہ وہ پروردگار قادر ہے اس پر کہ بھیج دے عذاب تم پر اوپر سے یا تمہارے پیروں کے نیچے سے تب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یا اللہ میں پناہ میں آتا ہوں تیرے منہ کی پھر جب اتری یہ آیت قُلْ هُوَ الْقَادِرُ سے آخر تک یعنی قادر ہے وہ اس پر کہ کر دیوے تم کو فرقہ فرقہ اور چکھا دے لڑائی بعض کی بعض کو تب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دونوں باتیں آسان ہیں راوی کو شک ہے کہ اَهْوَنُ فرمایا یا اَيْسَرُ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰی اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهَا كَائِنَةٌ وَّلَمْ یَاْتِ تَاْوِیْلُهَا بَعْدُ ۔

روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا قُلْ هُوَ الْقَادِرُ یعنی کہہ دے تو اے محمد کہ اللہ قادر ہے اس پر کہ بھیجے تم پر عذاب تمہارے اوپر سے یا تمہارے پیروں کے نیچے سے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آگاہ ہو کہ بیشک یہ عذاب آنے والا ہے اور ابھی تک نہیں آیا۔

ف یہ حدیث غریب ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَیُّنَا لَا یَظْلِمُ نَفْسَهٗ قَالَ لَیْسَ ذٰلِكَ اِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ اَلَمْ تَسْمَعُوْا مَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهٖ یَا بُنَیَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا انہوں نے جب نازل ہوئی یہ آیت الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم، یعنی جو لوگ ایمان لائے اور نہ ملایا انہوں نے اپنے ایمان کو ساتھ ظلم کے تب گراں ہوا مسلمانوں پر اور عرض کی لوگوں نے کہ اے رسول اللہ کے کون ہم میں سے ایسا ہے کہ ظلم نہیں کرتا اپنی جان پر فرمایا آپ نے اس کا یہ مطلب نہیں مراد اس ظلم سے شرک ہے کیا نہیں سنا تم نے کہ لقمان علیہ السلام نے کیا کہا اپنے بیٹے سے کہ اے میرے بیٹے مت شریک کر تو اللہ کا کسی کو اس لیے کہ شرک بڑا ظلم ہے یعنی مراد ظلم سے گناہ صغیرہ نہیں بلکہ اکبر کبائر شرک مراد ہے

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ كُنْتُ مُتَّكِئًا عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ یَا اَبَا عَائِشَةَ ثَلَاثٌ مَّنْ تَكَلَّمَ بِوَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْیَةَ عَلَی اللّٰهِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَاٰی رَبَّهٗ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْیَةَ عَلَی اللّٰهِ وَاللّٰهُ یَقُوْلُ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ یُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْیًا اَوْ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ وَكُنْتُ مُتَّكِئًا فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْظِرِیْنِیْ وَلَا تُعْجِلِیْنِیْ اَلَیْسَ اللّٰهُ تَعَالٰی یَقُوْلُ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ قَالَتْ اَنَا وَاللّٰهِ اَوَّلُ مَنْ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذَا قَالَ اِنَّمَا ذٰلِكَ جِبْرِیْلُ مَا

مسروق سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھا تھا سو فرمایا انہوں نے کہ اے ابا عائشہ تین باتیں ہیں کہ جس نے کہی ان میں سے ایک بھی اس نے جھوٹ باندھا اللہ تعالی پر جس نے کہا کہ محمدؐ نے دیکھا اپنے رب کو یعنی شب معراج میں تو اس نے بڑا جھوٹ باندھا اللہ پر حالانکہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے لا تدرکہ الابصار یعنی نہیں پا سکتیں اس کو آنکھیں اور وہ لے لیتا ہے آنکھوں کو اور وہ لطیف و خبردار ہے اور فرمایا اللہ تعالی نے کہ نہیں طاقت ہے کسی بشر کی کہ کلام کرے اس سے اللہ مگر وحی بھیجنا یعنی بواسطہ جبرئیل کے یا کلام کرنا پردہ کے پیچھے سے اور میں تکیہ لگائے ہوئے تھا سو اٹھ بیٹھا اور کہا میں نے کہ اے مومنوں کی ماں مجھے مہلت دیجیے اور جلدی مت کیجیے کیا اللہ تعالی نہیں فرماتا ہے ولقد راٰہ نزلۃ اخرٰی یعنی بیشک دیکھا اس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَأَيْتُهُ فِي الصُّورَةِ الَّتِي خُلِقَ فِيهَا غَيْرَ هَاتَيْنِ الْمَرَّتَيْنِ رَأَيْتُهُ مُنْهَبِطًا مِنَ السَّمَاءِ سَادًّا عُظْمُ خَلْقِهِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ وَمَنْ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَقَدْ أَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللَّهِ يَقُولُ اللَّهُ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَمَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَدْ أَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللَّهِ وَاللَّهُ يَقُولُ لاَ يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالأَرْضِ الْغَيْبَ إِلاَّ اللَّهُ ـ

کو محمدؐ نے دو بارہ اور فرماتا ہے یعنی بے شک دیکھا اس کو محمدؐ نے روشن کنارہ پر آسمان کے تب فرمایا حضرت عائشہؓ نے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں نے سب سے پہلے پوچھیں یہ آئتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا آپؐ نے کہ مراد ان آئیوں سے دیکھنا ہے جبرئیلؑ کا اور نہیں دیکھا میں نے جبرئیلؑ کو اس صورت میں کہ وہ پیدا کئے گئے ہیں مگر انہیں دو مرتبہ میں دیکھا میں نے ان کو آسمان سے اترتے کہ بھر لیا تھا ان کے جسم کی بڑائی نے آسمان و زمین کے بیچ کو اور فرمایا حضرت عائشہؓ نے جس نے کہا کہ محمدؐ نے چھپالی کچھ چیز اس میں سے جو اتاری اللہ تعالیٰ نے ان پر اس نے جھوٹ باندھا اس نے اللہ تعالیٰ پر اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے رسول پہنچا دے جو اترا تیرے اوپر تیرے رب کی طرف سے اور جس نے کہا کہ محمدؐ کو معلوم ہے جو کل ہونے والا ہے تو اس نے جھوٹ باندھا اللہ پر اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہیں جانتا کوئی آسمان و زمین والوں میں سے غیب کو سوا اللہ تعالیٰ کے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مسروق بن اجدع کی کنیت ابو عائشہؓ ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَى نَاسٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَأْكُلُ مَا نَقْتُلُ وَلاَ نَأْكُلُ مَا يَقْتُلُ اللَّهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ إِلَى قَوْلِهِ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ ۝

روایت ہے عبداللہ بن عباسؓ سے کہا انہوں نے کہ چند لوگ آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے کیا کھاویں ہم اس چیز کو کہ قتل کی ہم نے یعنی جانور مذبوح کو اور نہ کھاویں ہم اس کو کہ قتل کیا اس کو اللہ تعالیٰ نے یعنی میتہ کو سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت فَكُلُوا سے مشرکون تک۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث اور سند سے بھی سوا اس سند کے ابن عباسؓ سے اور روایت کی بعضوں نے عطاء بن سائب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً۔

مترجم۔ پوری آیت معہ ترجمہ یوں ہے فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ ۝ یعنی سو تم کھاؤ اس میں سے جس پر نام لیا گیا اللہ کا اگر تم اس کی آیتوں پر یقین رکھتے ہو اور اس کے بعد کئی آیتوں کے پیچھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَلاَ تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ ...... اور اس میں سے نہ کھاؤ جس پر نام نہ لیا گیا ہو اللہ کا اور وہ گناہ ہے اور شیطان دل میں ڈالتے ہیں اپنے رفیقوں کے کہ تم سے جھگڑا کریں اور اگر تم نے ان کا کہا مانا تو تم مشرک ہوئے یعنی یہ وسوسہ شیطان کا ہے کہ تم لوگ اپنا مارا کھاتے ہو اور اللہ کا مارا یعنی میتہ نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھاتے اللہ نے اس کا جواب سکھا دیا کہ میتہ پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا اور ذبیحہ اس کے نام سے کاٹا گیا اس لیے میتہ حرام ہے ذبیحہ حلال اور پھر یہ بھی فرمایا کہ اب بھی اگر تم اس شبہ میں پڑے رہو گے تو مشرک ہو جاؤ گے اس لیے کہ شرک فقط یہی نہیں کہ غیر خدا کو پوجیے بلکہ غیر خدا کی اطاعت حلال و حرام میں کرنا یہ بھی اشراک فی الاطاعت ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّنْظُرَ اِلَى الصَّحِيْفَةِ الَّتِيْ عَلَيْهَا خَاتَمُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَقْرَأْ هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔

روایت ہے عبداللہ سے کہ کہا انہوں نے جس کا جی چاہے کہ نظر کرے اس صحیفہ کی طرف جس پر مہر ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تو چاہے کہ پڑھ لے یہ آیتیں قل تعالوا سے تتقون تک۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم۔ پوری آیت یوں ہے قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔ ....

یعنی تو کہہ آؤ میں سنا دوں جو حرام کیا ہے تم پر تمہارے رب نے کہ شریک نہ کرو اس کے ساتھ کسی چیز کو اور ماں باپ سے نیکی اور مار نہ ڈالو اپنی اولاد کو مفلسی سے ہم رزق دیتے ہیں تم کو اور ان کو اور نزدیک نہ ہو بے حیائی کے کام سے جو کھلا ہو اس میں سے اور جو چھپا ہوا اور مار نہ ڈالو جان جس کو حرام کیا اللہ نے مگر حق پر یہ تم کو کہہ دیا ہے شائد تم سمجھو اور پاس نہ جاؤ یتیم کے مال کے مگر جس طرح بہتر ہے جب تک وہ پہنچے اپنی قوت کو اور پورا کرو ماپ اور تول انصاف سے ہم کسی کو وہی کہتے ہیں جو اس کو مقدور ہو اور جب بات کہو تو حق کہو اگرچہ وہ ہو اپنے ناتے والا اور اللہ کا قول پورا کرو یہ تم کو کہہ دیا ہے شائد تم دھیان رکھو یہ راہ ہے سیدھی سو اس پر چلو اور مت چلو کئی راہ پر پھر تم کو بھٹکا دیں گے اس کی راہ سے یہ کہہ دیا ہے تم کو شائد تم بچتے رہو۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيَاتِ رَبِّكَ قَالَ طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا۔

روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيَاتِ رَبِّكَ یعنی آجاویں بعض نشانیاں تیرے پروردگار کی سو فرمایا آپ نے کہ مراد ان نشانیوں سے آفتاب کا نکلنا ہے مغرب سے۔

ف یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث بعضوں نے اور مرفوع کیا اس کو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَمْ یَنْفَعْ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَلْاٰیَةُ الدَّجَّالُ وَالدَّابَّةُ وَطُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا اَوْ مِنَ الْمَغْرِبِ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ظاہر ہوں گی تین چیزیں نفع نہ دے گا کسی کو ایمان لانا جو پہلے سے ایمان نہ لایا تھا پہلا ان میں دجال ہے دوسرا دابۃ الارض تیسرا نکلنا آفتاب کا مغرب اس کے سے یا فرمایا مغرب سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَقَوْلُهُ الْحَقُّ اِذَا هَمَّ عَبْدِیْ بِحَسَنَةٍ فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا فَاِذَا هَمَّ بِسَیِّئَةٍ فَلَا تَكْتُبُوْهَا فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا بِمِثْلِهَا فَاِنْ تَرَكَهَا وَرُبَّمَا قَالَ فَاِنْ لَمْ یَعْمَلْ بِهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ حَسَنَةً ثُمَّ قَرَاَ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے اور اس کا فرمانا سچ ہے کہ جب میرا بندہ قصد کرے کسی نیکی کا تو لکھو اس کی ایک نیکی پھر اگر وہ کر چکے تو لکھو اس کی دس نیکیاں اور جب قصد کرے برائی کا تو مت لکھو اس کے لیے پھر اگر کرے وہ تو لکھو اس کی ایک برائی پھر اگر چھوڑ دے اور کبھی فرمایا آنحضرتؐ نے کہ نہ کرے وہ برائی یعنی بعد ارادے کے تو لکھو اس کے لیے ایک نیکی پھر پڑھی آپ نے یہ آیت مَنْ جَآءَ سے آخر تک یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو لاوے ایک نیکی اس کے لیے دس گنی ہیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ سورۂ انعام اللہ تعالیٰ کا بڑا انعام ہے جو اس کے قدر نہ جانے وہ بدترین انام بلکہ کہتربن انعام ہے اس میں احکام فقہیہ سے مذکور ہے حلت ذبیحہ کی جو اللہ کے نام پر ذبح ہوا ہو اور حرمت میتہ کی اور حرمت دم مسفوح اور لحم خنزیر اور ما اہل بہ بغیر اللہ کی اور حرمت ہر ذی ظفر اور شحوم غنم و بقر کی یہود پر بطور اخبار اور نہی شرک اور قتل اولاد اور فواحش اور قتل نفس سے اور نہی مال یتیم سے اور اتباع سبل متفرقہ سے اور حکم والدین سے احسان کرنے کا اور کیل و میزان کے پورا کرنے کا اور باتوں میں عدل کرنے کا اور عہد الٰہی کے پورا کرنے کا اور اتباع صراط مستقیم کا اور یہ دس احکام ابتدا سے توراۃ میں لکھے جاتے تھے اور حکم اتباع قرآن کا اور قصص ماضیہ سے قصہ ابراہیم علیہ السلام کا معبود حقیقی کے تلاش کرنے کا اور رویت کوکب و قمر و شمس کے اور توحید ان کی اور برأت شرک سے اور اسامی مبارک اٹھارہ پیغمبروں کے اور اصلاح اور احسان اور توحید ان کی اور حبط ہو جانا ان کے عملوں کا اگر خدانخواستہ وہ شرک کرتے اور ناد انیوں سے کفار نابہنجار کی اعراض ان کا آیات الٰہی سے اور کہنا کہ نبی پر کوئی فرشتہ کیوں نہ نازل ہوا اور اساطیر الاولین کہنا قرآن کو اور طلب کرنا معجزہ کا نبی سے اور حقیر سمجھنا ان کا مومنوں کو اور جھٹلانا قرآن کو اور چھپانا یہود کا احکام توراۃ کو اور قسمیں کھانا ان کا اگر ہم کوئی معجزہ دیکھیں تو فوراً ایمان لاویں اور نکالنا مشرکوں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا اپنے معبودوں کے حصے حرث و انعام میں سے جیسے اس وقت کے مشرک پیروں کے نام کی چنگی مٹھی نکالتے ہیں اور قتل کرنا اپنی اولاد کو اور بحیرہ اور سائبہ اور حجر مقرر کرنا اور حرام ٹھہرانا جنین کا عورتوں پر اور حلال کرنا میتہ کا عورت اور مرد پر اور تحریم اشیاء کی اپنے جانب سے اور تذکیر بآلاء اللہ سے مذکور ہے برکات سماویہ اور ارضیہ جو اگلے لوگوں پر بھیجے اور سولہ قدرتیں اللہ تعالیٰ کی کہ فلق حب و نوی ہے اور اخراج حی کا میت سے اور عکس اس کا اور فلق الاصباح اور اسکان لیل اور حسبان شمس و قمر اور بنائے نجوم اور انشائے انسان ایک جان سے اور اتارنا پانی کا آسمان سے اور نکالنا نبات کا اور نکالنا سبزوں کا اور حب متراکب اور نخیل کا اور پیدا کرنا باغوں کا انگور سے اور زیتون اور انار سے اور تذکیر ساتھ خلق جنات و نخل و زرع مختلف الاکل و زیتون و رمان وغیرہ کے دوسرے مقام میں اور تذکیر ساتھ پیدا کرنے چار پایوں کے اور پیدا کرنا آٹھ جوڑوں کے دو بھیڑ سے دو بکری سے اور دو اونٹ سے اور دو گائے سے اور تمکن ساتھ خلیفہ کرنے ہم لوگوں کے زمین میں وغیر ذلک من النعماء الکثیرۃ والآلاء الوافرۃ۔ غرض اس سورۂ مبارک میں تذکیر بآلاء اللہ میں بہت اہتمام کیا گیا ہے اور ہزاروں نعمتیں دینی اور دنیوی جابجا بیان کی گئیں ہیں اور صفاتِ الٰہی سے آیات قدرت اس کی جیسے زمین و آسمان کا بنانا اور ظلمات و نور کا پیدا کرنا اور الوہیت کا مستحق ہونا اور سرو جہر اور اعمال عباد کا جاننا اور سمٰوات و ارض کا مالک ہونا اور اپنے بندوں کا مشکل کشا ہونا اور حاکم ہونا اور حفظہ کا ان پر بھیجنا اور ارواح کا سلب ہو کر اسی کی طرف جانا اور نجات دینا بندوں کو ظلمات بر و بحر میں اور پکارنا بندوں کا اسی کو تضرعاً و خفیہ اور قادر ہونا عذاب فوقانی اور تحتانی پر اور شفیع و ولی نہ ہونا کسی کا بجز اس تعالیٰ کے قیامت کے دن اور ارادہ الٰہی اور مالک ہونا اس کا قیامت کے دن اور علم و حکمت اس کی قیامت کے دن اور دس صفتیں ایک مقام میں مذکور ہیں یعنی ابداع سمٰوات والارض اور نہ ہونا لڑکے اور جورو کا اس کے لیے اور پیدا کرنا سب چیزوں کا اور علم کامل اور الوہیت اور ربوبیت اور وکیل ہونا ہر شئے پر اور دور ہونا نظروں سے اور لطیف و خبیر ہونا اور اثبات معبودیت کا ان سب صفتوں سے اور غنا اور رحمت اور قدرت اس کی کہ چاہے تم کو فنا کرکے اوروں کو پیدا کرنا اور اسی طرح کے اور فوائد و منافع عمدہ عمدہ مذکور ہیں کہ جس کی تفصیل کو بڑے بڑے دفتر کفایت نہ کریں علماء اور وعاظ کو چاہیے کہ غور و تامل سے اس سورۂ مبارک میں نظر فرماویں اور حظوظِ روحانیہ اور لذات ایمانیہ اٹھاویں تاکہ بعد مردن حسرت و افسوس سے بچیں اور لقمہ ندامت نہ کھاویں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَعْرَافِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَرَأَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا قَالَ حَمَّادٌ هٰكَذَا وَ اَمْسَكَ سُلَيْمَانُ بِطَرَفِ

انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی یہ آیت فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ یعنی جب تجلی کی موسیٰ کے رب نے پہاڑ پر کر دیا اس کو ڈھایا ہوا کہا حمادؒ نے اس طرح اور سلیمان جو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِبْهَامِهٖ عَلٰی اَنْمُلَةِ اِصْبَعِهِ الْيُمْنٰى قَالَ فَسَاخَ الْجَبَلُ وَخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا۔

راوی حدیث نے انہوں نے رکھی نوک اپنے انگوٹھے کے داہنی انگلی کے پور پر کہا راوی نے کہ بس پھٹ گیا پہاڑ اور گرے موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو کر۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے روایت کی ہم سے عبدالوہاب وراق نے انہوں نے معاذ بن معاذ سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کی۔

عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سُئِلَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُوْنَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهٗ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلنَّارِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُوْنَ فَقَالَ الرَّجُلُ فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اِسْتَعْمَلَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِّنْ اَعْمَالِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَاِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اِسْتَعْمَلَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِّنْ اَعْمَالِ اَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلَهُ اللّٰهُ النَّارَ۔

مسلم بن یسار جہنی سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کسی نے اس آیت کا مطلب پوچھا واذ اخذ ربک یعنی جب نکالی تیرے رب نے بنی آدم کی پیٹھوں سے اولاد ان کی اور گواہ کیا ان کو ان کی جانوں پر اور فرمایا کیا نہیں ہوں میں معبود تمہارا تو کہا سبھوں نے کہ کیوں نہیں تو ہمارا معبود ہے گواہی دیتے ہیں ہم یہ اس لیے کہ کہیں کہنے لگو تم قیامت کے دن کہ ہم تو اس سے غافل تھے سو کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کسی نے پوچھی آپ سے یہی آیت تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا آدم علیہ السلام کو پھر پھیرا ان کی پیٹھ پر اپنا داہنا ہاتھ اور نکالی ان سے اولاد اور فرمایا کہ پیدا کی ہے میں نے یہ جنت کے لیے اور جنت ہی کا کام کریں گے یہ لوگ پھر پھیرا اپنا ہاتھ ان کی پیٹھ پر دوبارہ اور نکالی ان سے ایک اولاد اور فرمایا دوزخ کے لیے بنایا میں نے ان کو دوزخ ہی کا کام کریں گے یہ لوگ تب عرض کی ایک شخص نے کہ پھر کیا ضرور ہے عمل یا رسول اللہ یعنی جب دوزخی اور جنتی وہیں سے مقرر ہو گئے تو عمل کی کیا حاجت ہے کہا راوی نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ جب پیدا کرتا ہے بندے کو جنت کے لیے کام میں لگاتا ہے اس کو جنت والوں کے یہاں تک کہ وہ مرتا ہے جنت والوں کے عمل پر پھر داخل کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ جنت میں اور جب پیدا کرتا ہے اللہ کسی بندے کو دوزخ کے لیے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کام میں لگاتا ہے اس کو دوزخ والوں کے یہاں تک کہ وہ مرتا ہے وہ اوپر کسی عمل کے دوزخ والوں کے عملوں سے پھر داخل کرتا ہے اس کو دوزخ میں۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور مسلم بن یسار کو سماع نہیں ہے عمرؓ سے اور ذکر کیا بعضوں نے اس اسناد میں مسلم بن یسار اور عمر کے بیچ میں ایک مرد کو۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ مَسَحَ ظَهْرَهٗ فَسَقَطَ مِنْ ظَهْرِهٖ كُلُّ نَسَمَةٍ هُوَ خَالِقُهَا مِنْ ذُرِّیَّتِهٖ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ وَجَعَلَ بَیْنَ عَیْنَیْ كُلِّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ وَبِیْصًا مِّنْ نُوْرٍ ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلٰی اٰدَمَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ مَنْ هٰٓؤُلَآءِ قَالَ هٰٓؤُلَآءِ ذُرِّیَّتُكَ فَرَاٰی رَجُلًا مِّنْهُمْ فَاَعْجَبَهٗ وَبِیْصُ مَا بَیْنَ عَیْنَیْهِ فَقَالَ اَیْ رَبِّ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اٰخِرِ الْاُمَمِ مِنْ ذُرِّیَّتِكَ یُقَالُ لَهٗ دَاوٗدُ قَالَ رَبِّ وَكَمْ جَعَلْتَ عُمُرَهٗ قَالَ سِتِّیْنَ سَنَةً قَالَ اَیْ رَبِّ زِدْهُ مِنْ عُمُرِیْ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً فَلَمَّا انْقَضٰی عُمُرُ اٰدَمَ جَآءَهٗ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ اَوَلَمْ یَبْقَ مِنْ عُمُرِیْ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ اَوَلَمْ تُعْطِهَا لِابْنِكَ دَاوٗدَ قَالَ فَجَحَدَ اٰدَمُ فَجَحَدَتْ ذُرِّیَّتُهٗ وَنَسِیَ اٰدَمُ وَنَسِیَتْ ذُرِّیَّتُهٗ وَخَطِیَٔ اٰدَمُ فَخَطِئَتْ ذُرِّیَّتُهٗ۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو چھوئی ان کی پیٹھ اور نکلیں ان کی پیٹھ سے وہ سب روحیں جن کو اللہ تعالیٰ پیدا کرنے والا ہے ان کی اولاد سے قیامت کے دن تک اور رکھ دی تھی ہر انسان کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں ایک چمک نور کی پھر سامنے لایا اللہ تعالیٰ ان سب کو آدم علیہ السلام کے اور کہا آدمؑ نے اے رب یہ کون لوگ ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ سب تمہاری اولاد ہیں پھر دیکھا ایک مرد کو ان میں سے اور بہت پسند آئی آدمؑ کو چمک ان کی آنکھوں کی بیچ کی اور کہا انہوں نے کہ اے رب یہ کون شخص ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ یہ ایک مرد ہے اخیر کی امتوں کا تیری اولاد میں سے کہ اس کو داؤد کہتے ہیں کہا آدمؑ نے کہ اے رب کتنی ٹھہرائی تو نے عمر اس کی فرمایا اللہ تعالیٰ نے ساٹھ برس کی کہا آدمؑ نے کہ اے رب زیادہ دے اس کو میری عمر سے چالیس برس پھر جب گزر گئی آدمؑ کی باقی عمر اور ملک الموت آئے کہا آدمؑ نے کہ کیا باقی نہیں میری عمر کے چالیس برس کہا ملک الموت نے کہ وہ تو دے دی تم نے اپنے بیٹے داؤد کو فرمایا حضرتؐ نے کہ پھر مکر گئے آدمؑ اور مکرنے لگی اولاد ان کی اور بھول گئے آدمؑ اور بھول گئی اولاد ان کی اور چوک گئے آدمؑ اور چوک گئی اولاد ان کی۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی کئی سندوں سے بواسطہ ابی ہریرہؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا حَمَلَتْ حَوَّآءُ طَافَ بِهَا اِبْلِیْسُ وَكَانَ لَا یَعِیْشُ لَهَا وَلَدٌ فَقَالَ سَمِّیْهِ عَبْدَ الْحَارِثِ فَسَمَّتْهُ عَبْدَ الْحَارِثِ

سمرہؓ بن جندب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہ حاملہ ہوئیں حوا آئے لگا ان کے پاس شیطان اور ان کا کوئی لڑکا نہ جیتا تھا تو کہا شیطان نے نام رکھو تم اپنے لڑکے کا عبد الحارث سو یہی نام رکھا انہوں نے اور وہ جیتا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَعَاشِیْ وَکَانَ ذٰلِکَ مِنْ وَحْیِ الشَّیْطَانِ وَاَمْرِہٖ۔ رہا اور یہ شیطان کے سکھلانے سے اور اس کے حکم سے تھا۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عمر بن ابراہیم کی روایت سے کہ وہ قتادہؓ سے روایت کرتے ہیں اور روایت کی یہ بعضوں نے عبدالصمد سے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

مترجم۔ کہتا ہے سورۂ اعراف ایک دفتر معرفت ہے کہ عمدہ عمدہ معارف اس میں بھرے ہیں اور عجیب و غریب جواہر مضامین اس میں دھرے ہیں قصص ماضیہ سے اس میں مذکور ہے قصہ آدم علیہ السلام کے جنت سے اترنے کا اور زمین میں جینے اور مرنے کا اور قصہ نوح علیہ السلام کی دعوت کا اور قوم کے ہلاک اور مومنین کی نجات کا اور قصہ ہود علیہ السلام اور صالح علیہ السلام اور لوطؑ اور شعیب علیہما السلام کا اور قصہ موسیٰ علیہ السلام کا نہایت تفصیل سے اور مقابلہ سحرہ کا اور آنا طوفان و جراد و قمل و ضفادع و دم کا فرعون پر اور غرق ہونا اس کا اور تجلی باری تعالیٰ کی کوہ طور پر اور بنانا بنی اسرائیل کا گوسالہ کو اور عذاب ان کا اور فضیلت اس امت کے آمران معروف اور ناہیان عن المنکر کی اور وعدہ فلاح و نصرت کا ان کے لیے اور قصہ اصحاب سبت کا اور مسخ ہو جانا ان کی صورتوں کا اور قصہ اخراج ذریت کا ظہر آدمؑ سے اور قصہ بلعم باعور کا اور احوال آخرت سے مذکور ہے سوال کرنا امتوں سے ان کے رسولوں کا۔ اور وزن اعمال اور موقوف ہونا نجات کا ثقل اعمال خیر پر اور مشرکوں اور مفتریوں کا اور خطاب کرنا ملائکہ کا ان سے سکرات موت کے وقت اور داخل ہونا امم کا دوزخ میں اور لعنت کرنا ایک کا دوسرے کو اور نہ کھلنا ابواب سموات کا منکروں کے لیے اور مہاد و غواش دوزخیوں کا آگ سے اور وعدہ جنت کا نیکوں کے لیے اور نکالنا حسد و بغض کا ان کے سینوں سے اور ندا کرنا اصحاب جنت کا اصحاب نار کو اور عکس اس کا اور بیان اعراف کا اور بہت سے منافع و فوائد مذکور ہیں کہ تفصیل ان کی ایک بحر طویل ہے عاشقان قرآن کو ضروری ہے کہ اس سورت میں غور و تامل فرماویں اور حظوظ روحانیہ اٹھاویں

وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَنْفَالِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنْ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ جِئْتُ بِسَيْفٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ شَفٰى صَدْرِيْ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اَوْ نَحْوَ هٰذَا هَبْ لِيْ هٰذَا السَّيْفَ فَقَالَ هٰذَا لَيْسَ لِيْ وَلَا لَكَ فَقُلْتُ عَسٰى اَنْ يُّعْطٰى هٰذَا مَنْ لَّا يُبْلِيْ بَلَائِيْ فَجَاءَنِي الرَّسُوْلُ اِنَّكَ سَاَلْتَنِيْ وَلَيْسَ لِيْ وَاِنَّهٗ قَدْ صَارَ لِيْ وَهُوَ لَكَ قَالَ فَنَزَلَتْ يَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ الْاٰيَةَ

روایت ہے سعدؓ سے کہ کہا انہوں نے کہ جب ہوا بدر کا دن لایا میں ایک تلوار اور میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ ٹھنڈا کر دیا مشرکوں سے یا مانند اس کے یعنی خوب مارا میں نے ان کو بس دے دیجیے مجھے یہ تلوار یعنی مال غنیمت سے سو فرمایا آپؐ نے کہ یہ نہ میرا حق ہے نہ تیرا بس میں نے دل میں کہا کہ یہ ایسے شخصوں کو مل جاوے گی جس نے میری سی بلا نہ اٹھائی ہو پھر آیا میرے پاس قاصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور کہا آپؐ کی طرف سے کہ تو نے مجھ سے وہ تلوار مانگی تھی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور تب میری نہ تھی اور اب مجھے اختیار ہو گیا پس وہ تیری ہے کہا راوی نے کہ تب یہ آیت اتری یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا اس کو سماک نے مصعب بن سعد سے اور اس باب میں عبادہ بن صامت سے بھی روایت ہے

مترجم پوری آیت یوں ہے یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ یعنی تجھ سے پوچھتے ہیں حکم غنیمت کا تو کہہ مال غنیمت اللہ کا ہے اور رسولؐ کا سو ڈرو اللہ سے اور صلح کرو آپس میں اور حکم میں چلو اللہ کے اور اس کے رسولؐ کے اگر ایمان رکھتے ہو انتہی اللہ تعالیٰ نے یہاں اتنا ہی فرمادیا ہے کہ فتح و ظفر اللہ ہی کی مدد سے ہوتی ہے غنیمت اسی کا مال ہے تم اپنا نہ جانو پھر آگے وَاعْلَمُوْا میں فرمادیا کہ ایک خمس غنیمت کا اللہ کی نذر نکالو کہ وہ نبی کے اختیار سے خرچ و تقسیم ہو اور رہے چار حصے وہ مجاہدین پر تقسیم ہوں پیادہ کو ایک حصہ اور سوار کو دو۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ نَظَرَ نَبِيُّ اللّٰهِ اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ وَهُمْ اَلْفٌ وَّاَصْحَابُهٗ ثَلٰثُ مِائَةٍ وَّبِضْعَةُ عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ وَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْجِزْلِيْ مَا وَعَدْتَنِيْ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِي الْاَرْضِ فَمَا زَالَ يَهْتِفُ بِرَبِّهٖ مَادًّا يَدَيْهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ رِدَاۤؤُهٗ مِنْ مَّنْكِبَيْهِ فَاَتَاهُ اَبُوْبَكْرٍ فَاَخَذَ رِدَاۤءَهٗ فَاَلْقَاهُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ الْتَزَمَهٗ مِنْ وَّرَاۤئِهٖ وَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَفَاكَ مُنَاشَدَتُكَ رَبَّكَ فَاِنَّهٗ سَيُنْجِزُ لَكَ مَا وَعَدَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰۤئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ فَاَمَدَّهُمُ اللّٰهُ بِالْمَلٰۤئِكَةِ۔

عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہا نظر کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکوں کی طرف اور وہ ہزار تھے اور اصحاب آپ کے تین سو اور چند آدمی سو منہ کیا نبی اللہ نے قبلہ کی طرف اور پھیلائے اپنے دونوں ہاتھ اور پکارنے لگے اللّٰھم کو کہ اے اللہ پورا کر دے وہ وعدہ جو تو نے مجھ سے کیا ہے یعنی ظفر کا وعدہ یا اللہ اگر ہلاک کر دے گا تو اس جماعت کو مسلمانوں سے تو نہ عبادت کی جاوے گی تیری زمین میں پھر اسی طرح پکارتے رہے اپنے رب کو دونوں ہاتھ پھیلائے قبلہ کی طرف منہ کیے ہوئے یہاں تک کہ گر گئی چادر مبارک آپ کے کندھوں سے اور آئے ابوبکر صدیقؓ اور اٹھائی چادر اور ڈال دیا اس کو آپ کے کندھوں پر پھر لپٹ گئے پیچھے سے اور کہا کہ اے نبی اللہ کے کافی ہے تمہارا عرض کرنا پروردگار کے درگاہ میں اور بیشک وہ پورا کرے گا جو وعدہ کیا ہے اس نے تم سے سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ یعنی یاد کرو اس وقت کو کہ فریاد کرتے تھے تم اپنے رب سے اور قبول کر لی اس نے اور فرمایا کہ میں مدد دینے والا ہوں تم کو ہزار فرشتوں سے کہ آگے پیچھے سوار چلے آتے ہیں پھر مدد دی اللہ تعالیٰ نے ملائکہ سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عکرمہ بن عمار کی روایت سے کہ وہ ابو زمیل سے روایت کرتے ہیں اور ابو زمیل کا نام سماک حنفی ہے اور یہ بدر کے دن تھا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب فارغ ہوئے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَدْرٍ قِيْلَ لَهٗ عَلَيْكَ الْعِيْرَ لَيْسَ دُوْنَهَا شَيْئٌ قَالَ فَنَادَاهُ وَهُوَ فِيْ وَثَاقِهٖ لَا يَصْلُحُ وَقَالَ لِاَنَّ اللّٰهَ وَعَدَكَ اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ وَقَدْ اَعْطَاكَ مَا وَعَدَكَ قَالَ صَدَقْتَ۔

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جنگ بدر سے کسی نے کہا کہ چلئے آپ قافلہ پر یعنی جو شام سے آتا تھا کہ اس طرف کوئی آپ سے لڑنے والا نہیں کہا اور ہی نے کہ آواز دی آپ کو عباس رض نے کہ وہ اپنی زنجیروں میں بندھے ہوئے تھے اور کہا کہ آپ کو لائق نہیں اور کہا اللہ تعالیٰ نے آپ سے ایک گروہ کا وعدہ فرمایا تھا یعنی قافلہ کا یا لشکر کا سو دے چکا وہ ایک پر فتح جس کا وعدہ فرمایا تھا فرمایا آپ نے کہ تم نے سچ کہا۔

ف یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ اَمَانَيْنِ لِاُمَّتِيْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ فَاِذَا مَضَيْتُ تَرَكْتُ فِيْهِمُ الْاِسْتِغْفَارَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

ابی موسیٰ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اتاری ہیں اللہ تعالیٰ نے دو امان کے چیزیں میری امت کے لیے چنانچہ فرمایا اس نے کہ اللہ عذاب کرنے والا نہیں ان کو اور تو ان میں ہو اور عذاب کرنے والا نہیں جب وہ مغفرت مانگتے ہوں پھر جب میں چلا جاؤں گا چھوڑ جاؤں گا استغفار ان کے امان کے لیے قیامت تک۔

ف یہ حدیث غریب ہے اور اسمٰعیل بن ابراہیم ضعیف ہیں حدیث میں۔

مترجم۔ یعنی دو چیزیں ہیں عذاب الٰہی سے بچنے کا سبب ہیں ایک وجود باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرے استغفار۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ قَالَ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ سَيَفْتَحُ لَكُمُ الْاَرْضَ وَسَتُكْفَوْنَ الْمُؤْنَةَ فَلَا يَعْجِزَنَّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّلْهُوَ بِاَسْهُمِهٖ۔

عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی یہ آیت منبر پر واعدوا لہم ما استطعتم من قوۃ یعنی تیار کرو کافروں کے مقابلہ کو جہاں تک ہو سکے تم سے قوت اور فرمایا آگاہ ہو کر قوت سے مراد تیر چلانا ہے کہا اس کو آپ نے تین بار آگاہ ہو کہ اللہ تعالیٰ فتح دے گا تم کو زمین میں اور کفایت کرے گا تم سے محنت کو سو نہ تھکے کوئی تم میں اپنے تیر کھیلنے سے یعنی اس میں سستی نہ کرو۔

ف اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث اسامہ بن زید سے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے اور حدیث وکیع کی صحیح تر ہے اور صالح بن کیسان نے نہیں پایا عقبہ بن عامر کو اور پایا ہے ابن عمر کو۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ سُوْدِ الرُّءُوْسِ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانَتْ تَنْزِلُ نَارٌ مِّنَ السَّمَاءِ فَتَاْكُلُهَا قَالَ سُلَيْمَانُ الْاَعْمَشُ فَمَنْ يَّقُوْلُ هٰذَا اِلَّا

روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں حلال ہوئیں غنیمتیں کسی کالے سر والے کو یعنی کسی بشر کو تم سے پہلے زمانہ سابق میں یہ دستور تھا کہ اتنی تھی ایک آگ آسمان سے اور اس کو کھا جاتی تھی کہا سلیمان

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَبُو هُرَيْرَةَ الْآنَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَقَعُوا فِي الْغَنَائِمِ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ لَهُمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ٥

نے کہ کون کہتا ہے یہ سوا ابوہریرہؓ کے اس وقت میں اور جب بدر کا دن ہوا لوگ گرے غنیمتوں پر قبل اس کے کہ حلال کی جاویں ان پر سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت لَوْلَا كِتٰبٌ الآیۃ یعنی اگر نہ لکھا ہوتا پیشتر سے اللہ کے حکم سے کہ غنیمتیں تم پر حلال ہوں گی تو پہنچتا تم کو اس کے لینے کی سبب سے بڑا عذاب۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَجِيْئَ بِالْأُسَارٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِيْ هٰؤُلَاءِ الْأُسَارٰى فَذَكَرَ فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْفَلِتَنَّ أَحَدٌ مِّنْهُمْ إِلَّا بِفِدَاءٍ أَوْ ضَرْبِ عُنُقٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِلَّا سُهَيْلَ بْنَ بَيْضَاءَ فَإِنِّيْ سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ الْإِسْلَامَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَمَا رَأَيْتُنِيْ فِيْ يَوْمٍ أَخْوَفَ أَنْ تَقَعَ عَلَيَّ حِجَارَةٌ مِّنَ السَّمَاءِ مِنِّيْ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ حَتّٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سُهَيْلَ بْنَ الْبَيْضَاءِ قَالَ وَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ بِقَوْلِ عُمَرَ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ أَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ إِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَاتِ۔

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ جب ہوا دن بدر کا اور قیدی آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا کہتے ہو تم ان قیدیوں کے حق میں پھر ذکر کیا اس حدیث میں ایک قصہ یعنی اصحاب کے مشورہ دینے کا پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ بچے گا کوئی ان میں سے مگر ساتھ فدیہ دینے کے یا گردن مارے جانے کے سو عرض کی عبداللہ بن مسعودؓ نے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ مگر سہیل بن بیضاء کہ میں نے سنا ہے کہ وہ یاد کرتا ہے اسلام کو کہا عبداللہ نے کہ چپ ہو رہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہا عبداللہ نے کہ نہ دیکھا میں نے اپنے کو کسی دن ڈرنے والا اس سے کہ برسیں مجھ پر آسمان سے پتھر اس دن سے زیادہ اور مجھے یہی ڈر رہا یہاں تک کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مگر سہیل بن بیضاء کہا عبداللہ نے اور اترا قرآن عمرؓ کے قول کے موافق مَا كَانَ سے آخر آیات تک یعنی کسی نبی کو لائق نہیں ہے کہ اس کے پاس قیدی ہوں یہاں تک کہ بہادیوے خون ان کا زمین میں یعنی فدیہ لے کر چھوڑنا نبی کی شان سے بعید ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور ابوعبیدہ بن عبداللہ کو سماع نہیں اپنے باپ سے۔

خاتمہ۔ چونکہ سورۂ انفال سورۂ توبہ کے ملحقات سے ہے اور اسی سبب سے دونوں کے بیچ میں بسم اللہ تحریر نہیں ہوئی اس لیے فہرست اس کے مضامین کی سورۂ توبہ کے خاتمہ میں لکھی جائے گی۔

مِنْ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَا حَمَلَكُمْ أَنْ عَمَدْتُمْ إِلَى الْأَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِيْ وَإِلٰى بَرَاءَةَ وَهِيَ

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ کہا انہوں نے حضرت عثمانؓ سے کہ کیا سبب ہوا تم کو ارادہ کیا تم نے طرف انفال کے اور وہ مثانی میں ہے اور طرف براۃ کے اور وہ مئین میں ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنَ الْمِئِينَ فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوا
سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَوَضَعْتُمُوهَا
فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ
عُثْمَانُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِمَّا يَأْتِي عَلَيْهِ الزَّمَانُ وَهُوَ يَنْزِلُ
عَلَيْهِ السُّوَرُ ذَوَاتُ الْعَدَدِ فَكَانَ إِذَا
نَزَلَ عَلَيْهِ الشَّيْءُ دَعَا بَعْضَ مَنْ كَانَ
يَكْتُبُ فَيَقُولُ ضَعُوا هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ فِي
السُّورَةِ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا فَإِذَا
نَزَلَتْ عَلَيْهِ الْآيَةُ فَيَقُولُ ضَعُوا هٰذِهِ
الْآيَةَ فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا كَذَا
وَكَذَا وَكَانَتِ الْأَنْفَالُ مِنْ أَوَائِلِ
مَا نَزَلَتْ بِالْمَدِينَةِ وَكَانَتْ بَرَاءَةٌ مِنْ آخِرِ الْقُرْآنِ وَكَانَتْ
قِصَّتُهَا شَبِيهَةً بِقِصَّتِهَا فَظَنَنْتُ أَنَّهَا مِنْهَا فَقُبِضَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا أَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ
أَجْلِ ذٰلِكَ قَرَنْتُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ أَكْتُبْ بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ
اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَوَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ۔

پس ملا دیا تم نے ان دونوں کو اور نہ لکھی تم نے ان دونوں کے بیچ میں سطر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی اور رکھ دیا تم نے ان دونوں کو سبع طول میں کیا سبب ہوا تمہارے ایسا کرنے کا تو جواب دیا حضرت عثمانؓ نے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ گزرتا تھا ان پر زمانہ اور اترتی تھیں ان پر سورتیں گنتی کی پھر جب اترتی تھی ان پر کچھ آیتیں کہتے تھے بعض لکھنے والے کو اور فرماتے تھے لکھ دو ان آیتوں کو اس سورت میں کہ جس میں ایسا ایسا مذکور رہے پھر جب اترتی ان پر کوئی آیت رکھ دو اس آیت کو اس سورت میں کہ جس میں ایسا ایسا مذکور رہے اور تھی انفال کہ مدینہ میں اول اول نازل ہوئی تھی اور تھی سورۂ براۃ کہ قرآن کے آخر میں اتری تھی اور بیان اس کا اور انفال کا مشابہ تھا پس گمان کیا میں نے کہ یہ اسی میں سے ہے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا اور نہ بیان کیا ہمارے لیے کہ وہ اس میں سے ہے پس اسی سبب سے میں نے ان دونوں کو ملا دیا اور نہ لکھی ان کے بیچ میں سطر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی اور رکھ دیا میں نے ان کو سبع طول میں۔

ف یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عوفؒ کی روایت سے کہ وہ یزید فارسی سے روایت کرتے ہیں وہ ابن عباسؓ سے اور یزید فارسی تابعین میں ہیں بصرے والوں میں اور یزید بن ابان رقاشی وہ بھی تابعین سے ہیں بصرے والوں میں اور وہ چھوٹے ہیں یزید فارسی سے اور یزید رقاشی روایت کرتے ہیں انس بن مالکؓ سے۔

مترجم مثانی وہ سورتیں ہیں کہ مئین سے چھوٹی ہیں اور مفصل سے بڑی اور مئین سو سو آیتوں والی سورتیں ہیں اور اول قرآن میں سات سورتوں کو سبع طول کہتے ہیں پھر اس کے بعد مئین ہیں یعنی سو سو آیتوں والی پھر اس کے بعد مثانی ہیں پھر اس کے بعد مفصل قولہ اور بیان اس کا اور انفال کا مشابہ تھا یعنی سورۂ انفال میں ذکر ہے عہود و مواثیق کا جو کافروں اور مسلمانوں میں تھا اور سورۂ براءت میں اسی عہدوں کو ان کے آگے ڈال دیا اور ان دونوں سورتوں میں تعلیم جہاد کے احکام قتال کے مذکور تھے اس لیے ان دونوں کو ایک کر دیا اور بسم اللہ اس لیے نہ لکھی کہ شائد دونوں ایک ہوں اور حضرت نے یہ بیان نہ فرمایا کہ دونوں ایک ہیں

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ أَنَّهُ شَهِدَ حَجَّةَ
الْوَدَاعِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ

روایت ہے عمرو بن احوص سے کہ وہ حاضر ہوئے حجۃ الوداع میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر حمد کی آپ نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَذَكَّرَ وَوَعَظَ ثُمَّ قَالَ
أَيُّ يَوْمٍ أَحْرَمُ أَيُّ يَوْمٍ أَحْرَمُ أَيُّ يَوْمٍ
أَحْرَمُ قَالَ فَقَالَ النَّاسُ يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ
يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ
وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا
فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا أَلَا لَا يَجْنِي جَانٍ إِلَّا
عَلَى نَفْسِهِ وَلَا يَجْنِي وَالِدٌ عَلَى وَلَدِهِ وَلَا
وَلَدٌ عَلَى وَالِدِهِ أَلَا إِنَّ الْمُسْلِمَ أَخُو الْمُسْلِمِ
فَلَيْسَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ إِلَّا مَا
أَحَلَّ مِنْ نَفْسِهِ أَلَا وَإِنَّ كُلَّ رِبًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ
مَوْضُوعٌ لَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَ
لَا تُظْلَمُونَ غَيْرَ رِبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ
مَوْضُوعٌ كُلُّهُ أَلَا وَإِنَّ كُلَّ دَمٍ أَضَعُ مِنْ دَمِ الْجَاهِلِيَّةِ
دَمُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كَانَ مُسْتَرْضَعًا
فِي بَنِي لَيْثٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ أَلَا وَاسْتَوْصُوا
بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّمَا هُنَّ عَوَانٍ عِنْدَكُمْ لَيْسَ
تَمْلِكُونَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذٰلِكَ إِلَّا أَنْ
يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ فَإِنْ فَعَلْنَ ....
فَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ
ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا
تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا أَلَا وَإِنَّ لَكُمْ
عَلَى نِسَائِكُمْ حَقًّا وَلِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ
حَقًّا فَأَمَّا حَقُّكُمْ عَلَى نِسَائِكُمْ فَلَا يُوطِئْنَ
فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُونَ وَلَا يَأْذَنَّ فِي
بُيُوتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُونَ أَلَا وَإِنَّ حَقَّهُنَّ
عَلَيْكُمْ أَنْ تُحْسِنُوا إِلَيْهِنَّ فِي كِسْوَتِهِنَّ
وَطَعَامِهِنَّ۔

اللہ کی اور ثنا کی اس پر یعنی خطبے میں اور نصیحت کی اور وعظ فرمایا
پھر فرمایا آپؐ نے کونسا دن ہے جس کی حرمت بیان کرتا ہوں میں
کونسا دن ہے جس کی حرمت بیان کرتا ہوں میں کونسا دن ہے
جس کی حرمت بیان کرتا ہوں میں کہا راوی نے کہ لوگوں نے عرض
کی کہ دن ہے حج اکبر کا اے رسول اللہ کے فرمایا آپؐ نے کہ بیشک
خون اور مال اور عزتیں تمہاری تم پر حرام ہیں جیسی حرمت آج
کے دن کی ہے تمہارے اس شہر میں تمہارے اس مہینے میں۔
آگاہ ہو کہ کوئی قصور نہیں کرتا مگر اس کا وبال اور سزا اسی کی جان
پر ہے اور نہیں قصور کرتا کوئی باپ کی سزا اس کی اس کے بیٹے
پر ہو اور نہیں قصور کرتا کوئی بیٹا کہ سزا اس کی باپ پر ہو آگاہ ہو
کہ مسلمان بھائی مسلمان کا ہے پھر نہیں حلال ہے کسی مسلمان کو اس
کے بھائی کی کوئی چیز مگر جو چیز کہ حلال کی اس نے اپنی جان سے آگاہ ہو
کہ سب سود جاہلیت کا باطل ہے تمہارے لیے حلال ہے فقط اصل
مال تمہارا نہ تم ظلم کرو نہ تم پر کوئی ظلم کرے اور سود عباسؓ بن
عبدالمطلب کا سب معاف ہے یعنی اس کی اصل بھی معاف ہے
آگاہ ہو کہ ہر خون جاہلیت کا باطل ہے یعنی اس کا قصاص نہ لیا
جاوے گا اور پہلا خون جس کو ہم چھوڑ دیتے ہیں اور اس کا قصاص
نہیں طلب کرتے حارث بن عبدالمطلب کا خون ہے کہ وہ دودھ
پیتے تھے بنی اللیث کے قبیلہ میں اور قتل کر دیا ان کو ہذیل نے
آگاہ ہو کہ نیک سلوک کرو عورتوں کے ساتھ اس لیے کہ وہ قیدی
ہیں تمہارے پاس تم ان کے مالک نہیں ہو سوا اس کے مگر یہ کہ
وہ کریں کھلی ہوئی بیحیائی پھر اگر وہ نافرمانی کریں تمہاری تو الگ
رکھو ان سے بستر اور مارو ان کو ایسا کہ ہڈی پسلی نہ ٹوٹے پھر اگر وہ
تمہارے کہے میں آجاویں تو پھر نہ الزام رکھو ان پر آگاہ ہو کہ تحقیق
کہ تمہارا حق ہے تمہاری عورتوں پر اور تمہاری عورتوں کا حق
ہے تم پر سو تمہارا حق تمہاری عورتوں پر یہ ہے کہ نہ آنے دیں
تمہارے بچھونوں پر ان لوگوں کو کہ جن کو تم برا جانتے ہو اور اجازت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ دیں اپنے گھروں میں ان لوگوں کو کہ جن کو تم برا جانتے ہو آگاہ ہو کہ حق ان کا تم پر احسان کرنا ہے ان پر کپڑے اور کھانے میں۔

ف یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کی یہ ابو الاحوص نے شبیب سے۔

مترجم۔ یوم النحر اور مکہ اور حرام کے مہینوں کی حرمت تمام عرب کے ذہنوں میں جمی ہوئی تھی کہ ان دنوں میں ظلم و زیادتی سے بہت بچتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح ہر مسلمان کے خون اور مال اور عزت کی حفاظت ضرور ہے اور جہاں عرب میں دستور تھا کہ جب کسی سے قتل و نہب و خون ہوتا تھا اس کے عزیز و اقارب کو پکڑتے تھے اور ایک جرم میں دوسرے سے مواخذہ کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دستور کو نامنظور کہا کہ یہ صریح ظلم و تعدی ہے اور جاہلیت میں سود و بیاج کا معاملہ ہوتا تھا آپ نے بعد حرمت سود کے فرمایا کہ جس پر کسی کا سودی روپیہ آتا ہو وہ اپنا اصل اور راس المال لے لیوے سود چڑھا ہوا نہ مانگے کہ ظلم ہے اور اگر وہ قرض دار اصل مال بھی نہ دے تو یہ اس کا ظلم ہے اور ترمذی کی روایت میں حارث بن عبد المطلب کا مقتول ہونا مذکور ہے اور بخاری میں ربیعہ بن حارث کا اور صواب وہ ہے جو مشکوٰۃ میں ہے کہ وہ مقتول ابن ربیعہ بن حارث تھا طیبی نے کہا کہ جمہور کا قول ہے کہ نام اس کا ایاس تھا اور وہ بیٹا تھا ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب کا اور یہ ایاس چھوٹا تھا کہ اس کو ایک پتھر لگ گیا بنی سعد اور بنی لیث کی لڑائی میں اور ربیعہ بن حارث صحابی ہے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اور وہ بڑا تھا عباسؓ سے وفات پائی اس نے خلافت عمرؓ میں

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ فَقَالَ يَوْمُ النَّحْرِ۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حج اکبر کس دن ہے فرمایا آپ نے نحر کے دن یعنی اس لیے کہ اکثر امور حج جیسے طواف زیارت اور رمی اور ذبح اور حلق وغیرہ اسی دن ہوتے ہیں۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا حج اکبر نحر کا دن ہے۔

ف یہ روایت صحیح تر ہے محمد بن اسحاق کی روایت سے یعنی جو اوپر مذکور ہوئی اس لیے کہ مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے ابی اسحٰق سے وہ روایت کرتے ہیں حارث سے وہ حضرت علیؓ سے موقوفاً یعنی انہیں کا قول اور نہیں جانتے ہم کہ کسی نے اسے مرفوع کیا ہو مگر محمد بن اسحاق نے۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج اکبر سے حج مراد ہے اور اسی طرح حج اصغر عمرہ ہے اور یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ عرفہ کے دن اگر جمعہ پڑے تو وہ حج اکبر ہوتا ہے غلط ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَرَاءَةٍ مَعَ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يُبَلِّغَ هٰذَا إِلَّا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِي فَدَعَا عَلِيًّا فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ۔

انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ بھیجا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے برات کو ابو بکرؓ کے ساتھ پھر بلایا ان کو اور فرمایا کہ نہیں لائق ہے کسی کو کہ پہنچا دے یہ پیغام مگر کوئی مرد میرے گھر والوں میں سے پھر بلایا علیؓ کو اور دی وہ برات ان کو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ وَاَمَرَهُ اَنْ يُنَادِيَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ ثُمَّ اَتْبَعَهُ عَلِيًّا فَبَيْنَا اَبُوْ بَكْرٍ فِيْ بَعْضِ الطَّرِيْقِ اِذْ سَمِعَ رُغَاءَ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَصْوٰى فَخَرَجَ اَبُوْ بَكْرٍ فَزِعًا فَظَنَّ اَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا عَلِيٌّ فَدَفَعَ اِلَيْهِ كِتَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ عَلِيًّا اَنْ يُنَادِيَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَانْطَلَقَا فَحَجَّا فَقَامَ عَلِيٌّ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ فَنَادٰى ذِمَّةُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ بَرِيْئَةٌ مِّنْ كُلِّ مُشْرِكٍ فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّلَا يَحُجَّنَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَّلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّكَانَ عَلِيٌّ يُنَادِيْ فَاِذَا عَيِيَ قَامَ اَبُوْ بَكْرٍ فَنَادٰى بِهَا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اور حکم کیا ان کلمات کو جو سورۂ توبہ کے ابتداء میں مذکور ہیں حج میں پکار دیں پھر پیچھے بھیجا علی رضی اللہ عنہ کو سو ابوبکر رضی اللہ عنہ راہ میں تھے کہ سنی انہوں نے آواز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ناقہ قصوٰی کے بلبلانے کی اور نکلے ابوبکر رضی اللہ عنہ گھبرائے ہوئے اور خیال کیا کہ شائد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے کہ ناگہاں وہ علی رضی اللہ عنہ تھے سو دیا انہوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خط رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اس میں حکم تھا کہ پکار دیں ان کلمات علی رضی اللہ عنہ پھر چلے دونوں اور حج کیا اور کھڑے ہوئے ایام تشریق میں علی رضی اللہ عنہ اور پکارا کہ ذمہ اللہ اور رسول کا پاک ہے ہر مشرک سے یعنی کسی مشرک کو پناہ نہیں سو پھر لو زمین میں چار مہینے اور حج کو نہ آوے اس سال کے بعد کوئی مشرک اور طواف نہ کرے کوئی بیت اللہ کا ننگا اور نہ داخل ہوگا جنت میں مگر مومن اور علی رضی اللہ عنہ پکارتے رہے پھر جب وہ تھک گئے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑا ہو کر پکارنے لگے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی سند سے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ قَالَ سَاَلْنَا عَلِيًّا بِاَيِّ شَيْءٍ بُعِثْتَ فِي الْحَجَّةِ قَالَ بُعِثْتُ بِاَرْبَعٍ اَنْ لَا يَطُوْفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَّمَنْ كَانَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّبِيِّ عَهْدٌ فَهُوَ اِلٰى مُدَّتِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ عَهْدٌ فَاَجَلُهٗ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُّؤْمِنَةٌ وَّلَا يَجْتَمِعُ الْمُشْرِكُوْنَ وَالْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا۔

زید بن یثیع سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ پوچھا ہم نے علی رضی اللہ عنہ سے کہ کیا پیغام لے کر تم بھیجے گئے تھے حج میں تو کہا انہوں نے کہ چار باتیں ایک یہ کہ طواف نہ کرے کوئی بیت اللہ کا ننگا (جیسے ایام جاہلیت میں دستور تھا) اور جس کافر کے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان صلح تھی ایک مدت تک اس کی صلح قائم ہے مدت معینہ تک اور جن سے کچھ صلح و پیمان نہ تھا ان کی مدت مقرر ہوئی چار مہینے اور داخل نہ ہوگا جنت میں مگر ایمان لانے والا شخص اور جمع نہ ہوں مشرک اور مسلمان (حج میں) اس سال کے بعد۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے یعنی روایت ابو عیینہ کی ابی اسحاق سے اور روایت کی یہ سفیان ثوری نے ابی اسحٰق کے بعض اصحاب سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے اور وہ روایت مروی ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مترجم۔ ابتدائے سورہ براءت میں بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ سے غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؁ تک جب یہ آئتیں نازل ہوئیں حضرت نے ان کی تعمیل کی اور چھٹے سال ہجرت کی حضرت کو مکے کے لوگوں سے صلح ہوئی تھی اور بھی کئی فرقوں سے جو اِنَّا فَتَحْنَا، میں مذکور ہے اور عرب کے بہت سے فرقوں سے صلح تھی جب مکہ فتح ہوا اس سے ایک سال کے بعد یہ آئتیں نازل ہوئیں اور حکم ہوا کہ کسی مشرک سے صلح نہ رکھو اور آیات حج میں پکار دو اور صلح کا جواب دے کر چار مہینے فرصت دی کہ اس میں خواہ وطن چھوڑ جاویں یا لڑائی کا سامان کریں یا مسلمان ہوں اور جن سے وعدہ ٹھہر گیا اور دغا ان سے نہ دیکھی ان سے صلح قائم رہی اور جن سے کچھ وعدہ نہ تھا ان کو چار مہینے کی رخصت ملی اور پہلے حضرت نے ابو بکر رضؓ کو روانہ کیا تھا پھر اصحابؓ نے حضرت سے کہا کہ متولی عہد و میثاق کا اور صلح توڑنے کا آپؐ کے گھر والوں میں سے ضرور ہے اس لیے آپؐ نے حضرت علیؓ کو روانہ فرمایا۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الرَّجُلَ یَعْتَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوْا لَهٗ بِالْاِیْمَانِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ۔

روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ دیکھو تم کسی آدمی کو کہ عادت رکھتا ہے مسجد میں آنے کی تو گواہی دو اس کے لیے ایمان کی اس لیے کہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے کہ آباد کرتے ہیں مسجدیں اللہ تعالیٰ کی وہی لوگ جو ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور پچھلے دن پر۔

ف روایت کی ہم سے ابن عمرؓ نے انہوں نے عبداللہ بن وہبؓ سے انہوں نے عمر بن حارث سے انہوں نے دراج سے انہوں نے ابی الہثیم سے انہوں نے ابی سعیدؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے مگر اس میں یہ کہا یتعاھد المسجد یعنی خیال رکھتا ہے مسجد میں آنے کا اور غیر حاضر نہیں رہتا یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو الہثیم کا نام سلیمان ہے وہ بیٹے عمرو کے وہ بیٹے عبد الغنواری کے اور سلیمان یتیم تھے ابی سعید کی گود میں پرورش پائی۔

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ اُنْزِلَتْ فِی الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَوْ عَلِمْنَا اَیُّ الْمَالِ خَیْرٌ فَنَتَّخِذَهٗ فَقَالَ اَفْضَلُهٗ لِسَانٌ ذَاکِرٌ وَّقَلْبٌ شَاکِرٌ وَّزَوْجَةٌ مُّؤْمِنَةٌ تُعِیْنُهٗ عَلٰی اِیْمَانِهٖ۔

ثوبان سے روایت ہے کہا جبکہ نازل ہوئی یہ آیۃ وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ، ہم ساتھ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی سفر میں تو عرض کیا بعض صحابہ نے کہ چاندی اور سونے کی تو مذمت اتری اگر ہم جانتے کہ کونسا مال بہتر ہے تو اسی کو جمع کرتے تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہتر مال زبان ہے خدا کی یاد کرنے والی اور دل شکر کرنے والا اور بیوی ایماندار کہ مدد کرے آدمی کے ایمان پر۔

ف یہ حدیث حسن ہے پوچھا میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے کہ سالم بن ابی الجعد کو سماع ہے ثوبان سے تو انہوں نے کہا کہ نہیں پھر پوچھا میں نے کسی اور صحابی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تو فرمایا انہوں نے کہ سماع ہے ان کو جابر بن عبداللہ اور انسؓ سے اور ذکر کیا انہوں نے کئی شخصوں کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ عَدِيِّ بْنِ أَبِي حَاتِمٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي عُنُقِي صَلِيبٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ يَا عَدِيُّ اطْرَحْ عَنْكَ هٰذَا الْوَثَنَ وَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فِي سُورَةِ بَرَاءَةٌ اِتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللّٰهِ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُمْ لَمْ يَكُونُوا يَعْبُدُونَهُمْ وَلٰكِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا أَحَلُّوا لَهُمْ شَيْئًا اسْتَحَلُّوهُ وَإِذَا حَرَّمُوا عَلَيْهِمْ شَيْئًا حَرَّمُوهُ۔

روایت ہے عدیؓ بن حاتم سے کہا انہوں نے کہ آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میری گردن میں ایک چلیپا تھی سونے کی تو فرمایا آپؐ نے اے عدی دُور کر تو اپنے پاس سے اس بُت کو اور سُنا میں نے ان کو کہ پڑھتے تھے سورہ برات میں سے یہ آیت اِتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ یعنی ٹھہرا لیا انہوں نے اپنے مولویوں اور درویشوں کو معبود اللہ کے سوا تب فرمایا آپؐ نے کہ وہ لوگ ان کی عبادت نہ کرتے تھے ولیکن جب مولوی اور درویش کسی چیز کو حلال کہہ دیتے تو وہ حلال مان لیتے اور جب وہ حرام ٹھہرا دیتے کسی چیز کو تو وہ حرام جان لیتے اس کو۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر عبدالسلام بن حرب کی روایت سے اور غطیف بن اعین مشہور نہیں حدیث میں مترجم۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرام و حلال ٹھہرانا اللہ ہی کا کام ہے کسی مجتہد و پیر کے اختیار میں نہیں اور جو کسی عالم اور مجتہد کو اس کا اختیار ثابت کرے وہ مشرک ہے۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهُ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الْغَارِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَنْظُرُ إِلَى قَدَمَيْهِ لَأَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا۔

روایت ہے انسؓ سے کہ ابوبکرؓ نے ان سے کہا کہ میں نے عرض کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ہم دونوں غار میں تھے (ہجرت کے وقت) کہ اگر ان کافروں میں سے کوئی نظر کرے اپنے قدموں کی طرف تو بیشک دیکھ لے ہم کو اپنے قدموں کے نیچے تو فرمایا آپؐ نے اے ابوبکرؓ کیا گمان ہے تیرا ان دو شخصوں کے ساتھ کہ اللہ ان کا تیسرا ہے یعنی مدد اور نصرت اس کی ہمارے ساتھ ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور مروی ہوئی ہے یہ ہمام ہی سے اور روایت کی ہے یہ حدیث حبان بن ہلال اور کئی لوگوں نے ہمام سے مانند اس کی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ دُعِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلٰوةِ عَلَيْهِ فَقَامَ إِلَيْهِ فَلَمَّا وَقَفَ عَلَيْهِ يُرِيدُ الصَّلٰوةَ تَحَوَّلْتُ حَتّٰى قُمْتُ فِي صَدْرِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلٰى عَدُوِّ اللّٰهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ الْقَائِلِ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا يَعُدُّ أَيَّامَهُ قَالَ وَرَسُولُ اللّٰهِ

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا انہوں نے سُنا میں نے عمر بن خطابؓ سے کہتے تھے جبکہ مرا عبداللہ بن ابی (کہ منافقوں کا سردار تھا) بلایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر پھر آپؐ کھڑے ہوئے اس کی طرف پھر جب کھڑے ہوئے آپؐ اس کے پاس ارادہ رکھتے تھے نماز کا پھرا میں یہاں تک کہ آپؐ کے سینہ کے سامنے کھڑا ہوا میں اور عرض کی میں نے کہ اے رسول اللہ کے کیا نماز پڑھتے ہیں آپؐ اللہ تعالیٰ کے دشمن پر جس کا نام عبداللہ بن ابی ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلی اللہ علیہ وسلم یتبسم حتی اذا اکثرت علیہ قال اخر عنی یا عمر انی قد خیرت فاخترت قد قیل لی استغفر لهم او لا تستغفر لهم ان تستغفر لهم سبعین مرة فلن یغفر اللہ لهم لو اعلم انی لو زدت علی السبعین غفر له لزدت قال ثم صلی علیه ومشی معه فقام علی قبره حتی فرغ منه قال فعجب لی وجراتی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ ورسوله اعلم فواللہ ما کان الا یسیرا حتی نزلت هاتان الآیتان ولا تصل علی احد منهم مات ابدا ولا تقم علی قبره الی آخر الآیة قال فما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعده علی منافق ولا قام علی قبره حتی قبضه اللہ۔

فلانے فلانے دن ایسی ایسی باتوں کا کہنے والا بیان کرتے تھے عمرؓ بے ادبی اس کی دن دن گن گن کر کے کہا عمرؓ نے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسکراتے تھے یہاں تک کہ جب میں نے بہت کچھ کہا آپؐ سے تو فرمایا آپؐ نے دور رہو مجھ سے اے عمرؓ مجھے اختیار دیا گیا سو میں نے اختیار کیا اس کے لیے مغفرت مانگنا کہا گیا ہے مجھ سے یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے استغفر لهم او لا تستغفر لهم الآیۃ یعنی مغفرت مانگے تو منافقوں کے لیے یا نہ مانگے اگر مغفرت مانگے گا تو ان کے لیے ستر بار تب بھی ہرگز نہ بخشے گا ان کو اللہ تعالیٰ انتہیٰ اگر میں جانتا کہ اگر ستر بار سے زیادہ مغفرت مانگوں تو وہ بخش دیا جاوے گا تو میں زیادہ مانگتا یعنی نماز کی اب تک ممانعت نہیں آئی کہا عمرؓ نے کہ پھر نماز پڑھی آپؐ نے اس پر اور چلے اس کے جنازے کے ساتھ اور کھڑے ہوئے آپؐ اس کی قبر پر یہاں تک کہ فراغت ہوگئی اس کام سے کہا عمرؓ نے کہ تعجب ہوا مجھے اپنی جرأت پر جو میں نے کی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور رسولؐ بہتر جاننے والے ہیں پھر قسم ہے اللہ کی تھوڑی سی دیر ہوئی کہ دونوں آیتیں اتریں

یعنی مت نماز پڑھ کسی پر منافقوں میں سے ہرگز اگر مر جاوے کوئی ان میں کا کہا عمرؓ نے کہ نماز نہیں پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد کسی منافق پر اور نہ کھڑے ہوئے کسی کی قبر پر یہاں تک کہ اٹھا لیا ان کو اللہ نے یعنی وفات پائی۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

عن ابن عمر قال جاء عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین مات ابوه فقال اعطنی قمیصک اکفنه فصل علیه واستغفر له فاعطاه قمیصه وقال اذا فرغتم فآذنونی فلما اراد ان یصلی جذبه عمر وقال الیس قد نهی اللہ ان تصلی علی المنافقین فقال انا بین خیرتین استغفر لهم او لا

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا انہوں نے کہ آیا بیٹا عبداللہ بن ابی کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کہ مرا باپ اس کا اور عرض کی اس نے کہ عنایت کیجیے مجھ کو اپنا کرتہ کہ میں کفن دوں اس کو اور نماز پڑھیے اور استغفار کیجیے آپؐ اس کے لیے پھر دیا آپؐ نے اس کو اپنا کرتا اور فرمایا جب فارغ ہو تم یعنی اس کے غسل وغیرہ سے تو خبر دو مجھ کو پھر جب آپؐ نے چاہا کہ نماز پڑھیں اس پر کھینچ لیا آپؐ کو حضرت عمرؓ نے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے منع نہیں فرمایا آپؐ کو نماز پڑھنے سے سو فرمایا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ أَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهٖ فَتَرَكَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِمْ۔

آپؐ نے مجھے دونوں امر میں اختیار ہے کہ خواہ مغفرت مانگوں یا نہ مانگوں منافقوں کے لیے پھر نماز پڑھی آپؐ نے اس پر اور اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُمْ الخ یعنی نماز نہ پڑھ ہرگز ان میں سے کسی پر اگر مر جاوے اور نہ کھڑا ہو اس کی قبر پر پھر چھوڑ دی آپؐ نے منافقوں پر نماز پڑھنی۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ عبداللہ بن ابی بڑا منافق تھا اور قرآن میں جابجا اس کی شکایت مذکور ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اس پر نماز پڑھی تو آپؐ نے یہ قیاس فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے کہ اگر تو ستر بار مغفرت مانگے جب بھی بخشش نہ ہو گی مراد اس سے تحدید ہے یعنی اس سے زیادہ میں شائد مغفرت کی امید ہے اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب اتار دیا کہ مراد اس سے تحدید نہیں بلکہ تکثیر ہے یعنی کسی قدر مغفرت مانگی جائے ہرگز مفید نہ ہوگی اور آپؐ نے جو اپنا قمیص عنایت فرمایا اور نماز پڑھی یہ سب کمال اخلاق اور عموم اشفاق کے سبب تھا اور منظور تھی اس میں دل جوئی اس کے فرزند کی کہ وہ مومن تھا پھر جب نہی وارد ہوئی آپؐ باز رہے معلوم ہوا کہ یہ قیاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صائب نہ رہا پھر مجتہدوں کے قیاس کا کیا ذکر ہے وہاں بدرجۂ اولیٰ احتمال خطا ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ تَمَارَى رَجُلَانِ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ فَقَالَ رَجُلٌ هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءَ وَقَالَ الْآخَرُ هُوَ مَسْجِدُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مَسْجِدِي هٰذَا۔

ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا تکرار کی دو مردوں نے کہ وہ مسجد جو بنائی گئی ہے تقویٰ پر اول دن سے کونسی ہے تو ایک نے کہا کہ وہ مسجد قبا ہے دوسرے نے کہا وہ مسجد ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تب فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ میری ہی مسجد ہے یعنی جو مدینہ میں ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ ابی سعید سے سوا اس سند کے اور سند سے بھی روایت کیا اس کو انیس بن ابی یحییٰ نے اپنی ماں سے انہوں نے ابی سعید سے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي أَهْلِ قُبَاءٍ فِيهِ رِجَالٌ يُّحِبُّونَ أَنْ يَّتَطَهَّرُوا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ قَالَ كَانُوا يَسْتَنْجُونَ بِالْمَاءِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِيهِمْ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اتری ہے یہ آیت قبا کے لوگوں میں رِجَالٌ يُّحِبُّونَ الخ الآیۃ یعنی مسجد قباء میں وہ لوگ ہیں کہ پاک رہیں اور اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے پاکوں کو اور ان کی عادت تھی کہ استنجا کرتے تھے پانی سے سو اتری یہ آیت انہیں کی شان میں۔

ف یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اس باب میں ابی ایوبؓ اور انس بن مالکؓ اور محمد بن عبداللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بن سلام سے بھی روایت ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْتَغْفِرُ لِأَبَوَيْهِ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقُلْتُ لَهُ أَتَسْتَغْفِرُ لِأَبَوَيْكَ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقَالَ أَوَلَيْسَ اسْتَغْفَرَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ وَهُوَ مُشْرِكٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ.

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ سُنا میں نے ایک شخص کو کہ مغفرت مانگتا تھا اپنے مشرک ماں باپ کے لیے سو میں نے اس سے کہا کہ کیوں تو مغفرت مانگتا ہے اپنے ماں باپ کے لیے اور وہ مشرک تھے تو اس نے جواب دیا کہ کیا ابراہیم علیہ السلام نے مغفرت نہیں مانگی اپنے باپ کے لیے اور وہ مشرک تھا سو ذکر کیا میں نے اس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بس اتری اس پر یہ آیت مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ الآیۃ الآیۃ یعنی نبی کو اور مسلمانوں کو نہیں پہنچتا کہ مغفرت مانگیں مشرکوں کے لیے۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں سعید بن مسیب سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔

مترجم۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کے استغفار کی وجہ بھی بیان فرمائی کہ انہوں نے فقط بنظر ایفائے وعدہ استغفار کی تھی پھر جب ان کو معلوم ہوا کہ مشرک اللہ کا دشمن ہے اس سے باز رہے۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا حَتّٰى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ إِلَّا بَدْرًا وَلَمْ يُعَاتِبِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْ بَدْرٍ إِنَّمَا خَرَجَ يُرِيدُ الْعِيرَ فَخَرَجَتْ قُرَيْشٌ مُغِيثِينَ لِعِيرِهِمْ فَالْتَقَوْا عَنْ غَيْرِ مَوْعِدٍ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَعَمْرِي إِنَّ أَشْرَفَ مَشَاهِدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ لَبَدْرٌ وَمَا أُحِبُّ أَنِّي كُنْتُ شَهِدْتُهَا مَكَانَ بَيْعَتِي لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حَيْثُ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ ثُمَّ لَمْ أَتَخَلَّفْ بَعْدُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ وَهِيَ آخِرُ غَزْوَةٍ غَزَاهَا وَآذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِالرَّحِيلِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ

کعب بن مالک سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں کبھی پیچھے نہیں رہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر کسی غزوہ میں کہ جہاد کیا اس میں آنحضرتؐ نے مگر غزوہ بدر میں غزوہ تبوک تک اور خفا نہیں ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی پر جو نہ گیا بدر میں اور حضرتؐ ارادہ رکھتے تھے قافلہ کے لوٹنے کا جو شام سے آتا تھا، سو نکلے قریش فریاد رسی کے لیے اپنے قافلہ کی اور ملے دونوں لشکر وعدہ کی جگہ کے سوا اور مقام میں جیسا کہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اور قسم ہے میری جان کی کہ سب سے عمدہ جگہ حاضر ہونے کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لوگوں میں بدر ہے اور میں نہیں دوست رکھتا کہ حاضر ہوتا بدر میں عوض میں لیلۃ العقبہ کے اس لیے کہ مضبوط ہو گئے ہم اس دن اسلام پر پھر میں پیچھے نہیں رہا اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر یہاں تک کہ ہوا غزوہ تبوک اور یہ اخیر غزوہ ہے جس میں تشریف لے گئے آپؐ اور خبر کر دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمیوں میں کوچ کی اور ذکر کیا قصہ لمبا کہا کعب نے کہ پھر حاضر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَوْلَهُ الْمُسْلِمُونَ وَهُوَ يَسْتَنِيرُ كَاسْتِنَارَةِ الْقَمَرِ وَكَانَ إِذَا سُرَّ بِالْأَمْرِ اسْتَنَارَ فَجِئْتُ فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَبْشِرْ يَا كَعْبُ بْنَ مَالِكٍ بِخَيْرِ يَوْمٍ أَتَى عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَمِنْ عِنْدِ اللّٰهِ أَوْ مِنْ عِنْدِكَ فَقَالَ بَلْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ تَلَا هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَحِيمٌ قَالَ وَفِينَا أُنْزِلَتْ اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا وَأَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي كُلِّهِ صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ فَقُلْتُ فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْبَرَ قَالَ فَمَا أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ نِعْمَةً بَعْدَ الْإِسْلَامِ أَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ صَدَقْتُهُ أَنَا وَصَاحِبَايَ وَلَا نَكُونُ كَذَبْنَا فَهَلَكْنَا كَمَا هَلَكُوا وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لَا يَكُونَ اللّٰهُ أَبْلَى أَحَدًا فِي الصِّدْقِ مِثْلَ الَّذِي أَبْلَانِي مَا تَعَمَّدْتُ لِكَذِبَةٍ بَعْدُ وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَحْفَظَنِي اللّٰهُ فِيمَا بَقِيَ۔

ہوا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (یعنی غزوۂ تبوک سے لوٹنے کے بعد نزول توبہ کے) اور وہ بیٹھے ہوئے تھے مسجد میں اور گرد ان کے مسلمان تھے اور چہرہ ان کا چمک رہا تھا (خوشی سے فتح وظفر کے) جیسے چاند چمکتا ہو اور جب خوش ہوتے آپؐ تو چہرہ آپؐ کا چمکنے لگتا سو میں آیا اور آپؐ کے آگے بیٹھ گیا سو فرمایا آپؐ نے کہ اے کعبؓ بیٹے مالک کے بشارت ہے تجھ کو سب دنوں سے بہتر دن کی جو گزرے ہیں تجھ پر جب سے جنا ہے تجھ کو تیری ماں نے سو عرض کی میں نے کہ اے نبی اللہ کے یہ بشارت آپؐ کی طرف سے ہے یا اللہ کی طرف سے فرمایا آپؐ نے کہ نہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے پھر پڑھی آپؐ نے یہ آیتیں لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ... سے آخر تک یعنی رجوع ہوا باری تعالیٰ نبی پر اور مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے تابعداری کی نبی کی کٹھن گھڑی میں بعد اس کے کہ قریب تھا کہ پھر جاویں دل ایک فرقے کے ان میں سے پھر رجوع ہوا ان پر اور بیشک وہ نرمی والا ہے مہربان کہا کعب نے اور ہمارے ہی باب میں اتری ہیں آیتیں اور آیت یعنی ڈرو اللہ سے اور ساتھ رہو سچوں کے کہا کعبؓ نے کہ پھر عرض کی میں نے کہ اے نبی اللہ کے یہ بھی میری توبہ میں ہے کہ نہ بولوں گا میں مگر سچ اور جدا ہو جاؤں گا میں اپنے سب مال سے وہ سب صدقہ ہے اللہ اور رسولؐ کی راہ میں فرمایا آپؐ نے روک رکھو تم تھوڑا مال اپنا کہ وہ بہتر ہے تم کو میں نے عرض کی تو میں رکھ چھوڑتا ہوں اپنا حصہ خیبر کا کہا کعبؓ نے پھر کوئی نعمت نہ دی ہے مجھے اللہ نے میرے نزدیک اسلام کے بعد اس سے بڑھی کہ میں نے سچ بولا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور میرے دونوں ساتھیوں نے اور جھوٹ نہ بولے ہم کہ ہلاک ہوں ہم جیسے ہلاک ہوئے اور لوگ اور مجھے خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو نہ آزمایا ہوگا سچ میں جیسا مجھے آزمایا ہے اور قصداً

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھوٹ نہ بولا میں اس کے بعد کبھی اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے محفوظ رکھے گا باقی عمر میں جھوٹ سے۔

ف مروی ہوئی یہ حدیث اس اسناد کے سوا اور سند سے زہری سے اس میں یہ ہے کہ روایت ہے عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ کعب سے اور اس کے سوا اور بھی کچھ کہا گیا ہے یعنی اس کی سند میں اور روایت کی یونس بن یزید نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے عبدالرحمن بن عبداللہ بن مالک سے کہ ان کے باپ نے روایت کی کعب بن مالک سے۔

مترجم۔ قولہ میں کبھی پیچھے نہیں رہا یعنی غزوہ تبوک تک کوئی غزوہ ایسا نہیں ہوا کہ جس میں حاضر نہ رہا ہوں سوائے غزوۂ بدر کے جس لڑائی میں حضرت تشریف لے گئے وہ غزوہ ہے نہیں تو سریہ قولہ اور ملے دونوں لشکر آہ یعنی شام سے قافلہ کفار کا آتا تھا حضرت اس کے لوٹنے کو نکلے اور قریش اپنے قافلہ کو بچانے ہزار جوان مسلح زرہ پوش کے ساتھ نکلے اتفاقاً قافلہ الگ سے چلا گیا اور دونوں لشکر مقابل ہو گئے قولہ میں نہیں دوست رکھتا آہ لیلۃ العقبہ وہ رات ہے کہ انصار نے مکہ میں حضرت سے بیعت کی اسلام اور تائید پر مراد ان کی یہ ہے کہ بیعت مذکور میرے نزدیک غزوہ بدر سے اولیٰ ہے کہ اس دن عالی ہمتی انصار کی اور جرأت اور نصرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہر ہوئی قولہ اور ذکر کیا قصہ لمبا آہ بغوی نے اس قصہ کو یوں روایت کیا ہے کہ مسلمان غزوۂ تبوک میں آنحضرت کے ساتھ بہت تھے اور کوئی دفتر تو آپ کے ساتھ رہتا نہ تھا کہ نام حاضرین کے لکھے جاویں پھر جو حضرت کے ساتھ نہ ہوا اس نے یہی خیال کیا کہ میرا حال حضرت کو کیونکر معلوم ہوگا جب تک وحی نہ اترے اور یہ غزوہ ایسے وقت ہوا کہ پھل پک رہے تھے اور سایہ خوب تھا اور مجھے اسی کی طرف میل تھا کہ تیاری کر دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مسلمانوں نے پھر میں نے قصد کیا تیاری کا مگر کچھ تیاری نہ کی اور میں کہتا تھا جب چاہوں گا کر لوں گا یہاں تک کہ وہ روانہ ہو گئے اور میں نے کہا کہ میں ایک دو روز میں تیاری کر کے ان سے جا ملوں گا پھر میں اسی تردد میں رہا کہ غزوہ شروع ہو گیا اور میں قصد کرتا تھا کہ ان سے جا ملوں اور کاش میں جا ملتا اور میں جب حضرت کے بعد نکلتا تو اپنے ساتھ کسی کو نہ پاتا تھا مگر اس کو جو نفاق میں ڈوبا ہوا تھا یا معذور تھا اور حضرت نے مجھے یاد نہ کیا تھا یہاں تک کہ پہنچے تبوک میں پھر جب وہ تبوک میں پہنچے فرمایا آپ نے کیا کیا کعب نے عرض کی ایک شخص نے بنی سلمہ سے کہ روک رکھا اس کو محبت زن و مال کی نے کہا معاذ بن جبل نے کہ ہم اس کو اچھا جانتے ہیں پھر اتنے میں ایک شخص دور سے نظر آیا آپ نے فرمایا کہ وہ ابوخیثمہ ہے پھر وہ ابوخیثمہ ہی تھے اور وہ صحابی تھے کہ صدقہ دیا تھا انہوں نے ایک صاع تمر اور طعن کیا تھا ان پر منافقوں نے کہا کعب نے جب خبر پہنچی مجھ کو حضرت کے لوٹنے کی تو میں نے ارادہ کیا جھوٹ بولنے کا مشورہ لیا میں نے ہر عاقل سے پھر حضرت تشریف لائے میرا وہ خیال باطل جاتا رہا اور میں یقین لایا کہ میں ہرگز نہ بچوں گا آپ سے جھوٹ بول کر اور مصمم ارادہ کیا میں نے سچ کا اور حضرت کی عادت تھی کہ جب تشریف لاتے سفر سے پہلے مسجد میں آتے اور دو رکعت نماز پڑھتے اور لوگوں میں بیٹھتے پھر جب حضرت بیٹھے مخالفین آئے اور جھوٹی قسمیں کھانے لگے اور وہ اسی پر کئی آدمی تھے پھر ان کے اظہار کو حضرت نے قبول فرمایا اور اسرار ان کا اللہ تعالیٰ کو سونپا اور جب میں حاضر ہوا آپ غضبناک شخص کے طور پر مسکرائے اور فرمایا آؤ میں گیا اور آپ کے آگے بیٹھا آپ نے فرمایا تو کیوں پیچھے رہ گیا کیا تو نے نہیں خریدی تھی سواری اپنی میں نے عرض کیا کہ البتہ یا رسول اللہ صلعم اگر میں کسی دنیادار

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پاس ہوتا تو اس کے غضب سے کوئی عذر کر کے بچ جاتا اور مجھے بہت تقریر آتی ہے لیکن مجھے یہ خیال ہے کہ اگر میں جھوٹ بولوں گا آپؐ سے تو آپؐ راضی ہو جائیں گے مگر اللہ تعالیٰ آپؐ کو پھر مجھ پر غضبناک کر دے گا اور اگر میں سچ کہوں گا تو آپؐ مجھ سے گراں خاطر ہوں گے مگر امید ہو گی مجھے اللہ تعالیٰ سے عفو کی قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ مجھے کوئی عذر نہ تھا اور میں بہت قوی اور مالدار تھا جب پیچھے رہا آپؐ سے آپؐ نے فرمایا کہ آگاہ ہو قسم ہے اللہ کی اس نے سچ کہا جا تو جب تک اللہ حکم کرے تیرے حق میں اور کئی لوگ بنی سلمہ کے میرے ساتھ ہو لیے اور کہنے لگے کہ ہم نہیں جانتے کہ اس سے قبل تو نے کوئی گناہ کیا ہو اور تو نے کیوں نہ عذر کر دیا اور پیچھے رہنے والوں کی طرح اور کافی ہو جاتا تیرے گناہ کے لیے استغفار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ اور یہاں تک انہوں نے مجھے ابھارا کہ میں نے ارادہ کیا کہ اب جاؤں اور جھوٹ بولوں حضرتؐ سے پھر میں نے پوچھا کہ میرا سا حال کسی اور کا بھی ہوا ہے لوگوں نے کہا کہ ہاں دو شخصوں کا اور ان کو بھی حضرتؐ نے یہی کہا جو تجھے کہا میں نے کہا وہ کون ہیں کہا مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ اور وہ دونوں نیک تھے حاضر ہوئے تھے بدر میں اور ان کی تابعداری بہتر تھی پھر منع کر دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم تینوں سے بات کرنے کو پھر لوگ ہم سے الگ رہنے لگے یہاں تک کہ زمین مجھ پر تنگ ہو گئی اور گزریں ہم پر پچاس راتیں اور وہ دونوں صاحب گھر بیٹھے روتے تھے اور میں جوان اور کڑے دل کا تھا سو میں نکلتا اور نماز پڑھتا سابقوں کے ساتھ اور بازاروں میں جاتا اور کوئی مجھ سے بات نہ کرتا اور حضرتؐ کے پاس حاضر ہوتا اور سلام کرتا جب آپؐ بیٹھے ہوتے نماز کے بعد اور اپنے دل میں کہتا کہ حضرت نے ہونٹ ہلائے میرے جواب کے لیے یا نہیں اور آپؐ کے قریب نماز پڑھتا اور نظر چرا کر آپؐ کو دیکھتا پھر جب میں اپنی نماز میں لگ جاتا آپؐ میری طرف دیکھتے اور جب میں آپؐ کی طرف دیکھتا آپؐ اور طرف دیکھنے لگتے یہاں تک کہ جب اس کو مدت گزر گئی میں ابی قتادہؓ کے باغ کے پاس گیا اور وہ چچیرے بھائی تھے میرے اور میرے بڑے دوست تھے اور سلام کیا میں نے اور انہوں نے جواب نہ دیا سو میں نے کہا میں تم کو قسم دیتا ہوں اے ابی قتادہؓ اللہ تعالیٰ کی کیا تم نہیں جانتے کہ میں دوست رکھتا ہوں اللہ کو اور اس کے رسول کو پھر وہ چپ رہے پھر میں نے ان کو دوبارہ قسم دی پھر چپ رہے پھر قسم دی تو انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ اور رسولؐ اس کا خوب جانتا ہے پھر میری آنکھیں بھر آئیں اور میں لوٹا اور راہ میں چلا جاتا تھا کہ ایک شخص شام کے لوگوں میں سے جو غلہ لایا تھا اور مدینہ میں بیچتا تھا کہہ رہا تھا کہ بتا دو مجھے کعب بن مالک کو پھر لوگ اشارہ کرنے لگے میری طرف یہاں تک کہ وہ میرے پاس آیا اور مجھے ایک خط دیا اس نے بادشاہ غسان کا۔ اس میں لکھا تھا کہ ہم نے سنا ہے تمہارے صاحب نے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تم پر ظلم کیا سو تم ہمارے پاس آؤ ہم تمہاری بہت خاطر کریں گے پھر جب میں نے اسے پڑھا میں نے کہا یہ اور بلا آئی سو میں نے اسے چولہے میں ڈال دیا پھر جب مجھ پر چالیس راتیں گذریں اسی وقت ایک قاصد رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ حضرت نے حکم دیا ہے کہ تو دور رہ اپنی بیوی سے میں نے کہا طلاق دوں کہا نہیں بس جدا رکھو اس کو اور پاس نہ جا اس کے اور میرے رفیقوں کو بھی یہی پیغام بھیج دیا تب میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو اپنے میکے جا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کا فیصلہ کرے اور ہلال بن امیہ کی بیوی حضرتؐ کے پاس آئیں اور عرض کی یا رسول اللہؐ ہلال بوڑھا نکما ہے اور کوئی اس کا خادم نہیں پھر آپؐ کو ناگوار ہے کہ میں اس کی خدمت کروں آپؐ نے فرمایا کہ نہیں مگر وہ تجھ سے صحبت نہ کرے اس نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض کی کہ وہ کسی طرف ہلتا بھی نہیں۔ اور ہمیشہ روتا رہتا ہے جب سے یہ امر ہوا ہے کہا کعبؓ نے کہ مجھ سے بھی لوگوں نے کہا کہ تم بھی عذر کرو کہ تمہیں بھی اجازت مل جاوے جیسے ہلال کی بیوی کو اجازت مل گئی خدمت کرنے کی۔ میں نے کہا قسم ہے اللہ کی میں آپؐ سے اجازت نہ مانگوں گا۔ اور معلوم نہیں کہ جب میں اجازت مانگوں تو حضرتؐ کیا فرمادیں۔ اور میں بھی جوان ہوں۔ پھر ٹھہرا میں اسی حال پہ دس راتیں اور پوری ہوگئیں پچاس راتیں ہم پر جس دن سے فرمایا تھا حضرت نے ہم سے بات نہ کرنے کا۔ پھر جب میں نے نماز پڑھی فجر کی پچاسویں رات کی۔ اور میں اپنے کوٹھے پر تھا۔ اور میں اسی حال میں تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے کہ زمین مجھ پر تنگ آگئی تھی۔ سنی میں نے آواز ایک پکارنے والے کی کہ جبل سلع پر پکارتا تھا کہ اے کعبؓ خوشخبری ہو تجھ کو۔ اور میں سجدہ میں گر پڑا باری تعالیٰ کے آگے۔ اور جانا میں نے کہ آئی میرے لیے کشادگی اور خبر دی ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری توبہ قبول ہونے کی جب نماز فجر پڑھ چکے اور لوگ دوڑے مجھے بشارت دینے کو اور ایک سوار نے گھوڑا دوڑایا مجھے خبر دینے کو اور بنی اسلم میں کا ایک مرد دوڑا مگر آواز پکارنے والے کی مجھے سوار سے پہلے پہنچی۔ پھر جب میرے پاس آیا وہ شخص جس نے مجھے بشارت دی تھی میں نے اپنے کپڑے اتار کر اس کو پہنا دیئے۔ اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میرے پاس وہی کپڑے تھے اور وہ کپڑے میں نے مانگ کر پہنے تھے اور حاضر ہوا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور ملے لوگ مجھ سے فوج فوج مبارک باد دیتے تھے مجھے توبہ قبول ہونے کی یہاں تک کہ میں داخل ہوا مسجد میں اور رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور آپؐ کے گرد لوگ جمع تھے باقی قصہ وہی ہے جو حدیث میں مذکور ہوا۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ بَعَثَ اِلَيَّ اَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ مَقْتَلَ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَاِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهٗ فَقَالَ اِنَّ عُمَرَ قَدْ اَتَانِيْ فَقَالَ اِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ بِقُرَّآءِ الْقُرْاٰنِ يَوْمَ الْيَمَامَةِ وَاِنِّيْ لَاَخْشٰى اِنِ اسْتَحَرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّآءِ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا فَيَذْهَبُ قُرْاٰنٌ كَثِيْرٌ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَاْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ لِعُمَرَ كَيْفَ اَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُنِيْ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِلَّذِيْ شَرَحَ لَهٗ صَدْرَ عُمَرَ وَرَاَيْتُ فِيْهِ الَّذِيْ رَاٰى قَالَ زَيْدٌ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اِنَّكَ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَّهِمُكَ قَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

روایت ہے زید بن ثابت سے کہ ابوبکر صدیق نے بلا بھیجا ان کو جب لڑائی ہوئی تھی یمامہ کی اور عمر بن خطاب بھی ان کے پاس بیٹھے تھے پھر کہا ابوبکر صدیق رضؓ نے کہ عمر رضؓ میرے پاس آئے اور کہا کہ قتل کی گرم بازاری ہوئی قراء قرآن کے ساتھ یمامہ کے دن اور میں ڈرتا ہوں کہ اگر بہت ہوا قتل قاریوں کا ہر ہر مقام میں تو جاتا رہے بہت سا قرآن (یعنی امت کے ہاتھ سے) اور میں مناسب جانتا ہوں کہ تم حکم کرو قرآن کے جمع کرنے کا۔ ابوبکر صدیق رضؓ نے کہا کیونکر کروں میں وہ کام کہ نہیں کیا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضؓ نے کہا یہ واللہ بہتر ہے سو اسی طرح وہ مجھ سے تکرار کرتے رہے اس بارہ میں یہاں تک کہ کھول دیا اللہ نے میرے سینہ پر جو کھول دیا تھا عمر رضؓ کے سینے پر اور مناسب جانا میں نے جو مناسب جانا انہوں نے زید نے کہا کہ پھر ابوبکر رضؓ نے مجھ سے کہا کہ تم جوان عاقل ہو اور ہم تم کو متہم نہیں کرتے کسی بات میں اور تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ الْوَحْيَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْآنَ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَوْ كَلَّفُوْنِيْ نَقْلَ جَبَلٍ مِّنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُوْنَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُنِيْ فِيْ ذٰلِكَ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِلَّذِيْ شَرَحَ لَهُ صَدْرَهُمَا صَدْرَ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعُهُ مِنَ الرِّقَاعِ وَالْعُسُبِ وَاللِّخَافِ يَعْنِي الْحِجَارَةَ وَصُدُوْرِ الرِّجَالِ فَوَجَدْتُ آخِرَ سُوْرَةِ بَرَاءَةٍ مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

میں قرآن لکھتے تھے سو ڈھونڈو تم قرآن کو کہا زید نے قسم ہے اللہ کی اگر حکم دیتے مجھے کسی پہاڑ کے اٹھانے کی پہاڑوں میں سے تو مجھ پر اتنا گراں نہ گزرتا میں یہی کہتا تھا کہ کیونکر کرو گے تم اس کام کو جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا ابوبکرؓ نے کہا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی وہ بہتر ہے پھر مجھے سمجھاتے رہے دونوں یہاں تک کہ کھول دیا اللہ تعالیٰ نے میرے سینہ پر جو کھول دیا تھا ابوبکرؓ و عمرؓ کے سینہ پر اور درپے ہوا میں قرآن کے جمع کرنے کے اکٹھا کرتا تھا میں پرچوں سے اور کھجور کے پتوں اور لخاف یعنی نرم پتھروں پر سے حضرت کے وقت میں انہیں چیزوں پر لکھا ہوا تھا اور جمع کرتا تھا میں لوگوں کے سینہ سے سو پایا میں نے اخیر سورۂ برأت کا خزیمہ بن ثابت کے پاس لقد جاءکم رسول سے آخر تک یعنی آیا تمہارے پاس رسول تم میں کا گراں ہے اس پر جو چیز تمہیں تکلیف میں ڈالے آرزو رکھتا ہے تمہاری ہدایت کی مومنوں پر شفقت رکھنے والا ہے مہربان پھر اگر پھر جاویں تو کہہ دے تو کافی ہے مجھے اللہ تعالیٰ کسی کی عبادت نہیں سوائے اس کے اس پر بھروسہ کیا میں نے اور وہ مالک ہے بڑے تخت کا۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ حُذَيْفَةَ قَدِمَ عَلٰى عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ وَكَانَ يُغَازِيْ أَهْلَ الشَّامِ فِيْ فَتْحِ أَرْمِيْنِيَةَ وَأَذْرَبِيْجَانَ مَعَ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَرَأٰى حُذَيْفَةُ اخْتِلَافَهُمْ فِي الْقُرْآنِ فَقَالَ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَدْرِكْ هٰذِهِ الْأُمَّةَ قَبْلَ أَنْ يَّخْتَلِفُوْا فِي الْكِتَابِ كَمَا اخْتَلَفَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَأَرْسَلَ إِلٰى حَفْصَةَ أَنْ أَرْسِلِيْ إِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا إِلَيْكِ فَأَرْسَلَتْ حَفْصَةُ إِلٰى عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ بِالصُّحُفِ فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلٰى زَيْدِ

انسؓ سے روایت ہے کہ حذیفہؓ آئے عثمان بن عفان رضؓ کے پاس اور وہ لڑتے تھے اہل شام سے ارمینیہ اور آذربیجان کی فتح میں اہل عراق کے ساتھ پھر دیکھا حذیفہ نے اختلاف ان کا قرآن میں تب کہا عثمان بن عفانؓ سے کہ اے امیر المومنین خبر لیجیے اس امت کی اس سے پہلے کہ مختلف ہو جاویں وہ قرآن میں جیسے کہ مختلف ہو گئے یہود و نصاریٰ اپنی کتابوں میں سو عثمانؓ نے پیغام بھیجا حفصہؓ کی طرف کہ بھیج دو تم ہم کو مصحف کہ نقل کریں ہم اس سے اور مصحفوں میں پھر پھیر بھیجیں گے ہم اس کو تمہارے پاس پھر بھیج دیا حفصہؓ نے مصحف حضرت عثمان کے پاس اور بھیجا عثمانؓ نے زید بن ثابت اور سعید بن عاص اور عبدالرحمٰن بن حارث

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن ثابت وسعيد بن العاص وعبد الرحمٰن بن الحارث بن هشام وعبد الله بن الزبير ان انسخوا الصحف في المصاحف وقال للرهط القرشيين الثلاثة ما اختلفتم انتم وزيد بن ثابت فاكتبوه بلسان قريش فانما نزل بلسانهم حتى نسخوا الصحف في المصاحف بعث عثمان الى كل افق بمصحف من تلك المصاحف التي نسخوا قال الزهري وحدثني خارجة بن زيد ان زيد بن ثابت قال فقدت اية من سورة الاحزاب كنت اسمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأها من المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر فالتمستها فوجدتها مع خزيمة بن ثابت او ابي خزيمة فالحقتها في سورتها قال الزهري فاختلفوا يومئذ في التابوت والتابوه فقال القرشيون التابوت وقال زيد التابوه فرفع اختلافهم الى عثمان فقال اكتبوه التابوت فانه نزل بلسان قريش قال الزهري فاخبرني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة ان عبد الله بن مسعود كره لزيد بن ثابت نسخ المصاحف وقال يا معشر المسلمين اعزل عن نسخ كتابة المصاحف ويتولاها رجل والله لقد اسلمت وانه لفي صلب رجل كافر يريد زيد بن ثابت ولذلك قال عبد الله بن مسعود يا اهل العراق اكتموا المصاحف التي عندكم وغلوها فان الله يقول ومن يغلل يأت بما غل يوم القيامة فالقوا الله بالمصاحف قال الزهري فبلغني ان ذلك كره من مقالة ابن مسعود

(١٤) من افضل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم

بن ہشام اور عبداللہ بن زبیرؓ کے پاس کہ نقل کریں یہ لوگ مصحف کی اور مصاحف ہیں اور کہا تینوں قریشیوں سے کہ جب زید بن ثابت اور تم ہیں اختلاف ہو تو اس کو قریش کی زبان ہیں لکھو اس لیے کہ قرآن انہی کی زبان میں اترا ہے پھر یہاں تک ہوا کہ نقل کی انہوں نے اس مصحف کی کئی مصحفوں ہیں اور بھیجا حضرت عثمانؓ نے ایک ایک مصحف ہر جانب ان مصحفوں ہیں سے کہ جو نقل کیے گئے تھے کہا زہریؒ نے اور روایت کی مجھ سے خارجہ بن زید نے کہ زید بن ثابت نے کہا کہ نہ ملی مجھے ایک آیت سورۂ احزاب کی جو میں سنا کرتا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا الآیۃ پھر ڈھونڈھا میں نے اس کو اور پایا اسے خزیمہ بن ثابت کے پاس یا ابی خزیمہ کے پاس سو ملا دی میں نے اس کی سورت ہیں کہا زہری نے کہ پھر اختلاف کیا اس دن لفظ تابوت ہیں تو قریشیوں نے کہا تابوت اور زید نے کہا تابوہ اور لے گئے اس اختلاف کو حضرت عثمانؓ کے پاس اور فرمایا آپ نے کہ تابوت لکھو اس لیے کہ قرآن اترا ہے قریش کی زبان میں زہری نے کہا خبر دی مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے کہ عبداللہ بن مسعود کو ناگوار ہوا زید بن ثابت کا قرآن لکھنا اور کہا انہوں نے کہ اے گروہ مسلمانوں کے ہیں تو معزول کیا جاؤں قرآن لکھنے سے اور متولی ہو اس کا وہ شخص کہ قسم ہے اللہ کی کہ ہیں اسلام لا چکا تھا اور وہ کافر کی پیٹھ ہیں تھا مراد لیتے تھے اس قول سے زید بن ثابت کو اور اسی لیے عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ اے عراق والو! چھپا رکھو تم اپنے قرآن اپنے پاس اور مقفل کر رکھو ان کو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو چھپا رکھے گا کوئی چیز لاوے گا اس کو قیامت کے دن سو تم ملاقات کرنا اللہ سے اپنے قرآن لے کر زہری نے کہا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ یہ بات ابن مسعود کی بڑے بڑے افضل اصحاب رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو ناگوار ہوئی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے یعنی حدیث زہری کی اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر زہری کی روایت سے۔

خاتمہ۔ سورۂ انفال اور براءت گویا کہ تعلیم نامہ ہے جہاد کا اس میں احکام جہاد کا ایسا اہتمام کیا گیا ہے جیسے سورۂ حج میں احکام حج اور سورۂ یوسف میں ان کے قصہ کا ضروریات جہاد اس میں بکثرت مذکور ہیں اور احکام قتل و اسر بہ تفصیل مسطور مجاہد کے لیے یہ پروانہ ہے جنت کا اور غازی کے لیے یہ خوان ہے نعمت کا احکام جہاد سے اس میں مذکور ہے انفال کا۔ اور مملوک ہونا اس کا اللہ اور رسول کے اور تذکیر وعدہ الٰہی کے ساتھ ایک گروہ کے یعنی قافلہ شام یا لشکر کفار مکہ اور دعا اور استغاثہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا جنگ بدر میں۔ اور تائید ملائکہ کی باذن الٰہی اور تذکیر بغشیان نعاس اور انزالِ ماء اور اثباتِ ملائکہ کا قلوب مومنین کے لیے اور رعب ڈالنا اللہ تعالیٰ کا قلوب کفار میں اور ملائکہ کو وحی ہونا کہ کافروں کے سروں پہ اور ہر جوڑوں پر ماریں اور نہی کافروں کے مقابلے سے بھاگنے کی اور ہونا کافروں کے قتل اور رمی کا اللہ کی جانب سے اور تخویف فتنہ عامی سے اور یاد دلانا اہل اسلام کے ضعف کا مکہ میں اور وعدہ فیصلہ کا کافروں اور مومنین کے بیچ میں اور ذکر کافروں کے مشورہ کا جو دار الندوہ میں ہوا تھا حضرت کے قید و قتل و اخراج کے بارہ میں اور دعا ابوجہل کی جنگ بدر میں نکلتے وقت باب کعبہ پر اور خطاب کافروں سے کہ جنگ سے باز رہو ورنہ بدر کی طرح پھر شکست پاؤ گے۔ اور دوستی اللہ تعالیٰ کی اور مددگار ہونا اس کا مسلمانوں کے لیے اور حکم غنیمت کے خمس نکالنے کا رسولؐ اور ذوی القربیٰ اور یتامیٰ اور مساکین اور مسافر کے واسطے اور حال جنگ بدر کا اور ملاقات دو لشکروں کی اور قلیل دیکھنا ہر لشکر کا دوسرے کو اور حکم ذکر کثیر اور ثبات قدمی کا وقت مقابلہ کفار کے۔ اور امر خدا کی اطاعت کا۔ اور نہی تنازع سے اور ہونا جبن کا بسبب تنازع کے اور آنا شیطان کا کفار بدر کے پاس اور وعدہ دینا غلبہ کا اور جائز ہونا نقض صلح کا اس شخص سے کہ خوف خیانت ہو اور امر تیاری کا سامان جہاد کے اور گھوڑے باندھنے اور مال خرچ کرنے کا جواز اور قسم ساتھ کفار کے اور تمنن اللہ تعالےٰ کا تائید مومنین اور ان کی تالیف قلوب کے ساتھ کافی ہونا اللہ کا نبیؐ کو اور تابعدار مومنوں کو امر مومنوں کی ترغیب و تحریض کا قتال و جہاد پر۔ وعدہ بیس نفر کے غلبہ کا دو صد کافر پر۔ اور تخفیف اس حکم کی اور وعدہ ایک سو کے غلبہ کا دو سو کافر پر۔ انکار فدیہ لینے پر اسارٰی بدر سے تحلیل مالِ غنیمت کی۔ محبت مومنین و مہاجرین و مجاہدین و انصار کی ایک دوسرے سے اور محبت و ولایت کافروں کی آپس میں سچے مومن ہونا مہاجرین و مجاہدین اور انصار کا اور الحاق مہاجرین و ایسین کا ساتھ سابقین کے تمام ہوئے مضامین جہاد سورۂ انفال کے اس کے سوا اور بہت سے فوائد عمدہ مذکور ہیں چنانچہ سات صفتیں مومنوں کی خوف الٰہی اور زیادتی ایمان کے وقت تلاوت قرآن کے اور توکل اور قائم کرنا نماز کا اور خرچ کرنا مال کا اور وعدہ مغفرت کا ان کے لیے اور عزت کی روزی کا امر جواب دینے اور لبیک کہنے کا جب خدا اور رسول کسی کو بلاوے۔ حرمت خیانت کی۔ اور فتنہ مال اور اولاد کا اساطیر الاولین کہنا کافروں کا قرآن کو۔ مانع ہونا کافروں کا مسلمانوں کو مسجد حرام سے۔ مشرکوں کی نماز بیت اللہ میں سیٹی بجانا اور تالیاں تھیں۔ نہی ان کی تشبیہ سے جو بطر اور ریا کی راہ سے اپنے گھروں سے نکلے۔ کافروں کا حال وقت مرگ کے۔ اللہ کسی کو نعمت دے کر بدلتا نہیں جب تک وہ اپنی نیت نہ بدلے۔ ہلاک آلِ فرعون کا اور تبدیل نعمت کی عذاب سے بسبب ذنوب کے۔ خیانت رسولؐ کی عین خیانت خدا کی ہے۔ ہونا وراثت کا اولوا الارحام میں انتہیٰ اور سورۂ توبہ میں متعلقات جہاد سے مذکور ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برات خدا اور رسولؐ کی ان مشرکوں سے کہ جن سے صلح تھی اور رخصت چار مہینے کی جن سے صلح نہ تھی اور قتل کا حکم بعد گزرنے مشہور مذکورہ کے۔ حکم ہاتھ اٹھانے کا مشرکوں کے قتل سے بشرط توبہ اور ادائے نماز و زکوٰۃ کے حکم مستامن کا۔ امر عہد کے پورا کرنے کا ان کافروں سے جن سے خیانت سرزد نہ ہوئی۔ لحاظ عہد و قرابت نہ رکھنا مشرکوں کا۔ حکم اس ذمّی کے قتل کا جو نقض عہد اور دین پر ہمارے طعن کرے۔ تحریض قتل پر کفار مکہ کے۔ ضرور ہونا مومنوں کے امتحان کا ساتھ جہاد کے۔ برابر نہ ہونا سقایت حاج اور عمارت مسجد حرام کا ساتھ جہاد اور ایمان باللہ کے فضیلت مہاجرین اور مجاہدین کی دوسرے مومنوں پر۔ بشارت رحمت و رضوان و جنات و اجر عظیم کی مجاہدین و مہاجرین کے لیے۔ نہی کافروں سے صحبت رکھنے کی اگرچہ اقرباء ہوں اور عتاب غیر خدا کی محبت پر آباء اور ابناء واخوان وغیرہ سے اور فسق ان لوگوں کا جو ان کی محبت میں جہاد سے باز رہیں۔ یاد دلانا نصرت الٰہی کا مواطن کثیرہ اور یوم حنین میں اور نزول سکینہ اور جنود ملائکہ کا۔ وعدۂ توبہ کا ان کافروں کے لیے جو جنگ حنین میں باقی رہے منع کرنا مشرکوں کا مسجد الحرام سے اور نجس ہونا ان کا۔ تحریض کافروں کے قتل پر یہاں تک کہ وہ جزیہ دیں۔ وعدہ عذاب اور داغ دینے کا ان لوگوں کی پیشانی اور کروٹوں پر جو جہاد میں مال نہیں خرچتے۔ تعجب ان مسلمانوں کے حال پر جو جہاد میں نکلنے کے لیے سستی کرتے ہیں تخویف ان مسلمانوں کی جو جہاد میں کوچ نہیں کرنے عذاب الیم کے ساتھ فضیلت ابوبکرؓ کی اور رفاقت ان کی غار میں وقت ہجرت کے۔ حکم کوچ کا جہاد کے لیے ہر حال میں عتاب ان صحابیوں پر جو غزوۂ تبوک میں شریک نہ ہوئے مذمّت عذر کرنے والوں کی جہاد میں۔ کامل الایمان لوگ گھر میں رہنے کا اذن نہیں مانگتے۔ مذمّت جہاد سے بیٹھ رہنے والوں کی منافقوں کا جاسوس ہونا لشکر اصحاب میں فتنہ کرنا منافقوں کا جہاد میں۔ اذن طلب کرنا جد بن قیس کا جو منافق تھا گھر میں رہنے کے لیے۔ جواب ان منافقوں کا جو مصائب پر مومنوں کے خوش ہوتے تھے۔ قبول نہ ہونا منافقوں کے صدقات کا۔ جہاد میں مال خرچ نہ کرنا اور نماز میں سستی کرنا نفاق ہے۔ جھوٹی قسمیں کھانا منافقوں کا کہ ہم مومن ہیں۔ عیب کرنا ذی الخویصرہ تیمی کا کافروں اور منافقوں سے قصد کرنا منافقوں کا کہ رسولؐ کو قتل کریں۔ شب عقبہ میں غزوۂ تبوک سے لوٹتے وقت۔ عہد کرنا منافقوں کا کہ اگر ہم مال پاویں صدقہ دیں اور حال ثعلبہ کا خوش ہونا منافقوں کا گھر بیٹھ رہنے پر جہاد چھوڑ کر۔ خطاب نبیؐ کو کہ اگر کوئی منافق پھر اجازت جہاد میں رفیق ہونے کی طلب کرے تو اسے اجازت نہ دو۔ مذمّت امیروں کی اور اجازت چاہنا ان کا کہ گھر میں بیٹھ رہیں اور جہاد میں نہ جاویں۔

وعدہ خیرات اور فلاح اور جنات و انہار و خلود اور فوز عظیم کا مجاہدین کے لیے۔ مذمّت ان اعراب کی جو گھر میں رہنے کی اجازت مانگتے ہیں۔ رخصت ترک جہاد کی بیماروں اور ضعیفوں اور مفلسوں کے لیے جو سواری نہیں پاتے۔ لزام اور مذمت ان گھر بیٹھنے والوں کی جو امیر ہیں۔ معذرین کا آنا حضرتؐ کے پاس بعد غزوۂ تبوک کے اور قبول نہ ہونا ان کے عذر کا فضیلت سابقین اوّلین کے مہاجرین و انصار سے فضیلت مجاہدوں کی اور خریدنا اللہ تعالیٰ کا ان کے جان و مال کو عوض میں جنت کے۔ صفت خریداران جنت کی توبہ اور عبادت اور تحمید اور سیاست اور امر معروف اور نہی منکر وغیرہ سے۔

قبول توبہ مہاجرین و انصار جو غزوۂ تبوک میں مطیع رسولؐ ہے نزول توبہ کعب بن مالک اور مرارہ بن ربیع یا ابن ربیعہ عامری اور ہلال بن امیہؓ کا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل مدینہ کو جائز نہیں کہ نبیؐ سے تخلف کریں یا اپنی جان ان کی جان سے عزیز رکھیں۔ اجر مجاہدوں کی تشنگی اور گرسنگی اور زمین طے کرنے کا اور مال خرچ کرنے کا

فرض کفایہ ہونا جہاد کا۔ امر ان کافروں سے لڑنے کا جو مسلمانوں کے ملک سے قریب ہیں۔ یہ مضامین سب متعلق جہاد ہیں اور چونکہ منافقوں کا امتحان کامل جہاد میں ہوتا ہے اس لیے منافقوں کے احوال بہت اس میں مذکور ہیں چنانچہ منجملہ اس کے ناگوار ہونا بہبودی رسولؐ کا ان پر۔ اور خوش ہونا ان کا مصیبت سے رسولؐ کے اور مومنوں کے اور مقبول نہ ہونا ان کے مال کا اور سستی ان کی نمازیں۔ اور وعید ان کی عذاب کے ساتھ اموال و اولاد کی اور بھاگ جانا ان کا رسولؐ کے پاس سے اگر کہیں پناہ پاویں۔ اور اذیت دینا ان کا نبیؐ کو کہ یہ فقط کان رکھتے ہیں۔ اور جھوٹی قسمیں کھانا ان کا نبیؐ اور مومنوں کو راضی کرنے کو اور ڈرنا ان کا نزول قرآن سے کہ اس میں اسرار ان کے طشت از بام ہو جاتے تھے اور استہزا کرنا ان کا خدا اور رسولؐ سے۔ اور حیلہ کرنا لہو و لعب کا۔ اور کافر ہو جانا ان کا بری بات سکھانا اور اچھی بات سے منع کرنا ان کا۔ وعید نار جہنم کی ان کے لیے۔ اور لعنت خدا کی ان پر اور تشبیہ حضرتؐ کے زمانے کے منافقوں کی اگلے منافقوں سے اور ہلاک اور حبط اعمال اور خسران دارین ان کا۔ تحریض منافقوں کے واسطے توبہ کی طعن کرنا منافقوں کا ان مومنوں پر جو اپنے مشقت کے مال سے صدقہ لاتے تھے اور وعید عدم مغفرت کی ان کے لیے۔ نہی نماز جنازہ پڑھنے سے منافقوں کی، اور ان کے مال و اولاد کے پسند کرنے سے۔ خبر دینا اللہ کا پیشتر سے کہ منافق اپنے معذور ہونے پر جھوٹی قسمیں کھاویں گے۔ اشد ہونا اعراب کا کفر اور نفاق میں اور تاوان جاننا ان کا اس مال کو جو راہ خدا میں خرچ ہو۔ منافق ہونا بعض اعراب کا حوالی مدینہ میں خطاب منافقوں کو کہ تم عمل کرو اللہ تمہارے عمل دیکھتا ہے۔ مسجد ضرار بنانا منافقوں کا۔ اور نہی نبیؐ کو اس مسجد میں کھڑے ہونے سے۔ اور کہنا منافقوں کا وقت نزول سورۃ کے کہ ایمان کس کا زیادہ ہوا امتحان منافقوں کا ہر سال میں ایک یا دو بار۔ نظر کرنا بعض منافقوں کا بعض پر وقت نزول سورۃ کے اور سوا اس کے اور فوائد متفرقہ مذکور ہیں۔

چنانچہ منع کرنا مشرک کو مسجد بنانے سے اور بنانا اور آباد کرنا مسجد کا شامل ہے مومنین کے اور کہنا یہود و نصاریٰ کا کہ عزیرؑ و عیسیٰؑ فرزند ہیں خدا کے اور معبود ٹھہرا لینا ان کا اپنے احبار و رہبان کو سوا خدا کے اور ارادہ کافروں کا کہ نور خدا اپنے منہ سے بجھا دیں اور تمنن ارسال رسولؐ پر اور وعدۂ غلبہ دین کا خطاب مومنوں کو اور حرام خور ہونا اکثر احبار اور رہبان کا۔ بارہ مہینے ہونا اللہ کی کتاب میں جب سے آسمان و زمین پیدا ہوئے مقرر کرنا کافروں کا ایک مہینے کی جگہ دوسرے کو۔ یاد دلانا قوم نوحؑ و عاد و ثمود اور قوم ابراہیمؑ اور اصحاب مدین اور موتفکات کی ہلاکت کا بسبب گناہوں کے۔ محبت اور دوستی مومنوں کی مومنوں سے اور امر معروف اور نہی منکر اور اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ اور اطاعت خدا و رسولؐ کرنا ان کا۔ اور وعدہ محبت کا ان کے لیے۔ حال ثواب مومنین کا۔ اور موجب قربت الٰہی ہونا دعائے رسولؐ کا ان کے لیے۔ حال ان لوگوں کا کہ جو اعمال نیک و بد رکھتے ہیں۔ صفات باری تعالیٰ کی قبول توبہ عباد اور اخذ صدقات اور تواب و رحیم ہونا اس کا۔ فضیلت مسجد قبا کی اور بنا اس کی تقویٰ پر۔ مالکیت اور احیا اور امانت اور ولایت اور نصرت اللہ تعالیٰ کی اور قبول

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو ہر ان اصحاب کی کہ غزوہ تبوک میں رفیق رہے خبر دینا رسول کے آنے کی اور حریص ہونا اس ہماری ہدایت پر اور رافت اور رحمت کی مومنوں پر۔

وَمِنْ سُوْرَةِ يُوْنُسَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نَادٰى مُنَادٍ اِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ مَوْعِدًا وَّيُرِيْدُ اَنْ يُّنْجِزَكُمُوْهُ قَالُوْا اَلَمْ يُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا وَيُنْجِيْنَا مِنَ النَّارِ وَيُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ قَالَ فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا اَعْطَاهُمْ شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِّنَ النَّظَرِ اِلَيْهِ۔

صہیب سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی وَ زِیَادَۃٌ یعنی جو لوگ نیک ہیں ان کو اچھا بدلہ ہے اور زیادتی فرمایا آپ نے کہ جب داخل ہوں گے جنتی جنت میں ایک پکارنے والا پکارے گا کہ اللہ تعالے کے پاس تمہارا ایک وعدہ ہے کہ اللہ تعالے اس کو پورا کرنے والا ہے جنتی کہیں گے کیا روشن نہیں ہوئے چہرے ہمارے اور نجات نہیں ہوئی ہم کو دوزخ سے اور داخل نہیں کیے گئے ہم جنت میں یعنی اب کون سی نعمت باقی رہی فرمایا آپ نے پھر کھول دیا جاوے گا پردہ (جو خالق اور مخلوق کے بیچ میں ہوگا) فرمایا آپ نے کہ پھر قسم ہے اللہ تعالیٰ کی نہیں دی ان کو کوئی چیز زیادہ پیاری نظر کرنے سے اس تعالے کے جمال مبارک پر۔

ف حدیث حماد بن سلمہ کی اسی طرح روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے حماد بن سلمہ سے مرفوعًا اور روایت کی سلیمان بن مغیرہ نے یہی حدیث ثابت سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے قول انہیں کا اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ یہ روایت ہے صہیب رضی سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

عَنْ رَّجُلٍ مِّنْ اَهْلِ مِصْرَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فَقَالَ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهَا اَحَدٌ مُّنْذُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهَا اَحَدٌ غَيْرُكَ مُنْذُ اُنْزِلَتْ هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰى لَهٗ۔

ایک مرد مصری سے روایت ہے اس نے کہا کہ میں نے پوچھی تفسیر اس آیت کی ابو الدرداء سے لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا۔ یعنی ان کو بشارت ہے دنیا کی زندگی میں تو فرمایا ابوالدرداء رضی نے نہیں پوچھی مجھ سے کسی نے یہ آیت جب سے میں نے پوچھ رکھی ہے۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے تفسیر اس کی اور جب میں نے پوچھی آپ سے تو فرمایا آپ نے نہیں پوچھی مجھ سے کسی نے یہ آیت سوا تیرے جب سے یہ نازل ہوئی مراد اس بشارت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے نیک خواب ہے کہ دیکھتا ہے اس کو مسلمان یا دکھایا جاتا ہے وہ یعنی اللہ تعالیٰ کی جانب سے۔

ف روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عبد العزیز سے انہوں نے ابی صالح سمان سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ایک مرد مصری سے انہوں نے ابی الدرداء سے پھر ذکر کی انہوں نے حدیث مانند اس کے۔ روایت کی ہم سے احمد نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی الدرداء سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور اس سند میں روایت نہیں ہے عطاء بن یسار سے اور اس باب میں عبادہ بن صامت سے بھی روایت ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا اَغْرَقَ اللّٰہُ فِرْعَوْنَ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا الَّذِیْ اٰمَنَتْ بِہٖ بَنُوْا اِسْرَآئِیْلَ فَقَالَ جِبْرَئِیْلُ یَا مُحَمَّدُ لَوْ رَاَیْتَنِیْ وَاَنَا اٰخُذُ مِنْ حَالِ الْبَحْرِ وَاَدُسُّہٗ فِیْ فِیْہِ مَخَافَۃَ اَنْ تُدْرِکَہُ الرَّحْمَۃُ۔

ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ڈبویا اللہ تعالیٰ نے فرعون کو تو اس نے کہا میں ایمان لایا کہ بیشک نہیں کوئی معبود مگر وہی جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔ جبرئیلؑ نے کہا کاش اے محمدؐ آپ مجھے دیکھتے اسوقت جب وہ کہتا تھا اور میں لیتا تھا کیچڑ دریا سے اور ڈالتا تھا اس کے منہ میں اس خوف سے کہ گھیر نہ لے اس کو اللہ کی رحمت۔

ف یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ ذَکَرَ اَنَّ جِبْرِیْلَ جَعَلَ یَدُسُّ فِیْ فِیْ فِرْعَوْنَ الطِّیْنَ خَشْیَۃَ اَنْ یَّقُوْلَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَیَرْحَمُہُ اللّٰہُ اَوْ خَشْیَۃَ اَنْ یَّرْحَمَہٗ۔

ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا کہ جبرئیل ڈالتے تھے فرعون کے منہ میں مٹی اس ڈر سے کہ وہ یہ نہ کہہ دے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور گھیر لے اس کو اللہ تعالیٰ کی رحمت یا یوں فرمایا اس ڈر سے کہ رحمت کرے اُس پر اللہ تعالیٰ۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

خاتمہ۔ سورۂ یونس ایک دریائے معرفت ہے کہ تشنہ کامان معارف الٰہیہ اس سے سیراب ہیں۔ اور طالبان عقائد حقہ اس کی طلب میں ماہی بے آب۔ اس میں صفاتِ الٰہی اور اس کی الوہیت کا بیان زمین و آسمان کا چھ دنوں میں پیدا کرنا اور اللہ تعالیٰ کا عرش پر مستوی ہونا۔ تمام کائنات کے امور کی تدابیر کا مالک ہونا۔ اس کے فیصلوں میں کسی ایک کا بھی شفیع نہ ہونا۔ تمام مخلوقات کا وہی مرجع وماوٰی ہے جہان کو پیدا کرنا۔ اور پھر جزائے اعمال کے لیے دوبارہ پیدا کرنا اور اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کا ذکر مثلاً سورج۔ چاند کو روشن کرنا۔ اور چاند کی منزلوں کا مقرر کرنا۔ دن رات کا بڑھنا اور گھٹنا زمین و آسمان کا پیدا کرنا۔ ہمارے تمام اقوال و اعمال اور احوال پر اپنے علم سے احاطہ کرنا۔ کائنات ارض وسما

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سے کسی ذرہ کا بھی اس سے مخفی نہ ہونا۔ اس کے اختیارات میں کسی ایک کا بھی شریک نہ ہونا۔ اور عقائد ضروریہ کا ذکر کیا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے احسانات کو یوں بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے۔ کہ اس نے رات کو پُر سکون بنایا۔ اور دن کو روشن۔ اور آخرت میں نیکوں کے لیے جنات وانہار اور گوناگوں بے شمار نعمتوں کا وعدہ فرمایا ہے۔ کراماً کاتبین کا بندوں کے اعمال لکھنے کا بیان اور محسنین کے لیے وعدہ حسنیٰ اور زیارت کا بیان۔ اور قرآن مجید کا من جانب اللہ ہونا۔ اور پہلی تمام کتابوں کا مصدق ہونا۔ اور اس سورہ میں دین کے ہر مسئلہ کی تفصیل ہے۔ اور کفار سے قرآن کی مثل ایک سورت کے لانے کا مطالبہ اور ان کا اس کی مثل لانے سے عاجز ہونے کا بیان اور ایمان لانا بعض کا اس پر اور منکر ہونا بعض کا۔ اور اس میں بیان ہے کہ قرآن مجید ایک بہت بڑی نصیحت و ہدایت اور رحمت ہے اور سینوں کی تمام بیماریوں کے لیے شفا ہے اور دنیا کے تمام خزانوں سے بہتر ہے اور مشرکوں کے حال کا ذکر ہے اس طرح کہ وہ ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جن کے ہاتھ میں نہ نفع ہے اور نہ نقصان اور معبودان باطلہ کو شُفَعَآءُ کہتے ہیں اور ان سے خالص دعا کرتے ہیں جب کہ کشتی ڈوبے اور نجات کے وقت سرکشی اور شرک میں مبتلا ہونا اور روبکاری مشرکوں کی حشر میں اور انکار کرنا ان کے معبودوں کا اپنی معبودیت سے اور اقرار کرنا مشرکوں کا رزاق اور مالک ہمارے سمع و بصر کا اور نکالنے والا زندہ کا مردے سے اور مردے کا زندہ سے اور مدبر امر وہی اللہ ہے اور پھر شریک کرنا غیروں کو اور تمام حجت کا ان پر اور سوال مشرکوں سے کہ کوئی تمہارے معبودوں میں ایسا ہے کہ خلق اور اعادہ اس کا کر سکے۔ اور بے دلیل ہونا اور اپنے گمان پر چلنا مشرکوں کا۔ اور نفی شرک سے۔ نفی اشراک فی التصرف اور اشراک فی العبادت اور اشراک فی الدعا کی اخیر رکوع میں اور انسان کی شکایت سے مذکور ہے بہت دعا کرنا اس کا مصیبتوں میں اور غافل ہونا اس کا راحت میں اور ناشکری اس کی راحت میں جو مصیبت کے بعد حاصل ہو اور قصص ماضیہ سے مذکور ہے خطاب نوح علیہ السلام کا اپنی قوم سے اور نجات ان کی اور غرق ہونا قوم کا اور حالات موسیٰ علیہ السلام سے بعثت ان کی اور ہارونؑ کی فرعون کی طرف اور ساحر کہنا اس کا اور پھیلانا ساحروں کا اپنے خرافات کو اور حکم الٰہی واسطے بنائے مساجد کے مصر میں اور واسطے قائم کرنے نماز کے اور بددعا موسیٰ علیہ السلام کی واسطے سخت ہو جانے قلب فرعون کے۔ اور تجاوز کرنا بنی اسرائیل کا بحر سے اور ایمان لانا فرعون کا غرق کے وقت اور قبول نہ ہونا اس کے ایمان کا۔ اور وعدہ ان کے بدن کی نجات کا۔ اور اختلاف بنی اسرائیل کا علم آنے کے بعد اور معلوم ہونا ان کو محامد رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور سوا اس کے اور فوائد عدیدہ اور مضامین پسندیدہ مذکور ہیں منجملہ ان کے نفع نہ دینا کسی قوم کے ایمان کا عذاب دیکھنے کے وقت سوا قوم یونس علیہ السلام کے اور موقوف ہونا ایمان کا مشیت ایزدی پر۔ اور نفع نہ دینا آیات کا بے ایمان کے لیے اور ہونا رسولوں اور مومنوں کی نجات کا اللہ تعالیٰ کے ذمہ پر بنظر فضل و احسان کے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ